زبان کچری = ص ۳۱۴ میر حیدر شیلہ مولہ ص ۱۶۰ جو نیار زردماں ص ۱۷۱

یہ صفحات مجبور صاحب نے نوٹ رکھے ہیں! —

صفحہ ۵۹، ۶۰، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۲، ۷۵

۹۰، ۹۱، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۶

۱۴۰، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۶۰، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۷، ۱۷۱

۱۷۲، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۹۱، ۱۹۶، ۱۹۷، ۲۱۰

۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰

۲۲۱، ۲۲۵، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۶

۲۳۷، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۷، ۲۴۸

۲۴۹، ۲۵۵، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۷۲، ۲۷۳

۲۷۶، ۲۷۷، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۹۶، ۲۹۷ " (دستور السالکین)

فہرست تصانیف حضرت بابا داؤد خاکی رحمۃ اللہ علیہ! —

(۱) قصاید خردریہ دور در اربعین = ۹۶۱ھ (۲) مجموعۃ الفوائد (شرح قصاید خردریہ وردِ المریدین) ۹۸۰ھ

(۳) قصیدۂ جلالیہ (فوائد جلالیہ) = ۹۷۰ھ — (۴) شرح قصیدہ جلالیہ —

(۵) قصیدۂ لامیہ — = ۹۸۷ھ (۶) رشتی نامہ یعنی شرح قصیدۂ لامیہ — ۹۸۸ھ

(۷) قصیدۂ غسلیہ — =

(۸) قصیدۂ غسلیہ یوسف شاہی = ۹۹۸ھ

(۹) قرب نوافل — (منظوم) در سلوک — (۱۰) کمال نامہ اخوان — (تذکرہ عزیزاں) نثر ترجمہ (بجا بجوں کمال نامہ کو)

نوٹ :-

(۱) قطعہ تاریخ تعمیر مسجد نادی علی سے ثابت ہوتا ہے کہ اس قصیدہ کی شرح ۹۷۷ھ تک بھی جاری رہی ہے۔

(۲) معلوم ہوتا ہے کہ مصنف ۹۶۰ھ سے پہلے ہی حضرت مخدوم کا مرید ہوا ہے ص ۳۶۴/۲۱۶ و ص ۲۱۸

حدیث شریف: الرِّبا الخفی الرِّبا ص ۱۷۷ لون اور تینہ ایک ہی ہیں: ص ۱۷۷

حضرت مخدوم رح کی فوجی تربیت: ص ۱۷۴

حضرت مخدوم رح کا حضرت فتح اللہ بن بابا اسمٰعیل زاہد رح کے پاس تربیت کے لئے پیش ہونا۔ ص ۱۷۵

نوٹ :- ۱ شعر مندرجہ ص ۱۷۴ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مخدوم کو اپنا سال ولادت صحیح طور پر معلوم نہ تھا۔

نوٹ :- ۲ اگر ۹۰۰ھ کو حضرت مخدوم کا سال ولادت تسلیم کیا جائے تو مطابق ص ۱۷۴ حضرت خاکی رح تقریباً ۹۴۵ھ سے پہلے حضرت مخدوم کے مرید ہوئے ہیں۔ اور اگر ۹۲۸ھ کو حضرت خاکی کا سال ولادت مان لیا جائے تو حضرت خاکی تقریباً ۱۷ سال سے بھی کم عمر میں مرید ہوئے ہیں۔

نوٹ :- 3 کتاب ہذا میں ۹۵۵ھ سے تقریباً ۹۷۲ھ تک کے حوالے ثابت ہیں ص ۱۷۴ اور مطابق صفحہ ۳۷۲ غالباً تقریباً ۹۸۰ھ تک بھی۔

مطابق قصیدہ جلالیہ حضرت خاکی کو سال ۹۷۰ھ میں حضرت مخدوم سے خلافت نامہ ملا ہے۔

شغال :- ص ۱۶۴

ان قصائد میں مذہب، شریعت اور تصوف وغیرہ کے مضامین شامل ہیں: ص ۳۸۰

* تعداد ابیات نظم ہذا۔ کم از کم 450 ؛ ص ۱۷۷ و ۱۷۸ ص ۳۷۷

* نام قصیدہ ہذا :- شرح قصیدہ ہذا کا نام مجموعۃ الفوائد ہے ص ۳۷۶ و ص ۱۷۵ و ص ۱۵ بحر الحکم و درر الحدیثین۔

اسم تاریخ = ص ۲۳۲ و ص ۲۵۵، ص ۳۵۲ - مصنف کا نام دولت (داؤدی) کی ص ۲۶۲

ذکر میرزا حیدر کاشغری ص ۵۳ ، ۲۱۶ ، ۲۱۷ ، ۲۱۸ ، ص ۱۳۵ ، ص ۲۱۸

مرزا حیدر کے تذکرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بابا خاکی مرزا حیدر کی وفات کے ۹۵۷ھ سے پہلے ہی حضرت مخدوم کا مرید ہوا تھا۔ دیکھو صفحہ ۲۳۴ کو بھی

ملا محمد دودا اتری مجذوب ص ۱۲۷ ، بہرام صوفی دردگر ۳۲۷

احمد گنائی ص ۳۲۷ ، بہرام رینہ ص ۲۷۹ ، ذکر امیر سید مرزا ص ۲۶۶

دولت رینہ ص ۲۴۳ ، عیدی رینہ ص ۲۴۳ ، نوری مسادہ ص ۲۱۸

موضع گزر ص ۲۰۷ ، درخت پوپ ص ۲۳۳ ، پل دکوری یار ص ۱۰۷

زلور رینہ ص ۵۷ ، سونم بٹ ص ۲۹۷ ، حجرہ ملا ص ۶۷

دنسو گنائی ص ۵۷ ، سنگر رینہ ص ۹۱ ، اوہ بٹ ص ۱۰۸

لاور رینہ ص ۲۱۷ ، کولرک چندہ ص ۱۱۸ ، ۵۳ ، رنگر دار ص ۲۲۵ ، ۹

شنکر رینہ ص ۲۱۷ ، شنکر صوفی ص ۲۵۲ کوہ ماران

ذالدگر ص ۲۰۷ ، نادہ پورہ ص ۹۰ ، کمادر پارہ ص ۲۹۷ ، موضع گوور ص ۲۴۴ (اگردہ)

آرہ گام شنگر پال ص ۲۴۴ ، موضع ارز ص ۲۴۳ ، موضع دو ص ۲۴۳

کوہ ماران ص ۲۳۲ ، زیدن ص ۲۱۴ ، موضع ابج ص ۲۱۱ ، بارہ مولہ ص ۱۷۲ و ۲۱۱

بونی یار ص ۱۷۱ ، موضع نادی ہل ص ۲۴۳ ، ۱۴۵ ، ۲۲۹

بامماسر ص ۲۳۱ ، موضع زینہ گام ص ۲۴۴ و ۲۵۵ و ص ۵۹

قطعہ تاریخ مسجد ۹۶۳ھ ، ۲۲۵ ، ص ۲۵۵

شیر اسر ص ۱۱۷ ، ۱۱۸

ریگی پورہ ص ۲۰۷ = ۱۷م = ص ، زو صوفی ص ۲۲۱

خوشہار ص ۱۴۳ (اکبر سہ ہ ھ) ، وتو چنڈل ص ۱۱۸

ریشکر گناہ (ساکن چرار شریف) مشکور بابا (پامپور) رشکر گناہ (ملا در شکر)

قطعہ تاریخ مسجد نادی ہل ص ۲۴۴ ، خندہ بون ص ۱۰۷

درویشان لیخ نور الدین چرار شریف وغیرہ ص ۲۱۳ بابا الرین۔ بوہ زدہ ۹۶۷ھ

وزیارت سے دن بابا داؤد خاکی ؟

ہمسایہ = ص ۲۲۵

جنگ رباب ۲۲۱

مجمد درنام پیسجدہ ام صاحب ص ۳۱۸

محمد زلف حضرت مخدوم ص ۱۷۷ / ۶۳

موضع تجر و خاندان خاندان ص ۵۷ ، ۴۷

موضع کاپچہار ص ۴۷ ، وو چھٹی ماں

دو شمالی قاری ص ۴۲ ، ۲۷۳ / ۲۲۱

کیفیت خانہ و خاندان خاکی ص ۵۷

ہیومنگر نقش مجموعہ از سید جمال الدین ص ۶۳

خدمت لدو لفضل ص ۶۸

خواندن قطع بذا ؟ حضرت مخدوم ص ۱۷

ذکر بابا رچہ شال ص ۱۷۷ ، ۵۳

منقبت و دراقفی ص ۹۶ ، ۱۲۸

ص ۲۱۶ ، ص ۲۱۷

ترتیب شوری مصنف ص ۲۶۳

زینہ کدل جامع مسجد شہر
زال ڈگر ۔ خندہ بون
پل دکوری یار کدل } ص ۱۰۷

ذوالرم ص ۲۲۸ ، ۱۷۷ ، ۲۲۸

خانقاہ شمس چک ص ۲۸۳ ، ۶۳

لفظ کجری کردہ ص ۵۷

خانقاہ احمد ایتو ص ۶۵

پل دکوری یار ص ۱۰۷

نوافی کی مجبوری ص ۱۶۱

حضرت مخدوم کا موسیقی سے نفرت ص ۲۱۹

بابا خباب بھی غائب تھا ص ۵۷

بابا داؤد خاکی کا زبیکی تھا ص ۳۶۷

گرد نادہ پورہ ص ۹۰

بارگزہ ڈگل ص ۶۷

چک لدارت کا تذکرہ ص ۲۱۷

ص ۲۱۷ ، ص ۲۱۶ ، ص ۵۷

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری

کتاب مستطاب

دستور السالکین

شرح وردالمریدین

در حالات و کرامات

حضرت محبوب العالم سلطان شیخ حمزہ مخدوم کشمیری قدس اللہ سرہٗ

من تصنیف

عالم ربانی حضرت مولانا شیخ بابا داؤد خاکی رحمۃ اللہ رحمہ

حسب فرمایش

غلام محمد نور محمد تاجران کتب

مہاراج گنج بازار سرینگر اور مائسمہ بازار امیرا کدل سرینگر کشمیر

در مطبع ضیاء الیکٹرک پریس واقع لاہور طبع گردید

بار اول۔

ہدیہ دو روپیہ ۲

ص ۱۴۲ [illegible]

ص ۲۲ [illegible] ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ص 229 میر امداد فریادی -

٧٨٦

المتن

کتاب مستطاب

شرحِ وردِ المریدین

موسوم بہ

دستور السالکین

در حالات و کراماتِ

آن سلطنت آرائی ملک معنی مملکت پیرائے اقلیم تقوےٰ تخت نشین ولایت ہدایت تاجدار دیار سعادت ادیب مکتبِ شریعت طریقت خطیب منبر معرفت و حقیقت ساقی سرستان جام شہود حریف مقربانِ مقامِ محمود مست بادۂ فنا فی اللہ مرشد جادۂ بقا باللہ دلیل سبیل قبول خلیل کعبۂ وصول مخزن اسرار معارف مطلع انوار لطایف پیر دستگیر اصحاب ارادت و اخلاص امیر کبیر ارباب سعادت و اختصاص نقشبند لوح روشن ضمیری گنج بخش درماندگان فقیری محبوب العالم سلطان الشیخ حمزہ مخدوم کشمیری قدس اللہ تعالیٰ سرہ و افاض علینا برہٗ ✦

من تصنیف

فرید الدہر وحید العصر فاضل یکتا علامہ بےہمتا وقت کنوز معارف و حقایق کاشف رموز لطایف و دقایق مسند آرای احکام شریعت رونق افزائے آدابِ طریقت بادہ پیمائی جام معرفت رہنمائی مقام حقیقت مرشد حقانی عالم ربانی ابو حنیفۂ ثانی محبوبِ حضرت محبوب سبحانی عزیز مصر شرفنا کی حضرت شیخ بابا داؤد خاکی رفع اللہ روحہٗ و اوصل الینا فیوضہٗ و فتوحہٗ ✦

حسب فرمایش

غلام محمد نور محمد تاجرانِ کتب سری نگر کشمیر

مہاراج زنبیر گنجبازار ﴿۹﴾ مائسمہ بازار امیراکدل

در مطبع صابر الیکٹرک پریس لاہور باہتمام منشی ذاکر حسین منیجر طبع گردید

بسم الله الرحمن الرحیم

نمبر صفحه			
۲	شکر شد حال من هر لحظه نیکوتر شد است	۱	شیخ شیخان شیخ حمزه نام راهبر شد است
۶	یافت چون همنامی آن غازی نامی دین	۲	پهلوانی در جهاد نفس زور آور شد است
۷	والذین جاهدوا خوانده چو سعی و جهد کرد	۳	حق نمودش راه پس هادی بحر و بر شد است
۸	استقامت چون نمود اندر عمل در ما علم	۴	علم ما لم یعلمش حق داد و دین پرور شد است
۹	چون خدا علم لدنی کرد تعلیمش ز مهر	۵	بهر اسرار الٰهی عالم ماهر شد است
۱۱	مشکلات واقعات سالکان ازین سبب	۶	پیش او تعبیر کردن اسهل و ایسر شد است
״	روشنش انوار قرآن گشت و هم اسرار آن	۷	هم خواصش دید و هم الفاظ هاش از بر شد است
۱۳	او شریعت را ست ناصر و در طریقت مجتهد	۸	بهر اسرار حقیقت صدر او مصدر شد است
۱۶	با ریاضت ساخته علم الیقین عین الیقین	۹	پس هم از حق الیقین از لطف حق حق ور شد است
۱۷	در ریاضت سالها نه نهاده پهلو بر زمین	۱۰	حاصلش این رتبه شد چون ذاکر و اسهر شد است
۱۸	بود مرغ روح او را منظر عرش آشیان	۱۱	پس بدنیا بیقرار از شوق آن منظر شد است
״	باز پران در سلوک او تا مقام اصل رفت	۱۲	از جناح جذبهٔ حق چون به بال و پر شد است
۲۰	طیر طی چون طور نفس و قلب و روح و سر	۱۳	هم خفی کرده بغیب الغیب هم اطیر شد است
۲۲	سیر کرده عالم ملکوت را جبروت هم	۱۴	باز در لاهوت مرغ جان او اسیر شد است
۲۴	مانستان سیر محبوبی ز سیرش یافت سیم	۱۵	زانکه کشفش از عبادت بیشتر مظهر شد است
״	هوش در دم خلوت اندر انجمن هم حال اوست	۱۶	او مربی هم بجلوت هم بصحبت در شد است
۲۷	هوش چه بود هست دیدار شهودش دایما	۱۷	دیده سر چونکه با بی بصرش مبصر شد است
۳۱	عارفست و کاین و باین ز سر وحدتش	۱۸	نیست بالغ صورت چیزی که منکر شد است
۳۳	مخلصان از صحبتش موجب جمعیت است	۱۹	تا بیار بیعت او شد اسکندر شد است
۳۷	سالها شد خصت ارشاد و بیعت یافت لیک	۲۰	محترز از شیخی و بابائی و لنگر شد است
״	بشتر خواهد او می و خمول و نیستی	۲۱	گرچه اندر عالم ارشاد سر دفتر شد است
۳۸	تا نهان صاد فان را میکند توبه قبول	۲۲	طالبی کو یافت از تلقین ذکر اذکر شد است

نمبر صفحہ			
۴۰	ورد و ملک او دعاهای معظم بی شمار	۲۳	هر که وردی از وی حواله یافت مستنصر شده است
۴۲	آفتاب عالم ارشاد و تکمیل است و لیک	۲۴	ناقص از نقصان خود خفاش وش اعور شده است
۴۴	کشور کشمیر او را مولد و مسکن شده	۲۵	مولد این مخلص او هم همین کشور شده است
۴۵	این گواهی گو بهر محضر وحید الجن والانس	۲۶	کین فقیر از جان مرید آن نکو محضر شده است
۴۷	پیر من حقانی است و هست لازم پیرویش	۲۷	زانکه از بهر سلوک او راست چون مسطر شده است
۴۹	وقت بیعت چون ید بیضای آغیثی نفس	۲۸	داد دستم در زمان دل زنده و انور شده است
۵۲	این کلاه پوستین وین خرقه پشمین که داد	۲۹	بنده را به از قبای شاهی و افسر شده است
۵۵	در جهاد نفس شد چون جبه این خرقه ام	۳۰	این عصا چون نیزه و آن طاقیه مغفر شده است
۵۷	آن مصلا و عبای فقر کان لطفم نمود	۳۱	بهر جنگ نفس همچون قیزم و بختر شده است
۵۸	ورد کان کرده حواله ذکر کان تلقین نمود	۳۲	آن کمان و تیر و این شمشیر با جوهر شده است
۶۳	او بارشاد حضرت شیخ المشایخ قطب حق	۳۳	بندگی سید جلال الدین بحق رهبر شده است
۶۸	وی هم از ارشاد قطب عالم و نواب او	۳۴	در میان مرشدان سلسله مفخر شده است
۶۹	آن بخاری نسبت و سید جلال الدین لقب	۳۵	قطب عالم بود زان و مخدومیش اشهر شده است
۷۱	در تصرف کردن اندر اولیا دستی تمام	۳۶	داشتش زان زو بداد و اخذ مستشهر شده است
۷۲	بهر اثبات نسب از روضه پاک نبی	۳۷	از جواب یا ولد مخصوص و محضر شده است
۷۳	پس از آنجا بهر ارشاد و هدایت سوی هند	۳۸	هم مرخص زان رسول الطیب الاطهر شده است
〃	کی بیان کردن مقاماتش مجال من بود	۳۹	خود زبان لال و عبارت زین بیان اقصر شده است
〃	خطه پاک زمین اوچه در هندوستان	۴۰	از صفای مرقدش بازینت و بافر شده است
۷۶	بود از هر خانواده مستفید اما بسی	۴۱	سهروردی اوچی مظهر و مظهر شده است
۸۳	رشد آثار هدایت زین مبارک سلسله	۴۲	این زمان در هر ولایت شائع و منتشر شده است
〃	چشم فیض از لطف او دارم که فیض عام او	۴۳	تا دم منتشری اتباع مستنشر شده است
۸۴	اوست یکسان احقران یکقران را مشهور لیک	۴۴	زین مشایخ هر یکی ارشاد را محور شده است
〃	هر یکی زین مقتدایان ابر سان فیاض بود	۴۵	فیض شان بر مخلصان باران صفت ممطر شده است
۸۶	این مشایخ را سلسل اندر ارشاد و ادب	۴۶	تا نبی الله وسیله مرتضی حیدر شده است
۸۷	غم نباید خورد ما را روز حشر از تشنگی	۴۷	منبع این سلسله چون ساقی کوثر شده است

نمبر صفحہ			
۱۷۴	گفتے اکثر سوختم از کثرت داغ درون	۹۸	سینہ ام گویا پر از آتش یکے مجمر شدہ است
۱۷۵	آری آری سینہ اش پر ز آتش عشق است از آن	۹۹	رنگ آن روی مبارک ہمچو خاکستر شدہ است
؍؍	میر سید احمد کرمان کز اہل کشف بود	۱۰۰	عشق و درد و سوز او را دیدہ و اخبر شدہ است
۱۷۶	چون ز شوق حق کشید آہ جگر سوز از درون	۱۰۱	چشم اہل کشف را مشہود از آن اخگر شدہ است
۱۷۷	از گلستانہای شوق و عشق او گلہای وصل	۱۰۲	بر دمید از نوبہار فضل چون اخضر شدہ است
۱۷۸	ہم تجلیات ذاتی و صفاتی خدا	۱۰۳	ظاہرش از رأفت و بر رؤف و بر شدہ است
۱۸۰	چون شود نار تجلیات و عشقش شعلہ کش	۱۰۴	از مزاح و خندہ تسکین بخش آن آذر شدہ است
۱۸۱	کلمینی یا حمیرا سوی بی بی عائشہ	۱۰۵	در چنین حالات وارد زان ز فقر افخر شدہ است
۱۸۲	از فقیران حقیقی زینت ضحک و مزاح	۱۰۶	ہست تسبیح و عبادت قول آن انور شدہ است
۱۸۳	ظاہراً جہال پندارند شان را اغنیا	۱۰۷	ہم بدین عنوان بفقران وصف آن معشر شدہ است
۱۸۴	محض خیر است این گروہ از بہر خیر و شر ولی	۱۰۸	خصم این معشر برای خویشتن مع شر شدہ است
۱۸۵	نیست چون فقر حقیقی را تنافی با حشم	۱۰۹	قایل الفقر فخری شاہ ہر عسکر شدہ است
۱۸۶	منتہی را مانع از حق کثرت اسباب نیست	۱۱۰	ہیچ مانع مر خلیل اللہ بن آذر شدہ است
؍؍	نیست اندر چشم کامل سیم و زر را اعتبار	۱۱۱	کان یکی سنگ سفید و آن دگر اصفر شدہ است
۱۸۷	ہست دنیا آنچہ مشغول کند از ذکر حق	۱۱۲	گر متاع پر بہا یا چیز کی احقر شدہ است
؍؍	گر بود شاغل ز ذکرت ور بود از بہر جاہ	۱۱۳	ہم ز دنیا درس و حفظ و خرقہ و مظہر شدہ است
۱۹۰	ور بدان قیدی نباشد راویان کردند نقل	۱۱۴	باوجود سلطنت از اولیا سنجر شدہ است
؍؍	حق تجلی با دو وصف السمیع و البصیر	۱۱۵	کرد در وی در معیبات السمع والبصر شدہ است
؍؍	ہم تجلی حیات و قدرت و علم و کلام	۱۱۶	شد برو تاثیر آن بسیار مستبصر شدہ است
۱۹۱	ہست تاثیر تجلی و جمال المرید	۱۱۷	این درو غالب مرادش حاصل و محضر شدہ است
؍؍	ہم تجلیات وصف محیی و وصف ممیت	۱۱۸	شد درو بسیار جا تاثیر آن مبہر شدہ است
؍؍	او چو مجلای جمال آمد جلال ذات را	۱۱۹	نور آثار جلالیت ازو مظہر شدہ است
۱۹۲	کبر او شد محو و ظاہر کبریای حق ازو است	۱۲۰	این شعار آن امام الصادقین جعفر شدہ است
۱۹۳	شیخ مہنہ در بیان این صفت فرسفتہ است	۱۲۱	از وقارش سید صوری چو مستکبر شدہ است
۱۹۴	لاتقولوا مصطفی کردم رسید ہی این زمان	۱۲۲	ماحی البدعہ مقیم امر آن آزمر شدہ است

حاجیان با یثرب و بطحا بتن کم زایرند – او ز ایران سروری از همه ازبر شد است

نمبر صفحه			
۲۱۷	اوست چون سُنّی پاک اندر مشام پاک او	۱۴۸	از نجاست بوی اهل رفض مستقذر شد است
〃	کرد چندی را ببوی صورت دل حکم رفض	۱۴۹	معترف هر یک از ایشان بعد ما انکر شد است
۲۱۸	نیست مخفی غور مرتد منافق را چه دید	۱۵۰	حاکم کفر دل او قبل ما اظهر شد است
〃	همچنین هر رافضی سُنّی نمائی را که دید	۱۵۱	مخبر از حال دل و قبل ما اجهر شد است
۲۱۹	روزی اللهداد بر اسپ از دل بیداد کرد	۱۵۲	او بفریادش رسید آخر چو در آخور شد است
〃	از سماع چنگ و نی کاره ز روی منع شرع	۱۵۳	گرچه ذکر اندر شنو از تار و از مزمر شد است
۲۲۰	از کمال تربیت با خواجه اسحٰق حلیم	۱۵۴	گشته ملهم مخبر و مانع ز ما اضمر شد است
۲۲۱	ملهم از احوال عالم گشته گاه اخبار کرد	۱۵۵	شد مجرب آنکه واقع عین ما اخبر شد است
〃	منبی از تشریف تاثیر تجلّی حیات	۱۵۶	روزی در حالتی لفظی از و مصدر شد است
۲۲۴	هم کراماتش ز نوع نشر وقت و طی حرف	۱۵۷	همدمان مخلصش را تجربه اکثر شد است
۲۲۵	هم بنشر وقت از فضل خدا حجی ادا	۱۵۸	در دو سالش با ریاضتها ز راه بر شد است
〃	بارها مشهود دیگو دار پُر اخلاص را	۱۵۹	از پی حفظ از عدو در لشکر سوی پر شد است
〃	زایران یثرب و بطحا بظاهر یک دو بار	۱۶۰	او با بدان بروز از زایران ازبر شد است
۲۲۸	میگذشت اکثر علی صوفی به ایلاغات کوه	۱۶۱	هر کجا میرفت او با آن بدن احضر شد است
〃	ناصح و هم کار فرما خواجه عثمان قول را	۱۶۲	بارها اندر زیارتگاه دور امر شد است
۲۲۹	بهر تادیب یکی نوکر که اندر شهر بود	۱۶۳	مشت خرد از نادل واقع بر آن نوکر شد است
〃	بهر امداد مریدان زود حاضر میشود	۱۶۴	صورت پاکیزه اش هر جا که مصور شد است
〃	در ره تبت بوقت برف اندر دیوه سوی	۱۶۵	دستگیر خواجه زین حاجی اکبر شد است
〃	یکطبق از خوردنی بگرفته اندر سند فان	۱۶۶	وقت خفتن حاضر یک مخلص نوکر شد است
۲۳۱	یک شبی تاری بکشتی صوفی اللهداد را	۱۶۷	نان ده و منجی ز هول موج پیاسر شد است
۲۳۲	باتن مکتبه چون یک شبی سیاح بود	۱۶۸	رهنمای روی پا رشیی بر که او لر شد است
〃	چند درویشی رسندش دیده جویان آمدند	۱۶۹	عاقبت مقصودشان حاصل ازین رهبر شد است
۲۳۳	همچنین برهان که مشهود ما شد بارها	۱۷۰	رتبه ابدالی و سیاحیش اظهر شد است
۲۳۵	بنده را تحقیق با علم لدنی بودنش	۱۷۱	اکثر اندر باب رویا حین ما اعبر شد است
۲۳۶	کردیش از گفتنش اظهار رویاهی شبش	۱۷۲	پیش او تا بیب چو ملا احمد اصغر شد است

زصفحه			
۳۲۳	پردگی بین و مکن با پرده هرگز التفات	۲۷۳	پرده احوال او این جامه و بستر شداست
״	بهر تادیب آنکلام تند لطف آمیز او	۲۷۴	مخلصا زانوش بهر منکر آن نشتر شداست
״	ذات او صاف از همه اوصاف چون آئینه است	۲۷۵	هست آن نیک و بد رائی کز و مضمر شداست
״	چون تو بی پیری درین گمراهیت شیطان کند	۲۷۶	پیر بی پیر است شیطان کز نبی مخبر شداست
״	چون رسول الله گفتا پیر مانند نبی است	۲۷۷	کی بود مومن کسی کز وی نبی منکر شداست
۳۱۹	مردن بی پیر با زندیق و کافر شد شبیه	۲۷۸	نیست پر روایت که موتت درچه کمتر شداست
۳۱۹	موت بی پیر بموت جاهلیه شد شبیه	۲۷۹	خوش کسی کو مر امام و پیر فرمانبر شداست
۳۲۲	عیب پیران هر که از کوری و بیشری میگزید	۲۸۰	در دو عالم رو سیاه و زار و حال ابتر شداست
״	بدگمانی را رها کن از فضولی توبه کن	۲۸۱	کز فضولی سوی اقصی مردود و مستنکر شداست
״	پیش هر درویش رو خذ ما صفا دع ما کدر	۲۸۲	ورنه بهر عیب چینی هر که رفت اخسر شداست
۳۲۴	تو کجا دانستن احوال درویشان کجا	۲۸۳	همچو موسی بین ز حال برزخ چون اخبر شداست
״	عیب پوشی خرقه پوشان را علی شرط کرد	۲۸۴	آنکه او مبعوث بهر اسود و احمر شداست
۳۲۵	روز حفظ چند قول بیعمل چندین مناز	۲۸۵	در کلام الله نه بینی نسبت با خر شداست
	دم بحث اندر کلام این شهان دین مزن	۲۸۶	زانکه محبوط العمل للشیخ من کابر شداست
۳۲۵	از بنی آدم هر آنکو معرفت حاصل نکرد	۲۸۷	در حقیقت کمتر از گاو و خر و استر شداست
۳۲۶	فتوی و ورع تقضا فی نفسه خوبست لیک	۲۸۸	فتنه گردد چون بدست مرد بدگوهر شداست
۳۲۷	چاره دفع ریا حرفی نه معمول فقیه	۲۸۹	حیله اخذ ربا صد باب چون فرفر شداست
״	نیست عالم آنکه بهر رشوت و الزام خلق	۲۹۰	حیله‌های نازش محفوظ و مستحضر شداست
۳۲۸	نیست عالم آنکه غافل گشته از روز حساب	۲۹۱	طالب و طامع باوقاف و زر و زیور شداست
״	عالم است و هم مریدانش که دایم می کنند	۲۹۲	از عملها آنچه کار آینده در محشر شداست
۳۲۹	چون خدای عالم صغری و کبری را شناخت	۲۹۳	بی نیاز از اصطلاح اصغر و اکبر شداست
۳۳۰	روح را مرفوع و نفس تند را مجرور ساخت	۲۹۴	چیست علم گر عاری از تعریف رفع و جر شداست
۳۳۰	ابره و دراعه عالم بود زیبا ولی	۲۹۵	لبس صوفی را ز ابره پر بها استر شداست
۳۳۱	حب دنیا راس هر جرم است قول مصطفی است	۲۹۶	ترک دنیا هر عبادت را امثال سر شداست
۳۳۲	حب دنیا هست ترک ولی محبتش شرک است	۲۹۷	این سخن مروی هم از یک عارفی آخر شداست

نمبر صفحه			
۳۳۳	حبِ دینداران دین فرض و کلیدِ جنت است	۱۹۸	حبِ اموال است مار و حبِ جاه اژدر شد است
״	یحشر المرء علیٰ دین خلیله مخبر است	۱۹۹	هم خطابِ انت مع من جانب بوذر شد است
۳۳۴	سرو آزاد آمد از زر دایما سرسبز است	۲۰۰	زود از شومیتِ زر ابتر آن عنبر شد است
״	شد گرِ دل حرصِ ملت خارش آن جستجوی	۲۰۱	مستمر تا وقتِ مرگت خارشِ این گر شد است
۳۳۵	نیست عاقل آنکه عمری در غرور و غافلی	۲۰۲	بوده و غافل ز توبه تا دمِ غرغر شد است
۳۳۷	شد گرفتارِ پشیمانیِ اکبر تا ابد	۲۰۳	هرکه در چشمش گناهِ خویش مستصغر شد است
۳۳۸	از گنه گشته پشیمان هرکه استغفار کرد	۲۰۴	پیشِ پیران آن گناهِ اکبرش اصغر شد است
۳۳۹	توبه مقبول آن باشد که با ذکرِ گناه	۲۰۵	غافر الذنب از زبانِ شیخ مستغفر شد است
۳۴۲	از معاصی پاک شد با توبهٔ پاکِ نصوح	۲۰۶	هرکه بعد از توبه همچون میتِ مقبر شد است
۳۴۳	این تنِ آلوده غر بسپر بدو اکه چون	۲۰۷	فرِ ارشادش ز غر شوینده چون فرغر شد است
۳۴۴	جفت ارشاد و ارادت را ولایت زاد است	۲۰۸	ورنه هرگز هیچ زن زاینده بی شوهر شد است
۳۴۵	هرکه خود را کرد تسلیمِ چنین پیری ز صدق	۲۰۹	در امان از مکرِ نفسِ ظالمِ اکفر شد است
⊗	دُرِ عرفان گر بخواهی جو چنین دریا دلی	۲۱۰	دُر چنان یابد کسی کو مقصدش جعفر شد است
۳۴۷	هر سعیدی را که عشق و شوقِ حق در سر فتاد	۲۱۱	عشقِ پیرش گو که بهرِ عشقِ حق قنطر شد است
״	همدمیِ پیرِ خویش و صحبتِ همپیرگان	۲۱۲	نافع آمد صحبتِ اغیار بس باضر شد است
۳۴۹	هفت روزه خدمتِ پیرِ محقق در ثواب	۲۱۳	مر عبادتهای هفصد ساله را همبر شد است
״	چله کمره تر کند بی پیر را گفتند از آن	۲۱۴	کارِ یکصحبت به پیر از چل چله بهتر شد است
۳۵۰	پیر چون خواندت جوابش ده بقطعِ نافله	۲۱۵	زانکه اندم در جواب ثواب او فر شد است
״	هرکه با اخلاصِ جان و دل رعایت کرد آداب	۲۱۶	در حضورِ شیخ و زود از صحبتش برخور شد است
۳۵۲	رو طهارت کرده نو خاص از پیِ دیدارِ پیر	۲۱۷	زانکه رویش یادِ حق را بهترین مذکر شد است
۳۵۳	متصف ملحوظ کن ذاتش باوصافِ کمال	۲۱۸	پس یقین کن آنکه فیضش سوی تو منجر شد است
۳۵۴	پیر را این پیش و سر دیدن ز ضعفِ بینش است	۲۱۹	اکثر این طورِ اعتقادِ جاهل چون خر شد است
۳۵۵	پیر می بین شمع سان نوری بفانوسی بکران	۲۲۰	کز پیِ ارشادِ حق از لطفِ حق موثر شد است
״	باتنِ ملکتنیه بر کنگرِ عرشش مسیر	۲۲۱	یک تنش با خلق و دیگر بر آن کنگر شد است
۳۵۶	از خدا و از رسولِ او خلافت یافته	۲۲۲	دستِ پاکش مریدانند نایب و مظهر شد است

پشیمانی

نسخهٔ معتبر اصل بنا معتقد هم هست

نمبر صفحه			
۳۶۰	امتحان پیر جستن عصمت و طاعت از و	۳۲۳	شوم باشد گر مرید را این سر شد است
۳۶۵	منتهی را گه گهی ترک ریاضت نافع است	۳۲۴	مبتدی بی امرش ار تارک شد او از عر شد است
۳۶۷	کار و بار واصل بینا بهر طوری سزاست	۳۲۵	لایق طالب نیاز و ترک کر و فر شد است
〃	بودن خالی ولی مطلق ز اوصاف بشر	۳۲۶	نیست ممکن سجن جان تا آدمی پیکر شد است
〃	مصطفی گو احسن الخلق از همه مخلوق بود	۳۲۷	گاه گاهی در غضب خشمان او محمر شد است
〃	موجب لطف آن غضب بودی بمغضوب علیه	۳۲۸	همچنین ز اتباع او دان گر کسش مظهر شد است
۳۶۸	قول تلخ پیر جان را صد شفا بخش آمده است	۳۲۹	در مذاق نفس تلخ از مثل عاقر قر شد است
۳۶۹	مار را آوازه شیرین است اما مهلک است	۳۳۰	لطف و خیر است آب اگر آوازه اش پر شر شد است
〃	اعظم الارکان ارادت افنای الشیخ هست	۳۳۱	هر کرا این نیست جز مش کن که او مدبر شد است
〃	سست مرتد طریقت ناقبول هر ولی	۳۳۲	هر که از فرمان شیخ رو تافتن منفر شد است
۳۷۰	گو ز بر دو هم رساله خوان و هم شیخ آن ما	۳۳۳	بی رهند جز آنکه در فرمان شیخ اصبر شد است
۳۷۲	شکر ایزد کان ظهیر الدین پناه و پشت ماست	۳۳۴	قوت مستظهر از پشتی مستظهر شد است
〃	کاش قربانم کنم هستم چو در تسلیم او	۳۳۵	همچو اسماعیل کو را والده هاجر شد است
〃	شکر ایزد گشت پیدا در من انواع فرح	۳۳۶	تا وی از محض کرم غمخوار این غمخور شد است
〃	از کرم خواهد مراد دین امان از هر خطر	۳۳۷	حال من چون واضح آن خاطر اخطر شد است
〃	خاکپایش چشم ما را بهتر است از توتیا	۳۳۸	گرد راهش در دماغ ما به از عنبر شد است
۳۷۳	پا برهنه چون ز شوق اندر رکابش میدوم	۳۳۹	خار و خاشاک طریقم بهتر از گلبر شد است
〃	یکنظر بر حال زار خاکی بیچاره کن	۳۴۰	زان نظرها تا که خاک تیره زان چون زر شد است
۳۷۵	جیب و دامان دلش پر شوق حق ساز ای کریم	۳۴۱	چون گدائی در گهت این مفلس افقر شد است
〃	لطف فرما از کرم یک جرعه این تشنه را	۳۴۲	زین ز جلاب محبت پر ترا ساغر شد است
〃	مدح شیخ این نظم من ورد المریدین نام یافت	۳۴۳	ز انکه وردش ساختن بر هر مرید اجدر شد است
۳۷۶	هم بود نامش سر البحر الحکم کز فیض او	۳۴۴	میوه زار اعتقاد هر مرید النضر شد است
۳۷۷	چارصد با چهل و چند ابیات گوهر دار او	۳۴۵	بهر هر صوفی بمعنی سبحه گوهر شد است
〃	بهر این نظمیکه قاری را مرشد رهبر است	۳۴۶	فهم کن تاریخ سالش مرشدی رهبر شد است
〃	وصف شیخان است اندر ضمن وصف شیخنا	۳۴۷	شیخنا تاریخ او شیخان همین دیگر شد است

نمبر صفحہ			
۲۴۷	فیضناکست از برائی سامعان و قاریان	۳۴۸	فیضناکش گر کنم تاریخ هم مرشد است
〃	روح پیران در دلِ من باز تاریخی فکند	۳۴۹	مفخر ما گوش چوان او بهرِ ما مفخر شد است
〃	خواستم تاریخ دیگر از پی این مدح شیخ	۳۵۰	بعد سالی لفظِ مدحِ شیخ هم مؤفر شد است
〃	مدح شیخان است طاعت ان بمولانا روم	۳۵۱	مدح پیر خویشتن مقصودِ دشتشد فقر شد است
۲۴۸	هم ز فرزند و مرید مولوی سلطان ولد	۳۵۲	اندرین معنی کلام بیشمار و مرشد است
۲۴۹	بنده زین شعر یکه فیضِ صحبت فیاض اوست	۳۵۳	با بشارت نهانه ملکِ غیب مستبشر شد است
〃	کاتب و قاری و سامع هم بشارت یافتند	۳۵۴	آنکه رحمت بر سرِ این هر سه مستمطر شد است
۲۸۰	اندرین وقت اینچنین شعر مبارک کس نگفت	۳۵۵	گرچه از ابنای جنسم هر یکی اشعر شد است
	شعر من اندر بیانِ اصل و فرع شرع شد	۳۵۶	زان زمین ارضی خدا و فرح پیغمبر شد است
۲۸۱	هم شریعت هم حقیقت هم طریقت اندرو	۳۵۷	شد مبین فهمد آنرا منصفی کافکر شد است
〃	هم مقاماتِ سلوک و هم مقاماتِ وصول	۳۵۸	گفتم اینجا در تصوف حافظش اظهر شد است
〃	هست اکثر معنی آیات و مضمونِ حدیث	۳۵۹	یا اثر یا وصف آن صاحبدلِ مهتر شد است
〃	با تدبر هر که خواندش ره بهر مقصود برد	۳۶۰	کز محققهای دین مروی تدبر تر شد است
〃	قاریا ار منصفی فانظر الی ما قال خوان	۳۶۱	قولِ لا تنظر الی من قال هم اظهر شد است
〃	شمار تصنیف ۲۲۰	۳۶۲	بعد این وردِ مبارک فاتحه ختمی کنید / العزیزان بهرِ این ناظم که بس مضطر شد است — شمارهٔ ابیات ۳۶۲

عرضِ ناشر

ہمارے کتب خانہ کو جاری ہوئے ستئیس سال گذر چکے۔ اس عرصہ میں متعدد کتابیں علم تصوف و تاریخ ادبیات کشمیر کے متعلق شایع کرکے ہمیں کبھی اتنی مسرت حاصل نہوئی جتنی شرح وردالمریدین ہی وہ کتاب ہے جس کی شاعت سے ہم سمجھتے ہیں کہ ہم نے علم تصوف و وطن عزیز کے روایات و لٹریچر کی کچھ خدمت کی ہے۔ امید ہے ارباب ذوق ہماری اس خدمت کو قدر کی نگاہوں سے دیکھینگے ساتھ ہی ہم اپنے کرم دوست خواجہ نورالدین صاحب جگانی کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہمیں اپنے کتب خانے ایک قدیمی مستند نقل کتابت کے لئے عنایت فرمایا۔ ہم اُن تمام علماء و فضلاء سجادہ نشین حضرات (جن کا فرداً فرداً یہاں ذکر کرنا ضروری نہیں) اور خاصکر خدامان زیارت کے ممنون ہیں جنہوں نے وقتاً فوقتاً اپنے قیمتی اوقات کو اس کتاب کے پروف کاپیاں دیکھنے میں صرف کیا، ہم اس بات پر بہت ہی خوش ہیں (یہ کتاب جو تقریباً ساڑھے تین سو سال کی تصنیف ہے) اس کا اولیں اہتمام و انصرام طباعت ہمارے نصیب میں تھا۔ اگر پیرزادہ سجادہ نشین علما و فضلا حضرات کا تعاون و اشتراک اس بارے میں ہمارے ساتھ رہا۔ اور انہوں نے ہمیں اس کتاب کی اشاعت میں ہاتھ بٹایا۔ تو ہم انشاءاللہ وہ تمام کتابیں جو کشمیر میں تصوف کے متعلق لکھی گئی ہیں، اور ہنوز زیور طبع سے آراستہ نہیں ہوئیں یکے بعد دیگرے چھپوا کر ناظرین کو پیش کرنے کی سعادت حاصل کرینگے۔

منجانب ناشران غلام محمد نور محمد تاجران کتب

در منقبت حضرت سلطان العارفین از حضرت غیاث الملة والدین میرزا اکمل الدین بیگخان بدخشی

صبحگاهی پیر فکرم سر بزانو برده بود
خوش فضای دلربای کرد مدحش ابتدا
در تجلیهای رحمت سربلند و بهره ور
هر شب جمعه بود انجا اجابت هر دعا
هم ابو العباس خضر انجا کند اکثر گذر
اوست برهان شریعت سنی ملت نما
اوست شمع انجمن وارسته از ما و من
ز اتقیای جان و دل فرزند خاص مصطفی
چون جمال الدین بخاری سید والانسب
کاین علو منصب و جاه و حشم باشد کرا
مرحبا شیخ مسیحا دم که از انفاس او
همچو دریا پر ز گوهرهای عرفان باجلا
آن اویسی نسبت و عیسی صفت فرد زمان
یافت تا حال شگرف و دولت بی منتها
حال او دم نه ملک داند فلک زان بیخبر
تا بدن را تازه کردی از هوا و از فضا
خیمه بر سر دل که زد سلطان حسن لم یزل
قلب او بشگفت چون گلشن بلبل آسا در نوا
دل بود آیینه آسا دمبدم در دست شاه
هم مکان و لامکان از حمل آن یا کرده ابا
تا نه پنداری که توحیدست محض قیل و قال
این عنایت وین رعایت بخشش و فضل و عطا
رفته رفته چون شده بیرون ز اوصاف بشر
وز کراماتش چه میگویم که لا احصی ثنا
شیخ داود و امیر حیدر و خواجه حسن
زایران کعبة الله در مدینه یا بجا
نسبت عالی بابا هردی قدسی صفت
تا کنم تذکیر این پاکان و گویم ماجرا
همچو گنجی پر گهر مخفی است آن نور بصر
منقلب کردند آنرا جمعی از قوم عدا
دور نیست از گمرهان گفتند حق از دو لد
همچنین شیخ کبیر و پیر اتقی الاتقیا
آن دل بینا کجا بینند از حق الیقین
فیض بخش این ذره را آن آفتاب با ضیا

یادش آمد بوستان روح بخش و جانفزا
جنة المأوی ست این یا ساحت خلد برین
از نزول قدسیان و از ورود اولیا
یا درخت وادی ایمن بر او کرده نظر
ز اشتیاق اتحاد شیخ حمزه مقتدا
اوست بر تخت خلافت نایب ثابت قدم
اوست در هر جان و تن بخشنده نور بقا
جوشن فقرش ببر بود و بکف تیغ جهاد
آمد از دهلی رسانیدش بدرجات علا
از صفات احمدی معمور ذات اقدسش
صد هزاران جسم بیجان یافته نشو و نما
زان سبب جان جهان شد خسرو سر نهان
واقف اسرار وحدت سالک راه فنا
گفتی آنحضرت تا که نبوده صلعم جز سوی حق
تاب این آتش نیارد عرش تا تحت الثری
سقف مسجد سوخت وزی با تپش گو ربا
گشت چون آیینه روشن دل او را صد صفا
او چو طوطی شد سخنگو در امور بار وصل
نزد خوبان نیست جز آیینه چیز پر بها
هست آن سر که نبود معدن او غیر دل
کان بود شیر که خفی سوء ادب عین ریا
صورت انسان تو هم داری ولی این فرق هست
او یدالله هست بیشک حاکم فرمانروا
توده های خاک را سازد طلا از یکنظر
شیخ احمد جاگلی اکرده پر نور و ضیا
روپپاری آمده از امرش ز صحرا در بلد
هست بیرون از حد ادراک جمله اصفیا
مختصر کردم که یاد آرش هزاران مرشد
آفتاب معرفت در زیر جلباب خدا
در شب ماهی شهنشاهی کند سیر جهان
معجزات انبیا را سحر و تزویر دغا
روضه او روضه رضوان بود دار الامان
تو بنو نور دگر اینجا بهر صبح و مسا
خاکبوسی میکنند اکمل همیشه بر درش

دامن کوهی که انجا ارمغان باغ باغ
مرقد مردان حق و مقصد صدق و صفا
کوه ماران جای ابدال و رجال الغیب دان
وینه هست از طور سینا قطعه گشته جدا
اوست سلطان طریقت ناظم ملک یقین
اوست در دور ولایت صاحب تاج و لوا
تا ملقب شد بمحبوبیت از حسن ادب
شد جهانگیر و جهانبخش و امیر مجتبی
حیرت اندر حیرتند از قرب شان اقران او
وان ضمیر روشنش مرآت روی کبریا
چون بحق واصل شد و مشحون شد از اوصاف حق
مثل خورشید عیان هر ذره را سازد بپا
مغز سر بگداخت از گرمی ذکر کردگار
آتش عشقت اندر مغز جانم کرده جا
بر بلندیها نشستی همسر آب روان
چون کشیده آه جگرسوزی که میرفت از سما
نوبهار عشق او چون بر کسی آورد رو
ناظر رخسار او شد از فنا اندر بقا
زان امانت که بعجز آمد سماوات و زمین
نشأ توحید یعنی نفی کل ما سوا
همت مردان ببین و قوت شیران نر
سنگ لعل و سنگخارا این کجا و آن کجا
آن کمالاتی که سرزد از جناب عزتش
هر که دید آن آفتاب طلعت ظلمت زدا
میر افضل خواجه اسحاق قاری فصیح
بر لب دریا نشست و کرد انجا انزوا
عمر من باید و چندان دانش از لقمان حکیم
بود هر یک عالمی را رهنما و پیشوا
شیخ پاکان سال تاریخش بگفتند از ازل
شور و غوغا میکنند آری سگان بیحیا
حبذا کشمیر کان شد مطلع بدر منیر
زایرانش را نگهدار ز آفات و بلا
رحمت حق است بهر جن و انسان و ملک
تا بیاید از دست کرم لطفی کند سوی گدا

در منقبت حضرت محبوب العالم رح از شاعر گرامی خواجه محمد اسماعیل نامی کشمیری

تعالی الله که بشگفت از نسیم لطف یزدانی
که تا شوید غبار از چهرهٔ گلهای نعمانی
طلب کرد دست از نون نوازش تره گردون
نسیم باد نوروزی نمود این جشن ارزانی
رساننده بلبلان را مژدهٔ وصل گل و لاله
باستبرق ملبس همچو نوشه سرو بستانی
چنار از بهر دفع چشم زخم اینچنین فصلی
هوای فروردین سازد بهر سو عنبر افشانی
ز رنگ آمیزی سبزینه و شه اسپرم گوئی
لب هر غنچه خندان بسعی ابر گریانی
زمین چون طبع رنگین من از هر سو گلستان شد
که چون موی مژه در دیده اش بشکست حیرانی
حدیث سوسن آزاد چون در گوش ز نوشد
هزاران صلصل و بلبل بآهنگ نوا خوانی
چرا در دو هم زیم تو چون اوراق گل باسے
قدح پر کن از آن گلگون شراب زعفرانی
بفصل اینچنین دلکش سبکدستی کن ای مهوش
کنم مداحی آن پادشاه انسی و جانی
چراغ دودهٔ عالم فروغ دیدهٔ آدم
دُرِ یکتای دریای حق آگاهی و حقدانی
ملاذ و ملجاء اسلام و زیب امت احمد
شه آفاق مخدوم جهان محبوب سبحانی
تفاسیر کراماتش برون از وهم هر عاقل
مجیز جمع مغروقان سیلاب پریشانی
من مور اینچنان پروردهٔ اکرام آن شاهم
بغرق من چو شاهان از جناح خود مگس رانی
بود خشتی نمایان از جدار آستان او
غبار خاک کویت غیرت کحل صفاهانی
کشم در حشر در ظل حمایت هر دو عالم را
کجا خو اکسیم فرقت آخر باین آلوده دامانی
چه توصیفت کند نامی شها ای پستی فطرت
نمودی اکتم و الکن بوصفت در سخن رانی

شقایقهای ایقان و زجدلقهای ایمانی
شد از بس عطسهٔ مشکین باد فصل فروردین
در ایوان ختن آهوی زلف افشان ز ابهامی
سرود خوش بگلبانگ ثنا سر کرده از هر سو
صبا تا از دل ایشان زداید داغ هجرانی
ببرگ لالهٔ حمرا بگرد دامن صحرا
برون دست دعا آورده در درگاه ربانی
ندانم تا کند امن فتنه در باغ آمد از نرگس
چمن یکدسته بر بسته نگارستان ریحانی
صحاف از سبزه بر کنار صفحهٔ صحرا
گلستان میکند چون کلک مشکینم گل افشانی
زبان سوسن از شرح غصهٔ سنبل بر آورده
پی تصدیق آیتمی نموده لحیه حنائی
بگلهای ختائی گشته صحرای ختن گلشن
چرا از حادثات غم چو غنچه تنگدل مانی
بیار آن بادهٔ خلّر ز مینا ریز در ساغر
مکن در دادن رطل گران با من گرانجانی
امام دهر و مولا قوام ملت بیضا
طبیب خستگان علم ادیب درس عرفانی
کلیم طور استغراق و نسیم گلشن رأفت
طراز معدلت پیرایهٔ دین مسلمانی
بنام ایزد چه شاهی کز ثریا تا ثری دایم
شمار خرق عاداتش فزون از فهم لقمانی
گهرهائیکه نتوان یافت از بحر عنایاتش
که دارم بوریای خویش با تخت سلیمانی
اگر بگماشتن خواهم بدربانیش رضوان را
میان صحن ایوان فلک خورشید نورانی
نسیمی با فرست ای نوبهار گلشن صفوت
تو گر بال شفاعت بر انخلیصم پرافشانی
چکد گر رشحه از قلزم بذل تو بر فرقم
که برتر پایهٔ قدر تو هست از فهم انسانی
باو ضافی تو ای خاکی نژاد آسمان پایه
نگاهی از تو از عین عنایت آرزو دارم
که تا هر عقده از کارم توان شد حل بآسانی

کشوده ابر بهاری دست باران را
مشام ما معطر از شمیم فیض روحانی
خبر داری کساد مشک تاتاری چرا گشته
بباغ و راغ مرغان نواسنج خوش الحانی
ز رنگینی چمن بر دسته گلها حنابسته
درهای غرر از فیض شبنم وقف بدخشانی
صنوبر باسهی سرو از نوای قمریان نازد
که گردیده سمر در دودهٔ عالم بفتّانی
بروی سبزه همچون شیرخواران از سر حب
زجدلهای آبی بسته نقش خامهٔ مانی
بفکر سنبل از حیرت فرو افکنده سر نرگس
که لاف همسری با زلف خوبان زد بنادانی
بپا انداخته غلغل فراز شاخسار گل
خطا باشد گر اید اینچنین دنی از غم پریشانی
الا ای ساقی میمون برغم حاسد مطعون
ز درد و کلفت غم بر بجام از راح ریحانی
شرابی ده که تا از آن تقویت بر صفحهٔ گیتی
سمی عم پیغمبر ظهور نور ربانی
شهاب ثاقب برج فیوض و شفقت و رحمت
نسیم روضهٔ لطف و قسیم خوان احسانی
جناب شیخ حمزه هادی دین مرشد عالم
بنام نامیش زیبد شهنشاهی و سلطانی
مغیث دستگیر پا گم کردگان تیه عصیان
صدف را باشد آن امر محال از ابر نیسانی
گدائی آن درم بود عجایب گر نه سازد
خطا باشد الیکن فخر است دربانی
شها گردی ز خاک خود فشان در چشم من کامد
کند تا جان مهجوران عالم را گلستانی
نتابی گر تو ای خورشید گردون کرم بر ما
محیط عالمین گردم کنم از جود عمانی
بدوران تو حسان عرب گر زنده میبود
گدا این خاک پا شد من که لافم از سخندانی

الشرح

کتاب مستطاب

شرح وردُ المریدین

موسوم بہ

دستورُ السالکین

در حالات و کرامات

آن سلطنت آرائی ملک معنی مملکت پیرائی اقلیم تقوےٰ تخت نشین ولایت ہدایت تاجدار دیار سعادت ادیب مکتبِ شریعت و طریقت خطیب منبر معرفت و حقیقت ساقی سرستان جام شہود حریف مقربان مقام محمود مستِ بادۂ فنافی اللہ مرشدِ جادۂ بقاباللہ دلیل سبیل قبول جلیل کعبۂ وصول مخزن اسرار معارف مطلع انوار لطایف پیر دستگیر اصحاب ارادت و اخلاص امیر کبیر ارباب سعادت اختصاص نقشبند لوح روشن ضمیری گنج بخش درماندگان فقیری محبوب العالم سلطان شیخ حمزہ مخدوم کشمیری قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ و افاض علینا برہٗ ✤

مِن تصنیف

فرید الدہر وحید العصر فاضل یکتا علامہ بے ہمتا واقفِ کنوزِ معارف و حقایق کاشفِ رموزِ لطایف و دقایق مسند آرائے احکام شریعت رونق افزائے آداب طریقت بادہ پیمائی جام معرفت رہنمائی مقامِ حقیقت مرشد حقانی عالم ربانی ابوحنیفۂ ثانی محبوبِ حضرت محبوب سبحانی عزیز مصر شرفنا کی حضرت شیخ بابا داؤد خاکی روح اللہ روحہ و اوصل الینا فیوضہٗ و فتوحہٗ ✤

حسب فرمائش

غلام محمد نور محمد تاجران کتب سری نگر کشمیر

مہاراج گنج بازار (۵) مائسمہ بازار امیرا کدل

در مطبع صابر الیکٹرک پریس لاہور باہتمام منشی ذاکر حسین منیجر طبع گردید

شرح وِردُ المُریدین

موسوم بہ

دستور السالکین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

افتتاح قصیدۂ نو باشارتِ بعضی اوصافِ مرشدانۂ آنحضرت برعایت حسن افتتاح بذکر و شکر هادی فتاح ۔

المتن

شکر للہ حالِ من هر لحظہ نیکوتر شدست ۔ شیخ شیخان شیخ حمزہ تا مرا رهبر شدست

الشرح و فی العوارف قال اللہ تعالیٰ اولٰئک الذین هدی اللہ فبهدیهم اقتدہ فالمشایخ لما اهتدوا اهلوا للاقتداء بهم وجعلوا ائمة المتقین وفی تفسیر الامام القشیری قال اللہ تعالیٰ وممن خلقنا امةٌ یهدون بالحق وبہ یعدلون الآیہ انّ الحق یجری سنتہ بان لا یخلی البسیط من اهل لهم الغیاث وبهم دوام الحق فی الظهور و فی معناہ انشدوا مصرع اذا لم یکن قطب فمن ذا یدیرها ۔ و هدایتهم بالحق انهم یدعون الی الحق بالحق هم قائمون بالحق یبصرهم الحق للحق اُولٰئک هم غیاث الحق بهم یسقون اذا قحطوا و یمطرون اذا اجدبوا و یجابون اذا دعوا و شهد بمعنی باین رُباعی در ذخیرۃ الملوک آوردہ است ۔

بیت هرچہ از گردون گردان میرسد ۔ از طفیل جان مردان میرسد ۔ گر نباشد نفس ارباب شهود ۔ خود نگردد دور پرگار وجود ۔ و فی مرصاد العباد فصل نهم در بیان احتیاج بشیخ در تربیت انسان و سلوک راہ قال اللہ تعالیٰ قال لہ موسیٰ هل اتبعک علی ان تعلّمن مما علّمت رُشدا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ بدانکہ در سلوک راہ دین و وصول بعالم یقین از شیخ کامل راهبر راہ‌شناس صاحب ولایت صاحب تصرف گزیر نباشد بلیت از هر چہ بجز می است کوتاهی بہ ۔ و آنگہ ز کف بتان خرگاهی بہ ۔ مشایخان بتان خرگهی حضرتند کہ اولیائی تحت قبائی لا یعرفهم غیری موسیٰ را علیہ السلام با کمالِ مرتبۂ نبوت و درجۂ رسالت و اولوالعزمی در ابتداء دہ سال اجارت خدمتِ شعیب میبایست کرد تا استحقاق شرفِ مکالمت حق یابد بعد از آن بدولت کلیم اللّٰهی و سعادت و کتبنا لہ فی الالواح من کل شیءٍ موعظةً و تفصیلاً لکل شیءٍ رسیدہ بود و پیشوای دوازدہ سبط بنی اسرائیل یافتہ و جملگی توریت از حضرتِ عزت تلقی کرد دیگر بارہ در دبیرستان تعلم علمِ لدنی از معلم خضر التماس ابجد متابعت میبایست کرد کہ هل اتبعک علیٰ ان تعلّمن مما علّمت رُشدا و آنکہ معلم اورا اولین تختۂ الف و با انک لن تستطیع معی صبرا می نویسد در واقعہ نگو بلیت

سوزیکه دره هزار جان قربان است ❊ چه جای دل زنان بی سامان است ❊ مفتون و مغرور
و ممکور این راه کسی است که پندارد که بادیهٔ بی پایان کعبهٔ وصال ذو الجلال بسیر قدم بشری بیدلیل
و بدرقه قطع توان کرد هیهات هیهات لما توعدون اگرچه در بدایت هدایت نه به پیغامبر حاجتست
و نه بشیخ و آن تخم طلبست که در زمین دل عاجز بتاثیر نظر عنایت نیفتد خواجه علیه السلام چند ان
که توانست جهد نمود تا این تخم را در زمین دل ابوطالب اندازد بی خواست خدا نتوانست با او گفتند
انک لا تهدی من احببت الآیه بلبیت بخدای ار کسی تواند شد ❊ بخدا از خدای برخوردار ❊
و لیکن هر کجا آن تخم پدید آید در پرورش آن به پیغامبر و شیخ حاجت افتد که وانک لتهدی الی
صراط مستقیم بدانکه احتیاج مرید سالک بشیخ واصل کامل از وجوهات بسیار است درجهٔ اولی
راه ظاهر کعبه صورتی بی دلیلی راه شناس نمیتوان رفت با آنکه رونده آن راه هم دیده دارد هم قوت
قدم و هم راه ظاهر است و هم مسافت معین انجا که راه حقیقت است صد و بیست هزار نقطهٔ نبوت
و عنصر رسالت قدم زدند نشان یکقدم ظاهر نیست بلبیت مردان رهش همت و دیده روندهٔ
زان از ره نشان نشان ناپدید ئیست ❊ و مبتدی سالک این راه اول نه نظر دارد و نه قدم تا آنکه
ابتدای جمله را از دروازهٔ ظلومی و جهولی بیرون برد تا هیچکس از خود دم بینائی و شناسائی این راه
زند با خواجه کائنات می گفتند ما کنت تدری ما الکتاب و لا الایمان و لکن جعلناه نورا نهدی به من
نشاء من عبادنا تا بیابانی چنین پایان یقین باشد که بی دلیلی دیده بخش نتوان رفت و فی شرح
مختصر الوقایة انه ای الله تعالی ولی الهدایة فسرها العلامه صاحب الکشاف بالدلالة الموصلة کقوله تعالی
یهدی من یشاء الی صراط مستقیم الی البعضیة و بعض بالدلالة ای الی ما یوصل الیها و یضعف للاول
بقوله تعالی و اما ثمود فهدیتهم فاستحبوا العمی علی الهدی و الثانی بقوله تعالی انک لا تهدی من
احببت و لکن الله یهدی من یشاء و اجیب بالحمل علی المجاز و رده بعض بان الاصل هو الحقیقة
و لیس بقوی و ذکر فی شرح الکشاف انه یقوی بین تعدیتها الی المفعول الثانی بنفسها و بحرف الجر
من اللام او الی بانها علی الاول بمعنی الاول و علی الثانی بالثانی فعلی الاول یسند الی الله تعالی
خاصة و ینفی عن النبی صلی الله علیه و سلم کما فی قوله تعالی انک لا تهدی من احببت و علی الثانی
یسند الی النبی کما فی قوله تعالی انک لتهدی الی صراط مستقیم و الی القرآن کما فی قوله تعالی ان هذا
القرآن یهدی للتی هی اقوم و الجملة استینافیة و المقدر هو السؤال عن السبب الخاص بدلالة
للتاکید فی الجواب فکانه قیل هل الله تعالی ولی الایصال الی المطلوب بحفظ هذا المختصر فقیل انه
ولی ذلک و باید دانست که آنچه درین بیت گفته شد که شیخ شیخان مراد از ین شیخ بعضی
شیخان است که اشارت بشیخان وقتی یا بطریق تفؤل است چنانچه فرزند را وقت زائیدن به
ابو القاسم و ابوبکر و ابوعمرو مثلاً می نهند بر امید آنکه کلان شود و فرزندان می آرد که نام ایشان
فلان و فلان باشد همچنین اینجا نیز بواسطهٔ اعتماد بر کرم مرشد علی الاطلاق و ملاحظهٔ تواتر و امداد
و برکات مقتدایان این سلسله مبارکه مرتا بعا زاد و بشاهده حسن تربیت او مر مریدان را امیدواری

تمام است کہ بعضے مریدانِ او کہ با استعداد اند شیخ خواہند شد تا او شیخ این شیخان
باشد یا بطریق مجاز و مبالغہ است کہ در کلام بلغا شایع است و فی کشف الاسرار التوابع فی المدح
جایز التوابع المبالغات بلا نکیر ان فی تحت العرش کنز مفاتحہا السنۃ الشعرا در بیاب اخبار و اقوال
در کتابہا بسیار آمدہ است کذا فی بعض الکتب یا باین معنی است کہ او شیخ جمیع شیخان است باعتقاد ما
مریدان او زیرا کہ چون او شیخ محقق نخستین ما ست موصل ما بخدا تعالیٰ او خواہد بود و بس و آن مقدار
کہ تربیت و برکت کہ از جانب او بما رسد از شیخان دیگر نخواہد رسید اگرچہ در مرتبہ بالفرض برابر او
یا از وی کلان باشند زیرا کہ در کتب معتبرہ عقاید محقق گشتہ کہ اعتقاد سالم مریدان آنست کہ
بعد از رسول صلے اللہ علیہ وسلم و پس از صحابۂ کرام او رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیچکس را بر مرجع ولایت
تفضیل نمیدہند چنانکہ در شرح الامالی المسمی بنور اللآلی مسطور است فنحتاج فی کل عصر الی صاحب
ولایۃ فی الارادۃ لا فی اخذ المذاہب و الیہ الاشارۃ لقولہ علیہ السلام من مات ولم یعرف امام زمانہ
فقد مات میتۃ جاہلیۃ ثم الاعتقاد فیہ علی نوعین سالم و غیر سالم اما السالم الذی لا یفضل احدا
علی مرجع الولایۃ سوی النبی و الصحابہ و غیر السالم و ہو ان یرجح و یفضل علی مظہر الولایۃ والبناء علی
الصحیح صحیح و علی الفاسد فاسد فعلی المریدان یعلم انہ لیس احد من مشایخ وقتہ ان یوصلہ الی اللہ
غیر شیخہ و ان کان کل واحد من المشایخ موصوفا بہذہ الخاصیہ فانہ لو خطر ببال المریدان فی
العالم احدا ان یوصلہ الی اللہ تعالیٰ غیر شیخہ تصرف فیہ الشیطان و علی المریدان یعلم ان الشیخ
جند من جنود اللہ تعالیٰ لا یسع لہ التصرف فی المشایخ بان یفضل بعضہم علی بعض فان الفقر اکثر
واحدۃ فاذا اخطر ببالہ شیء من ہذا یستعیذ باللہ من الشیطان الرجیم و فی خلاصۃ الاسلام
مسئلہ اگر ترا پرسند کہ شرط بقاے ایمان چند چیز است بگو سہ چیز اول شاد بودن
بیافتن ایمان دوم در وہم بودن و ترسیدن از زوال ایمان سوم پرہیز کردن از چیزیکہ
خراب کنندۂ ایمان باشد قولاً و فعلاً و اعتقاداً بدانکہ مقصود از آوردن از مسئلہ اینجا آنست
کہ چون ایمان را کہ عبارت از تصدیق و تحکیم رسول اللہ است علیہ السلام شرط بقای این سہ
چیز است ارادت را کہ عبارت از تصدیق و تحکیم خلیفۂ اوست با تصدیق و تحکیم او علیہ السلام
می باید کہ شرط بقا ہمین سہ چیز باشد یعنی اول شاد بودن بیافتن ارادت دوم ترسیدن
از زوال ارادت سیوم پرہیز کردن از چیزیکہ خراب کنندۂ ارادت باشد قولاً و فعلاً
و اعتقاداً پس اینجا باید دانست کہ درین بیت شرط اولین بقا ارادت ملزوم شرطین
آخرین است موّدی گشتہ بابلغ عبارت معنی بلفظ شکر کہ دلالت کنندہ است بر شاد بودن
از یافتن ارادت و غنیمت شمردنِ آن و ہر گاہ این شرط محکم باشد بضرورت ترسان از زوال
آن و پرہیزان از انچہ منافی و مضر آن داند می باشد و ایضاً نظر باین مسطور تواند بود
آنچہ مشہور است اگر کسی از مسلمانی پرسد کہ تو مسلمانی جواب الحمد للہ باید گفت نہ مجرد آری یا بلی
تا درین سہ چیز داخل شود یکی جواب سوال کہ مسلمانم دوم آنکہ این مسلمانی نعمتی است کہ بدان

منعم علیه شده شاد مانم سیوم آنکه در مقابله این نعمت حمد میگوییم و تا مجیب آن نعمت باقی ماند بلکه زیاده هم شود و نیز ثواب ادای شکر نعمت که فرض است بیابد و همچنین اینجا نیز اگر مریدی شیخی پرسند که آیا تو مرید فلان شیخی یا پیر تو فلان شیخ است میباید که در جواب الحمد لله یا الشکر لله گوید از برای حصول فواید مذکوره بعینها و در عبارت این بیت اشارت باین جواب ظاهر است و ایضاً بدانکه فصحای کلام نظم بعد از لفظ شکر و آنچه بمعنی آنست از برای ربط بر سبب شکر لفظ که استعمال میکنند چنانکه ملا هلالی در خاتمهٔ مثنوی خود آورده

بیت

شکر لله که این خجسته کلام شد بکام دل شکسته تمام

و گاهی استعمال آن نمیکنند چنانکه مولانا عبد الرحمن جامی درین رباعی گفته **رباعی**

عمری بشکیب مے ستودم خود را در شیوهٔ صبر مے نمودم خود را
چون هجر آمد نماند آن صبر و شکیب المنة لله آزمودم خود را

پس پوشیده نماند که بیت مطلع موافق قسم دوم است و ایضاً باید دانست که چون درین بیت بلفظ ماضی اقرار متکلم است بشیخوخیت شیخ مذکور که وی نائب و خلیفهٔ رسول الله است و اعتراف گوینده و خواننده است بمرشدیت و مقتدای آن تابع پیغمبر علیه السلام چون این بیت بموافقت دل خوانده شود هر خواننده بخواندن اولین مومن و مرید شود و در تکرار خواندن تجدید ایمان و ارادت که نیت است حاصل میشود پس هر چند تکرار بیشتر کند ثواب بجا آوردن سنت بیشتر یابد و لهذا گفته شد که ابیات این منظومه لایق ورد ساختن است مر مریدان را که در تکرار آن ثواب بیشمار و برکات بسیار است و بملاحظه همچنین ابیات این رساله را ورد المریدین نام کرده شد و اما یکے از دلایل آنچه گفته شد که ارادت عبارت از تصدیق و تحکیم خلیفه است این است که در شمایل الاتقیا در بحث اثبات خلافت امر مشایخ را منظور است که قال علیه السلام من احیی سنتی فهو خلیفتی و خلیفة الانبیاء من قبلی و در احیاء العلوم ماثور است که قال علیه السلام علی خلفای رحمة الله قیل من خلفاءک قال الذین یحیون سنتی و یعلمونها عباد الله و در عوارف مذکور است که والی اقتدار رسول الله صلعم اتم و اکمل من الاقتدار به فی دعاء الخلق الی الحق و قد ذکر سبحانه و تعالی فی کلام القدیم تحکیم الامة رسول الله صلی الله علیه وسلم و تحکیم المرید شیخه احیاء سنته ذلک التحکیم قال الله تعالی فلا و ربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینهم ثم لا یجدوا فی انفسهم حرجاً مما قضیت و یسلموا تسلیما و ترجمه آیت فی تفسیر الکاشفی در معالم آورده که میان زبیر و حاتم بن ابی بلقیعه مخاصمتی واقع شد در راه آبی که هر دو از ان بهر مزروعات خود را آب دادندی چون محاکمهٔ ایشان بحکمهٔ سید عالم علیه الصلوٰة والسلام افتاد فرمود که ای زبیر آب ده زمین خود را پس بهمسایه گزار حاتم در غضب شد از روی بی ادبی سخنے گفته که مضمونش مشتمل بود بمیل آنحضرت بجانب زبیر حق سبحانه آیت فرستاد که فلا یعنی نیست حقیقت ایمان چنانچه گمان میبرید و ربک بحق پروردگار تو لا یؤمنون ایمان نخواهند آورد حقیقت ایمان حتی یحکموک مگر وقتیکه ترا حکم سازند فیما شجر بینهم در آنچه اختلاف افتد میان ایشان و تو حکم

کنی ثم لایجدوا پس نیابند فی انفسهم در نفسهای خود حرجا شکے یا در دلهای خود گرانی وتنگی مما قضیت از آنچه تو حکم کرده هرچند مخالف طبع ایشان باشد ویسلموا تسلیما منقاد گردند بفرمان شما فرمانبرداری بظاهر و باطن بی اعتراض و مخالفت وفی العوارف ولیعلم المریدان الشیخ عنده تذکرة من الله ورسوله وان الذی یعتمد مع الشیخ عوض عمن لو کان فی زمن رسول الله صلی الله علیه وسلم واعتمده مع رسول الله

نظم

پرتو بدر منیر معرفت بر هر که تافت
پیر انصار آن محمد را هلالی می کند
فرهاد بصورت دل خود داده تسلی است
شیرین که رود جانب او صورت و معنی است

و بعضے از دلایل مثبته آداب خلافت و نیابت رسول صلعم مر مشایخین محققین را در بیان ابیات مبینه آداب صحبت و زیارت ایشان مبین خواهد شد ان شاء الله تعالی

المتن

یافت چون همنامی آن غازی نامی دین
پهلوانی در جهاد نفس زور آور شده است

الشرح یعنی چون شیخ ممدوح بحکم الاسماء تنزل من السماء اسم سامی امیر حمزه عم سید الانامی که در پهلوانی غزا و جهاد با کافران و شهادت بسبب آن مشهور و نامی بود یافته پس ببرکت مشارکت این نام همچون همنام خود پهلوانی زور آور شده است در جهاد نفس که جهاد اکبر است و ان شاء الله وقت رحلت هم درین جهاد مانند او مشرف بشرف شهادت و مجزی بجزای آن نیز خواهد شد چنانکه در رساله شیخ عثمان مغربی مذکور است که هر که یگانه شود بهر مجاهده برای خداوندی شهید باشد بهر وقت که مرگ بوی رسد چه مجاهد و عزلت بحقیقت آنست که با تن هوای خویش خاص از برای خدا تعالے جهاد کند و سید عالم صلعم فرموده است رجعنا من الجهاد الاصغر الی الجهاد الاکبر و جهاد اکبر حرب کردن بانفس خویش است و آلت این حرب ذکر است و تقوی و فی مشارق الانوار قال صلعم هل تستطیع اذا خرج المجاهد ان تدخل مسجدک فتقوم ولا تفتر و الصوم فلا تفطر قال له رجل قال دلنی علی عمل یعدل الجهاد ای فی الثواب والدرجة وفی لب اللباب در بیان جهاد و آن در صورت غزا باشد با کافران و بحسب معنی محاربه باشد با لشکر هوا و شیطان اول را جهاد اصغر خوانند و ثانی را جهاد اکبر و یقین میدان کرتا در معرکه مجاهده بشمشیر ریاضت سر نفس عنا را برنداری دولت غنیمت والذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا نه بینی قوله تعالی ان الذین آمنوا والذین هاجروا و کمال الهجرة مفارقة الاخلاق الذمیمة و هجران النفس فی ترک حاجتها الی ما تدعوا الیه من شهواتها و من ذلک هجران اخلاق السوء کالحرفج والتباعد عن الاوطان الذی باشر فیه الذلة ثم الهجرة من الاوطان الحظوظ والنصیب لی اوطان رضاء الحق فاما الذین آووا و نصروا فهم الذی یؤثرون اخوانهم علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة تفسیر قشیری

نظم

ای خنک آنکو جهادی میکند
بر بدن زجری و دادی میکند
تا ز رنج آن جهانی وا رهد
بر خود این رنج عبادت می نهد
جهد کن تا میتوانی ای کیا
در طریق انبیا و اولیا

کافرم من گر زیان کردست کس … در ره ایمان و طاعت یکنفس
جان بسر کن تیغ بگذار ای پسر … هر که بی سر بود ازین سر برد سر

شیخ عباس که بامید شهید شهادت نود بار زهر محاربه چشیده و در آخر بتحقیق حال و حال حقیقت بینا و دانا شد روی از معرکهٔ جهاد اصغر بمیدان جهاد اکبر نهاد المشاهدة میراث المجاهدة **مثنوی**

گفت عباسی نود بار آمدم … تن برهنه بو که زخمی آیدم
تن برهنه میشدم من پیش تیر … تا یکی زخمی خورم من جایگیر
بر تنم یک جایگه بی زخم نیست … این تنم از تیر چون پرویزنیست
لیک بر مقتل نیامد تیرها … کار بخت است این نه چالاکی دها
در جهاد اکبر افکندم بدن … در ریاضت کردن و لاغر شدن
بانگ طبل غازیان آمد بگوش … که خرامیدند جیش غزو کوش
نفس از باطن مرا آواز داد … که بگوش حس شنیدم بامداد
خیز هنگام غزا آمد برو … خویش را در غزو کردن کن گرو
گفتم ای نفس خبیث بیوفا … تو کجا میل غذایت از کجا
راست گو ای نفس این حیله گریست … ورنه نفس و شهوت از نیکی بریست
ورنگویی راست حمله آرمت … در ریاضت سخت تر افشارمت
نفس بانگ آورد آندم از درون … با فصاحت بی دهان اندر فسون
که مرا هر روز اینجا میکشی … جان من چون جان گبران میکشی
هیچکس را نیست از حالم خبر … که مرا تو میکشی بیخواب و خور
در غزا بجهم بیک زخم از بدن … خلق بینند مردی و ایثار من
گفتم ای نفسک منافق زیستی … هم منافق میمری تو کیستی
در دو عالم تو مرائی بوده … در دو عالم تو چنین بیهوده
نذر کردم که زخلوت هیچ من … سر برون نارم چو زنده ست این بدن
زانکه در خلوت هر آنچه تن کند … نز برای روی مرد و زن کند
این جهاد اصغرست آن اکبرست … هر دو کار رستم است و حیدرست
کار آنکس نیست کو را عقل و هوش … برد از تن چون بجنبد دم موش
سهل شیری دان که [illegible] را بشکنند … شیر آن دان که خود را بشکند

غزآیت

المتن

والذین جاهدوا خوانده چو سعی و جهد کرد
حق نمودش راه پس هادی بجود و رشد است

الشرح در ترجمهٔ قشیری آورده است قال الله تعالی الذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا یعنی آن کسانیکه مجاهده کنند در طلب قرب ما هر آئینه ما نیز راه خود بدیشان نمائیم فی شمایل الاتقیا قول ابی علی دقاق اصل مجاهده باز داشتن خوی نفس است از ماکولات و مشروبات بر خلاف هوا و فی المرصاد چون مرید صادق در ابتدا بر قضیهٔ والذین جاهدوا فینا قدم در راه طلب نهد و بکمند جذبات عنایت روی دل از مالوفات طبع و مستلذات نفس بگرداند و متوجه حضرت عزت گردد حضرت عزت بر سنت لنهدینهم سبلنا جمال شیخی واصل و کامل و سالک راه در آئینهٔ دل او بر و عرضه کند نه مجذوب که مجذوبان شیخی را نشایند اگرچه سالک هم مجذوب باشد اما مجذوب سالک دیگر است و مجذوب مطلق دیگر و چون مرید صادق جمال شیخی در آئینهٔ دل مشاهده کرد در حال بر جمال او عاشق شود و قرار و آرام از و برخیزد

ومنشأ جمله سعادتها این بیقراری عاشقی است فی رسالة غوث الاعظم رضی الله عنه یا غوث
من اختار المجاهدة لی ولغیری فله مشاهدتی انشاء اولا یا غوث لابد للطالبین من المجاهدة کما لابد لهم
منی پوشیده نماند که مراد از بحر و بر اینجا اهل بحر و بر است کنایت از تمام عالم باین معنی که هر طالبی که
بصدق وارادت پیش او آید به نیت استرشاد خود را تسلیم او کند پس وی هدایت و ارشاد براهی
که او را حق تعالی نموده است تواند کرد خواه آن طالب از اهل بحر یا از ساکنان بر باشد در رساله اقبالیه
مسطور است که هر چند بر مرشد واجب نیست که گوید من مرشدم و خلق را دعوت بر خود کند و ارشاد
نماید چنانکه لازم پیغمبر است که ایشان را فرض است که گویند ما پیغمبریم اما چون کسی بیاید و خدای تعالی
باطن او را بنور ارادت منور گرداند و خود را تسلیم مرشد کند آنگاه بر مرشد واجب باشد که بجان و
دل خدمت آن طالب کند و بهرچه پیش افتاده او در آن است بدان کوشد و از هرچه او را در آن
مضرتست در طریق او را از آن باز دارد و نیک و بد با او بگوید بر وجهی که مصلحت او در آن بیند
و اگر درین تقصیر کند عند الله در آن مواخذ باشد بعد از آنکه آنچه بر مرشد واجب است بجای
آورده باشد مواخذ نباشد باقی سعادت و شقاوت بدست مرشد نیست بید حق تعالی و عنایت او
بازبسته است انک لاتهدی من احببت ولکن الله یهدی من یشاء بنفی قرآن است و همین
پیش نیست که هر کسی بآنچه مامور است از وی آن میخواهد که بدان مشغول میباید و امید سعادت میباید
داشت و ایضاً فی هذه الرسالة لازم نیست که هر را شیخ بمریدی گیرد او صاحب کمال گردد چه در اصل
فطرت میباید که او را مایه کمال باشد و همچنین شایخ نیست که در هر که از و کمال مشاهده نکنند
او را از در برانند بلکه بسیار کس را تربیت کنند که تا یکی بدرجه کمال رسد و شیخ همچون صیادیست
که دام می نهد لازم نیست که همه شاهباز در دام افتد اگر بدست صیاد اختیار بودی بدام جز شاهباز
نیاوردی اما این سعادت از روز ازل تقدیر در می تابد و ایضاً فیها چیزی است که شیخ در مرید تواند
آموخت و سه چیز است که واجب است بر شیخ که مرید آموزد و آنکه بر مرید نتواند آموخت طلب و
ارادت و عشق است و آنکه نتواند آموخت عبادت و خلق و ادب است کسی را که معشوقی باشد
او را توان آموخت که راه خانه معشوق بکدام کوی است و توان آموخت که در آن خانه معشوق
با مردم چگونه زندگانی کن تا ترا منع نکنند و از وصل یار از معشوق باز ندارند و توان آموخت که
چون معشوق را یافتی ادب خدمت او چگونه نگهدارند تا ترا از اندوه سیلی نکند اما خواستن
معشوق و درد و طلب او و بیداری شب و بیقراری روز در انتظار معشوق هیچکس در باطن او نتواند نهاد

المتن

استقامت چون نمود اندر عمل در با علم
علم ما لم یعلمش حق داده و دین پرور شد است

الشرح قال علیه السلام من عمل بما علم ورثه الله علم ما لم یعلم هکذا الروایة المشهورة فی
الکتاب الحقایق قال علیه السلام من عمل بما یعلم وقف لما لا یعلم معنی چنان باشد که هر که کار
بندد آن علمی را که داند خدای تعالی شایسته عملی دیگر گرداند و علمی دیگرش آموزد که نمیدانست

آنرا آما بدانکه هرکه خواهد که تا علم بسیار آموزد گو پرهیزگاری کن که علم در قرآن خداوند
تعالی آموزاند که آنرا که خواهد اما آنکس را زود تر آموزاند که پرهیزگار تر باشد چنانکه در قرآن
گفته است ان تتقوا الله یجعل لکم فرقانا معنے چنان باشد که اگر پرهیزگار باشید شما را
چنان گردانم که حق از باطل جدا کنید و نیک از بد بدانید و حلال از حرام بشناسید نگفت که
از شاگردی کردن پیشتر شما را علم بیاموزانم و مانند این در اخبار بسیار است و در خبر آمد که
اذا زهد اخوکم فی الدنیا تقربوا منه فانه تلقی الحکمة معنے چنان باشد که برادر مومن شما در دنیا
رغبت کم کند و پارسائی بر دست گیرد و پرهیزگاری پیشه خود سازد بدو نزدیک شوید
که او را حکمت در دل نهند و ازینجاست که شقیق بلخی را گفتند که رحمک الله چندین علم از کجا
آموختی و ندیدیم که پیشتر بجائی شاگردی کردی او گفت که سی سال است که تا درین درگاه
خدمت کنم تا علم بیاموزم بدانکه بقید استقامت اشارت بدان است که باعمال بوالهوسانه
علوم لدنی حاصل نمیشود چنانچه شیخ ربانی اوحد الدین الکرمانی فرموده است **نظم**

اسرار حقیقت نشود حل بسوال — نی نیز بدر باختن حشمت و مال
تا دیده و دل خون نکنی پنجه سال — هرگز ندهند راهت از قال بحال

و فی الرسالة القشیریة قیل ان الاستقامة لا یطیقها الا الاکابر لان الخروج عن المعهودات و مفارقة
الرسوم و العادات و القیام بین یدی الله علی حقیقة الصدق و لذلک قال علیه السلام
استقیموا و لن تحصوا

المتن

چون خدا علم لدنی کرد تعلیمش ز مهر
بهر اسرار الهی عالم اَمهر شده است

الشرح اَمهر یعنے زیرک تر اسم تفضیل از ماهر که مشتق است از مهارت و با مهر که در مصراع
اول بمعنی لطف است صنعت ایهام و اشتقاق مرعی گشته و صفت یک عالم بلفظ ماهر و جمع
جماعت علما و بلفظ مَهَرة در کلام عرب بسیار متداول است و در مناسبت باقی الفاظ پیش
دانایان پوشیدگی نیست اما مناسب می نماید که در بیان اثبات علم لدنی و فضیلت این علم و اهل
آن نقلے چند از آیات و اخبار و آثار اینجا بتقریب نوشته میشود قال الله تعالی و آتیناه من لدنا
علما تفسیر این آیت که نص است درین باب در بیان نسبت خضریه نوشته میشود ان شاء الله تعالی
و فی تفسیر زبدة الحقایق قال الله و اتقوا الله و یعلمکم الله یعنی بترسید از قهر الهی و بپرهیزید
از ما سوی الله تا بیاموزاند علام الغیوب شما را اسرار علوم ذات خود چون بحقیقت طالب رسید
حق تعالی بماند و او را علم انبیا و اخص اولیا بیواسطه غیر تعلیم کند و آن علم من لدنی است و فی
تفسیر الرموز قال الله تعالی و الذین اوتوا العلم درجات مراد ازین علم علم لدنی است که حق تعالی
بیواسطه غیری و بی تعلیم معلم بعضی از امتان حضرت را ارزانی فرموده است که این علمی است بر لوح دلهای
اولیاء الله بقلم الله ثبت شود و بر صفحه صحیفه سر کاتب نهی خفی مرقوم گرداند این علم را در حق

است که در تقریر نیاید و عظمتی است که در حیز تحریر نانجامد قال الله تعالی یوتی الحکمة من یشاء و من یوت الحکمة فقد اوتی خیراً کثیراً و فی دستور الجمهور علم خلقی باشد از خلایق الله که سبب انتقاش علوم بود در دلها قال النبی صلی الله علیه وسلم اول ما خلق الله القلم و قلم مر بصیرت را چون قرص آفتابست مر بصر را چنانکه ذات و صفات خدا تعالی مشابه ذات و صفات خلق نیست قلم خدا تعالی نیز مماثل قلم خلق نیست و فی مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره در فاتحة العلوم از بعضے عارفان منقولست هر که ازین علم صدیقان و مقربان او را نصیبی نباشد بر بدی حال او در آخر نفس می ترسم و اندک خرابی به نسبت منکر این علم آنست که بهیچ وجه ازین علم محظوظ نگردد و علامت آنکه شمه ازین علم در مشام جان او رسیده است آنست که تصدیق کامل او را بحقیقت این علم حاصل باشد و جملگی وجود اهل این علم را تسلیم باشد و فی تذکرة الاولیا حسن بصری رض روزی بصومعه رابعه رفت و گفت ازان علم ها که نه بتعلیم بوده باشد و نه بشنیدن بواسطه خلق بتو فرو می آید مرا حرفی بگو گفت کلابه ریسمان رشته بودم که بفروشم ازان قوتی بسازم بدو درم بفروختم یکی درین دست گرفتم و یکی در آن دست ترسیدم که اگر هر دو در یکمشت جمع شوند مرا از راه ببرند فتوحم در امر این بود و فی احیاء العلوم و قد کان اهل التواضع من علماء الظاهر مقرین بفضل علماء الباطن و ارباب القلوب و کان الشافعی یجلس بین یدی شیبان الراعی کما یجلس الصبی فی المکتب و یسال له کیف نفعل فی کذا و کذا فیقال له مشلک یسال هذا البدوی فیقول ان هذا وفق لما علمناه و کان لما احمد بن حنبل و یحیی ابن معین یختلفان الی معروف الکرخی و لم یکن فی علم الظاهر بمنزلتهما و کانا یسالانه کیف نفعل و قد قال النبی علیه السلام لما قیل له کیف نفعل اذ جاءنا امر لم نجده فی کتاب و لا سنة فقال سلوا الصالحین و اجعلوا شوری بینهم و لذلک قیل علماء الظاهر زینة الارض و الملک و علماء الباطن زینة السماء و الملکوت و قال الجنید قال لی السری شیخی اذا قمت من عندی ممن تجالس فقلت المحاسبی فقال نعم خذ من علمه و ادبه و دع عنک تشقیقه للکلام و رده علی المتکلمین ثم لما ولیت سمعته یقول جعلک الله صاحب حدیث اشار الی ان من حصل الحدیث و العلم ثم تصوف افلح و من تصوف قبل العلم خاطر بنفسه و فی دستور الجمهور امام احمد حنبل بزیارت بشر حافی بسیار رفتی از آنکه در حق او ارادتے تمام داشتی اصحاب طوبی لهم و حسن مآب احمد را گفتند که تو در تفسیر و حدیث فقیه و عالمی بلکه مجتهدی چرا هر وقت پیش شوریده میروی چه لایق تست احمد گفت که این همه علوم که گفتید من به از و میدانم لکن او تعالی به از من می شناسد

بیت

هر آن کز ره معنی زاسرارش خبر دارد هر آنچه از گفت او زاید بدلها در اثر دارد

رباعی

ای پیک خجسته پی که داری بیان دوست با من مگوی جز سخن دُرفشان دوست

حال ار زبان دوست شنیدن چه خوش بود یا از زبان آنکه شنید از زبان دوست

و فی تذکرة الاولیا امام احمد را گفتند محبت چیست گفت از بشر پرسید تا او زنده باشد من

این را جواب نگوییم و فی نفحات الانس جنید قدس سره گفته که وقتی پیش سری سقطی بودم قومی بر در سرای نشسته بودند مرا گفت که کیست بر در هیچ بیگانه نیست گفتم نه درویشی است همین کار میجوید گفت ویرا اخوان خواندم سری با وی در سخن آمد دیر بماند سخن چنان باریک شد که من هیچ در نیافتم تنگدل گشتم آخر گفت بوی که شاگردی که کرده گفت بهر آمرا استادیست که فرایض نماز بوی میبایید آموخت اما علم توحید او مرا تلقین میکند سری گفت تا این علم در خراسان بود همه جای بود چون انجا رسید هیچ جا نیابی و فیها ایضا ابو علی سندی قدس سره از استادان بایزید است بایزید میگوید که من از ابو علی علم فنا در توحید می آموختم و ابو علی از من الحمد لله و قل هو الله می آموخت و کذا فی العوارف قال ابو یزید البسطامی صحبت ابا علی السندی فکنت القنه ما یقیم فرضه و کان یعلمنی التوحید و الحقایق صرفا

المتن

مشکلات واقعات سالکان را زین سبب
پیش او تعبیر کردن اهل و الیر شد است

الشرح یعنی از انروکه او را علم لدنی است تعبیر وقایع سالکان او را آسان شده است زیرا که علم تعبیرات وقایع هم از علوم لدنی است که بجز تعلیم علام الغیوب حاصل نمیشود کما قال الله تعالی حاکیا عن یوسف علیه السلام رب قد آتیتنی من الملک و علمتنی من تاویل الاحادیث و تعبیرات حضرت مخدومی میان اصحاب و مخلصان و مریدان ایشان مشهور است و بعضی از ان درین رساله نیز چند جای مذکور خواهد شد ان شاء الله تعالی و مطلق علم لدنی و این نوع او که تعبیر وقایع است از اوصاف مرشدانه است زیرا که صاحب مرصاد العباد این را از وجوهات احتیاج بشیخ شمرده جاییکه گفته وجه هفتم آنکه رونده راه را در سلوک راهنمایشها از غیب پدید آید و وقایع بر وی گشاده شود و آن هر یک اشارتی بود که از عیب و نقصان و زیادت مرید و دلالت سیر و فترت او و نشان صفا و کدورت دل و معرفت صفات ذمیمه و حمیده نفس و علامت محبت و دنیاوی و اخروی و احوال شیطانی و نفسانی و رحمانی باشد و دیگر معانی از وقایع که در حصر و عد نیاید و مبتدی برین هیچ وقوف ندارد و وقت زیرا که این معنی همه زبان غیب است و زبان غیب هم اهل غیب دانند پس شیخی باید مؤید بتایید الهی و معلم بعلم تاویلات غیبی در خدمت مشایخ استغفار تاویلات و وقایع خود و دیگران کرده و آموخته چنانکه یوسف علیه السلام گفت رب قد آتیتنی من الملک و علمتنی من تاویل الاحادیث تا بیان وقایع و کشف احوال مرید کند و او را بتدریج زبان غیب در آموزد و معلم و ترجمان او باشد والا از ان اشارات و معارف محروم ماند و ترقی میسر نشود و معرفت مقامات حاصل نیاید

المتن

روشنش انوار قرآن گشت هم اسرار آن
هم خواصش دید و هم الفاظ آنش از بر شد است

الشرح از بر یعنی یاد معنی این بیت موافق قاعده ایست که نزد مشایخ مشهور است که چون کسی را از کثرت مداومت در خواندن با صدق و اخلاص قرآن با دعائیکه با ذکری ملک و حل شود یعنی

انوار و اسرار و خاصیتِ آنش درین جهان روشن شود و این علم نیز از قبیل علمِ لدُنّی است بعد
از آن او را رسد که آنچه از این نوع فائده مجرّب کرده بمخلصان خود حواله کند و تا آثارِ برکت
و سرایت کند و در نزدیکی نتائج حاصل شود الغرض حضرتِ مخدومی مدظلّه میفرمودند که من در اوائل
مجاهده بصدق و شوقِ بسیار در لیل و نهار ملازمتِ تلاوتِ قرآن بیشمار کردم تا حدیکه تمام الفاظ
آن یاد شده و حضرتِ ربّ العالمین و اکرم الاکرمین حلاوةً تلاوتهٔ چشانیده و انوار و اسرار و خاصیات
آن روشن گردانیده که بعضی از آنها تجربه کرده شد بعد از آن چندگاه از رعایتِ حفظِ آن پرداخته بجز
از چند سُورِ موظفه اشتغال بانواعِ اذکار حواله یافته از شیخ خود کردم تا نتائج آن نیز بر داشتم
بعد از آن مشغولی سلوک بمقاماتِ جدیده نگذاشت که آنرا تکرار میکردم الفاظِ قرآن بترتیب منسی
گشته و لیکن من مخلصِ ایشان در ایامِ خدمت هرگاهی که قرآن پیش ایشان از هر جا که میخواندم و
ایشان گوش میداشتند گاه گاه خلاف کرده میفرمودند که من اینچنین یاد دارم بعد از تفحص باختلاف
روایت یا سهوِ لسانی من یا غلطِ آن مصحف که از آن دیده میخواندم در برآمدی و بعضے سوره و آیات
را وقتِ حواله کردن بیانِ خاصیت میکردند که من مخلص در اثنای مطالعه منافع قرآن یا تفاسیر که
ایشان ظاهرا مطالعهٔ آن نکرده بودند موافقِ بیانِ فرمودهٔ ایشان مییافتم و این سبب مزید
یقینِ من میشد و شکرِ خداوند تعالی میگفتم و گاهی آنرا بعرض ایشان میرسانیدم گاه خوشحال میشدند
گاه خشمناک شده میفرمودند که آیا ترا تا غایتِ تصدیق بقول من نبود تا آنکه اندکی بلکه از صد یکی
از آنچه حق تعالی خاصیات این آیات بمن روشن گردانیده بتو ظاهر کردم و من بمعذرت پیش آمده و قصّه
و لکن لیطمئنّ قلبی یاد میدادم و ایشان میفرمودند که کم همت مباشید با صدق و اخلاص در
ملازمتِ آن مُداومت نمائید تا شما را نیز بی احتیاج بکتاب حق تعالی روشن گرداند و همچنین در
نفحات الانس مسطور است که عین القضاة همدانی در مصنفات خود از شیخ برکتِ همدانی حکایت
کنند و یکجا میگوید که شیخ برکت جز فاتحه و سورهٔ چند از قرآن یاد نداردو آن نیز بشرط نتواند
خواند و قال یقول نداند که چه بود و اگر است پرسی حدیث مو زدن بزبان همدانی نتواند کرد
و لیکن میدانم که قرآن او داند درست و من نمیدانم الا بعضے از آن و آن بعضی هم نه از راه بغیر و
غیرِ آن دانسته ام بلکه از راه خدمتِ او دانسته ام آما این مؤلف مخلص را یعنے فضایلِ تلاوتِ مناسب
این بیان اینجا درین شرح نوشتن مناسب مینماید فی شمایل الاتقیا قال الله تعالی اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ
القرآن فرمان میشود پس چرا فکر نمی کنید در قرآن خواندن تا معانی بطنی و اسرارِ اصلی کلام الله
بدانید رسالهٔ وحی الله امام جعفرِ صادق و الله لقد تجلّی لعباده فی القرآن و لکنهم لا یعلمون
بدرستی و راستی که حق تجلّی می کند بر بندگانِ خود را در تلاوت کردنِ قرآن و لیکن ایشان را معلوم
نمی شود کتاب تمهیدات اگر خوانندهٔ قرآن از صفت بموصوف رود انوارِ کلامِ حق بر وی منجلی
شود و اقفِ معانی اسرارِ فرقانی گردد از صفت بموصوف رفتن آن است که وقتِ تلاوت
تفکر مینماید که چه فرمان می شود و بچه ترغیب میکند و از چه ترهیب مینماید پس ازین صفات ذاتی بذات

فکر کند که الله تعالی مرا اینچنین میفرماید ازین چیز منع می کند این طریقه در پردهٔ سخن محبوب شنیدن است
اگر بتدریج بدین عمل کند و اطاعت اوامر واجب بیند و از نواهی اجتناب نماید قاری را تا آنکه گرداند و
باصفات ذاتی الله و معرفت ارزانی فرماید بعده بی پردهٔ سخن محبوب شنود هر که بدین نوع تلاوت
کند معانی او که منبع الست حق تعالی او را بر اسرار قرآن و رموز فرقان بتاثیر انوار صفات ذاتی توفیق
بخشد علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم سر این معنی است و مراد از قلم قلم الله است و قلم الله نور
محمدی است نیل دولت اسرار کلام ربانی و فهم سعادت رموز فرقانی بالعجز والتماس حاصل شود کما
قال علیه السلام اقرؤا القرآن فالتمسوا عن الله رسالهٔ همدانی قاری وقت تلاوت خود را کلام الله
شمارد چنانچه حق سبحانه است یعنی دل را بدانستن اسرار قرآن منظور دارد و چون سری از آن
روشن شود همانجا بایستد و آنرا بر خاطر نقش کند و شاهد وقت خود سازد و سر یقین کلام خود را
بدو نماید چنانچه حق نمود است پس هر چه در عالم غیب و شهادت نسبت آن روی دهد و تاثیرات آن آن بود
که تا آیت و ننزل من القرآن ما هو شفاء و رحمة للمؤمنین با تعوذ و تسمیه بر مومن و مومنه خواند
و بر زحمت چند سال بدمد شفا یابد و اگر آیت ثم اماته فاقبره بر شیر و مار بر ظالمی که باشد بار بخواند
بدمد هلاک گردد و اگر آیت ثم اذا شاء انشره بر هلاک شده خواند زنده شود و فی کیمیا سعادت
احمد حنبل گوید حقتعالی را بخواب دیدم گفتم یارب تقرب بجناب تو بچه چیز فاضلتر گفت کلام من قرآن
گفتم اگر معنی فهم کنند و اگر نه گفت اگر فهم کنند و اگر نه قول خواجه عبیدالله احرار قدس سره چنانکه میگویند
که قرآن بحقیقت از مرتبهٔ عین جمع است یعنی از حدیث ذات میگویند که بحقیقت ذات است
که در علم و عین بحسب اسم الباطن واسم الظاهر خود متعین شده است بصور علمیه و صور عینیه بدین
تحقیق چه عجب باشد که متکلم در ادای وحی قرآن خود باشد از هر که خواند و بر هر که خواند پس باید
که قاری خود را سامع داشته زبان خود را مثل شجرهٔ موسی دانسته چنان داند که بحقیقت حق سبحانه
قاری است از حق شنود خود را در مقامیکه شنیدن از آن حضرت است آرد اگر ازین مقام ترقی
کرده بدرجه رسد که او از میان برخیزد سامع و متکلم جز حق سبحانه و تعالی نه بیند و از خود بتمامی آزاد
گشته غیر حق سبحانه هر چه هست بتمامی از نظرش برخیزد این است فنای حقیقی و وصول بدین سعادت
جز باعتقاد اهلسنت و اتباع صاحب شریعت و دور کردن محبت غیر حق سبحانه بتوسط دوام
ذکر و مراقبه و استقامت در ادای اوامر و اجتناب از مناهی بلکه اجتناب از فضول کلام و منام و
طعام و از آنچه ضرورت نیست میسر نیست و دوام ذکر بی پاس انفاس و وقوف در هر نفس
میسر نیست ❊

المتن

او شریعت را ست ناصر در طریقت مجتهد
بهر اسرار الهی صدر او مصدر شد است

الشرح فی خلاصة المناقب آنکسیکه مجاهدهٔ سنیه حاصل آرد جز بتربیت شیخ مامون که
او را ارشاد کند دست ندهد و شیخ مامون آن باشد که عالم بود بشریعت و واقف باشد بر طریقت

و مطلع بود بر حقیقت و شریعت قول رسول است صلی اللہ علیہ وسلم و طریقت فعل رسول
و حقیقت حال رسول کما قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم الشریعۃ اقوالی و الطریقۃ افعالی و الحقیقۃ
احوالی و فی روایۃ حالی و فی ارشاد المریدین کمال شریعت بعمل آوردن اوست کہ طریق عبادات
از ان است و کمال طریقت آن است کہ از خاصیت عمل ارتفاع حجب کردہ مستعد تجلیات الٰہی و عالم
اسرار نامتناہی گشتہ باشد و حقیقت عبارت ازین حال است پس ہر آنکہ اقوال آنحضرت را
بداند و بعمل نیارد از حالات آنحضرت ہرگز شمہ بمشام جان او نرسد و علماء امتی کانبیاء بنی
اسرائیل بیک معنی عبارت ازین طایفہ است کہ از نتیجہ عمل عالم بعلم ربانی شدہ اند و فی مجمع
میر عبد الاول شریعت و طریقت و حقیقت بیکمعنے است و چنین تمثیل فرمودہ اند کہ دروغ گفتن
یکے از نامشروعات است زبان نگاہداشتن از دروغ و دغدغہ دروغ از دل دور کردن طریقت
و برین وجہ شدن کہ ہیچ نوع دروغ گفتن در دل راہ نیابد حقیقت و مقصود از شریعت و طریقت
حصول این ملکہ است فی شمایل الاتقیا قول محقق الشریعۃ اقوال النبی مع الخلق و الطریقۃ افعال
النبی مع النفس و الحقیقۃ احوال النبی مع الحق و ایضاً فیہ ناقلاً من حاشیۃ زبدۃ الحقایق کمال انسان
آنست کہ در شریعت و طریقت و حقیقت تمام باشد ہر کہ قبول می کند آنچہ رسول فرمودہ است
او از اہل شریعت است و ہر کہ می کند آنچہ پیغمبر کردہ است او از اہل طریقت است و ہر کہ می بیند آنچہ پیغمبر
دیدہ است او از اہل حقیقت است ہر کہ ہر سہ دارد ہر سہ دارد ہر کہ دو دارد دو دارد ہر کہ یک دارد
یک دارد ہر کہ ہیچ ندارد ہیچ ندارد و طایفہ ہر سہ دارند کاملانند و پیشوای خلق اند و طایفہ کہ
ہیچ ندارند ناقصانند داخل بہایم اند و دیگر کمالیت انسان بچہار چیز است اقوال نیک و
افعال نیک و اخلاق نیک و احوال نیک و اینچنین کس را باسامے مختلفہ خوانند شیخ و مقتدا و ہادی
و دانا و بالغ و مکمل و امام و خلیفہ و قطب و جام جہان نما و آئینہ گیتی نما و فی آداب المریدین
اتحاد و میان طریقۃ و شریعت جہت عموم است و مغایرت از سبب خصوص است نہ مغایرت
مطلقہ و فی رسالۃ ابدیہ ناقلاً من خلاصہ اگر گوید کہ شریعت کل وی تلبیس است و حیلہ کافر
شود نیز در قوش کہ تلبیس است مطلقاً و در قول وی حیلہ است در غیر معاملات و نزد بعضے
در تلبیس و حیلہ در غیر معاملات فی خزانۃ الجلالی الطریقۃ الاخذ بالتقوی و ما یقربک الی المولی
یعنی طریقت آنست کہ ملازم شود تقوی را و نزدیک کند او را بمولی و اما الحقیقۃ فہو وصول
المقصود و مشاہدۃ نور التجلی و فی رسالۃ حمیدی ہر کہ در طریقت موافق شریعت نبود از نعمت
طریقت محروم ماند فی شمایل الاتقیا در شریعت عمل برخصت کردن است در طریقت عمل
بعزیمت روایت شاشی العزیمۃ ہی القصد یعنی دل برکاری نہادن و در آن تاکید بر نہایت
کردن و الرخصۃ عبارۃ عن الیسر و السہولۃ چنانچہ در شرع رخصت است کہ در سفر افطار کند و
عزیمت آنکہ روزہ بدارند و رخصت در سفر نماز چہارگانی را دوگانی گذارند و عزیمت آنکہ دوگانی
را چہارگانی ادا کنند و رخصت در حالت اکراہ آنکہ اجرای کلمہ کفر بر زبان کنند و عزیمت آنکہ

اصلا بر زبان نرانند فی رسالهٔ سعدی شریعت مرتبۂ اول است آنرا عالم ناسوت و ملک گویند بطاعات
و عبادات ظاهر که بر بدن تعلق دارد و عمل عامۂ مسلمانان و مومنان است و در طریقت عالم دوم است آنرا عالم
ملکوت خوانند قسمت باطن طاعات و عبادات که بدل دارد مقام خواص است و حقیقت درجۂ سیوم است آنرا
عالم جبروت گویند اینجا سیر کردن در سر روح است محل انبیا و اخص اولیا است و این مرتبه داخل دنیا نیست
معنی ناصر یاری کننده است و نصرت شریعت عمل کردنست بفرمودۂ شریعت بنفس خود و دیگرا نرا
نیز فرمودن کما قال الله تعالی ولینصرن الله من ینصره ای من ینصر دینه و شریعته ان الله لقوی عزیز
الذین ان مکناهم فی الارض اقاموا الصلوٰة وآتوا الزکوٰة وامروا بالمعروف ونهوا عن المنکر ولله
عاقبة الامور یعنی هر آینه یاری کند خدای تعالی کسی را که یاری کند دین او بدرستیکه خداوند سبحانه
توانا و غالب است بر خلق و آنرا یاری کننده دین اند آنانند که ایشانرا دست و تصرف دهیم در زمین
قائم دارند نماز را و بدهند زکوٰة را فرمایند به نیکی و باز دارند از بدی مر خدا را است بسوی
او بازگشت کارها و فی تفسیر القشیری المعروف هو القیام بحق الله والمنکر هو البقاء بوصف الحظوظ
واحکام الهوی والتفریح فی اوطان المنی وما تصور للعبد من تزویرات الدعوی فی الاقبالیة امیر
المومنین علی رضـ گفت الحقیقة کشف سبحات الجلال من غیر اشارة فقال کمیل زدنی بیانا یعنی روشن تر
کن که فهم نمیکنم فقال محو الموهوم صحو المعلوم فقال زدنی بیانا قال هتک الستر عند غلبة السر قال
زدنی بیانا قال جذب الاحدیة بصفة التوحید قال زدنی بیانا قال نور یشرق من صبح الازل
فیلوح علی هیاکل التوحید آثاره قال زدنی فیه بیانا قال کرم الله وجهه اطفئ السراج فقد طلع الصبح
بعد ازان گفت یا کمیل و بصدر اشارت کرد که درینجا حق تعالی علمهای بسیار نهاده اما اهل آن نمییابم
که با وی بگویم آنکسیکه دروی ذهن و ذکا است می بینم که ازین علم دام دنیا و جاه خواهد ساخت و
آنکسیکه دروی درد دین مییابم ذهن و ذکا ندارد که علوم را فهم کند و این هر دو در یک کس جمع
نیافتم اما امید میدارم که حقتعالی خالی نگذارد زمین را از کسانیکه دلهای ایشان باین علم منور دارد
وقلیل ماهم الاقلون عددا الاعظمون اجرا یعنی ایشان بغایت اندک باشند از روی عدد اما زیاده
از همه باشند از روی اجرا بعد ازان گفت واشوقاه الی لقائهم فی تفسیر القشیری قال الله تعالی
الآمرون بالمعروف والناهون عن المنکر هم الذین یدعون الخلق الی الله ویحذرونهم عن غیر الله
یتواصون بالاقبال علی الله وترک الاشتغال بغیر الله یامرون نفوسهم بالتزام الطاعات ویحملهم ایاها
علی سنن الاستقامة وینهون نفوسهم عن اتباع المنی والشهوات بترک التفریح فی اوطان المعقل
وما تعودوه عن المسالة والاستنامة و در بعضی متن شریعت را مجدد و مر طریقت مجتهد نوشته شده
پس لفظ مجدد آن ناظر باین حدیث است که قال علیه السلام یبعث الله لهذه الامة علی راس
کل مائة سنة من یجدد لها دینها یعنی بر انگیزاند خدای تعالی از جهت این امت بر سر هر صد سال
شخصی را که تازه کند از بهر این امت دین شان را از ایشان کذا فی دستور الجمهور و آنچه که گفته شد در طریقت
مجتهد مراد ما از مجتهد معنی لغویست یعنی کامل الجهد و متحمل المشقة در استقامت و ریاضات و توانند که مراد

معنی اصطلاحی باشد یعنی با ذل مجهود در شناختن حکمتها مسایل سلوک و مصالح طریقت و اختیار بعضی طرق مخصوصه پس اگر کسی گوید که در بعضی رسایل دیده شد که مدتی است که در اجتهاد بسته شده است پس درین زمان درین ماده مجتهد گفتن چگونه روا باشد گوییم که مسدود الباب اجتهاد شریعت است بمعنی اصطلاحی در نو پیدا کردن مذهب و این اجتهاد طریقت خواه بمعنی لغوی خواه بمعنی اصطلاحی محققان روا است یا آنکه مراد ما اینجا اجتهاد کلی نیست بلکه اجتهاد جزئی و نسبی است چون ایشان از طرق متنوعه سلوک آموخته اند و جامع شده بر روش مشایخ سلاسل متعدده را چنانکه وقت بیان نسب ایشان بیاید پس مریدان و تابعان خود را بعد تفحص مناسب استعداد هر یک طریقی مخصوص می نماید هر یکی را ملایم مزاج مشغولی و ریاضتی میفرماید +

غزل

بسر جام جم آنگه نظر توانی کرد	که خاک میکده کحل بصر توانی کرد
تو کز سرای طبیعت نمیروی بیرون	کجا بکوی حقیقت گذر توانی کرد
جمال یار ندارد نقاب پرده ولی	غبار ره بنشان تا نظر توانی کرد
گرت ز نور ریاضت خبر شود حافظ	چو شمع خنده زنان ترک سر توانی کرد

مصراع دوم که بهر اسرار حقیقت صدر را مصدر شده است

صدر سینه مصدر جای صدور یعنی جای پیدا شدن و در بعضی نسخ متن بهر انوار حقیقت نوشته شد بنابر شباهت انوار باسرار +

المتن

با ریاضت ساخته علم الیقین عین الیقین
پس هم از حق الیقین از لطف حق حق در شده است

الشرح حق ور مستحق و سزاوار فی رساله بعض المحققین علم الیقین چنانکه کتب تصوف نزدیک مشایخ بگذرانند و اما عین الیقین آنکه در خواب غیبت و صحو از روحانیت انبیا و اولیا حقایق شنود یا بر وی وارد شود یا الهام رسد یا خطاب یا محل الطف ازین جمیع بود که ذکر کرده شد و بذوق سلیم دراماین تجلیات در تعقیب این علوم صاحب وقت شود چیزی از حقایق اسماء و صفات عین الیقین عبارت از حالات بود و در اکثر اوقات از خواص تجلی علمی این معنی دست دهد اما حق الیقین آنکه مقربان بارگاه عنایت در عالم لاهوت و هویت غیب فنا فی الله یابند و در آن وقت جمع صفات در عین ذات مابود مضمحل یابند انجا نه عین باشد نه علم و چون ازین حال تنزل یابند و بقا بالله یابند یعنی در باطن خود مشاهده کنند از احوال گذشته و اذواق ماضیه این معنی را حق الیقین نامند و انصاف باین مقام شرط ارشاد است فی شرح لمعات لمعه بیست و چهارم در بیان تفرقه میان علم الیقین و عین الیقین و حق الیقین و بیان مراتب عاشق در اطوار بدانکه چون کسی چشم نشنوند علم وی بوجود آتش بدلیل حرارت بر وی علم الیقین است و چون چشم بکشاید آتش را معاینه ببیند عین الیقین است و چون در آتش افتد و ناچیز شود و صفت آتش از وی ظاهر شود چون احراق واشراق حق الیقین است صاحب هر چند بدلالت و آثار علم الیقین وجود دوست و کمال وی میداند است خوا

که بوساطت آنها بعین الیقین جمال دوست ببیند عمری درین طلب بموجب سنریهم آیاتنا فی الآفاق سرگشته می گشت تا که بموجب فی انفسهم بسمع سر او ندا آید که ع

کان چشمه که خضر خورد از ان آبحیات

در منزل تست لیکن انباشته چون بعین الیقین در خود نظر کرد خود را باعتبار تنزلی که مابه الامتیاز وی بود از ماعدای وی کم یافت آنگاه که حجاب یقین مرتفع شد دوست را بازیافت و بعین الیقین مشاهده کرد چون نیک نظر کرد خود عین او دید زیرا که مانع از آنکه خود را عین او بیند یقین بود آن مرتفع شده بود پس بحق الیقین متحقق شد و گفت

رباعی

ای دوست ترا بهر مکان می جستم — هر دم خبرت زاین و آن می جستم
دیدم بتو خویش را تو خود من بودی — خجلت زده ام کز تو نشان می جستم

بیت اول اشاره بمشاهده آیات آفاقیست و آن علم الیقین است و بیت ثانی اشارت بعین الیقین وحق الیقین زیرا که دیدن بوی دلالت بر آن می کند که اولا وی مشهود بود چون نور که چون چیزیرا بوی می بینند اول نور مشهود شود این عین الیقین است که چون این مشاهده مفضی بآن می شود که خود را وی بیند آن حق الیقین است

المتن

در ریاضت سالها ننهاده پهلو بر زمین
حاصلش این رتبه شد چون اذکر او سهر شد ست

الشرح فی رسالة شب نامه عزیزی نماز و دعا که در دل شب گزارند اصلا قابلیت رد ندارد و شب بیدار بودن سنت ابرار است بباید دانست که هیچ حالتی از حالت رسول صلی الله علیه وسلم بزرگ نیست او بکمال رتبت از قیام شب بی نیاز نبودی و چندان قیام کردی که پای مبارک او بر آماسیدی و اولیای خدا نیز که بدرجه کرامت رسیدند و تحصیل کمال کردند و مقامات عالیه بدست آوردند بمواظبت این چهار چیز قلة الکلام وقلة الصحبة الانام وقلة المنام وقلة الطعام شعر

بقدر الکد تکتسب المعالی — ومن طلب العلی سهر اللیالی
تروم العز ثم تنام لیلا — یغوص البحر من طلب اللآلی
بقدر رنج یابی سروری را — بشب بیدار بودن مهتری را
بزرگی جوئی و شبها بخسپی — کجا یابی تو در سر سروری را

حکایت وقتی طالب علمی از حضرت شیخ الاسلام زین الدین قدس سره پرسیدند که بیداری شب را اثری هست یا نه فرمودند هست فاما بیداری نیم شب و آخر شب اثری عظیم است و بیداری شب بر سه نوع است یکی آنکه نعوذ بالله بسبب زحمتی یا مرضی یا قلق دنیوی خواب نیاید یا روز بسیار خواب کرده باشد شب خواب نیاید اینچنین بیداری هیچ اثری نیست دوم آنکه کسی خود را بمجاهده بیدار دارد این بیداری را هم اثرهاست سیوم آنکه در باطن کسی شوق و قلق محبوب حقیقی فرو گرفته باشد و خواب از وی رمیده این بیداری بالاتر از همه و در حدیث صحیح است علیکم بقیام اللیل فانه مرضات لربکم یعنی بر شما باد که چنگ در فتراک نماز شب زنید که برضای حقتعالی شما را برساند و نیز در حدیث است که رکعتان فی جوف

اللیل خیرٌ من الدنیا ومافیہا یعنے دو رکعت نماز درمیان شب بہتر است از دنیا و آنچہ در دنیاست
و آوردہ اند کہ بعد از وفات پیر ہادی شیخ جنید بغدادیؒ بزرگی او را بخواب دید و پرسید کہ خدا تعالی
باتو چہ معاملہ کرد گفت طاق و طرب و خانقاہ و چاہ و عبارات و اشارات کہ بزبان ما رفت ہیچ سود
نداشت الا آن دو رکعت نماز کہ در شب گذاردہ می و با اخلاص دامیشد و نیز آوردہ اند کہ مردے
ہمہ شب بیدار شد بنماز تہجد دو رکعت گذارد و برخاست تا دو رکعت دیگر بگذارد مردی نزدیک او گذشت
این مصلی را در خاطر خوش آمد کہ این مرد مرا در خدمت مولی دید نماز تمام کرد و در خواب شد خواب دید کہ
او را میگویند کہ این دو رکعت نماز تو کردی شایان حضرت ما نیست شایان حضرت ما اعمالی است
کہ خالص و خالی باشد از ریا و اعمالیکہ از برای ریا و از برای حصول دنیا کردہ باشند شایان حضرت
جل و علا نباشد کہ مقصود از عبادت اخلاص ست الٰہی ہمہ را توفیق طاعت شب با صدق و اخلاص عطا
فرمای ببرکت بیداران برگزیدہ دوسرای ❖

المتن

بود مرغ روح او را منظر عرش آشیان	پس بدنیا بیقرار از شوق آن منظر شدا
باز پران در سلوک او تا مقام اصل رفت	از جناح جذبہ حق چون ببال و پر شدا

الشرح پوشیدہ نماند کہ در ضمن این بیتین کہ بہم مربوط اند دو مسئلہ تصوف داشتہ یکی آنکہ آدمی را
مادام کہ در دنیاست استعداد آن ہست کہ اگر سلوک او قرین جذبہ باشد تا عرش تواند رسید و دیگر آنکہ
شرط مرشد است کہ جامع سلوک و جذبہ باشد خواہ سالک مجذوب باشد یا مجذوب سالک و از برای تفہیم بعضی
کم حوصلگان کہ از مقامات اولیا خبر ندارند از رسیدن ایشان بجذبہ و سلوک باطنی تا عرش با آنکہ
بدن ایشان در دنیا حاضر باشد تعجب مینمایند و در قبولیت بعضی ابیات این رسالہ کہ مودے چنین عقائد
سنیہ و مقامات یقینیہ سلوک و تصوف اند تردد می کنند نقلے چند از تصنیفات بزرگان دین آنچہ مثبت
این است اینجا نوشتہ می شود فی دستور الجمہور سلطان العارفین ابو یزید بسطامی قدس سرہ گفت
کہ حاجیان بقالب گرد خانہ کعبہ طواف کنند عطا خواہند و عارفان بدل گرد عرش طواف کنند
و لقا خواہند و حضرت امیر خسرو در دریای ابرار فرمودہ است کہ

بیت

مرد رہ گردان بکو یابی و طوفش رسمست	سیر مہ در باختر بینی و سوئی خاورست

و در تاریخ آمالی در شرح آن کہ نور المعالی ست آوردہ قال صاحب العوارف فی حقہم ای فی حق اولیاء
اللہ نفوسہم فی منازل الخدمۃ سیارۃ وارواحہم فی فضاء القرب طیارۃ مذاہبہم فی العبودیۃ مشہورۃ
واعلامہم فی اقطار الارض منشورۃ یقول للجاہل بہم فقدوا و ما فقدوا ولکن سمت الی علت احوالہم
فلم یدرکوا و علا مقامہم فلم یملکوا کائنین بالجسم بائنین بقلوبہم عن اوثان الحدثان ارواحہم
حول العرش تطوف وقلوبہم من خزاین البر اشعاف ای بنصیب یتمتعون بالخدمۃ فی الدیاجر و
یتلذذون من قبیح الطلب ای من حدۃ بظماء الہواجر ای لعطشہا تسلوا بالصلوٰۃ عن الشہوات
و تعوضوا بحلاوۃ التلاوۃ عن اللذات یلوح من صفحات وجوہہم بشر الوجدان ویتم ای یدل
علی مکنون سرائرہم نضارۃ العرفان لایزال فی کل عصر و زمان منہم علماء قائمون بالحق داعون

للخلق منحوا ای اعطوا حسن المتابعة رتبة الدعوة وجعلوا للمتقین قدوة اماماً فلا یزال فی الخلق آثارهم وتزهر فی الآفاق انوارهم من اقتدی بهم اهتدی ومن انکرهم ضل واعتدی ای ظلم ومولانا عبدالرحمن جامی قدس سره از برای ترغیب مرغ روح به سیر و طیر علوی فرموده اند اوائل کتاب یوسف زلیخا

نظم ❊

ولا تا کی درین کاخ مجازی — کنی مانند طفلان خاکبازی

تویی آن دست‌پرور مرغ گستاخ — که بودت آشیان بیرون ازین کاخ

چرا زان آشیان بیگانه گشتی — چو دونان چغد این ویرانه گشتی

بیفشان بال و پر ز آمیزش خاک — بپر تا کنگر ایوان افلاک ❊

وثانیاً در شرح تبیین ❊ نظم

خیز جامی بال همت باز کن — سوی اصلی آشیان پرواز کن

طوطی شیرین مقالی تا بچند — باشی اندر حبس زاغان پای بند

بوده عمری با گروه طوطیان — شکرستان های قندت آشیان

با شکرخایان هم آوا بوده — شکرافشان و شکرخا بوده

منزل اصلی فراموشت شده — کربت غربت هم آغوشت شده

وقت شد کز دوستان یاد آوری — رخت سوی منزل اصلی بری

پای قاصد از شد آمد پی کنی — قصهٔ پیغام و نامه طی کنی

جا کنی در کلبهٔ نابود خویش — ره نهی در قبلهٔ مقصود خویش

باوی از جان یکدل و یکرو شوی — بلکه خود را محو سازی او شوی

در بقای او شوی فانی تمام — باقی جاوید باشی والسلام

و کلام صاحب مرصاد العباد نیز مبنی از طیر سالکان است چنانکه در تعداد وجوهات احتیاج بشیخ آورده وجه هشتم آنکه هر سالک که سیر بقدر قوت قدم خویش کند با لهامات یکمقام از مقامات این راه قطع نتواند کرد زیرا که روش مبتدی از روش موران ضعیف کمتر میباشد بلیت

هر مور کجا قطع کند این ره را — کین ره نه بپای هر کسی یافته است

و بعضی مقامات است درین راه که عبور بطیران توان بود و مبتدی را طیران میسر نشود که او بمثال بیضه است بمقام مرغی نارسیده و بمقام مرغی جز بتصرف مرغی نتوان رسید پس شیخ مرغ صفت است مرید چون خود را بزیر پر و بال ولایت بند مسافتهای بعید که عمرها بخودی خود قطع نتوانستی کرد بر شهپر همت شیخ باندک روزگار قطع کند و در عالمیکه طیران نتوانستی کرد به تبعیت شیخ طیران کند این ضعیف در خوارزم سالکی را دید که او را شیخ ابوبکر می گفتند از خراسان از ولایت جام بود از جمله مجذوبان حق بود و شیخی معین نداشته بود اما بتصرفات جاذبات حق مقامات عالیه یافته بود و از بسی عقبهای عظیمه گذشته بود و قطع مسافتها کرده با این ضعیف در بیان مقامی از مقامات سخنی میراند گفت بعد از آنکه چهل و پنج ۴۵ سال سیر کرده بودم بمقامی

رسیدم از صعوبت احوال آن مقام دو سال خون از شکم پدید آمد و بسی خون خوردم و جان دادم
از راه صورت و معنی تا حقتعالی مرا ازین مقام عبرت عبور داد این ضعیف این حکایت در خدمت شیخ خود
سلطان طریقت و مقتدای حقیقت شیخ مجد الدین بغدادی رح باز گفتم بر لفظ مبارک او رفت که هرگز کسی قدر
نشناسد و حق ایشان نتواند گزارد و ما را مریدان هستند که داد سلوک این راه از مبادی طریقت تا
نهایت حقیقت بداده اند و چون بدین مقام رسیده اند بیکروز یا بدو روز ایشان را ازین مقام عبور داده ایم
که چنان عزیزی بعد از مجاهده چهل و پنجسال و مجذوبی حق دو سال درین مقام ماند و این همه رنجها می بید و معهذا
چنان پیر صاحب دولت در بعضی مقامات که خلاصه سلوک بود فرو مانده بود و بخودی از ان ورطه ها بیرون
نمی توانست و بشیخ مستعد شد و بهمت همایون او بمقصود رسید از جمله شرایط سلوک مویدی جذبه است و نشان
جذبه طلب است سالک طالب باید که اول در باطن خود کشنده یابد که او را بجانب حق میل دهد و از حرارت آن از دنیا
و اهل دنیا و دوستان خود پرستان سرد شود و کار همه کس پیش او و همه نزدیک آن نیکخواه ناپسندیده
نماید و دل و بهیچکس و بهیچ چیز مایل نشود و جز بدرویشان و مطالعه سخنان ایشان و بمعارف شریفه و مقالات
لطیفه این برگزیدگان علیهم الرحمة و الرضوان بهیچ کار نکند الا بگوشه نشینی بعبادت و طاعت و از ابنای روزگار
من الصغار و الکبار دور شود و از کردار و گفتار ایشان نفور روز بروز و در رندی طلب عجز و نیازمندی
و شکستگی و تواضع و تخشع او زیاده شود و نشانه قصه خود حضرت حق سبحانه سازد و هیچ کس و هیچ بنا راه د
و نپردازد و پیوسته با خدا و نقش غیر از لوح دل خویش تراشد فی رساله ارشاد المومنین شیخ رشید
حاصل شدن این جذبه و طلب دو نوع بود یکی آنکه مدت بیگانگی تمام شده بود و حق تعالی بی سبب نوری
فرستد و خانه دل طالب روشن کند و او را در طلب اندازد و این از نوادر بود و نوع دیگر آنکه موقوف
بسببی باشد پس بر طالبان و قایلان واجب لازم است که در طلب سبب آن باشند و همیشه در صحبت درویشان
روند و هر روز چیزی از رسایل سلوک و حکایات مشایخ خوانند و شنوند اما فضیلت قال علیه السلام جذبة من
جذبات الحق یوازی عمل الثقلین یعنی یک کشش از کششهای حق برابری می کند بعمل آدمی و پری فی بعض
مصنفات سلطان ولد قدس سره در بیان این حدیث که جذبة من جذبات الحق خیر من عبادة الثقلین
میفرماید که یکبار کشیدن حق بنده را از عبادت جن و انس بهتر است زیرا که جذبه فعل حق است و عبادت
فعل بندگان و در بیان آنکه ارادتها و میلها و محبتها و همه اجزای عشق اند تا اندک است نامش عبادت
است و چون بیشتر شد نامش میل شد و چون بسیار تر شد نامش محبت شد و چون محبت بافراط شد
نامش عشق شد و چون عشق نیز بکمال رسید نامش جذبه شد آنچنانکه تا آب اندک است قطره اش می
گویند و چون بسیار شد و روان گشت جوی شد و چون جوی نیز عظیم و بسیار شد جیحون میگویند و چون بحد
بی نهایت گشت نامش دریا گشت اما فی الحقیقت همان آب است

المتن

طیر طور تن و طور نفس و قلب و روح و سر
هم خفی کرده بغیب الغیب هم اطیر شد است

الشرح

بدانکه در ضمن این بیت اسما سبعه هفت مقام که مشهور باطوار سبعه اند ذات تن و پیمودن

آن لازم مرشدان و سالکان است بر ترتیب دانسته پس یاد گرفتن آن چه آسان باشد و بیان
این اطوار در رساله سید محمد بن امیر سید علی الهمدانی قدس سرهما آورده است فصل فی بیان اطوار السالکین
و عدد حجبهم اعلم ان مراتب السالکین الی حضرته سبع طور الجن و طور النفس و طور القلب و طور الروح
و طور السر و طور الخفی و طور غیب الغیب قالوا فقف فی الطور الاول یتصرف بتصرفات جنیة فی قلوب
الغافلین مثل الدهش المکدر فیتصورون ان المتصرف من الکمل فیریهم امرا خارقا للعبادة و هذا من ادنی
مقامات السالکین واشنع مواقف المتصوفین فالسالک ما لم یبلغ فی الطور السابع لم یمکنه الوصول الی مقام
التمکین و من کل طور الی طور آخر عشرة آلاف حجاب فیکون للعبد فی الاطوار السبعة سبعون الف حجاب
کما اخبر النبی صلی الله علیه وسلم ان لله سبعین الف حجاب من نور و ظلمة و قیل ان الحجب کلها فی طور
النفس و القلب و الروح لاغیر و لایخطر ببالی ان الحجب الظلمانیة کائنة فی هذه الاطوار و الحجب النورانیة حاصلة
فی السر و الخفی لایتوهم المحجوب ان الحجب حاصلة لله تعالی کما یفهم من لفظ الحدیث بل الحجاب من طرف العبد
لان الحجب کلها تولدت عن وحشة العبد من الله و اشتغل بغیره لاغیر فیکون الحجب من طرف العبد کیف و ان
الله تعالی اقرب الینا من وریدنا و هو یعلم و یبصر و یعلم ما یخفی و ما یعلن و در نسخهٔ دیگر متن این بیت با این
عبارت مسطور بود که

طیر طور قالب هم نفس و قلب و سر و روح   هم خفی کرده بغیب الغیب هم اطیر شده است

پوشیده نماند که این ترتیب اصطلاح موافق با این بیان ارشاد المریدین است که فصل در بیان اطوار
سبعه بدان ارشدک الله بنوره که چون طالب بحصن حصین متابعت شیخ کامل مکمل در آید از جمیع خطورات
محفوظ گشته و از تلذذات صحبت او محظوظ شده بمتابعت مقتدا قدم در عالم سلوک نهاده اول
اجزای قالبی را که طور اول است مؤدب آداب شریعت ساخته درع طریقت پوشیده و سلاح توفیق بسته
بر مرکب هدایت سوار گشته قوای بدنی را که از خاصیات ترکیب ظاهر شده بود همه را در فرمان آورده سرکش وار
بود و تابود خود را در باخته بطور نفس در آید و قوای حیوانی سبعی را مسخر گردانیده جمیع صفات نفسیه رذیله را
بصفات حمیده مبدل ساخته و متغلبان آن ولایت را منهزم ساخته و رسم اساس اعدا بر انداخته
و پادشاه ظالم نفس را گردن در غل کشیده و بر جبین امرا و وزرای او داغ ذل نهاده و حجب نفسیه را تمام
طی کرده قدم در طور دل نهد بعد از ان در بحر ولایت غلبه بر آورده فضول و غفلت از دل دور ساخته
اخلاق نامرضیه را تمام شسته بپر و بال خوف و رجا در هوای اوصاف حمیده پرواز نموده مراتب قلبیه را
تمام تکمیل کرده و دستار او مرتفع ساخته باقلیم طور سر در آید و در اینجا بتجلیات آثاریه و مکاشفات
و مناجات مشرف شده از ولایت درین اقلیم برخوردار گشته قطع التفات از اغیار کرده بر طور
طور هستی بر آمده و هر ذره را از ذرات وجود انسان در جوش و خروش رب ارنی انظر الیک
آمده و از انجا سرمست وار بطور روح در آید و درین جا بذوق مشاهدات و تجلیات افعالیه نفحات
عنایات نسمات هدایات از خود بیخود گشته بند خودنمائی از خود باز کرده شهباز وار پروازی کند
و قفس ملک و ملکوت را بشکند و خود را بجناب طور خفی افکند و در اینجا بتجلیات جمالیه و جلالیه متلذذ گشته

بعواطف لطیفه و خواطف قهریه ترتیب یافته در ملاقات و مواصلت پر و بال بگشایند هر لحظه بجذب الهی نوع دیگرش بربایند جام انانیت بشکند و بساط اثنینیت طی گردد و ناگاه تتق عزت از پیش برخیزد و ستر کبریائی دور شود عاشق مهجور که آن حقیقت انسانی است قطره صفت در بحر مواصلت گم گردد و طور غیب الغیب عبارت ازین است و از اینجا سیر سالکان طیران و عارفان دیگر نهایتی نیست

بیت
قطره چون در بحر کل افتاد و شد فانی ز خویش — اسم اعظم خوان دگر او را است بحر بیکران

و این مقام را مقام محفوظیت خوانند چون سالک راه حق باین مرتبه رسد مبشران سعادت مخبران شهنشاه ولایت از مکمن عواطف الهی بحکم ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء در همه آفاق ندا در دهند که الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون و این ندا در جمیع کائنات بگوش هر شی که رسید نافذ گشته پس جان هر ذره از ذرات بی اختیار او را دوست دارند و شیخ نور الدین جعفر ره ازین اطوار بغیوب تعبیر کرده در خلاصة المناقب آورده است که ای دوست بدانکه چون غیب قوی صفا پذیرد ارواح جمادات و نباتات و حیوانات و صور اهل جن و احوال بعضی اموات و بعضی اوصاف نفس مشهود گردد و چون غیب نفس صافی شود جمیع صفات نفسی و بعضی صفات قلب و احوال احیاء و اموات مشهود گردد و چون غیب قلب صفا یابد پس عجائب اشیا و افعال حق تعالی در روی دیده آید و چون غیب سر صفا پذیرد تجلیات ربانی روی نماید و چون وسعت میدان روح از فتوح ذکر مفتوح شود جمال اسماء الله تعالی دیده آید و چون غیب خفی که طبقه ششم است در آئینه قلب جلا داده ذاکر جلی گردد جمال و جلال ذات الله مشاهده شود و چون غیب الغیب ذات که طبقه هفتم است بصر بصیرت ذاکر گردد همه از دید و بلکه همه او بینند +

رباعی
ای آنکه حدوث و قدمت اوست همه — سرمایه شادی و غمت اوست همه
تو دیده نداری که بخود در نگری — ورنه ز سرت تا قدمت اوست همه

و این یک سفر است از اسفار اربعه که آن سیر است من الخلق الی الحق و فی الحق للحق و من الحق بالحق و من الحق الی الخلق و اعلا و اسنای مقامات سالکان مقام جمع باشد و بدایت جذبه حقیه اینجاست

بیت
در کشش افتی روش گم گرددت — گر بود یک قطره قلزم گرددت

المتن
سیر کرده عالم ملکوت را جبروت هم
باز در لاهوت مرغ جان او را سیر شد است

الشرح
بدانکه در ضمن این بیت مسئله عبور از عالم ثلاثه و وصول بعالم رابعه که شرط مرشدان محققین و متمنای مقصد مریدان سالکین است ادا گشته چنانکه در شمایل الاتقیا آورده است که قول شیخ احمد غزالی است که لایق شیخی و در خور ارشاد و هدایت کسی باشد که از سه عالم عبور کرده و بچهارم وصول یافته و آن سه عالم ناسوت و ملکوت و جبروت است و چهارم لاهوت است بیان اوصاف این مقامات و خواص و تاثیر آن در محل خود یاد کرده آید و در عبور این مقام تعرضات وساوس نفسانی و صدمات اضلال عزازیلی و مخافت شرک و آفت کفر بسیار باشد که شیطان دعوی لاغوینهم اجمعین درین مقام است شیخ بر حق و مرشد مطلق باید تا مرید از این ورطه هایل

و واقعه سالک بگذراند و بچهارم مقام که آن عالم لاهوت است برساند که مکان لامکان ذات پاک حق تعالی است وایضاً فیه بدانکه محققان کامل حقایق ناسوت و ملکوت و جبروت را باوصاف معانی مختلفه بیان کرده اند و مقام ناسوت را عالم ملک و خلق و عالم محسوس و عالم شهادت و عالم صورت و عالم جوارح و عالم ظاهر گویند و مقام ملکوت را عالم امر و عالم معقول و عالم قلبی و عالم غیب و عالم معنی و عالم باطنی خوانند و مقام جبروت را عالم روح و عالم موجود بالقوه و عالم ممکنات و عالم ماهیات و عالم کلیات و عالم باطن باطن و غیب غیب و معنی معنی گویند و مقام لاهوت عالم مکان لامکان ذات الهی است و آن از شرح و بیان مستغنی است الا ماشاء الله که بر سر روح کسی این عالم بکشایند فی تمهیدات عین القضات ملک سایه و عکس ملکوت است و ملکوت عکس و سایه جبروت فی رساله سلطان ابوسعید حمید الدین صوفی رح بعضی از عارفان کامل گویند قال بعضهم الاکل و الشرب و الوهم و الخیال و الاشتغال بالحواس المحسوسات من عالم الملک و الشوق و الذوق بالمعلومات و المعقولات بالصرفة عن الحواس المحسوسات من عالم الملکوت و القدرة علی کل شیٔ ان یقول له کن فیکون من عالم الجبروت و التجاوز عن هذه الاشیاء ظاهراً و باطناً سبیل الی اللاهوت فاذا تجاوز وصل الیها و این راه عاشقان حضرتست هیچ رونده در خود است و چون نیست شد او خود نباشد

رباعی

هر که او هست جز هوائی نیست | نیست شو نیستی جدائی نیست
بنده جائی رسد که محو شود | بعد از آن کار جز خدائی نیست

تصرف در مقام مقام است و ترک تصرف جواز از این گفته اند التصرف فی الفقر حرام تصرف در عالم ملک حجاب عالم ملکوتست و تصرف در ملکوت وا ماندن از جبروتست و تصرف در جبروت دور ماندن از نظاره لاهوت است

رباعی

آتش در زن بهر چه داری بارت | و اندیشه مکن کزین برآید کارت
چون هیچ نماند ای پسر آثارت | باقی بقای وی شود انوارت

سر این معنی است تا از طور ملک نگذرد بملکوت نرسد و تا از طور ملکوت نگذرد بجبروت نرسد و تا از طور جبروت نگذرد بلاهوت نرسد و نظاره نتواند کرد تا بنده از خود و از کار خود باشعور است از عالم لاهوت بس دور است

رباعی

مشغول هوا کجا ترا بشناسد | وان کیست که از عقل و هوا بشناسد
این کار بزور و بی تن خاکی نیست | هم نور تو باید که ترا بشناسد

هر که در حریم حرم طلب در آید ابتدای راه بذکر الله کند و روی از همه چیز بگرداند و از خلق عزلت گیرد و خلوت اختیار کند و بیک ذکر و یک همت گردد و اسباب تفرقه جمله بیکبار بگرداند و خود را مرده سازد و الله الله گوید تا سر از دریچه لاهوت بر آرد و السلام علی من اتبع الهدی و فی رساله شیخ نجم الدین سالک ناسوتی باید که متابعت سالکان ناسوتی قولاً و فعلاً کند تا فردا جمیع مشایخ از و خشنود باشند و اگر از روش ایشان تجاوز نماید همه مشایخ خصم او باشند و سالک ناسوتی و ملکی را اسم مبهم است

که در اوقات مرجوه بمحاسبه و معامله مشغول شود تا کار او بیش رود

المتن

یافتم این سیر محبوبی از پیرش بالنت
زانکه کشفش از عبادت بیشتر مظهر شد است

الشرح یعنی چون در ایام صحبت بنابر شفقتی که بعضی از مخلصان خود باشد گاه گاه بتقریبی تقریر احوال گذشته خود میفرمودند و در اثنای آن بعضی کشوف ایشان که در خوردی پیش از زمان بلوغ و قبل از اوان عبادت و مجاهده از محض عنایت حق تعالی حاصل ایشان شده بود شنیدیم پس دانستیم که سیر ایشان محبوبانه بوده است زیرا که ما را از مطالعه کتب اصطلاح تصوف معلوم بوده که اگر کسی را کشف پیش از اجتهاد باشد علامت سیر محبوبانه اوست چنانکه در خلاصة المناقب مسطور است که هر محبوبی محبت و هر محبوب محبی لیکن بر هر که امارت محبوبیت ظاهر است و علامت محبیت باطن او را محبوب نامند و علامت محبوبیت سبق کشف است بر اجتهاد و هر کرا علامت محبیت ظاهر است و علامت محبوبیت باطن او را محب خوانند و ارادت محبت سبق اجتهاد است بر کشف و هم درین کتاب مذکور است که ولایت دو قسم است عطائی و کسبی اما عطائی آن است که ناگاه بجذبهٔ حقیه ولی مجذوب بنهایت رسد پیشتر از انکه بدایت بنیا شود و این ولایت نادر باشد اما کسبی آن است که بمجاهدهٔ سنیه حاصل آید اگرچه این نیز بجذبهٔ حقیه باطنیه حاصل شود لیکن هر کرا جذبه بر مجاهده مسابقت نماید او را مجذوب محبوب و مراد و محفوظ و معصوم خوانند هرچه او کند بآن مواخذه نباشد که کل مافعله المحبوب فهو محبوب و محمد الرسول الله صلی الله علیه وسلم را این مقام بود قال الله تبارک و تعالی انا فتحنا لک فتحاً مبینا لیغفر لک الله ما تقدم من ذنبک و ما تاخر و جمیع انبیا مجذوب سالک اند و اولیا بعضی مجذوب سالک اند و بعضی سالک مجذوب و بعضی مجذوب مطلق فلاجرم ولایت بی جذبه نتواند بود و خاصیه اهل ارشاد را که اگر جذبهٔ حقیهٔ قاطعیه نباشد ارشاد نتواند کرد زیرا که رسول صلی الله علیه وسلم فرمود الشیخ فی قومه کالنبی فی امته و نیز فرموده ذرة من اعمال الباطن خیر من اعمال الظاهر کالجبال الرواسی و فرمود جذبة من جذبات الحق توازی عمل الثقلین و فی رسالة رموز الواهین شیخ کامل و مرشد آنست که هم محب بود هم محبوب هم طالب بود هم مطلوب هم عاشق هم معشوق هم کامل هم مکمل هم سالک مجذوب هم مجذوب سالک و هم متحیر و مستغرق بود هر زمان سیر او وقتی در سکر و وقتی در صحو و گاهی در استغراق و گاهی در محو بود بدانکه اداشدن بعضی مسایل سلوک و تصوف در ضمن این بیت بر ارباب فهم و ذکا پوشیده نیست

المتن

هوش در دم خلوت اندر انجمن هم حال اوست
او مربی هم بخلوت هم بصحبت در رشد است

الشرح هوش یعنی آگاهی و شعور در دم یعنی چنانکه در شرح اصطلاح نقشبندیه قدس سرهم آورده است که هوش در دم عبارت از آنست که هر نفس که از سالک بر می آید و فرو میرود و واقف باشد که از سر حضور بود و غفلت راه نیابد در هم و کار هر جا که باشد و خلوت در انجمن عبارت

از آنست که در میان مردم باشد و باطن از حق سبحانه و تعالی غافل نباشد تا حق صحبت
حق و خلق بجا آورده باشد و از آفت شهرت رسته باشد که میفرمودند حضرت خواجه قدس سره که در
خلوت شهرتست و در شهرت آفت و بعضے بیانِ این دو کلمه باین عبارت کرده اند که هوش در دم
انتقال از نفس بنفس دیگر میباید که از سر غفلت نباشد و از سر حضور باشد و هر نفسیکه میزند از حق
خالی و غافل نباشد و خلوت در انجمن یعنی خلوت او میباید که در میانِ خلق باشد و باطن بحق باشد تا خلق از حال او واقف
نشوند و احوال و بشارت نیز مستور و پوشیده نماند اگرچه در الفاظ عبارتین تفاوتست اما مقصود یکیست و نیز باید
دانست که این دو صفت نیز حال و مقام جمیع کاملان است اما آنچه مشهور است که این طریقه مشایخ نقشبندیه
است از آن است که ایشان بنای طریقه را برین نهاده مبتدی را نیز در ورزش این نسبت اکثر در صحبت می
فرمایند چنانکه در نفحات الانس آورده است که حضرت خواجه بهاء الدین نقشبند میفرمودند که بنای طریقهٔ ما
خلوت در انجمن است بظاهر با خلق و بباطن با حق

بیت

از درون شو آشنا و از برون بیگانه وش اینچنین زیبا روش کم میبود اندر جهان

و آنکه حق سبحانه و تعالی میفرماید رِجالٌ لا تُلهیهم تجارةٌ ولا بیعٌ عن ذکر الله اشارت باین مقام است و در
لوایح آورده که در ورزش طریق نسبت شریفه میباید کرد بروجهیکه در هیچ وقتی از اوقات و هیچ حالتی از حالات
از آن نسبت خالی نباشی چه در آمدن و رفتن چه شنیدن و گفتن و بالجمله در جمیع سکنات و حرکات حاضر وقت
می باید بود تا ببطالت نگذرد بلکه واقف انفاس باید بود تا بغفلت بر نیاید

رباعی

رخ گرچه نمی نمائی سال بسال حاشا که بود وهم ترا وهم زوال
دارم همه جا با همه کس در همه حال در دل ز تو آرزو و در دیده خیال

در بعضی رسایل این عزیزان مسطور است که حاصل طریقهٔ بزرگان این خانواده بزرگ آنست که آگاهی بجناب
الهی وصف لازم دل شود چنانکه بینائی در باصره و شنوائی در سامعه وصف لازم باصره و سامعه است
بروجهیکه هر چند خواهد که آگاهی را از دل دور کند نتواند حصول این دولت موید و سعادت سرمد را که متمنای
جمیع اکیاست جمعی مشاهده و جمعی تجلی ذات گفته اند و تعبیر ازین معنی بیاد داشت که حضور بی غیبت است
نیز کرده اند و چون شغل صوری از علاقهٔ معنوی مانع نباید او را از تابعان شمرده امر کرده اند بترتیب و
تکمیل دیگران والقضا بدانکه معنی هوش در دم اینجا باین طریق نیز توان گفت که هوش را تحلیل ساخته
مراد از هوش لفظ هو میگیریم و شین را مشیر بر اسم شیخ ممدوح داریم یعنی هو که اسم ذات است چنانکه
در دعا یا هو وارد شده است یا اشارت بهویت غیب است او را در ضمن هر نفسیکه برآید و فرو برد
حاصل شونده است او را بواسطهٔ طریق و تلقین مشایخ و کثرت مداومت و کشش جذبه آگاهی و شعور
آن ملکه شده است چنانکه بتکلف نتواند که این صفت از دل دور دارد پس او بهر حال که باشد خواه
گویا خواه خاموش خواه بر زبان او کلمات حسنه جاری باشد یا غیر حسنه باین حیثیت علی الدوام ذاکر باشد
و باعث قرینهٔ من باین توجیه موجه آنست که ایشان میفرمودند که مرا قبل ازین در آوان ریاضات بعد
از تملک انواع اذکار شیخی از مشایخ گجرات ملاقات شده بود و ایشان مرا تلقین ذکر هو فرمودند و کیفیت آن

نموده بر آن داشتند و میفرمودند که این ذکریست بر نفوس همه حیوانات جاری است و سبب حیواة ایشان است و حالا مراصد ور و آگاهی آن ملکه شده است که از دل هیچ وقت زایل نمی شود و قریب بتقریر این توجیه است آنچه مولانا حضرت جامی در شرح رباعیات خود آورده است

رباعی

ها غیب هویت آمد ای حرف شناس | انفاس ترا بود و آن حرف اساس
باش آگه از آن حرف بامید و هراس | حرفی گفتم شگرف اگر داری پاس

شیخ ابو الجناب نجم الکبری در رسالهٔ فواتح الجمال میفرماید که ذکری که جاری است بر نفوس حیوانات انفاس ضروریهٔ ایشان است زیرا که در بر آمدن و فرو رفتن نفس حرف ها که اشارتست بغیب هویت حق سبحانه گفته میشود اگر خواهند و اگر نخواهند همین حرف هاست که در اسم مبارک الله است و الف لام از برای تعریف است و تشدید لام از برای مبالغه در تعریف آن پس میباید که طالب هوشمند در آگاهی حق سبحانه برین وجه بود که در وقت تلفظ باین حرف شریف هویت حق سبحانه ملحوظ وی باشد و در خروج و دخول نفس واقف باشد که در نسبت حضور مع الله فتوری واقع نشود تا برسد بدانجا که بی تکلف نگاهداشت او این نسبت همیشه حاضر دل وی بود و بتکلف نتواند که این صفت از دل خود دور کند و دوام التجا و افتقار بصفت انکسار بجناب حق سبحانه قوی ترین سببی است در دوام این نسبت باید که همیشه از حق سبحانه بوصف نیاز بقای این صفت طلبد اگر بعمر ابدی در نگهداشت این نسبت سعی کند هنوز حق او گزارده نشود عزیمة لا یقضی دینه گویا در شان این نسبت است و قوله او مربی هم بخلوت تا آخر یعنی آن دو صفت که مذکوره در مصراع اول است بحال یا بکمال خود اما نسبت بحال مریدان و ترتیب کردن در ایشان این دو صفت ثابت است او را که او مربی یعنی که تربیت کننده است در خلوت بعضی مریدانیکه قابل آنند و هم تربیت کننده است در صحبت خود یا در صحبت خلایق بعضی مخلصانی را که استعداد آن دارند یعنی قدرت هر دو طریقه تربیت دارد پس هر یکی را مناسب استعدادش مخصوص بیکی ازین دو طریقه می گرداند تا آنکه مریدانی که توجه بآنجناب ارشاد مآب دارند و مشغول بتصور و یاد داشت اند تربیت آن مربی و مرشد رسنده است و ایشان در ترقی باشند خواه در فرصت خلوت یابند و یا در صحبت خلایق مبتلا باشند و نیز از روش و بعضی اطوار ایشان در ایام صحبت معلوم مصاحبان با وقوف چنان شده که ایشان را فیض نقشبندیه غالباً از روحانیت مشایخ ایشان نیز رسیده است زیرا که اعتقاد و روش ایشان و معاملهٔ ایشان با مریدان خود با اعتقاد و روش مشایخ نقشبندیه که در رسایل ایشان دیده شده بود موافق بر آمده چنانکه در نفحات الانس مسطور است که در ذکر بعضی از احوال و اقوال و افعال خانوادهٔ خواجگان و بیان و روش طریقهٔ ایشان بتخصیص خواجه بهاء الدین و اصحاب ایشان معلوم شد که طریقهٔ ایشان اعتقاد اهل سنت و جماعت است و اطاعت احکام شریعت و اتباع سنن سید المرسلین صلی الله علیه وسلم و دوام عبودیت که عبارت از دوام آگاهی بجناب حق سبحانه و تعالی بوجه غیری پس گروهیکه نفی این عزیزان کنند بواسطهٔ آن تواند بود که ظلمت هوا و بدعت ظاهر و باطن ایشان را فرو گرفته و رمد حسد و عصبت دیدهٔ بصیرت ایشان را کور ساخته است لاجرم انوار هدایت و آثار ولایت ایشان را نه بینند و ازین نابینائی خود را بجحود و انکار آن انوار و آثار که از مشرق

تا مغرب گرفته است اظهار کنند هیهات هیهات

غزل

نقشبندیه عجب قافله سالارانند | که برند از ره پنهان بحرم قافله را
از دل سالک ره جاذبهٔ صحبتشان | می‌برد وسوسهٔ خلوت و فکر چله را
قاصری گر کند این طایفه را طعن قصور | حاش لله که برآرم بزبان این گله را
همه شیران جهان بستهٔ این سلسله‌اند | روبه از حیله چسان بگسلد این سلسله را

المتن

هوش چه بود هست دیدار و شهودش دایما
زانکه بینا دیدهٔ سرش نه بی بصر شد است

الشرح

بدانکه درین بیت اشارت است بمقام شهود و مشاهده که بالاتر است از مقام حضور و محاضره که بعبارت هوش در دم در بیت سابق مذکور شده و مقصد اقصای سالکان و مطلب اعلای طالبان همین مقام است چنانچه در کشف المحجوب مذکور است که از ابو یزید رض پرسیدند که عمر تو چند است گفت چهار سال گفتند این چگونه باشد گفت هفتاد سال تا اندر حجاب بوده‌ام اما چهار سال است تا وی را می‌بینم و زندگانی حجاب از عمر نباشد و ایضاً از قول بی بصر اشارت بحدیث قدسی مشهور که اینجا نقل کنیم با ترجمه از ارشاد المریدین پیغمبر صلی الله علیه وسلم از حضرت رب العالمین حکایت میکند که ما تقرب الی متقرب بمثل اداء ما افترضت علیه ولا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احبه فاذا احببته کنت له سمعاً و بصراً و لساناً و یداً و رجلاً فبی یسمع و بی یبصر و بی ینطق و بی یبطش و بی یمشی یعنی نزدیک نشده است بمن هیچ نزدیک شونده هیچ وسیله بمثل وسیلهٔ ادای فرایض و همیشه بنده نزدیک می شود بمن بسبب نوافل تا وقتیکه دوست میگیرم او را پس هرگاه که دوست گرفتم او را می باشم از برای او گوش و چشم و زبان و دست و پای پس بمن می شنود و بمن می بیند و بمن میگوید و بمن میرود و بهمین اسلوب در سلسلة الذهب مکتوب است *

نظم

تا نگردد بجسم بی بصر | دیدهٔ تو بیقین حق ناظر
نتوانی جمال حق دیدن | گل ز باغ شهود حق چیدن

و ایضاً کذا فی نقد النصوص فی نعت سید اهل الخصوص *

مثنوی

بلبل شاخسار باغ بلاغ | شاهباز نشیمن ما زاغ
داشت چشم سرش چو دیدهٔ سر | روشنائی بکحل بی یبصر
چون بنظارهٔ جهان پرداخت | هر بد و نیک را که بود شناخت

و از برای اثبات این مقام مر اولیای کرام و بقصد ترغیب این دولت ممکن الحصول مر سالکان باصدق تمام و از جهت محکم کردن این مسئله در اذهان طالبان ذوی الافهام نقلی چند از کتب معتبره اینجا نوشتن مناسب می‌نماید فی تفسیر الزاهدی عارفان کنند بنظارهٔ حق کنند اعبد الله کانک تراه خدمت بنظارهٔ مخدوم از اغیار غایب کند و از حقهای دیگران بیخبر کند عبد الله بن عمر رض بطواف گاه استاده بود عثمان رض بروی سلام کرد جواب نداد خبر نداشت عثمان رض بنزدیک عمر رض شکایت کرد و گفت که

بر عبد الله پسر ترا سلام کردم جواب نداد عمر با پسر عتاب کرد گفت که ای پسر فضل عثمان نشناخته سلام
وی را چرا جواب ندادی گفت مرا از سلام وی خبر نیست گفت در طواف گاه سلام کرده گفت آری گویا
نرى الله فى ذلك المكان گفت آنوقت ما باریت دیدار کرده بودیم من بیخبر بودم در آنوقت از انعام مشاهد
میخواهد این است معنی کلام ابو یزید قدس سره گویند که مردی بروی آمد و بانگ کرد این ابو یزید ابو یزید
جواب داد نطلب ابا یزید منذ اربعین سنة فلا نجده نفس ابو یزید بر جای بود ولیکن مرا بو یزید را مشاهده حق
چنان مشغول کرده بود که از خویشتن خبر نداشت فی کتاب احیاء العلوم الاصل التاسع العلم بانه تعالى مع كونه
منزهاً عن الصورة والاقدار مقدساً عن الجهات والاقطار مرئى مالاعين والابصار فى الدار الآخرة لقوله تعالى
وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ولا يرى فى الدنيا تصديقاً لقوله تعالى لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وفى خطاب
موسى لن ترانى وليت شعرى كيف عرف المعتزلى من صفة رب الارباب ما جهله موسى عليه السلام او كيف
سال موسى الرؤية مع كونها محالاً ولعل راى الجهل بذوى البدع والاهواء من الجهلة والاغنياء اولى من الجهل
بالانبياء عليهم السلام واما وجه اجراء الرؤية على الظاهر انه غير مؤدى الى المحال فان الرؤية نوع كشف و
علم الا انه اتم واوضح من العلم فاذا جاز تعلق العلم به وليس فى جهة جاز تعلق الرؤية به وكما يجوز ان يرى الله الخلق
وليس فى مقابلتهم جاز ان يراه الخلق من غير مقابلة وكما يجوز ان يعرف من غير كيفية وصورة جاز ان يرى
كذلك من غير كيفية وصورة نقل من كتاب قواعد العقايد من كتاب الاحياء فى تفسير القشيرى قال الله تعالى
من كان فى هذه اعمى فهو فى الآخرة اعمى واضل سبيلا اى من كان فى هذه الدنيا اعمى عن مشاهدة بصايره
فهو فى الآخرة اعمى عن معاينته بصره وهو اضل سبيلا لان لهم اليوم فرقة وغدا يضاف الى فرقتهم الحرقة
فيكونون اضل سبيلا وفى تفسير الكاشفى ناقلة من بحر الحقايق بحقيقت بصير کسی است که دیده بصیرتش بکحل
بی بصر جلا یافته شده است و سمیع کسی است که گوش همتش بگوشواره بی یسمع آراسته بود و هر که بخدای بیند
جز از خدای نه بیند و هر که بخدا شنود جز از خدا نشنود

رباعی

گوشی که بحق باز بود در همه جای — او هیچ سخن نشنود الا از خدای
وان نور که از نور پذیرد او را — هر ذره بود آینه دوستنمای

فی مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره درویشان اهل نقد نه حواله بآینده نمی کنند بیت

امروز ببین بدیده باطن جمال دوست — ای بیخبر حواله بفردا چه میکنی

وفى شرح الامالى المسمى بنور المعالى فى بيان البيت ع يراه المؤمنون بغير كيف ؛ الخ
واجمع اهل الحق على ان رؤية القلبى جائز فى الدنيا وهو عبارة عن كشف الحق والحقيقة فى القلب والسر
والروح وهو عبارة عن اليقين والمشافهة ولا يتفاوت ذلك فى البصر والبصيرة فاعرف ورؤية البصر
جائز حق فى الآخرة وهو عبارة عن كشف الحق والحقيقة فى العين والعلانية عبارة عن حق اليقين وفى العيان
المحض فى شرح المشارق الاحاديث دالة على انه عليه الصلوة والسلام رأى ربه تعالى بعينه ليلة المعراج
وهى مشهورة وذكر ايضا فى التفسير روى الحاكم فى المستدرك عن ابن عباس رض قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم فى قصة المعراج رأيت ربى عز وجل وذكر الشيخ جلال الدين السيوطى فى كتاب خصايص النبى

ان النبی صلی الله علیه وسلم رآی ربه تعالی مرتین منه وحضرت مولانا یعقوب چرخی در تفسیر آیت وما
صاحبکم بمجنون ولقد رآه بالافق المبین آورده است که شیخ ابو منصور ماتریدی سمرقندی که پیشوای اهل
سنت وجماعت است از امام حسن بصری روایت می کند که معنی این آیت این است بدرستیکه محمد علیه السلام
حقتعالی را دید درحالیکه محمد بود در کرانه پیدا یعنی در شب معراج چون از هفت آسمان درگذشت بصحرای
رسید که آنرا افق الافلاک گویند هفت آسمان وهفت زمین در پیش او همچو حلقه باشد در بیابانی قال
النبی علیه السلام رأیت ربی فی احسن صورة یعنی دیدم پروردگار خود درحالیکه بودم در بهترین صفتی
وباین روایت معنی این آیت این باشد که بحرمت این چیزها که سوگند یاد کردم که محمد علیه السلام دیوانه نیست
وبدرستی وراستی که دید محمد خدایتعالی را در وقتیکه بود محمد در افقی پیدا که افق الافلاک گویند پس چون باشد
محمد بلکه محبوب باشد قال الله تعالی وعد الله المومنین والمومنات جنات تجری من تحتها الانهار خالدین
فیها ومساکن طیبة فی جنات عدن ورضوان من الله اکبر ذلک هو الفوز العظیم قال امام القشیری عدهم
جمیعاً الجنة ومساکن طیبة ولا یطیب المسکن الا برویة محبوبه ولکنهم مختلفون فی الهمم فمن معه لوط لحیط مردود الی
خلق ومن مجذوب الی حق موصول بحق وفی الجملة الامر کما قیل اجیراننا ما اوحش الدار عنکم بعدکم اذا غبتم عنها
ونحن حضور ویقال قوم یطیب سکنهم بوجود عطائیه وقوم یطیب سکنهم بشهوده ولقائیه وانشدوا وانی
لاهوی الدار لاتسعنی لها الود الا انها من دیار کاشم قال ورضوان من الله اکبر وامارة اهل الرضوان وجدان
طعمه فهو روح وروح الانس لاتتقاصر عن راحة دار القدس بل هو اتم واعظم انتهی کلام الامام وفی نفحات
الانس رابعه شامیه در مقام انس گفته

شعر

ولقد جعلتک فی الفواد محدثی   واجت جسمی من اراد جلوسی

یعنی والله که گردانیدم ترا در دل هموار وسخنگو ومباح ساختم تن خود را بر هر کسیکه خواهد که همنشینی من
کند یعنی دل خود را تسلیم تو کردم وبدن را تسلیم غیر فالجسم منی للجلیس موانس * وحبیب قلبی فی الفواد
انیس * پس بنابر آنکه دل را بتو دادم وبدن را بخلق جسم همنشین انیس من است ومحبوب دل من انیس
است در دل من پوشیده نماند که عورتی صالحه پرسیده بود که فقیهی نقل کرده که زنان را در جنت دیدار
نباشد پیش شما محقق چیست از برای جواب تسلی بخش او این چند روایت مفیده نقل کرده شد یعنی در
درجات دنیوی واخروی بصورت مذکر وانثی تفاوت نیست بلکه کار بعنایت توفیق دارد وایضاً ثابت
مساوات رجال ونساء در ثواب واجر عظیم که مشیر تفاوت اند بود این آیت است قال الله تعالی ان المسلمین
والمسلمات والمومنین والمومنات والقانتین والقانتات والصادقین والصادقات والصابرین
والصابرات والخاشعین والخاشعات والمتصدقین والمتصدقات والصائمین والصائمات و
الحافظین فروجهم والحافظات والذاکرین الله کثیراً والذاکرات اعد الله لهم مغفرةً واجراً عظیماً ونیز
نص است درین معنی این آیت من عمل صالحاً من ذکر او انثی وهو مومن فلنحیینه حیوةً طیبةً ولنجزینهم
اجرهم باحسن ما کانوا یعملون وفی مثنوی سلطان ولد قدس سره دربیان آنکه مصطفی بدیدار مخصوص
بود پس موسی ازین رو تمنای کرد که کاشکی من امت محمد صلی الله علیه وسلم بودمی در حقیقت تمنای دیدار

داشت چون آن مصطفی ع فرمود بعثت معلما پس یقین شد که اولیائیکه امت محمد اند ع الشان را
نیز دیدار خواهد بود زیراکه آن شاگردان مقبل اند که صفت استاد را تمام آموختند و بمنتهای آن علم که
دیدار است رسیدند و آن دولت میسر شان شد لاجرم پیغمبر ع فرمود اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم آنچه
از من رسید از ایشان هم همان نیز خواهد رسید چون دامن ولی واصل را بگیرند دامن مرا گرفته باشند و ایشان
خود منم که در صورت او روی می نمایم چنانکه در غزل گفته شد +

غزل

مثال من تو نیابی میان انس و ملک | نبوده است و نباشد کسی مرا همتا
مثالم ار تو نیابی بدانکه من باشم | بصورت دگری آمده برون عمدا
زجیب هر ولی دان که سر کنم بیرون | که هر که بیند و گوید نبود مثل ورا
سوار شمع و چراغم مثال شعلهٔ نور | دوئی مبین که همیشه یکی است نور خدا

شیخ ربانی حضرت میر سید علی همدانی فرموده قدس سره

بیت

هر کو ندید رویش کور دو عالم آمد | آنرا که دیده واشد بینا بود همیشه

و ایضاً فرموده

بیت

از کنار خویش می یابم دمادم بوی یار | زان همی گیرم همیشه خویشتن را در کنار

خلیفهٔ آنحضرت مولینا نور الدین جعفر قدس سره نوشته که بعضی اهل الله را حال شهود ذات باشد
و بعضی را حال شهود صفات و بعضی را حال شهود افعال اما حال شهود ذات در دنیا بمقدار لمعات و
برقات بود اما دوام حال شهود افعال متفق است بعد از تمکین و اما شهود صفات گاه گاه مستتر
باشد و در محل استتار از وجود مبارک محمد الرسول الله اختلاف است بعضی بر آنند که حال شهود صفات
مرحضرتش دایم بود و بعضی بر آنکه دایم نبود بلکه در اکثر اوقات می بوده است و حدیث لی مع الله وقت لایسعنی
فیه ملک مقرب ولا نبی مرسل دلالت می کند بر تجلی ذات احیاناً و بر تجلی صفات و در اکثر اوقات
و تجلی ذات علی الدوام در آخرت موعود است و عبارت از دوام آن شهود مقام محمود است و آنکه بعضی اولیا
الله فرموده اند که ما دایم در مشاهده حقتعالی میباشیم و بعضی گفته اند اگر لحظهٔ محجوب باشیم مرتد گردیم و بعضی
گفته اند اگر لمحهٔ محروم باشیم بمیریم در حال شهود افعال و صفات تواند نه در حال شهود ذات فی سوره
یونس قوله ان الذین لایرجون لقاءنا و رضوا بالحیوة الدنیا واطمئنوا بها والذین هم عن آیاتنا
غافلون اولئک ماویهم النار بما کانوا یکسبون انکروا جواز الرؤیة فلم یرجوها والمومنون آمنوا بجواز
الرؤیة فاملوها ویقال لایرجون لقاءه لانهم لایشتاقون الیه وانما لم یشتاقوا الیه لانهم لم یحبوه لانهم
لم یعرفوه لانهم لم یطلبوه ولم یطلبوه لان الله اراد ان لایطلبوه قال الله تعالی وان الی ربک المنتهی
ویقال لو اراد ان یطلبوه یطلبوه ولو طلبوه لعرفوا ولو عرفوا لاحبوا ولو احبوا لاشتاقوا ولو اشتاقوا
الیه رجوا واملوا لقاءه ولو املوا لقاءه لراوه قال الله تعالی ولو شئنا لآتینا کل نفس هداها ولکن
قوله عز وجل ورضوا بالحیوة الدنیا الآیه اصحاب الدنیا رضوا بالحیوة الدنیا فحرموا الجنة والزهاد والعباد
رکنوا الی الجنة ورضوا بها فصدوا عن الوصلة قد علم کل اناس مشربهم ولکل حد و مقام ویقال اذا کان

الذی لا یرجوا لقاره بادیه العذاب والفرقة فدلیل الخطاب علی ان الذی لا یرجوا لقاره فقصاراه وماله ومنتهاه الاقتراب والوصلة واللقاء وفی کشف المحجوب مراد ایطایفه از عبارت مشاهده دیدار دل است که بدل حقتعالی را می بینند اندر خلاو ملا و مشاهده اندر دنیا چون رویت بود در عقبی بدانکه یُبصِر مضارع از باب افعال است که مضموم الیا مکسور العین است پس حرکت حرف ردف قافیه این بیت کسره باشد و در سایر قوافی بود اگرچه این چنین مشهور نیست اما در جواز و ورود آن شکی نیست چنانچه حضرت شیخ عطار در پندنامه فرموده

نظم

چون شتر مرغی شناس این نفس را ‌‌‌ ‌‌ نی برد بار و نپرد در هوا
گر بپر گوئی بگوید اشترم ‌‌ ‌‌ ور نهی بارش بگوید طایرم

واگر نه این مصراع بعبارت دیگر هم می توان خواند تا حرکت این هم فتحه باشد چنانکه گوئیم
دیده سر چونکه بابی یبصرش مبصر شده است

المتن

عارفست و کاین و باین ز سر وحدتش
نیست مانع صورت چیز یکه مستکثر شده است

الشرح فی نقد النصوص حضرت حق سبحانه و تعالی متجلی و ظاهر است در هر مفهوم و مدرک و مختفی و باطن است از هر فهم و ادراک مگر از فهم کسیکه همه عالم را صورت حق مظهر هویت او داند و در مقام اضمحلال رسوم و آثار هستی موهوم خویش بحکم بی یبصر هم ببصر حق مشاهده او در جمیع مظاهر تواند بایزید میگوید که سی سال است که باحق سخن می گویم فی منطق الطیر

نظم

مردمی باید که باشد ره شناس ‌‌ ‌‌ گر ببیند شاه را در صد لباس
در غلط نبود همیداند که کیست ‌‌ ‌‌ چون همه او این غلط از بهر چیست

فی کنز العباد العزلة فی الحقیقة اعتزال الخصال المذمومة فالتاثیر لتبدیل الصفات لا للتناهی عن الاوطان ولهذا قیل من العارف قالوا کاین باین یعنی کاین مع الخلق بالظاهر باین عنهم بالسر و فی سلسلة الذهب اشارت بدانچه گفته اند الصوفی کاین و باین

نظم

هر که حق داد نور معرفتش ‌‌ ‌‌ کاین بائن بود صفتش ‌‌ ‌‌ جان بحق تن بغیر حق کاین
تن ز حق جان ز غیر حق باین ‌‌ ‌‌ ظاهر او بخلق پیوسته ‌‌ ‌‌ باطن او ز خلق بگسسته
اندرون آشنا و همخانه ‌‌ ‌‌ وز برون در لباس بیگانه ‌‌ ‌‌ راه اهل ملامت است این راه
وز غرامت سلامت این راه ‌‌ ‌‌ خیز جامی و خاک این ره باش ‌‌ ‌‌ هرچه داری بخاک این ره پاش

والیضاً فیها در بیان آنکه کاملان و عارفان را ملاحظه صورت کثرت از مشاهده سر وحدت باز نمیدارد

نظم

خواجه بندگان کاس آگاه ‌‌ ‌‌ قبله مقبلان عبید الله ‌‌ ‌‌ روح الله روحه اسلافه
طول الله عمره اخلافه ‌‌ ‌‌ تا فت از التماس شاه زمان ‌‌ ‌‌ از سمرقند سوی مرو عنان
شاه باکبر با وجاه و جلال ‌‌ ‌‌ رفت فرسنگها باستقبال ‌‌ ‌‌ خواجه میر ند باره گی بشتاب

چون فرشته که راند از خوش ب　　شاه گردنکشان و لشکر شاه　　که همی سود شان بچرخ کلاه
سر بسر در رکاب او بودند　　بر رکابش جبین همی سودند　　همه فارغ ز خودپسندی خویش
داده داد نیازمندی خویش　　همه آورده از بلندی رای　　شرط تعظیم و احترام بجای
جای آن داشت که ز جاه و شکوه　　رفتی از جای خویش انجا کوه　　لیک خواجه که کوه آئین بود
بلکه کوه وقار و تمکین بود　　با همه بی همه فرس میراند　　در معارف گهر همی افشاند
کردناگه بابن کمینه ندی　　که نباشد فنا جز این معنی　　کین همه‌های و هوی پیش و پس
نکند ذره اثر در کس　　وین همه شغلهای گوناگون　　نبرد مرد را ز خود بیرون
الحق آن شاه سند ارشاد　　خبر از حال خویشتن میداد　　حالش این بود بلکه صد چندین
بهر غم صورت پرست ظاهر بین　　من هم از شوق می کنم سخنی　　ور نه مدحش چه حد همچو منی

فی خزانة الجلالی بیقین بدان که مقصود کلی از خرقهٔ درویشان پوشیدن و در خانقاه مشایخ بودن بذکر ملازمت نمودن آنست که حضور دل چنانکه اولیا شرح و بیان تقریر کرده اند حاصل شود و از مقامات اهل حضور نشانها داده اند که درین ورق نمی گنجید و تمامیت کتب منزله و احادیث انبیا و اخبار و آثار و کلمات و اشارات اولیا برین معنی ناطق است که هر کسکه بحضور دل با حق تعالی در حالت ذکر گفتن و در حالت نماز گذاردن و در حالت قرآن خواندن دارد در زمانهای دیگر همچنین حاضر است و از حضور دل محروم نمی باشد و از حضرت حق غایب نمی شود و آن کس مومنی کامل است و ایمان او ثابت و مستقیم است و هر کسکه لحظه از حضرت حق غایب می ماند در آن لحظه خلل در ایمان او افتد و لله در من قال

نظم

هر آنکو غایب از وی یکزمان است　　در آندم کافرست اما نهان است　　وگر خود غایبی پیوسته باشد
در اسلام بروی بسته باشد　　حضوری بخش ای پروردگارم　　که من غایب شدن طاقت ندارم

وایضاً فی خزانة الجلالی در احادیث چنین آمده است که حق سبحانه و تعالی میفرماید که هر کسکه یاد من بغفلت کند منکه خداوندم یاد او بلعنت می کنم نعوذ بالله منها فی شرح الرباعیات هر کرا چشم ضعیف نیست هر چه را بیند از و بیند که صنع ویست چون چنین شد در هر چه نگرد خدا بیند اگر خواهی که در چیزی نگری که نه از ویست و نه بویست نتوانی همه پرتو جمال حضرت اوست و همه از وست و همه بدوست بلکه خود همه اوست که هیچ چیز را هستی جز وی بحقیقت نیست بلکه نیست هست نمایست و حق تعالی هست نیست نمای چنانچه همه هستی ها پرتو نور هستی اوست پوشیده نماند که در بیت اطلاق لفظ مستکثر که بمعنی مزعوم الکثرت است بر عالم از نیست و اقع شده زیرا که کثرت عالم وهمی است وجود او بحقیقت نیست بلکه نیست هست نمایست و حق تعالی هست نیست نما چنانکه امام محمد غزالی بیکی از یاران خود نوشته فرستاد که روح هست نیست نمایست که هر کس را بدو راه نبود و سلطان و قاهر متصرف وی بود و قالب اسیر و بیچاره وی است هر چه بیند از قالب بیند و قالب انسان بخبر کل عالم را با قیوم عالم همین مثال است که قیوم عالم هست نیست نماست که هیچ ذره را از ذرات عالم قوام و

وجود نیست بخود بلکه بقیومی ویست وقیوم هر چیزی بضرورت باوی بهم باشد وحقیقةً وجود
وی را بود ووجود متقوم از وی بر سبیل عاریت بود وهو معکم اینما کنتم این بود ولیکن چنانکه معیت نه آن
الا معیت جسم با جسم یا معیت عرض با عرض یا معیت عرض با جسم واین هر سه در حق قیوم عالم محال
باشد واین معیت فهم نتواند کرد ومعیت قیوم قسم رابع است بلکه معیت بتحقیق این است واین نیز
هست نیست نمایست کسانیکه این معیت را شناسند قیوم را بجویند وباز نمی یابند وایضاً
منه گرد بادیکه از هوای صافی برخیزد بر صورت منارهٔ مستطیل بر خویشتن می پیچد کسی که گرد بیند ادراک خاک
خود را می پیچاند ومی جنباند ونه چنانست که با هر ذره از ان هواست که محرک ویست لیکن هوا را نتوان
دید خاک را نتوان دید پس خاک در محرکی نیست هست نمایست وهوا هست نیست نما خاک را در حرکت
جز مسخری وبیچارگی نیست در دست هوا وسلطنت همه هوا راست وسلطان هوا ناپیدا +

المتن

مخلصان را صحبت او موجب جمعیت است
تائبان را بیعت او سد اسکندر شدست

الشرح

بدانکه اینجا مراد از جمعیت که ضد تفرقه وپریشانی است حضور دل وآگاهی او بحضرت
الله تعالی است بی مزاحمت شعور بماسوی الله است وقوی ترین اسباب حصول این سعادت که متمنا
جمیع طالبان وسالکان است صحبت اهل الله است بشرط اخلاص وانکسار ونیاز وافتقار بی جرأت نیت
امتحان ویا استحقار چنانکه این شرط درین بیت بقید مخلصان مشار الیه شد واثر آن در صحبت آن
بزرگ بعضی مریدان ومخلصین را مجرب گشته وبذوق مشاهده افتاده اما در فضیلت صحبت اولیا ودر
اثبات این که صحبت ایشان مؤثر جمعیت ومورث احوال سنیه است آیات واخبار بسیار واقوال وآثار
بیشمار است ولیکن از برای توضیح این بیان وترغیب طالبان زمان درین آوان نقلی چند از کتب معتبره
متضمن بعضی از ان نوشته می شود فی صحیح البخاری باب توبة السارق عن عبادة بن الصامت قال
بایعت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ابایعکم علی ان لا تشرکوا بالله شیئاً ولا تسرقوا ولا تقتلوا
اولادکم ولا تأتوا ببهتان تفترونه بین ایدیکم وارجلکم ولا تعصوا فی معروف فمن وفی منکم فاجره
علی الله ومن اصاب من ذلک شیئاً فاخذ به فی الدنیا فهو کفارة له وطهوره ومن ستره الله فذلک
الی الله ان شاء عذبه وان شاء غفر له قال عبد الله اذا تاب السارق بعد ما قطعت یده قبلت شهادته و
کل محدود کذلک قبلت شهادته من رسالهٔ لطیفهٔ غیبیه مرید صادق در آن کوشد که مصاحبت مرشد
از دست ندهد قال الله تعالی یا ایها الذین آمنوا اتقوا الله وکونوا مع الصادقین اگر صحبت اهل صدق
موجب کمالیت نبودی امر الهی باتیان آن متوجه نگشتی قول ابو بکر طمستانی مشهور است اصحبوا مع
الله فان لم تستطیعوا ان تصحبوا مع الله فاصحبوا مع من یصحب مع الله لتوصلکم برکة صحبتهم الی
صحبة الله من مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند رحمة الله علیه حضرت پیغمبر صلی الله علیه وسلم ابو جحیفه
را فرمود سائل العلماء وخالط الحکماء وجالس الکبراء فان رؤیتهم شفاء ومجالستهم دواء خواجه امام
محمد حکیم ترمذی در کتاب نوادر الاصول در شرح این حدیث چنین ذکر کرده است که رجال الله خواصه

فی الارض علی ثلث طبقات وکل طبقة انما یعرف بما عندها وهم رجال ما عندهم فرجال هم علماء بامر الله تعالی من الحلال والحرام فعلیهم سمات العلم فبالعلم یعرفون ورجال هم علماء بتدبیر الله تعالی فعلیهم سمات الحکمة فبالحکمة یعرفون ورجال هم علماء بالله تعالی فعلیهم سمات نوره وهیبته فبالله یعرفون فهم اولیاء الله تعالی وهو قول رسول الله صلی الله علیه وسلم لابی جحیفة رض سایل العلماء الحدیث یعنی اگر بیان عقاید شرایع خواهی سوال از علمای شریعت کن و اگر وقوف بر تدبیر و حکمت می طلبی دوستی و آمیزش با حکماء کن و اگر انکشاف حقایق و اسرار میجویی مجالست با کبرا کن که ایشانند بحقیقت اولیاء الله دیدار ایشان دواست و مجالست ایشان شفا و خواجه عبید الله نقشبندی میفرمودند که حضرت علی رض کمیل را فرمودند سایل العلماء و خالط الحکماء وجالس الکبراء اکابر قدس سرهم در معنی این سخن فرمودند که مخالطت و مجالست ارباب ذوق و جمعیت که سایه احکام علمیه بر ایشان غالب است پسندیده و مستحسن نیست همنشینی با ایشان سد ابواب مواهب می کنند و ملاقات با ایشان بقدر ضرورت می باید چنانکه حکم سایل العلماء مبین است و مراد از حکما طایفه اند که احوال قلوب و صفا آن بیش ایشان مغلوب شده بر موجب آن عمل می نمایند ملاقات و تردد با ایشان بیشتر از فرقه سابقه می باید چنانچه خالط الحکماء مشعر است و مجالست همنشینی با کبرا باید یعنی که سر ایشان از منزه کلی از التفات بما سوی حاصل شده و حقیقت ایشان بمقصود حقیقی آرمیده چنانچه مدلول جالس الکبراست و در نوادر هم در ینموضع مذکور است و قال عیسی صلوات الله علیه العلماء ثلاثة عالم بامر الله لیس بعالم بالله و عالم بالله لیس بعالم بامر الله و عالم بالله و عالم بامر الله فهذا الثالث من الکبراء الذین قال لابی جحیفة رض جالسهم فان تدبیرهم دواء و مجالستهم شفاء و این حدیث اشارت بر آن است که هر طایفه بعلمی موصوفند و استفاده هر علمی بطریق خاص واجب است من مقامات سلطان ولد چنانچه در تحصیل علم اهل تکرار است و فهم و ادراک در فقر اصل صحبت است
ومن شرح قصیده فارضیه میمیه

شعر

ولو نظر الندمان ختم انائها — لاسکرهم من دونها ذلک الختم

میگوید اگر ببینند ندیمان انجمن محبت و مقیمان نشیمن عشق و مودت ختم انا و مهر دعای آن شراب محبت هر آئینه مست گردانند تا زابی شراب نوشیدن مهر اناء او دیدن

رباعی

یارب چه می است اینکه بود همواره — در ساغر پر هیز از و صد پاره
گر مهر خمش انگرد میخواره — بی باده شود مست از آن نظاره

می تواند بود که مراد شیخ ناظم قدس سره به اناولهای کاملان وارواح و اصلان بوده باشد که حامل محبت ذاتیه بحقیقت آنها اند و مراد بختم انا بدن جسمانی عنصری که محفوفست بهیئت بشری و عارف و جاهل و ناقص و کامل ادراک آن با یکدیگر صورت برابری پس محجوبان بنابرین مساوات صوری قیاس حال ایشان بر خود می کنند و بر احوال باطن ایشان اطلاع نیابند بلکه بر نفی آن اصرار مینمایند اما طالبان قابل و مریدان صاحبدل که باستعداد وهبی و قابلیت کسبی ندیمان محفل و حریفان مجلس این طایفه اند بر شرف شرب این شراب آثار آن بر صفحات وجوه و فلتات السنه ایشان مشاهده می کنند و آن مشاهده در باطن ایشان تاثیر می کند و ایشان را از ایشان میرباید و بمقام بیخودی

بی نشنی میرساند بآنکه احوال باطنی ایشان متحقق نشده اند و با خلاق معنوی ایشان متخلق نگشته

رباعی

آنی تو که از نام تو میبارد عشق — وز نامه و پیغام تو میبارد عشق
عاشق شود آنکس که بکویت گذرد — کوئی ز در و بام تو میبارد عشق

الحق بمعنی از خواجگان ماوراء النهر و خلفای اصحاب ایشان قدس الله ارواحهم و طول اعمار اخلافهم ظاهر و هویداست چه بمجرد آنکه صادقی را نظر بر جمال یکی ازان عزیزان افتد با یک لحظه سعادت صحبت او دست دهد یا التفاتی از آن عزیزان نسبت بوی واقع شود در خاطر خود نسبت جمعیتی دریابد و در باطن خود معنی آن جدائی مطالعه کند که بمدتها بریاضت و مجاهده میسر نتواند شد و عمده رابطه صحبت آن عزیزان دریافت این نسبت است از هرکه دریابنده این نسبت نشده اند از صحبت او روی برتافته اند و از انفاس قدسیه یکی از آن عزیزان است

رباعی

با هر که نشستی و نشد جمع دلت — وز تو نرمید زحمت آب و گلت
زنهار ز صحبتش گریزان میباش — ورنه نکند روح عزیزان بحلت

الحقنا الله سبحانه بالصالحین و وفقنا للصالحات +

نظم

پیر چون یافتی از و مگسل — ورنه یکدم ز جستجو بگسل — در بدر کو بکو بجو او را
هر کجا یافتی ببو او را — چون از و بوی جذب عشق آید — گر شوی خاک پای او شاید
ورنیابد حالیت از تگ و پوی — رو ز جای دگر بجوی و بپوی — آن بود بو که چون باو برسی
برهی از هزار بوالهوسی — خاطرت را بجذب پنهانی — جمع سازد ز هر پریشانی
برهاند ز رنج آب و گلت — برساند بسر جان و دلت — از زمین و زمان برون بردت
در زمین و مکان برون بردت — وز می عشق بیخودت سازد — وز علایق مجردت سازد
دولت صحبت چنین پیری — هست تریاق است اسیری — تا شود زمس تو زان اکسیر
گمسل از خویش دامن او گیر — بر در او مقیم و قایم باش — تا بود جان بجان ملازم باش
حرف خود در تراش و دیده بدوز — سبق فقر و درس عشق آموز — تا برآید ز فقر دولت او
نسبت جذب عشق در تو فرو — گرچه عاریت است اول کار — ملک گردد در آخر از تکرار
غیبت تکرار آنکه جذب روان — چون شود گم ز شغل گوناگون — آوری سوی پیر روی نیاز
بسر رشته خود آئی باز — پیش آن آفتاب ذره نو — پست گردی براه یک پرتو
تافتد بر تو پرتوی زان نور — رفتی از گفتگوی عالم دور — همچنین میکن این وظیفه ادا
مرة بعد مرة اخرای — تا شود راسخ آن صفت زانسان — که نباشد زوال آن آسان

فی سلسلة الذهب من مقامات خواجه بهاء الدین قدس سره میفرمودند خیریت در جمعیت است و جمعیت در صحبت و صحبت در نفی بودن در یکدیگر میفرمودند که جمعیکه در صحبت ما میرسند بعضی چنانند که تخم محبت در دلهای ایشان می باشد اما بواسطه خاشاک تعلقات نشو و نما نمیتوانند یافت ما را آن تعلقات می باید پاک کردن و بعضی چنانند که تخم محبت در دلهای ایشان نیست ما را می باید آن را

پیدا کردن و من الرسالة الوالدية چون معلوم شد که متابعت سبب حصول مراتب علیه است پس
اگر مبتدی خواهد که انچنین سعادتی او را از دوست دهد باید که همنشینی با طایفه کند که ظاهر ایشان مطابق
شریعت محمد الرسول الله صلی الله علیه وسلم و باطن ایشان بواسطه متابعت در مراتبی که ذکر کرده شد مظهر کمالات
گشته باشد چرا که حضرت حق جل جلاله دل را چنان آفریده است که با هر که همنشینی کند از صحبت او متاثر
شود و این خود بذوق پیش همه کس معلوم است که اگر کسی پیش ماتم زده می نشیند او نیز غمگین میشود و اگر نیز پیش
مردیکه بسط بروی غالب است او را نیز همین غالب میشود و اگر مداومت بصحبت هر یک ازین دو کس کند که
ایشان را این دو صفت غالب است او را نیز همین دو صفت غالب شود و این از کمال قابلیت دل است
اگر این قابلیت او را نبودی حصول کمال ممکن نبودی پس همچنین هر که همنشینی با این طایفه کند باطن او
متاثر شود از باطن ایشان و او را میلی بحق سبحانه حاصل شود و بمقدار انقطاع میل او زیاده شود هر چند
میل بیش انقطاع بیش و هر چند انقطاع بیش میل بیش تا بدرجه رسد که او را هیچ تعلق نماند و در یحال بهمگی
خود بحق متوجه گردد و کسی باشد که او در یک صحبت بلکه در یک لحظه در صحبت این طایفه دست دهد که باطن
او بالکلیه از غیر منقطع شود چون باطن او بکلیه منقطع شود بکلیه خود متوجه گردد و در مرتبه ازین مراتب
اشارت باین است

بیت

آنکه به تبریز دید یک نظر شمس دین   طعنه زند بر دمه سخره کند بر چله

ولیکن ثبات بر ینکار مشکل است و بعضی از مشایخ گفته اند که وصول بحق سبحانه و تعالی آسان است
ولیکن ثبات بر و مشکلست زیرا که دران حال که باطن او از غیر مجرد شود او را وصول بحق حاصل شود
چرا که او بی تعلق نتواند بود چنانکه ذکر کرده شد ولیکن گاه باشد که او را شعوری بوصول نشود از غایت
دقت آن حال و ضعف استعداد او و گاه باشد که شعوری بوصول شود از قوت استعداد و ثبات برین
تعلق بدوام صحبت نگاهداشت ادب ایشان دارد ظاهراً و باطناً و اگر ادبی را از آداب ترک کند سبب این
از وال ایشان دور افتد و او را آن حال نماند سبب این بود که بسیاری از کسان که ایشان را ذوقی از
صحبت این طایفه حاصل شده بود نماند

بیت

بی عنایات حق و خاصان حق   گر ملک باشد سیه هستش ورق

انتهی کلامه ؛ اما محصل معنی مصراع دوم یعنی کسی را که آنحضرت با برکت توبه قبول کرده و دعوات
مستجابه برای آمرزش خطیئات گذشته و برای اثبات توبه در زمان آینده معمول داشته آن بیعت
ارادت آن تایب او با ارادت او مثال سد اسکندر مانع یاجوج وساوس شیطانیه و حاجز یاجوج
هواجس نفسانیه که مخربان حصار عصمت و مفسدان شهر دل او بود شده است چنانکه محققان گفته اند که
ولایت شیخ حصار مرید است و ارادت دیوار آن حصار است اگر نقصان در ارادت پدید آید رخنه در او
افتد و لشکر شیاطین مستولی گردد و همچنین از آخر تقریر رساله والدیه نیز مستفاد گشته جاییکه گفته ثبات
برین تعلق بدوام صحبت و رعایت ادب ایشان دارد ظاهراً و باطناً تا آخر پوشیده نماند که درین عبارت
قید ظاهراً و باطناً هم بیان صحبت است و هم بیان ادب چون مرید حقیقی بعد از صحبت بیعت صحبت باطنی

روحانیت شیخ را بر خود لازم گرفته باشد رعایت آداب باطنی آن صحبت معنوی نیز برو واجب باشد و
دایما از مناهی باز ماندن و مرتکب ما سوا نشدن که مضمون بیعت بود بحضور آن صورت معنوی ضروری او گردد
تا برکات آن صحبت بوجه اتم علی الدوام برو فایض شونده باشد اما تحقیق توبه و بیعت و ارادت در شرح بیعت
وقت بیعت چون ید بیضای الخ خواهد آمد ان شاء الله تعالی

المتن

سالها شد خصت ارشاد و بیعت یافت لیک
محترز از شیخی و بابائی و لنگر شد است

الشرح یعنی با وجود آنکه مدتی از شیخ محقق بالبصیرت مجاز از مشایخان مسلسل و معنعن خصت اجازت
ارشاد یافته بود تا دیر بندم آن را مشهور نساخته و نام شیخ و بابا گفتن محبان بر خود ناخوش داشته و خانقاهی
لنگری علیحده مثال شیخ نامان زمان نگرفته بنیت پرهیز از آفت شهرت و بقصد احتیاط در عصمت از فتنه
و تصدر چنانکه در رساله قشیریه مذکور است که من آداب المریدین ان لا یتعرضوا للتصدر و ان یکون لهم تلمیذا و مریدا
فان المرید اذا صار مرادا قبل خمود بشریته و سقوط آفاته فهو محجوب عن الحقیقة لا ینفع احدا ارشاده و تعلیمه پوشیده
نماند که قید احتیاط در تقریر شرح برای آنست اگرچه بشریتش محمود بود و الا شیخ محقق او را خصت نمی
فرمود چنانکه مبین خواهد شد و نیز آنجناب از روی احتیاط بمقتضای الجزم سوء الظن بر نفس خود گمان بد برنده
بود بر قضیه فلا تزکوا انفسکم نفس خود را بوصف شیخوخیت نمی ستود ؛

المتن

بهتر خواهد ملومی و خمول و نیستی
گرچه اندر عالم ارشاد سر لشکر شد است

الشرح یعنی اکثر اوقات ملامت زندگی خلق میخواهد بگردن کارهای مشروع و مخالف رسم و عادات
خلق باشد بنیت تحقیق اخلاص در عبادات حق و ایضا خمول و گمنامی و عدم شهرت می طلبد در شیخوخیت و مرشد
بودن بقصد پرهیز از آفت شهرت بمقتضای حدیث نبوی الخمولة راحة لا یرضیها واحد و الشهرة آفة کل
یرضیها و امام قشیری در ذیل آیت ان الذین یکتمون ما انزل الله من الکتاب تا آخر آورده که العلماء مطالبون
بنشر دلایل العلم و الاولیاء مامورون بحفظ ودایع السر فان کتم هؤلاء براهین العلوم الجموا بلجام من النار و ان
اظهر هؤلاء شظیة من السر عوجلوا بابعاد الاسرار الامراء و سلب ما اوتوا من الانوار و لکل حد و علی کل امر قوله
نیستی یعنی و خواهش نیز نیستی دارد و می تواند که نیستی بمعنی فروتنی و ترک ریاست و بی قیدی باشد چنانکه شیخ
عبدالله انصاری گفته است خوش عالمی ست نیستی هرجا که نیستی بگویند کیستی و میتواند که بمعنی عدم
رویت وجود و ترک پندار آن باشد در مقام محو و فنا فی الله کما قیل وجودک ذنب لا یقاس علیه ذنب و
بتشبیه آنحضرت بسر لشکر اشارتست بآنچه در عوارف تحقیق یافته که فالشیخ جند من جنود الله تعالی
یرشد به المریدین و یهدی به الطالبین اخبرنا ابو زرعة عن ابیه الحافظ المقدسی قال حدثنا ابو الفضل عبد
الواحد بن علی بهمدان قال حدثنا ابو بکر محمد بن علی بن احمد الطوسی قال حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب
ثنا ابو عیینة قال ثنا بقیة قال ثنا صفوان بن عمرو قال ثنا الازهر بن عبدالله قال سمعت عبدالله بن بسر
صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کان یقول اذا اجتمع عشرون رجلا او اکثر فان لم یکن فیهم من یهاب الله

تعالی فقد حضر الامر فعلی المشایخ ومقاراﷲ تعالی وبہم یتادب المریدون ظاہراً وباطناً آیتی کہ متمسک اہل محبت واہل ملامت این آیت است قال اﷲ تعالی یا ایہا الذین آمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یاتی اﷲ بقوم یحبہم ویحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین یجاہدون فی سبیل اﷲ ولا یخافون لومۃ لائم ذلک فضل اﷲ یوتیہ من یشاء واﷲ واسع علیم انما ولیکم اﷲ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویوتون الزکوٰۃ وہم راکعون ومن یتول اﷲ ورسولہ والذین آمنوا فان حزب اﷲ ہم الغالبون اما فضیلت ملامت وسند آن فی شمایل الاتقیا ناقلاً من کشف المحجوب حقتعالی صفت محبان خود کردہ لا یخافون لومۃ لائم یعنی ایشان از ملامت کنندگان نترسند ملامت خلق غذای دوستان حق است واین قسم غیرتست کہ حق تعالی محبان خود را از ملاحظہ غیر محفوظ دارد تا چشم نامحرمان بر جمال حال ایشان نیفتد وایشان نیز نظر بر جمال خود نکنند چہ ایشان نیکوکار ومحب ومحبوب حضرتند ونفس لوامہ بر ایشان تسلط نیابد واگر بمدح ووصف خلق عجب در دل ایشان جا یابد ومعجب گردند خلق را گماشت تا ایشان را ملامت کنند وایشان پسندیدہ خلق نباشند نقلست کہ وقتی خواجہ بایزید بسطامی ماہ رمضان بود کہ در شہری رسید تمام خلق بتعظیم وتکریم استقبال کردند وقت خواجہ غارت شد قرصی از آستین کشید میان بازار خوردن گرفت خلق تنافر وملامت کردند مرید را گفت مرا یک مسئلہ شرع عمل کردم ہمہ خلق مرا رد کردند ونیز شیخی بود کامل حال مردی قصد دیدن او کرد بعد چندگاہ در شہر آن شیخ رسید پرسید شیخ کجاست گفتند در فلان باغ است آن مرد در باغ رفت دید کہ شیخ با کودکی صاحب حسن در خلوت شطرنج می بازد وبد عقیدہ شد باز گشت شیخ فرمود بیا چرا بد عقیدہ میشوی من در جبین این کودک نعمتی دیدم شگرف واین را در شطرنج رغبت بسیارست خواستم تا او را در صحبت خود آرم تا آن نعمت بدو رسد واز این شطرنج بتدریج باز آرم امثال این حکایات بسیارست اما مختصر کردہ آمد در مقامات خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ مثل اہل ارشاد مثل صیاد استاد است کہ بدقایق صنعت جانور متوحش را در قید در آرد واز آن صنعت او را بمقام استیناس میرسانند اینجا نیز چون این طایفہ اہل حکمت اند بحسن تدبیر معاملہ با صاحب طبیعت چنان می کنند کہ او را بمقام وصول میرسانند ونیز معاملہ این طایفہ با ہر کسی بقدر قابلیت اوست اگر طالب مبتدی است بار او میکشند وخدمت او می کنند از حضرت عزت خطاب شد یا داود اذا رأیت لی طالباً فکن لہ خادماً بسیار میباید کہ طالب را قابلیت سلوک پیدا شود

المتن

طالبان صادقا زامی کند توبہ قبول
طالبی کو یافت نو تلقین ذکر از مرشد است

الشرح

بدانکہ درین بیت اشارتست بدو خاصیت مرشدین محققین کہ در آنحضرت موجود شدہ چنانکہ در ارشاد نامہ ہا نوشتہ اند کہ آن شیخ اجازت کردہ شد بقبول توبہ تایبان وتلقین ذکر طالبان وراغبان دو وصف تایبان بصادقان اشارت بآن است کہ قاعدہ آنحضرت مثل قاعدہ بعضے شیخان مقلد نیست کہ ہر کسی را قبول توبہ کند وہر بوالہوسی را تلقین ذکر فرماید بلکہ بعد استخارہ وستجازہ تایبی را کہ بر صدق توبہ اش کہ از روحانیت مشایخ اشارتی بیند توبہ اش قبول کند وطالبی را کہ بر صدق

طلبش شادی شنود تلقین ذکر مناسب استعدادش کند و نظر باینچنین حال امام قشیری فرموده است
قبول قلوب المشایخ للمرید اصدق شهادة لسعادته و نیز مدرج است بمعرفت این حالتین نبوی فرا
و مبارکی تلقین آنحضرت بابرکت امّا مثالهای مثبت این وصفت در متن مبیّن خواهد شد جائیکه
اشارت بعضی کرامات آنحضرت کرده شود و در ضمن ابیات محققیت او و معنی اذکر شده است آنست که بحقیقت
ذکر رسیده و نتیجه آن بکم مشغولی دیده و مانند بانش دل و جانش نیز ذاکر شده و مراد از ذاکر در عرف اهل تصوف
طالب خدا است و میتواند که اینجا مراد طالب تلقین ذکر بوده باشد تا مشیر گردد بیک شرط تلقین که مشهور پیش
محققین است و آن تقدیم طلب و التماس تلقین است چنانکه مذکور در ارشاد المریدین است که علم نافع آن
است که در نفس تقوی و مستی و تواضع زیاده گردد و آتش طلب و شوق را مشتعل گرداند چنانکه در خبر صحیح است
که حضرت امیر المؤمنین علی رض چون آئینهٔ دل از پرتو نور علم روشن گشت داعیهٔ طلب حق در باطن او پیدا شد
روزی فرمود که یا رسول الله علّمنی علمًا یوصلنی الی الرب یعنی بیاموز مرا علمیکه برساند مرا بحضرت پروردگار
رسول صلی الله علیه وسلم خوش وقت شدند فرمود سبقت بود که میخواستم که این علم را بتو بیاموزم اما موقوف
بآن بود که این داعیه از باطن تو ظاهر گردد تا این علم بابرکت تر بود و بر اصلتر باشد و بعد از آن حضرت رسول صلعم
امیر المؤمنین علی رض روی بقبله بنشانید و ذکر لا اله الا الله تعلیم و تلقین فرمود آن نسبت را از ایشان
بهمین دستور امیر المؤمنین امام حسین رض و از ایشان امام زین العابدین یافته است و از ایشان معنعن و مسلسلاً
الی مشایخ اینوقت رسیده است و فی مرصاد العباد وجه نهم از وجوه احتیاج بشیخ آنکه سلوک این راه مرید را
بواسطهٔ ذکر تواند بود و ذکر که بخودی خود گوئی تمام مفید نباشد تا آنکه تلقین از شیخ کامل نستانی چنانکه
شرح آن در فصل احتیاج بتلقین ذکر از شیخ گفته آید ان شاء الله تعالی قوله تع و من یعرض عن ذکر ربه
و هر که روی گرداند از یاد کردن پروردگار خود و طاعت او نکند بسلکه در آردش عذابًا صعدًا در شکنجه
سخت دشوار نصیب مومن و طالب مرید صادق آنست که دائما بذکر حق مشغول باشد و ملول نگردد و روی
نگرداند تا بعذاب مولا مبتلا نشود نعوذ بالله من ذلک اوقات اوقات ذکر است و صفا صفای ذکر است

رباعی

از ذکر همه نور فزاید مه را — در راه حقیقت آورد گمره را
هر صبح و نماز شام ورد خود ساز — خوش گفتن لا اله الا الله را

قال النبی علیه السلام حکایةً عن الله تعالی انا جلیس من ذکرنی باید که تلقین ذکر از کامل مکمل می یابد
تفسیر مولانا یعقوب چرخی و فی مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره تلقین ذکر میباید که از پیری
کامل مکمل باشد تا موثر باشد و از و نتیجه بظهور آید تیر از ترکش سلطان میباید تا حمایت را شاید و فی
نفحات الانس شیخ شمس الدین صفی امام جامع شهر شیراز از اکابر صالحان و پاکان بوده همگی اوقاتش
بذکر و تلاوت و انواع عبادت مستغرق و معمور بود یعنی بسوی حقتعالی میرود سخنان پاکیزه و خوب بخلاف
سخنانیکه در وی قصور باشد از سمعه و ریا و غیر ذلک که مردود میشود بجانب بنده یا در میان راه ایستد
لیکن از کسی تلقین ذکر نداشت روزی در واقعه ذکر خود را بصورت نوری مشاهده کرد که از دهان وی منفصل
میشد و بزمین فرو میرفت با خود گفت که این علامت خیر نیست چه نص الیه یصعد الکلم الطیب بخلاف

این نشان می دهد این نقصان مگر بسبب عدم تلقین ذکر است از مشایخ پس یکی از مریدان روزبهان بقلی رجوع کرد و از وی تلقین ذکر گرفته همان شب در واقعه ذکر خود را بصورت نور مشاهده نمود که بالا میرفت و آسمانها خرق میکرد بعد از آن بصحبت شیخ شهاب الدین سهروردی پیوست و رسید بانجا که رسید و فی الاحیاء قال علیه السلام ولو جاء قایل لا اله الا الله صادقا بتراب الارض ذنوبا لغفر الله له و قال یا ابا هریرة لقن الموتی شهادة ان لا اله الا الله فانها تهدم الذنوب هدما قلت یا رسول الله هذا للموتی فکیف للاحیاء فقال هی اهدم فاهدم قال الله تعالی وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر الآیه ای ان استعانوکم فعلیکم نصرهم تفسیر قشیری

المتن

ورد و ملک او دعاهای معظم بے شمار
هر که ورد از وی حواله یافت مستنصر شدست

الشرح یعنی من حیث الشغل والوظیفة والتملک ورد و ملک او و دعاهای معظم بسیارست مثل ورد اعظم و دعای سیفی و دعای حزب البحر و دعای نوس اولیا و چهل و یک اسم و مسبعات عشر و غیر ذلک من الدعوات المتفرقات چنانچه در متن بعضی از ان اشارتی کرده شد و من الحوالیة والتملیک والاجازة مر مریدان را چنانچه مجرب شده کسی را بعضے از ان دعوات معتبر که حواله نمودند نصرت بسیار و مدد بشمار باو رسانیده اند پس نسبت باو مستنصر منه شده است پس ضمیر راجع بشیخ باشند یا این است که مرید او بقوت حوالیتش و کثرت نصرتش مستنصر منه شده است چنانچه مردم از وی در مهمات نصرت می طلبند و می یابند پس ضمیر عاید بمرید باشند فی شرح نصاب الصبیان ورد شریعت و عطن مورود و الجزء الورد بکسر الواو و سکون الراء و بالدال المهملتین آبیکه بوی رسند جماعتیکه از و آب نهاده باشد و روز نوبت تب و سمی النصیب من قرأة القرآن ورد الشریعة مورد الماء و در عرف طریقه پیغمبری و مشرعه یعنی جائیکه آب پیدا میشود الشریعة ایضا راه مسلمانی الشارع الطریق الاعظم و در کنز العباد آورده است که فی الصحاح الورد الجزء یقال قرأت وردی فی فوائد الفواد لختے سخن در اوراد افتاد یکے از حاضران پرسید که این حدیث چگونه است که صاحب الورد ملعون و تارک الورد ملعون فرمود که این حدیث در باب یکی است از اهل کتاب و آنچنان بود که بخدمت رسول رسانیدند که فلان جهود یا ترسا ورد بسیار میخواند و در اصطلاح ایشان بلغتی گویند پیغمبر چون بشنید که صاحب الورد ملعون الخ بعضے میگویند که این حدیث عام است تاویل این آنچنان باشد که اگر یکی عمدا ورد ترک میگیرد و بی عذری تارک ورد باشد اینچنین کسی را گویند تارک الورد ملعون و اگر یکی باشد مثلا رئیس و حاکم قوم که آمد و شد خلق بروی باشد و مصالح مسلمانان بسبب وی باز بسته بود مشغول بورد شود اینچنین کسی را گویند صاحب الورد ملعون بباید دانست که ملک و رعنت بمعنے حفظ هم آمده چنانکه مالک یوم الدین را بعضے تفسیر کرده اند که حافظ اعمال بندگان تا در دادن و ستدن نامه ها غلط نکند و مراد اینجا حفظ ورد بیست بظاهر و باطن بر وجه کمال بحیثیتی که اگر آن صاحب ورد در خواب یا در واقعه صورتی مهیب بیند هم در آن خواب یا در آن واقعه آن وردش یاد آید و بخواندن آن دفع آن صورت کند و اگر در وقت ادای هر روزینه آن ورد بخواب رفته باشد آن ورد متمثل شده او را

بیدار گرداند یا تصرفی کرده هم دران خواب یا آواز دهد چنانچه حسّ ظاهر او نیز بشنود و درین اوقات
بعضی خاصیات که در فضیلت آن شنیده باشد معاینه کند و چون اینچنین علامات بسبب کثرت تکرار با اخلاص
و بسیاری حوالیت مرشد مجیز ظاهر شدن گیرد و در عرف اهل طایفه دعوت میگویند که این وظیفه او را
ملک شده است بعد ازان اگر او هم صادقی را حواله کند بشرط آنکه خود او در خواندن آن مداومت نماید تواند
که او را هم نفع رسد و هیچکس را ضرر نباشد و الّا اگر پیش ازین وقت کسی را حواله کند ازان برکتی از مجیز حاصل
کرده بود خالی ماند و هر دو را فایده نماند حکایت آورده اند که درویشی از پیر خود التماس کرد که ای شیخ
مرا وعظی گو تا چکار کنم و کرا یار گیرم و با که صحبت گزینم و با که موانست سازم فرمود اگر یار طلبی خدا ایتعالی
ترا بس است و اگر صحبت طلبی کراماً کاتبین ترا بس است و اگر مونس طلبی کلام الله ترا بس است و اگر وعظ طلبی دوستی
موت ترا بس است مقصود ازین آنست که همه وقت بذکر حق مشغول باشد و وظیفه که دارد ترک نیارد
بلکه روز بروز زیاده کند و اگر معاذ الله درویش از وظیفه خود باز ماند آوازه مرگ او در عالم نشر شود
آری ترک اوطایف نقصان الدرجات و اصعب من الموت حکایت آورده اند که آن روز که مجنون
در بیابانی افتاده مانده بود و در کوی لیلی که وظیفه او بود گشت و لیلی را خبر کردند که مجنون مبتلا در دینی
نماند حکایت آورده اند که دو صوفی از شهر خود بملاقات خواجه حسن نوری روان شدند چون
در آن شهر رسیدند می بینند که دو گربه میروند و یکی از ایشان میگوید که خواجه حسن نماند یکی ازان دو صوفی
زبان حیوانات میدانست چون این سخن از گربه شنید در حال پیش دوم صوفی در نمود چون در خانقاه رسیدند
شیخ را زنده دیدند شیخ بشناخت ساعتی پیش نمود صوفیان از حال سفر و در آمدن بشهر و حکایت
گربه بشیخ تقریر کردند شیخ آه برآورد و گفت که امروز وظیفه از وظایف من فوت شده است آوازه مرگ
من بحیوانات هم رسیده است پس ای عزیز من اگر کسی وظیفه کرده است که هزار بار یا دو هزار بار نام محبوب بستاید
عشق آن باشد که روز بروز زیاده کند و نیز میگویند که ملکیت دعا را مشابهت کرده شد بملکیت زمین
چنانکه کسی را لها زمینی را بوجهی از وجوهات تملک در تصرف آرد و زراعت کرده بار بردارد تا آنکه
مشهور شود میان خلایق که این زمین ملک او ست پس اگر پارچه ازان زمین بیاری و دوستی هبه کند
آن موهوب علیه چندگاه بحمایت آن واهب متصرف شود و نفع گیرد و اگر در اوایل او را کسی مناقشه
کند رجوع بواهب کند تا دفع آن خصومت کند و چون بعد از چند سال ملکیت او هم مشهور شود
تواند که وی هم بکسی دیگر تملیک کند همچنین حال است در دعا یعنی بباید که اول در دعای معتبر بوجهی
از وجوه معتبره در اصطلاح اهل دعوت مالک شود تا دیگری را تملیک تواند کرد و اگر بی آنکه در دعا
مالک شده بکسی آن دعا حواله کند فضولی کرده او را در غرور و بلا انداخته باشد و گناه او در گردنش
باقی می ماند زیرا که چون کسی دعای از دعوات معظمه مشهوره خواندن گیرد اکثر آنست که جماعتی از ملایک
و رجال الغیب و مردم جن نزدیک او آیند و تفحص کنند که این کس در تصرف این دعای معظم دست دراز
کرده آیا او را سند حوالتی و حجت تملیکی هست اگر او را علامتی از علامات اجازت و حوالگی یابند و قرین
علامات که حضور دعا نیست شیخ مجیز و ارواح مشایخ مجیزان است به بینند و معاف دارند بلکه معین و ناصر او شوند

و آمین گویند والّا او را ضرر رسانند و از روی غیرت تادیب کنند که چرا بی مناسبتی و بغیر دستگیری و حمایتی در حریم حرم خاص این دعا در آمده است ولهذا نزدیک اهل دعوت مشهور است که فایده خواندن اسمای عظام و دعوات کرام وقتی حاصل شود که حواله از شیخ کامل صاحب تصرف گرفته باشد تا در وقت حدوث حادثات روحانیت آن شیخ دفع حوادث از و کند و ممد و ناصر او باشد والّا بلای بی دوا بر خود اختیار کرده باشد چنانکه والد این ضعیف غفر الله تعالی له در خواندن دعای سیفی جرأت نموده بود و اجازت از مرشدی حقانی نداشت چنان زحمتی رسیدش که دهن او کج شده و مرضی بی دوا عروض کرده که عاقبت در همان مرض بعد چند سال وفات یافت نعوذ بالله من الجرأة ✤

المتن

آفتاب عالم ارشاد و تکمیل است و لیک
ناقص از نقصان خود خفاش و تن اعور شدست

الشرح ارشاد رهبری کردن و لفظ مرشد اسم فاعل از وست و تکمیل با کمالیت خود دیگری را کامل گردانیدن و لفظ مکمل که بر السنه این قوم متداول است مشتق از این است خفاش شب پرک اعور کور در مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره که این طایفه سه قسم اند مقلد و کامل و کامل مکمل مقلد شنوده عمل می کند و کامل از خود تجاوز نمی کند و تربیت جز کامل مکمل نمیتواند نقل است که خواجه عبید الله قدس سره فرموده اند که ارشاد و تکمیل را دو شرط است یکی علم یقین با عمال مقربه دوم رسیدن بانجا که اعمال و اشتغال ظاهری مانع نباید از شهود و آگاهی و قتیکه کسی باین مرتبه رسید او را از بالغان شمرده تکمیل مستعدان باو فرمایند پس مقصود ما ازین بیت همان است که آنجناب پیر کامل و مرشد مکمل است و اینکه بر کسی امر مشتبه است و حقیقت کمالیتش نداند ازان است که او در رتبهٔ اعلای خود مانند آفتاب است در ارشاد و تکمیل و عامهٔ خلق که از جهت دنارت مرتبهٔ خود و نقصان بینش خویش خفاش صفت در رتبهٔ حیرت و ضلالت اند و طاقت دیدن دیدار معنوی او ندارند و راه شناختن حقیقتش نسپارند چنانکه مولانا ثنائی گفته است ✤ بیت

تابان چو شود شعشعهٔ طلعت خورشید   دور است که در دیدهٔ خفاش کند جا

شیخ سعدی شیرازی در گلستان نقل کرده ✤ بیت

نور گیتی فروز چشمه هور   خوش نیاید بچشم موشک کور

طفل بودم از بزرگی پرسیدم از بلوغ گفت در مسطور آمده است پسر نشان دارد یکی پانزده سالگی دوم احتلام سیوم بر آمدن موی زهار اما در حقیقت یک نشان دارد آنکه در بند رضای حق جل و علا بیش ازان باشی که در بند حظ نفس و هر که این صفت در وجود او نیست نزدیک محققان بالغ نیست ✤

رباعی

بصورت آدمی شد قطرهٔ آب   که چل روزش قرار اندر رحم ماند
و گر چل ساله را عقل و ادب نیست   بتحقیقش نباید آدمی خواند

سوال ✤ اگر کسی گوید که شما را از کجا معلوم شده که آنجناب کامل و مکمل است جواب گوئیم از آثار و علامات که در مقامات مرشدان مکمل شنیده بودیم حالا در صحبت شریف آنجناب ظهور همان علامات و

صفات معاینه کردیم عقیدهٔ مرشد مکمل بودن آنحضرت در دلها راسخ شد و ایضاً در شرح بیت
سابق یعنی تا بیان فصل دفان تا آخر مذکور شد که خواجه بهاء الدین نقشبند نتیجهٔ ذکر و تاثیر آن مشروط
بشرط تلقین از پیر کامل مکمل کرده و معلوم بعلت آن ساخته پس چون ظهور نتیجهٔ ذکر و تاثیر آن از بعضی
مریدانیکه از آنحضرت تلقین یافته بودند مشاهده افتاد معلوم شد که آنجناب پیر کامل مکمل است از جهت
دلالت کردن وجود مشروط بر وجود شرط و بعلت دال بودن وجود معلول بر وجود شرط علت و سبب
لازم آوردن وجود ملزوم وجود لازم را فافهم و کذا خواجه احرار قدس سره در فقره از فقرات خود نوشته
که حق سبحانه بنده را بمحض اصطفا برگزیده با کشاد در ابمقام شهود و حضور مشرف گردانیده نفس او را از محل
ظهور و درجهٔ اعتبار بغلبهٔ شهود نور از نظر او اسقاط کرده اینچنین نفس منور شایسته آن هست که آنرا
نجم گویند و قسم باو یاد کرده آید والنجم اذا هوی ای غربت عن محلة الظهور و سقطت عن درجة الاعتبار
فی الحضور و باید دانست که تشبیه حقیقت اولیاء الله با آفتاب شایع است بر السنهٔ بزرگان این قوم چنانکه
مولانا روم فرموده است + بیت

در بشر روپوش آمد آفتاب | فهم کن والله اعلم بالصواب

و ایضاً نور حقیقت اولیاء الله بصورت آفتاب و بتمثیل انجم دیگر گاه در واقعه در رویای صالحه بر طالبان
جلوه گری میکند چنانکه در رسالهٔ اقبالیه مذکور است که رکن الدین شیخ علاء الدوله سمنانی فرمود که روزی
یکی از مریدان سلطان بایزید قدس سره که مردی در حیات بود و کار کرده بود و چنانچه شیخ سیف الدین
باخرزی با او خوش بود و خرقهٔ او داشت و او را در آخر مدت ده سال با ما بود و مرا میگوید که تو چگونه
است که با این خاندان ارادت آوردی و متابعت سلوک جز بایزید کردی گفتم هو این نمیدانم اما
یکنوبت وضو میساختم و در اثنای آن دیدم که دیوار قبله بگشاد و از آن نور فضائی نمود و آسمان و ستاره
و مشتری همینمود پرسیدم که این چیست کسی گفت که این نور سلطان بایزید است چون سانحه شد دیگر آسمان
دیدم که تمام نورانی بود همچو خورشید گفتم این چیست کسی گفت این نور شیخ مجد الدین بغدادی است آن
درویش ازین سخن متعجب شد بعد از آن گفتم این سخن نه با آن گویم که مراتب ایشان بیانی کنم یا ترجیحی می نهم
شیخ مجد الدین را با سلطان بایزید اما هر کسی را که خدای تعالی حواله کرده است بمشربی چون او توجه با آن مشرب
کرد و متابع آن طریق شد خدای تعالی جهت ثبات قدم او را در آن طریق شیخ او را در اعلام انبیاء او
جلوه کند و اگر نه مراتب علی التحقیق در قیامت پیدا شود و نشان علو مرتبه درین عالم جز متابعت حبیب
مطلق صلی الله علیه وسلم نیست هر کس که متابع او مراتب او عالی‌تر و در رسالهٔ والدیه مذکور است که متابعت
او علی حسب الکمال در آن است که متابع را بغیر حق سبحانه هیچ تعلق نباشد فی خزانة الجلالی الخدمت سید السادات
مد الله ظله فرموده‌اند که در نوبت خرقهٔ مشایخ دامت برکاتهم الی یوم الدین پوشانند و دست دهند بحکم
اجازت و نیابت از سلف بپوشانند و ید او ید نیابت باشد و خدمت سید السادات مد الله ظله فرمود
که مرید بر سه نوع است حقیقی و رسمی و صوری حقیقی آن است متبع شیخ است ظاهراً و باطناً و قولاً و فعلاً
رسمی آنکه متشبه است صورةً و معنیً بقدر طاقت و امکان خود و صوری آنکه متشبه است صورةً فقط

دوی هیچ برنخورد از خود و امید باشد که از برکت التشبّه آن قوم نیکبخت گردد و با ایشان حشر شود خان هؤلآء قومٌ لایشقی جلیسهم ؁

المتن

کشورِ کشمیر او را مولد و مسکن شده
مولدِ این مخلصِ او هم همین کشور شده است

الشرح مولدِ حضرتِ مخدومی در کشمیر ببرکتِ حدیثِ نبوی که الرّجال فی القُریٰ قریۂ تیجر نام دیهی است از نواحی ولایت زینه گیر که از شهر تا آنجا مسافت یکروزه راه است و والدِ او عثمان رینه و جدّش زلو رینه که سرانِ قبیلۂ خود که آنرا لون میگویند بوده‌اند و اگر نسبتِ خویشی ایشان با امرای این کشور که معروف بچک‌اند نیز می پیوندد و مردم متموّل و متدیّن و خواننده بوده‌اند و من فقیر پدرِ ایشان عثمان رینه را دریافته بودم که مردی خوش فهم و عالم بمسایل فقهیۂ شرعیه و ابیات بمحل خواننده و خوش صحبت بود و نیز چند صوفی دیدم در همان دِه پرهیزگار و بادب آراسته پرسیدم که این اثر صحبتِ کیست در شما گفتند که ما تربیت کردۂ عثمان رینه‌ایم و یکی از علاماتِ دینداری و اخلاصِ پدرانِ ایشان این بوده که شنیدم هر سال باسم زکوٰة عشرِ حبوب و مواشی و سایر اموال خود بی ملاحظۂ نصابِ وی و بی ملاحظۂ مقدارِ وجوب که در بعضی کم از عشر بوده ادا میکردند و اکثر آن بخانقاه مولانا شیخ اسمٰعیل شامی مرحوم که در شهر شیخِ سنیان آنوقت بود میرسانیدند و نسبت باو اخلاص میکردند و بعضی خویشانِ ایشان در دیه کاچه‌هامه که از قریۂ ایشان بمنزلِ راه دور است دیدم بسیار صالح و همه متورّع و خواننده گفتم این نوع مردم در کوهستان عجب است ایشان اشارت بحضرتِ مخدومی کرده گفتند که این همه آثار برکتِ صحبتِ پدرانِ ایشان است که در خانۂ ایشان مسلمانی را رواجی دیده ما هم متابعت کردیم القصه حضرتِ مخدومی در شهر کلان شده‌اند و سببِ آمدنِ ایشان در شهر این بود که میفرمودند مرا در طفلی دو خصلت قوی بود که حصولِ این احوال نتیجۂ آن دو خصلت میدانم یکی آنکه دوستدار و خواهانِ صالحان میبودم اگرچه در آنوقت نام صلاح هم نمیدانستم ولی این خصلتِ جبلّی بود که هر وقت در خانۂ ما صوفی یا زاهدی آمدی از بازی طفلان پرداخته پیشِ آن می نشستم و با ادایش میگرفتم دیگر آنکه راستگو بودم اگر از اهلِ خانه کسی را ناراستی میدیدم با ایشان جنگ میکردم و دشنامش میدادم اگرچه محارم می بودند و بواسطۂ این پیشِ ایشان شوخ و تند مینمودم و ایشان از آن گرفتنِ من باصلی تعجب میکردند میگفتند که او را با ایشان چه مناسبت است و با آنکه یک پای من اندکی پیچیده بود در کارها چست و چالاک بودم و در تیر و غلوله انداختن و اسپ دوانیدن ماهر بودم که کسان من بشگفت می افتادند الغرض چون مرا بمکتب سپردند روزی از روزها صباح از خانه برآمدم که بمکتب بروم در راه بازی کودکان مرا مشغول ساخت تا وقتِ چاشت رسید سبق ناغه شد پدرم در بازی دید گفت بمکتب رفته بودی گفتم نی اگرچه مرا تا دیبا معلوم بود که اگر نه گویم مرا خواهد زد و بواسطۂ آنکه صدق خوی من شده بود آنچه راست بود گفتم و خود را در جفا انداختم و هیچ عذر نیاوردم پس مرا بخشم بگرفت و بجانه برد چندان زد که نزدیک بهلاکت رسیدم و در بدنِ من تب در گرفت و بیمار شدم و بیماری من بدرازی کشید و در همین بیماری عزم جزم کردم که اگر خدایتعالی مرا صحت بخشد دیگر بازی نکنم و در شهر رفته مدام بخواندن

وعبادت مشغول شوم و خطرهٔ اینجانب آمدن در خاطر نگذرانم پس بدین سبب بعد صحت بکثرت الحاح
او جدّش زینوریته همراه خود بشهر آورده بشیخ فتح الله که خلف و خلیفهٔ مولانا شیخ اسمعیل مرحوم بود سپرده
در آنوقت شیخ مذکور سکونت در خانقاه کلان کوه ماران ایشان داشته تا یکسال پیش خودش نگاه داشته
و خود سبق گفته یک سیپاره خوانانیده بعد ازان در خانقاه شهری ایشان که آنرا پدر بزرگوارش ملک شمس چاک
بنا کرده بود و مکتب داد و صوفیان آن خانقاهش حواله کرده پس در آن خانقاه قریب بیست سال ریاضات شاقه
و مجاهدات فوق الطاقه در خلوت کشیده چنانکه در اثنای شرح مبین گردد ان شاء الله تعالی و ایضاً مولد و
مسکن این فقیر کاتب بوده و جدّ چهارم من مرحوم خواجه شریف گنائی که حالا با اهل و فرزندان مرید شیخ ما ست
و نتوگنائی نام شخصی صالح و اعتباری بوده در زمان سلطان زین العابدین و مولینا عثمان ولی که مشهور
بنجد و میست است در کشمیر عمّ زاده هم شده حالا هر دو ایشان آسوده در مزار سلطان مذکورند و این نیز دال
بر صلاح و معتبری ایشان است و اگرنه در آن مزار هر کس را جا نمیدادند ؛

المتن

این گواهی گو بهر محضر دهید ای جنّ و انس
کین فقیر از جان مرید آن نکو محضر شده است

الشرح درین بیت اشارتی است باظهار مشرف شدن این مخلص بشرف ارادت آن عزیز و افتخار
بدان و اشهاد خلایق بر آن پس محضر اول بمعنی مجلس اسم مکان است یعنی جای حاضر شدن مردمان و محضر دوم
مصدر میمی است یعنی نکو حضور و نکو دیدار پس بر ارباب لباب پوشیده نماند که درین بیت که ناظم اصلحه الله تعالی
شانه نسبت ارادت بجان خود کرده و همه خلایق از جن و ملایک ارض که در جن داخل است و انس که انبیا و
اولیا و رجال غیب همه سابقین و لاحقین دران شامل است برین نسبت فخرکنان گواه ساخته دلالتی
تمام دارد بر کمال اعتقاد او و وفور اخلاص فؤاد او آری ع از کوزه برون همان تراود که دروست ؛
و بهمین اسلوب امام شافعی رح در اظهار اعتقاد خود نسبت باهلبیت رضوان الله علیهم اجمعین و افتخار بدان
بیت عربی گفته است و آن این است ؛

شعر

لو کان رفضاً حبّ آل محمد
فلیشهد الثقلان انی رافضی

یعنی شهادت گواهی دادن و حکم کردن و اعلام کردن و بیان کردن است پس ترجمهٔ بیت آنست که اگر باشد
حقیقت رفض و معنی آن دوستی فرزندان محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم پس گو گواهی دهند یا حکم کنند یا اعلام
کنند و یا بیان فرمایند جن و انس آنکه من رافضیم یعنی من محب فرزندان رسولم چون معنی رفض چنین نیست
من هم رافضی نیم اما محب آل رسول هستم و این معنی مستفاد است بیک قاعدهٔ عربیه که خاصیت کلمهٔ
لو آن است که ثانی یعنی جزا و جواب منتفی باشد بسبب انتفای اول یعنی شرط چنانکه گوئی لو جئتنی
لاکرمتک یعنی اگر تو می آمدی هر آینه من کرم کردم ترا و تو هم نیامدی بسبب آن کرم هم نکردم ازین پس
اینجا حاصل معنی بیت عربی رافض بودن من منتفی است بسبب آنکه معنی رفض و دلالت آن محبت
فرزندان نبی منتفی است بلکه مآل رفض مشهور الآن عند التحقیق بغض اهلبیت است چنانکه شیخ حسین
خوارزمی رح در مذمت رفضه بر سبیل موعظه میفرماید ؛

نظم

ای که داری بغض یاران در ضمیر / نه ود کردی نعمهٔ کام سعیر
تو چه دانستی حقیقت ای فضول / کان یکی دارد کسی وانرا قبول
تا ترا در بغض شان با و منی است / با علی حُبّ تو عین دشمنی است
ای خدا راضی ز تو نی مصطفی است / دشمن جان تو الحق مرتضی است

و گواه ساختن در عبارات عقاید بسیار وارد است چنانکه سید علی همدانی رض در اوراد فتحیه ملکین کریمین را گواه میساخت و میگفت و اشهد بانّا الخ و در دعای دیگر دیده شد که اُشهد والملایکة والنّاس اجمعین علی انّی اشهد ان لا اله الّا اللّه و اشهد انّ محمداً رسول اللّه و در فواید السالکین ملفوظ خواجه قطب الدین آورده است که ارادت دولتی بزرگ و سعادتی شگرف است و از پرتو صفات لاهوتی است نه از صفات ناسوتی است چه صفت مریدی از صفات ذات حق تعالی است بر روح بنده که حضرت حق تجلی بدین صفت کند نور ارادت در دل آنکس ظهور یابد مرید گردد فائده اگر کسی در ارادت صادق باشد و اوراد و وظایف واثق باشد اجمال تمام عقاید اسلام در مضمون این بیت ادا میشود زیرا که چون گفت که من از جان مرید این شیخم پس جمیع اعتقادات که شیخ بتفصیل میداند وی باجمال قبول کرد و اگر بر آن بمیرد و چیزی منافی اسلام و ارادت از و ظاهر نشود بمذهب کسیکه ایمان مجمل را معتبر میدارد حکم کنیم بر صحت اعتقاد اسلام و ایمان و ارادت او چنانکه منقول است که مریدی صادق در خدمت شیخی محقق بود روزی از شیخ پرسید که اعتقادات اسلام بتفصیل نمیدانم می ترسم که نکیر و منکر را چه جواب دهم شیخ بکمال ارشاد و توجهیکه در خود داشت بملاحظه صدقیکه در وی دید فرمود که وقتیکه نکیر و منکر از تو سوال کنند تو در جواب ایشان بگو که من مرید فلان شیخم اعتقاد و دین من اعتقاد و دین اوست و پسندیده باشد ترا از قضا چون اجل او را دریافت یکی از اهل کشف نزد گور او حاضر بود دید که وی همین جواب گفت و ایشان پسندیدند و رها کردند فایده دیگر در وقت خواندن این بیت که در نسبت و ارادت بجان بصیغهٔ ماضی است اگر دل قاری بامعنی موافق باشد عقد و ارادت او می پیوندد و در حلقهٔ مریدان داخل می شود و در وصول برکات و دعای شیخ با ایشان شریک باشد و بتکرار بیت تجدید همین ارادت میشود چنانکه در کتاب قنبایل الاتقیا آورده است که اگر یکی گوید مرید من نه او مرید شیخ باشد زیرا چه ارادت فعل مرید است و او بر آن مقر است اگر شیخ گوید تو مرید منی او گوید من مرید تو نیم مرید او نباشد چه از فعل خود منکر است و هم درین کتاب است که مرید بر دو نوع است اسمی و حقیقی اسمی آنست که پیر او را تلقین کند دیده و نادیده که شنیده و ناشنیده بر سنت و جماعت باش فامّا مرید حقیقی آنست که شیخ او را در وقت تلقین توبه و ارادت بگوید که در صحبت ما باش و ما در صحبت تو باشیم اگر پیر وقت تلقین توبه این نگفت بعد نقل خود مرید را در حال یا در مراقبه این سخن فرمود وی هم مرید حقیقی باشد حضرت مخدومی مد ظله و دوام برکاته علینا این فقیر را در گفتن این قصیده بشارات دادند یکی از آن این است که میفرمودند که من در واقعه دیدم که مشایخ این سلسلهٔ مبارکه با جمعی از اولیاء اللّه دیگر جمع شده روح ترا بتعظیم در دایرهٔ خود نشاندند و ترا دعا و آفرین فراوان کردند خصوصاً این بیت تو این گواهی

گو آنجا بسیار قبول کردند و گفتند که اعتقاد مریدی باید که اینچنین باشد تا مراد حاصل شود و ظهور برکاتِ این عقیدهٔ تو در تو حواله بزمان آینده کردند باز آنحضرت مدظله فرمودند که مهما امکن فکر کرده درین زیادتی کن و منتظر برکاتِ این باش و عجب مپندار که شنیدهٔ شیخ سعدی شیرازی چون این بیت گفت یعنی فرد

برگِ درختان سبز در نظر هوشیار — هر ورقی دفتریست معرفتِ کردگار

یکے از صلحا آنوقت دید که طبقهای نور از آسمان نثار می آید و بر شیخ سعدی می افتد پرسید که این عطیات بسبب چه یافت جواب شنید که بسبب فلان بیت که او گفته بدرگاهِ حق تعالی قبول افتاده و من فقیر از آنوقت که این قصیده بعرض مخدومی رسانیدم چهل بیت بود بعد ازان چون نفسِ مبارکِ آنحضرت را بر زیادتی افتاد من برعایتِ آن نفس مشغول شده تفکر کردم قریب چهار صد و پنجاه بیت تمام شد بعون الله تعالی و ببرکة انفاس عباده المخلصین ❊

المتن

پیر من حقانی است و هست لازم پیرویش
زانکه از بهرِ سلوک او را است چون مسطر شد است

الشرح حقانی منسوب بحقست یعنی سزاوار و لایق رهبریست و در توقیع العارفین آورده است که شیخ برحق اوست که طریق وصول بالوهیت شناخته باشد و در آن سلوک کرده تا مرید از ایدان ارشاد تواند کرد پس سالکِ صادق وصل خواه را بضرورت واجب باشد پیروی او کردن و برپی و اثرِ او کار آن را چون مسطر تصور کرده بی تجاوز و تمایل بجوانب رفتن تا راست بمقصد رسد و در بی راهه نیفتد و راه گم نکند کما قال الله تعالی ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله و در مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره آورده است که رونده این راه بتبعیت اهل الله در ولایت خاصه می در آید و همچنین در سبحة الابرار آورده است حکایتِ آن صوفی و متکلم که متکلم زبانِ استدلال کشاد و صوفی از صفای خود خبر داد **نظم**

فاضلی وادیِ برهان پیمای — در بیابانِ جدل جان فرسای
عمر در بحث و جدل طی کرده — پای یکرانِ عمل پی کرده
نه دلش را ز طریقت نوری — نه سرش را ز حقیقت شوری
صوفئی دید ز آلایش پاک — زده بر چهره آسایش خاک
از ریاضت شده چون موی تنش — سر موئی نه سر خویشتنش
زان لقا بلکه میان شب و روز — بست و با بردوی و حرّ تموز
شد بجنگ آوریش شیر مصاف — زخم زن گشت بشمشیر خلاف
گفت کای خوی تو چون سوی درست — کرده بر صحبت دانایان پشت
باشناسائی خود ساخته — کو خدا را بچه بشناخته
گفت ازان فیض که هر لحظه زغیب — ریزدم بر دل و جان پاک زعیب
گرچه شد موج زنم خاطر ازان — هست گفتار زبان قاصر ازان
فاضلش گفت بدین کشف نهان — چون شوی قاید کوران جهان

گفت من عرف شناسا ورییم | نیست کاری بشناسا گرییم
هر که پی در پی من بشتابد | هرچه من یافتم او یابد
کار من نیست که کس را بجدال | ره نمایم بخدای متعال

و میتواند بود که حق بمعنی رب باشد پس معنی آنکه حقانی است یعنی محقق است و ببصیرت حق را از باطل جدا کننده است و بتحقیق ما یصلح و ما لا یصلح مریدان بحسب مزاج و استعداد هر یک میداند پس آنچه مناسب است استعداد او و ملایم مزاج هر یک بخصوصه حکم کند اگرچه خود آنرا در فعل بیاورده باشد و بر هیچ مرید پیرا فرموده واجب است پیروی فرمان او کردن و اطاعت حکم او نمودن این حکم را هر سطر وار تصور کرده بقدم قلم اطاعت هرگز از وی تجاوز نا کردن تا سلوک است افتد مقصود بعافیت زودی حاصل شود کما قال الله تعالی یا ایها الذین آمنوا اطیعوا الله و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم یعنے ای گروه گرویدگان فرمان برید خدا را در فرایض ها و فرمانبرداری رسول کنید در سنت ها و اطاعت کنید خدا و ندان امر را از شما مراد امرای مسلمانند که رسول صلی الله علیه وسلم در عهد خود تعیین می نمود ثعلبے فرموده که اولی الامر ابو بکر و عمر رض در شان ایشان نازل شده و ابو بکر وراق رح گفت خلفاء اربعه اند و مجموعه صحابه نیز گفتند یا فقها و علما یا ارباب عقول و رای نزد عرفا اولی الامر مشایخ اند و پیران طریقت که بتربیت اهل سلوک اشتغال می نمایند و سالک را فرمانبرداری ایشان لازم است +

رباعی

هر که سر بر خط فرمان دلیلے ننهد | کی میسر شودش روی براه آوردن
هر که خواهد بسر منزل مقصود رسد | بایدش پیروی راه نمایان کردن

کذا فی تفسیر الکاشفی و در شمایل الاتقیا آورده است که هر کاری که پیر مرید را فرماید آن خلعت الٰہی باشد که بدو میدهد هر جا که مرید باشد در حمایت آن خلعت میباشد و نیز شاید که مراد بحق اسم الله تعالی باشد پس معنی آنکه حقانی است یعنی از خود فانی و بحق باقی است پس حکم او حکم حق باشد و اجیب الامتثال و تخلف آن موجب کفر و ضلال کما قال الله الکبیر المتعال و من یطع الرسول فقد اطاع الله برای آنکه رسول بطاعت خدا میخواند بامر خدا پس فرمانبرداری او فرمانبرداری حق باشد و در بحر الحقایق آورده که رسول الله صلی الله علیه وسلم بوصف فنا فی الله و بقا بالله موصوف بود و کسیکه بدین صفات قایم باشد هر آینه خلیفة الله بود و پس خلافت حق مر آنحضرت را قایم بوده در هر معامله که با خلق می نمود کما قال الله و ما رمیت اذ رمیت و لکن الله رمی و ان الذین یبایعونک انما یبایعون الله و طاعت چنین خلیفه بی شایبه و شبهه طاعت مستخلف است +

نظم

چون تهی شد از خود و پر شد ز دوست | پیشگی فرمان این فرمان اوست
ما رمیت فاش گوید بر ملا | که بیفکندی تو افکندیم ما
تو در افکندن نه جز آلتے | فعل فاعل را بود بی علتے
عقل اینجا ره ندارد و هم نیز | چشم بکشا لب فرو بند ای عزیز

کذا فی تفسیر الکاشفی و پوشیده نماند که معنے پیروی در توجیه اول موافقت کار شیخ است و در توجیهین آخرین

آخرین الطاعت گفتار شیخ وقاری را ازین بیت نصیب خود که امید واری برکت اقرار بحقانیت پیراست و عزیمت استقامت بر پیروی او که رسانده بمرتبهٔ حقانیت است باید داشت و فی الرسالة القشیریة قال سهل کل فعل یفعله العبد بغیر اقتدار فهو عیش النفس و کل فعل یفعله بالاقتدار فهو عذاب النفس ؛

المتن

وقت بیعت چون ید بیضای آن عیسی نفس
داد دستم در زمان دل زنده و الوٰ رشد است

الشرح فی شمایل الاتقیا معنی ارادت خواست است که یکی خواهد که مرید شود و معنی بیعت آنکه این خواست را مشیت مقرون گرداند یعنی شیخ بر حق وسیله نماید که یا ایها الذین آمنوا واتبغوا الیه الوسیلة الخ و آیت دیگر ید الله فوق ایدیهم معنی وسیله در تفسیر سکب قول این است الوسیلة الی الله التقرب الی الفقراء کما قال النبی صلی الله علیه وسلم من اراد ان یجلس مع الانبیاء فلیجلس مع العلماء و من اراد ان یجلس مع الله فلیجلس مع الفقراء مراد از فقرا مشایخ و مرشدین هادین است هرگاه که وسیله سوی حقتعالی طالبان را بواسطهٔ قرب مشایخ باشد پس ارادت و بیعت با شیخ حقیقی واجب و لازم آید کما قال الله تعالی ان الذین یبایعونک انما یبایعون الله ید الله فوق ایدیهم فمن نکث فانما ینکث علی نفسه و من اوفی بما عاهد علیه الله فسیوتیه اجراً عظیماً یعنی آن کسانیکه بیعت کردند با تو ای محمد با یمان آوردن و الطاعت او امر و نکرت نواهی حقیقةً ایشان بیعت کردند با حقتعالی در حالت بیعت ید قدرت الهی بر دستهای ایشان بوده است هر که این عهد و بیعت بشکند هر آینه او بر نفس خود شکسته باشد یعنی ضرر آن بنفس او رسد هر که آن عهد را وفا کند او را اجر بسیار دهند حدیث سیدسادات مدظله فرمود عن عوف بن مالک الاشجعیؓ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا یبایعون رسول الله فقالوا علی ما یبایعک قال ان تعبدوا الله ولا تشرکوا به شیئاً و صلوا صلوات الخمس و تطیعوا ولا تسالوا الناس شیئاً قال الراوی فقد رایت بعض اولئک النفر یسقط سوط احدهم فلا یسال احداً ان یناوله ایاه روایت میکند عوف بن مالک الاشجعیؓ که رسولؐ جماعتی را بطریق استفهام فرمود آیا بیعت نمی کنید رسول خدا را گفتند بچه بیعت همی کنیم ترا رسولؐ فرمود بپرستید خدا را و شریک نیارید بهیچ چیز و پنج وقت نماز بگذارید و فرمانبردار باشید و نخواهید از مردمان چیزی راوی حدیث گفت که بدرستی بعضی ازان جماعت دیدم که تازیانه از دست ایشان افتاد و نخواستند از هیچ یکی تا بردست او دهد من خزانة الجلالی فاما تجدید بیعت که مریدان با مشایخ میکنند این را سندی تمام است فی الفواید السالکین ملفوظ خواجه قطب الدین وقتی حضرت رسالتؐ امیر المومنین عثمانؓ را بر مکیان برسالت فرستاده بود آوازه خواست که امیر المومنین عثمانؓ را مکیان کشتند رسول علیه السلام اندوهگین شد آنزمان رسولؐ در زیر درختی نشسته بود یاران را برای محاربه بمکیان نامزد میکرد و بیعت میکنانید و این بیعت را بیعت رضوان هم گویند و آن درخت را شجرة البیعة هم گویند در باب این یاران این آیت نازل شد لقد رضی الله عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرة چون یاران روان

شد ند یاری ابن رکوع باز گشت گفت یا رسول الله من در باطن خطره بود آن دفع شد تجدید بیعت خواهم
کرد رسول علیه السلام او را تجدید بیعت کنانید برین قضیه اگر مریدی صغیره یا کبیره در وجود می آید التماس مرید
شیخ هم تجدید بیعت می کنانند که از محاربه نفس و شیطان وی بگردانند واز سر تایب شود واگر شیخ حاضر
نباشد با خرقه و تسبیح و با جامهٔ شیخ که با مرید رسیده باشد تجدید بیعت کند قال علیه الصلوة والسلام التائب
من الذنب کمن لا ذنب له سر اینمعنی است فی مشکوة المصابیح عن عبادة ابن الصامت قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم وحواله عصابة من اصحابه بایعونی علی ان لا تشرکوا بالله شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا
تقتلوا اولادکم ولا تاتوا ببهتان یفترونه بین ایدیکم وارجلکم ولا تعصوا فی معروف فمن وفی منکم فاجره
علی الله ومن اصاب من ذلک شیئا فعوقب به بذالک فی الدنیا فهو کفارة له ومن اصاب من ذلک
شیئا ثم ستره الله فهو الی الله ان شاء عفا عنه وان شاء عاقبه فبایعناه علی ذلک متفق علیه فی الجزو
الخامس ومن یخرج بیته مهاجرا الی الله ورسوله ثم یدرکه الموت فقد وقع اجره علی الله وکان الله غفورا
رحیما المبایعه علی الاسلام عبارة عن المعاقدة والمعاهدة علیه وسمیت بذلک تشبیها بالمعاوضة المالیة
کان کل واحد منهما یبیع ما عنده من صاحبه فمن طرف رسول الله صلی الله علیه وسلم وعد الثواب ومن طرفهم التزام
الطاعة وقد یعرف بانها عقد الامام العهد لما یامر الناس خص القتل بالاولاد لانه قتل وقطیعة رحم فالعنایة
بالنهی عنه اکد لانه کان شایعا فیهم قوله بین ایدیکم وارجلکم خصهما لان معظم الافعال یقع بهما ویحتمل ان یکون
المراد بما بینهما القلب لانه هو الذی یترجم اللسان عنه ویحتمل ان یکون بین ایدیکم ای فی الحال وارجلکم ای
فی الاستقبال لان السعی من افعال الرجل نقلست که امام جعفر صادق رض روزی با موالی خود نشسته بود
ایشانرا گفت بیائید تا بیعت کنیم وعهد بندیم که هر که از میان ما در قیامت رستگاری یابد همه را شفاعت
کند ایشان گفتند یا ابن رسول ترا چه حاجت بشفاعت ما که جد تو شفیع جمیع خلایق است صادق گفت
که من با این افعال خود شرم دارم که در روی جد خود چون نگرم تذکرة الاولیا فی تذکرة الاصفیاء روی
عن علی کرم الله وجهه بایعنی رسول الله صلی الله علیه وسلم والبسنی رداء من راسه فقلت ما هذا
یا رسول الله قال هذا صلة بینی وبینک یا علی لیکون هذه سنة للفقراء اهل الطریقة بدین حدیث بیعت وارادت
از مشایخ ثابت شد الی هنا نقل من شمایل الاتقیا قوله ید بیضا معنی ید دست است و معنی بیضا آفتاب
یعنی دست آفتاب صفت او یا دست او که خود آفتاب معنوی است مانند دست موسی پیغمبر ع
که در ظاهر نیز آفتاب می نمود کما قال الله تعالی واضمم یدک الی جناحک تخرج بیضاء من غیر
سوء دم عیسی نفس معنی نفس دم است یعنی بادیکه از طرف دهان و بینی بیرون می آید و مراد اینجا کلمه
الیست که عیسی صلوات الله علیه در صورت مرغان از گل ساخته می دمید و زنده می ساخت یا دعای
مستجاب او که بدان امراض از مریضان دور می انداخت پس اینجا تشبیه است که اداة تشبیه حذف کرده
شده است یعنی همچو عیسی پیغمبر است در نفس که دلهای مردگان غفلت بالنفس نصایح موثر زنده میساخت
و مر مریدان ظاهری و باطنی مریدان بدعوات مستجابه خود دور می انداز د و این الفاظ بر السنه شعرا
بسیار متداول است چنانکه فصیحی گفته ع حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری

امّا باید دانست که این صفات در صفتِ غیر اولیا بطریق مجاز و مبالغه آمده است امّا در مدح اولیا محمول بطریق حقیقت است بی مجاز و مبالغه زیراکه چون ایشان از صفاتِ خود فانی و باقی بصفات حق شده اند هر تصرف که در اشیا می کنند بقوت و قدرتِ خدا تعالی می کنند پس اقتدار و تمکّن هر کرامت دارند اگرچه باقتضای حکمت و مصلحت گاهی ظاهر کنند و گاهی نکنند و برخی ظاهر کنند و برخی نکنند چنانکه در کلامیکه از مثنوی سلطان ولد در شرح بیتِ بار کالله من مقاماتِ مشایخ خوانده ام نوشته می شود واضح گردد ان شاء الله تعالی داد دستم یعنی حاصل شد مراد در زمان یعنی در همین وقت دل زنده از مردگی غفلت و انوار تجلّی صفت مریدی حق شده یعنی دل بدین دو صفت متصف شد و هست جان بر آن دو صفت باقی زیراکه در مرصاد العباد است که مریدی صفتِ ذاتِ حق است و تا حقتعالی بدین صفت بر روح بنده تجلّی نکند عکس نور ارادت در دلِ بنده پدید نیاید و مرید نشود پس چون مریدی معلول علّت تجلّی بود موجود شد بضرورت لازم آمد که تجلّی صفتِ مریدی حق موجود شده باشد دلالت وجود المعلول علی العلّة واللّازم علی الملزوم فائده فی شمایل الاتقیا شرایط پیوند کردن با مشایخ طالب ارادت باید که غسل کند و از خانهٔ خود به نیتِ پیوند مخصوص بحضرتِ شیخ احرام بندد و در صحبتِ یاری صاحب پیوند نزدیک شیخ رود تا آداب پیوند و ارادت آوردن بیاموزاند و بعد پیوند شکرانه پیش شیخ آرد بدانچه مقدور باشد بعده با صحاب مجلس و خادم مصافحه کند و منتظر باشد تا شیخ از اوراد و نوافل چه فرماید پس شیخ چه فرماید تا وقتِ مردن بی ناغه آن را بجا می آرد من المهد الی اللحد سرّ این معنی است یعنی آنچه پیش شیخ روز پیوند اوراد و نوافل بر گیرد تا موت آن را ترک نکند مراد من المهد آنست که از آن روز که از شیر خوارگی ارادت برون آید بعده تا ببلاغت ارادت خواهد رسید فی تفسیر الزاهدی در نزول الآیة فی جُندع ابن ضمرة و هو کان ابن مائة سنة فلما سمع الآیة ومن یهاجر فی سبیل الله دعا ابناه وقال لی اریدالهجرة فقالوا انت شیخ کبیر ضعیف فقال لا خداوند عزّ وجلّ کسی را معذور داشته است که برابر زمین حیله نتواند کردن و من حیله توانم کردن محفّه ساخت و کس ها بمزد گرفت و از مکّه بتعظیم رسید اجل فراز رسید گفت مرا بر زمین نهید وقت رفتن آمده است دست راست بیرون برد گفت یارب این است رسول مرا که بسوی رسول تو و یار از حال من خبر دهد این دستِ من و این دستِ رسول تو است و این دستِ چپ من دستِ من است بیعت کردم با رسول تو هرچه وی فرموده است دستِ راست بر دستِ چپ نهاد جان از وی جدا شد خبر بمصطفی و یاران رسید گفتند حال وی چگونه است این آیت آمد ومن یخرج من بیته مهاجرًا الی الله ورسوله ثم یدرکه الموت فقد وقع اجره علی الله کلمه علی وقع للمبالغة فی تحقیق الوعد وکان الله غفورًا ان قعد قبل الخروج رحیما باعطاء اجر المهاجرین نصیب مطالعه کنندهٔ این بیت آنست که اگر منور بنور ارادت و بیعت با شیخ محقق شده باشد شکر آن بجا آرد و در وفای عهد و ادای اوراد و وظایف مداومت مینماید و اگر نه بعد از شنیدن این هم خود را از ظلمت بی پیری و بی رهی رها ندارد چنانکه حضرت جامی گفته

بیت

راه بس باریک شب تاریک دزدان در کمین | بی دلیلی عزم ره کردن دلیل بی رهی است

المتن

این کلاهِ پوستین وین خرقهٔ پشمین که داد
بنده را به از قبای شاهی و افسر شد است

الشرح در کتابِ اسرار الاولیاء آورده است که برهان الاولیا شیخ فرید الحق والشرع والدین المعروف بشکر گنج رح فرمود که ای درویش اصل کلاه از حضرتِ ربوبیت است که جبرئیل علیہ السلام آورده گفت یا رسول الله فرمان میشود که این کلاه بستان و بر سرِ خود بنه بعده هر کرا بدانی بوی بده و خلیفهٔ خود گردان پس رسول علیہ السلام آن چهار پر کاله کلاه بر سر داشت بعد ازان امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی الله عنه پیش او بود یک پر کاله کلاه که یک ترکی بود فرود آورد و بر سرِ او نهاد و کلاه دوم دو ترکی بود بر سرِ امیر المومنین عمرِ خطاب رضی الله عنه نهاد و کلاهِ سوم سه ترکی بود فرود آورد بدستِ مبارکِ خود بر سرِ عثمانِ عفان رضی الله عنه نهاد و فرمود یا عثمان این کلاه تست هر کرا بدانی از اهلِ صفّه این کلاه او را بدهی که مرا فرمان بود که کلاه چهار ترکی علی را بدهی انگاه شیخ فرمود ای درویش کلاه آنکس در سر نهد وا واز دنیا و آنچه از دنیاست بیزاری دهد واز صحبتِ اغنیا و ملوک امرا بیزار باشد و اجتناب کند و آنچه حقِ طاقیه است بجا آرد تا فردا از رسول الله صلی الله علیه وسلم واز خلفای او واز مشایخ طبقات شرمنده نگردد و هم در آن کتاب است که سخن در ذکرِ طاقیه میرفت شیخ بلفظِ مبارک راند که ای درویش طاقیه بر دو نوع است بروایت ابو یوسف قاضی رحمه الله اول طاقیه ایست که او را لاطیه گویند و دوم طاقیه که آنرا ناشزه گویند اما ای درویش آنرا که لاطیه گویند آنست که بر سر متصل باشد و آن طاقیه را رسول علیه السلام بر سر نهاده واهلِ صفّه همه آنرا اختیار کرده اند و اما طاقیه که آنرا ناشزه گویند آنست که بر سر متصل نباشد یعنے بلند و افراشته باشد و آن طاقیه سیاه است که بعضے از مشایخ آنرا بر سر نهند و ابو یوسف قاضی رح گاهی آنرا بر سر نهاده و هم در آن کتاب است که شیخ مذکور قدس سره فرمود که در سلوکِ اولیا نوشته دیدم که هر طاعتی و عبادتے و مجاهده که صاحبِ کلاه کند همان مقدار او در سایهٔ رحمت خدا ایست عزّ و جل زیرا که طاقیه سایبانِ رحمت است او فردای قیامت چون آن صاحبِ طاقیه برخیزد آن کلاه حجابے شود میان او و میان آتش دوزخ پانصد ساله راه بعد ازان فرمود که ای درویش وقتی از واصلے پرسیدند که مرد بخدا کی رسد فرمود که شنیدم که مرد بخدا رسد تا کلاه نپوشد و دستِ پیری نگیرد و در پوشیدن کلاه مجاهده بسیار نکند بعد ازان فرمود که ای درویش از خواجه ابراهیم ادهم پرسیدند که سعادتِ دین و دنیا در چه چیز است گفت شنیدم از لفظِ مبارکِ حسن بصری رح که سعادتِ دین و دنیا یافته باشد انگاه فرمود که ای درویش وقتی صاحبِ طاقیه در کار رضای حق مشغول نبود چون از آنکار فارغ شد هاتفی آواز داد که مدّعی کذّاب کلاه رسول الله بر سر می نهی و فعل چنین کنی یا ازین فعلِ قبیح باز آی و یا کلاه از سر فرود آر و بکار کنان کلاه بسپار تا حق آن بگذارند همین که شنید داعیهٔ حق در کارِ او شد آن شخص ازان کار توبه کرد و بکلّی باز گشت بعد ازان فرمود که آن درویش بخانه کعبه رفت و معتکف شد چهل سال همانجا بود و آخرِ وقت چون نقل کرد مدفنِ او همانجا شد در کتابِ روضة الاحباب که رسول الله صلی الله علیه وسلم اکثر عمامه بر طاقیه پیچیدے و گاه بی طاقیه بستی و گاه با طاقیه

بی دستار اکتفا نمودی و لباس هرچه میسر میشد از پیراهن و سراویل و ردا و ازار و جامهٔ معلم
و ساده قبا و پوستین می پوشید و در ذخیرة الملوک آورده است که ابن عباس رض روایت کرد که آن روز که
رسول صلی الله علیه وسلم وفات یافت بر تن مبارک او پیراهن پشمین بود و دوازده پیوند بدان دوخته
بودند که بعضی پیوند از آن پیوندها از پوست گوسفند بود و حضرت مخدومی مدظله میفرمودند که ما در عالم
غیب اقوام و طوایف مختلفه مشاهده می کنیم و می بینیم اکثر اوقات که تارکان و زاهدان ایشان کلاهی
از پوست یا خرقه از پوست میپوشیدند و ایشان با ترک و تفرید تمام در تسبیح و تحمید و تهلیل و تکبیر و تمجید بخدا مشغول
میباشند که سخن لایعنی هرگز بر زبان ایشان نرود و بعضی را خواب و خور اصلا حاجت نبود مع هذا
ذاکران و زاهدان نوع بشر را بسیار مشتاق میباشند و رعایت تعظیم می کنند در مجالس ذکر ایشان می آیند
و در ذکر شریک ایشان میشوند و جاییکه رفت و روب داده و خوشبویی بکار برده باشد آنجا نیز حاضر شوند
و دعا کنند بجهت آنکه این لباس زاهدان و تارکان دنیاست چنانکه وقتی در زمان میرزا حیدر مغفور
مغلی دیدم کلاه پوستین بی دستار بر سر نهاده و بر اسپی سوار شده از دور می آمد دنبال او یک دو مرد غیبی
باو نظاره کنان تا نزدیک ما رسیدند نظر در مرد کردم غافلی عامی بود در شگفت افتادم که این متدینان
بدنبال غافل چرا میروند از ایشان پرسیدم جواب گفتند ما را نظر بر کلاه است نه بر وی پس بنا برین مقدمات
حضرت مخدومی را وقتی پوستی سفید پشم دار از جایی رسید آن را کلاهی ساخته اند و آستریش از پارچه
پشمین داده اند از جهت آستر گران شد و پشم دراز آن هم نمایشی داشت تا بعضی اکثر بی دستاری پوشیدند
و سوار شده هر جا می خواستند میرفتند و نظاره کردن غیبیان دیده هم در روی هم در کلاه او خوشحال میبودند
این فقیر را در ایام بیعت طاقیه و دستار از شال عنایت کرده بودند فرمودند که علی الدوام با شملهٔ دراز
پوشیده باشی فقیر سالها توفیق اطاعت فرمان آنحضرت یافته بودم و بران استقامت ورزیده روزی
فرمودند که ترا بر شمله و دستار عادت شده و در عبادت عادتی چندان برکت نباشد ترک عادت باید کرد
که الاراده ترک العادة ؛

رباعی

پیری دیدم ز نقش هستی ساده — در لجهٔ بحر نیستی افتاده
گفتم که اراده چیست ای آزاده — فرمود که ترک کل علیه العاده

گفتم سمعا و طوعا پس فرمودند که مرا اشارت مشایخ رسید که این طاقیهٔ پر برکت را با این درویش
مخلص ده تا حق او ادا کند بی دستار پوشیده و بشرف متابعت این نوع سنت نبوی نیز مشرف شود
که آنحضرت صلی الله علیه وسلم گاه گاه طاقیهٔ بی دستار هم پوشیدند چنانکه بالا مسطور است پس من فقیر
فی الحال بسر و دیده قبول کردم و بر آن چندگاه استقامت ورزیدم تا روزی فرمودند که برین هم
عادت نباید کرد حالا باز دستار با شمله پوشیده باش و این طاقیهٔ پر برکت را نگاهدار همچنان کردم
تا روزی خدمت ریگو دار صاحب واقعه که مرید خاص آنحضرت است آمد که من در واقعه برکات آن طاقیه
بسیار دیدم و اشتیاق بیحد دارم اگر عنایت کرده شود از کمال مخلص نوازی بدیع نخواهد بود فرمودند
حضرت مخدومی باو داده آمد و حضرت مخدومی طال عمره این فقیر را در خرقه پوشیدن نیز عادت کردن

نداوند و بیک خرقه نمانند و لیکن در وقت گفتن این ابیات خرقهٔ پشمینه در بر این فقیر بود
فی خزانة الجلالی و نیز مخدوم مدظله فرمود که سنت است که دستار را استاده بندند مگر آنچنان کسی باشد
که بایستادن او جمیع مجلس ایستاده شود او را شاید که نشسته بندد و دنبالهٔ عمامه را پس پشت اندازد
مقدار یک بلشت و بعضی گفته اند تا میانهٔ پشت و بعضی گفته اند تا میانهٔ جلوس و خدمت مخدوم
مدالله ظله فرموده که درویشان دنبالهٔ عمامه را پیش سینه دنبالهٔ جیب اختیار کرده اند تشبیه بحیات
ممات می کنند در زاد الفقها گفته است ان المیت اذا کان شریفاً او عالماً یعمم و یجعل ذنبه الی
جانب الصدر الایسر فهو شبهوا انفسهم بالاموات یعنی اشراف قوم را بعد از ممات دستار بندند
و دنبالهٔ عمامهٔ او را در پیش اندازند از جانب جیب و نیز خدمت مخدوم فرمودند که درویشی بدین نیت
نیز دنبالهٔ عمامه در پیش اندازد که هنوز کاری در پیش دارم در شمایل الاتقیا آورده است که خرقه پنج است
اول خرقهٔ ارادت است که روز بیعت شیخ مر مرید خود را بدهد و توبه کند و بصلاح و تقوی در آرد
دوم خرقهٔ محبت است که پیر بعد ارادت مرید را کلاه یا جامه بشفقت دهد آن جامه نیز از برکت و
نعمت خالی نباشد سوم خرقهٔ تبرک است که شیخ جز مرید دیگری را بالتماس آن کس عطا کند چهارم خرقهٔ
صحبت است آنکه شیخ در حالت حیات خود مرید را قابل نعمتهای دیگر داند او را بشیخی کامل صحبت
فرماید تا او ضایع نماند و بدان نعمت رسد و تواند بود که مرید را هم در خواب اشارت فرماید تا صحبت آن
شیخ کند پنجم خرقهٔ حقیقی است که شیخ بمرید خاص دهد و بمصالح ظاهر و باطن او دینی و دنیوی آن
مرید را از قلیل و کثیر متکفل باشد تا آن مرید را بحق رساند فاما کسی نداند که شیخ وقت ارادت آوردن
ازین پنج خرقه خرقهٔ حقیقی بکه میدهد که آن میان حق و شیخست و تواند بود که اگر مرید قابل ازلی باشد
در روز ارادت او را خرقهٔ حقیقی دهد و اگر نه بتدریج او را بکمالیت رساند بعده خرقهٔ حقیقی دهد انتهی
کلامه اینجا میخواستم در فضیلت خرقه اهلیت آن و اوقات آن نقلی چند نویسم خوفاً عن الاطلال
دست ازان باز داشتم اگر کسی را هوس آن باشد در کتب قوم مثل عوارف و کشف المحجوب مطالعه کند
و مصراع دوم اظهار شکر نعمت درویشی است بنده را تا آخر یعنی در دل این بنده محکوم شیخ این
خرقه را از خلعت شاهی بهتر است و این کلاه از افسر که تاج سلطانی است اولیتر و وجه اولیت
آن لباس برین لباس نظر باخرت ظاهر است زیرا که در لباس درویشی ثواب بیحساب است و در لباس
شاهی حساب و عذاب اما درویشی ارباب عقول در دنیا هم اولیت است زیرا که در درویشی فراغت
خاطر و سبکباری است و در پادشاهی شغل و غوغای خلایق و گرانباری و خوف زوال چنانکه
امیر خسرو فرموده

بیت

کوس شه خالی و بانگ غلغلش در سراست — هر که قانع شد بخشک و تر شه بحر و بر است

بزرگی دیگر فرموده

بیت

تاج سلطانی مرصع پر ز لعل و گوهر است — ترک او بهتر که در هر ترک او دردسر است

نصیب قاری ازین بیت آنست که مایل بدرویشی باشد و از لباس درویشان عار ندارد و از صحبت

اغنیا و خدمت سلاطین و امرا بیزار باشد و بچشم حقارت در درویشان ننگرد که گفته اند

بیت مبین حقیر گدایان قوم را کین قوم — شهان بی کمر و خسروان بی کله اند

المتن

در جهاد نفس شد چون جبّه این خرقه ام
هم عصا چون نیزه و این طاقیه مغفر شدست

الشرح فی العوارف الصوفی لا یفارقهم العصا و هذا ایضاً من السنة روی معاذ بن جبل رض قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم ان اتخذ منبراً فقد اتخذه ابراهیم و ان اتخذ العصا فقد اتخذها موسی روی عن عبد الله ابن عباس رض انه قال التوکی علی العصا من اخلاق الانبیاء کان لرسول الله صلی الله علیه و سلم عصاً یتوکا علیها و یامر بالتوکی علی العصا باب فضل العصا قال الفقیه ابو اللیث روی میمون ابن مهران عن ابن عباس رض قال امساک العصا سنة الانبیاء صلوات الله علیهم و علامة المومنین و قال الحسن البصری فی العصا ست خصال سنة الانبیاء و زین الصالحین و سلاح علی الاعداء یعنی الکلب و الحیة و غیر ذلک و عون للضعفاء و غم المنافقین و زیادة فی الحسنات و یقال اذا کان المومن مع العصا یهرب الشیطان منه و یخشع منه المنافق و الفاجر و یکون قبلة اذا صلی و قوة اذا اعیا و فیها منافع کثیرة کما قاله تعالی فی قصة موسی علیه السلام قال هی عصای اتوکا علیها و اهش بها علی غنمی و لی فیها مارب اخری نقل من بستان ابو اللیث و در شمایل الاتقیا آورده است که مصافحه کردن با مشایخ و علمای متدین و عصا در دست گرفتن بعد چهل سالگی از حمایدست است و مکفر ذنوب صادره اوست پس حاصل معنی بیت در جهاد نفس که جهاد اکبر است این خرقه و طاقیه که شیخ محقق با بصارت بحسب وقت این فقیر و مناسب حال و مقام او را حواله فرموده مانند جوشن و خود شده است که زخم نفس و شیطان را حجاب شده و این عصا که لطف نموده چون نیزه شده است که نفس با و کشته شود و قید کردیم که شیخ محقق با بصارت بحسب وقت این فقیر را داده زیرا که گاه باشد که همین اسباب اگر بهوای نفس و بطریق رسم و عادت گرفته شود ممد نفس و شیطان شود پس در چنین وقت شیخ با بصارت را واجب باشد که مرید با تسلیم ازین اسباب مجرد سازد چنانکه در عوارف آورده است که سر الخرقة ان الطالب الصادق اذا دخل فی صحبة الشیخ و سلم نفسه الیه و صار کالولد الصغیر مع الوالد تربیة الشیخ بعلمه المستمد من الله تعالی بصدق الافتقار و حسن الاستقامة و یکون للشیخ بنفوذ بصیرة الاشراف علی الباطن فقد یکون المرید یلبس الخشن کثیاب المتقین المتزهدین و له فی تلک الهیئة من الملبوس هوی کامن فی نفسه لیری بعین الزهاد فاشد ما علی هذا لبس الناعم سوی و للنفس هوی خفی و اختیار فی هیئة مخصوصة من الملبوس فی قصر الکم و الذیل و الطول و خشونته و نعومته علی قدر رجاءها و هواها فیلبس الشیخ لمثل هذا الراکن الی تلک الهیئة ثوبا یکسر بذلک علی هیئة نفسه هواها و غرضها و قد یکون علی المرید ملبوس ناعم او هیئة فی الملبوس تشربت النفس تلک الهیئة بالعادة فیلبسه الشیخ ما یخرج النفس من عادتها و هواها فتصرف الشیخ فی الملبوس کتصرفه فی المطعوم و کتصرفه فی صوم المرید و افطاره و کتصرفه فی امر دینه الی ما یری له من المصلحة من دوام الذکر او دوام النفل بالصلوة او دوام الخدمة و کتصرفه فیه برده الی الکسب او

الی الفتوح او غیر ذلک فللشیخ اشراف علی الباطن و تنوع الاستعدادات تنوعت مراتب الدعوات
قال اللہ تعالیٰ اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فالحکمۃ رتبۃ فی الدعوۃ والموعظۃ
کذلک والمجادلۃ کذلک فمن یدعی بالحکمۃ لا یدعی بالموعظۃ ومن یدعی بالموعظۃ لا یصلح دعواتہ بالحکمۃ
وہکذا الشیخ یعلم من ہو علی وضع الابرار ومن ہو علی وضع المقربین ومن یصلح لدوام الذکر ومن لا یصلح
ومن یصلح لدوام الصلوۃ ومن لا یصلح ومن لہ ہوی فی التخشن او فی التنعم فیخلع المرید من عادتہ ویخرجہ من
مضیق ہوی نفسہ ویطعمہ باختیارہ ویلبسہ باختیارہ ثوبا یصلح لہ ویداوی بالخرقۃ المخصوصۃ والہیئۃ المخصوصۃ
داء ہواہ وہ یتوجی بذلک تقریبہ الی رضی مولاہ فالمرید الصادق الملتہب باطنہ بنار الارادۃ فی بدو امرہ
وحدۃ ارادتہ کالملسوع الحریص علی من یرقیہ ویداویہ فاذا صادف شیخا انبعث من باطن الشیخ صدق
العنایۃ بہ لاطلاعہ علیہ وینبعث من باطن المرید صدق المحبۃ بتالف القلوب وتشام الارواح وظہور السابقۃ
فیہما باجتماعہما للہ فی اللہ وباللہ فیکون القمیص الذی یلبس المرید خرقۃ تبشر المرید بحسن عنایۃ الشیخ
بہ فیعمل عند المرید عمل قمیص یوسف عند یعقوب علیہما السلام معلوم باد کہ سالہاست کہ من فقیر واماندہ
مرکب نفس را در میدان ہوا و غفلت و عطلت ماندہ از شیخ محقق با بصیرت خود این تقریرات بلکہ ازین
بار بکثیر شنیدہ و معاملہ او با مریدان اہل تسلیم خود برموافقت این بیان دیدہ بی آنکہ این کتب را
در ظاہر مطالعہ کردہ باشد بلکہ بمحض علم لدنی و کشف موہوبی اما و احیانا و اتفاقا کہ در چندین سال
مرید صاحب ورد برخاستہ از جمیع قیود با تسلیم چنانکہ می باید و تصرفات او تحمل تواند کرد نیافت چنانکہ
بزرگی گفتہ

رباعی

مارا نہ مرید وردخوان میباید	نی زاہد و حافظ قرآن میباید
صاحب دردی سوختہ جانی باید	آتش زدہ بخانمان می باید

الحمد للہ علی ما انعم علی بصحبۃ مثل ہذا الشیخ وتصدیقہ واستغفر اللہ من تقصیری فی خدمتہ واداء حقوقہ
وتسلیمہ وتحمل تصرفاتہ وایضا فی العوارف فاما خرقۃ التبرک یطلبہا من مقصودہ التبرک بزی القوم
ومثل ہذا لا یطالب بشرائط الصحبۃ بل یوصی بلزوم حدود الشرع ومخالطۃ ہذہ الطایفۃ لیعود علیہ
برکتہم ویتادب بآدابہم فسوف یرقیہ ذلک الی الاہلیۃ لخرقۃ الارادۃ فعلی ہذا خرقۃ التبرک مبذولۃ
لکل طالب وخرقۃ الارادۃ ممنوعۃ الا من الصادق الراغب فی خزانۃ الجلالی چون کسی بحد
السیادات منبع العلم والعبادات نفع اللہ المسلمین بطول بقائہ بہ نیت ارادت می آمد خدمت
مخدوم مد اللہ ظلہ میفرمود کہ من از آنہا نہ ام کہ کسی را مرید گیرم فاما عقد اخوت کنیم بحکم حدیث
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا اخوان الخیر فان اللہ حیی یستحیی ان یعذب الرجل بین یدی اخوانہ
یعنی برادران دینی بسیار گیرید کہ خدا تعالی کریم است از کرم او نسزد کہ عذاب کند مرد را پیش
برادران او مخدوم رضدست او را میگرفت و بدین عبارت میفرمود کہ این مسکین ترا برادری قبول
کردی او میگفت قبول کردم بعدہ میفرمود حالا ہردو برادران توبہ کنیم و میگفت استغفر اللہ الذی
لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ بار ہا ہردو میخواندند و بعدہ میگفت اللہم اشرح صدرہ ودست

قولہ تنوعت ... مراتب ... سعادۃ ... بما یصلح ... التنوع ... الاستعدادات

مبارک خود بر سینهٔ او می نهاد بعده بمقراض اول موی پیشانی او قصر میکرد بعده راستا و چپ از موی
او قصر میکرد و در بعضے اوقات بموی پیشانی اکتفا کردی و بوقت مقراض راندن مخدوم این دعا
میخواند اللهم اقصر امله واحفظه عن المعاصی بعد راندن مقراض میگفت اللهم صل علی محمد و علی آل محمد
و بارک وسلم اللهم ثبتنا علی التوبة واحفظنا عن المعصیة بحفظ منک و بحق محمد صلی الله علیه وسلم واهلبیت
محمد علیه السلام و بحق الشیخ الکبیر بهاء الحق والشرع والدین والشیخ العارف صدر الحق والشرع و
الدین والشیخ قطب العالم رکن الحق والدین قدس الله ارواحهم ان یحفظک عن المعاصی بعده هر کسی
التماس خلق می کرد فرمود حاجت نیست توبه بسنده است چون الحاح بسیار کردی از جانب راست
خلق فرمودی بعده اگر کلاه موجود بودے فی الحال پوشانیدی و بوقت پوشانیدن کلاه مخدوم می
خواند اللهم توجه بتاج الکرامة والسعادة واحفظه عن المعاصی وثبته علی دین الاسلام بعد اجرای
مقراض و دعا چیزی وصیت میفرمود بعضی را بتعلیم قرآن و فقه و بعضی را مشغولی بذکر لا اله الا الله
و بعضے را بنگاهداشت اوراد شیخ کبیر بهاء الحق والشرع والدین قدس الله سره و عمل کردن بدان
بدانچه تواند و بعضے را شیرینی بدست مبارک خود در دهان او می نهاد این دعا میخواند اللهم ارزقه
حلاوة الایمان +

المتن

آن مصلا و عبای فقر کان لطفم نمود
بهر جنگ نفس همچون تیر و خنجر شد است

الشرح عبای فقر یعنے گلیم فقر که فقیران مے پوشند و فضیلت او در اسرار الاولیا آورده است
که ای درویش درویشی آن بود که رسول علیه السلام باختیار خود فقر قبول کرده بود و آنچنان بود که
چون حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم باختیار خود فقر قبول کرد و گلیم پوشید فرمان شد که جمله ملایکه
صلوات الله علیهم اجمعین از حجاب عظمت تا آسمان اول گلیم پوشند چون همه گلیم پوشیدند سر
بسجده نهاده اند الهی ما را آگهی کن که بموافقت کدام بنده نیکبخت و دوست خود فرمان شده است
که گلیم پوشیم فرمان آمد که بموافقت رسول صلی الله علیه وسلم که او امروز درویشی قبول کرده انگاه شیخ
فرید الدین قدس سره فرمود که رسول علیه السلام اگر درویشی قبول نکردی و برکت درویشی او در عالم
نبودی هیچکس سلامت نماندی بلکه همه هلاک شدندی و من فقیر مؤلف یاد دارم که علی و فاطمه و حسن و
حسین را که آل عبا میگویند از بهر آنست که ایشانرا حضرت پیغمبر در زیر عبا در آورده دعا کرده بود
در روضة الاحباب آورده است که بصحت پیوسته است از عایشه صدیقه رضی الله عنها که گفت
بیرون رفت پیغمبر صلی الله علیه وسلم و بر وی کسائی از پشم بود حسن ابن علی وی را پیش آمد او را در زیر
کسا درآورد بعد ازان حسین بن علی در آمد او را نیز در آورد انگاه فاطمه رض و علی رض در آمدند ایشانرا
نیز در آن کسا در آورد پس گفت آیت انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم
تطهیرا و این لباس مخصوص بدرویشان است زیرا که در مقابله قبا که لباس اغنیاست می آرند حضرت
مخدومی را مد ظله علی الدوام گلیمی هندوستانی که آنرا در هند کملی میگویند و در کشمیر روّه می نامند میبودے

دقتیکه من فقیر ایشان را زان گلیم پوشیده نشسته یا خفته میدیدم این بیت امیر خسرو یاد می آمد خوشحال میشدم ؛

بیت

مرد پنهان در گلیم و پادشاه عالم است
تیغ خفته در نیام و پاسبان کشور است

حاصل بیت متن یعنی چون این اسباب فقر مرا داده از عادات اغنیا و صحبت ایشان جدا ساخته و در قناعت خوی کنانیده و ببرکت آنکه این اسباب از آن جانب رسیده و استقامت و صبر بر آن و غنای دل حاصل شده پس اکثر مداخل نفس که از ممر رغبت بدنیا و طمع زیادتی و اسراف در پوشیدن تفاخر بدان بر فقیران کردن از برای حصول آن همچو ابنای جنس در معاملات ممنوعه مداخل مکروهه در آمدن و بر در ملوک و امرای عالم رفتن و بدان سبب دین خود را بر باد دادن مسدود شد یا درین اسباب لصوق و صحبت اعضای مبارکه آنجناب برکت صفای باطن او تاثیر کرده ببدن من ملاصق و مصاحب باشند تاثیر آن ببدن و از آنجا بباطن من میرسد و باطن که صاف شد وسوسه نفس و شیطان را مجال نماند یا بپوشانیدن لباس مشایخ صوفیه مرا متشبه ایشان گردانیده و بمقتضای من تشبه بقوم فهو منهم امید جازم دارم از حال ایشان که صفات است نصیبی خواهم یافت باز هواجس نفس را جای نباشد چون امید صادق و خواهش بسیار بر آن بود بلفظ ماضی ادا کرده شد چنانکه در تبت یدا ابی لهب واقع شده و این تاویل مخصوص بمصلا و قبا نیست بلکه طاقیه و خرقه و عصا را نیز شامل است و نیز عبا و مصلا را در صورت هم مشابهتی است بفقیر م و مختر و این فقیر متشبه صوفیان و مفتخر بکسوت ایشان و مقلد گفتار مقصر کردار ایشان در سلسلة الذهب مناجات شیخ ابو علی دقاق رحمه الله مستغفر قیل و قال و موافق نیت مآل خود یافته تیمنا و تبرکا اینجا مے نویسد و میخواند ؛

نظم

گشته عشق بو علی دقاق
آن در آئین عشقبازی طاق
روزی این درد از دلش زد در
بمناجات گفت بر منبر
کای خداوند آسمان و زمین
نه مکان از تو خالی و نه مکین
جلوه گر در بلند و پست توئی
قصه کوتاه هر چه هست توئی
از تو با خلق لافها زده ام
در چندین گزافها زده ام
روز محشر که سازیم زنده
لیکن از روی خلق شرمنده
گر ندانی سزای خویشتنم
کسوت صوفیان مکن ز تنم
که اگر مومنم و گر گبرم
نیست از زی صوفیان صبرم
در کفم رکوه و عصائی نه
در بوادی دو زخم سر ده
تا بهر وادئی که رو آرم
نوحه جان گداز بر دارم
بر خود از دردهای گوناگون
ریزم از دیده آب و از دل خون
چون بناشد بقدر همت فرمان
پرورم جان بنوحه حرمان

الشکر الله تعالی علی ما البسنی لباس طلابه وکسوة احبابه واستغفره من تقصیری فی اداء حقوقه ورعایة آدابه ؛

المتن

ورد کان کرده حواله ذکر کان تلقین نمود
آن کمان و تیر و این شمشیر با جوهر شد است

الشرح مراد بجوهر اینجا نقش پولاد است که آن را موج نیز گویند و تشبیه اوراد با تیر و کمان و دادن

بهدفِ اجابت و دفع کردنِ موانعِ راه از نفس و شیطان مشهورست میانِ فصحا چنانکه مولانا عبدالرحمن جامی در فتحنامه آورده ؛ بلیت

هر ناوکِ دعا که گشادند اهل راز
از بازوی نیاز همه بهدف رسید

و همچنین تشبیه ذکر با شمشیر تیز در قطعِ ما سوی الله معروفست چنانکه شیخ عطار فرموده ؛ بلیت

غیرِ حق هر ذره کان مقصودِ تست
تیغ لا بر کش که آن معبودِ تست

و این مخلص را نیز چند مرتبه در رؤیای صالحه این صورت رو نموده بود و از حضرتِ مخدوم بابرکت چنین تعبیر شنیده چنانکه در اوایل شبی دیدم که بدنِ من برهنه و شمشیری خوب در کمرِ من آویخته است و کمانی زیبا در پهلوی و چند تیری در میانِ بند انداخته و خنجری در دست که در تیزی او چند زخم رسیده و کند شده بود از حضرتِ مخدومی استفسار تعبیر کرده شده فرموده که آن صورتست تحقیقت وظایف دیدی شمشیر ذکر است و کمان وردِ اعظم که میخوانی و سایرِ دعوات متفرقه اما در خنجر زخم خورده توقف فرمودند که این علامتِ قصورست یا از روی کم حوالگی یا از روی غلط در هر دو در اورادِ ما نیست غالباً چیزی بی اذنِ من میخوانی فقیر گفتم که ای مخدوم دعای تسخیر میخوانم فرمودند همین است زیرا که این دعا نه ما را حواله از مشایخ است نه ما ترا حواله کردیم و میدانی که غلط هم هست این نوع کارها نامناسبست کنی استغفار کن و من بعد مخوان پس در حال ترکِ آن کردم و ایضاً روزی در اثنای کام بودیم این فقیر در منام دیدم که حضرتِ مخدومی مدظله سوار شده جائی روان شدند و من در رکابِ ایشان میرفتم ناگاه مردی پیدا شد قندیلی نو خوش آینده پر از تیرها و آنحضرت آن قندیل بالتماس از و گرفته بمن دادند من گرفتم و روان شدیم چون بحضرتِ مخدومی عرض کرده استفسار تعبیر کردم فرمودند ما را از عالمِ غیب چند اسم الله حواله شود که نو باشد یعنی ما آنرا حواله نگرفته و ملازمت نکرده باشیم و ترا ملازمتِ آن فرموده شود امیدوار باید بود بعد از چند روز نماز پیشین بهم کرده مشغول بچند سوره موظفه خواهیم شد فقیر را فرمودند بیا این اسمای الله نو که همین وقت حواله کرده شد بهم خوانیم من گفتم کدام یا مخدوم فرمودند که سی و سه بار سبحان الله و سی و سه بار الحمد لله و سی و سه بار الله اکبر و ده بار لا اله الا الله وحده لا شریک له الی کل شیء قدیر پس بهم خواندیم بعد از ان فرمودند که این را بعد از هر پنج فریضه خوانده باشی و دیگری را نگوئی و چنان خوانی که دیگران نشنوند مگر در اورادِ فتحیه که بعد از صبح بجماعت خوانده شود و نیز فرمودند که نگوئی که امیر سید علی همدانی قدس سره در یک وقت خوانند در اورادِ فتحیه این شیخ[14] در پنج وقت خواندن از کجا میفرماید زیرا که من نفرمایم چیزی را تا مرا نفرمایند و تا حدیث بیان نکنند و این ورد موافق حدیث است و من چندان کتبِ احادیث را در عالمِ غیب مطالعه کردم که شما نام آن نشنیده باشید اما در هوشیاری فصاحت ندارم و الفاظِ آن یاد نمی ماند و اظهار معانی آن بهر کس رخصت نیست و ترا این ورد آن شب در رؤیا حواله کرده بودند که حالا ظهور در رسید و در حقِ دیگران این را این ورد مخصوص نفرمودند من چگونه فرمایم پس من فقیر آنرا بجان قبول کرده مداومت کردم پس بعد از سالی غالباً در جائی کتاب مختصر مشکوة دیدم در آن مطالعه کردم و این حدیث یافتم صد چندان خوشحال

[14] فرموده که

شدم واز روی اخلاص وشوق فی الحال در مجموعهٔ دعوات خود نوشته ماندم که این حدیث حجتی قاطع است مر اثبات علم لدنی مر آنحضرت را و آن حدیث این است عن ابی هریرة رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من سبّح الله فی دبر کل صلوة ثلثاً وثلثین وحمد الله ثلثاً وثلثین وکبّر الله ثلثاً وثلثین فتلک تسعة وتسعون وقال تمام المائة لا اله الا الله وحده لاشریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر غفرت خطایاه وان کان مثل زبد البحر رواه مسلم پوشیده نماند اگرچه ازین حدیث یکبار خواندن این تهلیل مخصوص معلوم شده ولیکن باحادیث دیگر که سند جامع اوراد فتحیه است ده بار خواندن آن معروفست امّا نظر بر قید فی دبر کل صلوة موافقت عدد تسبیح وتکبیر وتهلیل بوده است کما لایخفی وایضاً این فقیر را عادتست که آنچه در خواب می بیند فراموش شود مگر اندکی بجنس یاد می ماند وقتی این حال عرض کردم فرمودند که خیریت درین است زیرا که اینهمه فراموش کردنی است اگر خود فراموش شود چه بهتر ازین باشد ونیز میفرمودند که وقت استغفار تعبیر بکلمهٔ اول من نظر کرده باشند اگر گفتم خوبست یا نیک است یا لفظی مانند این بدانید که تمام خوبست وشکر گویید واگر استغفر الله یا لفظی مبنی از بدی بر زبان جاری شود دانید که تمام نیکو نیست ودر آنوقت استغفار کنید وبزیادت پرسش بمقالات بیهوده مراد رد میدهید وگاهی بخوشی خود بحسب نیّت تمام قیود واقعه رویا را تعبیر میکردند ومیفرمودند که این علم تعبیر این طور علمی نیست که یکبار از من چیزی را تعبیری شنوید بار دیگر اگر شما یا دیگری بینید همان چیز شما قیاس کرده تعبیر میکنید زیرا که اختلاف تعبیر بحسب اختلاف فصول اربعهٔ سال باشد وبحسب اختلاف اوقات روز وشب وبحسب اختلاف پرسیدن وبحسب اختلاف بیننده واحوال تعبیر کننده علی هذا القیاس قیود بسیار میکردند ومیفرمودند که این علم سماعی وکسبی نیست بلکه عطای محض است ومیفرمودند که واقعات وتعبیرات من به بیگانگان وواقعات خود بهیچکس نگویید واوراد عامه که همه مریدان میخوانند غیر مرید را نمایید واوراد خاصهٔ خود بکس منمایید که درین قصور باشد واین فقیر که اینجا اظهار این چند چیز کرد باعث او کمال اخلاص برد وغایت شفقت است بمریدان هم پیره زیرا که قصور خود را سبب این اظهار اختیار کرد از برای اثبات محققیت وکمالیت پیر که بسبب حصول ترقی مریدان او است زیرا که کسانی را که اینقدر از اوصاف کمال و معلوم نیست از اینجا دیده خوشحال میشوند وشکر گویند وبواسطهٔ شکر ترقی در ایشان زیاده شود وایشان هم اگر از روی مروّت دعای این فقیر کنند شاید که جبر آن قصور هم شود ونیز اعتقاد ونیت این فقیر این است که منع اظهار اوراد واحوال خود مقید بمدت زندگی است وتا این مسوده به بیاض آید واز اینجا کسی خواند وظاهر شود اعتماد زندگی کراست واگر بعد از آن ظاهر شود ضرر نکند بلکه فایده کند احمد الله علی ما اعطانی عطیة تلقین الاذکار وحوالة الاوراد من مثل هذا الشیخ المحقق المکمل المتبرک واستغفر الله من تقصیری وتکاسلی وغفلتی فی ادائها وفی رعایة آدابها واسأل الله التوفیق فی قضائها علی ما یرضاه دائماً لیلاً ونهاراً الی یوم اللقاء انه علی ما یشاء قدیر وبالاجابة جدیر۔ المتن اشارت بآنکه حضرت شیخ ممدوح را نسبت ارادت وبیعت وتلقین وحوالهٔ اوراد ووظایف وخرقه پوشیدن وسایر مقامات السلوک والوصول واجازت گرفتن در ارشاد

که عبارت است از تحبیب محبوب حقیقی در دلِ طالبان صادق وقبول توبه ایشان وتعلیم ذکر
وبیان اسرار بر سالکانِ لایق بعد تفحص وتحقیق بوصول مقامِ ارشاد وتکمیل حضرتِ شیخ ما ظاہرا وباطنا
تربیت واز ارشادِ باکمالِ سید جمال الدین که وی خلیفه خانوادهٔ مبارکهٔ قطبِ عالم حضرتِ مخدوم جہانیان
امیر کبیر سید جلال الدین البخاری بوده قدسنا الله بسرہم اجمعین وبنا بر ضیقِ بیانِ نظمِ قصیده اختصار
بر ذکرِ بعضے ساداتِ این سلسله کرده آمد وفضیلت اعتصام بذیل ارشاد این مشایخ **الشرح**
بدانکه آنچه گفته شد که ارشاد عبارتست از تحبیب محبوبِ حقیقی در دلِ طالبانِ صادق یعنی ارشاد
در لغت راه نمودن است بحق - ودر اصطلاح صوفیه دوست ومحبوب ومعشوق گردانیدن است -
محبوب حقیقی را که حق تعالے است در دلِ طالبانِ صادق یعنے در دلِ مریدان مبتدی که میلے
بخدای تعالے دارند - وبصدق در خواہند که محبتِ ذاتی وعشق ذاتی حق تعالے در دلِ ایشان
پیدا شود - اما کیفیتِ حصول آن نمیدانند بخودی خود حاصل نمیتوانند وخود را برای تحصیل وتکمیل
این صفت تسلیم مرشدی کنند پس ارشاد چنان تربیت کردن اوست ایشان را که محبوب معشوق
حقیقی ایشان خدایتعالی باشد وپس ایشان محب وعاشق وشیفته او سبحانه باشند واز التفات بخود
وبغیر او آزادگشته بتمامی گرفتار او کردند وجز او ندانند ونه بینند وجز او نه اندیشند ؛ **نظم**

عاشقان از شادمانی وغم اوست ‌ ‌ ‌ مزدِ کار واجرهٔ خدمت ہم اوست
غیر معشوق ار تماشائے بود ‌ ‌ ‌ عشق نبود ہرزه سودائے بود
عشق آن شعلست کو چون بر فروخت ‌ ‌ ‌ ہرچه جز معشوق باقی جمله سوخت
تیغ لا در قتل غیر حق براند ‌ ‌ ‌ درنگر زان پس که بعد از لا چه ماند
ماند الا الله باقی جمله رفت ‌ ‌ ‌ شاد باش ای عشق شرکت سوز رفت

پس سالک محب وعاشق است یعنی دوست دارنده وشیفته ومرشد ہم محب وعاشق است
وہم محبب ومعشق یعنی دوستدار گرداننده است وشیفته سازنده وعبارت قبول توبه ایشان وتعلیم ذکر
وبیان اسرار بر سالکان لایق یعنی از کیفیت تحبیب است واثبات کننده این صفت مر مرشد را آنچه در
مقاماتِ خواجه بہاء الدین نقشبند قدس سره دیده شد این حدیث قدسی است که حضرتِ صمدیت عز
سلطانه بداؤد خطاب کرد که یا داؤد مرا دوستدار ودوستانِ مرا دوست دار وبندگان مرا دوستدار
گردان داود صلوة الله علیه گفت بار خدایا توانم که حضرتِ پاک تو را دوست دارم ودوستانِ ترا دوستدارم
اما نمیدانم که محبت حضرتِ ترا در دلِ بندگان تو پدید گردانم حق جل وعلا باداود گفت که ہرگاه نعمتہائے
ما بر بندگان ما حدیث کنی ویاد دہی چنان باشد که محبت ما در دلہای بندگان ما پدید آورده باشی
وآنچه در عوارف یافته شد این حدیث تا بیان است وَرَدَ فی الخبر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم
انه قال والذی نفس محمد بیده لئن شئتم لاقسمن لکم ان احب عباد الله الی الله الذین یحببون الله
الی عباده یعنے آن کسانیکه خدایتعالی را محبوب در دل بندگانِ او سازند ویحببون عباد الله الی الله
وبندگانِ خدا محبوب خدایتعالی گردانند ویمشون فی الارض بالنصیحة وہذا الذی ذکره رسول الله صلی الله

علیه و سلم رتبة المشیخة والدعوة الی الله لان الشیخ یحبب الله الی عباده حقیقة و یحبب عباد الله
الی الله و رتبة المشیخة من اعلی الرتب فی الطریق الصوفیة و نیابة النبوة فی الدعا الی الله تعالی فاما وجه
کون الشیخ یحبب عباد الله الی الله تعالی لان الشیخ یسلک بالمرید طریق الاقتدار برسول الله صلی الله علیه
سلم و من صح اقتداره و اتباعه احبه الله تعالی قال الله تعالی قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله و وجه
کونه یحبب الله الی عباده ان یسلک بالمرید طریق التزکیة فاذا تزکت النفس انجلت مراة القلب و
انعکست فیه انوار العظمة الالهیة و لاح فیه جمال التوحید و انجذبت احداق البصیرة الی مطالعة جلال القدم
و رویة الکمال الازلی فاحب العبد ربه لا محالة و ذلک میراث التزکیة قال الله تعالی قد افلح من زکیها
و فلاحها بالظفر بمعرفة الله تعالی و ایضا فان مراة القلب اذا انجلت لاحت فیها الدنیا بقبحها و حقیقتها
و ماهیتها و لاحت الآخرة و نفایسها بکنهها و غایتها فینکشف للبصیرة حقیقة الدارین و حاصل المنزلین
فیحب العبد الباقی و یزهد فی الفانی فیظهر فایدة التزکیة و جدوی المشیخة و التربیة فی خزانة الجلالی
خدمت سید السادات سلمه الله لقائه فرمود که در شرعة الاسلام گفته است قال رسول الله صلی
الله علیه و سلم من احب قوما علی اعمالهم حشر فی زمرتهم و حوسب بحسابهم وان لم یعمل بعملهم و نیز فرمود
قال رسول الله صلی الله علیه و سلم من تشبه بقوم فهو منهم وان لم یعمل بعملهم در معنی این حدیث مخدوم
مدظله میفرمودند اگر کسی را متابعت سلف من کل الوجوه ممکن نگردد تشبه طریق ایشان بقدر امکان و
وسع معمول دارد بطریق لنگان و کوران و ضعیفان در آن راه شتابد چنانچه این مثل در عرب مشهور است
استنت الفصال حتی القرعی یعنی شتربچگان دویدند تا لنگان و رنجوران و ضعیفان نیز در پی ایشان
رفتند و رسیدند و اگر شیر بچگان بر منزل حمله در تنگ شوند هرکه قوی تر دود مانده تر باشد زود تر بمقصد رسد
هرکه ضعیف و لنگ باشد او نیز بموافقت ایشان بقدر وسع پس ایشان بدوند اگرچه برابر ایشان بمقصد نرسند
اما چون در رفاقت باشند بعد زمانی البته بر ایشان رسند و این مثنوی مخدوم فرمود + بیت

گر تنگ شکر خریدن می نتوانم
باری مگس از تنگ شکر میرانم

خدمت سید السادات مدظله فرمود که مراد از تشبه در حدیث مذکور تشبه معنوی است که اگر کسی
بتشبه صوری بسند کند محروم ماند و لهذا اگر یکی شکسته طمع میدارد که در فلان مقام بر دیم بمجرد
قصد سیر رسیدن او را در آن مقام محال است چنانکه صاحب لی گوید + شعر

اترا ک طمع فی اللحاق بدارهم
ولحاق مثلک ان فعلت محال
ان الطریق الی الحبیب مخاطر
خاب الجبان و فازت الابطال

وایضا فیها خدمت سید السادات مدظله فرمود در یوقت هرکه خرقهٔ مشایخ دام برکاتهم الی
یوم الدین پوشاند دست دهد بحکم اجازت و نیابت از سلف بپوشاند خدمت مخدوم مدظله
فرمود مرید بر سه نوع است حقیقی و رسمی و صوری حقیقی آنکه متبع شیخ است ظاهراً و باطناً
و قولاً و فعلاً و رسمی آنکه متشبه است صورةً و معنیً بقدر امکان و طاقت خود و صوری آنکه متشبه
است صورةً فقط و وی هیچ برخوردار خود و امید باشد از برکت تشبه آن قوم نیکبخت گردد

و با ایشان حشر شود هؤلاء قوم لا یشقی جلیسهم

المتن

او بارشاد شیخ المشایخ قطب حق
بندگی سید جمال الدین بحق رهبر شد است

الشرح او یعنی حضرت شیخ حمزه مذکور ممدوح بتربیت و راه نمودن حضرت سید جمال الدین سوی خدا راه نما شده است بحق یعنی بسزاوار او را رهبر شد است یعنی مرید اوست و اجازت یافته او و در نظم بجای حضرت بندگی سید آورده شد از برای آنکه بر السنه مخلصان ایشان همین لفظ متداول بود و قصه مرید شدن اینست که میفرمودند که وقتیکه در خانقاه ملک شمس چلپ رسیدیم و خوردک بودم و از غایت خوردی من بود که مرا حجره تنها ندادند که نمی تواند تنها بودن میترسد و بصوفی صالح هم حجره ساختند و او همیشه نیم شب خواستی و سوره کهف میخواندی که وظیفه اش بود من نیز همراه او خاسته و با او طهارت کرده آمده آنرا می شنیدم تا بعد از چند روز آن سوره مرا یاد شد یکنوبت او را گفتم که این سوره که شما میخوانید مرا یاد مانده وی تعجب کرده گفت چه میگوئی مرا چندین سال است که میخوانم مرا یاد نشد ترا چگونه باین چند روز که شنیدی یاد شده باشد پس من میخواندم و او از مصحف دیده می شنود چون تمام یاد خواندم دستهای مرا بوسه داد پس بیداری نیمشب مرا آنجا عادت شد و از آنجا پیش ملا درویش که امام خانقاه بود ختم قرآن کردم بعد از آن پیش حافظ عربی که قاری مصدر آن وقت بود چیزی از قرأت تصحیح کردم و شب و روز در قرآن خواندن مداومت می نمودم و همیشه در باطن من همین آرزو بود که خداوندا مرا ناصحی پیدا کن که مرا نصیحت و تربیت کند و ادب دهد و آنچه حق و موافق رضای تو باشد مرا فرماید و الا من حیرانم در اختلاف مذاهب مردم در اختلاف معاملات در اختلاف اقوال و نصایح ایشان و مخالفت اقوال ایشان با افعال ایشان پس بعنایت بی علت خود حضرت رب العالمین و دلیل المتحیرین از پس پرده ارواح بعضی انبیاء و اولیا و گاهی بلسان هاتفی این متحیر را رهنمونی کرده این افتاده بی کس و کوی مؤدب و مربی ساخت کما قال علیه السلام ادبنی ربی فاحسن تادیبی یعنی پیغمبر گفت صلی الله علیه وسلم که ادب داد مرا رب من پس نیکو ساخت ادب دادن من و بطفیل او تابعان او نیز ازین بهره و میراث رسنده است چنانکه در تذکرة الاولیا آورده که علوم ایشان کشفی و وجدانی است نه کسبی و برهانی از ادبنی ربی است نه از علمنی ابی و همچنین بزرگی فرموده است ÷ بیت

آداب خدمت درش آن زامیر است ... کو از ادیب ذهنی گوشمال یافت

و آنچنان بود که اگر ناشایستی از من بوجود آمدی شب کسی پیدا میشدی و لعن و زجر کردی و نصیحتهای مناسب فرمودی چنانکه روزی بحکم الصبی صبی ولو کان ابن النبی ما یکت و همچنین دیگر کنگره میانی بام مسجد را سنگها زدیم شب مردی پیدا شد و مرا سرزنش بسیار میکرد بزبان فصیح که حالا از آن او را توان کردگر اندکی که می گفت که دعوای عبادت خدا تعالی میکنی و خانه خدا را خوار داری و میرنجانی نمی بینی که کعبه را تعظیم برای همین می کنند که خانه عبادت کردن خدای است پس این مساجد هم همین است پس

تو این مسجد را که رنجانیدی گویا کعبه را رنجانیدی توبه و استغفار کن چه خیال کردی که این دیواری
چند و بامی بیجان است و حقیقتی ندارد بلکه این ها را هم جانی است و حقیقتی است پس هر که اینها تعظیم
می کند و در ایشان نماز گذارد او را دعا کنند و هر که بی حرمتی کند بدرگاه حق از و فریاد کنند و همچنین
روزی شخصی مهمانی میکرد و بعضی صوفیان را طلبید و مرا نیز بردند طعامی بتکلف خوردم و چهار پول[۴] حق
القدوم دادند خوشحال شدم که این پولها در کاغذ و مداد صرف کنم محکم در مشت گرفتم تا که گم نشوند چون
بخانقاه آمدم در اثنای راه در خندقی در افتادم و از سر تا پای در گل و لای آلوده شدم و آن پولها گم
شد شب دلگیر بودم تا که مردی پیدا شد و نصیحت کردن گرفت و میگفت که امروز این کار مخالف رضای
حق کرده بودی ترا ادب دادند حقتعالی میفرماید اگر تو مانند گدایان دیگر حریص و طماع شوی و در بدری
گردی خوار باشی نه دین حاصل شود نه دنیا اگر اینجا در خانقه قناعت کنی و بجانه کس نمیروی هم دنیا حاصل
شود و هم دین چنانکه از تو مردمان فیض برند چه در دین و چه در دنیا و اگر آدینه انجا رفتی اینجا خداتعالی
زیاده از چهار پول میرسانیدی و چون طمع و بی ادبی کردی نه این بدست آمد نه آن و واقع چنان بود که
ما چون بضیافت رفتیم صاحب خیری در خانقه رسیده بود و صوفیان را بالحاح طلبید و چندی را که
یافته به نیاز و زاری تمام هشت هشت پل داده بعد از آن توبه کردم ازین نوع کارها و همچنین در
اوایل اگر در وقت تهجد غفلتی واقع شد که از نیمشب نمیخاستم کسی آمد و در من میکوفت و زنجیر در میگردانید
با آواز بلند میگفت هی هی باباحمزه دیر شد برخیز و طهارت کن و نماز گذار و همچنین اگر در امری متردد
میشدم در خواب یا در بیداری کسی میگفت این طور صواب بکن و این طور مکن و ایضاً روزی
در پیش ملا لطف الله که مدرس خانقاه مردی دانشمند بود و متواضع و پرهیزگار بود رفتم و آغاز
فقه سنائی کردم و یک بیت اول بسواد خواندم آمدم شب کتاب باز کردم که سبق را تکرار کنم فراموش
شده بود و همه شب بگریه خونخوار بودم و از پهلو بپهلو می طپیدم که فردا پیش استاد روم چگویم چگونه
انجارم چنانکه ناظمی گفته

بیت

اشک من از غم عشق تو بخون می غلطد | همچو طفلیکه بود در غم مکتب همه شب

ناگاه آوازی شنیدم که چرا میگرئی چه فراموش شد بخوان

بیت

نام حق بر زبان همی رانم | که بجان و دلش همی خوانم

پس فی الحال با آن آواز متابعت گرفته یاد گرفتم و صباح بخوشی رفته سبق دیگر خوانده ام تا رفته
رفته پیش همین استاد بهمین دستور کتابی چند مثل منطق الطیر[۴] و ذخیرة الملوک و فارسی نامه امیر حسین
و چند رساله از فقه و چون سبق را تکرار کردم برسم سابق گاهی آوازی می شنیدم که کسی اعتراضی
در سبق من پیدا کرد و فهم من تیز میشد و سخنهای باریک پیدا می کردم و از استاد می پرسیدم
و بعضی را جواب گفت و بعضی را بواسطه مشکلیت جواب نمی توانستی گفتن و در اوایل او را
گمان میشد که این کس از یجا رفته با ملای دیگر تکرار کرده می آید این سخنهای ایشانست و بعد از ان
تحقیق کرد که اینچنین نیست بعد از ان بمن اعتقادی پیدا کرد و تعظیم و تکریم بسیار میکرد و گاهی

[۴] پول

[۴] یعنی جو [illegible]

حضرت پیغمبر صلی الله علیه وسلم در خواب دیدم با بعضی اصحاب کرام که بمن نصیحتی میکردند یا عبادتی
میفرمودند یا از امری اخبار کردند چنانکه در وقتِ تردّدِ من در مذهبِ ایشان حکم کردند که بر مذهب
اهلسنت وجماعت باشی چنانکه در بیان آن واقعه بتفصیل بباید در بیانِ نسبت چهارم ان شاء
الله تعالی گاهی پیغمبری دیگر یا ولی میدیدم که یکی دلالت میکرد که این فلان نبی یا فلان ولی است
که خدای تعالی روح او را با تو ملاقات نصیب کرده بود اینک حاصل شد و رعایت ادب کن و بهوش شنو
که چه نصیحت و چه فرمایند تا آنرا دستِ عمل آری و گاه می شنیده که کسی میگفت که این سوره را چندین
هزار بار یا چندین صد بار بخوانی فلان چیز نتیجه دهد فی الحال بشوقِ در خواندنِ آن شروع میکردم
البته بعداد ای عددِ معیّن اثرِ آن ظاهر میشد و گاهی ذاکران میدیدم که ذکر میکردندی و بمن هم
فرمودندی که این طور تو هم ذکر کرده باشی و من هم بر آن مداومت نمودم تا خاصیات وانوار اسلی که
مشاهده میکردم و یکبار دیدم که اولیای بسیار دعای سیفی میخواندند و مرا نیز فرمودند که با ما بخوان و چون
با ایشان خواندم بهمین خواندن یاد شد پس آنرا وظیفه ساخته بودم و چند دعای دیگر بهمین کیفیت خوانیده
بودم و بعضی خاصیات آنها دیدمی و حاجی داؤد نام مردی عزیز بود و حاجی و اهل کشف بود در آن وقت
اینچنین حال مرا پسند کرده بود و مرا بشارتها دادی و رعایت خاطرِ من بسیار کردی و کسانِ خود را
ترغیب دادی در خدمت کردنِ من که هم بزرگست و هم هنوز هزار چندان خواهد شد دیدار او غنیمت
دانسته باشید الغرض ازین نوع بود احوال من تا تشریف آوردنِ بندگی سید جمال الدین در نیولایت
چون ایشان با دولت و برکت درین شهر رسیدند در خانقاه احمدیه تشریف نزول فرمودند و من در آن
دو واقعه دیدم که مرا می گفتند سنتِ الهی چنان رفته که حق تعالی در وسایط خاصیتی نهاده است که هرچند
در تکمیل چیزی واسطه بیشتر باشد آن چیز بکمال‌تر باشد نمی بینی که درختیکه در کوه بیواسطه رُسته است
میوه نیارد و اگر آرد بی مزه آرد نه چون درختیکه بواسطهٔ تربیتِ باغبان رُسته باشد که میوهٔ او بامزه
باشد و باز چون درخت را بر درختِ دیگر وصل کنند و میوهٔ لذیذتر شود و لطیف تر گردد و ازینجاست
که سالکِ واصل کاملتر است از مجذوبِ واصل و نیز گفته اند که ولایتِ مجذوبِ واصل عقیمه است یعنی از وی فایده
نرسد که لایقِ مقتدائی نیست زیرا که محقق شده است که اگر سالکی را بریاضت و مجاهده بسیار کشف و
کرامات روی نماید و یا بجذبه از جذباتِ رحمانی عبورِ مقامات حاصل شود و تجلی انوارِ قلبی و روحی عالم
علوی مشاهده کند تا از شیخ کاملِ مکمّل و پیرِ واصل و مرشدِ برحق و مجاز یعنی اجازت یافته از شیخی که از
اجازت و خلافت نیافته باشد مرید گیرد و دست به بندگان خدا دهد مُضل باشد و ازین نوع
سخنانِ مرغّب بیحد تقریر کردند پس گفتند که حالا بدان و آگاه و شاکر باش که حق تعالی بمحض فضل و
عنایت خود از برای تکمیل تو شیخی محقق زمانه در ارشاد و تکمیل یگانهٔ زمانه سید جمال الدین نام
درین شهر رسانیده که نسبتِ سلسله و خلافت و نیابتِ او مسلسل و معنعن بحضرتِ محمد مصطفی صلی الله
علیه وسلم و حالا در خانقاه احمدیه تشریفِ نزول فرموده است میباید که فردا پیشِ او روی و خدمتِ او
شرفِ روزگار خود دانی و بیعت کردن با او غنیمت شماری و اطاعت و فرمانِ او واجب و لازم بدانی

القصه چون روز شد بمقتضای الهی این بشارت بدل و جان بی آرام مشتاق آن آرام دل و
جان احرام زیارت آن آستانهٔ ارشاد آشیانه بستم و بشرف دیدار همایون آنحضرت مشرف شدم ایشان
در حجره نشسته بودند از در درآمده بپهلوی در چنان نشستم که پای پیچیدهٔ من کس ندید پس آن روز زود
بملاحظهٔ رنج سفر آنحضرت از ملالت خاطر ایشان ترسیدند و بهمین طور برآمده بکلبه خود آمدم روز دیگر
باز بزیارت آن کعبهٔ حقیقی محرم شدم و بطور روز اول از در درآمده بپهلوی در نشستم آنحضرت بارکت
بجانب این فقیر نظری مشفقانه و آشنایانه کرده نوازشی فرمودند که پیشتر بیا و بالا نشین که بیگانه وار
مباش که حق سبحانه و تعالی مرا امشب حوال تو از وقت زادن باز بلکه ازان پیشتر و پیچیدگی پای تو و
ریاضت و وظایف خواندن و نیت اینجا آمدن تو همه ذره ذره روشن گردانیده و ترا برای تربیت بمن
حواله ساخته و من ترا بفرزندی قبول کردم میباید که حالا بیگانه وار نباشی و در خدمت و اطاعت مداومت
نمائی پس سبدی از نان و گوسفند بریان کرده شده فتوح رسیده بود و اهل مجلس بخشش خود خورده بودند
آنحضرت بدست مبارک خود نان و پارهٔ گوشت باین فقیر عطا نمودند و من به نیاز تمام بدست گرفتم و
در خاطر گذرانیدم که اینجا درینوقت کسی دیگری چیزی نمی خورد و من تنها چگونه خورم نیکو این بود که بزاویه خود
برده بخورم و میباید که ایشان این هم ناخوش آید درین تردد بودم که آنحضرت بکشف قلوبی معلوم
کرده فرمودند که تردد مکن اهل انجمن همه نصیب خود خورده اند تو این دو نان اینجا بخور و دو نان دیگر بدهم
آنرا در حجره خود بفراغت خاطر بخور پس آن روز طاقیه با برکت خود از سر مبارک خود فرود آورده مرا
عنایت کردند و مشرف و سرافراز ساختند و فرمودند که این طاقیه بر سر نهاده چند روز بخلوت باش
و استخاره کن تا چه بینی بعد ازان بیا و چون استعداد من و برکت آن طاقیه هم جمع شد واقعات بلند
رو نمود که چون بعد ادای خلوت عرض آن واقعات کردم بسیار خوشحال شده قبول توبه و انابت
من نمودند و با من بیعت کردند و در خلوت بنده تلقین ذکر خفی و چهار ضرب نیز کرامت نمودند
و فرمودند که درین ذکر مداومت نمائی که راه نزدیک بخدا تعالی همین است و این ذکر را بجهد تمام
بزودی حل کن و نتیجه او حاصل کن و خاصیات و انوار آن مشاهده کن تا ذکر دیگر تلقین کنم و چون
نیز ازان برخوردار شوی ترا با ورد مشغول سازیم که آن عبارتست از گفتن اسم ذات بزبان و بدل
و ذکر دیگر گفتن همچنین بجد باش تا مدتیکه ما اینجائیم تا آنچه از مشایخ ما را حواله رسیده بتو طالب صادق حواله
کنیم و اماناتی که پیش ما ایشان ودیعت نهاده اند بتو مستحق بسپریم پس من کمر مجاهده بر میان جان بسته شب و
روز هر چه مبالغ آن بوده پرداخته مشغولی مینمودم و بواسطه آنکه استعداد لایق داشتم و پیش ازین هم
بعضی ادعیه مالک شده و بعضے اذکار عاید گشته و انوارات و خاصیات آن رو نموده صفائی حاصل شده
بود در ریاضت و تمام شب بیدار بودن آسان شده آن اذکار که آنجناب روز بروز حواله فرمودند
بزودی حل شد و انوار و خاصیات آن مشاهده افتاد و بدیگر ورد اعظم که مشتمل بر سورهٔ یٰس و بعضی سوره
و آیات و صلوات دیگر داشتند آن ورد دیگر است که تاهنوز پیش هیچ درویشی و ازین تابعین ایشان دیده
نشده و نیز حرز منوس اولیا نیز عنایت کرده حواله فرمودند و در وقت حواله کردن شرط کردند که آن دعوا بکه

پیش ازین میخواندی مثل دعای سیفی و دعای شیخ و سایر اسمار اللہ که آنهمه بمن روشن است بجای
آن دعوات این وظایف بخوان و آنها را بمان زنهار بعد ازین مخوان که در خواندن اینکه حواله
از پیر خود باشد فواید در برکات بسیار است و در آن بعضی بحواله ارواح مشایخ دیگر است و بعضی بی حواله
بهوای نفس ضرر بسیار است و آنرا نیز بجان قبول کردم و بهمین دستور تا قریب شش ماه مرا تربیت کردند و مرا
روز بروز از مشغولی بمشغولی و از حالی بحالی و از مقامی بمقامی عبور دادند در آن ایام حضرت حق سبحانه
و تعالی بمحض عنایت خود حالتی میان من و ایشان کرامت میکرد که هر روز میرفتم و عرض واقعات میکردم
و حل مشکلات میخواستم با آنکه با من لفظ فارسی درست نمیدانستم بلفظی چند آمیخته بفارسی و کشمیری
میگفتم ایشان تمام فهمیدند و همچنین آنچه ایشان میفرمودند از تعبیر واقعات و حل مشکلات و تبیین
مقامات من نیکو فهمیدم و اهل مجلس بر احوال ما اصلا مطلع نمیشدند و آنحضرت سخن بمردم دیگر هر یکی
بحوصله او بقدر همت و عقل او میکردند و احوال خود از بیگانگان طریقت بسیار مستور میداشتند اتفاقا
در آن روز مولانا لطف اللہ که استاد من بود التماس کرد که شنیدم که تو به پیش شیخی میروی مرا نیز همراه
ببر تا من هم بدیدار ایشان محظوظ شوم چون او استاد من بوده بضرورت اجابت نمودم پس چون
بملازمت مشرف شدیم آنحضرت با او سخنان طالب علمانه صرف کردند و از باب درویشی کلمه نگفتند و
در وقت مکالمه با او دانشمند متبحر مینمودند با آنکه ملای مذکور از دانشمندان ملایان کشمیر پرهیزگار
و متواضع تر بود آنحضرت در نهانی آهسته بمن فرمودند که این ملا را چرا پیش من آوردی در
دل او نظر کردیم الحال زنهار با چندان مناسبتی نباشد که ایشان از ما چیزی حاصل نمی توانند کرد
زیرا که در وادی طالب علمی مستغرق میباشند سخن درویشان در دل ایشان تاثیر نمیکند پس بیهوده است
صحبت با این قوم القصه درین فرصت آنچه حق تربیت بود با من کردند تا روزی سلسله نامه بدست
ملا حسرت کابری حالا قاضی پرگنات بانگیل است نوشته به من حواله کردند و نصیحتها و وصیتها
کردند و فرمودند که امانتی بمن از مشایخ رسیده بود بتو مستحق رسانیدیم و ترا هم اجازت دادم که اگر طالبی
صادق پیش تو آید او را دستگیری کنی و این ودیعت را بار رسانی من گفتم که ای امیر من کیستم که کسی پیش
من آید ایشان فرمودند که من از کرم حق تعالی و از برکت همت مشایخ این سلسله شریفه امید میدارم که سران و سرداران این شهر و چه از اطراف عالم بدرِ تو انتساب کشند باز گفتم که فرموده اید که اگر
طالبی صادق بمن صدق ایشان را از کجا دانم فرمودند که این طور عذر میار که این جای عذر نیست که ما
در تو این قابلیت ندیدیم نمیفرمودیم که با وجود آنکه ان شاء اللہ تعالی ما غایب نباشیم همیشه از نیک و
بد تو با خبر باشیم بعد از آن وداع کردند و فرمودند ترا و این ترا بخدا سپردم و درین وقت خادمی
از خدام آنحضرت بود مرا بسیار بیادی کرد و گفتن گرفت که امروز ترا دولتی عظیم خدا تعالی حواله کرد
میباید که ترا شکر آن بسیار گفته باشی و شکرانه برای درویشان بیاری که قاعده است ایشان نیز
دعا کنند چون آنجناب از وی این لفظ شنیدند با او اعراض کرده فرمودند که این مرد نادان بی بصیرت بمرید
با تجرید و تفرید را نمی شناسی سخن بیهوده میگوئی که او از ما حق تربیت آگر ما را چیزی زیادتی باشد و او گر

قبول کند میباید داد چه جای آنست که از وی چیزی میخواهی پس بعد از چندگاه بواسطهٔ آنکه درین شهر در آنوقت رافضیان متغلب بودند و چندگاه تفحص کردند طالبی صادق و ارادتمندی موافق ورای این مخلص نیافتند و در ظهور شیخوخیت اقامت کردن درین شهر مصلحت ندیده رخت سفر بربستند من عرض کردم که ای امیر پیر دستگیر من اگر رخصت باشد من هم بهمراهی خادمان مشرف شوم زیرا که بلیت

بی تو ای آرام جانم زندگانی مشکلست ❊ بی تماشای جمالت شادمانی مشکلست

جواب فرمودند باین لفظ مبارک که ای بابا مسافری کافری است در مسافرت مردی محکم و صابر و قوی بباطن و ظاهر باید تا خود را از کفرهای سفر نگاه تواند داشت و ترا سفر سازوار نیست و احتیاج هم بدان نیست زیرا که هرجا تو متصور ما توجه میکنی ان شاء الله ما حاضر شویم و مشکلات ترا حل کنیم بلیت

گر در یمنی چو با منی پیش منی ❊ ور پیش منی چو بی منی در یمنی

و این صحبت از صحبت ظاهری مفید تر است و تو در گوشهٔ اقامت بخاطر جمع در اوراد و وظایف که حواله یافتی استقامت نمائی تا بهدایت و عنایت خدای تعالی و ببرکت مقتدایان این سلسلهٔ کبری ترقیات متجدده و تجلیات غیر مکرره روی خواهد نمود و کمالی بر کمالی تو خواهد افزود بلیت

نیست پایانی بدرگاه اله ❊ هر که افزون رفت افزون یافت راه

بعد از ان وداع کردند این مخلص را بخدا حواله نمودند بسعادت و دولت روان شدند بلیت

وداع یار عزیزم چو بگذرد بخیال ❊ شود منازل هم از آب دیده مالامال
میان آتش سوزنده ممکن است آرام ❊ ولی در آتش هجران قرار و صبر محال

رباعی

یار رفت از چشم و در دل خار خار او بماند ❊ بر جگر صد داغ حسرت یادگار او بماند
گرچه برگشتن ز عمر رفته نتوان داشت چشم ❊ عمرها چشمم براه انتظار او بماند

و وعده هائیکه آنحضرت در وقت رفتن داده بودند از آنروز تا ایندم صد تجربه کردم بلکه نیکوتر از آنچه گفته بودند و بهتر از آنچه خیال تصور کند یافتم این است بیان بعضی از آنچه درینباب این فقیر از زبان مبارک صادق بیان حضرت مخدومی گاه گاه بتقریبی شنیده و یاد گرفته اعوذ بالله من السهو والنسیان و استغفره من الزیادة والنقصان در لب اللباب عبارتی و رباعی دیده شد که این قصه تمام مثل آن بود و آن عبارت این است بدانکه چون طالب در طلب جد صادق باشد یا صدق طلب او را بملازمت پیری کامل رساند یا ارادت او تمام شیخ را بر سر وقت او در آرد چنانچه عارفی کامل گفته ❊ رباعی

گر دولت همدمی ترا دست دهد ❊ یا بار ارادت و طلب تو وزد
تا موی کشان ترا بر شیخ برد ❊ یا او بدو اسپه روی سوی تو نهد

المتن
وی هم از ارشاد قطب عالم و نواب او
در میان مرشدان سلسله مظفر شد است

الشرح
نواب جمع نایب است یعنی نایبان و خلفای او و این اشارتست بآنکه از بندگی سید

جمال الدین تا قطب عالم چند واسطه است که در نظم و طاقت گنجایش نبود اما بشرح در چند
محل مذکور خواهد شد ان شاء الله تعالی اول که ارشاد را بقطب عالم اضافت کرده بدو معنی
است یکی آنکه ارشاد خلفای او ارشاد اوست دیگر آنکه اکثر مریدان این سلسله را باوجود تربیت پیر
ظاهری خود تربیت روح او نیز میباشد که اکثر اوقات روح او را در واقعات می بینند و از و فواید میگیرند
پس حاصل معنی بیت هم این است و وی هم چنانکه حضرت مخدومی مدظله تربیت و ارشاد بندگی سید جمال
الدین مرشد شده همچنین بندگی سید جمال الدین نیز بارشاد روح قطب عالم و بارشاد بعضی از نایبان و
خلفای او بظاهر هم مرشد شده چنان مرشد قابل که سایر مرشدان از قابلیت او فخر میکنند شیخ سید
جمال الدین مرید شیخ حاجی عبدالوهاب دهلوی بوده و وی مرید شیخ سید حامد اُچه بخاری و وی مرید
پدر خود مخدوم شیخ سید محمد و وی مرید برادر خود شیخ سید مخدوم محمد ابوالقاسم و وی مرید پدر
خود مخدوم شیخ سید حامد کبیر و وی مرید پدر خود سید محمد محمود ناصرالدین و وی مرید والد خود مخدوم
جهانیان قطب عالم شیخ سید جلال الدین اُچه بخاری بوده قدس الله ارواحهم و اوصل الینا برکاتهم و الفیضا
شیخ سید حامد متاخر را خلافت از مخدوم شیخ زین العابدین رسیده بود و وی از مخدوم شیخ کبیرالدین
و وی از مخدوم شیخ صدرالدین محمد المعروف بشیخ راجو قتال و ویرا از برادر بزرگوار خود مخدوم جهانیان
جهانگیر خلافت حاصل شده بود والله اعلم ؛

المتن

آن بخاری نسبت و سید جلال الدین لقب
قطب عالم بودن و مخدومیش اشهر شده است

الشرح

یعنی لقب و خطاب آنحضرت باین دو صفت که قطب عالم و مخدوم جهانیان مشهور و
معروف میان خواص و عوام عالم شده است تا آنکه در بعضی کتب متاخرین مثل خزانة الجلالی و سراج
الهدایة و مفتاح الجنان و کنز العباد و غیر ذلک جائیکه روایت از قطب عالم یا مخدوم جهانیان نوشته
مراد ایشان آنحضرت بوده و تحقیق اینمعنی در کتاب مناقب قطبیه که بعضی از توابع ایشان نوشته مذکور
شده است و ایضاً از هنگام ولادت لقب آنحضرت سید جلال الدین بوده چنانچه در مصراع اول اشارت
بر آن رفته اما اسم آنحضرت حسین بوده و کنیت او ابوعبدالله و مولد او شهر اُچه است و ولادت والد
میر سید احمد کبیر که او را سید جلال الدین بزرگ میگویند در شهر بخارا از خاندان سیدان صحیح النسب معتبر
الحسب نشو و نما بود از آنجا بعد حصول کمالات صوری و معنوی بحسن تربیت والد خود بملک هندوستان
با جمعی از اهل بخارا تشریف آورده در شهر اُچه متوطن شد پس از آن باز تا آنوقت از نسل مبارک ایشان
هر فرزندیکه در ملک هندوستان ولادت یافته و نسبت خود بآنحضرت درست کرده او را نیز
سید حسینی بخاری میگویند اما در بعضی کتابها اسم سامی حضرت مخدوم جهانیان باین عنوان که سید
جلال الدین اُچه بخاری نیز مکتوب دیده شده است اما نسب حضرت سید جلال الدین بزرگ این است
که سید جلال الدین بن سید علی بن سید جعفر بن سید محمد بن سید محمود بن سید احمد بن سید عبدالله بن سید
علی اشقر بن سید جعفر الثانی بن امام الثقلین مرشد الخافقین علی الهادی النقی بن الامام الجواد محمد التقی بن

امام علی موسی رضا بن امام علی موسی کاظم بن امام الحاذق جعفر الصادق بن امام زین العابدین بن مظهر
تجلیات الملک المجید الامام الحسین الشهید بن امام الهدی علی المرتضی زوج فاطمة الزهرا خلیفهٔ رسول الله محمد
المصطفی صلی الله علیه وسلم وعلی آله واصحابه الی یوم اللقا اما معنی مرتبهٔ قطب چنانچه در خلاصة المناقب
دیده شد این است که بدانکه در مرتبهٔ قطبیت هر زمان واحدی باشد که او را غوث خوانند و وظیفهٔ مرتبهٔ
قطبیت الله الله باشد بسکون ها تخفیف همزه تا قطبی از اقطاب یا فردی از افراد در دنیا باقی باشد قیامت
قایم نشود قال النبی صلی الله علیه وسلم لا تقوم الساعة حتی لا یبقی فی الارض من یقول الله الله و قطب جمیع
کمال و صفات الهیه موصوفست الا بوجوب ذاتی زیرا که بواسطهٔ امکان امتیاز حاصل گشت میان خلیفه
حدیث و مستخلف قدیم که واجب الوجود ذاتست هیچ ذره هیچ فیض نگیرد الا از قطب که خلیفهٔ اهل جبروت و ملکوت
و ملکست الا افراد که محاکیم قطب نباشند و قطب و افراد صوفی منتهی باشند و اما غیر ایشان صوفی حال ام
و متصوف صاحب علم جام و متشبه نیکنام باشد و بکمال مرتبهٔ قطب محیط نتواند بود الا الله تعالی و علم
و معرفت قطب و افراد محیط است بجمیع مراتب عوالم وجود باجمال و تفصیل نیز علی الاصح لکن بدفعات
کثیره و التفاتات نثیره لاجرم مخترع ایشان باقی بود همیشه و چون ولی ضابط جمیع حضرات نباشد و
التفات از مخترع خود بردارد آن مخترع فانی شود و لکن اطلاع ایشان بر مراتب وجودیه مثل اطلاع حق تعالی
نباشد زیرا که اطلاع حق شهودی بود و اطلاع ایشان علمی باشد از بهر آنکه اگرچه اعیان ثابتهٔ قطب و افراد
که آن قوابل ایشان است جامع جمیع قوابل اعیان ثابته است اما قابلیت قطب و فرد بفیض اقدس
که عبارتست از ظهور احدیت حاصل آمد و وجود خارجی هر یک که مستعد قبول مواهب است از
فیض مقدس که عبارت بود از ظهور واحدیت حاصل گشت پس فیض اقدس اول با قدم موجودات
که قطبست برسد و چون آن فیض بمتاخر رسد فیض مقدس نامند لاجرم فیض کلی جز این دو باشد و اقسام
باقیه جزئیات این دو فیض باشد و عوالم وجود سیصد و شصت هزار و در بعضی روایات هفتاد هزار
و در بعضی هژده هزار و در بعضی هژده عالم باشند چنانچه عقلیه و روحیه و نفسیه و طبعیه و جسمانیه و عنصریه و
مثالیه و خیالیه و برزخیه و جهنمیه و اعرافیه و رؤیه و صوریه و جمالیه و جلالیه و کمالیه و مجموع این عوالم مذکوره
در دو عالم باطن و ظاهر که غیب و شهادتست مندرج باشد قال الله تعالی عالم الغیب والشهادة هو
الرحمن الرحیم ایضاً فیما بعد از مرتبهٔ قطب مرتبهٔ امامین است که وزیرین نیز گویند و بعد از ان مرتبهٔ
اولیای اربعه کالخلفای الراشدین بعد از ان مرتبهٔ بدلا سبعه که حافظ اقالیم سبعه باشند و بعد مرتبهٔ
دوازده ولی که حاکمند بر دوازده برج و آنچه متعلق است بدان از حوادث اکوان و من بعد مرتبهٔ
اولیای عشرین است و من بعد مرتبهٔ بدلا اربعین و اولیای تسع و تسعین و ثلثمائة و ستین و این اولیای
معدودین موکلان الله اند فی العالمین که هرگز زیاده و نقصان نشوند و عدد این مذکورین تا باقی
بود دنیا و رسم دین اما عدد اولیای دیگر که زیاده و نقصان شوند بحسب غلبهٔ تجلی اسم باطن بر اسم ظاهر و
اسم ظاهر بر باطن باشد و قدر نوبت هر یک صد سال بود لاجرم در آن صد سال که نوبت غلبهٔ تجلی
باطن بود اولیاء الله اندک باشند دیگر عکس باشد و افراد نیز بسیار باشند که در مرتبه با قطب مساوات

دارند زیراکه بلاواسطه از حق تعالی فیض میگیرند چنانکه قطب میگیرد الّا آنکه قطب خلیفه است در
افاضه و افراد اگرچه افاضه میکنند لیکن از جهت فتوّت است و نه از جهت خلافت و بعضی افراد بر قلب
محمد میباشند چنانکه ختم خاص و عدد افراد زیاده و نقصان شود و هر سه ختم از افراد باشند و مجذوبان
و رجال غیب نیز بیش و کم شوند و گفته اند که رجال غیب همه از ترک و هنود باشند و عرایس الله چهار هزار اند
که ایشان از اصناین الله خوانند و مناظر الله نیز گویند و احوال ایشان از خلق پوشیده است و از
معتمدی شنیده شد که اولیاء الله بیست هزار و یک تن باشند و هر طایفه از ایشان امامی باشد که دیگران
منقاد آن امام خود باشند الّا آن یکی که جبلی باشد او منقاد کسی نگردد و با کسی نسازد تنها باشد انتهی
کلامه بدانکه در بعضی سلسله نامه ها که شیخ را قطب مینویسند آن از روی اعتقاد است بر سبیل مجاز میگویند
زیراکه چون آن مشایخ واسطه فیض تابعان و مریدان خود شده اند نسبت بایشان قطب اند چنانکه
قطب حقیقی واسطه فیض جمیع عوالم شده است ✣

36/

المتن

در تصرف کردن اندر اولیا دستی تمام
داشتش نازد بداد و اخذ مشتهر شد است

الشرح

مراد از دست اینجا قوّت است و داد و اخذ و داد و ستد و این بیت اشارتست
بیکنوع کرامت آنحضرت که مشهور است که آنحضرت عادت داشتند که هر ولی را که میخواستند در وقت
ملاقات تصرفی کرده از نعمت ولایت خالی میساختند و آن نعمت را بخود میگرفتند و می گفتند که چنین
عزیز چیزی در آوندهای خسیس گذاشتن خوب نیست تا در اثنای سفر در جاهای بسیار این نوع معامله
نمودند تا وقتیکه رسیدند بشیخ نصیر الدین چراغ دهلوی که خلیفه و سجاده نشین مشایخ چشتیه بود پیش از
ملاقات با او یک خلیفه ایشان ملاقات شده خواستند که تا او را این معامله نیز کنند شد بلکه بر عکس شد
پس چون پیش شیخ نصیر الدین در آمدند شیخ بسیار تعظیم کرده معذرت و نصیحت گفت که ای سید این
نوع معامله در حق مثل تو از جانب بی ادبی است و لی شما را امتحان الهی رسید زیراکه فقیرانی که در عمر
خود بمشقت تمام چیزی حاصل کرده بودند از ان چیز ایشان را خالی کردن از مثل شما نیکو نبود پس آنحضرت
گفتند که مرا خدا تعالی آن مقدار قوّت داده است که اگر دعا کنم هر یکی را از ان مقدار که گرفته بودم اضعافاً
مضاعفةً رسانم پس دعا کردند و مستجاب شد و همچنین شیخ نصیر الدین برای ایشان دعا کرد پس ایشان را نیز
ده چندان بلکه بیش رسید پس آنحضرت گفتند که ما را ازین سلسله نعمت و برکت بسیار رسیده شکر گزاری
این است که ما را با ایشان خصوصیتی باشد پس شیخ نصیر الدین نیز ایشان را خلافت دادند و طریقه خود
نمودند پس نقل کردند که آنحضرت امیر بعد ازین حال مریدانی که گرفته اند بطریق چشتیه تربیت کردند و
پیش ازین حال مریدانیکه گرفته بودند مناسبت ایشان بمشایخ سهروردیه بسیار است زیراکه
بخلافت ایشان گرفته بودند پس او چون جامع نسب کثیره ممزوجه شد سلسله نو پیدا شد که این
سلسله را از و آغاز میگیرند و میگویند سلسله مخدوم جهانیان و از مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند
این حکایت نوشته میشود که درویشی صاحب حال نقل کرد وقتی حضرت خواجه مرا گفت که این حالی

که این زمان در رشتن از سبب توجه ماست اگر خواهیم گیریم و اگر خواهیم گزاریم گفتند واقف باش که
خواهیم گرفت لحظهٔ گذشت دیدم که از آن حال هیچ نماند و من تمام خالی شدم و خواجه فرمودند که خواهی
باز بتو بدهیم گفتم بلی در لحظه دیدم که آن حال مرا با من ایثار کردند چند کرت همچنین واقع شد و من متحیر بودم
که بچه کیفیت این حال را می گیرند خواجه فرمودند که من متصرفم اگر میخواهیم میدهیم و اگر میخواهیم میگیریم و
این حال ترا بجذبه پیدا شده است از آنجهت محل تصرف است و حالیکه بمتابعت و سلوک میبود
هر صاحب تصرف آنرا نمیتواند تصرف نمودن همدران کتابست که درویشی دیگر نقل کرد که مرا هر
کرتی که با امیر برهان که تربیت کردهٔ حضرت خواجه بود ملاقات میشد احوال باطن مرا غارت میکرد و مرا
عریان میساخت با خود تأمل کردم واجب آن نمود که احوال خود را بحضرت خواجه عرض نمایم روزی باین
عزیمت بر خواجه رسیدم گفتند بشکایت آمدهٔ گفتم بلی فرمودند که در آن زمان که امیر برهان بتو متوجه
مینماید بگو من نسبتم ایشانند بعد از آن چون رسیدم او خواست که بهمان طریق مشغول گردد گفتم من نسبتم
ایشانند اشارت بحضرت خواجه کردم حالش دیگر شد و هوش او زایل شد و من بعد هرگز نتوانست که
بطریق گذشته تصرف کند و همچنین من شارح قصیده را روزی خدمت حاجی خواجه زین علی که برادر استادی
حاجی الحرمین مولینا خواجه شمس الدین المرحوم است پرسید که پیش ازین سالها که ما در ملازمت حضرت
مخدومی می آمدیم میدیدیم که ملا محمد کوه ماراسنی را تربیت کردن گرفته بودند و در ابتدا اوراد دعای
مونس الاولیا حواله کردند در همین روزها که خواندن گرفت مرو تاثیری کرد و او را حالتی پیدا شد که بعضی اشیا
کشف شدن گرفت و در ینوقت اثری در و از آن حالت باقی نمانده و محبت اینجانب هم چندان ندارد
سبب درین چه خواهد بود من هم تعجب کرده بعرض حضرت مخدومی رسانیدم فرمودند بلی چنین بود گفتم سبب
زوال آن چیست فرمودند که آن حالتش ما داده بودیم بواسطه آنکه در آنوقت محبت ما در دل او بود
چون محبت ما در و نماند آن حالت ازو گرفتیم حالا اگر آن دعا مدام سالها خواند هیچ اثر نکند و همچنین
تصرفات حضرت مخدومی ورای این درجها بسیار معلوم شده است بفهم قاصری ازین بیت این است
که بداند که چنانکه در صحبت این طایفه منافع بسیارست همچنین ضررها بیشمارست و از مثل این خطرها ترسان
باشد و چون پیش مشایخ غیر سلسلهٔ خود رسد بسیار پرحذر باید بود که ایشان غیور باشند مبادا
بسبب غیرت تصرفی کرده احوال او را بغارت برند تا قبضی نهند و چون داند که این حالت مرا بواسطهٔ
فلان شیخ رسیده است در شکرگزاری بخدمت و محبت او زیادتی نماید تا حالش نیز زیاده گردد و الا
مبادا که از آن خالی شود و حال نیکش بدل بدحالی شود نعوذ بالله من ذالک

المتن

بهر اثبات نسب از روضهٔ پاک نبی
از جواب یا ولد مخصوص در محضر شدست

الشرح

این بیت اشارتست بیکی از کرامات مشهورهٔ آنحضرت که در وقتیکه در مدینه مبارکه
بچندین سید صحیح النسب متوطنان آن بقعهٔ میمونه بتقریب مباحثه واقع شد ایشان غالباً بقصد
الزام از آنحضرت نسب نامه طلب کردند آنحضرت فرمودند که حاجت نیست بنسب نامه نمودن اینک

روضهٔ مطهرهٔ آنحضرت جد بزرگوار در پیش است برویم و سلام گوییم باینعبارت که السّلام علیک یا جدّی هر گرا جواب آید بسیادت او مستحق شود القصّه روزی محضری ساختند و بحضور جماعتی کثیره از اهل متوطنان سلام بعبارت مذکوره گفتند هیچ جواب نیامد و بعد ازان چون آن فرزند صوری و معنوی رسول اللہ سلام گفت جواب آمد علیک السّلام یا ولدی همه حاضران آن محضر شنیدند و ظهور اینحال در حق او سبب اعتقاد مردم آن شهر شد فی المشکوة عن ابن مسعود رضه ان رسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم قال نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها فانها تزهد فی الدنیا و تذکر الآخرة و عن ابی هریرة رضه ان رسول اللہ لعن زوارات القبور و قال ترمذی هذا حدیث صحیح حسن و قال قد رای بعض اهل العلم ان هذا کان قبل ان یرخص النبی صلی اللہ علیه و سلم فی زیارة القبور فلما رخص دخل فی رخصته الرجال و النساء و قال بعضهم انما کره زیارة القبور للنساء لقلة صبرهن و کثرة جزعهن تم کلامه و عن عایشة رضه قالت کنت ادخل فی بیتی الذی فیه رسول اللہ صلی اللہ علیه و سلم و ابی و اضع ثوبی و اقول انما هو زوجی و ابی فلما دفن عمر رضه معهم فو اللہ ما دخلته الا و انا مشدودة علی ثیابی حیاء من عمر

المتن

پس از انجا بهر ارشاد و هدایت سوی هند
هم مرخص زان رسول الطیب و اطهر شده است

الشرح

این بیت اشارت بواقعهٔ آنحضرت رح در مدینهٔ مبارکه دیده بودند که حضرت صلی اللہ علیه و سلم میفرمودند که ای فرزند اینجا چه احتیاج ارشاد تو برو بولایت هندوستان و مردم آنجا را ارشاد کن که انجا پیغمبران نرسیده اند و کفر را استحکام باشد و لایت با برکات تو مشاهده نموده مشرف بشرف ایمان و اسلام شوند و منقولست همچنین اکثر از برای دعوت باهل هند مامور شدند در مدینهٔ مبارکه مثل شیخ معین الدین چشتی و شیخ فرید الدین شکر گنج و غیرهما ؛

المتن

کی بیان کردن مقاماتش مجال این بود
خود زبان لال و عبارت زین بیان قاصر شده است

الشرح

بیان مجموع ریاضات و کرامات و احوالات و در عاجز شدن از بیان آن مبالغه نیست زیرا که گفته اند احوال اولیاء اللہ کماهی بتفصیل غیر حق سبحانه تعالی کسی نداند نه ایشان نه سایر خلق خصوصاً مرتبهٔ قطب که بالا مذکور شد بکمال مرتبهٔ قطب محیط نتواند بود الا اللہ تعالی پس لال شدن زبان و کوتاه شدن عبارت از بیان آن ظاهر است و اگر کسی خواهد که بر بعضی از ان وقوف یابد که کتاب مناقب قطبی و خزانه جلالی و سراج الهدایة و مثل ذلک که تصنیف کرده بعضی خلفای آنحضرت است مطالعه کند که دران کتب بر بعضی کرامات آنحضرت اطلاع توان یافت ؛

المتن

خطهٔ پاک زمین اچّه در هندوستان
از صفای مرقدش با زینت و با فر شده است

الشرح

مرقد در لغت خوابگاه است مراد اینجا گور است بواسطهٔ آنکه مشایخ زنده اند فی الحقیقة از گور ایشان بخوابگاه تعبیر کنند و یک فایدهٔ این بیت نشان دادن مشتاقان است از زیارت

پُر برکت آنحضرت واگر کسی توفیق یابد که بزیارتِ آن مرقدِ منوّره و روضهٔ مطهره مشرف شود صفا و برکاتِ بسیار ببیند و کراماتِ بیشمار آنحضرت بشنود از زبانِ مجاوران آن آستانهٔ ارشاد آشیانه لازالت برکاتها فایضة علی رؤس المخلصین والحمد لله الذی خصّنی بشرف الزیارة من بین کثیر من المعتقدین ❊

فواید زیارت در سراج الهدایه آورده است که قال علیه السلام من زار اولادی فکانما زارنی ومن زارنی فتح الله علیه باب المغفرة والرضوان و خلاصه عن النّیران خواجه عبدالله انصاری در الٰهی نامهٔ خود آورده است که الٰهی عزیز جهدی کن تا مردی شوی و صاحب تجربه و دردی شوی بهمتِ درویشان و ببرکتِ مزاراتِ ایشان رخسارِ تو زرد شود و دنیا بر دلِ تو سرد شود ❊ رُباعی

خواهی که درین زمانه فردی گردی　　اندر رهِ دین صاحبِ دردی گردی
روزان و شبان بگردِ مردان میگرد　　مردی گردی چو گردِ مردی گردی

بدانکه حضرتِ حق سبحانه در ظاهر کعبه بنا کرده است که از آب و گِل است و در باطن کعبه ساخته است که از جان و دل آن کعبه منظور نظر مومنانست این کعبه منظور نظر رحمان است ❊ رُباعی

در راهِ خدا دو کعبه آمد منزل　　یک کعبهٔ صورتست و یک کعبهٔ دل
تا بتوانی زیارتِ دلها کن　　کافزون ز هزار کعبه باشد یک دل

فی الاحیاء بیانِ زیارتِ القبور والدعاء للمیّت وما یتعلق به زیارة القبور مستحبّة علی الجملة للتذکّر والاعتبار و زیارة قبور الصالحین محبوب لاجل التبرّک مع الاعتبار وقد کان قال رسول الله ﷺ نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها فان فی زیارتها تذکرة الآخرة غیر ان تقولوا هجرا وزار رسول الله ﷺ قبر امّه فی بقیع فلم یر باکیا اکثر من یومئذ وفیه قال اُذنت فی الزیارة دون الاستغفار کما رویناه من قبل قال ابن ملیکه اقبلتُ عائشة یوما من المقابر فقلتُ یا امّ المومنین من این انتِ اقبلت قالت من قبر اخی عبدالرحمن فقلتُ الیس کان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عنها قالت نعم ثم امر بها ولا ینبغی ان یتمسّک به فیؤذن للنساء فی الخروج الی المقابر فانهن یکثرن الهجر علی رؤس المقابر فلا یفی خیر زیارتهن بشرّهن ولا یخلون فی الطریق عن کشفٍ والزیارة سنة وهذه عظایم فکیف یحتمل لاجلها نعم لا بأس بخروج المرأة فی ثیاب بذلة تزدا عین الرجال وذلک بشرط الاقتصار علی الدعاء وترک الحدیث علی رأس القبر و در اقتباسیه آورده است که شیخی از علاء الدوله سمنانی ره سوال کرد که چون این بدن را در خاک ادراک نیست و بدن و خاک یکی است تا روح از وی مفارق شده و در عالم ارواح حجاب نیست چه احتیاج است بسر خاک رفتن و فایدهٔ آن چیست چه در هر مقام که توجه کند بروح بزرگی همان باشد که بر سر خاک او رفته شیخ قدس سره فرمود که فایده ها بسیار است یکی آن است که چون بزیارتِ کسی میرود چندانکه میرود توجه او زیاده شود چون بسر خاک رسد و بحس مشاهده کند خاکِ او را حسِ او نیز مشغول او شود و بکلّی متوجه او گردد فایده بسیار دهد و دیگر آنکه هر چند ارواح را حجاب نیست همه جهان او را یکی است اما بدنی که هفتاد سال با او صحبت داشته باشد و بدن محشور او که بعد از حشر با او ابداً آباد خواهد بود آنجا باشد نظر او و تعلق او بیشتر بود که بموضعِ دیگر.

و درینجا حکایت فرموده اند که یکنوبت در خلوتِ جنید قدس سره بودم و از خلوتِ او ذوقی تمام بمن رسید بنسبت جُنیدی که در آن خلوت بوده پس بیرون و بسر خاک او رفتم و در آنجا آن ذوق نیافتم این معنی را بخدمتِ شیخ قدس سره بگفتم شیخ فرمود که آن ذوق را در خلوت بنسبت جُنیدی یافتی گفتم بلے گفت در موضعیکه در عمرِ خود پیدا است که جُنید چند وقت آنجا بوده باشد وقتیکه ذوق حاصل شود در بدنیکه چندین سال مدام با او صحبت داشته بود اولی باشد که ذوق بیشتر حاصل شود اما شاید که بسبب مشغولی حس بسر خاک در توجه تو تقصیری افتاده باشد آخر در خرقه که اہل دلی پوشیده باشد ذوقِ آن مشاہده میتواند کرد بدان از خرقه نزدیکتر است و فواید زیارت بسیار است مثلاً که کسی ازینجا توجه کند بروحانیتِ مصطفیٰ صلعم فایده بیابد اما اگر بمدینه رود و در روحانیتِ حضرتِ مصطفیٰ صلعم از رفتنِ او و از رنج راه او با خبر باشد و چون آنجا رسد بحسن بیند روضهٔ مطهرهٔ او را او بکلی متوجه شود رزقنا الله ذلک فایده آنرا با این فایده چه نسبت توان کرد و اہل مشاہده را این معنی تحقیق شده باشد در نفحات الانس آورده خواجه علاء الدین عطار فرمود مقصود از زیارت مشاہد اکابر دین میباید که توجه بحق سبحانه بود و روح آن برگزیدهٔ حق را وسیله کمال توجه حق گردانیدن چنانکه در حال تواضع با خلق باید که هر چند تواضع ظاهراً با خلق بود بحقیقت با حق سبحانه باشد زیرا که تواضع با خلق آنگاه پسندیده افتد که خاص مر خدا را باشد عز و جل یا بمعنی که ایشان از مظاہر قدرت و حکمت بیند الا آن صنعت بود نه تواضع اما تاریخ ولادت و وفاتِ آن قطب الاقطاب غوث العالم حضرتِ مخدوم جہانیان جہانگیر سید جلال الحق و الشرع و الدین ابو عبد الله الحسینی الحسنی البخاری قدس سره العزیز بزرگی نظم کرده این است ؛ تاریخ

خورشید آسمانِ جلالت جلال حق — کز نور اوست چہرهٔ خورشید را جمال
مولود گشت در مہِ شعبان شب برات — تاریخ بود هفتصد و هفت از شمار سال
بود است پنجشنبه آن روز وقتِ شام — کامد بدارِ دنیا فرمانِ لایزال
هفتاد و هشت سال بصدرِ حیات بود — آن شاهِ دین و دنیا و آن قطبِ بیمثال
روزِ چہارشنبه ذی الحجه روزِ عید — در ساعتِ غروب بتقدیرِ ذو الجلال
تاریک گشت جمله جہان بیجمال شان — تاریخ بود هفتصد و هشتاد و پنج سال

و ایضاً برادرم مولانا زین الدین پیش از من آستانه بوسی مزار متبرکهٔ آنحضرت مشرف شده بود بر یک تخته در حظیرهٔ منوره بیتی چند بمضمون عرضداشت و اظہارِ اخلاص بانیت یادگار نوشته مانده توجه زیارت حرمین محترمین کرده مسافر شده بود بعد از آن چون فقیر بشرفِ زیارت مشرف شدم آن ابیات را خواندم و خطِ برادرِ خود بشناختم او را بدعا یاد کرده بقصدِ متابعتِ او بر تختهٔ دیگر دروازه یک غزلی و یک تاریخی برای وقت زیارت خود از ابیات خود گفته نوشته ماندم و آن تاریخ این است تاریخ

با خوشی آمد چو دولت مخلصِ این خاندان — تا زیارت کرده بوسد این مبارک آستان
شکر لله حاصلش شد هر چه در دل داشته — گشت این کارِ نکو مقبولِ پیشِ مقبلان

از پی ترحیب تاریخش درین خوش آمده | باخوشی آمد بگفت اہل زمین و آسمان
این فقیر از بہر آن اینچند بیت اینجا نوشت | تا بنامش فاتحه خوانند اینجا زایران

المتن
بود از ہر خانواده مستفید اما بسی
سہروردی را وچشتی مظہر منظہر شدست

الشرح خانواده وخاندان اینجا بیک معنی است مستفید فایده گیرنده سہروردی یعنی مشایخ سہرورد را چشتی یعنی خاندان مشایخ چشت را مظہر ظاہر کننده اسم فاعل ومظہر جای پیدا ساختن اسم مکان وبیان این بیت آنست که چنانکه در شریعت چہار مذہب مشہور است وہر که مسلمان است میباید که ازین چہار مذہب یکی اختیار کرده عبادات خود موافق فرموده امام آن مذہب ادا کند ہمچنین در طریقت اہل سلوک چہارده خانواده معروفست پس ہر کرا داعیه سلوک وہمت طلب قرب حقتعالی باشد وخواہد که بدین نیت بعضی اذکار واوراد ونوافل را وظیفه خود سازد میباید که یک خانواده را اختیار کنند بدان طریق که مشایخ آن خانواده بران رفته باشند سلوک کند وکتاب اوراد ایشان را دستور العمل خود سازد وبرای عمل کردن بر آن رخصت حوالگی از یک خلیفه آن خانواده بارعایت شرایط آن حاصل کند پس اگر کسی پرسد که قطب عالم حضرت مخدوم جہانیان قدس سره خلافت از کدام خانواده بوده است جواب گوئیم که خلافتش از چہارده خانواده حاصل شده بود بعد اتمام سلوک ویافتن خلافت از خانواده سہروردیه بروایتی از قطب عالم شیخ رکن الدین وبروایتی از والد خود امیر سید احمد کبیر پس بسبب اجتماع این نسبتہا وخلافتہا خانواده نو پیدا کرده که آنرا خانواده مخدوم جہانیان میگویند واورادی جدید مرتب ساخته که آنرا نیز بدان حضرت نسبت کنند اما ثابت کننده خلافت ہر خانواده مر آنحضرت را یکی از کلام که متضمن بشارتنا ست فرمان فرمانامه بدست مبارک خویش نوشته این است که کوشک مہتر سلیمان علیه السلام در دریای قلزم بر آورند ومہتر سلیمان علیه السلام در گور نکردند درون کوشک بر گور خفته است ہمچنان پریان ودیوان دست بسته خدمت می کنند وپریان نگہبانی میکنند از دور کوشک مینماید این فقیر رفته زیارت کرده موازنه دو کروه بود چہار سوار دوانیده اسپ آمدند گفتند که فرمان مہتر سلیمان میشود که سید ترا بفرزندی قبول کردم باز گرد با فرمان شد بر وہر چہارده خانواده را کلاه بدست در روی عالم زمین شمار اخلیفه گردانیدم وایضاً دلالت کننده دیگر بر حصول خلافتہای ہر خانواده مر آنحضرت را از خلفای کثیره کلام مولانا بہاء الدین احمد بن یعقوب است که در خزانه جلالی آورده این است باب فی ذکر سند خرقة المشایخ الصوفیة قدس الله تعالی ارواحہم الذین البسوا واجازوا والسید المحدث المفسر العالم الربانی خدمت سید السادات منبع العلم والعبادات نفع الله المسلمین بمد حیوته فرمود که این کمینه خرقه تبرک اول از عم خود شیخ صدر الدین محمد بخاری پوشید وایضاً خدمت سید السادات مد الله ظله خرقه مبارک که از پدر خود سید کبیر الدین احمد پوشید وایشان از پدر خود سید السادات جلال الحق حسین بخاری واو از شیخ کبیر مرشد بہاء الدین ابی محمد زکریا القرشی واو از شیخ شیوخ العالم شہاب الحق والشرع والدین ابی عبد الله عمر البکری السہروردی واو از عم خود ضیاء الدین ابی النجیب عبد القاہر

سہروردی وا واز عم خود شیخ وجیہ الدین ابی حفص عمر السہروردی پوشید و شیخ وجیہ الدین عمر شیخ محمد عبد اللہ
المعروف بعمویہ پدر شیخ اخی فرج زنجانی بمشارکت یکدیگر خرقہ پوشانیدند اما شیخ محمد عبد اللہ از شیخ احمد اسود دینوری
پوشید وا واز شیخ ابو القاسم جُنید پوشید اما اخی فرج زنجانی از ابی العباس نہاوندی وا واز شیخ ابی عبد اللہ
بن خفیف وا واز ابی محمد رُویم وا واز ابو القاسم جُنید وا و در صحبتِ خالِ خود سری سقطی بود وا و در صحبتِ معروف
کرخی وا و در صحبتِ داؤد طائی وا و در صحبتِ حبیب عجمی وا و در صحبتِ حسن بصری وا و در صحبتِ امیر المومنین
علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ بود و ہر مصاحبی خرقہ مبارکہ از مصحوبِ خود پوشید وا و در صحبتِ رسول
رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم بود و معروفِ کرخی ایضاً خرقہ با صحبت از امام موسیٰ علی رضا داشت
و وی از امام موسیٰ کاظم و وی از امام جعفر صادق و وی از امام محمد باقر وا واز امام زین العابدین وا و
از پدرِ خود امیر المومنین حسین شہید کربلا وا واز جدِ خود محمد مصطفیٰ صلعم داشت و لیکن در شجرہ ذکرِ صحبت از کاہ
جُنید با آنحضرت رسالت صلعم میکنند زیراکہ شیخ جُنید فرمودہ است لیس العبرۃ للخرقۃ انما العبرۃ للخرقۃ و ایضاً
خدمتِ سید السادات مد ظلہ خرقہ مبارکہ از خدمتِ قطب العالم رکن الحق والشرع والدین واز سید حمید
جلال الدین حسین برکی نفع اللہ المسلمین بمد حیوتہم پوشید وا واز شیخ الاسلام قطب الانام مذکور پوشید
وا واز پدرِ خود شیخ العارفین صدر الحق والشرع والدین پوشید وا واز پدرِ خود شیخ کبیر قطب العالم بہاء
الحق والشرع والدین پوشید و ایضاً از شیخ المحدثین عفیف الحق والدین ابی السادۃ عبد اللہ المطری
در حرم شریف نبوی پوشید و مدتِ دو سال ملازم صحبت و محکوم خدمت شیخ عفیف الدین در مدینہ
معظمہ بود کتبِ سلوک و عوارف بخدمتِ او خواند و اخذ طریقت از ذکر و اجازتِ مقراض و اذن و توبہ
دادن و خرقہ پوشانیدن و تلقین ذکر از و یافت و شیخ عفیف الدین خرقہ ارادت از شیخ رشید الدین البغدادی
پوشید وا واز شیخ شیوخ العالم شہاب الدین سہروردی پوشید ایضاً شیخ عفیف الدین عبد اللہ را پدرِ خود
جمال الدین ابو عبد اللہ محمد خرقہ تبرک پوشانید او را سلطان العارفین شیخ شیوخ شہاب الدین سہروردی پوشانید
و ایضاً خدمتِ شیخ عفیف الدین عبد اللہ گفت کہ پدرِ من شیخ جمال الدین مطری گفتہ کہ شیخ ما عز الدین الفاروقی
گفتہ کہ خرقہ از پدرِ خود شیخ الانام ثقۃ العلما محی الدین ابی محمد ابراہیم پوشیدم وا واز پدرِ خود از ابی العباد
ابی حفص عمر الفاروقی الواسطی پوشید و خدمتِ سید احمد را دو طریقہ است یکی پوشیدن خرقہ از شیخ
علی وا واز ابی فضل ابن کامخ وا واز ابو علی غلام ابن برکان وا واز علی ابن ابر باری وا واز حملی العجلی وا و
از ابو بکر شبلی وا واز امام ابی القاسم جُنید بغدادی دوم اخذِ طریقت وا و وے تربیت و صحبت با شیخ
منصور بن ابی سر الرفاعی داشت وا و در صحبتِ خالِ خود ابو منصور بن طیب بود وا و در صحبت ابی سعید نجار
وا و در صحبت ابی السند السوسی الکبیر وا و در صحبتِ ابی علی الفارمدی وا و در صحبتِ رُویم بن محمد وا و در
صحبتِ سید الطائفہ جُنید بغدادی وا و در صحبتِ خالِ خود سری سقطی بن مغلس السقطی وا و در صحبتِ ابی محفوظ
معروف ابن فیروز الکرخی وا و در صحبتِ علی رضا وا و در صحبتِ امام جعفر صادق وا و در صحبتِ محمد باقر
وا و در صحبت زین العابدین وا و در صحبتِ پدرِ خود حسین سبطِ رسول اللہ سید شباب اہل الجنۃ وا و در
صحبتِ امیر المومنین علی ابن ابی طالب رض و ایضاً در صحبتِ جدِ خود رسول صلعم بود و ایضاً خدمتِ شیخ عفیف الدین

عبد الله خدمتِ سید السادات مد الله ظله اجازت کرد تا این خرقه نیز بدیگری پوشانید و خدمت
شیخ عفیف الدین عبد الله مخدوم مد الله ظله چنین فرمود که مقراض راندن بر سرِ شما موقوف است در گازرون
چون خدمتِ مخدوم مد الله ظله در گازرون آمد شیخ امام الدین برادرِ شیخ الاسلام امین الحق والدین چنین
فرمود که شیخ امین الدین وصیت کرده است که سیدی بخاری قصد من کرده از اچه و ملتان می آید فاما شیاطین
او را گفتند که شیخ امین الدین وفات یافته بجا میروی باز گشته در مکهٔ مبارکه رفته است باز اینجا خواهد رسید
او را از جهت من مقراض براند و خرقه پوشاند شیخ امام الدین همچنان کرده و خرقهٔ خود پوشانید و تلقین
ذکر کرد و او از شیخ الاسلام امین الحق والدین پوشید و او از شیخ اوحد الدین و او از شیخ اصیل الدین ابی
الحسن محمد الشیرازی و او از شیخ رکن الدین ابو الغنایم بن مفضل بن ابی القاسم الخطیب السنجاجی الابهری و او
از شیخ قطب الدین ابو الرشید احمد بن محمد الحسینی الابهری و او از شیخ ابی النجیب عبد القاهر السهروردی پوشید
و ایضاً خدمتِ سید السادات مد الله ظله خرقهٔ تبرک از شیخ شرف الدین محمود شاه بن حسین التستری
ساکن سوکاره دارد و او مخدوم مد الله ظله اجازت کرد تا بر سرِ دیگری مقراض راند و خرقه پوشاند و
تلقین ذکر کند و شوکاره شهری از شهر های پارس است و سید السادات در سنه ثمان و اربعین و سبعمائه
بخدمتِ آن بزرگوار رسید و مدتِ عمر این بزرگ در سنه مذکوره صد و سی و دو سال بود و او از شیخ شیوخ
العالم و وفاتِ شیخ شیوخ قدس الله سره النصف من اول لیلة المحرم سنه اثنین و ثلثین و ستمائة بود
و ایضاً خدمتِ سید السادات مد الله ظله خرقهٔ تبرک و صحبت و اجازت و مقراض راندن و پوشانیدن خرقه
بدیگری از سید السادات حمید الدین ابو الوقت محمود بن نجیب الحسینی سمرقندی دارد و او خرقهٔ ارادت از شیخ
الاسلام قطب الانام قدوة الدین ابی احمد بن چشتی داشت و او از پدرِ خود محمد بن احمد چشتی و او از عم خود
محی الدین علی بن احمد چشتی که در حضرتِ دهلی مدفون است و او از پدرِ خود رکن الدین ابی احمد بن احمد چشتی
و او از پدرِ خود مفتی الشرق والصین قطب الدین مودود بن یوسف چشتی داشت و او از پدرِ خود
ناصر الدین یوسف بن محمد سمعان داشت و او از خالِ خود ناصر الدین محمد بن ابی احمد چشتی و او از پدرِ خود قدوة
الدین ابی احمد بن فرشناقه چشتی داشت و او از استادِ خود ابی اسحاق الشامی و او از علو دینوری و او
از هبیره بصری و او از حذیفه مرعشی و او از ابراهیم ادهم و او از فضیل عیاض و او از عبد الواحد بن زید و او
از حسن ابی الحسن البصری و او از امیر المومنین علی ابن ابی طالب رض و او از محمد الرسول الله صلی الله علیه و سلم داشت
و ایضاً خدمتِ سید السادات پیش از آنکه در مکه برود بخدمتِ شیخ قطب الوقت نصیر الحق والدین محمود اودهی
در عهد خدایگان مغفور سلطان محمد شاه رسید و گفت مخدوم خایفم که درین زمان درویش زادگان را
از لباسِ درویشان بیرون می آرند کلاه و قبای پوشانند پس شیخ نصیر الدین خلعت و دستار بارانی
خاصهٔ خود پوشانید و فرمود همین جامه پوشیده بر سلطان برو که از جامهٔ درویشان ترا بیرون نخواهد
آورد خدمتِ مخدوم مد الله ظله همان جامه پوشیده پیش سلطان رفت بنیابتِ شیخ الاسلامی سند و
خانقاه محمدی در خطهٔ سیوستان و چهل خوانق مضافاتِ آن باسم خدمتِ مخدوم تعیین شد چون
از لشکر سلطان بازگشته بخدمتِ شیخ الاسلام پابوس حاصل شد و عرضه کرد که فرمانِ سلطان شد است

که خادم فقرا در خطهٔ سیوستان کنید و اجازت از شیخ قطب العالم رکن الحق والشرع والدین بدوام
خدمت خواجه شیخ ابوالوقت نصیر الحق والدین فرمود از جهت ما اجازت باشد تا خدمت فقر کنی اگر
کسی خرقه طلبد بدهی و خدمت شیخ نصیر الدین از شیخ الاسلام نظام الحق و او از شیخ الاسلام فرید الحق
والشرع والدین مسعود یافت و او از خواجه قطب الدین بختیار اوشی و او از خواجه معین الدین سنجری و او از
خواجه عثمان هارونی و او از خواجه شریف زندنی و او از شیخ قطب الدین مودود چشتی و او از ناصر الدین
ابو یوسف مذکور یافت و ایضاً خدمت سید السادات سجاده تبرک و مقراض اذن و خرقه پوشانیدن
از خدمت السادات حمید الدین ابوالوقت محمود الحسینی السمرقندی دارد و او از شیخ شمس الدین ابی محمد
بن محمد بن ابراهیم البیاجی الکرخی داشت و او از قطب الاقطاب نظام الدین ابی العطا الحادی داشت
و او از شیخ فخر الدین ابی یحیی القصاری و او از شیخ احمد مولانا و او از شیخ ابوالجناب ابو احمد بن عمر
الخیوقی المشتهر بنجم الدین کبری داشت و او از شیخ اسماعیل القصری شهید داشت و او از محمد بن مائیل
داشت و او از داود بن المعروف بخادم الفقرا و او از ابی العباس بن ادریس و او از عبد الله بن عثمان
و او از ابی القاسم بن رمضان و او از ابی یعقوب الطبری و او از ابی عبد الله بن عثمان و او از ابی یعقوب
النهرجوری و او از ابی القاسم یعقوب السوسی و او از ابی الواحد بن زید و او از کمیل بن زیاد داشت
و او از امیر المومنین علی بن ابیطالب رضوان الله علیهم اجمعین داشت و او از رسول ؐ داشت و ایضاً
شیخ ابوالجناب صحبت و اخذ طریقت از عمار یاسر و او از شیخ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاهر السهروردی
و او از شیخ احمد غزالی و او از ابی بکر نساج و او از ابو القاسم گرگانی و او از عثمان المغربی و او علی کاتب
و او از ابو علی الرودباری و او از شیخ جنید بغدادی و او از سری سقطی و او از معروف کرخی و او از داود
طائی و او از حبیب عجمی و او از سید التابعین حسن بن ابی الحسن البصری و او از امیر المومنین علی بن ابیطالب
رضی الله عنهم داشت و ایضاً خدمت السادات خرقه تبرک و اجازت تا بدیگری پوشاند از السادات
حمید الدین حسینی سمرقندی دارد و او از شیخ ربانی سر الله فی الارض شهاب الحق والدین ابی سعید زفر بن
محمود بن محمد الکرمانی الشافعی پوشید و او از ابی العباس خضر علیه السلام پوشید و او از سید المرسلین محمد
مصطفے صلی الله علیه وسلم و علی عترته الطاهرین پوشید و ایضاً خدمت سید السادات خدمت شیخ
شهاب الدین ابو سعید الکرمانی را در مکه مبارکه دریافت آن بزرگ مخدوم مد الله ظله صحبت شیخ محمد بن
عبید العیشی و لبست منه الخرقة و هو صحب والده شمس الدین عبید بن فاضل و نال منه التربیت و الخرقة و هو
صحب اباه ابا المکارم فاضل بن العبید العیشی و لبس منه الخرقة و هو صحب الشیخ قطب الیمن ابا الغیث
بن جمل و اکتسب منه الخرقة و هو صحب الشیخ شمس الدین علی بن افلح لابسا منه الخرقة و هو صحب الشیخ شمس
الدین علی الحداد و نال منه الخرقة و هو صحب الشیخ قطب العالم محی الحق والشرع والدین عبد القادر
ابن ابی صالح موسی ابن یحیی الزاهد الحسنی الحسینی جیلے و اصاب منه الخرقة المبارکة و هو صحب الشیخ ابی سعید
علی بن مبارک المخزومی و لبس منه الخرقة و هو صحب ابا الفرج الطوسی و نال منه الخرقة و هو صحب الشیخ
ابا الحسن علی ابن محمد المقدسی الهکاری و لبس منه الخرقة و هو صحب ابا الفرح الطرطوسی و نال منه الخرقة

وهو صحب ابا الفضل عبد الواحد بن عبد العزیز الیمنی لا لبسا منه الخرقة وهو صحب اباه عبد العزیز ووجد منه
التربیت والخرقة وهو صحب ابا بکر بن محمد الشبلی لا لبسا منه الخرقة تا اینجا بعینه کلام خزانة الجلالی است اما
آنچه در بیت قصیده مذکور شد که مظهر خاندان سهروردی و خانوادهٔ چشتیه لبسا شده اشارت بدان معنی است
که در شجرهاییکه بمریدان خود داده بعضی را شجرهٔ مشایخ سهروردی بعضی را شجرهٔ مشایخ چشتی داده جمعی را هر دو
بهم لطف نموده چنانکه جامع سراج الهدایة در کتاب خود آورده که سوال کردم از بندگی قطب العالم دامت
برکاته که شجرهٔ خانوادهٔ سهروردیه و خاندان چشت از لفظ دربار شنوم پس آنچنان که از لفظ دربار آنحضرت
شنیده شده است باین عبارت است ❊ شجرهٔ مشایخ سهروردیه ❊ الهی بحرمت شیخ رکن الدین
الهی بحرمت شیخ صدر الدین الهی بحرمت شیخ بهاء الدین زکریا الهی بحرمت شیخ شهاب الدین سهروردی الهی
بحرمت شیخ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاهر الهی بحرمت شیخ وجیه الدین ابی حفص الهی بحرمت شیخ محمد عبد الله سهروردی
الهی بحرمت شیخ احمد اسود دینوری الهی بحرمت شیخ ممشاد دینوری الهی بحرمت شیخ جنید بغدادی الهی
بحرمت شیخ سری سقطی الهی بحرمت شیخ معروف کرخی الهی بحرمت شیخ داود طائی الهی بحرمت خواجه
حبیب عجمی الهی بحرمت شیخ حسن بصری الهی بحرمت امیر المومنین علی کرم الله وجهه الهی بحرمت محمد
مصطفی صلی الله علیه وسلم وعلی آله اجمعین ❊ شجرهٔ خاندان چشتیه ❊ الهی بحرمت شیخ نصیر الدین
محمود الهی بحرمت شیخ نظام الدین بداونی الهی بحرمت شیخ فرید الدین مسعود الهی بحرمت قطب الدین
بختیار کاکی الهی بحرمت شیخ معین الدین سنجری الهی بحرمت شیخ عثمان هارونی الهی بحرمت حاجی
شریف زندنی الهی بحرمت شیخ مودود چشتی الهی بحرمت شیخ ابو یوسف چشتی الهی بحرمت شیخ
ابو محمد چشتی الهی بحرمت شیخ ابو احمد چشتی الهی بحرمت شیخ ابو اسحاق چشتی الهی بحرمت شیخ علی دینوری
الهی بحرمت ابو هبیره بصری الهی بحرمت شیخ ابو حذیفه مرعشی الهی بحرمت شیخ ابراهیم ادهم الهی بحرمت
خواجه فضیل عیاض الهی بحرمت عبد الواحد بن زید الهی بحرمت خواجه حسن بصری الهی بحرمت امیر المومنین
علی کرم الله وجهه الهی بحرمت خاتم النبیین محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم وعلی آله واصحابه واتباعه اجمعین
در یک ملفوظ آنحضرت قطب عالم قدس سره مذکور است که مرید از شجرهٔ پیران دادن یکی از سنن اولیا است
چون از پیری صحیح رسیده باشد و در کتاب وسیلة الطالبین آورده است که مرید را باید که بعد از ادای
نماز خفتن پس از ادای اوراد موظفه شجرهٔ پیران خود بخواند ایضاً معلوم باد که حضرت قطب عالم قدس سره
در ذکر شجره بروایت صاحب سراج الهدایه بنابر حکمتی میل بذکر کمی وسایط کرده الا بروایت مولف خزانه
جلالی همان حضرت بیک نسبت از شیخ معروف کرخی تا بامیر المومنین علی کرم الله وجهه وسایط فیض الٰهیه
سته نوشته شد و نیز بعضی مشایخ در شجره باذکر این ایمه سته آن نسبت آکه در آن از شیخ ضیاء الدین
ابو النجیب تا شیخ جنید شیوخ سته واسطه باشند اختیار میکنند اما فقیر مولف برای سهولت حفظ سالکان
همین شجره را نظم کردم بر وجهیکه هر دو نسبت در آن مرعی شد اکنون آن شجرهٔ منظومه این است ❊

بسم الله الرحمن الرحیم

ثنا و شکر فراوان بمرشد غفار   که بعث کرد بارشاد احمد مختار

پس آن کریم ہم از امر حق بوقت طلب | نمودہ اقرب رہ ہا بجید بہ کرّار
پس آن امام بفرزند خود امام حسین | بحسن تربیت از نور و فیض کرد نثار
دگر امام علی زین عابدین بلقب | شدہ ز نور پدر نوربخش و فیض نثار
ز بعد اوست امام محمّد باقر | کہ بود مرشد عالم چو والد او بوقار
ز بعد او بمقام پدر قیام نمود | امام جعفر صادق کہ بود صدق شعار
امام موسی کاظم کہ ابن صادق بود | بعلم و حلم و حیا بود سرور اخیار
دگر امام علی رضا رضا آئین | تو ہشتمش ز امامان دوازدہ بشمار
رسیدہ فیض بمعروف از و بیک نسبت | بہ نسبت دگرش تابعی است واسطہ چار
نخست طائی و شیخش حبیب و شیخ حسن | دگر علی است کہ بودہ برادرش طیّار
نشستہ شیخ سری ہم بمسند معروف | کہ بود غمزدہ از درد عشق لیل و نہار
ز بعد او بخلافت نشست شیخ جنید | کہ داشتہ بتصوّف بسی نکو گفتار
خلیفہ اش بسند بود شیخ ابو عثمان | کہ میکنند لقب مغربی باو اشعار
دو شیخ راست لقب رودباری و کاتب | کہ نام نیکوی ہر دو ابو علی است دوبار
ظہیر شرع ابوالقاسم آنکہ گرگانی است | ز بعد اوست ابوبکر شیخ نیکوکار
معنعن است و مسلسل ز بعد این شیخان | امام احمد و پس بو النجیب فخر کبار
بہ نسبت دوم ابو النجیب تا بجنید | ز سہروردد ز دینور دو شیخ بشمار
ز سہرورد عمش شیخ وجیہ الدین | کہ بُد محمّد عمّویہ را ارادت آر
مجیزش احمد دینوری و شیخ او ممشاد | تو تا جنید ہمین چار واسطہ انگار
ز سہروردی ہم ابن اخش خلیفہ شمار | عمر کہ یافت بشیخ الشیوخ استشہار
بدان خلیفہ او شیخ حق بہاء الدین | کہ ہست خطۂ ملتان ز مرقدش فخّار
خلیفہ و خلفش ہست شیخ صدر الدین | کہ در زمانہ خود بود فخر ہر دیندار
ز بعد او پسر اوست شیخ رکن الدین | کہ بود خانۂ ارشاد را مثال مدار
پس از مشایخ مذکور قطب عالم دان | کہ بود فیض دہ تابعان چو ابر بہار
حسین نامش و سیّد جلال الدین لقبش | ز سیّدان بخاری نکو گلی بے خار
امیر سیّد احمد کبیر والد اوست | شریک نام لقب نیز جد او پندار
گرفتہ خرقہ تلقین پس از بلوغ کمال | چنانکہ از پدران از مشایخ بسیار
خلافتش ز پی خرقہ و کلہ دادن | رسیدہ بود ز ہر خانوادہ دہ و چہار
علی الخصوص ز شیخان خانوادہ چشت | رسیدہ بود خلافت بدان نکو کردگار
ز خانوادہ چشتی مجیز و مشہورش | چراغ دہلوی خواجہ نصیر الدین انگار
میان قطب و میان علی ازین نسبت | شمردہ ام کہ دہ و نہ وسایط است ای یار

امیر سیّد محمود ناصر الدین است — خلیفه و خلفش مستحق استظهار
ز بعد او خلفش شیخ حامد است کبیر — که گشته بود کرامات او بسی اظهار
ز بعد او پسرش شیخ رکن الدین بو الفتح — که از میانهٔ اخلاف بود نیکو کار
امیر سیّد محمود آنکه بو القاسم — نهاده کنیتش آن والد نکو کردار
خلافت پدری داده با برادر خود — که اسم شیخ محمد کند بدو اشعار
ز بعد او پسرش شیخ حامد دوم — که کرده اہل سیاد بذات او افخار
خلیفه اش که مسمّی بعبد وهاب است — بوصف حاجی و شیخیش بر زبان و دل آر
خلیفه اش شده سیّد جمال الدین — ز خانوادهٔ بر فیض این شیوخ انگار
بزیر بال عنایات پرورش میداد — بشیخ حمزهٔ کشمیر فخر اہل دیار
بجان مرید همین شیخم از سر اخلاص — برین گواه کنم هر یک صغار و کبار
بکن بحرمت ایشان بما تو ارجع شان — بفضل خویش الٰهی ز فیض استمطار
رسان سلام و دعا تا ابد هر لحظه — بروح هر یک از ایشان ز ما هزار هزار

دگر برحمت خود بخلص ایشان
کمینه خاکی ناظم سحاب لطف ببار

و ایضاً واضح باد که فقیر در اثنای سفر بعضے از خلفای این سلسله که هم سیّد بودند در بلونت زیارت کردم ایشان را دیدم که در بعضی اوقات در شجرهٔ آبای خویش معنعن و تا امیر المومنین علی کرم الله وجهه بعنوان شیخوخیت و مخدومیت می نوشتند و میگفتند که پدران ما همیشه پشتا پشت مرشد بودند و اصل خلافت از خاندان خود داشتند و بعضی از ایشان را که خلافت از بعضی مشایخ رسید خلافت تبرّکی بود و لهذا ما همین طریق را که هم مودّی ذکر انساب و هم مبین شجرهٔ مشایخ است اکثر نوشتن دوست میداریم و غالباً از آن رو که درین نسبت چند مرتبه سیّد جعفر تکرار یافته شعبهٔ جعفریه می نامیم والله اعلم و سروران وقت در شهر اُچه از خلفای مشاهیر شیخی آراسته بعلم و حلم و تقوی شیخ زین العابدین بن سیّد عبد الجلیل بن سیّد عبد الله بن سیّد امیر بن سیّد عبد الجلیل بن سیّد فضل الدین بن سیّد محمود ناصر الدین بن قطب العالم بود و با شیخ ما عقد اخوت معنوی بسته بود و ما بین مراقعات و مراسلات داشتند فقیر اوراد حضرت مخدوم جہانیان قدس سره با نسخهٔ اورادی مقابله کرده رخصت عمل کردن بدان و اجازت حوالیت آن بدیگران هم از وی دریافته و خلیفهٔ مشهور دیگر در نواحی اُچه شیخ راجو بود بن شیخ حامد بن سیّد محمد بن سیّد رکن الدین بن سیّد حامد بن سیّد محمود بن سیّد ناصر الدین بن قطب العالم حضرت مخدوم جہانیان قدست اسرارہم و باقی اسامی آبای کرام ایشان بالا مذکور شد و ایضاً نسبت سهروردیه را بدان اعتبار می کنند که تمسک می آرد از شیخ معروف کرخی تا امیر المومنین علی کرم الله وجهه بچند تن از ائمه اثنا عشر که مخصوص بود بفهم کتاب جعفر الجامع شعبهٔ جعفریه مینامند و وجه مناسبت تسمیه این نسبت بشعبهٔ جعفریه نوعی زیاده رونق گرفتن از حضرت

امام جعفر صادق نیز تواند بود و آن نسبتی ازین سلسله را که منتهی میشود بحضرت کمیل بن زیاد شعبۂ کمیلیہ میخوانند و خلافت ہر شعبہ حضرت مخدوم جہانیان را رسیده بود چنانکه از کلام خزانۃ الجلالی مذکور الآن معلوم شد و اللہ اعلم ؛

المتن

رُشد و آثارِ ہدایت زین مبارک سلسلہ
این زمان در ہر ولایت شامل و منتشر شد است

الشرح رُشد راه یافتن و ہدایت راه نمودن و مبارک برکت یافته ولایت شہر شامل رسنده منتشر اسم مفعول است ریخته شده و پراکنده شده ہم بمعنی شامل است یعنی اگرچه نسبت ایشان بُخارا و مرقد منور ایشان که در زمین اُچہ است ولیکن این سلسلۂ جامعه جدیده آنحضرت ببرکت ہمت ایشان درینوقت عالمگیر شده است یعنی خلفا و نوّاب فته رفته بہر شہر طریقۂ سلسلۂ ایشان رسانیدند و در ہر شہری مریدی چند ازین سلسلۂ مبارکه میتوان یافت که ببرکتِ مددِ روحانیتِ آنجناب ایشان را بقدر توجه ایشان بدآنجناب رسیده است خواه دُور باشد خواه نزدیک خصوصاً در ولایت ہندستان که اکثر مردم ازین سلسلۂ مبارکه اند ؛

المتن

چشم فیض از لطف او دارم که فیض عام او
تا دم منشر ز اتباع مستنشر شد است

الشرح مراد از چشم اینجا امید است یعنی امید فیض از عنایت و لطف او دارم زیرا که فیض او عام است یعنی رسنده است بہمه تا دم منشر یعنی تمام بہر تابعان مستنشر شد است یعنی بسیار ریخته و پراکنده رسنده است و درین بیت ایمائی است بتحصیل مضمون یک واقعۂ مُبشرۂ آنحضرت مخدوم جہانیان سید جلال الدین البخاری که بدست مبارک خود در نصیحت نامۂ خویش الثاف مودند و آن این است که این فقیر روزی درون کعبه رفت و مناجات کرد و گفت خداوندا من مسکین از ہنگام کودکی تا ایام جوانی و از وقت جوانی تا ایام پیری جمله بخطا گزرانیدم در ہیچ کاری شایانِ حضرت تو از من بوجود نیامد نمیدانم که حالِ من خسته فردا چه خواہد شد بکرم آفریدگار آوازی در سر من فرو خواندند که شادان باش و خود را که ماجمله عبادات و طاعات و خیرات تو و کسانیکه اقتدا بتو خواہند کرد جمله با ایشان قبول کردیم از جملۂ افعال و کردار ایشان باز آمدیم و ایضاً مویدِ این معنی نقلی در ظہر کتاب نصیحت نامه مکتوب دیده شد که معاینۂ شیخ سماء الدین مُرید و خلیفۂ شیخ کبیر بن شیخ اسمعیل الحسینی البخاریست که العاصی اذا مات بلا توبة فهو فی مشیئة الله تعالیٰ ان شاء عفی عنه و ان شاء عذبه و اما الجلالیون فمغفورون قطعاً و ہمچنین حضرت مخدومی شیخ حمزه از مجربات خود خبر داده که قطبِ عالم حضرت مخدوم جہانیان بسی بزرگ کسی بوده اند و ریاضت ہا و کرامت ہای بیشمار و بی حسابست و ما تا بعان را مدد ہا و فیض ہا از روحانیتِ آن فیاض دمبدم رسنده است که ما آنرا مشاہده میکنیم و شما را دمبدم ہر رجا ایشان را خلیفه البته میباید که بعد از ہر عبادت در وقتِ ہر مہم و ہر حاجت بدعا یاد کرده باشید استعانت و استفاضه از روحانیتِ آن بزرگوار کرده باشید که شما را ہم مدد و فیض او رسنده است

اگرچه هنوز واقف بران نشده‌اند و نمیتوانید دید و بعضی از مریدان حضرت مخدومی که صاحب واقعه‌اند روح پرفتوح آنحضرت را و سایر مشایخ را اکثر می بینند که در آن وقت که از من فقیر این ابیات گفته شد ملا اللهداد در اعتکاف بود در خواب دید که در جائی جمعی لباسهای پاکیزه پوشیده و فرش های نفیس گسترده و یک بزرگواری در میان ایشان بر مسند صدر نشسته و گرداگرد ایشان انبوهی از خلایق و آن بزرگوار را هر یکی بقدر استعداد و قابلیت چیزی می بخشد در اثنای آن روح مرا دید که پاره کاغذ بدست گرفته پیش آمدم آنحضرت پرسید که اینچه کس است من جواب گفتم مرید شیخ حمزه شماست که بیتی چند گفته آنحضرت بنظر لطف نگریسته فرمودند که خوب باشد بعد از آن آن بیننده با دیگری پرسید که این بزرگوار کیست و این جماعت کیستند جواب شنید که این بزرگوار قطب عالم حضرت مخدوم جهانیان که متابعان و مخلصان خود را فیض بخشی میکند ؛

المتن

اوست یک صاحب قران یکقرن را مشهور لیک
زین مشایخ هر یکی ارشاد را محور شد است

الشرح

این یک بیت و بیت آینده مدح جمیع مشایخ این سلسله متبرکه اند با جمال صاحبقران کسی را گویند که کاری عجیب کند از امثال و اجناس او کسی نکرده باشد قرن سی سال را گویند و مراد اینجا دور است محور اسم آلت است از حور بمعنی گردش است یعنی آنچه بملاحظه گردش واقع شود و او میانه باشد مثل مرکز و قطب آسیا این جهت خط استوار محور گویند پس حاصل معنی این میشود که اوست یعنی حضرت مخدوم جهانیان صاحبقران از میان اقران و امثال دور خود بزمان خود و الا هر یک از مشایخ این سلسله از متقدمین از زمان حضرت علی تا زمان او چه از نسبت سهروردیه و چه از نسبت چشتیه و چه از نسبت سایر خانواده‌ها که با ایشان مناسبت داشته تا زمان او و از زمان خلفا و نوابان او تا این دم صاحبقران دورهای خود بودند هر یک محور دور فلک ارشاد در قرن خود و قطب آسمان هدایت در زمان خویش و مرکز دایره پیری در وقت خود بودند تخصیص باسم یکی نمیتوان کرد که ترجیح بلا مرجح لازم می آید و ترجیح دادن و معرفت مرجح از امثال ما از محالات است و صاحبقران بودن قطب عالم حضرت مخدوم جهانیان بدان است که جامع بودن فضایل کثیره مثل آنکه سید صحیح النسب صوری و معنوی بودند و در اثبات نسب او هم یکقرنی است چنانکه بالا مذکور شد و عالم باطن و ظاهر بوده چنانکه کتابهای متاخرین از روایات او پر است و متصرف اعظم بود در اولیا و خلافت یافته بود از خانواده های متعدده و واقف طرق متنوعه ارشاد و سلوک هر یک بود و مسافر باطن و ظاهر که در سفر او هم قرانان است چنانکه در اوایل مسافرنامه آنحضرت مسطور است که در عالم سیر و طیر چهل سال سفر بر و بحر کرده است و هفت حج اکبر گزارده و در روضه پاک محمد الرسول الله علیه السلام رفته و سلام گفته السلام علیک یا جدی جواب سلام آمده که و علیک السلام یا ولدی و قطب و همه فضایل قطب بودن ایشان متفق علیه است میان همه اهل عالم و استحقاق مخدوم بودن جهانیان را لازم این فضایل است ؛

المتن

هر یکی زین مقتدایان ابرسان فیاض بود
فیض شان بر مخلصان باران صفت ممطر شد است

الشرح ممطر باریده شده مخلصان عام است وشامل است مخلصان ماضی وحال واستقبال را
تا قیامت اگر کسی گوید که مخلصان را که شامل مخلصان آینده میگیرند حکم بلفظ ماضی که ممطر شد است بر ایشان
چون رسد گوئیم آری لفظ شد اگرچه مبنی از ماضی بود لیکن بواسطه سیکن وقتی مقید زمانی نماید پس
معنی چنین است که ممطر شد است یعنی باران شده وحالا هم در بارندگی است وتا هنوز از بارندگی نه ایستاده
وبتقدیر تسلیم نیز میتوان گفت که ممطر شده یعنی انعام امطار فیض برای مخلصان ایشان از درگاه
منعم علی الاطلاق نامزد شده است پس هر وقت نوبت بنوبت بیایند واستحقاق این که عبارت از اخلاص
بنسبت مشایخ است در خود پیدا کنند نصیب خود برند چنانکه انا انزلناه فی لیلة القدر را معنی
گفته اند که ابتدای نزول دران شب بوده واز لوح محفوظ باسمان دنیا آمده ودر بیت العزت بسفره
سپرده اند پس روح الامین بمدت بیست وسه سال آیه آیه سوره سوره بحسب مصالح بدنیا آورده این
معنی را که انعام امطار فیض برای مخلصان ایشان نامزد شده است مستفاد است از بشاراتیکه از کبرای
مشایخ این سلسله مبارکه مشهور است وچیزی ازان در اسرار الاولیا نیز مسطور است یعنی آنکه شیخ فریدالدین
مشهور بشکر گنج به حکایت فرمود که مردی از ملتان بر دعاگو بیامد وگفت بخدمت شیخ بهاء الدین زکریا
قدس الله سره بودم شیخ بهاء الدین را وقتی پیدا شده واز خانقاه بیرون آمد وگفت در شهر ملتان ندا
دهید ومیگوئید که هر که امروز روی من بیند فردا روز قیامت من ضامنم که در دوزخ نرود آنگاه شیخ
الاسلام فریدالدین فرمود که ای درویش هر که از مسلمانان دست من گرفته باشد ویا مصافحه کرده باشد
ویا از خانواده من کسی را دست گرفته باشد آتش دوزخ بروی حرام گردد پیر من شیخ قطب الدین بختیار
قدس سره این سخن گفته است که ای مرید حق سبحانه وتعالی ترا درجه داده است که هر که دست تو با
مریدان تو گرفته باشد او در دوزخ نرود وجای او بهشت باشد از انکه هر روز هزار بار در من این ندا
می کنند که انچه نیک بخت بنده الیست فریدا جودهندی وهمچنین حضرت شیخ این ضعیف ناظم حضرت
شیخ حمزه دامت برکاته علینا در مقام یار فروشی وتحدث بنعمت در اوقات نصیحت بمریدان
میفرمودند که همه مشایخ ما بسیار بزرگ وریاضات شاقه بسیار کشیده اند که اثر وبرکات آن بر مخلصان
وتابعان ایشان تا قیامت خواهد رسید واین حالات وواقعات وتجلیات که ما تابعان ظاهر شونده است
همه بعد از عنایات حق تعالی از طفیل وبرکت ایشان میدانیم شما را باید که علی الدوام بعد از هر عبادت بلکه
اول وآخر وظایف در وقت هر مهم وهر حاجت روح پر فتوح حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم وارواح
متبرکه ایشان را بدعا یاد کرده استمداد همت کرده باشید واستعانت واستفاضه نمایند که بی بدرقه همت
ایشان این راه پر خوف اقطع نتوان گردد مؤید این سخن که برکات مجاهدات وریاضات مشایخ بر مخلصان
وتابعان ایشان بقدر اخلاص ومتابعت تا قیامت رسنده است اینقول یکی از مشایخ سهمیدانیه است
که در رساله خود آورده که بدان ای سالک راه که اولیاء الله دو طایفه اند محبان ومحبوبان باز محبوبان
دو طایفه اند بعضی ذو عقل بعضی مسلوب العقل آنهاکه مسلوب العقل اند من حیث الشرع مکلف نیستند
بظاهر ایشان نگاه نباید کرد واقتدا برای ایشان نباید کرد ولا یقتدا بهم ولا ینکر علیهم اما آنها که ذو عقلند

اقتدار ایشان بایسته اند اگر در نفس آنمقدار مبالغه که محبان داشته باشند ایشانرا پروای آن نباشد اذا احب
الله عبداً لم یضره ذنب در بارهٔ ایشانست آنحضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم از محبوبان است و ازینجاست که
حضرت حق در شان آنحضرت صلی الله علیه وسلم تشریف انا فتحنا لک فتحاً مبیناً لیغفر لک الله ما تقدم من ذنبک
وما تاخر مشرف گردانید و باوجود چنین بشارتی آنحضرت خودرا از قید عبودیت نرهانیده تا مقتدای عالمیان
شاید بنابر همین مرشد باید که در بندگی و ریاضت و مجاهده و طاعت و عبادت مانند طالبان مقتدی و سالکان
مهتدی باشد محباً کان او محبوباً تا برکات افاضات او مسترشد برسد و نتایج و آثار وی بی برکت و منقطع
نگردد حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم باوجود ترخانی انا فتحنا در ریاضت چندان مبالغه نمود که تشریف
طه ما انزلنا علیک القرآن لتشقی الا تذکرة لمن یخشی مشرف گشت ریاضت و مشاهدات عالی همتان کشیدن
سیرت مرشدان صاحب برکت است هر که صاحب برکت و عالی همت است باید که از مجاهدات طریقه مجاز را
مسلوک دارد اگرچه مقام محبوبان داشته باشد تا برکات مجاهدات وی در سلسلهٔ اصحاب وی مثمر حالات سنیه و منتج
مقامات علیه گردد چنانکه حضرت سیادت مآب امیر سید علی همدانی قدس سره میفرماید که هر ریاضت که جمیع
مشایخان کشیدند این فقیر کشید اگرچه نتایج بعضی بظهور نیامده است که در تبع باخلاص بظهور آمد ان شاء
الله تعالی ✦

المتن

این مشایخ مسلسل اندر ارشاد و ادب
تا نبی الله وسیله مرتضی حیدر رشد است

الشرح المسلسل زنجیر یعنی این مشایخ راچه از نسبت سهروردیه وچه از نسبت چشتیه مسلسل یعنی
حلقه های زنجیر وار دست بدست و حلقه بحلقه پیوسته بی انقطاع از میانه در نمودن ادب طریقت
و تلقین ذکر بجناب حضرت پیغمبر صلی الله علیه وسلم وسیله مرتضی حیدر رشد است از میان صحابه که مرجع اکثر
سلسله های طریقت چنانکه بالا در شرح سلسله مبین شده و نسبت بعضی سلاسل بصحابهٔ دیگر هم میرسد
چنانکه یک نسبت مشایخ نقشبندیه بهمان حضرت است و نسبت دوم ایشان بسلمان فارسی رضی الله عنه و سلمان
فارس را باوجود دریافتن شرف صحبت حضرت رسول صلی الله علیه وسلم و تشریف سلمان منا اهل البیت
انتساب در علم باطن با ابوبکر صدیق رض نیز بود و بعد از انتساب بحضرت رسول صلی الله علیه وسلم پس نسبت ایشان
بحضرت ابوبکر صدیق هم میرسد بی واسطه کذا فی مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره و حیدر
در عرب شیر را گویند و این نام اصلی آنحضرت بوده چنانکه در وقت قتال خیبریان این بیت خواندند

مصرعه
انا الذی سمتنی امی حیدرا

یعنی منم آنکس که نام کرد مرا مادر من شیر و معنی مرتضی پسندیده و رضای بسیار یافته ✦ **قصیده**

شکر خدای مرشد هادی مبتلی — کاورده رو بما سوی خود از ره جلی
ماسنّیان امت پیغمبریم نیز — هستیم ما ز سلسلهٔ مرتضی علی
از چشمهٔ ولایت ساقی کوثر اند — سیراب در دو کون بسی مرشد و ولی
در درگه خدا چو توسل بدو کنیم — هرگونه غم که روی نماید منجلی

خاکی درین لقب که تو داری اشارتست | با بوتراب نسبت جی کی جلی
دایم دعای خیر رسول است و آل او | ورد زبان خاکی صحرای بابلی

المتن

غم نباید خورد ما را روز حشر از تشنگی
منبع این سلسله چون ساقی کوثر شد است

الشرح

منبع سرچشمه را گویند و مراد اینجا مبدأ است ولی بمناسبت ساقی و کوثر همین اختیار کرده شد حاصل معنی این است که چون روز قیامت چون ساقی کوثر حضرت علی است که مقتدای سلسلهٔ ماست چرا غم تشنگی خوریم زیرا که او پیشوای ماست و آشنای ماست اگر کار بدست دیگران بودی او شفاعت کردی الحمد لله بدست او است بر وفق مراد ما نوازش خواهد کرد و نیز ما محبان او ایم و محبان را تشنه روا ندارد و شاهد و دلیل محبت ما او را موافقت ماست در بعضی احوال او بقدر استطاعت زیرا که خواجه احمد بغدادی گفته است که محبت موافقت است در جمیع احوال پس بعضی مدعیان مغرور که دم محبت او زنند و حماید محبوبات او که اکرام و جهاد و صوم بود کما قال کرم الله وجهه انا احب من الدنیا ثلث الاکرام للضیف والضرب بالسیف والصوم فی الصیف و غیر این مثل دوام ذکر و حلم و عیب پوشی و عفو و عدل و زهد و تقوی و مانند این اینها را خوار میدارند و فرو گذاشت میکنند و دشمنان او را که نفس و شیطان و مال و جاه و ظلم و فحش و تکبر و تفخر و حقد و حسد و کینه و ذمایم دیگر بود محب بدل و مطیع و عاشق بجان میباشند پس ایشان محبت حضرت علی کجا باشند بلکه دشمنان او یند و یا معنی بیت ازین باریکتر گوییم که ذکر را تشبیه با آب صاف کردند پس ینبوع چشمه را گویند که مراد ما اینجا حضرت پیغمبر باشد و منبع جای ظهور چشمه که آن سرچشمه الست و مراد از ان حضرت علی باشد که آب صاف ذکر از وی معنعن بمشایخ این سلسله در وقت تشنگی طلب رسیده و از ایشان ما را نیز مشرف ساختند پس حاصل معنی بیت این است که چون آنحضرت اینجایی سابقه آشنائی ما را سیراب گردانیده آنجا بالطریق اولی سیراب کنند بیت

نکردی رد سوال بنده هرگز | گدائی بر دلم شیرین تو کردی

و مثبت آنکه ذکر را تشبیه با آب صاف کرده اند این نقلست که در مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره که نقل کرد دانشمندی که چون حضرت خواجه ما قدس الله روحه العزیز مرا بوقوف عددی مشغول مرا ساخته اند در واقعه چنان دیدم که در آب صافی بزرگ افتادم بعد از ان بحضرت خواجه رفتم فرمودند که واقعه همین دلیل قبول طاعتست پس دلیل این است که دل بواسطهٔ ذکر زنده شده است از سخن این خانواده است ❊

المتن

عروة الوثقی و حبل الله بیان زین سلسله است
هر که زد چنگش بعصمت تا لب مقبر شد است

الشرح

عروة الوثقی دستگاهی و دست آویزی محکم کما فی تفسیر الکاشفی قال الله تعالی فمن یکفر بالطاغوت پس هر که کافر گردد یعنی نگرود بآنچه می پرستند جز خدای خواه شیطان خواه بتان خواه کهنه و ساحران و یومن بالله و بگرود بخدای تعالی فقد استمسک پس بدرستی که چنگ زد آن کس بالعروة

الوثقی بدست آویزی محکم که قرآن است یا اتباع سنت یا وقوف نزد یک امر و نهی که سلوک
طریق پیغمبر ماست صلی الله علیه وسلم و حبل الله را رسن خدا یعنی دست آویزی بقرب خدا پس معنی بیعت عروة
الوثقی و حبل الله عبارت از متابعت مشایخ این سلسله است که همت ایشان بر متابعت رسول الله
است علی حسب الکمال ای فی القول والعمل والحال و سبق اولین ایشان ذکر نفی و اثبات است که معنی آن
نفی ماسوای حق و اثبات معبود مطلق است و در مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره آورده که
در این طریق ماسوای حق طاغوت است و کفر نبوی و ایمان بحق در هر قدمی شرط لازم سالک است و پیغمبر
صلی الله علیه وسلم فرموده است الهوی عند الله ابغض من جمیع الآلهة یعنی بدترین خدایان که بر زمین می پرستند
سوای ایشان است که حق تعالی میفرماید که افرأیت من اتخذ الهه هواه یعنی می بینی ای محمد آنرا که هوای خود را
بخدای گرفته است آن بیچاره می پندارد که او بندهٔ خدای است ؛ بیت

خواجه پندارد که دارد حاصلی　　　حاصل خواجه بجز پندار نیست

و در حدیث صحیح وارد است تعس عبد الدنیا و عبد الدراهم و عبد الزوجة در هلاک است بندهٔ زر و سیم
و بندهٔ زن و فرزند هر آینه هر یک بندهٔ چیز است که آنرا می پرستند ؛ بیت

هر چیز که اند دو جهان بستهٔ آنی　　　آنست ترا در دو جهان مونس و معبود

بالضرورة از همه میباید برید بحق تعالی پیوست این است سر فقد استمسک بالعروة الوثقی انتهی کلامه
و این محقق است که کششهای نفس ابی پیروی پیر محقق کامل نتوان شناخت زیرا که هوا گاهی نیز در
عبادت در آید پس بضرورت چنگ میباید زدن بذیل ارشاد پیر کامل صاحب سلسلهٔ محقق که کششهای
نفس او را می شناسد و کمین گاه های او را میداند تا در وقت تسلیم تمام مرید را نموده می دهد تا مرید عالی
همت بقدر طاقت از و ببرد بخدا پیوندد که عروة الوثقی همان است و گفته شد که هوا گاهی در عبادت نیز می در آید
از برای آنکه در همین مقامات خواجه مذکور است که نقل کرد دانشمندی که روزی بصحبت حضرت خواجه
قدس سره رسیدم و اتفاق من صایم بودم و کسی از حال من واقف نبود حضرت خواجه درویشی را فرمودند
که طعام بیار و متوجه با من شدند و فرمودند و در حدیث صحیح وارد شده است که بئس العبد عبد هوی یضله
و این حدیث را شرح کردند و فرمودند که هوای مضل آنست که در کارها ترک حق کند و در مقام سیر الی
الله ترقی کند چون طعام حاضر شد فرمودند که طعام بخور که گفته اند عمر از جهت آن میباید که کسی اول
تجربه کند انگاه عمل کند ما تجربه کردیم میباید خوردن اشارت بحال من کردند که تو سالک راه حقی و این
روزهٔ تو از سر هواست ترک حق کردن به نسبت تو طعام خوردن و در رسالهٔ یکی از مشایخ تقریرست
که به بیعت موافق تر است و آن این است ای عزیز بدانکه سلسلهٔ اولیا از زمان حضرت سلطان
الاولیا و برهان الاصفیا علی المرتضی کرم الله وجهه الی یومنا هذا مسلسل و معنعن است تا انقراض عالم
خواهد بود و در هیچ وقت از اوقات ضعف از احوال باطن و ظاهر اسماء و صفات الله تعالی راه نیافته
است و نخواهد یافت الآن کما کان و حبل المتین بحقیقت عبارت از سلسلهٔ مشایخ است و بر اهل
ایمان و کافهٔ مسلمانان اعتصام بحبل المتین لازم و واجب است بحکم نص صریح کما قال الله تعالی فاعتصموا

بحبل الله جمیعاً انتهی کلامه الاعتصام التمسک للعصمة عن الآفات چنگ زدن از بهر عصمت از آفات و نگاهداشت ازان و مقبر گور بود در شرح منازل السایرین آورده که اعتصام بحبل الله محافظت وظایف عبادتست یا مراقبه امر حق تعالی یعنی ملاحظه آنکه این عبادات امتثال امر ویست نه از جهت غرضی یا جهت امید غرضی که حق تعالی فرموده است که هرگاه امر من متوجه گردد فی الحال امتثال کنید پس اگر خواهید که اول با علم خود مطابق کنید و سر آن مدانید در فرمان من عاصی شوید و فرمان علم کرده باشید فرمان من از شیخ کبیر الدین مصری ره سوال کردند که کار سالکان عامی چرا بیش بیش میرود جواب فرمودند که عامی را امر شیخ فی الحال قبول کند و عالم اول بعلم خود تطبیق میکنند بعد از ان عمل میکند این مقدار کار روی بس مینماید ٭

المتن

هر که اندر کشتی این سلسله تشریف یافت
بی مشقت سیر او سوی خدا منجر شدست

الشرح منجر کشیده شده قال علیه السلام انا اصحابی کسفینة نوح من رکب فیها نجی و من تخلف عنها هلک و هوی و فی روایة انا و اهل البیت کسفینة نوح و خواجه حافظ شیرازی ترجمه این حدیث درین دو بیت ادا کرده است ٭

بیت

یار مردان خدا باش که در کشتی نوح ... راه تشویش و خرابی نبود طوفان را
حافظ از دست مده صحبت این کشتی نوح ... ورنه طوفان حوادث ببرد بنیادت

و همچنین در لب اللباب آورده که بیان آنکه این راه را بی حمایت رهبری نتوان رفت که در هر قدمی خطر است و در هر گوشه رهزنی هر که در ظل دولت قلاوزی بود همان مثال متابعان نوح است و کشتی من رکب فیها نجی و من تخلف عنها غرق و هوی ٭

مثنوی

اندرین ره ترک کن طاق و طرنب ... تا قلاوزی بجنبد تو مجنب
هر که او بی سر بجنبد دم بود ... جنبشی چون جنبش کژدم بود
کج رود شب کور و زشت و زهرناک ... پیشه او خستن اجسام پاک
سر بکوب آنرا که سرش این بود ... خلق و خوی مستمرش این بود
خود خلاص اوست این سر کوفتن ... تا رهد جانش از لگد کوب بدن
جز بتدبیر یکی شیخ کبیر ... چون روی و نبودت قلب بصیر
وای آن مرغیکه بازو بند پر ... بر پرد بر اوج افتد در خطر
زهر قاتل صورتش شهد است شیر ... هین مرو بی صحبت پیر خبیر
جمله لذات و هوا مکر است و زرق ... سور و تاریکیست گرد برق
نی بنورش نامه تانی خواندن ... نی بمنزل اسپ تانی راندن
هر که افتی گاه در خوی او فتی ... گه بدینسو گه بدانسو او فتی
تو ندیده بحر بل نشنیده نام ... میکنی فکر حقیقت ای همام
باد را و کشتی ما ای نژند ... با تو کشتی خود بدین کشتی مراند

چونکه در کشتی نشینی ایمنی | میروی راه و قدم کم میزنی
بهر این فرمود پیغمبر که من | همچو کشتی ام بطوفان زمین
ما و اصحابیم چون کشتی نوح | هر که دست اندر زند یابد فتوح
چونکه با شیخی و دور از زشتی | روز و شب سیاری و در کشتی
در پناه جان جان بخشی قوی | خفته اندر کشتی و ره میروی
مگسل از پیغمبر ایام خویش | تکیه کم کن بر فن و بر کام خویش
گر چه شیری چون روی ره بی دلیل | خویش بینی در ضلالی و ذلیل
هین مپر الا که با پرهای شیخ | تا به بینی عون لشکرهای شیخ
در صفت معراجیان گر نیستی | چون براقت پر کشاید نه ایستی
نی چو معراج زمینی یا شجر | بلکه چون معراج کا کی با شکر
گر عروجت باید ای معراج جو | نردبان پیدا کن و بر جه بدو
نردبانها نیست پنهان در جهان | پایه پایه تا عنان آسمان
هر گره را نردبانی دیگر است | هر روش را آسمانی دیگر است
نردبانی جو که پا بر وی نهی | در زمان یابی ز گردون آگهی
پیر باشد نردبانی آسمان | تیر پران از که گردد از کمان
من نگویم زین سپس راه اثیر | پیر جویم پیر جویم پیر پیر

پوشیده نماند که اکثر مریدان حضرت مخدومی شیخ حمزه کشتیهای تیز رو و کلان آنحضرت در واقعات می بینند بیشتر در روزهای بیعت و در غیر این هم چنانکه داخلان سلسله را معلوم است و مجرب شده است پیش از بیعت کسانیکه کشتی دیدند و در کشتی جای خود یافتند قبول آنحضرت شدند و اگر جای نیافتند شرف بیعت ایشان را در آنوقت میسر نشد چنانکه خدمت ریگودار پیش از شرف شدن بدیدار آنحضرت رح صاحب واقعه بود چون گلبانگ آنحضرت بسمع او رسید استخاره کرد آنحضرت را دید در مقامی بلند و از زبان غیبیان تعریف و مدح آنحضرت بسیار شنید پس باخلاص تمام با آشنایان خود که مشرف بشرف ارادت این خانواده مبارکه شده بودند التماس تمام کرد که مرا نیز در آن درگاه هدایت پناه در سلک خادمان و مخلصان منسلک گردانید ایشان آمده اذن طلبیدند آنحضرت فرمودند که او را بگوئید امشب استخاره کنید که عزم دخول بطریقه ایشان دارم چون باشد اگر خواهی دیده بیاید و گرنه بی فایده زحمت مرا ندهد وی گفت اگر چه ع

در کار خیر حاجت استخاره نیست

اما چون آنحضرت رح فرمودند فرمان بجا باید آورد پس استخاره کرد تا که دید که غوغائی در خانهای مردم افتاد گویا قیامت قایم شد مردم از خانها بر آمدند بهر طرف میگریزند و او نیز افتان و خیزان گریختن گرفت رفته رفته تا بگذر ره ناده پوره که بندر کشتیها رسید تمنا کرد که کاش

کشتی پیدا میشد که در آن می در آمدم و گرنه د بنالهٔ دوکان نزدیک من ناتوان شدم تا که دید صاحبی عصای سبز رنگ در دست گرفته حضرت مخدومی در میان کشتی کلان بجای سر استاده و جمعی در و بگوشه نشسته و باقی خالی مانده ندا کرد ای ریگو دار بیا در کشتی من که فلان شیخم در آی تا امان یابی و فی الحال در آمدم و خوشحال شدم پس روز دیگر آمدم یکدیگر را شناخته تبسم نمودم پس در همان روز بشرف بیعت مشرف شدم و ایضاً سنکو رینه طالب علمی بود و یرا چون هوس ملازمت آنجناب پیدا شد شبی در خواب دید که کشتی کلانی پادشاهانه پر از جمعی محتشمانه بغوغای ملاحان از یکجانب تیز می آید پرسید چه کس است جواب شنید که شیخ حمزه است میل کرد که در آید راه نیافت تیز بردند پس بملازمت آمده بمقتضای همین رویا چند روز بیعت او توقف شد عاقبة الامر وی نیز مشرف بشرف بیعت شده در سلک مریدان منسلک شده و من از آنحضرت بابرکت پرسیدم که کشتی چیست فرمودند که روش سلسلهٔ ما متابعت شریعت و موافقت طریقت است از آن سبب سالکان را بتعبیر طریقهٔ ما بصورت کشتی بی خلل مینمایند که محل امن است و سبب زود رسیدن بمقصود بی مشقت پس همین تعبیر را در نظم در آوردم که موافق حدیث بر آمده خواجه عبید الله احرار قدس سره میفرمودند که رویت اکابر از جملهٔ اشرف فضائل است منقولست که یکی از اولیاء الله بیکی از اولیا ملاقات کرد در راهی در حین رفتن و نشستن اصحاب ایشان را تقدیم میکردند ایشان فرمودند که بچه فضیلت که بسبب آنکه شما را جنید دیده اند و من ندیده ام نقل کرده شد از مجموعهٔ ملفوظات خواجه مذکورؒ

الممتن

یا علی صحبت به پیران بهتر از هر طاعت است

این وصیت از نبی با آن شه خیبر شد است

الشرح خیبر نام قلعه ایست که حضرت امیر المومنین علی آنرا فتح کرده چنانکه بالا مذکور شد پس مراد از شه خیبر شاه خیبر گشای است و حضرت مولانا در دفتر اول مثنوی آورده که وصیت کرد رسول صلی الله علیه وسلم مر علی کرم الله وجهه که چون هر کسی بنوع طاعتی تقرب جویند تو تقرب جوی بصحبت عاقل و بندهٔ خاص تا از ایشان پیش قدم تو باشی ؛

مثنوی

گفت پیغمبر علی را کای علیؑ شیر حقی پهلوانی پردلی لیک بر شیری مکن هم اعتمید

اندر آ در نخل در سایهٔ امید اندر آ در سایهٔ آن عاقلی کش بداند برد از ره غافلی

ظل او اندر زمین چون کوه قاف روح او سیمرغ بس عالی طواف گر بگویم تا قیامت نعت او

هیچ آن را مقطع و غایت مجو در بشر روپوش کرده است آفتاب فهم کن والله اعلم بالصواب

یا علی از جملهٔ طاعات راه بر گزین تو سایهٔ خاص اله هر کسی با طاعتی بگریختند

خویشتن را مخلصی انگیختند از همه طاعات اینت بهتر است سبق یابی بر هر آن سابق که هست

و ولد بزرگوار مولانا که مشهور بسلطان ولد است این معنی را بیانی زیاده کرده و گفته در بیان آنکه اگرچه عمل صالح مرد را بخدا رساند که عاقبت است لیکن صحبت شیخ از آن بالاتر است زیرا که نزد تر و بهتر ساختن موسی را که بحق وصلت و معجزه و صاحب کتاب بود با آنهمه عظمت و کمال طالب خضر شد و از خدا بدعا ها صحبت او میخواست تا عاقبتش با جابت مقرون گشت چنانکه در قرآن میفرماید فوجدا عبدا من عبادنا

وہم بپیغمبر میگفت واشوقاہ الی لقاء اخوانی و باز از سر عشق و سوز میفرمود لاجد نفس الرحمن من قبل الیمن
و وصیت میفرمود امیر المومنین علی را ؓ که چون ہر کسی بنوع طاعتی تقرب جویند تو تقرب جوی بصحبت بندہ عاقلی
دخاص اگرمارا از ہمه پیشتر باشی که اذا تقرب الناس الی ربہم بانواع البر والتقی تقرب الی اللہ بانواع العقل تسبقہم
بالدرجات والرتب عند الناس فی الدنیا وعند اللہ فی الآخرۃ و ہمچنین اولیای مشایخ کامل و واصل رہ جویان
خواص حقتعالی بودند والسلام ؛

مثنوی

یکدمی صحبت بمردان خدا — بہتر از صد ساله بودن در تقا
ہرکه او شد ہمنشین اولیا — ہمنشینش دان ہمیشه با خدا
مظہر حق است جسم طاہرش — سر یزدان است جان طاہرش
حق نماید خویش را از ہر ولی — کی شود بی پیر سر حق جلی
زین سبب صحبت موسی خضر را — تا بر دارد زوی نہفته سرہا

پے نسخ شیخ

فی نفحات الانس در ذکر شیخ سعید الدین فرغانی مذکور است که انتساب مریدان بمشایخ بسه طریقه است یکی بخرقه دوم بتلقین ذکر سیوم بصحبت و خدمت و تادب بآداب ان و خرقه دو است یکی خرقه ارادت و آن جز از یک شیخ پوشیدن روا نباشد دوم خرقه تبرک و آن از مشایخ بسیار بجهت برکت پوشیدن روا باشد و در بیان خرقه ارادت خود گفته است وی خرقه پوشید از شیخ نجیب الدین علی بزغش الشیرازی و وی از شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی و وی از عم خود قاضی وجیه الدین و وی از پدر خود ابو محمد عمویه و اخی فرج زنجانی دست ہر یک در پوشانیدن خرقه مشارک دست آن دیگری بود اما ابو محمد از احمد اسود دینوری خرقه پوشید و وی از ممشاد دینوری و او از ابو القاسم جنید و اما اخی فرج از ابو العباس خفیف شیرازی و وی از ابو محمد رویم البغدادی و وی از جنید قدس اللہ تعالی سرہم و شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی نسبت خرقه را ابو القاسم جنید پیش بیان نکرده است و از جنید مصطفی صلی اللہ علیه وسلم بصحبت نسبت داده است نه بخرقه اما شیخ مجد الدین بغدادی در کتاب تحفة البررۃ آورده است که نسبت خرقه ہا متصل است به پیغمبر ؐ بحدیث درست بعد از ان میگوید که نسبت خرقه ارادت و نسبت تلقین ذکر از دو شیخ گرفتن مذموم است فاما در نسبت صحبت محمود است لیکن بشرط اجازت تا فوت صحبت شیخ اول نشود چنانکه این ضعیف بعد از مفارقت خدمت و صحبت شیخ نجیب الدین از خدمت شیخنا و مولانا صدر الدین قونوی و از شرف صحبت و ہدایت ارشاد و اقتباس فضایل و آداب ظاہر و باطن علوم شریعت و طریقت و حقیقت تربیت یافته و منتفع شد غایة الانتفاع و ہمچنین از شیخ ربانی محمد بن سکران البغدادی و از صحبت غیر ایشان از اکابر تربیت پذیرفت و منتفع گشت ہر چند از رعایت حقوق و شرایط خدمت ایشان بیرون نتوانست آمد لیکن ایشان از کرم بحسن قبول و ارشاد این بیچاره را تلقین فرمودند فجزاہم اللہ عنی احسن الجزاء ؛

المتن

گفتن ذکر است سوی حق رہی نزدیکتر
بطریق کز نبی تلقین آن صفدر شد است

الشرح در رساله لطیفه غیبیه آورده است که از روات ثقات ائمه ہدات روایت کرده اند که حضرت

امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ از حضرت قطب الانبیاء والمرسلین سوال کرد کہ
یا رسول اللہ دُلّنی علی اقرب الطرق الی اللہ تعالی و اسہلہا علی عبادہ و افضلہا عند اللہ تعالی فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم یا علی علیک بمداومۃ الذکر فی الخلوات فقال علی رضی اللہ عنہ کیف اذکر
یا رسول اللہ قال غمّض عینیک و اسمع منّی ثلث مرّاۃ و الرسول علیہ السلام یقول لا الٰہ الا اللہ ثلث مرّاۃ
و علیؓ یسمع ثم قال علی لا الٰہ الا اللہ ثلث مرّاۃ و النبی صلی اللہ علیہ و سلم یسمع ثم لقن علی کرم اللہ وجہہ الحسن
البصری و ہو لقن الحبیب العجمی ثم فثم الی شیخنا و شداد بن اوس رضی نیز روایت کرد و عبادہ بن صامت درین
روایت او را تصدیق کرد کہ رسول علیہ السلام جماعتی از صحابہ را تلقین ذکر کرد غرض از آوردن این حدیث
آن بود کہ گمان عوام آن باشد کہ تلقین ذکر از مبتدعات مشایخ و موضوعات صوفیہ است بلکہ مشایخ
تلقین ذکر گرفتند از صحابہ و صحابہ از حضرت خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ و سلم للہ الحمد علی ہذہ النعمۃ العظمیٰ
و الفضیلۃ الکبریٰ تا اینجا کلام صاحب رسالہ غیبیہ است اما مولانا بہاء الدین خلیفہ حضرت مخدوم جہانیان
در کتاب خزانۃ الجلالی درین معنی حدیثی بااین عبارت آوردہ کہ قد روینا عن علی بن ابی طالبؓ قال یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم دُلّنی علی اقرب الطرق الی اللہ و افضلہا عند اللہ و اسہلہا علی عباد اللہ تعالی
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم علیک بما وصلتُ بہ الی النبوۃ فقال علیؓ و ما ذٰلک یا رسول اللہ
قال بمداومۃ الذکر فی الخلوات قال یا رسول اللہ ہکذا فضیلۃ الذکر و کل الناس ذاکرون قال یا علی
لا تقوم الساعۃ و علی وجہ الارض من یقول اللہ اللہ ثم قال علی و کیف یا رسول اللہ قال اسمع منی حتی
اقولہا ثلثا و انت تسمع ثم قلہا ثلثاً و انا اسمع ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم و یسمع علیؓ من رسول اللہ
ثم قال علی و سمع منہ رسول اللہ صلعم ثلثاً فاجاز ان یلقن غیرہ و لقن الحسن البصری فجیز لہ فسمع الحسن من علی
فقال مثل ما سمع ثم سمع الحبیب العجمی من الحسن فقال ما سمع ثم سمع الداود الطائی من الحبیب فقال
مثل ما سمع منہ ثم سمع المعروف الکرخی من الطائی فقال مثل ما سمع منہ ثم سمع السری السقطی من المعروف
فقال مثل ما سمع منہ ثم سمع الجنید من السری فقال مثل ما سمع منہ ثم سمع الشیخ ممشاد الدینوری من
الجنید فقال مثل ما سمع منہ ثم سمع الشیخ احمد الاسود من الممشاد فقال مثل ما سمع منہ ثم سمع الشیخ محمد
بن عبد اللہ المعروف بعمویہ سہروردی من الاحمد فقال مثل ما سمع منہ ثم سمع وجیہ الدین ابو حفص عمر من
محمد فقال مثل ما سمع منہ ثم سمع الشیخ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر من ابی حفص فقال مثل ما سمع منہ
ثم سمع الشیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی من ضیاء الدین فقال مثل ما سمع منہ ثم سمع الشیخ الشیوخ
الصوفی شرف الدین محمود شاہ التستری من شیخ الشیوخ فقال مثل ما سمع منہ ثم سمع السید الشریف
الفقیہ العابد المحدث المفتی الشرق و الغرب جلال الحق و الدین حسین بن احمد حسینی البخاری متع اللہ
المسلمین بمد حیوتہ من الشیخ الصوفی فقال مثل ما سمع منہ ثم سمعتُ انا العبد الراجی الی رحمۃ اللہ
احمد بن یوسف مولف ہذہ الفوائد من السید الشریف فقلتُ مثل ما سمعتُ منہ و اجازنی ان
اروی عنہ و القن غیری و در ارشاد المریدین مذکور است کہ ادب پنجم سلوک دوام ذکر لا الٰہ الا اللہ است
زیرا کہ سلوک راہ و رفع حجب کہ گفتہ شد از خاصیت مداومت این ذکر میسر شود و این ادب موسی

کلیم است علیه السلام باید دانست که سالک راه حقیقت انسانی است و سلوک گذشتن او بود از حجب
ظلمانی و نورانی که در آمدن حاصل گشته بود چنانکه ذکر کرده شد و این سعادت میسر نمیشود مگر بمداومت این ذکر
بشرایط اول آنکه توبه کرده باشد بدست پیر کامل مکمل دوم آنکه ذکر را تعلیم از صاحب کمالی تکمیل یافته باشد
که آن عزیز در ارشاد مجاز باشد و صاحب خاصیت باشد سیوم آنکه در محبت و اعتقاد شیخ خود تمام باشد
و دیگری از شرایط ذکر آنست که مربع رو بقبله نشیند و هر دو دست خود بر زانوهای خود بنهد و از برای
ارواح مشایخ سلسله و سلامتی خود شیخ فاتحه خواند و ده بار صلوات بر پیغمبر ع بگوید و از راه معنی از مشایخ سلسله
استعانت طلبد و از معنی شیخ خود مدد طلبد و سر پیش آرد و لفظ لا را از ناف خود بالا کشد و سر راست کند
و لفظ اله را سر بسوی پستان دست راست خود اندازد و باز لفظ الا را سر راست کند و لفظ الله را بطرف چپ
فرو افکند و اثر آن بدل رساند و چنانکه تواند نفس خود را نگاهداشتن نگاهدارد که بعضی از حجب است که مطلقاً
توجه دل و نگاهداشتن نفس در وقت مد الله مرتفع میشود و بعضی دیگر بنفی و اثبات ذکر و صورت شیخ را
نیز پیش خاطر آرد زیراکه در وقت توجه شیطان لعین قصد او میکند که توجه را قطع کند و وسوسه پیش آرد
و دفع آن باستحضار شیخ بود پس اولی آنکه در آخر هر ذکری صورت شیخ پیش خاطر آرد تا شیخ نیز گواه بود
بر صدق طلب او و آن وسوسه نیز منقطع گردد و معنی ذکر نیز پیش خاطر باید داشتن که مددگار در طلب معنی ذکر
است و مراد معنی اصطلاحی است نه لغوی که ارباب طریقت بر آن اتفاق کرده اند که این معنی فایده
مند تر است و آن این است که نمی خواهم هیچ چیزی مگر خدا را و این معنی به نسبت سالکان متفاوت بود چنانکه
اول نفی مراد است دوم نفی مطلوب سیوم نفی موجود فی الظاهر والباطن یعنی او نفی خواهش کند و این
نسبت بحال مبتدیان است و چون خواهش او منتفی شد نفی مطلوب کند و این نسبت بحال متوسطان
است و چون مطلوب او منتفی شد بعد از آن نفی موجود کند یعنی هیچ موجودی نیست در ظاهر و باطن مگر خدا
و این نسبت بحال منتهیان است باید که دایم بدل و زبان ذکر گوید اگر حضور وحدت داشته باشد ذکر را
بچهار ضرب گوید و الا هر نوع که تواند گوید بشرط آنکه طریق نفی و اثبات را مرعی دارد و اثر هر ذکری بدل
رساند تا دل ذاکر گردد و سبب آنکه اکثر تابعان این راه عارفان آگاه ذکر لا اله الا الله اختیار کرده
اند که این ذکر افضل اذکار است چنانکه در سنن ترمذی و ابن ماجه آمده است که افضل الذکر لا اله الا الله و سبب
افضلیت او از سایر اذکار آن است که در چهار فضیلت او آنکه مشتملست بر اسم ذات و این سبب
آنست که چون این کلمه در یک پله ترازوی قیامت نهد هر چند پله دیگر او گناهان که ماورای شرکت
نهاده باشد با اسم الله مقاومت نکند چنانکه مفهوم میگردد از حدیث بطاقه که گفته است پیغمبر ع
که گران نمی آید با وجود اسم ذات و فضیلت ثانیه آنست که تکرار این کلمه سبب غالب شدن محبت
حق است بر محبت غیر و این غالبیت سبب نجات بنده است از ضرر محبت ما سوی الله و فضیلت
ثالث آن است که او دلالت می کند بر نفی شریک و این نعمت ایمان شرعیت که سبب عصمت
جان است و از وبال دنیا و سبب خلاصیت از خلود نار در دار عقبی و از این است گفته اند که دوست
ترین اذکار نزدیک خدا این کلمه است زیراکه اعظم و الغض ذنوب نزد حضرت علام الغیوب شرکت

که حق سبحانه و تعالی با وجود وسعت رحمت وسعت کل شیء در مغفرت برای این طایفه مسدود گردانیده
و بر ماسوای ایشان مفتوح چنانکه ان الله لا یغفر ان یشرک به و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء در این کلمه
قلع و قمع این گناه قبیح است زیرا که این کلمه دلالت میکند بر وجود و وجوب و ثبوت جمیع صفات کمال و سلب
جمیع صفات نقص و زوال و فضیلت رابعه آنست که تکرار این کلمه بشرایط مذکوره نزد ارباب طریقت مفتح
ابواب ایمان شهودیست که مقصود و مطلوب جمیع سالکان است و فضیلت اول و ثانیه اگرچه مشترک است
میان او و میان سایر اذکار اما فضیلت ثالثه و رابعه خاصه این ذکر است که از دیگری آن حاصل نمیشود
پس این کلمه ازین دو وجه افضل اذکار باشد و نیز در مصابیح مشکوة آمده است از شرح سنه که گفت پیغمبر ع
که گفت موسی ع ای پروردگار من تعلیم کن مرا ذکری که یاد کنم ترا بآن گفت بگو لا اله الا الله پس گفت
موسی ای پروردگار من همه بندگان تو میگویند این کلمه را من میخواهم چیزی مخصوص گردانی مرا بآن
گفت ای موسی اگر هفت آسمان و زمین و ساکنان او و آنچه در میان اینها نهاده شود در یک پله
ترازو و این کلمه را بر دیگر هر آینه میل دهد آنرا لا اله الا الله یعنی گرانتر آید از آنها و باید دانست که این
کلمه توحید کلمه طیب میگویند و فایده کلمه توحید آنست که حق تعالی بتوحید ما واحد گردد زیرا که او واحد است
در ذات خود و محتاج توحید کس نیست بلکه فایده توحید به بنده راجع است که بنده بگفتن این کلمه
مومن و موحد میگردد و از عذاب خدای عز و جل امان مییابد چنانکه فرمود لا اله الا الله حصنی و من دخل
حصنی فقد امن من عذابی و دیگر آنکه تکرار این کلمه تاثیری عظیم است در صقالت قلب و در ظهور
غیبیات و تجلیات حق سبحانه و تعالی و ازین جهت است که مشایخ طریقت این کلمه را اختیار کرده اند
از میان سایر اذکار سالکان مناهج مقدس و متوجهان ذات اقدس را بتکرار این کلمه مع شرایط مذکوره
امر فرموده اند تا انوار قلبیه و معارف یقینیه بظهور آید چنانکه گفت +

قطعه

بر تخت وجود هر که شاهنشاه است — او را سوی عالم حقیقت راه است
هر نور یقین که در دل آگاه است — از گفتن لا اله الا الله است

بیت

زدریای شهادت چون نهنگ لا بر آرد سر — تیمم فرض گردد نوح را در عین طوفانش

و حکمت در آنکه مشایخ سلسله قدس الله اسرارهم این ذکر را چهار ضرب گفته اند آنست که چون حضرت
حق سبحانه و تعالی مجموعه انسان بظهور رسانید نور و ظلمت روی آورد هر صنفی از صفات کامله و ناقصه را
در محل مخصوص ظاهر گردانید و چهار دشمن در چهار حد او بداشت اول هوا را که عدو لاهوتی است و در دماغ
انسانی جای اوست دعوی خدائی میکند دوم نفس را که عدو جبروتی است و وزیر معاون هوا است
و تختگاه او بطرف راست است سیوم شیطان عدو ملکوتی است و وسوسه اغوای او در ملکوت انسانی ا
کرده مدام بساط غفلت در ملکوت انسان بگسترانده و جای او در طرف اسفل ایشان است چهارم دنیا که عدو
ناسوتی است که پیوسته در چشم مردم خود را آراید و مردم را از راه برد و جای او اسفل از شیطان است
و چون بدست مرشد انابت کند دنیا را پشت پای زند و سه دشمن دیگر که نفس و شیطان و هوا است بنفی ذکر
منفی سازد اول لفظ لا را از ناف تا سینه میکشد نفی شیطان میکند زیرا که شیطان در محل وسوسه از

ناف بسینه می آید و وسوسه میکند و چون سر بسوی راست افگند نفی صفات نفسیه میکند و دفع قواعد
هوا که بحقیقت مدعی در وجود انسان دعوای کبریائی میکند و چون دفع این هر سه دشمن واقع شود باز سر راست
ساخته بصفت استقامت موصوف شده مشتاق وار از بود و نابود پرداخته سر را بطرف چپ فرود می
اندازد یعنی هر چه در سر داشتم از هوا و هوس و تمنا و خیال همه را در طلب حق جل الله افگندم و باثبات الله
نفی جمیع ماسوی الله کردم و چون بدین نسق بذکر مداومت نماید زود باشد که اثر آن بظهور آید و حجابهای
از عالم غیب بر دل او دری بکشاید و فتوحات غیر متناهی باو روی نماید اگر بواسطه فتور ایام هر چند ظهور آثار
دیر تر ماند در طلب سعی بیشتر نماید و روی دل از طلب و ذکر نگرداند تا خسر الدنیا و الآخرة نگردد که در شان
این طایفه در کلام مجید تحذیر و تهدید وارد است قال الله تعالی و من اعرض عن ذکری فان له معیشة ضنکا و نحشره
یوم القیمة اعمی الآیه ؛

المتن

سنیانیم و موالی همه بر غم را فضی
ما و شیخان زاچو مولی خواجه قنبر شد است

الشرح

فی المهذب المولی یار و خدای و سزوار و مهتر و هم عهد و پسر عم و آزاد کننده و نگاهدارنده
و زنهار دهنده و همسایه و ندیم و الموالی جمعه پس ظاهر شد که مولی لفظی مشترک است میان کثیره پس اینجا
آنکه بصیغه جمع در مصراع اول مذکور شده معنی مناسب للارادة دوست دارنده و یار و آزاد کرده شده
و ندیم است و معنی آنکه در مصراع دوم واقع شده مهتر و دوست داشته شده و آزاد کننده پس پوشیده
نماند که باین معنی سنی و موالی منافات نیست زیرا که سنی آنکه محب و معتقد جمیع صحابه و اهلبیت رسول
است صلی الله علیه و سلم چگونه صورت بندد که محب مرتضی علی نباشد خصوصاً پیر ما که مرجع سلسله ما
و مشایخ ما اوست و ناصر و مقتدای تلقین ذکر و باقی آداب سلوک ما اوست و در شرح الدیوان
بعد از ذکر صلح میان امیر المومنین علی و معاویه آورده که در سنه اربعین خوارج جمع شدند و گفتند این
امة از علی و معاویه و عمرو بن عاص آشفته است در یکشب باید کشت عبد الرحمن بن ملجم مراد قتل علی اختیار
کرد و حجاج بن عبد الله صمری قتل معاویه اختیار کرد و داروبه غفری قتل عمرو و شب هفدهم رمضان
را میعاد ساختند ابن ملجم در کوفه شمشیری بهزار دینار خرید و بزهر آلوده کرد چون علی بنماز صبح بیرون آمد
بر سر مبارک او زد و بعد از شب وفات یافت و حجاج بدمشق رفت تیغی بمعاویه زد و الیه او را
مجروح ساخت و داروبه بمصر رفت و عمرو بسبب درد شکم خارج بن علاقه را در نماز صبح قایم مقام خود
ساخته بود او بغلط کشته شد او خود بمصر رفت و حافظ اسمعیل از حبیب روایت می کند که نبی با علی فرمود
من اشقی الاولین گفت عاقر الناقة فرمود صدقت فمن اشقی الآخرین گفت الله و رسوله اعلم گفت
رجل یضربک علی هذه اشارت بسر مبارک علی کرد رضی الله عنه ؛

المتن

شیعه و سنی یکی هستند ما زاهل رفض
ادعای شیعگی دست و بغض انکر شد است

الشرح

فی المهذب الشیعه گروه همدل و اشیع جمعه و متابعان و پیروان نیز شیعه میگویند چنانکه

مفهوم میشود ازین آیه و ان من شیعته لابراهیم یعنے از پیروان نوح است ابراهیم علیهما السلام
در اصول شریعت و طریق توحید و حالا در اصطلاح این امت مشهور به پیروان و محبان امیر المومنین علی
شده کرم الله وجهه پس پوشیده نماند که میان سنی و شیعه باین معنی تناقض و تنافی نیست و همچنین دلیلی
که در شرح دیوان از امام حسین رضی الله عنه نقلکرده موافق است میان شیعه و سنی است زیرا که شیعه
محب اهلبیت را مقابل مبغض ایشان آورده و معلوم است که هیچ سنی مبغض اهلبیت نیست و آن ابیات
که و شیعتنا فی الناس اکرم شیعة و مبغضنا یوم القیمة یخسر و ایضاً از تتبع اکثر کتب سیر و تواریخ چنان
مفهوم شده که شیعه موالی و معتقدان و تابعان و لشکریان و مریدان و شاگردان امیر المومنین علی را گفتند
در عصر اول و درین اوصاف هیچ قصوری نیست بلکه از فضایل مقربیه اما آنچه از بعضی غلات رفضه بغض و
عداوت و اهانت از بعض صحابهٔ رسول م قرین این اوصاف شعار خود ساختند خصلتی غیر محموده و بدعتی
مذمومه است و در تهدید و توبیخ ایشان اخبار و آثار بسیار وارد شده از انجمله این کلام است که در بستان
ابو اللیث ذکر کرده عن علی رضی الله عنه یخرج فی آخر الزمان قوم فهی ینتسبون شیعتنا و لیس من شیعتنا
یکون لهم نبز یقال لهم الرفضة فاذا لقیتموهم فاقتلوهم و ایضاً عنه کرم الله وجهه یهلک فیّ اثنان محب
مفرط و مبغض مفرط یعنے از امیر المومنین رض روایت میکنند که بیرون آیند در آخر زمان گروهی که خود را
نسبت بگروه ما میکنند و نیستند ایشان از گروه ما و ایشان را لقب رفضه بود هرگاه پیش آیند ایشان
بکشید ایشان را و نیز آنحضرت فرمودند که هلاک شوند از جهت من دو کس یکی دوست دارنده دوم بعید دشمن
دارنده و فی شرح الدیوان خود فرمود یهلک فیّ رجلان محب مفرط یفرطنی بما لیس فیّ و مبغض یحمله شنانی
علی ان یبهتنی و در شرح دیوان بعد از نقل کلام مشیر تجویز لعن یزید و اعوان او آورده که حق کلام آنکه اگر
کسی در نفس الامر ملعون باشد چه حاجت که تو زبان خود را بلعن او آلوده گردانی و اگر ملعون نباشد او را
از لعنت تو زیان رسد و تو آثم گردی و متصف بید گفتن شوی زنهار که در شان اصحاب ثلاثه
اعتقاد فاسد نکنی و فی المشکوة ان رجلاً نازعته الریح رداءه فلعنها فقال رسول الله صلی الله علیه و سلم
لا تلعنها فانها مامورة و انه من لعن شیئاً لیس له باهل رجعت اللعنة علیه و فی الجامع الصغیر قال النبی صلی الله
علیه اذا ظهرت البدع و لعن آخر هذه الامة اولها فمن کان عنده علم فلینشره فان کاتم العلم یومئذ ککاتم
ما انزل الله علی محمد و ایضاً قال علیه السلام اذا لعن آخر هذه الامة اولها فمن کتم حدیثاً فقد کتم ما انزل الله تعالی
عز و جل علی محمد ۞ المتن اشارت بآداب و ارکان سلوک و اسباب حصول ولایت خاصه که اولاً اجتهاد در آن
مجتهد طریقت شیخ جنید بغدادیست قدس سره و مقبول اکثر مشایخ طبقات و معمول شیخ ممدوح پر برکات
است ۞ الشرح در خلاصة المناقب مذکور است که حضرت امیر سید علی همدانی قدس سره فرمود که اگر
جمیع افعال و اقوال رسول صلی الله علیه و سلم سبب نجات است و لیکن استادان طریقت تعین کرده اند که کدام
قول و فعل رسول صلی الله علیه و سلم مورث ظهور ولایت خاصه است چنانکه سید الطایفه جنید بغدادی
قدس سره این هشت چیز را اختیار کرده است چنانکه در پیش آید در بیت احدث و ذکر تا آخر و فی ارشاد
المریدین اما آداب که در روش لابد است بی آن هیچ کار سلوک میسر نمیشود این هشت ادب است و فی نفحات

الانس القول فی الولایة والولی ولایت مشتق است از ولی که قرب است وآن بر دو قسم است ولایت عامه و ولایت خاصه ولایت عامه مشترک است میانِ ہمہ مومنان قال اللہ تعالی اللہ ولی الذین آمنوا یخرجہم من الظلمات الی النور و ولایت خاصه مخصوص است بواصلان ارباب سلوک وہی عبارة عن فناء العبد فی الحق وبقائہ بہ فالولی ہو الفانی فیہ والباقی بہ وفی حاشیتہ قولہ عبارة الخ یعنے ولایت خاصه مرکب است از فناءِ بنده در حق وبقاءِ بنده با حق فنا در حق سقوطِ شعور است از غیر وبقا در حق شعور است بحق با عدم شعور بغیر حقیقت این معنی در غیر حق سبحانہ یافت شود محتاج شد بگفتن فی الحق و بالحق وایضاً فی نفحات الانس فنا عبارت است از نہایتِ سیر الی اللہ وبقا عبارت است از بدایت سیر فی اللہ چہ سیر منتہی شود کہ بادیہ وجود را بقدم صدق یکبارگی قطع کند وسیر فی اللہ آنگاہ متحقق شود کہ بنده را بعد از فنای مطلق وجودی وذاتی مطہر از لوث حدثان ارزانی دارد تا بدان در عالم اتصاف باوصاف الٰہی وتخلق باخلاق ربانی ترقی کند قولہ تعالی الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون یعنی ہیچ ترسی نیست بر ایشان از رسیدن مکارہ وشداید وشاید کہ ایشان اند وغمگین نشوند از فوتِ مطالب ومقاصد در عین المعانی آورده کہ اولیا جماعتی اند کہ بقای ایشان موجبِ یاد کردن خدای تعالی باشد وبحر الانوار فرموده کہ مراد از اولیاء اللہ آنانند کہ اعدای نفوسِ خود باشند ودر کشف الاسرار صفتِ اولیا برین وجہ میکند کہ عنوان شریعت اند وبرہان حقیقت ظاہرِ ایشان باحکام شریعت آراستہ وباطن ایشان بانوارِ فقر پیراستہ ؛ **نظم**

رخش ز میدانِ ازل تاخته | گوی بچوگانِ ابد باخته | معتکفانِ حرمِ کبریا
شسته ز دل صورتِ کبر و ریا | راه نوردانِ شکسته قدم | راز کشایانِ فروبسته دم

وگفته اند اولیاء اللہ جمعی باشند کہ یکدیگر را دوستی برای خدا کنند ومؤید این قول ہمین کلام است کہ وجبت محبتی للمتحابین فی واین قوم را خوف نیست در مواقفِ عظام ونزد بعضے اولیا مومنان پرہیزگار اند بدلیلِ آنکہ حق سبحانہ در صفتِ ایشان میگوید الذین آمنوا آنانکہ ایمان آوردند بما جاء من عند اللہ وما کانوا یتقون مما حرم اللہ لہم البشری فی الحیوة الدنیا یعنی بشارتیکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در شانِ ایشان داده وبقول جمعی مراد رویای صالحہ است کہ مومن بیند یا برای مومن بیند وآن از مبشرات گویند یا بشارتِ ملایکہ مر ایشان را وقت نزع ودر تبیان میگوید کہ بشری محبت مردمان است ایشان را ونام نیکو وفی الآخرة مر ایشان راست مژده ودر آن سرای آنست کہ مومن جای خود بیند در بہشت پیش از مرگ در مدارک آورده کہ بر ایشان متکلمی فرموده کہ بشارت دنیا وعده لقاست ومژده آخرت تحقیق آن وعده حضرت شیخ الاسلام فرموده کہ ولی را دو بشارت است در دنیا شناختن ودر عقبی تاختن اینجا صفا ووفا آنجا رضا ولقاء ؛

بیت

از نعمتِ این جہان تمنای تو بس است | وز دولتِ آنجہان لقای تو بس است

لا تبدیل لکلمات اللہ نیست بدل کردنِ مر سخنانِ خدا را یعنے در وعدهٔ او خلاف نیست ذلک ہو الفوز العظیم این تبشیر موعود بہ آن است رستگاری بزرگ کہ فہم ہیچکس در بناید وعقل ہیچ بزرگ بکنہِ آن نرسد کذا فی تفسیر الکاشفی ویقال البشارة العظمی ما یجدونہ فی قلوبہم من ظفرہم

بفوسہم بسقوط مآربہم وای مالک اتم من سقوط المآرب والرضا بالکائن ہذہ وہی النعمۃ العظمی وہذان ہذہ الحالات ہی البشری الکبری تفسیر قشیری فی حاشیتہ قولہ فنا عبارتست از نہایت سیر الی اللہ نہ مطلق فنا زیراکہ فنا مجاذیب نہایت سیر نیست و مراد سیر الی اللہ مراد انتقال است از حالی بحالی تقربًا الی اللہ تعالی و این انتقال یا از فعل بفعل است یا از ترک بترک یا از فعل بترک یا از ترک بفعل یا از تجلی بتجلی یا از مقامی بمقامی یا از حالی بحالی قولہ و بقا عبارتست از بدایت سیر فی اللہ یعنی بدایت بقا عبارتست از بدایت سیر فی اللہ است در بقا داخل است قولہ چہ سیر الی اللہ الخ انتہای سیر الی اللہ و انقطاع آن کاہی است کہ جمیع موانع آگاہی بحق سبحانہ مرتفع شود و مراد بموانع احکام جمادی است و نباتی و حیوانی و روحی کہ در وجود شخص بدان منصبغ گشتہ و بآنہا انس و آرام گرفتہ و سیر فی اللہ بعد از تطہیر لطیفہ انسانیہ از موانع آگاہی گاہ شخصی را در فنا و استہلاک نگاہدارند و برا مظاہر قدرت باز نگردانند چنانکہ بعضی مجاذیب را و گاہ باز گردانند و برا مظاہر قدرت و حینئذ صفات کمال در رنگ دیگر گیرد و اوسع شود از آنچہ بود و برا انتقال از حالی بحالی پیدا گردد و این انتقال را سیر فی اللہ گویند و شخص را درین زمان بصفات کمال تخلیق باخلاق الہی نامند و در نفحات الانس درین محل آوردہ کہ ابو علی جوزجانی رح گوید کہ ہو الفانی من حالہ والباقی من مشاہدۃ الحق لم یکن لہ عن نفسہ اخبار ولا مع غیر اللہ قرار ایضًا فیہ کہ ابراہیم ادہم رح مردی را گفت کہ خواہی کہ ولی باشی از اولیاء اللہ گفت بلی خواہم اگر توجہ فرمائی گفت لا ترغب فی شئ من الدنیا والآخرۃ و فرغ نفسک للہ تعالی واقبل بوجہک علیہ چون این اوصاف در تو موجود شود ولی باشی ؛

المتن

سوی حق آنرا کہ سودای سلوک اندر سرست
گو رعایت کردن این ہشت ادب معبر ست

وحدت و ذکر و وضو و نفی خواطر ربط قلب
صمت و تقلیل و رضا کاندر سلوک انصر شداست

الشرح

عبور گذشتن است و معبر جای گذر یعنی طریق و رہگذر انصر یاری کنندہ تر صفت رضا است و میتواند کہ صفت ہر یک ازین آداب ہشت گانہ باشد در بیان ہمین آداب شرائط ہشت گانہ سلوک کہ شیخی از مشائخ خانوادہ کبرویہ رسالہ علیحدہ تصنیف کردہ من اینجا در شرح این بیت آن رسالہ تمام بعینہ برای تبرک و تیمن مینویسیم و نیز برای آنکہ تا یاران ما را معلوم گردد کہ در ہر یک بیت این منظومہ مضمون یک یک رسالہ محتاج الیہا در طریقت ادا کردہ شداست و آن رسالہ این است ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد لولیہ والصلوۃ علی نبیہ اما بعد حضرت قطب المحققین مرشد الطالبین سر اللہ فی الارض المخصوص بالعنایات السبحانی رکن الدولۃ والدین علاء الدولہ سمنانی قدس اللہ سرہ در رسالہ کہ بنام زین المعتقد است آوردہ اند کہ حضرت شیخ نور الدین عبد الرحمن اسفرائنی قدس اللہ سرہ این کلمہ ذکر لا الہ الا اللہ است بشرائطی کہ از مشائخ بوی رسیدہ است این بیچارہ را تلقین دادہ و در خلوت فرستادہ فرمود کہ در خلوت ہشت شرط را چنانکہ استاد اہل طریقت شیخ جنید بغدادی رح تعین کردہ است رعایت واجب داری تا خلوت فایدہ دہد چنانکہ میفرمودند ذکر تخمی است در دل سالک حق و طالب خدا چون زمین را میباید کہ ملاحظہ کردن حال زمین تا آن تخم سر سبز شود و بیار آید و الا نعوذ باللہ ضائع شود و نیز فرمودند کہ زمی زمین بیگانہ و چیز حاصل شود یا از کثرت ترک احوال آخرت یا از مطالعہ صفات

قهاری حق تعالی یا از غالب شدن شوق وعشق او سبحانه ونیز میفرمودند که دل بی ترس وشوق در
قساوت وسختی همچو سنگ ست بلکه از سنگ بتر چنانکه حق تعالی صفت او در کلام خود فرموده ثم قست
قلوبکم من بعد ذالک فهی کالحجارة او اشد قسوة پس اگر کسی تخم لطیف ذکر در دل بدتر از سنگ بریزد
چگونه بروید وسبز شود پس بر مطالعه کنندگان این مجموعه نظر نکنی تا وقتیکه باز در خلوت روی وحصول
حسن اسلام چنانکه مصطفی صلی الله علیه وسلم میفرماید که من حسن اسلام المرء ترک مالا یعنیه در خلوت
دست دهد + شرط دوم باید که دایم باوضو باشی یکدم بی وضو در انجا درنگ نکنی + شرط سیوم
آن است که دایم خاموش باشی وباهیچکس سخن نگوئی الا باشیخ خود استکشاف واقعات وحل مشکلات که
ترا پیش آید اگر توانی که صبر کنی تا شیخ از راه الهام ترا اعلام کند پسندیده تر باشد واگر توانی بر رای شیخ
عرضه داری بی زیاده ونقصان در تقریر واقعات وحالات خود قال النبی صلی الله علیه وسلم العافیة عشرة
اجزاء تسعة منها فی الصمت الا ذکر الله تعالی والجزء العاشر ترک المجالسة السفهاء عفة اللسان صمت راس
الاسلام السکوت قالت الصحابة رض لکل شیء نجاسة ونجاسة اللسان الندا ولطمة بلطمة والبادی اظلم قالت
المشایخ رح لو کان الکلام من فضة لکان السکوت من ذهب اصل الایمان السکوت العافیة عشرة اجزاء
تسعة منها فی السکوت وواحدة منها فی الواحدة من سکت سلم ومن صمت نجا قال المشایخ رح تاج
المومن فی السکوت والرضاء الرب فی السکوت سکوت العالم شین وکلامه زین قال الله تعالی قل انما اعظکم
بواحدة ارشدکم وانصح لکم بخصلة مادل علیه ان تقوموا لله وهو القیام من مجلس رسول الله صلی الله
علیه وسلم لاوالانتصاب فی الامر خالصا لوجه الله تعالی معرضا عن المراء والتقلید مثنی وفرادی متفرقین
اثنین اثنین وواحدا واحدا فان الازدحام یشوش الخاطر ویخلط القول فی الرسالة الاقبالیة شیخ
علاء الدوله سمنانی رح فرمود که وقتی درویشان مابیت خلوت کرده بودند من نیز نیت کرده بودم
وباایشان موافقت کرده یکی را گفتم ما سخن نمیگوئیم تو واقعات در پیش مینویس تا من جواب مینویسیم
شرط چهارم روزه داشتن است دایم در خلوت صایم باشی بشرط آنکه شب بسیار نخوری
چنانکه ثقیل شوی وخواب غلبه کند واز ذکر باز مانی وچندان کم خوری که ضعیف شوی پیوسته سبک گفت
بعو خاطرت مشوش دارد وامر وسط را رعایت کنی واز اسراف واعتداد دور باشی که هر دو مبغوض حق
الله چنانکه میفرماید کلوا واشربوا ولا تسرفوا انه لا یحب المسرفین ولا تعتدوا انه لا یحب المعتدین +
اعتدا از حد گذرانیدن در کم خوردن واسراف از حد درگذرانیدن است در بسیار خوردن امر وسط
آن است که چندان خوری که اشتها هنوز باقی باشد واین طریق اختیار انبیا واولیا وحکماست
شرط پنجم دوام ذکر است باید که زبان دایما بذکر لا اله الا الله تازه داری ومعنی آن به دل
جاری بقوت تمام چنانکه همه اعضا بگفتن ذکر متاثر شوند بشرط آنکه آواز بلند نکنی وذکر خفی گوئی
که حضرت مصطفی صلی الله علیه وسلم میفرماید که خیر الرزق ما یکفی وخیر الذکر ما یخفی شرط ششم نفی
خواطر است علی الدوام خیرا کان او شرا نفعا کان او ضرا باید که البته بدل راه ندهد فکر را واین رکن
معظم است از آنکه صفائی دل بدین شرط حاصل میشود ومدد درین مقام کامل میگردد

شرط هفتم دلِ خود با دلِ شیخ داشتن است از راه محبت و ارادت و نگاه داشتن این شرط از همه شروط مشکلتر است و فایدهٔ آن کاملتر اگرچه درین شرط نقصان افتد راه بکمال بسته شود و هیچ طاعت و عبادت آن راه گشاده نشود و اگر درین شرط نقصان نشود هر نقصان که در شروط دیگر افتد ببرکتِ حمایت دلِ شیخ جبر آن نقصان تواند کرد و هر فسادی که درآنها پدید آید بارشاد شیخ باصلاح توان آورد و اگر نعوذ باللہ ارادت فاسد شود بجمیع ثقلین نتوان آورد بلیت

کندیده شود گوشت نمک دارد سود کندیده شود نمک چه اصلاح و چه سود

و تحقیق شده است که ولایت شیخ حصار مرید است و ارادت دیوار آن حصار است اگر نقصان در ارادت پدید آید رخنه در دیوار افتد و لشکر شیاطین مستولی شود اما مادام که دیوارِ ارادت محکم باشد هیچ حیلهٔ شیطان را مدخل نباشد باید که پیوسته از حضرت ربوبیت استدعا کند تا او را در ارادت مستقیم دارد و اگر نعوذ باللہ نقصان پدید آید فی الحال غسل تجدید ارادت کند و دوگانه بگزارد و از همه گناهان توبه کند و بزاری تمام از حق سبحانه و تعالیٰ جل ذکره درخواهد تا این عقده را منحل گرداند و در غیب و شهادت باید که حسن ادب و در خدمت شیخ نگاه دارد و حق تعالیٰ این سعادت کرامت کند و از سوء ادب او را و همه طالبان نگاهدارد ان شاء اللہ وحده شرط هشتم ترک اعتراض کردن است بر شیخ و بر حضرت حق سبحانه و تعالیٰ عز اسمه و راضی بودن بقضاء او اگر منقبض و ار صبر کند و شفای درد در آن شربت داند و اگر منبسط او را شکر پیش آید مصلحت وقت خود را در آن بیند و الرضاء باب اللہ الاعظم و یقین میباید دانست که هرچه کند نیک کند و بد نکند هر که این هشت شرط را که بحقیقت تریاق مجرب است رعایت کند عجایب و غرایب بیند و شنود و داند که هرگز هیچکس نشنیده باشد و ندانسته و ندیده چنانکه حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میفرماید که لا عین رات و لا اذن سمعت و لا خطر علی قلب بشر صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ اعلم بالصواب والیه المرجع والمآب تمام شد این رساله اما باید دانست که تعبیر او از آداب بشرائط اشارتست باهمیت رعایت این آداب در سلوک و عبارت متن موافق عبارت ارشاد المریدین است که در آن هم بعنوان آداب ذکر یافته و پوشیده نماند که معرفت این آداب بسیار محتاج الیهاست که این رساله هم در بیان آن کفایت نکرده پس مناسب است اگر نقلی چند از کتب معتبرهٔ دیگر در بیان چند ادب هم ملحق میسازیم فی ارشاد المریدین ادب ششم نفی خواطر است و این ادب ابراهیم پیغمبر است علیه السلام و این شرط از وصول شرایط است زیرا که تا سالک را آئینه از کدورات خلاص نگردد صاف نشود ؛ بلیت

درون خلوت را از غیر دوست خالی کن که سلطان در درون میباید خیل و حشم بیرون

و چون شیطان در وقت توجه بعبادت زیاده سعی نماید تا سالک را متفرق سازد باید که منع آن نماید که هر لحظه معشوق بگوش هوش عاشق این ندا در میدهد ؛ بلیت

دل از اغیار خالی کن چو عزم کوی ما داری نظر بر غیر ما مفگن چو قصد سوی ما داری

پس سالک میباید که همیشه از نفی خواطر خالی نباشد که آدمی مادام که در دنیاست و بحظوظ نفسانی مبتلاست ایمن بودن او از تسویلات و غوایل نفس و شیطان عین خطاست ادب هفتم ربط قلب است و این ادب یونس یوسف صدیق علیهما السلام و بحقیقت رعایت این ادب جهت صحت این شروط است و مراد از ربط قلب پیوند دل است با شیخ زیراکه سلوک سالک بی این سلاح از شماتت نفس و شیطان در آب و گل است و عبور او بر مقامات علیه و مراتب جلیه مشکل است و این سعادات همه بر پیوند دل است که بواسطهٔ بسیاری محبت مرید با شیخ دل او با دل شیخ پیوسته است و از مهالک وسواس و خذلان وارسته و هر چند پیوند عظمت و کمال شیخ در دل مرید بیشتر بود پیوند دل محکم فیض و فتوح از جانب شیخ بیشتر زیراکه تا جویبار معنی مرید بدریای باطن شیخ پیوسته نباشد از ان آب قطره درین جویبار نرسد پس هر چند آن نهر بقعر دریا نزدیکتر از امواج آن سیراب تر و هر چند مرید بدرجهٔ کمال رسد همان احتیاج بشیخ باقیست بی پناهی و گریزگاهی بمقام قرب نتوان رفت پس باید که اگر شیخ صد بار مرید را رد کند مرید پیوند دل محکم سازد که صد بار رد پیر مرید را چندان مضر نبود که یک رد مرید شیخ را زیراکه شیخ کامل است و از مرید ناقص رابطهٔ ناقصهٔ او باندک اعتراض بریده شود نعوذ بالله من هذه الحال که اگر همه انبیا و اولیا بتدارک او سعی نمایند از اصلاح او عاجز آیند پس مرید باید که همیشه برعایت و آداب ربط قلب و ترک اعتراض مشغول باشد تا از مهالک خذلان وارسته شده بدرجهٔ کمال انسان رسد ادب هشتم ترک اعتراض و دوام رضاست و این ادب منسوب بهارون نبی است علیه السلام چون درویش میداند که قرآن کلام حق است و شیخ مخبر صادق تر از حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وسلم نیست بمعنی این آیت نظر کند که حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ و همه خیر و شر از حقتعالی داند و بالم و تفرقه خاص و عام خود را غمگین نسازد و صابر باشد که وَاللهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ و جمیع امور خود را بشیخ تفویض کند و هر چه شیخ فرماید بنده فرمان او بود و در آن فایده و حکمتی داند و اگر قصور بینش خود از شیخ چیزی بیند که آن پسندیدهٔ او نبود آنرا حواله بحکمت و نقصان بینش خود حمل نماید ❊

نظم

هر چند که عیب پیش بیند	از پیر نکو خویش بد بین
هر بد که رسد گناه خود بین	
فرزانه کوی معرفت شد	نقصان همه سوی خویش بیند
چون حال مرید این صفت شد	

از صحبت پیر بر خورد زود | سرمایهٔ صحبتش دهد سود

و بالجمله هر عضوی از اعضای ظاهریه و باطنیه مارا ادبی است با حق که آن عضو مر غیر آن ادب را اشتغال نماید چنانکه ادب چشم نظر بشیخ و درویشان و آیات و احادیث و پوشیده داشتن از عیوب خلقان و نامحرمان است و ادب زبان ذکر و خواندن قرآن و نصیحت از مالایعنی نگاهداشتن است و ادب گوش شنیدن امر و نهی است و سخنان حق و دور بودن از سخنان باطل است و ادب دست بذل و ایثار و کارهای خیر کردن است و ادب پای بعبادات و طاعات و بمواضع خیرات اقدام نمودن است و با آنچه اقدام نباید نمود باز داشتن و ادب دل توجه بحق تعالی و شناختن اوست و اصل ادب درویش با شیخ آنست که هر عمل

مشروعی که وجود او را از آن بی‌نیازمندی نیست و کم میگرداند و عظمت شیخ را در دل بیفزاید بدان
عمل نماید زیرا که رسیدنِ فیض و فتوح بدرویش موقوف بران است که کمال و عظمتِ شیخ در دلِ او جای
گیرد و فی المرصاد العباد ادبِ هفتم مراقبهٔ دلِ شیخ کردن است باید که پیوسته دلِ خویش با دلِ شیخ مراقب
میدارد و از دلِ شیخ مدد میطلبد که فتوحاتِ غیبی و نسیم و نفحاتِ الطاف الٰهی ابتدا از دریچهٔ دلِ شیخ
بدلِ مرید رسد و من القلوب الی القلوب روزنة زیرا که مرید اول حجب بسیار دارد و توجه بحضرتِ عزت
بشرط نتواند کرد که او خوی کرده عالم شهادت است با حرف غیب صرف آشنائی ندارد و صورت شیخ از
عالم شهادت چون پیوند ارادت محکم بود توجه او بدلِ شیخ آسان دست دهد و دلِ شیخ متوجه حضرت است
و پروردهٔ عالم غیب هر لحظه از غیب بدل شیخ فیضان فضل ربانی میرسد و از دل شیخ بحسب توجه
دلِ مرید بدل شیخ مددهای غیبی بدل مرید میرسد تا دل مرید اول بواسطهٔ شیخ از غیب مدد گرفتن
خوی کند و پرورش یابد آنکه بتدریج بدان رسد که قابل فیض فضل ربانی بیواسطه شود و سقٰهم ربهم
شرابا طهورا ابتدا اگرچه همین شراب باشد ولیکن در جام ولایتِ شیخ بدو دهند که یسقون فیها
کاسا کان مزاجها زنجبیلا در جام نبوتِ محمد علیه السلام پس ساقی حق شراب طهور شهود در دهد
و سقٰهم ربهم شرابا طهورا ؛

رباعی

زان می خوردم که روح پیمانهٔ اوست | زان مست شدم که عقل دیوانهٔ اوست
دردی بمن آمد و آتشی در من زد | زان شمع که آفتاب پروانهٔ اوست

ادب هشتم ترک اعتراض است هم بر خدای او هم بر شیخ ترک اعتراض بر خدای چنانکه هرچه از غیب بدو
رسد از قبض و بسط و رنج و راحت و صحت و سقم و کشایش و بستگی راضی باشد و تسلیم کند و روی از حق
نگرداند و ثابت باشد ؛

رباعی

در دل چو شرابِ وصلِ ما میریزی | باید چو خمار گیرد و نگریزی
با وصل منت اگر نشستی باید | با هر که نشسته از آن برخیزی

و ترک اعتراض بر شیخ یعنی هرچه از قول و فعل و حال و صفتِ او اعتراض نکند و تسلیم تصرفات ظاهر و
باطن او باشد و در معاملات و احوال شیخ بنظر ارادت نگرد و بنظر عقل کوتاه بین تصرف نکند که شرط بزرگترین
تسلیم ولایت بودن است چنانکه در صورت بیضه و مرغ نموده آمد است اگر بیضه قدری از تصرف تسلیم مرغ
بیرون آید و مدد از و منقطع شود در حال خاصیت مرغیکه در بیضه تعبیه بود باطل گردد نه بیضه باشد نه مرغ و
هر بیضه که در تصرف مرغی فاسد شد اگر جمله مرغان جهان جمع شوند آن بیضه را بصلاح باز نتوانند آورد
ازینجاست که اگر مریدی مردود ولایت شیخ شود هیچکس از مشایخ او را بکمال نتواند رسانیدن و مردود ولایت
جمله مشایخان گردد مگر مریدی که از خدمتِ شیخ بعذری باز ماند بی آنکه ردِ ولایت بدو رسد متعذر بود
او را بخدمت شیخ رسیدن و از و استفادت گرفتن اما بواسطهٔ وفات شیخ یا سفری دور که مرید را بجا رسیدن
چون بدین عذرها بخدمتِ شیخ ذکر پیوند معذور بود و تصرفات همتِ آن شیخ ممکن است که او بمقام
مرغی رساند زیرا که بیضه وجود مرید را استعداد مرغی فاسد نکرده است بتصرفِ ردِ صاحب ولایتی انتهی کلامه

امّا معرفت خطره را که در سلوک فریضه است و اهمّ مهمات است چنانکه در شمایل الاتقیا ناقلاً من رسایل الکبری مبیّن است در هیچ تصنیفی ندیده چون مقصود من بیان آداب مریدین است و فواید سلوکست تمام آن بیان بدیع را اینجا بنویسیم اگرچه کلام مُطنب شود تا شاید که صادقی به مطالعهٔ آن محظوظ شود و این فقیر را بدعا یاد فرماید فی شمایل الاتقیا بیان معنی خطرهٔ نفسانی و شیطانی و ملکی و الهامی و هواجس و طریق دفع آن و فرق میان خواطر و هواجس و صلوة القلب لدفع الخواطر قال علیه السلام فی قلب بنی آدم لمتان لمة الملک و لمة الشیطان معنی لمه حرکت دل است بخیر و شر قول خواجه اول خطره یعنی در دل مردم چیزی بگذرد بعد از ان عزمیت یعنی دل بر آن نهد که بکند بعد از ان فعل است یعنی آن عزمیت را بفعل مقرون گرداند در رسالهٔ عزیب آغاز خطره از مهتر آدم بود علیه السلام چون مهتر آدم بر عرش نظر افتاد صورت حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم معاینه کرد مناجات کرد الٰهی این کدام بنده است که عرش بنور او منورست فرمان آمد که ای آدم این از فرزندان تو خواهد بود که ترا بدوستی این بنده آفریدم آن روز که از تو زلتی آمد این را بحضرت ما شفیع آری تا زلت تو بخشم و باز در بهشت می آرم مهتر آدم علیه السلام خطره در دل گذشت که بدعای پدر فرزند را نجات باشد و این عجب که از دعای فرزند پدر را نجات باشد مهتر جبرئیل ع فرمان شد که این خطره از دل آدم بیرون آر تا از نیمه آن خطره گندم آفریده شد که سبب زلت آدم بود و نیمه دیگر در دل جمله فرزندان آدم تعبیه کن تا سبب بیل معاصی ایشان شود در رسالهٔ شیخ جبرئیل نزدیک مسلمانان عزلت گزین و خلوتیان گوشه نشین در خلوت بزرگترین کارهای نفی خواطر و هواجس است چه عام و چه خاص درین واقعه گرفتارند که دایم خواهند یک دو گانه بی خطره هواجس گزارند و نمی توانند گزارد و از ینجاست که همه را بواسطهٔ نظارهٔ جهان و بی گفتار و بی اندیشهٔ مصالح دنیا گزیر ممکن نیست و نفس سالها بدین عادت کرده و خوی گرفته و حظی کامل حاصل کرده و در متخیله یعنی در دماغ ازین بسیار ثابت شده و بقوت حافظه یاد مانده و هر ساعت مردم را از ان یاد میدهد چنانکه مردم در ظاهر بنماز است و در باطن بگفتگوی و جستجوی کارهای دنیاوی و منه خطره چهار است نفسانی و شیطانی و ملکی و الهامی و خطرهٔ نفسانی بر شهوت و باه راضی باشد در طاعت و عبادت گرانی و کاهلی رود هر بمجرد ذکر گفتن کاهلی دفع شود و خطرهٔ شیطانی بر معاصی باعث بود و تواند بود که بر عبادت و شهوتیکه آن موجب بُعد و عقاب باشد ترغیب کند چنانکه با خطرهٔ نفسی و ملکی مشتبه شود و قول شیخ الاسلام زین الدین قدس سره پیر مریدی را می گفت که کار تو از آنها گذشته است که شیطان با تو از راه شر در آید پس در راه خیر باقی است و اگر یک خطرهٔ شیطانی دفع کردن نتوانند خطرهٔ دیگر پیش آرد و در اضلال و غارت کردن باطن باشد خطرهٔ ملکی بر طاعت و عبادت و صوم و صلوة و خیرات ترغیب و تحریص نماید و از ان سکونت و اطمینان پدید آید خطرهٔ الهامی آنکه مردم را بیدار کند و باکاهاند که این خطرهٔ خیر است این شر است و از ین هر دو باز آرد چه خطره هم از روی غیرت حجابست باتفاق محققان است که سالک را در نهایت کار هر چهار خطرهٔ مذکور را نفی باید کرد جهت آنکه مبتدی سلوک قوت و معرفت و فرق هر یکی ندارد مگر آنکه شیخی کامل و مکمل بر سر باشد که او تلقین و تعلیم کند و بعضی مشایخ فرموده اند که خطرهٔ شیخی و قلبی و روحی هم

هست فاما تبع این چهار است واین چهار اصل است و فرق میان خطره و خواطر فی قوت القلوب
الخواطر رسل الله تعالی الی العبد فتستجیب لها بتعقیدها و منها ابتلاء من الله الی العبد خطره حرکت دل است
از خیر و شر خواطر رسولان خداوند جانب بنده و در عوارف معرفة الخواطر و تفصیلها فریضة لان الخواطر
هی اصل الفعل فلا یصح الفعل الا بصحتها فصار علم ذلک فرضا و هو علم الباطن و هو ما یزداد به العبد یقیناً
رساله برگزیده خواطر خطاب حق است که بدل بنده میرسد یعنی کاریست خطیر و عظیم و خاطر آنکه بواسطهٔ
فرشته بخطاب حق و قول شیخ الاسلام زین الدین درویش باید که اگر خطرهٔ دنیا در دل گذر کند وضو کند
و اگر خطرهٔ عقبی شود غسل کند چه دنیا فانی است وضو بنده است فاما عقبی باقی است غسل واجب
و خطره حدث است وضو کردن آن حدث نفی کردن آن خواطر بود و اگر همین نفی را کسی اثبات تواند کرد
کاری عظیم باشد نفی خطر طهارت باطن است که وضو و غسل آب ظاهر احداث درون را پاک نسازد قول
محقق اگر اهل معرفت را خطرهٔ غیر در دل گذرد تن و دل را غسل دهد امم ماضی از عوام و خواص بخطرهٔ
هواجس ماخوذ میشدند فاما عوام امت رسالت صلی الله علیه وسلم ماخوذ نیستند ولیکن وقت ایشان
از طاعت و عبادت عاری میشود و حلاوت نمی یابند ترجمهٔ عوارف خطره گذشتن خیر و شر در دل است
و هواجس حدیث کردن نفس است با دل از لذات خیر و شر و گذشته و آینده بر طریق افسانه که اینچنین
خواهم کرد و خواهم شنید و آنچنان بود و شنیدن طریق دفع خواطر و هواجس اگر خواهد که خطره و هواجس
دفع شود باید که طعام و شراب به نیت شهوت و هوای نفس نخورند هرگاه که اشتهای سخت غلبه کند به نیت
طاعت و عبادت و قیام نفس خورند چون این استقامت شد خطره و هواجس دفع گردد طریقهٔ دیگر اگر
رونده راه دل را خطره روی دهد در خطرهٔ شر فی الحال سوی حقتعالی پناهد و عجز کند از عنایت او تعالی
استمداد واجب بیند و اگر خطره خیر باشد در حال بفعل مقرون گرداند تا نفس بحیله و تزویر در تاخیر نیندازد
که الخیر لا یوخر طریقهٔ دیگر رونده راه باطن را باید که هر لمحه و هر لحظه مراعات دل خود واجب بیند تا بیخ
و بنیاد خطره بر کند طریقهٔ دیگر شیخ جبرئیل فرمود که ذکر دوام باحضور گوید و فکر در آلاء و نعماء صفات حق
کند خطره و هواجس بکلی دفع شود و چهار رکانی قلاقل به نیت نفی خطره و دفع هواجس گزاردن و
از حقتعالی استعاده نمودن بالدوام سخت موثر است در هر رکعتی چهار قل بخواند در آخر هفتاد بار یاحی
یا قیوم برحمتک استغیث بگوید طریقهٔ دیگر مرصاد هر چیز که در دل آید از نیک و بد خالی نشود نقوش
غیبی مشاهدات و علوم من لدنیه معاینه نگردد و قابل تجلی ربانی نشود

بیت

خاطرت کی رقم فیض پذیرد هیهات — مگر از نقش پراگنده ورقت ساده کنی

در تفسیر صورة الخناس مانند پیلی است برگردن مردم نشسته و خرطوم دراز کرده دل آدمی را مکد از ان
مکیدن هزار وسوسه هواجس پیدا می آید چون معوذتین بخواند از مکیدن باز ماند و وسوسه دفع شود فی
رموز الواصلین بر جمهور قلوب هر زمانی قهر و لطف نازل است اگر سالک همه وقت هر زمانی هر یک
ازینها پاس دارد که قهر نازل شود یا لطف خطره دفع شود و منه هر که صلوة القلب دایم گزارد از
خطره و هواجس بکلی برد و صلوة القلب اینست که شیخ علی بهاری فرموده است در رساله زاهدی

تصنیف شیخ علی مذکور نیت این است نویت ان ادی رکعة لوجهک الکریم الباقی انت الباقی
لا اله الا انت الباقی الله اکبر قرارت و رکوع و سجود بدل کند هرچه داند خواند سلام سوی قبله دهد از این طریقه
بسیارست طریقهٔ دیگر قول شیخ جبرئیل هر بار که در نماز و غیر آن خطره و هواجس مزاحمت ندهند و گرنه
در دریای خطره و بلاهای هواجس غرق شوند نعوذ بالله منها قول شیخ متعبدان صرف و سالکان مبتدی
و علماء ظاهر از قاضی و مفتی ازین اسرار رحمانی و عنایت یزدانی بی بهره اند و محروم و بی خبر و مهجور اند خطره
و هواجس را نشناسند و دفع و نفی آن ندانند و بدان نپردازند و چون سر معنی این آیت که اولئک
حسبوا الجنة وللمحاسبة والمحاسبین قوم آخرون ندانند ایشانرا معذور باید داشتن تاثیر نفی خواطر
و هواجس هرگز بی سعادت ازلی نفی خطره و نعمت ابدی و دفع هواجس تیسیر پذیرد و بدان استقامت
گیرد و عجایب امور غیبی و غرایب اسرار الهی بباطنش ظاهر شود پس دلش بانوار حق منور گردد اللهم یسر لنا
هذا الفضل و برکت الانبیاء والاولیاء ❊ المتن اشارتی چند بعضے نسبتہاے اویسیہ آنحضرت
الشرح یعنی بہ نسبتہائیکہ آنحضرت را بواسطه صحبت با رواح متبرکۂ انبیا و اولیا راقع شده بمحض
فضل حق سبحانه و تعالی و هم بعد از حصول شرف دخول در سلسلهٔ شریفهٔ مذکوره و هم پیش از ان که بجذبه و
تربیت اویسیه باطنیه روحانیت ایشان اکثر سلوک کرده بود و در عالم غیب از روحانیت ایشان
بعضے ادعیه و اذکار حواله و تلقین یافت و باستقامت پیران آنرا ملک خود ساخته و خواص و انوار آن
مشاهده نموده و استعداد کامل حاصل کرده و بمقامات عالیه واصل گشته پس هم بحوالهٔ غیبیه در عالم شهادت
از ان مرشد مذکور بابرکت نشان یافته و مامور بارادت و بیعت آنجناب شده و تربیت او ظاهرا و باطنا
در اندک فرصت بمقام تکمیل رسیده و مجاز بارشاد شده چنانکه بیان این قصه بتفصیل بالا مسطور شد در شرح
بیت او بارشاد ره شیخ المشایخ الخ سوال اگر کسی گوید که آنچه گفتید که تربیت اویسیه باطنیه
روحانیت ایشان اکثر سلوک کرده بود معنی آن در اصطلاح صوفیه چیست و آن بعرف ایشان چگونه است
جواب گوییم که در نفحات الانس مسطور است که شیخ طریقت شیخ فرید الدین عطار گفته است که قومی
از اولیاء الله باشند که ایشان مشایخ طریقت و کبرای حقیقت اویسیان نامند و ایشان در ظاهر
به پیرے احتیاج نبود زیرا که ایشان حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم در حجر عنایت خود پرورش میدهد
بی واسطهٔ غیری چنانکه اویس را رضی الله عنه داد و این عظیم مقامی بود کس عالی تا کرا اینجا رسانند و این دولت
روی بکه نماید ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء و همچنین بعضی از اولیاء الله که متابع آنحضرت شدند
صلی الله علیه وسلم بعضی از طالبان را بحسب روحانیت تربیت کرده اند بی آنکه او را در ظاهر پیری باشد
و این جماعت نیز داخل اویسیانند و بسیاری از مشایخ طریقت را در اول سلوک توجه باین مقام بوده
است چنانکه شیخ بزرگوار شیخ ابو القاسم گرگانی طوسی که سلسلهٔ مشایخ ابو الجناب نجم الدین کبری
بایشان می پیوندد و از طبقهٔ شیخ ابو سعید ابو الخیر و شیخ ابو الحسن خرقانی قدس الله تعالی ارواحهم در ابتدا
ذکر این گروه علی الدوام گفتی اویس او یس و فی حاشیته قوله این جماعت نیز داخل اویسیانند یعنی
اویسی خوانند خواه آن ولی در قید حیات باشد خواه نباشد سوال اگر کسی گوید که آیا بسبب مجرد

صحبت که بارواح انبیا و اولیا در واقعه حاصل شود نسبت سلسلهٔ باطنیه می پیوندد با ایشان و نیز کسی
باشد که جامع نسبتهای ظاهری و باطنی باشد جواب گوئیم آری اگر واقعهٔ صحیحه صادقه باشد تواند که نسبت
سلسله نیز می پیوندد و هم جامع نسبتها شد چنانکه همین زمان از قول شیخ فریدالدین عطار استفاده شد
و هم صریحاً در نفحات الانس مذکور است که نسبت خرقهٔ شیخ محی الدین عربی مبارک بواسطه بشیخ عبدالقادر
گیلانی قدس سره میرسد و نسبت دیگر وی در خرقه بخضر علیه السلام میرسد بیواسطه قال قدس سره لبست
هذه الخرقة المعروفة عن ید ابی الحسن علی بن عبد الله ببستانه بالمقلی خارج الموصل سنة احدی وستمائة و
لبسها ابن جامع من خضر علیه السلام فی الموضع الذی البسها ابن جامع علی تلک الصورة من غیر زیادة
ونقصان و نسبت دیگر وی بخضر علیه السلام نیز بیواسطه قال رحمة الله علیه صحبت انا خضراً و تادبت
به و اخذت عنه فی وصیة اوصانیها اسناها التسلیم لمیقات الشیوخ و غیر ذلک و رایت منه ثلثة اشیاء
من خرق العادة رایته یمشی علی البحر و طی الارض و رایته یصلی فی الهواء ❊ المتن اشارتی بآنکه نسبت
دوم آنحضرت در استفاده و استفاضه بارشاد حضرت خواجه خضر پیغمبر علی نبینا و علیه السلام و ذکر بعضی شمایل او
بمناسبتش ❊

بازا خضر گلشن ارشاد و رشد شیخ ما
هم ز سقائی لطف خضر پیغمبر شد است

الشرح اخضر سرسبز تر ارشاد راه نمودن و رشد راه یافتن و سقائی آب دادن محصل معنی باز یعنی
باوجود آنکه حضرت شیخ ما تربیت و خلافت از خلفای خانوادهٔ قطب عالم حضرت مخدوم جهانیان یافته است و چنانکه
مذکور شد حضرت خضر پیغمبر علیه السلام نیز او را از محض لطف و شفقت تربیت فرموده است و گلستان سلوک و
ارشاد را آب تربیت سرسبز ساخته و مناسبت الفاظ و معنی این بیت بر عارفان کلام نظم ظاهر است و قصهٔ
ملاقات ایشان بخضر علیه السلام چنین است که تقریر میکردند که مرا در اوایل طلب اشتیاق بسیار بودی
بصحبت صلحا و بنصیحت ایشان و بحو الگرفتن ادعیه و اذکار از ایشان و بمقتضای من طلب شیئاً وجد وجد
اکثر اوقات آن دولت بوجود آمدی و این سعادت بحصول موصول شدی گاهی در مناجات و گاهی در واقعات
و گاه در ظاهر نیز چنانکه یکبار در تابستانی بمسجد جامع شهر بنماز جمعه رفته بودم بعد فراغ نماز مردی نورانی
سفید ریش پیراهنی سبز پوشیده بمن مصافحه کرد و دستهای مبارک او بواسطهٔ بسیار خنکی در گرمی هوا فرح بخش
می بود چنانکه دست از دست نگذاشت و مرا بدست گرفته بظاهر و باطن بر بود و روان شد و از پل زینه کدل
گزرانیده در میان زال ڈگر رسانید و در میان آن نزدیک شده رو بقبله استاد و دست بر داشته
مناجات کرد و ساعتی بهمین صفت دعوات خواند و باز از آنجا بدست گرفته از پل بوخیار گذرانیده
در محلهٔ خنده بون رسانیده در آنجا در گوشهٔ زیر درخت بیدی بر کنار آب بهم نشستیم و در اثنای راه
و آنجا هم نصایح بسیار تقریر فرموده که حالا زبان من از ادای آن عاجز است و مرا بواسطهٔ وقار و عظمت
و هیبت مجال پرسیدن اسم مبارک او نبود ولی بزرگی او معلوم کرده باخلاص تمام التماس نمودم که چیزی
از نصایح و ادعیه و اذکار من فقیر را عنایت فرمایند تا بطفیل شما در آن مداومت نمایم و ببرکت اشتغالی
بزودی نتیجهٔ آن ببینم ایشان ببشاشت تمام در من نظر کرده فرمودند که هر چه از اوراد و وظایف میخوا

ومیخواهی خواندن خوانده باش که ما ترا رخصت عام دادیم وان شاء الله دایما مدد گار خواهیم بود و
نیز در آن وقت خوارق عادات ایشان بسیار مشاهده شد یکی ازان آن بود که ازانجا تا خانه ملک اکدبیا
باوجود بعد و مسافت و حجب کثیره محسوسه آن خانه از تاثیر صحبت ادم مراهم نزدیک نموده شد و وی ذمود
که صاحب این خانه بواسطه آنکه در درگاه حقتعالی چنین و چنان بی ادبی ها کرده است و تا غایت توبه نکرد
حقتعالی بینائی چشم ازو برگرفت بعد از چندگاه ظاهر خواهد شد و وی در آنوقت بینا بود بعد از مدتی
آن موعود شهود شد بعد ازان نماز عصر بهم گزادیم و وی امامت کرد بعد از نماز غایب شد و من متحیر
شدم و از انجا راه بخانقاه که منزلگاه من بود نمیدانستم و بواسطه حیرت آن چشمان من پراشک شده برسانیدن
بخانقاه رسیدم و در دل من همان خار خار بود که الهی آن که بود شب در واقعه دیدم که کسی میگفت که آن
خضر پیغمبر بود بعد ازان مکرراً الی یومنا هذا اکثر اوقات در واقعات دیده میشود و نیز مخفی نماند که این اذکار
و اوراد که مرا از مشایخ سلسله و اولیاء دیگر حواله شده چون بحوالیت خضر علیه السلام نیز موکد شده برکت در آن
دو چندان بلکه بیشتر ازان است *

المتن

اوست چون خضری و حکمتهای افعالش ازان
ازقیاس مردم موسی صفت برتر شد است

الشرح یعنی برتر است از قیاس مردم صلحاء موسی وش که هنوز بر علوم لدنیه مختصه بخضر صفتان
واقف نشده باشند درین بیت ادا کرده شده است مضمون واقعه که خدمت خواجه نور الدین نور
آزاد دیده بودند در آن سال که بیعت کرده و پیش حضرت مخدومی مدظله توفیق اعتکاف تمام ماه مبارک
رمضان یافته بود ببرکت تربیت آنحضرت در آن خلوت اورا واقعات نیکو روی نمود و اکثر آنها را
در خلوت تعبیر رسیده جوابهای پسندیده شنیده تعبیر اینواقعه که اورا در اثنای تلاوت مردی الهام
داد و این نصایح فرمود که این شیخ تو بس بزرگ است و مشرف بشرف صحبت و تربیت خضر پیغمبر علی
نبینا و علیه السلام پس چون او خضر است معاملات او نیز مانند معاملات خضر برتر از قیاس ناس و برتر از حکمتهای
بیقیاس میباشد پس شمارا مناسب آنست که از چون و چرائی افعال و اقوال او ساکت باشی و در پیروی
و رضاجوئی او ثابت باشی تا مقصود دوجهانی و سعادت جاودانی درین وقت شما گردد تا آنوقت
خود مشار الیه اطلاع برین نسبت حضرت مخدوم بخضر علیه السلام نبود و این قصه از راه شفقت آنحضرت
بابرکت این فقیر را معلوم گردانیده بود چون خواجه مذکور این واقعه را بالعرض رسانیده آمد آنحضرت
اشارت باین فقیر کرده او را فرمودند که کیفیت این واقعه را ازو پرس و در حواله کردن آن باین فقیر
حکمت آن بود که تا یقین هردو بدان زیاده شود این فقیر را بواسطه آنکه این قصه از تقریر زبان
مبارک ایشان شنیده بود سبب مزید یقین شود که آن تقریر راست بوده است که این سالک صادق را از
عالم غیب همچنین خبر دادند و آن راهی را با آنکه اینواقعه رؤیای من مطابق با واقعه بوده است
که بتحقیق این فضیلت ایشانراست که پیش از دیدن و گفتن من نیز دیگران خود چنین تقریر فرمودند
سوال اگر کسی گوید که قصه خضر و موسی علیهما السلام چونست و افعال فوق القیاس او چگونه

بوده است **جواب** گوئیم که این قصه ایست که حق سبحانه و تعالی در کلام مجید مر حبیب خود
محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم بیان فرموده است چنانکه بعد ازین بیاید پس اصلا مجال شک و احتمال شبهه درین
قصه راه نیست و در احیاء العلوم مذکور است که فما من قصة فی القرآن الا فی سیاقها الفایدة فی حق
النبی وامته و محققان گفته اند که فایده و حکمت در ضمن این قصه اشارت بیان احوال و اشکال پیران
محققین است و تعلیم آداب مریدان ایشان که تسلیم است از دل و جان در خدمت ایشان خواه آن پیران
را نسبت تربیت خضر پیغمبر علیه السلام بوده باشد خواه نباشد اما آنها که بشرف این نسبت نیز مشرف اند
مثل شیخ محی الدین عربی چنانکه مسطور شد و شیخ ما مشابهت حالات و مناسبت معاملات ایشان با احوال
و اعمال خضر علیه السلام موکدتر و اقوی و اظهر میباشد و یکی از دلایل قول ما که محققان گفته اند تا آخر
قول شیخ شیوخ شیخ شهاب الدین سهروردی است قدس سره در کتاب عوارف المعارف آورده
اولاً در باب دوازدهم و یحذر الاعتراض علی الشیوخ فانه سم قاتل للمریدین وقل ان یکون المریدان
لا یعترض علی الشیخ بباطنه فیفلح و یذکر المرید کلما اشکل علیه من تصاریف الشیخ قصة موسی مع الخضر کیف
کان یصدر من الخضر تصاریف ینکرها موسی علیه السلام ثم لما کشف له عن معناه ظهر لموسی وجه الصواب
فی ذلک هکذا ینبغی للمرید ان یعلم ان کل تصرف اشکل علیه صحته من الشیخ عند الشیخ فیه بیان و برهان
و ثانیاً در باب پنجاه و یکم همان کتاب ینبغی للمرید انه کلما اشکل علیه شیٔ من حالة الشیخ یذکر قصة موسی مع
الخضر علیهما السلام کیف کان الخضر یفعل اشیاء ینکرها موسی فاذا اخبره الخضر بسرها یرجع موسی
عن انکاره فما ینکره المرید لقلة علمه بحقیقة ما یوجد من الشیخ فللشیخ فی کل شیٔ عذر بلسان العلم و الحکمة
انتهی کلامه و کلام احیا ایضاً کذلک کما سنذکر و چون باجماع مشایخ یاد گرفتن این قصه هر مریدی را
واجب است بنابران تمام این قصه را از تفسیر فارسی نقل کنیم تا هر کس بر وجه صحت و بطریق سهولت
ازینجا یاد گیرد فی تفسیر الکاشفی آورده اند که موسی علیه السلام بعد از هلاک فرعون و فرعونیان بنی اسرائیل
را جمع کرده خطبه خواند که فغان از مستمعان برآمد و همه اوراد و کلمات و تامل در معنی آن و حقایق
و دقایقش متحیر شدند یکی از عظام قوم گفت یا کلیم الله هیچکس باشد در روی زمین از تو داناتر موسی علیه السلام
فرمود که نمیدانم که در همه عالم از خود داناتری و گویند در ضمیر مبارکش این گذشت بی آنکه بدان تلفظ
فرماید حق تعالی بدو وحی فرستاد که ما را در مجمع البحرین بنده ایست که اختصاص داده ایم او را بعلم خاص برو با یکی
از خواص خود تا منزل وی و با خود ماهی بریان کرده همراه بر که ترا راه بدان خواهد نمود حضرت موسی علیه السلام تهیه
فرمود و روی براه آورده و اذ قال موسی و یاد کن ای محمد چون گفت موسی لفتٰه مر شاب جادم خود را یعنی
یوشع بن نون که بطلب خضر علیه السلام لا ابرح همیشه خواهم رفت حتی ابلغ مجمع البحرین تا برسم مجمع البحرین را
که مقام اوست و آن ملتقای بحر فارس و روم بود و گویند که آن موضع از افریقیه است او امضی حقبا یا می
روم زمانی دراز که هشتاد سال باشد یعنی هیچ وجه روی از سفر نمی تابم تا او را نمیابم **بیت**

دست از طلب ندارم تا کام من برآید　　یا تن رسد بجانان یا جان ز تن برآید

ای یوشع تو با من موافقت نمای در طلب این بنده صالح یوشع فرمود که آری من با تو موافقم و رفاقت

ترا مغتنم می شمارم مصرعه خوش است آوارگی آنرا که همراهی چنین باشد ٭
بیوشع علیه التحیه چندتاه نان و ماهی بریان کرده برداشت باتفاق موسی روان شد فلما بلغا پس آن هنگام که روان
شدند برسیدند بمجمع بینهما مجمع که میان دو دریاست انجا بر صخره که بر کنار چشمه بود بنشستند و موسی
علیه السلام بخواب رفته یوشع در آن چشمه وضو ساخت و قطره از دست وی بر آن ماهی بریان چکید فی الحال
زنده شد و بدریا رو نهاد و یوشع متحیر گشت و موسی از خواب آمده تفقد حال ماهی و یوشع نانموده روی
براه نهاد و از غایت تعجیل سفر نسیا حوتهما فراموش کردند ماهی خود را فاتخذ سبیله و فرا گرفت ماهی راه خود را
فی البحر در دریا سربا مثل سردابه که دران توان رفت هرجا که ماهی میرفت آب بربالای آن چون طاق مرتفع
می ایستاد و زمین خشک گشت فلما جاوزا پس وقتیکه در گذشتند از مجمع البحرین قال گفت موسی لفتیه
مر جوانمرد خود که وقت چاشت شد آتنا غداءنا بیار طعام چاشت ما تا بخوریم که گرسنه شدیم و دمی چند
برآسائیم لقد لقینا هرآینه دیدیم من سفرنا هذا ازین سفر که کردیم نصبا رنج و سختی چون یوشع سفره پیش
آورد قصه ماهی یادش نماند قال ارأیت گفت خبر داری اذ اوینا الی الصخرة چون جای گرفته بودیم
مایان بر صخره بر کنار چشمه فانی نسیت الحوت بدرستیکه من فراموش کردم ماهی را یعنی قصه ماهی که با تو بگویم
وما انسانیه و فراموش نکرد بر من ذکر او را الا الشیطان مگر شیطان که مرا مشغول ساخت ان اذکره از انکه
یاد دهم ترا واتخذ سبیله و گرفت ماهی راه خود را فی البحر در دریا عجبا راه عجب که هرجا که میرفت راه فراخ
پیدا میشد و زمین دریا خشک میگشت قال گفت موسی ذلک آن قصه ماهی است ما کنا نبغ آنچه بودیم
که می طلبیدیم چه حق سبحانه و تعالی وحی فرستاد که آن ماهی مارا راه خواهد نمود بدان کس که می طلبیم فارتدا
پس بازگشتند علی آثارهما بر نشانهای قدم خود قصصا از پی رفتنی تا رسیدند بدان موضع که ماهی بدریا
آمده بود راهی دیدند گشاده و خشک شده بدان در آمدند فوجدا عبدا پس یافتند بنده من عبادنا از بندگان
ما که بمحض عنایت اتیناه دادیم او را رحمة بخششی من عندنا از نزدیک ما که وحی است و نبوت بقولیکه
او را پیغمبر دانند یا طول عمر بمذهب آنها که به نبوت او قایل نیستند و علمناه و بیاموختیم او را من لدنا علما از
نزدیک ما که علمی خاص است بما و کسی آنرا نداند الا بتعلیم آن در حقایق سلمی از ذوالنون المصری نقل می کنند که
حکم کننده بر خلق بمواقع توفیق و بمواقع خذلان و گفته اند که علمی است که حاصل شود بیواسطه کسب و
تلقین حرف و صاحب کشف الاسرار فرموده که دانندهٔ این علم محقق است از ما یافته سخن گوید در
فتوحات از سلطان العارفین نقل می کند که با جمعی دانشمندان می گفتند که اخذتم علما میتا عن میت
واخذنا علما عن الحی الذی لا یموت ٭

نظم

گلشنی کز گل دمد گردد تبه　　گلشنی کز عشق روید خرم است　　گلشنی کز نقل روید یکدم است
علم چون بر دل زند یاری شود　　علم چون بر گل زند ماری شود　　گلشنی کز دل دمد وافرحتا

آورده که چون بجای خضر رسیدند او را دیدند که تکیه کرده و جامهٔ خود را بسر کشیده موسی علیه السلام سلام کرد
خضر جامه از روی خود دور کرده جواب سلام داد گفت تو کیستی گفت من موسی ام پیغمبر بنی اسرائیل
حق تعالی فرموده که با تو صحبت دارم و از تو چیزی بیاموزم و در جواب گفت کسی گوید پیغمبر صاحب شریعت

چگونه از کسی بیاموزد گفتند که رسول میباید که اعلم باشد از مُرسلٌ الیهم در آنچه بدیشان آورده است
از اصول و فروع دین و هرچه نه ازین قبیله باشد تعلیم آن منافی نبوت نیست و نکتهٔ انتم اعلم بامور دنیاکم
موید این قول است قال له موسیٰ گفت مر خضر را موسیٰ هل اتبعک آیا پیروی کنم ترا علی ان تعلمن
بر شرط آنکه بیاموزانی ممّا علّمت از آنچه بتو آموخته اند رُشدًا علمی که مبنی بر رشد باشد یعنی اصابت خیر
قال انّک گفت بدرستیکه تو لن تستطیع نمیتوانی معی صبرًا با من شکیبائی کردن موسیٰ گفت چرا صبر
نتوانم گفت بجهت آنکه تو صاحب شرعی حکم تو بر ظاهر است شاید از من عملی صادر شود که در ظاهر آن منکر و ناشایست
نماید و تو وجه حکمت آن ندانی و بر آن صبر کردن نتوانی وکیف تصبر چگونه صبر کنی علی مالم تحط بر آن
چیزی که احاطه نکرده بآن چیز خبرًا از روی دانش یعنی علم تو بر آن نرسیده باشد قال ستجدنی
گفت موسیٰ زود باشد که یابی مرا ان شاء الله صابرًا اگر خواهد خدا صبر کننده بر آنچه از تو بینم ولا اعصی
لک و نافرمانی نکنم مر ترا امرًا در هیچ کاری قال گفت خضر که ای موسیٰ فان اتبعتنی پس اگر پیروی کنی
مرا فلا تسألنی عن شیءٍ پس مپرس مرا از چیزی که منکر باشد و وجه صحت آن ندانی و افتتاح بسوال
مکن حتّٰی احدث لک تا من نو سازم برای تو منه از آن چیز ذکرًا بیانی که دریابی موسیٰ قبول
نمود آنچه خضر فرمود هر دو باهم روی نهادند براه و یوشع بر عقب ایشان میرفت فانطلقا پس رفتند
بر ساحل دریا تا رسیدند بکشتی و از اهل آن استدعای رکوب آن نمودند ملاحان اول راضی نشدند
و در آخر خضر را شناخته بتعظیم در آن کشتی در آوردند و تواضع نمودند حتّٰی اذا رکبا فی السفینة تا چون
نشستند در کشتی و میان دریا رسیدند خضر تبری برداشت پنهان از قوم خرقها سوراخ کرد کشتی را قال
اخرقتها گفت موسیٰ آیا سوراخ کردی کشتی را لتغرق اهلها تا غرق گردانی اهل کشتی را چه سوراخ سبب
دخول آب است در آن و دخول آب موجب غرق شدن سفینه لقد جئت شیئًا امرًا بدرستیکه آوردی
چیزی شگفت و شنیع و بر دل گران قال الم اقل لک گفت خضر آیا نه گفتم ترا که تو لن تستطیع معی
صبرًا نمیتوانی با من صبر کردن قال گفت موسیٰ که آن سخن از خاطر من رفته بود لا تؤاخذنی مواخذه
مکن مرا بما نسیت بآنچه فراموش کردم ولا ترهقنی و در مرسان من امری از کار من عسرًا دشواری
یعنی بر من سخت فرا مگیر و با من بدین مقدار مضایقه مکن فانطلقا پس از سفینه بیرون آمدند برفتند
تا بدیهی رسیدند در خارج ده جمعی کودکان بازی میکردند پسری زیبا روی و بلند قامت خط سبز
بر پشت لب او ظاهر شده نام او حوشنو دیا خیور نام پدرش سلاش یا کمار وی و نام مادرش شاموبه
یا رحمی در میان ایشان بود موسیٰ و خضر علیهما السلام میرفتند حتّٰی اذا لقیا غلامًا تا چون بدیدند
پسری را که ذکر کردیم او را از میان اقران طلبید و پس دیوار برد فقتله پس کشت او را بذبح یا خناق
قال اقتلت نفسًا زکیةً گفت موسیٰ آیا کشتی نفسی پاک را بغیر نفسٍ بغیر نفسیکه او کشته باشد یعنی
او پاک بود از قتل بغیر حق پس بی قصاص او را چگونه کشتی لقد جئت هر آینه آوردی شیئًا نکرًا
چیزی ناپسندیده قال الم اقل لک گفت خضر آیا نگفتم مر ترا در اول مصاحبت که تو لن تستطیع
قوت نداری و نتوانی معی صبرًا با من و فعلهای من صبر و شکیبائی قال گفت موسیٰ ان سألتک اگر سوال

کنم ترا عن شیء از چیزی که صادر شود مثل این افعال منکره بعدها پس ازین کرت فلا تصاحبنی پس
مصاحبت مکن با من قد بلغت بدرستیکه رسیدی تو من لدنی عذرا از نزدیک من عذری یعنی چون بار
ترا مخالفت کنم هر آئینه در ترک صحبت من معذور باشی و در حدیث آمد که خدایتعالی رحمت کند بر برادرم
موسی که از روی شرم گفت فلا تصاحبنی اگر چنانچه صبر کردی در مصاحبت خود درنگ نمودی هر آئینه
چیزهای شگفت دیدی فانطلقا پس درگذشتند و رفتند حتی اذا اتیا تا چون آمدند اهل قریة باهل دهی
که انطاکیه بود یا آنکه بصره بود یا جروان از رمنه یا برقه از رومیان بزیر زمین و اهل آن ده چون شب شدی
دروازه در بستندی و برای هیچکس نگشادندی بنماز شام بود که موسی و خضر علیهما السلام بدان ده رسیدند
خواستند که بدیره در آیند کسی دروازه نگشود استطعما طلب طعام کردند اهلها اهل آن ده را و گفتند اینجا
غریب رسیدیم و گرسنه نیز هستیم چون ما را در ده جای ندادید باری طعامی جهت ما بفرستید فابوا پس سر باز زدند
اهل آن قریه ان یضیفوهما از آنکه ایشان را مهمانی کنند ایشان شب گرسنه بر بیرون ده بودند بامداد در روی
براه نهادند فوجدا فیها پس یافتند در نواحی دیه جدارا دیواری مایل شده بیکطرف افتادن یرید ان ینقض
میخواست که آن دیوار بفتد و بر گردد یعنی نزدیک بود به افتادن فاقامه پس خضر راست کرد آن دیوار را
با آنکه اساسش را بسنگ و گل استحکام داد قال گفت موسی که اهل ده ما را جای ندادند و طعام نیز نفرستادند
پس بچه جهت دیوار ایشانرا عمارت کردی لو شئت لاتخذت علیه اجرا اگر میخواستی هر آئینه فرا میگرفتی بر تعمیر
این دیوار مزدی قال هذا فراق بینی و بینک گفت خضر این است جدائی میان من و میان تو یعنی گفته
بودی اگر نوبت ثالثه چیزی بپرسم با من صحبت مدار اینک وقت فراق رسید سانبئک زود باشد
که آگاه سازم ترا بتاویل مالم تستطع بمعنی آنکه نتوانستی علیه صبرا بر آن شکیبائی نمودن و از حسب ظاهر
بر آن انکار کردی اما السفینة فکانت لمساکین اما کشتی که بود مر محتاجان را که ده برادر بودند پنج
برجا مانده و بیمار و پنج دیگر ملاحان که بجهت تحصیل معیشت خود یعملون فی البحر کار میکردند در دریا فاردت
پس میخواستم بحکم خدا ان اعیبها آنکه سوراخ کنم و کان و حال آنکه هست وراءهم ملک پس راه ایشان
پادشاهی که او را جلندی بن کرکره یاخذ کل سفینة میگرفت هر کشتی درستی که می بیند غصبا بغصب یعنی از
کشتیبانان باز می ستاند من آن کشتی را معیوب کردم تا او غصب نکند و آن محتاجان بکلی محروم نگردند

بیت
خضر اندر بحر کشتی می شکست — صد درستی در شکست خضر هست

واما الغلام و اما پسر کشته فکان ابواه مومنین پس بودند پدر و مادر او گرویدگان فخشینا پس دانستیم
ما و ترسیدیم ان یرهقهما آنکه در رساند بدیشان طغیانا و کفرا بی باکی و کفران نعمت یعنی شاید که بافسق و
کفر او در رساند از روی مهربانی که والدین بر ولد هست و آن در ساختن موجب کفر و طغیان باشد فاردنا پس
میخواستیم ان یبدلهما ربهما آنکه بدل دهد ایشانرا پروردگار ایشان خیرا منه بهتر از و زکوة از روی
پاکی و طهارت یعنی از لوث گناه و شوب اخلاق ردیه مزکی باشد و اقرب رحما نزدیکتر از جهت بخشایش
و مهربانی بر پدر و مادر آورده اند که حق تعالی بعوض آن پسر ایشانرا دختری داد و پیغمبرے او را در عقد
خود در آورده و هفتاد پیغمبر از نسل او پدید آمدند +

مثنوی

آن پسر را کش خضر ببرید حلق — سر آن را در نیابد عام خلق
آنکه جان بخشد اگر بکشد رواست — نایب است و دست او دست خداست
بس عداوتها که انیاری بود — بس خرابیها که معماری بود

واما الجدار فكان واما دیوار که هست لغلامين يتيمين برای دو کودک یتیم نام او حرم و حریم والیشان
هستند في المدينة در شهر مراد قریه مذکور است وكان تحته كنز لهما و بود در زیر دیوار گنجی برای ایشان
واگر دیوار بیفتادی آن گنج ظاهر شدی و مردمان بر داشتندی وكان ابوهما صالحا و بود پدر ایشان صالح
نام او کاشح ملیح وگفته اند میان ایشان و پدر صالح ایشان هفت پدر دیگر بوده خدای تعالی ایشان را
بجهت صلاح پدر محافظت نمود فاراد ربك پس خواست پروردگار تو ان يبلغا اشدهما آنکه برسند
یتیمان بقوت و کمال رشد خود ويستخرجا كنزهما و بیرون آرند گنج خود را رحمة من ربك بخششی
از پروردگار تو وما فعلته عن امري و نکردم آنچه تو دیدی از برای خود بلکه بفرمان حق تعالی کردم که او خوا
که گنج بمستحقان رساند آورده اند که آن گنجی از زر و نقره بود و گویند که کتب علمی بود و اشهر آنست که لوحی
بود از زر بر او نوشته بسم الله الرحمن الرحيم عجب میدارم که کسی ایمان دارد بقضا و قدر چگونه اندوهگین
شود شگفت میدارم از آنکه گرویده است برزاقی حق چرا خود را در تعب افکند و عجب است از کسیکه تصدیق
مرگ کند چرا عمر خود در شادمانی گذراند و شگفت که از شخصی که ایمان دارد بحساب قیامت برای چه
غفلت ورزد و عجب است از آنکه از دنیای دنی و تقلب احوال و انقلاب باب و داند چرا دل در و بندد لا اله
الا الله محمد رسول الله ذلك این است تاویل مالم تسطع حقيقت آنچه نتوانستی عليه صبرا بر آن کردن
صبر آورده اند که موسی و خضر علیهما السلام یکدیگر را وداع کردند و هر یک بوی منزل آوردند محققان را
درین قصه بسیار نکات و اسرار است خصوصا صاحب بحر الحقایق در بیان مرید صادق و اشفاق پیر محقق
بعبارتی خوش و تقریر دلکش آورده و بعضی از آن در جواهر التفسیر باز توان یافت انتهی کلامه
وفي مرصاد العباد فصل در بیان مقامات شیخی و شرایط و صفات آن قال الله تعالى فوجدا عبدا من
عبادنا وعلمناه من لدنا علما وقال النبي ع لا يزال طايفة من امتي قايمين على الحق لا يضرهم من خذلهم
بدانکه حق تعالی خضر را علیه السلام اثبات مقام شیخی و مقتدائی کرد موسی علیه السلام بمریدی و تعلیم علم
لدنی بر وی فرستاده از استحقاق شیخوخیت او خبر میدهد که عبدا من عبادنا آتیناه رحمة من عندنا
وعلمناه من لدنا علما پنج مرتبه خضر علیه السلام میفرماید اولا اختصاص عبدیت حضرت که عبدا من عبادنا
دوم استحقاق قبول از حضرت انتباه بیواسطه که آتیناه رحمة سیوم خصوصیت یافت رحمت خاص
از مقام عندیت رحمة من عندنا چهارم شرف تعلیم علوم از حضرت که وعلمناه پنجم یافت دولت علوم
لدنی بیواسطه که من لدنا علما این پنج رکن است که بنای اهلیت شیخی و استعداد مقتدائی بر آن است
شیخ باید که بدین خاصیت ها مخصوص گردد و بخصایص دیگر موصوف بود که شرح آن بیاید ان شاء الله
تعالی تا شیخی را مقتدائی را نشاید اول مقام عبدیت است تا از رق ماسوای حق آزاد نشود اختصاص
عبودیت من عبادنا نیابد و سالك تا با خود و عادت و شقاوت خود پیوندی نماید آزاد نیست

بزرگان گفته اند هرچه در بندِ آنی بندهٔ آنی والمکاتب عبد ما بقی علیه درهم دوم قبول حقایق از انبار
حضرت است بیواسطه و آن میسر نشود تا بکلّی از حجب صفات بشری و روحانی خلاص نیابد زیراکه هرچه از پس حجب
آید بواسطه آید اگرچه بعضے چنان نماید که بیواسطه است چنانکه موسیٰ بیواسطه کلام می شنید و بحقیقت بواسطه
بود وگاه شجرهٔ واسطه بود که نودی من الشجرة ان یا موسیٰ انّی انا اللّٰه وگاه ندا و صوت بودی که نودی من شاطی
الوادی الایمن و تفصیل این هر کس فهم نکند و معلوم باد که کلام حق تعالیٰ حرف و صوت نداشت امّا موسیٰ
علیه السلام بواسطهٔ حرف و صوت ندا شنید و اگر بیواسطه توانستی شنید او را حواله بصحبت خضر نکردندی تا
بمصقل انّک لن تستطیع معی صبرا بقایای آثار صفات انسانی از آئینهٔ دل موسیٰ محو کند در بدایت
نبوت خواجه را علیه السلام چون رفع حجاب بکمالتر نرسیده بود وحی حق بواسطه میبیافت که نزل به الروح
الامین علیٰ قلبک در شب معراج چون کشف الصلع حقیقی بود واسطه از میان برخاست که فاوحی
الی عبده ما اوحی سیوم یافت رحمتِ خاص از مقام عندیت و آن خاص الخاص را باشد زیراکه برخورداران
از صفت رحمت سه طایفه اند عوام و خواص و خاص الخاص عوام و خواص بواسطه یابند و خاص الخاص
بیواسطه یابند برخوردی عام از صفتِ رحمانیت است و آن مقبول و مردود یابد از بهر آنکه رزق و صحت
و شفقت بر عیال کافر و مسلمان راهست و آن از خاصیتِ صفتِ رحمانیت است اگر اثر این رحمت
بودی یک شربت آب از هیچ کافر ندادی بدانچه فرمود سبقت رحمتی علیٰ غضبی ازین معلوم بود و هم
ازینجا گفته اند یا رحمان الدنیا و برخورداری خواص از صفتِ رحیمیت است یا بواسطهٔ قبول دعوات انبیاء و متابعت
ایشان نعیم هشت بهشت یابند و در آخرت که نبّئ عبادی انّی انا الغفور الرحیم و ازینجا گفته اند یا رحیم
الآخرة برخورداری خاص الخاص از صفت ارحم الراحمین است بیواسطه چنانکه انبیاء را بود ایوب علیه السلام
میفرمود ربّ انّی مسّنی الضرّ و انت ارحم الرّاحمین و موسیٰ گفت ربّ اغفرلی ولاخی وادخلنا
فی رحمتک و انت ارحم الراحمین موسیٰ علیه السلام بشارت رحمت بیواسطه از مقام عندیت که رحمةً من
عندنا و از نتیجهٔ تجلّے صفاتِ الوهیت و محو آثار بشریت و تخلق باخلاق ربوبیت است چهارم تعلم علوم
از حضرت بیواسطه است و آن وقتی میسر شود که لوح دل را از نقوش علوم روحانی و عقلی و سمعی و حسّی و
بصری بکلّی پاک و صاف کنند تا این انواع علوم بر الواح دل او مثبت است شاغل دل باشد از استعداد
قبول علوم از حضرت موسیٰ بیواسطه اگرچه علمِ توریت از حضرت حاصل بود و لیکن بواسطهٔ الواح بود و
کتبنا له فی الالواح من کل شیٔ موعظةً و تفصیلاً لکل شیٔ فایدهٔ صحبت خضر دیگر آن بود که تا دل موسیٰ
تا بستگی کتاب حق گیرد و زحمت الواح از میان برخیزد و این مرتبه خواجه علیه السلام بود که فرمود
که اوتیت جوامع الکلم او را تعلیم قرآن از راه دل کردند نه از راه لب که الرحمٰن علّم القرآن پنجم تعلم
علمِ لدنّی بیواسطه اگرچه تعلّم علوم از حضرت بیواسطه تواند بود امّا علمِ لدنّی نباشد چنانکه در حق داؤد
فرموده و علّمناه صنعة لبوسٍ لکم لتحصنکم من بأسکم و علم صنعت فره از علم لدنّی نبود اگرچه از حق بود
و علمِ لدنّی بمعرفتِ ذات و صفاتِ حضرت جلّت تعلّق دارد که بیواسطه تعلیم و تعریف حق حاصل آید چنانکه
خواجه علیه السلام میفرمود عرفتُ ربّی بربّی و یافت این علم بدان حاصل شود که مرد از وجود بر آید

تا بدین زادن از لدنی خویش بلدن حق آنجا تلقی این علم یابد چنانکه خواجه علیه السلام فرمودند که
وانک تتلقی القرآن من لدن حکیم علیم و موسی علیه السلام میفرماید لن یلج ملکوت السماوات والارض من
یولد مرتین انتهی کلامه و کیفیت این زادن هم بکلام او در شرح بیت همچو عیسی نیست بی زن لیک
بی فرزند نیست مبین شود ان شاء الله تعالی

المتن

گر تو عزّ صحبتش خواهی بلا تسأل بساز
از کفش بربده طفلی را اگر خنجر شد است

الشرح عز و عزت یکی است یعنی بزرگی و شرف و ارجمندی مقابل ذل و خواری و بی مقداریست
ولا تسأل یعنی سوال مکن اشارتست بآیه فان اتبعتنی فلا تسألنی عن شیء حتی احدث لک منه ذکراً
اگر خضر پیغمبر بود در صحبت و متابعت موسی را شرط کرده بود لبانه یعنی خوی کن خنجر حلقوم و نای و
گلو محصل معنی اگر دل انکار و بی پیری را گذاری و خواهش صحبت این شیخ خضری در سر داری میباید
که تسلیم و ترک سوال خوی کنی و چون و چرائی و اعتراض را یکسوی کنی اگرچه مثلاً قتل بی گناهی که از
کبایرست ظاهر از وی صادر شده بینی و پیش از وقوف بر تاویل و حکمت پنهانی آن دامن از دولت صحبت
او نچینی و ایضاً بباید دانست که این تسلیم و عدم اعتراض باتفاق همه مریدان صادقین مشایخ محققین
خضری هم باشند مانند شیخ ما خواه نباشند چنانکه بالا در شرح بیت سابق مشروح شد و همچنین
مولانای رومی در مثنوی فرموده ؛

نظم

چون گرفتی پیر هن تسلیم شو
همچو موسی زیر حکم خضر رو
صبر کن در کار خضر ای بی نفاق
تا نگوید خضر رو هذا فراق
گرچه کشتی بشکند تو دم مزن
گرچه طفلی را کشد تو مو مکن
هر که او مر پیر را شد زیر دست
روشنائی دیده از ظلمت برست
شرط تسلیم است نی کار دراز
سود نبود در ضلالت ترک و تاز

وکذا فی مرصاد العباد فصل یازدهم در بیان شرایط و صفات مریدی قال الله تعالی فان اتبعتنی فلا تسألنی
عن شیء حتی احدث لک منه ذکراً و قال النبی علیه السلام علیک بالسمع والطاعة وان کان عبداً
حبشیاً بدانکه ارادت دولتی بزرگ است و تخم جمله سعادتهاست و لعبد بیان بسیطی هم در ارادت بر کتاب
مذکور است که چون این تخم ارادت در زمین دل کسی افتاد باید که آن را غنیمتی بزرگ شمرد و آن مهمان غیبی را
عزیز دارد و او را غذائی مناسب دهد و آن غذا بحقیقت جز در پستان ولایت مشایخ نیابد زیرا که
تخم ارادت بر مثال طفلی است نوزاده غیب غذای او هم از پستان اهل غیب توان داد پس بطلب
شیخ کامل برخیزد اگر در مشرق نشان دهند یا در مغرب بخدمت او تمسک کند و تسلیم تصرفات او
شود و اگر بخدمت او بوالعجبی نماید بشارت علیکم بالسمع والطاعة مطاوعت نماید و کار فرماید که
اگر در تصرف او باشد او را به از تصرف خود باشد و فرموده ان کان عبداً حبشیاً که اگر تصرف باز ان
باشی که در تصرف خود فی روضة الاحباب در همین سال یعنی در سال معراج بیعة العقبة الاولی واقع شد
گویند که دوازده نفر از اهل مدینه در موسم حج بزیارت کعبه بمکه آمدند و عبادة ابن الصامت از آن جمله بود در

عقبہ با آنسرور ملاقات نمودند و بیعت کردند از عبادۃ بن صامت بصحت رسید کہ گفت بایعنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فی العسر والیسر والمنشط والمکرہ وفی التفسیر القشیری قال اللہ تعالیٰ ام تریدون
ان تسئلوا رسولکم الآیۃ ان بنی اسرائیل اذوا موسیٰ فنہی المسلمون عن فعل ما اسلفوہ وامروا بمراعات حشمۃ الرسول
بغایت ما ینبغی فی الامکان فکانوا بحضرتہ کان علی رؤسہم الطیر قال اللہ تعالیٰ وتعزروہ وتوقروہ وحسن
الادب فی الظاہر عنوان حسن الادب مع اللہ فی الباطن و در احیاء العلوم حجۃ الاسلام امام محمد غزالی تواضع و
تسلیم ترک سوال پیش از وقت از وظائف متعلمین شمردہ خواہ آن متعلمین مرید ہم باشند یا نباشند کما قال
الوظیفۃ الثالثۃ ان لایتکبر علی العلم ولا یتامر علی المعلم بل یلقی الیہ زمام امرہ کلہ فی کل تفصیل ویذعن لنصیحۃ
اذعان المریض الجاہل للطبیب المشفق الحاذق وینبغی ان یتواضع لمعلمہ ویطلب الثواب والشرف بخدمتہ قال الشعبی
صلی زید بن ثابت علی جنازۃ فقربت لہ بغلتہ لیرکبہا فجاء ابن عباسؓ واخذ برکابہ فقال زید خل یا ابن عم
رسول اللہ فقال ہکذا امرنا ان نفعل باہل بیت نبینا وقال النبی ﷺ لیس من اخلاق المومنین الملق الا فی طلب العلم
فلا ینبغی ان یتکبر علی العلم ومن تکبرہ علی العلم ان یستنکف من الاستفادۃ الا من المرموقین المشہورین وہو
عین الحماقۃ فان العلم سبب النجاۃ والسعادۃ ومن یطلب مہربا من سبع ضار یفترسہ لایفرق ان یرشدہ
الی المہرب مشہور او خامل وضراوۃ سباع النار بالجاہل باللہ اشد من ضراوۃ کل سبع فالحکمۃ ضالۃ المومن یغتنمہا
حیث یظفر بہا ویتقلد المنۃ لمن ساقہا الیہ کائنا من کان ولذلک قیل العلم حرب للمتعالی کالسیل حرب للمکان
العالی فلا ینال العلم الا بالتواضع والقاء السمع قال اللہ تعالیٰ ان فی ذلک لذکری لمن کان لہ قلب او القی
السمع وہو شہید ومعنی کونہ ذا قلب ان یکون قابلا للعلم فہما ثم لا تعینہ القدرۃ علی الفہم حتی یلقی السمع
وہو شہید حاضر القلب یستقبل کلما یلقی الیہ بحسن الاصغاء والضراعۃ والشکر والفرح وقبول المنۃ فلیکن المتعلم
لمعلمہ کارض دمثۃ نالت مطرا غزیرا فتشربت بجمیع اجزائہا واذعنت بالکلیۃ لقبولہ ومہما اشار المعلم
علیہ بطریق فی التعلم فلیقلدہ ولیدع رایہ فان خطاء مرشدہ انفع لہ من صوابہ فی نفسہ اذ التجربۃ یطلع علی
دقائق یستغرب سماعہا مع انہ یعظم نفعہا فکم من مریض محرور یعالجہ الطبیب فی بعض اوقاتہ بالحرارۃ
لیزید فی قوتہ الی حد یحتمل صدمۃ العلاج فیعجب منہ من لا خبرۃ لہ وقد نبہ اللہ تعالیٰ بقصۃ الخضر وموسیٰ
حیث قال الخضر انک لن تستطیع معی صبرا وکیف تصبر علی ما لم تحط بہ خبرا ثم شرط علیہ السکوت
والتسلیم فقال فان اتبعتنی فلا تسئلنی عن شیء حتی احدث لک منہ ذکرا ثم لم یصبر ولم یزل
فی مراۃ مجادلتہ الی اذ کان ذلک سبب فراق بینہما وبالجملۃ کل متعلم استبقی لنفسہ رایا واختیارا
وراء اختیار المعلم فاحکم علیہ بالاخفاق والخسران فان قلت فقد قال اللہ تعالیٰ فاسئلوا اہل الذکر
فالسوال مامور بہ فاعلم انہ کذلک ولکن فیما یاذن المعلم فی السوال عنہ فان السوال عما لم یبلغ رتبتک
الی فہمہ مذموم ولذلک منع الخضر موسیٰ عن السوال ای دع السوال قبل اوانہ فالمعلم اعلم بما انت اہلہ
وباوان الکشف وما لم یدخل اوان الکشف فی کل درجۃ من مراقی الدرجات لا یدخل اوان السوال
وقد قال علیؓ ان من حق العلماء ان لا تکثر علیہ بالسوال ولا تعنتہ فی الجواب ولا تلح علیہ اذا کسل
ولا تاخذ بثوبہ اذا نہض ولا تفشی لہ سرا ولا تغتابن عندہ احدا ولا تطلبن عثرتہ وان زل قبلت

معذرته وعلیک ان توقره وتعظمه مادام یحفظ امر الله ولا تجلس امامه وان کان له حاجة سبقت القوم الی خدمته در فتاوی آورده است که هر که انبیاء را وعلم علماء را بنظر حقارت نگرد یا ذکر ایشان باهانت کند کافر شود ودر خلاصه آورده است که واجب است بر متعلم وحق است مر استاد را پیروی شش چیز اول آنکه استاد را بنام نخواند دوم بجای استاد ننشیند نه در حضور ونه در غیبت سیوم بوقت نشستن پیش وی بدو زانو بادب نشیند چهارم پیش وی نخندد پنجم در وقت سخن گفتن آواز خود بر آواز استاد بر ندارد ششم آنچه فرماید قبول کند ودر شرعه آورده است که لا یتبع زلته ولا سهوه پس روی استاد بلغزش او نکند وقصه موسی وخضر علیه السلام یاد آرد ومحک خود سازد واستاد را خدمت کند بمال وجان وچون بخانه او رود آواز نکند ومنتظر باشد بیرون آمدن او وقال الله تعالی ولو انهم صبروا حتی تخرج الیهم لکان خیرا لهم پیغمبر علیه السلام را آواز می کردند از پس حجرات فرمان رسید که این بی ادبی است اگر صبر کنند تا بیرون آید هر آینه خیر ایشان باشد نقل من العمدة وفی شمائل الاتقیا کمال مرید آنست که اگر از شیخ قولی وفعلی در وجود آید که آن بظاهر خلاف شریعت وطریقت نماید مرید باید که بد عقیده نشود واعتراض نکند بر کژ بینی ونافهمی خود حمل کند چنانچه خضر موسی را گفت فان اتبعتنی فلا تسألنی عن شیء حتی احدث لک منه ذکرا چون خضر کشتی شکست وبچه را کشت ودیواری بی مزد عمارت کرد مهتر موسی را طاقت نماند پرسید که این چرا کردی مهتر خضر گفت هذا فراق بینی وبینک پس کمال مرید آن باشد که بر قول وفعل شیخ اعتراض نکند تا مفارقت حقیقی با شیخ نماید ومعنی علیکم بالسمع والطاعة را بر لوح دل ثبت گرداند ونظر بکند در آنکه خواجه احمد نهاوندی را چون حادثه چرانیدن خوکان پیش آمد هزار مرید صاحب سجاده بد عقیده شدند مگر فرید الدین عطار را بلکه ایشان را گفت که موافقت نکنید علماء آن عهد خواجه فرید الدین عطار را تکفیر کردند که در کفر موافقت مینمائی خواجه گفت اندروی شرع همین اند که شما میفرمائید فاما در صدق ارادت نجات مرید بنجات پیر وهلاک مرید بهلاک پیر باشد ❊ رباعی

آنجا که نصیب خود بکیشان بخشند — قسمی بمن برهنه پریشان بخشند
گر نیک نیم مرا از ایشان دانند — ور بد باشم مرا بدیشان بخشند

همه مریدان خواجه احمد نظر بظاهر کردند وخلاف امر دیدند خواجه فرید الدین عطار بدیده باطن نفاذ حکم پیر دید وسری ومعامله که حق با شیخ بود آنرا معاینه کرد وموافقت نمود

المتن

اوست خضری کز آن رو خاطرش گیرد قرار
ز آب جاری هر کجا آوازه جرجر شد است

الشرح

در این بیت اشارتست بیک شمه کریمه آنحضرت که بیشتر مقام در جوار آبهای جاری میکردند ومیفرمودند که اینکه قرار خاطر من جز بر آبهای جاری نمیباشد بواسطه نسبت با خضر که اینکه مواضع اکثر گذرگاه او میباشد ولهذا چشمه ها را بدست مبارک خود از خس وخاشاک پاک میساختند ودر مواضعیکه آب جاری از بلندی بفرود میرفتی ناودانها می ماندند که آنجا غسل کردن ایستاده بی تکلف دست میداد وشنیدن آواز جرجر او نیز خوشحال میساخت ودیدن صفائی او از آنجا نیز فرح می بخشید واکثر اوقات این حدیث میخواندند که النظر الی الماء عبادة وگاهی این بیت را نیز بر زبان میراندند ❊ بیت

بنشین بر لبِ جوی و گذرِ عمر ببین این اشارت ز جهان گذران ما را بس

و فی شواهد النبوة از الجمله یعنی از جمله معجزات آنست که در یمن آبی بود هر که از ان آب میخورد البته بمرد رسول صلعم با آن آب پیغام فرستاد که مردمان مسلمان شدند تو نیز مسلمان شو آن آب مسلمان شد دیگر هر که از ان آب میخورد و برانت میگرفت اما نمی مُرد ایضاً گرد چشمه ها صفه ها به نیت مساجد راست میکردند و در مشغول آن تا بعاز ابه بیانِ کثرتِ ثواب ترغیب میفرمودند و یکبار در قریه آهام بیکضرب عصا سنگلاخی بشگافته جوی کنند که بمدد آب آن نفع زراعاتِ مردم بسیار است و گرداگرد آن سنگ چند صُفه باسم مسجد راست میکردند و در سعی آن دو ماهی آنجا ملازمت کردند و وظایف و زینه آنجا ادا میکردند و حالا آن موضع بیمن قدم مبارکِ آنحضرت وظایف خوانان ایشان مقام غیبیان پارسا شده است و درینوقت باسم پیره بل شهرت یافته و حضور دل در طاعت و عبادت بسیار مجرب گشته و یکی از مخلصان آنحضرت نقل کرده که من یکبار آنجا حضرت خضر را دیدم از زبانِ مبارک او ثنای حضرت مخدومی و ترغیب متابعتِ او و فضیلتِ عبادتِ آن موضع بسیار شنیدم و الله اعلم ❊

المتن

هر سحرگه بود غسلی لازمش در سالها
قلب و روح و سرّ او زین روی مطهر شده است

الشرح و فی مناقب ابی حنیفة الکوفی رحمة الله علیه و من ورعه انه کان یغتسل کل یوم بلا موجبة و در اوراد شیخ معین الدین چشتی قدس سره مذکور است که اگر بتواند آخر شب متواتر غسل کند که مقبول است بعضے مشائخ بجای وضو غسل میکردند و می گفتند که طهارت ظاهر و باطن باین طریق زود حاصل گردد و آنحضرت مد ظله و دوام برکاته علی المخلصین میفرمودند که مرا تا قریب بیست سال در آخر شب غسلی وظیفه بود و رای آنکه در روز نیز گاه گاه دو بار کرده میشد و وقتی در قریه نادل میباشیدند و آنجا چشمه را خاصه برای غسل در حجره گرفته بودند فقیر میدیدم که اکثر اوقات آنجا هر روز چند بار غسل میکردند و در اثنای غسل کلمه شهادت و کلمه تمجید و کلماتِ استغفار و آیاتِ توبه بسیار میخواندند و بیانِ فضیلتِ این غسلها بسیار میکردند و میفرمودند که این عبادتیکه در هر دینی مقبول است از برای تطهیرِ باطن بسیار تاثیر دارد و میفرمودند که وضو بر وضو نورٌ علی نور است ثابت شده بنصِ حدیث الوضوء علی الوضوء نورٌ علی نور پس غسل بر غسل نیز نورٌ علی نور باشد قیاساً علی هذا الحدیث با آنکه وضو نیز در غسل حاصل میشود و میفرمودند که مداومتِ غسل هر سحرگاهی بی ناغه برای صحتِ تن نیز فواید بسیار دارد و زیو چندال نام مردی مخلص بود که مبتلا بود بدرد شکم از سردی طبع او را هیچ دارو سود نمی کرد اتفاقاً روزی بعرض آنحضرت رسانید ایشان فرمودند که در هر سحرگاه بآب سرد غسل کرده باشی ان شاء الله تعالی امید است که حق تعالی ترا صحت بخشد و سردی طبع تو بگرمی مبدل شود پس چون وی بفرموده آنحضرت برین مداومت کردن گرفت آن درد دفع شد و بسالی ملازمت نمود تا مزاج او باعتدال آمد و بکلی صحت یافت و همچنین چندین دیگر را که برای دفع همین درد فرموده بودند سودمند آمده و کذلک چند مرید را که خاصه برای عبادت و تنویر قلب فرموده اند چند سال است که ببرکتِ نفسِ مبارکش توفیق مداومت بر آن یافته و میبابند و نیز میفرمودند که من

در اوایل در زمستان که جویهای یخ بسته بود بحمام رفته حمامیان در نکشادند و بدرون راه ندادند
که هنوز نیم شب است شاید که تو دزد باشی و باین بهانه درآمده اشیای ما را میبری هر چند الحاح کردم
قبول نکردند ترسیدم که در تهجد بیگاه شود سد آن تا آب کرده بر لب جوی ما رفتم یخ بسته بود شکستم
در میان آب آمده غسل کردم حق تعالی مرا در آن مشقت و بیقراری بظهور سکینه تجلی تسکین داد و لقدر
یخ گنجی عطا کرد پس لرزان و خیزان بحجرهٔ خانقاه آمده بعد ازان سوگند خوردم که هرگز بحمام نه درآیم
بعد ازان همیشه این غسل تا آب سرد میکردم اکثر در همان جوی بعضی مخلصان ازین میفرمودند که غسل تا آب گرم
کرده باشید که بسیار فضیلت دارد و از حمام رفتن نفرت میدادند در ترغیب الصلوة و در بعضی کتب
معتبرهٔ فقه مذکور است که جملهٔ غسلها دوازده است چهار فریضه است یکی غسل بعد انزال منی بشهوت در بیداری
یا در خواب که آنرا احتلام گویند دوم غسل بعد غایب شدن حشفه در فرج اگرچه آب منی نه بیند سیوم غسل
بعد حیض چهارم غسل بعد از نفاس و چهار سنت است یکی غسل روز جمعه دوم غسل روز عرفه سیوم غسل عیدین
چهارم غسل احرام حاجیان را و دو واجب است یکی غسل میت که در حق زندگان واجب است و مرده پیش از
تکفین و تجهیز غسل دهند دوم غسل کافری که جنب مسلمان شود و مستحب است یکی غسل کودک که بسال بالغ
نشده است دوم غسل کافریکه جنب نباشد پس اگر کسی گوید غسلهای مشروع همین دوازده است و غسلهایکه
در ورای این اوقات سالکان را مداومت بران مینمایند چگونه است گوئیم که این دوازده غسل که شمرده
اند عام است مر عوام و خواص را اما ورای این غسلها دوازده گانه غسلها بسیار است که خاص است مر اهل عزیمت را
و صاحبان احتیاط و اهل سلوک را چنانکه غسلی در وقت توبه و ارادت می کنند و نیز در وقت تجدید توبه و ارادت
و در وقت اخذ تلقین ذکر از مشایخ و در وقت احرام بستن بزیارت مشایخ و غسل نذر و غسل به نیت حصول
الحضور و غسل نور علی نور و غسل بعد عطلت و غفلت و غسل به نیت دفع خواب غفلت بعد از بیدار شدن
و مانند این چنانکه در عوارف المعارف در باب انتباه مذکور است فالاستعمال الطهور امر شرعی له تاثیر فی
تنویر القلب بازاء النوم الذی هو حکم الطبیعی الذی له تاثیر فی تکدیر القلب فیذهب هذا بالظلمة ذلک ولهذا
رای بعض العلماء الوضوء مما مسته النار و النار و حکم ابی حنیفة بالوضوء من القهقهة فی الصلوة حیث رآه
حکما طبیعیا جالبا للاثم والاثم رجس الشیطان حتی کان بعضهم یتوضا عند الغیبة والکذب و الغضب لظهور النفس
والتصرف الشیطان فی هذه المواطن ولوان المتحفظ المراعی المراقب و المحاسب کلما انطلقت النفس فی مباح
من کلام او مساکنة الی مخالط الناس او غیر ذلک مما هو یعبر منه تحلیل عقد العزیمة کالخوض فیما لا یعنی قولا
و فعلا عقیب ذلک بتجدید الوضوء ثبت القلب علی طهارته و لکان الوضوء لصفاء البصیرة بمثابة الجفن
الذی لایزال تحفه حرکته یجلو البصر و ما یعقلها الا العالمون فتفکر نهتک علیه تجد برکته واثره و لو اغتسل عند
هذه المتجددات و العوارض و الانتباه من النوم کان ازید فی تنویر قلبه و لکان الاجدر ان العبد یغتسل لکل
فریضة باز الا مجهوده فی الاستعداد لمناجات الله تعالی و یجدد غسل الباطن لصدق الانابة قال الله
تعالی منیبین الیه و اتقوه و اقیموا الصلوة قدم الانابة للدخول فی الصلوة و لکن رحمة الله و حکم التسهیل السمحة
رفع عنا الحرج و عوض الوضوء عن الغسل و جاز اداء مفترضات بوضوء واحد للحرج عن عامة الامة و للخواص

واهل العزیمة مطالبات من بواطنهم تحکم علیهم بالاولی وتلجیهم الی سلوک طریق الاعلی وایضاً فی الباب
الخامس والثلاثون وقیل مات الخواص فی جامع الری فی وسط الماء وذالک انه کان به علة البطن کلما اقام
للحاجة دخل الماء وغسل فدخل مرة ومات فیه کل ذلک لحفظه علی الوضوء والطهارة وفی مفتاح الجنان از خلاصة
الحقایق مردی پرسید عالمی را که خبر کن مرا تا مستجاب شود دعای من پس آن عالم وی را گفت که لقمهٔ حلال
بخور و لباس حلال پوش پس دعا کن تا به بینی اجابت را پس آن مرد از وسوال کرد که گفت درین زمان
حلال کجاست پس آن عالم گفت او را که در کنارهٔ آب پاک جامه بیرون کن و در وان آب برو و از آن آب لختی بخور
و آب را ستر خود کن پس تو حلال خورده باشی و حلال پوشیده پس در آن غسل بخواه هر چه میخواهی بیابی فی خلاصة الاحکام
فصل در فضیلت غسل بدان اسعدک الله که اول کسیکه غسل کرد از جنابت مهتر آدم ع بود چون از بهشت بدنیا
آمد او را با حوا صحبت شد جبرئیل ع آمد گفت ای آدم برخیز خویشتن را بشوی جبرئیل ع غسل کردن آموخت چون
غسل کرد گفت که یا جبرئیل ع فرمان خدایتعالی بجا آوردم و غسل کردم مرا هیچ ثوابی هست جبرئیل ع گفت بشمار هر موئی
که بر اندام تست ثواب عبادت یکساله مر ترا حاصل شد و بهر قطره که بر اندام تو گذشت خدایتعالی فرشته
آفرید که تا قیامت مر خدایتعالی عبادت کند آن همه ثواب عبادت وی مر تراست مهتر آدم گفت این
ثواب خاصه مراست جبرئیل گفت ترا و فرزندان تراست هر که غسل کند چنانچه تو کردی اما این ثواب وقتی
بود که از حلال باشد و اگر از حرام غسل کند بهر قطره بزه نویسند و زمین بنالد و در غسل جنابت تاخیر روا ندارد
چنانکه نماز فوت شود زیرا که در روایتی آمده است ثواب غسل وقتی یابد که نماز فوت نشود انتهی کلامه و بباید
دانست که جنابت احتلام باثری را نیز شامل است پس موافق این است که آنچه آنحضرت مخدومی میفرمودند
که چون غسل کنندگان دنیا داران جهان نور در برکت غسل احتلام ببینند تمنا کنند کاش در دنیا بر وقت محتلم
میشدیم تا اینجا بدان سبب غسلها میکردیم و اینجا اینچنین ثواب جزیله می یافتیم پس غسل کردن در دنیا غنیمت
شمارید بهر تقریبی باشد و بعد احتلام بلا بلل نیز غسل کرده باشد چنانکه مذهب امام است از برای یافتن
این ثواب و از برای احتیاط و احتمال منی و خشک شدن آن بواسطهٔ حرارت طبع و کثرت خواب و نیز فرمودند که دیدن
خواب چنین بواسطهٔ تصرف شیطان است و غسل کردن برای دفع لوث شیطان لازم سالکان است اگر روزه دار
را در روز غسل کردن روا باشد یا نه روا باشد کما فی کنز العباد لو اغتسل الصایم فدخل الماء اذنه لا شیء
علیه وان صب فیه معتمداً فعلیه القضاء لان وجه الاول لم یوجد الفطر لا صورةً ولا معنیً لان الماء مما لا یتعلق الصلاح
بوصوله الی الدماغ وفی الوجه الثانی وجد الافطار والمختار انه لا شیء علیه فی الوجهین فی الجامع الصغیر الخانی
لو اصبح جنباً جاز صومه وفیه ایضاً وان احتلم فی نهار رمضان لا یفسد صومه وفی الروضة اذا اخر الصایم غسل
الجنابة حتی تطلع الفجر لم یفسد صومه عندنا وقال سعید بن جبیر لا یجوز صومه قلنا ما قالت عائشة رضی الله
عنها کان النبی صلی الله علیه وسلم یصبح جنباً من غیر احتلام ثم یتم صومه ذلک فی رمضان وفی
الجامع الصغیر الخانی اذا تمضمض واستنشق لا یفسد صومه لعدم الوصول الی الجوف وفی الکبیری لا بأس
للصایم ان یستنقع فی الماء او یصب الماء علی رأسه وعلی وجهه هو المختار لانه لیس فیه تغیر الصوم علی العادة
وفی النصاب لا بأس للصایم ان یستنقع فی الماء او یصب علیه بدنه و وجهه و رأسه وان یتلفف بالثوب المبلول

هو المختار لما روی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه صب علے رأسه ماء من شدة الحر وهو صایم وعن ابن عمر رض
انه کان یبل الثوب ویتلفف به وهو صایم ولانه لیس فیه تعریض الصوم علی الفساد المطهر در اصل متطهر بوده چون
تاء تفعل وطاء مطبق واقعشد بقانون صرفی تاء منقوطه بطا بدل کرده شد وطا در طا ادغام کرده شد مطهر
شد ست ؎

المتن

گر مساوی در حضورش خلوت و بازار شد
لیک میل خاطرش اکثر بکوه و در شد است

الشرح در معنی بیابان است در الهی نامه خواجه عبد الله انصاری مرد باید که در بازار و در مسجد باشد نه در مسجد
در بازار ؎

بیت

ورت کار و زرع است و بیع و تجارت چو دل با خدا لیست خلوت نشینی

وفی الاحیاء قال ابو جعفر الفرغانی کنا یوماً عند الجنید فجرّ ذکر ناس یجلسون فی المساجد ویتشبهون بالصوفیه
ویقصرون عما یجب علیهم من حق الجلوس ویعیبون من یدخل السوق فقال الجنید کم ممن هو فی السوق حکمه ان یدخل
المسجد ویاخذ باذن بعض من فیه فیخرجه ویجلس مکانه انی لاعرف رجلاً یدخل السوق ورده کل یوم ثلثمائة رکعة
وثلثون الف تسبیحة قال فسبق الی وهمی یعنی به نفسه واز انفاس متبرکه مولانا سعد الدین کاشغری است
که فیض الهی بهمه موجودان فایض است هر کسی را بقدر قابلیت فیض میرسد از آنان که غافلند رسید و
گذشت ؎

بیت

دوست هر لحظه در تو نظر میکند چون تو از وی غافلی از تو گذر میکند

پاکان حضرت حق سبحانه وتعالی ازین جهت ببازارها در آیند هر فیض که بر مردم فایض میشود ایشان
آن فیض را میگیرند در هر نفسی گنجی میگیرند و واقف میباید بود حق سبحانه وتعالی حاضر و ناظر اینکس است
میباید که از حق تعالی شرم داری و غافل نگردی وفی ارشاد المریدین اینچنین حبس حواس یعنی در وحدت
و خلوت نظر بر حال مبتدیان است اما کاملان را در حبس حواس احتیاج بآن نیست زیرا که از خاصیت
تجلی ذات دل ایشان همیشه مستغرق محیط محبت حق است و ایشان را ازین دوام آگاهی حاصل پس
ایطایفه می تواند که وحدت در کثرت و خلوت را در انجمن نگاه میدارند و با وجود این آگه بخلوت و عزلت
قیام نمایند بسبب یا دی سعادت موید دولت سرمدی گردد و اگر مبتدیان باین عمل نمایند و خود را
موحد واهل عشرت نامیده در انجمن در آیند نه ود باشد که روی دل را جانب مردم کنند و سر رشته سعادت
را گم کنند ؎ فایده در کوه و بیابان در ترغیب الصلوة روایت کرده شده است از روات
ثقات که هر آن مومن این دعا را در صحرا و دشت بلند بخواند آن مقدار گیاه که در آن میدان روئیده باشد
مادام که آن گیاه در آن زمین سبز باشند برای آن مومن آمرزش خواهند بفرمان خدا تعالی بسم الله
الرحمن الرحیم سبحان من تعزز بالقدرة والبقاء وقهر العباد بالموت والفناء قال سعید بن المسیب
من صلے بارض فلات صلے عن یمینه ملک وعن شماله ملک واذا اذن واقام صلے وراءه امثال
الجبال من الملائکة پوشیده نماند این معنی بارها شیخ ما را مکشوف شد و مشاهده افتاد و ایضاً منقو

۱۴ قال علیه السلام احب الصلوة فی الجنان والبساتین وفی الاحیاء قال

ب ترغیب الصلوة در خبر صحیح آمده است قال النبی صلی الله علیه وسلم من صلّی باذانٍ واقامةٍ ما
صلی الا ملکان معنی این حدیث چنان بود که رسول فرماید که هر که نماز قضا کند بی بانگ نماز و اقامت بهمان
دو فرشته که کاتب اعمال او یند بوی اقتدا کنند فرشتگان مناجات کنند الهٰا پروردگارا مارا از فضل و کرم
تو معصوم هیم از صغیره وکبیره واین بنده آلوده گناه است ما اقتدا بوی چگونه کنیم خطاب مستطاب حضرت رب
العالمین در رسد ای فرشتگان بار گناه از بنده من بردارید چون فرشتگان برگیرند باز خطاب رسید
ای فرشتگان بنده من از گناهان پاک شد و شما پاک اقتدا بوی کنید پس اقتدا کنند چون نماز تمام کنند و
فرشتگان باز مناجات کنند الهٰا پروردگارا این بار گناه باز برگردان او نهیم فرمان کریم حضرت کریم مطلق
در رسد که کریم مطلق مائیم وکرم بی نهایت صفت ماست از کرم عمیم ما نسزد که بار گناه از گردن ضعیفی برگیریم
باز برگردن وی نهیم بار گناهش بدوزخ اندازید تا بسوزند و بنده من بعنایت بحضرت من پاک آید وفی العوارف
روی انس بن مالک رض قال ما من صباح ولا رواح الا بقاع الارض ینادی بعضها بعضا یا جار هل مرّ بک احد صلّی
علیک او ذکر الله علیک فمن قال لا فاذا قالت نعم علمت ان لها علیک بذلک فضلاً وما من عبد ذکر الله
تعالی علی بقعة من الارض او صلّی علیها الا شهدت بذلک عند ربه وبکیت علیه یوم یموت وفی مرصاد العباد
پیغمبر صلعم بکوه حرا بخلوت وطاعت مشغول گشتی بیش از وحی یکهفته و دو هفته و نیز یک ماهی در روایتی می آید که
این ضعیف بخلوتخانه خواجه علیه السلام بمکه بکوه حرا زیارت کرده است غاریست در آن کوه سخت با روح انتهی
کلامه و باید دانست که درین بیت اشارتست بمضمون آنچه حضرت مخدومی مدظله میفرمودند اگرچه جسد
من با مردم مستانس است ولی روح من ببدنیکه لایق اوست شب و روز در میدانها و برکوه ها و بر کنار
آبهای روان همراه غیبیان در سیر میباشد ولهذا از احوال مخلصانیکه در آنجاها میباشند مطلع میباشند
وازین سوی ایشان نیز بقدر خلاص و صفای باطن در آن موضع را می بینند و اکثر میل خاطر من بدان
باشد که بقالب صوری هم آنجا باشم ولی مصلحت وقت نیست و در بودن من بظاهر میان مردم نیز
حکمتی است و مشهور است آنکه بقدر فراغت و امنیت بظاهر جماعتی از مخلصان همراه گرفته در تابستان
به ایلاغات کوهستان می رفتند و بیان امکان حصول کرامت مذکوره بقاعده اصطلاح صوفیه امثله
مشتبهه آن درین ماده در شرح ابیات امثله تاثیرات تجلی قدرت مشروح خواهد شد ان شاء الله تعالی
پوشیده نماند که این خصلت بعینه خصلت خضر است علیه السلام که با وجود شهرت آنکه همیشه مسافران
و عاجزان را راه مینماید و دستگیری میکند و تشنگان را بوادی حج آب میدهد در ظاهر نیز بجای متاهل
می باشند بقالب صوری با فرزندان و زنان زندگانی کنند بحیثیتی کنند که ایشان او را همچون سایه مردم
پندارند و اطلاع بر آنکه او خضر است و شعور بر احوال سنیه او ندارند چنانکه در خلاصة المناقب مسطور
است که حضرت سیادت قدس سره میفرمودند که حضرت خواجه خضر علیه السلام دیده شده است که در کرانه
محیط عروس خواسته است و ده فرزند شده و عروس و فرزندان خبر ندارند که کدخدای خانه ایشان خضر است
المتن اشارت دوم آنکه نسبتی دیگر آنحضرت را در استفاده و استفاضه بعیسی پیغمبر است و ذکر بعضی مقامات
در ریاضات و مناسبتش استفاده فایده گرفتن یعنی نصایح و حکم شنیدان و آداب آموختن و استفاضه

فیض گرفتن یعنی ترقی که بمجرد تاثیر صحبت فیاض حاصل شود ❊

همدمی کردش مشرف همدمی روح حق

همدمم او زان شفابخشا و جان پرور شد است

الشرح دم اول وقت است یعنی ایضاً وقتی و دم دوم بمعنی نفس مطلق است یعنی هم نفسی و هم صحبتی و دم سیوم بمعنی نفس معتقد است که مستعمل در دعا است محصل معنی یعنی با وجود نسبتین مذکورین آنحضرت را تربیت عیسی پیغمبر ع که مشهور بروح الله است نیز هست زیرا که وقتی او را تشریف هم صحبتی بروح عیسی نیز حاصل شده پس هم از او یعنی از برکت صحبت متبرکه اش و بسبب تاثیر همدمی فیاض او و دعای او چون دم عیسی شفابخشنده امراض قلوب و جان بخش اموات غفلت شده است

بیت

گر زنده کنیم خواهی در من نفسی در دم | من مرده صد ساله تو جان مسیحائی

یا شفابخشاینده مطلق امراض و جان پرور مطلق اموات شد است چنانکه در شرح ابیات امثله تاثیر تجلیات صفاتی مشروح خواهد شد چون بیان مشبه که دم شیخ بود حواله آینده کرده شد اینجا بیان مشبه به کرده که دم عیسی است ع از تفسیری نقل کنیم تبرکاً و اعتقاداً للصحة فی التفسیر الکاشفی قال الله تعالی و یعلمه الکتاب والحکمة والتوریة والانجیل و رسولاً گردانیده شد عیسی فرستاده بحق الی بنی اسرائیل بسوی فرزندان یعقوب پس سخن گوید عیسی ع با ایشان انی بآنکه من قد جئتکم بتحقیق آمده ام بشما بآیة بعلامتی من ربکم از نزد پروردگار شما و آن علامت گواه رسالت من است و مراد از آیت جنس است نه فرد زیرا که پنج آیت ذکر میکند انی اخلق لکم بدرستیکه من میسازم و تصویر میکنم برای شما من الطین از گل کهیئة الطیر مانند شکل مرغی فانفخ فیه پس میدمم دران مرغ از گل ساخته فیکون پس گردد آن گل مصور طیراً مرغی زنده پرواز کننده باذن الله باذن خدا یا بمشیت او گویند بشکل خفاش مرغی از گل میساخت و بر دست گرفته نفس در و دمید بقدرت ربانی طیران آغاز میکرد و میان آسمان و زمین پرواز می آمد و گفته اند در نظر مردم میپرید و چون از نظر خلق غایب میشد مرده بر زمین می افتاد علامت دوم وابری الاکمه و بینا میگردانم نابینای مادرزاد را از علت و علامت سیوم والابرص و پاک میسازم شخصی را که بعلت برص مبتلا باشد از مرض او و چهارم واحی الموتی و زنده میکنم مردگان را باذن الله بفرمان خدا تکرار کلمه برای دفع توهم الوهیت است زیرا که وقوع احیا از مخلوق صورت نه بندد و مفسران بر آنند که عیسی ع چهار مرده را زنده کرد یکی از ایشان سام بن نوح است که قریب چهار هزار سال از موت او گذشته بود و علامت پنجم وانبئکم و خبر میدهم بشما بما تاکلون بآنچه شما میخورید و ما تدخرون و آنچه ذخیره می کنید فی بیوتکم در خانه های خویش مشهور آنست که در مکتب با کودکان گفتی که آباء و امهات شما فلان طعام خورده اند برای شما فلان چیز نهاده اند ایشان بخانه آمدندی و کیفیت ماکولات و مدخرات بازگفتندی ان فی ذلک بدرستیکه درین پنج معجزه لآیة لکم مر شما را دلالتی بر صدق مدعای من ان کنتم مومنین اگر هستید باورداردگان که این معجزه است با ایمان آورندگان که من پیغمبرم بیان کیفیت صحبت عیسی ع با شیخ ما آنست که میفرمودند که مرا در اوایل سن اول جذبه قوی بوده و دایم اضطرابی

وبیقراری میداشتم چنانکه با هیچ غافل مرده دل انس نمیگرفتم و از صحبت ایشان چون شیر و پلنگ
ترسان و هراسان شده روزها تنها در ویرانهامی بودمی و از آبادانی دور در گنبدها و مساجد کهنه بوظایف
خود مشغول میبودم و شبها اکثر بزیارات مزارات میرفتم و در اثنای آن ارواح بعضی اولیا بر من مکشوف
میشد و از ایشان نصیحت های مناسبه میشنیدم و با ایشان انس میگرفتم تا اتفاقاً شبی نزدیک مزار
مشهور امیر حسین بلادوری اعطاه الله النور والسرور مردی نورانی سفید ریش از مقابله راه با جمعی از
خاصان حضرت آله پیدا شد و ببشاشت تمام بمن سلام کرد و بشفقت تمام مصافحه با من کرده و در
نصایح مشغول شد که یکی ازان این است که مناسب حال و امر اعنب آن افعال فرمود که در زیارت قبور
فضایل و فواید بسیار است خصوصاً در شبها هر که درین مداومت نماید حق تعالی او را مرادات دو جهانی
حاصل کند و سعادات جاودانی عطا فرماید بعد ازان غایب شد و من همچنین میرفتم تا از هر طرف از زبان
اولیائیکه دران صحبت حاضر شده بودند و از ارواح آن مزارات می شنیدم که میگفتند مبارکت باد
که صحبت با عیسی روح الله کردی و در روز ملا محمد دورامری که در آنوقت مجذوب و مخلص من بود
نیز ازین حال چنین اخبار کرد و مجذوبی دیگر برهنه در کوچه های شهر میگشت چون در آن روز مرا دید خنده
گفت که امشب صحبتی خوش با عیسیٰ کردی ایضاً دران آوان فقیر ناظم در جمع این ابیات مشغول بودم
بی بی نورا که منکوحه خواجه شریف کتانی و مریده مخلصه آنحضرت است و صاحب واقعه هم هست شبی
در واقعه دید که جمعی از صلحا او را ترغیب بنعت آنحضرت میدادند و بیان اوصاف کمالش باعث بر
شکر آن نعمت میشدند و در اثنای آن میفرمودند که فلان کس شیخ تو بزرگ کسی است احوال او
هر کس نمیداند و قدر او هر کس نمیشناسد وقتی بشرف صحبت متبرکه عیسیٰ نیز مشرف شده است و
همچنین بیان سایر احوال با کمالش کردند و آن مخلصه تا آنوقت این بیان از زبان کسی نشنوده بود
در همان شب حضرت مخدومی مدظله در خانه خود باخبار غیب واقف آن حال شده علی الصباح
برادر من حاجی زین الدین را بحضور من فرمودند که بی بی نورا امشب چنین واقعه دید که میخواهد که آنرا
بما عرض کند و خاطر او منتظر اجازت است برو و او را بگو که آن واقعه بیان واقعی است و حق تعالی
پیش از گفتن او مرا معلوم گردانیده است اگر بزیارت من دارد بیاید چون این را شنید باخلاص
تمام آمده همچنین تقریر کرده والله اعلم * سوال اگر کسی گوید که عیسیٰ بر آسمانست و خدمت شیخ
در دنیا بر زمین صحبت اهل زمین با اهل آسمان چگونه صورت بندد جواب آن بچند وجه توان گفت
والله اعلم وجه اول حق سبحانه و تعالی ارواح انبیا را چنان قدرتی فرموده که بفرمان او از برای
مصلحتی و حکمتی در یکساعت از آسمان بر زمین می آیند و در وقت از زمین بر آسمان بر می آیند
چنانکه مشهور است که چون مصطفی صلی الله علیه وسلم در شب معراج در مسجد اقصی که بر زمین است دوگانه
نماز گزارد همه انبیا باو اقتدا کردند و عیسیٰ و ادریس علیهما السلام که مشهور السکونة در آسمانند نیز آنجا
حاضر شدند و اقتدا کردند و چون بر آسمان بر آمد بعضی انبیا که در مزارات زیر زمین آسوده اند همان
ساعت بر آسمان دید بیان شق اول در روضة الاحباب آورده است که پیغمبر فرمود صلی الله علیه وسلم

که چون بمسجد اقصی رسیدم جبرئیل مرا از براق فرود آورد و آنرا بحلقه در مسجد که انبیای ماتقدم
مراکب خویش بر آن حلقه می بستند ببست و بمسجد اقصی در آمدم جماعتی از انبیا و بروایتی ارواح ایشانرا
دیدم سلام کردند بر من و تحیت من بجا آوردند گفتم ای جبرئیل اینها چه کس اند جواب گفت برادران تواند
پیغمبران از حق تعالی خواستم که بنماز میگزارم انبیا و ملایکه صف کشیدند جبرئیل امر کرد مرا که امامت کن
پیش رفتم دو رکعت نماز میگزاردم انبیا و ملایکه اقتدا نمودند چون از نماز فارغ شدیم بعضی خواص انبیا
ثنا گفتند پروردگار خود را و فضیلتی و نعمتیکه ایشانرا از حق تعالی عطا فرموده بود بیان کردند اول ابراهیم
خلیل الله حمد و سپاس مر آن خدایرا که مرا بخلت فرا گرفت و ملکی بمن ارزانی داشت و مرا تنها امت
خود خواند و مقتدای مردم گردانید و از آتش نمرود خلاصی داد و آنرا بمن سرد کرد و سلامت ساخت انگاه
موسیٰ ع گفت حمد و سپاس مر آن خدائی را که پروردگار عالمیانست آن خداوندیکه مرا کلیم خویش
گردانید و هلاک فرعون و فرعونیان بر دست من ظاهر ساخت و بنی اسرائیل را از ایشان بر دست من
نجات داد و بعضی از قوم مرا چنان گردانید که راه راست بمردم نمودند و بر راه ایمان ثابت قدم بودند
پس داؤد ع گفت حمد و سپاس مر آنخدائی را که مرا ملکی عظیم داد و زبور بمن تعلیم کرد و آهن در دست
من نرم کرد و کوه ها و طیور را مسخر من گردانید تا با من تسبیح می گفتند و حکمت و فصل الخطاب بمن ارزانی
داشت بعد از و سلیمان ع گفت حمد و سپاس مر آن خدائی که بادها مسخر من گردانید و لشکر دیوان
و پریان در فرمان من ساخت تا هر چه خواستم از محاریب و تماثیل و کاسهای بزرگ مانند حوض
و دیگهای بلند و استوار بر دیگدان ها برای من ساختند و زبان مرغان بمن آموخت و مرا ملکی عظیم
ارزانی فرمود که وصف آن این است لاینبغی لاحد من بعدی و ملک مرا طیب گردانید بحیثیتی که
لاحساب علی فیه پس عیسیٰ ع حمد و ثنا گفت مر خدایرا که پروردگار عالمیان است آن خدائی
که مرا کلمه خواند و مثل مرا همچو مثل آدم ساخت که خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون و مرا کتاب انجیل
تعلیم فرمود و حکمت بمن ارزانی داشت و مرا چنان گردانید که صورت مرغی از گل میساختم و باد
بران می دمیدم مرغی زنده پیدا شد باذن خدایتعالی و ابری الاکمه و الابرص مرا حواله نمود و مرا
بآسمان رفع نمود مطهر ساخت و مرا و مادرم از شر شیطان در پناه خود آورد که شیطانرا بهیچ
نوع برما راه تسلط نیست و نبود و حضرت مصطفی صلی الله علیه وسلم میفرماید که این جماعت انبیا از
محامد خود فارغ شدند من نیز حمد ربانی بتقدیم رسانیدم و گفتم حمد و سپاس مر خدایرا که مرا رحمت
عالمیان گردانید و بکافه ناس برسالت فرستاد و بشیر و نذیر ایشان ساخت و فرقانی مجید بر من
نازل کرد که در و بیان همه اشیاهست و امت مرا بهترین امم گردانید و ایشانرا وسط و عدل خواند
و اول و آخر گردانید و سینه مرا شرح فرمود و وزر از من برداشت و نام مرا بلند ساخت و مرا
فاتح و خاتم خواند ابراهیم ع روی بانبیا کرد گفت لهذا افضلکم محمد صلی الله علیه وسلم انگاه جبرئیل
دست مرا گرفت و بموضع صخره برد و بیان شق دوم یعنی همان ساعت بعضی انبیا را بر آسمانها دیدم
و در روضة الاحباب که رسول ع فرمود که چون بر آسمان دنیا بر آمدم آدم ع دیدم و در آسمان دوم

یحیی و عیسی علیهما السلام دو پسران خالهٔ یکدیگر اند و در آسمان سیوم یوسف ع و در چهارم ادریس ع و در
آسمان پنجم هارون ع و در آسمان ششم موسی ع و در آسمان هفتم ابراهیم ع دیدم سمهدران کتاب است این فایده که
رویت انبیا در سماوات با آنکه اجساد ایشان مقبور است در زمین متشکل مینماید جواب ازین اشکال آنست که
گویند احتمال دارد که ارواح متشکل شده باشند بصور اجسام ایشان یا آنکه گویند که آن شب اجساد ایشان را
حاضر گردانیده باشند بجهة تعظیم آنحضرت تا بیش از قیام قیامت با وی ملاقات کنند و آنچه در بعضے
از روایات وارد شده که بعث که آدم فمن دونه من الانبیاء و اقیهم موید این توجه است وجه دویم آنکه در کتب
تصوف مسئله ثابت شده که یک شخص کامل در یک وقت در چند جا مختلف دیده میشود و این را مسئله
بروز میگویند تحقیق این مسئله و تمثیل او در بیان تاثیر تجلی قدرت خواهد آمد ان شاء الله تعالی پس
بمقتضای این مسئله تواند که عیسی ع با آنکه اقامت او در آسمان است بعضے از اهل زمین که ملاقات ایشان
با و در ازل معسوم شده خود را بیک شخص روحانی تواند نمود بفرمان خدایتعالی و مقسوم است ملاقات در ازل
باین حدیث که الملاقات مقسومة کما قسمت الارزاق وجه سیوم آنکه تواند که روح عیسی ع مانند ملک
تمثیل ببدن بشری دیگر کرده بروز ظاهر شده با آنکه بدن بشری مختص با و در آسمان است چنانکه چون
متمسک ساختند جماعتی از تناسخیان در تناسخ قصهٔ دفع امیر المومنین علی پلنگ را از سلمان فارسی
پیش از زادن دو صد سال یعنی میگفتند که امیر المومنین علی پیش از ولادت خود بدو صد سال
چگونه باشد تا در بدنی دیگر نباشد که همان عین تناسخ شیخ حقانی و عالم ربانی شیخ علاء الدوله
سمنانی در جواب ایشان فرمود که نمی دانند حق تعالی او را چندین هزار سال پیش از اشباح آفریده
است و بعلم قدیم خود دانسته که هر فیضی یعنی هر روحی بکدام بدن تعلق دارد و بکدام بدن خواهد
پیوست و آنکس را چه نام خواهد بود پس ارواح در عالم ارواح باشند همچنانکه ملایکه موجودند در
آسمانها و ملایکه را میسر میباشد که تمثیل کنند بصورت بشر و از آن صورت بزمین آیند از بندگان حق تعالی
بلا دفع کنند و ارواح بشر نیز پیش از آنکه ببدن خاص تعلق او کنند و آن بدن مستعد قبول فیض
روح خود گردد میسر میباشد که تمثل کنند بصورتها و بندگان را مدد کنند باز بعالم ارواح میروند نی آنکه ایشان را
بدنی حاصل شود و بشر گردند چه تمثل دیگر است و بدن بشری دیگر نمی بینی که جبرئیل ع بمردی تمثیل کرده
بنزد مریم ع آمد چنانکه بنص قرآن است فتمثل لها بشرا سویا و گاه بصورت دحیه کلبی تمثل کرده
ازینجا لازم نیاید که او بشر گردد همچنین روح پاک امیر المومنین علی رضی الله عنه در آنوقت که سلمان
مضطر شده باشد بفرمان خدایتعالی تمثل کرده باشد بسواری و او را از آن بلا خلاصی کرده چه تفاوت
کند ما نمی گوئیم که روح او را در آنوقت موجود نبوده و ارواح را ازین نوع بسیار است بعضے بندگان
در سلوک و کشف ارواح معلوم کنند که ارواح ایشان پیش از تعلق بدان در چه حال بودند و چه کردند
اگر امیر المومنین را این حکایت در سلوک و کشف ارواح معلوم شده باشد چه تفاوت کند کذا فی اقبالیه
سوال اگر کسی گوید که روا باشد که ولی تابع شریعت محمد مصطفی ع و امتی خاتم انبیا از انبیاء ماتقدم
فیض گیرد و تربیت یابد جواب والله اعلم توان گفت که روا باشد از برای آنکه در حاشیه

لقد النصوص در شرح حکمت امامیہ مسطور است قال الشیخ الماتن رضی فی بعض رسالاتہ ان الاولیاء من امۃ محمد قد یرث الواحد منہم موسیٰ ولکن من النور المحمدی لا من النور الموسوی فیکون حالہ من محمد حال موسیٰ منہ صلی اللہ علیہ وسلم وربما یظہر من ولی عند موتہ ملاحظۃ موسیٰ وعیسیٰ فیتخیل العامی ومن لا معرفۃ لہ انہ قد تہود وتنصر لکونہ یذکر ہولاء الانبیاء عند موتہ وانما ذالک من قوۃ المعرفۃ بمقامہ والاتصاف بالا القطب فانہ علی قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولقد لقینا رجالاً علی قلب عیسیٰ وہو اول شیخ لقیتہ ورجالاً علی قلب موسیٰ وآخرین علی قلب ابراہیم وغیرہم علیہم السلام انتہی کلامہ اگر زیادہ ازین تحقیق خواہد آن محل را مطالعہ کند وایضاً فی کتاب نفحات الانس صاحب فتوحات مکیہ در فصل سی وکیم از باب صد ونود وشتم ازان کتاب رجال ہفتگانہ را ابدال گفتہ است در انجا ذکر کردہ کہ حق سبحانہ وتعالی زمین را ہفت اقلیم گردانید وہفت تن از بندگان خود برگزید وایشان را ابدال نام نہادہ ووجود ہر اقلیمی را بیکے ازان ہفت تن نگاہ میدارد ودر حاشیہ ہر کدام این ہفت تن برقدم نبی از انبیا علیہم السلام آنکہ برقدم خلیلست اقلیم اول تعلق بوی دارد وآنکہ برقدم کلیم است اقلیم دوم وبرقدم ہارون است اقلیم سیوم وبرقدم ادریس است اقلیم چہارم وبرقدم یوسف است اقلیم پنجم وآنکہ برقدم عیسیٰ است واقلیم ششم وآنکہ برقدم آدم است اقلیم ہفتم علی نبینا وعلی الکل صلوات الرحمن ودر مقامات خواجہ احرار خواجہ عبید اللہ النقشبندی قدس سرہ مذکور است کہ حضرت ایشان میفرمودند کہ در صغر سن بودم کہ حضرت عیسیٰ در خواب دیدم فرمودند کہ مرترا تربیت خواہم کرد ونیز فرمودند کہ حقیقت محمدی را حقیقۃ الحقائق ومظہر کلی میگویند وہمہ انبیا ورسل علیہم السلام مقتبسان انوار اند از آنحضرت ہر یک بقدر استعداد مظہر کمالی اند اولیای امت قدس اللہ ارواحہم بسبب اتباع قولاً وفعلاً وحالاً بقدر استعداد مناسب مظہر بعضی از کمالات آن حضرت میشوند اگر آنچہ ظاہر وفائض است مشابہ ومانند چیزیست کہ حضرت عیسیٰ مظہر آن بودند آن شخص را عیسوی میگویند واگر کمالی ظاہر است کہ مثل آن از حضرت موسیٰ ظاہر شدہ بود این کس را موسوی میگویند ومیفرمودند کہ شیخ نجم الدین کبری قدس سرہ زمانی میدید شتبہ بود کہ ایشان برقلب کدام از انبیا علیہم السلام یکے از مریدان ایشان بسببی بجنید رسید وملازمت حضرت شیخ مصلحت وانت شیخ پرسیدند کہ از کجامی آئی درویش گفت خوارزم شیخ گفتند کہ آن جہود چون است واشارت بشیخ نجم الدین کبری کردند آن درویش ازین صورت کستعجب ماند چون بخوارزم مراجعت نمود حضرت شیخ نجم الدین کبری پرسیدند کہ حضرت شیخ مصلحت را دیدی وچہ شنیدی آن درویش صورت بیان کرد ایشان فرمودند کہ مدت مدید است کہ متشبہ ومتشکل شدہ بودم کہ مناسبت من بکدام است از انبیا علیہم السلام ایشان این صورت بیان فرمودند کہ مناسبت بحضرت موسیٰ است علیہ السلام ؎

المتن

نسبت صحبت قوی اور ابعیسے شد ازان
کو بعصمت ہمچو عیسیٰ زادہ از مادر شد است

الشرح مراد از نسبت صحبت جنسیت صحبت است کما فی عوارف المتقاضی للصحبة وجود الجنسیة
وقد یدعوالیها اعم الاوصاف وقد یدعوالیها اخص الاوصاف فالدعار باعم الاوصاف کمیل جنس البشر بعضهم الی البعض
والدعار باخص الاوصاف کمیل اہل کل ملة بعضهم الی البعض ثم اخص من ذلک کمیل اہل الطاعة بعضهم الی البعض
وکمیل اہل المعصیة الی البعض پوشیده نماند که مراد از اقسام جنسیت داعیه صحبت اینجا قسم اخص الخص است
چنانکه حضرت مخدومی مد ظله میفرمودند که من نمیدانم اندام نهانی زن بچه صورت باشد و ایضاً مرا معلوم نیست
که زن و شوی بچه وضع و کیفیت باہم جمع میشوند از حین بلوغ باز تا این زمان و ایام اکثر احتلام و موجب
انزال منی از من آن بودی که در خواب میدیدم که حیوانی نر با ماده خود جمع میشد و بلذت دیدن آن حال منی
از من انزال میکرد و همچنین عصمت او از کبایر دیگر نیز معلوم گشته پس تحقیق شد که او معصوم مادرزاد
و مسعود در مبدا و میعاد است فی حضرت پیغمبر صلی الله علیه وسلم در حال امثال او این بشارت داده است که العبد
من سعد فی بطن امه والشقی من شقی فی بطن امه باید دانست که اینجا بتقریب این کلام چند کلمه دانستنی در
تحقیق معنی معصومیت انبیا و محفوظیت اولیا از کتب معتبره نوشته میشود فی نور المعالی شرح الامالی الایمان
بالرسل بان تعتقد بان الانبیاء علیهم السلام کانوا عبید الله تعالی وکانوا من بنی آدم خلقوا معصومین عن
الکفر قبل الوحی وبعده وعن الذنب الذی کان فیه الاهانة وهتک الحرمة صغیراً کان او کبیراً کالکذب
والزنا وسرقة لقمة والتطفیف بحبة بعد الوحی ودون ذلک من الصغایر یجوز فیهم نادراً بلا عمد ویسمی
ذلة لانه یعرض علیهم بلا قصد قبل وجوده وبلا علم وقت وجوده وبلا ثبات بعد وجوده فلا یکون لهم فیه
نقصان فیکون لهم فیه عصمة بل یکون ہوایة کمالهم وعلامة ہمة عالیهم فی حضرة مولاهم فانهم خلقوا مویدین
کاملین فی العقل والعبادة ولا یجوز القصور فی علمهم وعقلهم وان قل فیکونوا وافرین موفرین مقبولین کاملین
مکملین وفی رسالة بعض المحدثین جمله انبیا و رسل معصوم بودند از جمله گناهان صغیره و کبیره و هم صغیره که
بعضی از ایشان منسوب بوده چون خوردن آدم ع از شجرهٔ منهیه از سهو و نسیان بوده نه از روی قصد
معصیت و مخالفت حق سبحانه وتعالی کما قیل فی سلسلة العقاید منظومه مولوی جامی رحمة الله علیه

بیت

نفس و شیطان بقصد جرم و گناه — نتوانند زدن برایشان راه
ور بفرض محال یا نادر — از یکی ذلتی شود صادر
پیش ارباب شرع و دین آنهم — مشتمل بر مصالح است و حکم
آدم آندم که خورد گندم را — تخم میکاشت نسل مردم را
دانه را که خورد ازان شجره — شد وجود من و تواش ثمره

فی روضة الاحباب رسول صلی الله علیه وسلم فرمود که چون بار دیگر از حضرت عز وجل خطاب رسید دیگر
بخواه تا بدهم گفتم ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطأنا فرمان آمد که خطا و نسیان از امت تو برداشتم
وعلاوه اینها آنکه آنچه باکراه از ایشان صادر شود ازان درگذشتم ولهذا حضرت ع فرمود ان الله تجاوز
لی عن امتی الخطأ والنسیان وما استکرهوا علیه ؛

المتن

همچو عیسی نیست بی زن لیک بی فرزند نیست
هر مریدی او را پسر مخلصه دختر شد است

الشرح فی مرصاد العباد صفت سیوم مرید تجرید است باید که مجرد شود و قطع جمله تعلقات نسبی و سببی
کند باحسن الوجه تا خاطر او بدیشان ننگرد قال الله تعالی ان من ازواجکم واولادکم عدوا لکم فاحذروهم
و باید دانست که هر چه پابند او باشد و مانع او آید از خدمت مشایخ بجاره القوت بازوی ارادت
بر یکدیگر بگشاید و هیچ عذر خود را بند نکند تا ازین دولت محروم نماند که دریغ بود + هر چه از راه بر گردی
چه کفر آن حرف و چه ایمان + هر چه از دوست باز آئی چه زشت است آن و چه زیبا + وتحقیق تا
مرید از وجود خویش سیر نشود و مردانه خدمت ننود چنانکه مصنف میفرماید + رباعی

سیر آمده زخویشتن میباید	بر خاسته زجان و تن میباید
در هر گامی هزار بند افزون است	زین گرم روی بند شکن میباید

در این راه هر چیز که مرید صادق را بر هم زند و بر انداز د حق تعالی بر قضیه ولنجزینهم باحسن ما کانوا یعملون
در دنیا و آخرت چیز زیبا بهای او بکند و آن جمیع که از خویش و اقربا که ترک گفته بود و دلهای ایشان مجروح
کرده بمفارقت خویش هر کسی را از ایشان حق تعالی درجتی و منزلتی و ثوابی کرامت کند که جبر شکستی ایشان
کند بکصفت از صفت حق جبار است و جبار یک معنی شکسته بند است و میگوید ای بیچاره هر چه
در طلب خداوندی من بر هم شکنی من بکرم خداوندی خود درست کنم و هر دل که خسته کنی دیت آن من
بدهم +

فرد

جبرئیل اینجا اگر رحمت دهد خونش بریز	خون بهائی جبرئیل از گنج رحمت باز ده

و لیکن اگر از من باز مانی و جمله موجودات ترا باشد جبر این حرمان نکند + بیت

گر با همه چو بی منی بی همه	ور بی همه چو با منی با همه

یکی از بزرگان از حضرت عزت خطاب رسید انا بدل اللازم فالزم بدل اللازم بدانکه از انبیا معروفین
دو کس مجرد از زن و فرزند بودند عیسی و یحیی علیهم السلام چنانکه در کلام ربانی در صفت یحیی وارد گشته
وسیدا وحصورا ونبیا در معنی حصور در لباب آورده عن قتادة لا یاتی النساء مع القدرة وهو قول
ابن عباس وابن مسعود فی جماعة سعید بن مسیب والضحاک هو العنین الذی لا ماله روی ابو هریرة رض
قال علیه السلام کل بنی آدم یلقی الله بذنب قد اذنبه یعذبه علیه ان شاء الله او برحمته الا یحیی ابن زکریا
فانه کان سیدا وحصورا ونبیا من الصالحین فی المصباح الرشیدی + نظم

شیخ رضی الدین علی لالا که بود	اکثر اوقات با حق در شهود
نوبتی گفتش کسی کای شیخ دین	کدخدا میبایدت تا شد بعد ازین
تا بماند از تو فرزندی عزیز	نیست از فرزند بهتر هیچ چیز
گفت آن ساعت که باوقت خودم	لحظه فارغ ز هر نیک و بدم
لا یعنی آرم باخلاص آن نفس	کان نمی گنجد بفهم هیچ کس

حالتی باشد در آن ساعت مرا / میشود مقبول آن طاعت مرا
پس ز نورِ آن عبادت ذوالجلال / در وجود آرد جوانی با جمال
همنشین باشد مرا در روز و شب / میفزاید هر دمم از وی طرب
همدمم هنگام فرقت او بود / مونسم در وقتِ غربت او بود
اینچنین فرزند در دنیا و دین / اهل معنی را همیشه همنشین
اینچنین فرزند حاصل کردنم / بهتر است از بارها بر گردنم
صورتِ او از شریعت بهره ور / معنیِ او از طریقت باخبر
در شریعت کرد مردی استوار / حسن خوبش هست دایم برقرار
در طریقت رهروی چند انکه بیش / قوت و لطفش برد از بیش پیش
در شریعت گر فتد مرد استوار / حسن او فی الحال میباید ظهور
در طریقت تا بلغزد پای تو / عاجز و بی بهره گردی وای تو
از تو چندانیکه طاعت بیشتر / میفزاید حسن و لطف آن گهر
اینچنین گر طاعتست او با جمال / برخلافِ این بود هم در وبال
از صفاتِ تیره هم مردِ خراب / حاصل آید بهر اربابِ عذاب
مظهر اوصافِ نفسی آن بود / دیدن آنها عذابِ جان بود
دشمنی باشد ز بهر جان و تن / سالها پرورد آخر در بدن
کژدم و مارِ جهنم آن بود / سختی و شدت در اندام آن بود
هان کجائی در چه کاری تا بکی / خود همی بری تو خود را از بیخ دین
وقت آمد دشمنان را دوست کن / هر چه اندر وی رضائی او نتن
بگذر از شیطانگری و مهملی / ترک کن افسردگی و کاهلی
عمر شد برباد و حاصل هیچ نه / و ندرین ره غیر مشکل هیچ نه
نیست ما را طاعتی مقبول آه / کوهها داریم همراه از گناه

فی خزانة الجلالی خدمت مخدومی مدظله فرمود قال المشایخ حسنات الابرار سیئات المقربین یعنی مثلاً اگر عوام باز نان خویش مشغول شوند حسنه بجا آورده باشند فرشتگان برای ایشان آمرزش خواهند فاما اگر خواص مشغول شوند در حق ایشان سیئه باشد زیرا که بجز حق مشغول شدند وقال المشایخ کل ما شغلک عن الحق فهو صنمک و در کیمیای سعادت عبدالله بن مسعود رض روایت میکند که رسول صلی الله علیه وسلم فرمود که روزگاری آید بر مردمان که دینِ مرد سلامت نماید مگر که گریزد از جائی بجائی واز سوراخی بسوراخی چون روباهی که خویشتن از خلق میدزدد و گفتند یا رسول الله این کی باشد گفت چون معیشت بی معصیت بدست نتوان آورد آنگاه عذاب بودن حلال شود گفتند یا رسول الله چگونه امر بود ما را بنکاح فرمود آنوقت هلاک مرد بدستِ پدر و مادر بود اگر

مرده باشند بدست فرزندان باشد اگر نباشد بدست گفتند چرا یا رسول الله گفت وی را بتنگدستی و بدرویشی ملامت کنند و چیزی که وی طاقت آن ندارد از وی درخواهند تا وی در هلاکت خویش افتد و این حدیث اگرچه در عزوبت است عزلت نیز ازین معلوم میشود و این زمان که وعده داده است رسول علیه السلام از روزگار تا مدتی آمده است سفیان ثوری رحمة الله علیه گفت در روزگار خویش که والله لقد حلت العزوبة بخدای که عزب بودن حلال گشت و حضرت مولانا عبدالرحمن جامی در پند فرزند ارجمند خود فرماید ؛

نظم

چو عیسی تا توانی جفت بی جفت | مده نقد تجرد را از کف مفت
ندیده خواب راحت دور کردن | به از همخوابگی با حور کردن
بگلخن پشت بر خاکستر گرم | به از پهلوی زن بر بستر نرم

وفی العوارف والتجرد عن الازواج والاولاد اعون علی الوقت للفقیر واجمع لهمته والذ لعیشه ویصلح للفقیر فی ابتدا امره قطع العلایق ومحو العوایق والتقل فی الاسفار ورکوب الاخطار والتجرد عن الاسباب والخروج عن کل مایکون حجابا والتزوج انحطاط من العزیمة الی الرخص والرجوع من التروح الی التعب والتقیید بالاولاد والازواج ودوران حول مظان الاعوجاج والتفات الی الدنیا بعد الزهادة و انعطاف علی الهوی بمقتضی الطبیعة العادة وقال ابوسلیمان الدارانی ثلث من طلبهن فقد رکن الی الدنیا من طلب معاشا او تزوج امراة وکتب الحدیث وقال مارایت احدا من اصحابنا تزوج فثبت علی مرتبته وثبت باسناد صحیحة عن اسامة بن زید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ماترکت بعدی فتنة اضر علی الرجال من النساء وروی رجاء بن حیوة عن معاذ بن جبل رض قال ابتلینا بالضراء فصبرنا وابتلینا بالسراء فلم نصبر وان اخوف ما اخاف علیکم فتنة النساء اذا تسورن بالذهب ولبس ریط الشام وعصب الیمن کی اتعبن الغنی وکلفن الفقر فقال بعض الحکماء معالجة العزوبة خیر من معالجة النساء وسئل سهل بن عبدالله عن النساء فقال الصبر عنهن خیر من الصبر علی النار قیل فی تفسیر قوله تعالی وخلقنا الانسان ضعیفا لانه لایصبر عن النساء وقیل فی تفسیر قوله تعالی ربنا ولاتحملنا مالاطاقة لنا به الغلمة فان قدر الفقیر علی مقاومة النفس ورزق العلم الوافر بحسن المعاملة فی معالجة النفس وصبر عنهن فقد فاز الفضل واستکمل العقل واهتدی الی الرافة الکسهل قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیرکم بعد المائتین رجل خفیف الحاذ قیل یا رسول الله ما خفیف الحاذ قال الذی لا اهل له ولا ولد له وقال بعض الفقراء لما قیل له تزوج فقال انی الی ان اطلق نفسی احوج منی الی التزوج وقیل لبشر بن الحارث ان الناس یتکلمون فیک فقال مایقولون قیل یقولون انه تارک للسنة یعنی النکاح فقال قولوا لهم انا مشغول بالفرض عن السنة وکان یقول لو کنت اعول دجاجة خفت ان اکون جلادا علی الجسر والصوفی مبتلا بالنفس ومطالبتها وهو فی شغل شاغل من نفسه فاذا یضاف الی مطالبات نفسها مطالبات زوجتها یضعف طلبه ویکل ارادته وتفتر عزیمته والنفس اذا اطمعت طمعت واذا اقنعت قنعت فیستعین بالشباب الطالب علی حسم مواد الخواطر النکاح بادامة الصوم فان للصوم اثرا

ظاهرا فی قمع النفس وقهرها وقد ورد ان الرسول عم بجماعة من الشباب وهم یرفعون حجرا
فقال یا معاشر الشباب من استطاع منکم الباه فلیتزوج ومن لم یستطع فلیصم فان الصوم له وجاء والوجاء
رض الخصیتین کان العذب یجاء الفحل من الغنم لیتذهب فحولته والسمین ومنه الحدیث ضحی رسول الله
صلی الله علیه وسلم بکبشین الملحین موجوئین وقد قیل هی النفس ان لم تشغلها شغلتک فاذا ادام الشاب
المرید العمل وادب نفسه فی العبادة نقل علیه خواطر النفس وایضا تشغله بالعباد ثم له حلاوة المعاملة ومحبة
الاکثار منها ویفتح علیه باب السهولة فی العملة والعیش فیغار علی حاله ووقته ان ینکدر بهم الزوجة ومن
حسن ادب المرید فی عزوبته ان لا یمکن خواطر النساء من باطنه وکلما خطر له خاطر النساء وشهوة
یفر الی الله بحسن الانابة فیتدارکه الله تعالی بقوة العزیمة ویویده بمراغمة النفس بل ینعکس علی النفس
نور قلبه ثواب الحسن الانابة فتنکف النفس عن المطالبة ثم یعرض علی نفسه ما یدخل علیه بالنکاح من
الدخول فی المداخلة المذمومة الموردة الی الذل والهوان واخذ الشیء من غیر وجهه وما یتوقع من
القواطع بسبب التفات الخاطر الی ضبط المراة وحراستها وکلف لا ینحصر وقد سیل عبد الله بن عمر رض
عن جهد البلاء فقال کثرة العیال وقلة المال وقد قیل کثرة العیال احد الفقرین وقلة العیال احد
الیسارین وکان ابراهیم ادهم یقول من تعود افخاذ النساء لا یفلح ولا شک ان المراة تدعوا الی الرفاهیة
والدعة وتمنع عن کثرة الاشتغال بالله وقیام اللیل وصیام النهار وتسلط علی الباطن خوف الفقر ومحبة
الادخار وکل هذه بعید عن التجرد وقد ورد اذا کان بعد المائتین احلت العزوبة لامتی انتهی کلامه تا اینجاست
فضیلت مجرد بودن فی خلاصة المناقب حضرت امیر سید علی همدانی قدس سره فرمود که پیر من خدمت شیخ
محمود مزدقانی مجرد بودند ومجرد از دنیا بآخر رفتند ومرا نیز عزم جزم بود در موافقت شیخ ولیکن اهل
اندیار بکره در تشویش ازدواج انداختند بسابقه قضا وقدر ؛

شعر

جری قلم القضاء بما یکون | فسیان التحرک والسکون

شیخ عطار در الهی نامه میفرماید ؛

نظم

ترا گر دین ابراهیم باید | بفرمان پسر تسلیم باید | مگر بگریز از ابراهیم ادهم
بپرسید از یکی درویش پر غم | که بودی با زن و فرزند هرگز | چنین گفتا که نی گفتا زهی عز
بدو درویش گفت ای مرد دانا | چه میگوئی مرا آگاه گردان | چنین گفت آنکه ابراهیم ای مرد
هر آن درویش در ماند که زن کرد | بکشتی در نشست او بی خور و خواب | دگر فرزندش آید گشت غرقاب
ولی فرزند چون در بندت افتاد | که شیرین دشمنی فرزندت افتاد | اگرچه در ادب صاحبقرانی
چو فرزندت پدید آید نه آنی | اگرچه زاهدی باشی گرامی | چو فرزند آیدت زاهد نمانی

قوله تعالی وان تصبروا خیر لکم ؛

رباعی

مجردی بحقیقت بزرگ سلطنتی است | زبن شنوتن آزاد خویش بند مساز
برای قطره آبیکه خاک بر سر آن | اسیر زن نتوان شد بسالهای دراز

فی مفتاح الجنان در باب دوازدهم آن آورده که عورتی عابده وصایم الدهر بود حمزه بن محمد بلخی باحاتم

اصم بزیارتِ آن عورت رفتند چون بروی در آمدند سلام کردند و جواب گفت نوری از دهان او
مثل شعاع آفتاب ظاهر شد ایشان در تعجب ماندند و گفتند ای خواهر مشغولی ها چه داری گفت دو شکر و دو یقین
و دو خوف یکی شکرانهٔ خدایتعالی که اسلام عطا کرد در سابق علم خود دوم شکرانهٔ مرا از بیست و چهار هزار
امت بکرد از امتِ محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم و دو یقین یکی آنکه من مومنه ام درین شک نیست دوم
آنکه خدایتعالی عطا کرده جنت مر مومنان و مومنات و من بدان گرویده ام و دو خوف یکی آنکه آنچه
گذشته است از گناهان دوم خوف عاقبت و خاتمه دارم و بقای ایمان با من باشد پس گفتند
خنک مر ترا که حالِ تو بزرگتر است از حالِ عابدان این زمان فی سورهٔ حق سبحانه و تعالی چون دعای
ایوب اجابت فرمود جبرئیل ع بنزدِ وی فرستاد و جبرئیل بیامد مرا و را گفت ارکض برجلک یعنی بزن
پای خود را بر زمین ایوب ع بفرمان روح الامین پای مبارک خود بر زمین زد دو چشمهٔ آب از تحتِ قدم
او جوشیدن گرفت یکی گرم یکی سرد جبرئیل ع فرمود که این چشمهٔ آب گرم جای غسل کردن است و این
چشمهٔ دیگر هذا مغتسل بارد ای آبی سرد است و آشامیدنی پس چون ایوب ع در ان چشمهٔ جاری
غسل فرمود امراض از وی محو شد و از ان چشمه سرد بیاشامید علل باطنی بتمام زایل شد و گفته اند
چشمه یکی بود بوقت غسل گرم و بوقتِ خوردن سرد بودی تفسیر کاشفی نقلست که سفیان ثوری در مجلس
رابعه بود گفت ای رابعه در کار تو سخنی نتوانم گفت تو در کار من سخنی بگوی گفت نیکو مردی اگر نه آنستی
که دنیا دوست داری گفتم این چیست گفت روایتِ حدیث یعنی این جاهست سفیان گفت مرا رقت
آمد گفتم خداوندا از من خوشنود باش رابعه گفت شرم نداری که رضای کسی جوئی که تو ازو راضی نه
تذکرة الاولیا النساء و اکثر لفظ لتبین فی الآیه فمن اوفی منکم فاجره علی الله و من اصاب من ذلک
شیئا فعوقب به فهو کفارة له و من اصاب منها شیئا فستره الله فهو الی الله ان شاء عذبه و ان شاء
غفر له معالم عبد الرزاق عن معمر فی الآیة حدثنا محمد بن عبد الرحیم قال ثنا هارون بن معروف قال ثنا عبد الله
بن وهب قال و اخبرنی ابن جریج ان الحسن بن مسلم اخبره عن طاؤس عن ابن عباس رض قال شهدت
الصلوٰة یوم الفطر مع رسول الله صلی الله علیه وسلم و ابی بکر و عمر و عثمان فکلهم یصلیها قبل الخطبة ثم
یخطب بعد فنزل نبی الله صلی الله علیه وسلم فکانی انظر الیه حین یجلس الرجال بیده ثم اقبل یشقهم حتی اتی
النساء مع بلال فقال یا ایها النبی اذا جاءک المومنات یبایعنک علی ان لا یشرکن بالله شیئا و لا یسرقن
و لا یزنین و لا یقتلن اولادهن حتی فرغ من الآیة کلها ثم قال حین فرغ انتن علی ذلک فقالت
امرأة واحدة لم یجبه غیرها نعم یا رسول الله لا یدری الحسن من هی قال فتصدقن و بسط بلال ثوبه یلقین
الفتخ و الخواتیم فی ثوب بلال صحیح بخاری اما اثبات فرزند بودن مریدان آنحضرت را این است که در باب
دهم از عوارف مذکور است و مما هیاه الله تعالی من حسن التالیف بین الصاحب و المصحوب یصیر المرید
جزء الشیخ کما ان الولد جزء الوالد فی الولادة الطبیعیة و تصیر هذه الولادة معنویة کما ورد عن عیسی علیه السلام
لن یلج ملکوت السموات من لم یولد مرتین فبالولادة الاولی له ارتباط بعالم الملک و بهذه الولادة یصیر له
ارتباط بالملکوت فتبین ان الشیخ هو الاب معنی کثیرا کان یقول شیخنا ابو النجیب رحمة الله علیه

ولدی من سلک طریقی واہتدی بہدیی و ایضاً فیہ کما ان فی الولادۃ الطبیعۃ ذرات الاولاد فی صلب الاب
مودعۃ ینتقل الی اصلاب الاولاد بعد کل ولد ذرۃ فمن الآباء من ینفذ الذرات فی صلبہ ومنہم من لم یودع
فی صلبہ فینقطع ہکذا فی المشایخ من تکثر اولادہ ویاخذون منہ العلوم والاحوال ویودعونہا غیرہم کما وصلت
الیہم من النبی صلی اللہ علیہ وسلم بواسطۃ الصحبۃ ومنہم من نقل اولادہ ومنہم من ینقطع النسل وہذا النسل
ہو الذی رد اللہ تعالی علی الکفار حیث قالوا محمد ابتر لا نسل لہ قال اللہ تعالی ان شانئک ہو الابتر و مراد
از مخلصہ در بیعت مؤنث مرید است و سند مرید ساختن نسا این است کہ در شمایل الاتقیا مذکور است
کہ بیعت نسا با شیخ بمتابعت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی یا ایہا النبی اذا
جاءک المومنات یبایعنک علی ان لا یشرکن باللہ شیئاً ولا یسرقن ولا یزنین ولا یقتلن اولادہن ولا
یاتین ببہتان یفترینہ بین ایدیہن وارجلہن ولا یعصینک فی معروف فبایعہن واستغفر لہن اللہ
ان اللہ غفور رحیم یعنی ای محمد چون بیایند بر تو زنان مومنان تا بیعت کنند با تو بر آنکہ شرک نیارند
با خدای چیزی را و دزدی و زنا نکنند و فرزندان را نکشند و خود بہتان و افترا نکنند بیان بہتان و افترا
این است کہ در تفسیر زنجانی گوید کہ بعضے عورات بچگان را از کوچہ بر گرفتند و اضافت و اقرار بشوہران
خود میکردند کہ از شما زادہ ایم بین ایدیہم این مراد است و بعضے بچگان از زنا می آوردہ افترا بشوہران
خود کردند کہ از شما زادہ ایم و ارجلہن این مراد است ولا یعصینک فی معروف یعنی بیفرمانی نکنند
در آنچہ معروف است چنانکہ نوحہ کردن و جیبہا پارہ کردن و در صحرا بی اذن شوہر رفتن و خود را
برای نامحرمان آراستن بعد از آنکہ این شروط قبول کردند فرمان شد کہ فبایعہن پس ای محمد بیعت
کن ایشان را واستغفر لہن اللہ ان اللہ غفور رحیم و آمرزش خواہ از حقتعالی برای ایشان کہ بدرستیکہ
خدا تعالی آمرزندہ است و بسیار بخشایندہ طریق بیعت نسا با شیخ و مشایخ کما روی عمر رض عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا بایع النساء دعا بقدح من ماء فغمس ایدیہن فیہ وغمس رسول اللہ
یدہ فیہ یعنی بدرستیکہ چون حضرت رسالت بیعت می کنانید عورات را قدح آب می طلبید و حضرت
رسالت نیز دست مبارک خود در میان قدح میداشت و بیعت می کنانید و بعضی مشایخ بمتابعت
حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم عورات را بیعت باین طریق مروی میکنانیند و بعضے مشایخ
یک گوشہ ردا یا پارہ کرباس در دست خود گرفتہ و بگوشہ دیگر آن تمسک بعورات تا بیہ فرمود
و بیعت می کنانید کہ آن طریق نیز مرویست زیرا کہ در روضۃ الاحباب آوردہ است کہ صاحب تلخیص المعانی
آوردہ کہ میگویند حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ثوبی بر دست خود نہاد تا زنان از بالای
آن ثوب دست وی را مسح نمودند روایتے آنکہ میگویند کہ پیش حضرت قدحی آب آوردند تا پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم دست خود را در آن در آورد و بایشان داد تا دستہای خود را در انجا در آوردند واللہ
اعلم نصیحت مناسب حال زنان و مردان از امر نظر و عصمت قال اللہ تعالی قل للمومنین یغضوا
من ابصارہم ویحفظوا فروجہم ذلک ازکی لہم ان اللہ خبیر بما یصنعون وقل للمومنات یغضضن من
ابصارہن ویحفظن فروجہن ولا یبدین زینتہن الا ما ظہر منہا ولیضربن بخمرہن علی جیوبہن ؛ فی

تفسیر کاشفی میگوید ولیضربن باید که فرو گذارند مقنعهای خود را بر گریبانهای خود یعنی گرد خود
بمقنعه بپوشند تا موی و بنا گوش و گردن و سینهٔ ایشان پوشیده ماند ولا یبدین زینتهن الا لبعولتهن
او آباءهن او آباء بعولتهن او ابنائهن او ابناء بعولتهن او اخوانهن او بنی اخوانهن او بنی اخواتهن او نسائهن
او ما ملکت ایمانهن او التابعین غیر اولی الاربة من الرجال او الطفل الذین لم یظهروا علی عورات النساء
ولا یضربن بارجلهن لیعلم ما یخفین من زینتهن وتوبوا الی الله جمیعا ایها المومنون لعلکم تفلحون سورهٔ
نور۔ باب تعلیم النبی صلی الله علیه وسلم من الرجال والنساء مما علمه الله لیس برای ولا تمثیل ثنا
مسدد ثنا ابو عوانة عن عبد الرحمن الاصبهانی عن ابی صالح ذکوان عن ابی سعید قال جاءت امرأة
الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله ذهب الرجال بحدیثک فاجعل لنا یوما من نفسک
ناتیک فیه تعلمنا مما علمک الله فقال اجتمعن فی یوم کذا وکذا فی مکان کذا وکذا فاجتمعن فاتاهن رسول
الله صلی الله علیه وسلم فعلمهن مما علمه الله ثم قال ما منکن تقدم بین یدیها ولدها ثلثة الا کان لها
حجابا من النار فقالت امرأة منها یا رسول الله اثنین فاعادتها مرتین ثم قال واثنین واثنین صحیح
بخاری عن عائشة رض قالت یرحم الله نساء المهاجرات الاول لما انزل الله ولیضربن بخمرهن
علی جیوبهن شققن مروطهن فاختمرن به عن صفیة بنت شیبة ان عائشة کانت یقول لما نزلت
هذه الآیة ولیضربن بخمرهن علی جیوبهن اخذن ازرهن فشققنها من قبل الحواشی فاختمرن بها الا ازارهن
الملاء صحیح بخاری فی خلاصة الاحکام در کیمیای سعادت امام محمد غزالی رحمة الله علیه آورده است که بر شوهر
واجبست که زن خود را از علم نماز و طهارت و نفاس و حیض و جز آن بیاموزاند و اگر نیاموزد مر زن را
روا باشد که بی دستوری شوهر بیرون آید و علم شریعت بیاموزد و اگر در آموختن تقصیر کنند عاصی
شوند زیرا که در کلام مجید میفرماید یا ایها الذین آمنوا قوا انفسکم واهلیکم نارا مقاتل بن سلیمان
گفت که معنی این آیت آنست ای آنکس که ایمان آورده اید نگاه دارید خود را و اهل خود را
از آتش دوزخ یعنی بیاموزید خود را و اهل خود را احکام دین مسلمانی تا از دوزخ خلاصی یابید۔ در
سراج الهدایة ملفوظ قطب عالم حضرت مخدوم جهانیان سید جلال الدین بخاری آورده است که مسئله
امام اعظم در کتاب اصول آورده است که اگر مومنی متقی بالغ و نامحرم است و ذو رحم و فاسق و تباه کار
انیست عورات مستورات را پیش وی آمدن درست است اما پیش ذو قرابت فاسق درست نیست
در خبر است که اخت المومنین فاطمه رضی الله عنها و مادر مومنان عائشه صدیقه رضی الله عنها پیش
صحابه که اهل صفه بودند آمدند لیکن پیش فرزندان ابو جهل و ابو الحارث نیامدندی که فاسق و عاصی
بخدای عز وجل بودند فی کتاب الفتاوی المسمی بمطلوب المومنین فصل فی المصافحة السنة فی
المصافحة ان یکون بکلتی یدیه کذا فی القنیه وان کانت المرأة عجوزة لا تشتهی فلا باس بمصافحتها لان
الحرمة بخوف الفتنة وهی معدومة وقد روی ان ابا بکر رضی الله عنه کان فی خلافته یخرج الی بعض
القبائل الذی ارضع فیهم وکان یصافح العجائز ولما مرض ابن الزبیر بمکة استاجر عجوزة لمرضه وکانت
تغمز رجله وتطلی راسه وکذا ان کان شیخا یامن علی نفسه وعلیها فلا باس بان یصافحها وان کان الباس

علیها ان تشتهی لم یجز له ان یصافحها لان فیه تعریضا للفتنة کذا فی الهدایة والکافی

المتن

در مقام توبه فرماید که تایب آن بود
کش زن بیگانه همچون مادر و خواهر شدست

الشرح یعنی تایب از در وقت توبه این نصیحت تقریری کند که هر که توبه کند میباید که جمیع جوارح و اعضا از ناشایست باز دارد خصوصا چشم از نادیدان بر وجه نادیدنی نگاهدارد و بهیچ وجه نظر بشهوت در روی زنان بیگانه نکند و هر زنیکه در سال از خود کلانتر بیند مثل مادر اعتقاد کند و هر کرا برابر خواهر داند و آنکه خوردتر باشد دختر شمارد چنانکه نظر بشهوت و خیال آن درین سه محارم حرام صریح و شنیع و قبیح طبع هر صالح و طالح است در حق بیگانه همچنین خلق و خوی خود سازد و نیز میفرمودند که این نصیحتی است که پدر مغفور من مرا در طفلگی بیان کرده بود و در حال توبه از زبان پیر روشن ضمیر نیز شنیده ام و همچنین در تیسیر الاحکام مذکور است که مومن را باید که چشم را نگاهدارد از دیدن سوی نامحرم مشتهات غیر منکوحه و مملوکه و از دیدن عورت مرد یا زن یعنی آنقدر که ستر آن در نماز فرضست بتعمد بیحاجت و بحیل و از دیدن روی امرد بشهوت قال الله تعالی یعلم خائنة الاعین وما تخفی الصدور یعنی خدایتعالی میداند خیانت چشم را و آنچه پنهان دارد در سینه از میل و عزم و از دیدن در مسلمانی باهانت و عیب چینی مانند آن انتهی کلامه پوشیده نماند که صاحب تیسیر الاحکام قید بتعمد برای آن کرد که نظر یکبار بی قصد بر نامحرم افتد در آن گناه نباشد که قال علیه السلام النظرة الاولی لک والثانیة علیک و ایضا قید بشهوت از آن زدی کرد که نظریکه بی شهوت باشد مثل نظر بشفقت و عبرت و بنیت ملاحظه کمال صنعت صانع و مانند آن ممنوع نیست کذا فی شرح مختصر الوقایة و شرط حل النظر الیهن عدم الشهوة و لهذا مصاحبت نساء صالحه که با انبیا و اولیا مثبت گشته نظر باین وجوه خواهد بود والله اعلم و فواید قیود دیگر ظاهر است و ایضا مخفی نیست که دیدن در مسلمانی باهانت از عجب و تکبر خیزد در کیمیاء سعادت مذکور است که بر هیچکس تکبر نکند که خدایتعالی تکبر را دشمن دارد که رسول صلی الله علیه وسلم با زن مسکین و بیوه همی رفتی تا آنکه حاجت ایشان روا کردی و نباید که هیچکس بچشم حقارت نگرد باشد که آنکس ولی خدایتعالی بود و وی نداند که خدایتعالی اولیای خود را پنهان کرده است تا کس راه بایشان نبرد و فی روضة الاحباب از پیغمبر صلی الله علیه وسلم مروی است نوبتی بر جمعی از کودکان و نوبتی بر جمعی از زنان بگذشت بر هر دو طایفه سلام کرد و فی شمایل الاتقیا حمیده چشم گریستن است بخوف و شوق خدایتعالی و بروی والدین و با آثار صنع باریتعالی که در جمیع مخلوقات و موجودات است و پاک کردن گوشه های چشم از زند که آن محل نشست ملایکه است بر سجده گاه داشتن و دایم خوابانیدن تا بچپ و راست نظر نیفتد

المتن

او ملک خوی است اندر چشم عبرت بین او
مرد با لحیه صفت مستوره معجر شد است

الشرح معنی لحیه ریش است و بدین قید احتراز است از امرد که او در حکم زن مشتهات است که از لفظ مستوره معجر اینجا اراده شد یعنی چون شیخ ما از مقام نفس که محل شهوت و مقام تکلیف بود

مدتی بر ریاضتِ نفس و مخالفتِ هوای آن عبور نموده و بسلوکِ مقامِ ملکی ترقی فرموده و بصفاتِ ملکیه
اتصاف یافته نظر با شهوتِ او نظر با عبرت مبدّل گشته پس یکسان است در نظر با عبرتِ او مرد با ریش
و عجوزه که غیر متوهم الشهوت است در نفسِ صاحبِ نفس و غیر آن و زنِ مشتهات و امرد که محل شهوت اند
در نظر ناقص صاحبِ نفس چنانکه در کتاب حقایق مسطور است که شخصی روزی در غلامی نیکوروی دید پس وی
او دید پس سست را تر شد با نفس گفت چرا نگریستی بجائیکه خداوند تعالی حرام کرده است نفس گفت بچشم
عبرت نگریستم نه بشهوت گفت اگر راست گوئی هم اکنون پیدا میشود دو دیده بدو کالِ آهنگری رفت
و جوال دوزی در آتش بتافت چون سرخ شد در چشم کشید مژه از چشم او کز نشد و بنا زد پس نفس را
گفت گفتی بچشم شهوت نگریسته پس ازینجا معلوم شد که نظر عبرت بر هرچه او فتد موجب وبال نیست
بلکه مورث کمال است کما قال فی المواعیظ فاجعلوا نظرکم عبرا و صمتکم فکرا و کلامکم ذکرا فی تفسیر الامام
الغزالی فی سورة یوسف قال النبی صلی الله علیه وسلم النظر بالعبرة الی وجوه الحسنات عبادة و من
نظر الی وجه حسن بالشهوت کتب علیه اربعون الف ذنب یعلم العباد ان بین النظرین فرق عظیم
و ایضاً گاه بودی که چون زنی یا مردی بی اعتقاد یا غیر حمیدة الاوصاف پیش حضرت شیخ محمد فرح آمدی آنرا
حضرت میفرمود که غالباً درین شخص قصوری بود زیرا که خدا تعالی روی او مرا نمود و مجرد صوت و کلام
شنیدن و این عنایتی است از حق تعالی بمن که چنین کسان را بمن کم مینماید و اگر یکی از ایشان بزیارت
مداومت میکرد بتاثیر صحبت کیمیا اثر متاثر میشدی میفرمودند که حالا حق تعالی او را بمن می نماید که
صدقی پیدا کرده است و اصلاح پذیر شده بمشیة الله تعالی +

المتن

چیست عبرت بلکه اندر دیدهٔ حق بین او
هرچه آید نور حق را مطلع و مظهر شده است

الشرح مطلع محل بر آمدنِ نور مظهر جای تابان شدنِ نور درین بیت اشارتست بمقام توحید
که بالاتر از مقامِ سابق است و عارفانِ کامل را لایق است چنانکه کاملی گفته + رباعی

چشمیکه جمال مصطفی را بیند — شک نیست که عالمِ صفا را بیند
این است کمال هر دانا بیقین — در هرچه نظر کند خدا را بیند

فی نفحات الانس قال بعض الکبراء قدس الله تعالی اسرارهم نزد اهل توحید و تحقیق این است که کامل
آنکس بود که جمالِ حق سبحانه و تعالی در مظاهر حسی که کونی مشاهده کند همچنانکه مشاهده میکند
در مظاهر روحانی ببصیرت یشهدون بالبصیرة الجمال المطلق المعنوی کما یعاینون بالبصر الحسن المقید
الصوری و جمال با کمال حق سبحانه و تعالی دو اعتبار دارد یکی اطلاق که آن حقیقت الجمال رویت
است من حیث هی عارف این جمال مطلق دارد در فنا فی الله سبحانه مشاهده تواند کرد دوی دیگر مقید
و آن از حکم تنزل حاصل آید و در مظاهر حسیه یا روحیه پس عارف اگر حسن بیند حسن حق بیند و جمال را
جمال حق داند منزه شده در مظاهر کونیه و غیر عارف را که چنین نظر نباشد باید که بخوبان ننگرد تا بباد
جبروت در نماند و حسن ظن بلکه صدق اعتقاد نسبت بجماعتی از اکابر چون شیخ احمد غزالی و شیخ اوحد

الدین کرمانی و شیخ فخر الدین عراقی رحمهم الله که بمطالعهٔ جمال صوری حسی اشتغال نمودند آنست
که ایشان جمال مطلق جمال حق سبحانه و تعالی می نگرند و بصورت حسی مقید نبودند اگر از بعضی کبرا نسبت بایشان
انکاری واقع شده مقصود از آن بوده باشد که محجوبان را دستوری لنا زند و قیاس حال خود بر حال
ایشان نکنند و جاویدان در حیز خذلان و اسفل السافلین طبیعت نمانند والله اعلم باسرارهم و هم این رباعی
شیخ اوحد الدین کرمانی فرموده

رباعی

زان می نگرم بچشم سر در صورت
زیراکه ز معنی است اثر در صورت
این عالم صورتست ما در صوریم
معنی نتوان دید مگر در صورت

و شیخ سعدی اشارات گفته

نظم

نه یوسف که چندین بلا دید و بند
چو کارش قوی گشت قدرش بلند
گنه عفو کرد آل یعقوب را
که معنی بود صورت خوب را

دیگری گفته

منظور دیده شاهد معنی است هر کجا
در نقش آب و گل نظر افزون کند کسی

المتن

بود صایم همچو عیسی سالها و هم کنون
هست معنی صومش ارچه صورةً مفطر شد است

الشرح

فی مفتاح الجنان روایت است که مردی بنزدیک ابن عباس رضی الله عنه آمد و سوال کرد از صوم
پس ابن عباس گفت اگر خواهی تو روزهٔ داود علیه السلام پس روزه دار یکروز و افطار کن یکروز و اگر
خواهی تو روزهٔ پسر او سلیمان علیه السلام پس روزه دار سه روز از اول ماه و اگر خواهی تو روزهٔ مریم
پس دو روز روزه دار و یکروز افطار کن و اگر خواهی تو روزهٔ پسر او عیسی علیه السلام پس صایم الدهر
باش و اگر خواهی تو روزهٔ افضل البشر علیه الصلوة والتسلیم پس روزه دار از هر ماهی ایام بیض سیزدهم
و چهاردهم و پانزدهم فایده میباید که نیت روزه دارنده بیکی ازین طرق مذکوره آن باشد که این
طریق روزه میدارم از آنرو ست که شریعت پیغمبر ماست مقبول و معمول بعضی تابعان اوست و درین
طریق پسندیده برکت است بسیار که مقبول و معمول بعضے انبیاء ماتقدم نیز بوده است ناموافق باشد
بآنچه در عقاید گفته اند

گرفتند حکم شرع آن سرور
متفق با شریعت دیگر
نیست آن از متابعت اصلا
جز از آن رو که شرع اوست روا

و همچنین نیت باید کرد که در سایر مشروعات و ریاضات که موافق قواعد انبیاء ماتقدم واقع شده باشد
فی کیمیای سعادت فضل روزه های شریف و فاضل و روزه داشتن است آنچه در سال افتد روزه
عرفه و عاشورا و نه روز اول ذو الحجه و ده روز اول محرم و تمام رجب و شعبان در خبر است که فاضل
ترین روزه پس از ماه رمضان روزه محرم است و جمله محرم سنت است و عشر اول موکد تر است و نیز
در خبر است که روزه یکروز از ماههای حرام فاضلتر از سی روز از ماههای دیگر غیر از رمضان و یکروز
از رمضان فاضلتر از سی روز از ماه های حرام در سول صلی الله علیه و سلم گفت هر که روز آدینه و شنبه

وپنجشنبه از ماه حرام روزه دارد ویرا عبادت ہفتصد ساله بنویسند و ماه حرام چهار است ذو القعده
و ذو الحجه و محرم و رجب و فاضلترین ذو الحجه است که وقت حج است و در خبر است که عبادت در هیچ
وقت فاضلتر و دوست تر نزد حقتعالی از عشر اول ذو الحجه نیست و روزه یکروز چون روزه سالی است
و قیام یکشب چون قیام لیلة القدر است گفتند یا رسول الله و نه نیز جهاد گفت و نه نیز جهاد الا کسیکه کشته
شود و خون وی ریخته آید و در جهاد گروهی از صحابه کراهیت داشته اند که همه رجب را روزه دارند تا رمضان
مانند نباشد بدین سبب یکروز روزه بگشایند یا زیاده و در خبر است که چون شعبان به نیمه رسد نیست
مگر بروزه رمضان اما باستقبال رمضان آخر شعبان روزه داشتن کراهیت است مگر که بسببی دیگر باشد
جز قصد استقبال چنانچه فی العوارف و یستحبون صوم النصف الاول من الشعبان و افطار نصفه الآخر
وان وصل بین الشعبان و رمضان وجمعه لا بأس به ان لم یکن صام فلا یستقبل رمضان بیوم او یومین
اما روزهای شریف از هر ماه ایام بیض است سیزدهم و چهاردهم و پانزدهم و از هر هفته دوشنبه و پنجشنبه
و جمعه اما روزه پیوسته داشتن همه سال جامع بود این همه را الیکن بجز روز لابد بباید گشاد دو عید و
سه روز ایام تشریق از عید ضحی و باید که بر خویشتن حجر نکند در افطار که آن مکروه بود هر که صوم الدهر نتواند
یکروز میدارد و دیگر روز بگشاید این روزه داؤد است و فضل بزرگست در خبر است که عبد الله بن عمرو
بن العاص میپرسید از فاضلترین طریق روزه ویرا بدین فرموده گفت ازین فاضلتر خواهم گفت ازین
فاضلتر نیست و دون این آن باشد که پنجشنبه و دوشنبه روزه میدارد و نزدیک بود تا ماه رمضان
بهم ثلث سال شود و چون حقیقت روزه بشناسد که مقصود کسر شهوات است و صافی کردن دل باید
که مراقب دل خویش میباشد و چون چنین بود گاه بود که فاضلتر افطار بود و گاه بود روزه و بدین سبب
بود که رسول گاه روزه داشتندی گفتندی که مگر روزه هرگز نگشاید و گاه بگشادندی گفتندی که هرگز
روزه نخواهد داشت و بروایتی معلوم نبودی روزه ویرا و علما کراهیت داشتند که چهار روز زیاده افطار
کنند و این از روز عید و ایام تشریق گرفته اند که چهار روز است برای آنان که بر دوام روزه بگشایند بیم بود
که دل سیاه کند و غفلت غالب شود و آگاهی دل ضعیف شود فنعوذ بالله منها فی شرح مختصر الوقایة لابی
المکارم و یلزم الصوم النفل بالشروع خلافا للشافعی و علی هذا الخلاف الصلوة لکنه استحب اتمامها بخلاف
الحج و العمرة نفلا فانه یلزم اتمامها عنده وان افسدهما لزمه القضاء کذا فی القنیة الا فی ایام المنهیة یعنی
المنهیا فیها الصوم ای یوم الفطر و الاضحی مع ثلث بعدهی ایام التشریق فلا قضاء ولو شرع متنفلا فیها
ای فی الایام الخمسة التی المنهی فیها الصوم خلافا لزفر و الشافعی و قو القدیم انه یجوز صوم المتمتع فی ایام
التشریق لکن افطر و قضی وان صام صح و یخرج عن العهدة باب من نذر ان یصوم ایاما فوافق
النحر و الفطر حدثنی محمد بن ابو بکر المقدمی حدثنا موسی بن عقبة قال حدثنی حکیم بن ابی حرة الاسلمی انه سمع عبد الله
بن عمر سئل عن رجل نذر ان لا یاتی علیه الا صام فوافق یوم اضحی او فطر قال فقد کان لکم فی رسول الله
اسوة حسنة لم یکن یصوم یوم الاضحی و الفطر و لا یری صیامهما حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا یزید
بن زریع عن یونس عن زیاد بن جبیر قال کنت مع ابن عمر فسأله رجل فقال نذرت ان اصوم کل

یوم ثلثًا وأربعًا ماعشت فوافقت هذا الیوم یوم النحر فقال أمر الله بوفاء النذر ان الصوم یوم النحر فاعاد
علیه فقال مثله لایزید علیه صحیح بخاری و فی الاحیاء اما الصوم الدهر فانه شامل للکل و زیادة و من رای اصلاح
نفسه فی الصوم الدهر فلیفعل ذلک فقد فعله جماعة من الصحابة والتابعین لهم باحسان اما بیان مصراع دوم
که هست معنی صومش ارچه صورةً مفطر شده است مفطر اسم مفعول صفت صوام است یعنی افطار کرده شده
فی شمایل الاتقیا روزه چشم اهل طریقت بستن از حرام است یعنی بشهوت ننگرد و روزه گوش ناشنیدن کلام
لایعنی است روزه زبان ناگفتن سخنان زیادتی است و روزه دل فکر غیر حق ناکردن قال علیه السلام
اذا صمت فلیصم سمعک و بصرک و لسانک هر که اینچنین روزه دارد اگر باکل و شرب و مباشرت شروع
کند در طریقت صایم باشد ✦

بیت

روزه که بنان و آب خوردن داری — آن صوم دوام است نه در افطاری

فی کشف المحجوب روزه شرعی در روز است کما قال عز و جل کلوا و اشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من
الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام الی اللیل فاما روزه طریقت شب و روز است کما قال علیه السلام
اجیعوا بطونکم واظمؤا اکبادکم واعروا اجسامکم لعل قلوبکم تری الله عیانًا و این صفت در شب و روز می باید
فی رموز الواهلین روزه از طعام و شراب باز ماندن بود و این کار کودکان و پیره زنان است صایم
حقیقی در خواب بیداری و برخاسته و نشسته در عبادت است نفس او در تسبیح است هر دمیکه بر می آید
ثواب تسبیح نویسند محققی گوید اگر صوم مدام نتواند داشت وقت طعام خوردن که چیزی اشتها باقی باشد
دست از طعام بدارد چنانکه کسی نداند و این اصلی تمام است خدمت شیخ الاسلام نظام الدین اگر آینده
افطار کنانیدی همان لحظه موافقت مهمان کردندی خوردی بعده چیزی نخوردی ✦

بیت

ای لب صایم که او هم صایم و هم مفطر است — وی لب نایم که هم در خواب و هم بیدار است

و حضرت مخدومی را مدظله بعد از دوام صوم و دوام خلوت در مدت قریب بیست سال شب چیزی
نمی خوردند مگر بضرورت بقدر ضرورت در روز چیزی میخوردند اما نه چنانکه شکم سیر میشد و بموافقت
مهمانان گاهی اگر مکرر میخوردند اما کم خوردن دایم اشتها نگاه میداشتند درین خصلت چند فواید
بیان میکردندی یکی آنکه اکثر اختلاط مردم در روز میباشد پس ثواب موافقت مهمانان حاصل می
شود با وجود حصول این مقصود روزه گرسنه داشتن شکم است دوم آنکه نفس از رویت صوم که خط او
بود نومید شد و از عجب رسته باشد سیوم آنکه اکثر مردم برین ریاضت خفیه واقف نمیشوند از ریا و
سمعه امان باشد چهارم آنکه قیام شب و ذکر خفی و مناجات شبانه بمعده خالی باسان دست میدهد
و برکت و حلاوت دران بسیار میباشد و مانند این فواید دیگر بسیار میگفتند و نیز نقل میکردند که گفتی
بود در غیر ماه رمضان شب چیزی نمی خورد و بمعده خالی تمام شب بذکر و فکر و مناجات مشغول بود
و حلاوت و فواید آن بسیار مشاهده کرده بود پس چون ماه رمضان آمدی اندوهگین و غمگین شدی و
فریاد کردی و گفتی که روزه رمضان فرض است از روزه داشتن و شب خوردن چاره نیست وگرنه فوایدیکه
مرا در مناجات شبانه بخلو معده حاصل بود درین ماه از دست میرود ✦

المتن

از صفای روزه شد وارسته از نار فراق
زانکه روزه بهر دفع نار چون اسپر شد است

الشرح

فی کیمیای سعادت پیغمبر صلی الله علیه وسلم عایشه را گفت از کوفتن در بهشت هیچ میاسای
گفت بچه چیز گفت بگرسنگی و نیز گفت الصوم جنة من النار روزه سپر نار است پوشیده نماند
که مراد از نار فراق در بیت نار فراق بهشت یا نار فراق لقای خداست که در روزه بهشت و لقاء الله موعود
است چنانکه در احیاء العلوم مسطورست قال للجنة باب یقال له الریان لا یدخله الا الصائمون وهو موعود
بلقاء الله فی جزاء صومه قال علیه السلام للصائم فرحتان فرحة عند الافطار وفرحة عند لقاء الجبار وفی
تمهیدات القاضی صوم صفت حق است که الصوم لی وانا اجزی به پس در صوم از صفات حیوانی
بیرون آمدن است وبصفت خدائی موصوف شدن فردای قیامت طاعات وعبادات هر کسی بخصمان
ایشان دهند مگر ثواب صوم ندهند که آن جزا داده حق است جزای هر طاعت بهشت است وجزای صوم
حق تعالی بر مهتر آدم فرمان آمد که تجوع تری تجرد تصل وفی العوارف الباب الاربعون فی اختلاف حال
الصوفیة بالصوم والافطار جمع من المشایخ الصوفیة کانوا یدیمون الصوم فی السفر والحضر علی الدوام حتی
لحقوا الله تعالی وکان عبد الله بن جار صام نیفا وخمسین سنة لا یفطر فی السفر والحضر مجهد به اصحابه یوما
فافطر فاعتل من ذلک ایاما فاذا راه المرید صلاح قلبه فی دوام الصوم فلیصم دائما ویدع الافطار
جانبا فهو عون حسن له علی ما یرید روی ابو موسی الاشعری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صام
الدهر ضیقت علیه جهنم هکذا وعقد اصبعین ای لم یکن فیها موضع وکره قوم صوم الدهر وقد ورد فی ذلک
ما رواه قتادة قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم کیف من صام الدهر قال لا صوم ولا افطار وأول
قوم ان صوم الدهر ان لا یفطر العیدین وایام التشریق وهو الذی یکره واذا افطر هذه الایام فلیس هو
الصوم الذی کرهه رسول الله صلی الله علیه وسلم ومنهم من کان یصوم صوما ویفطر یوما وقد ورد افضل
الصیام صوم اخی داود وکان یصوم یوما ویفطر یوما او یصوم یوما ویفطر یومین ومنهم من کان لا یصوم
الا الاثنین والخمیس والجمعة وقیل کان سهل بن عباد عبد الله یاکل فی کل خمسة عشر یوما مرة وفی رمضان
یاکل اکلة واحدة وکان یفطر بالماء والقراح وحکی عن الجنید انه کان یصوم علی الدوام فاذا دخل علیه اخوانه
افطر معهم ویقول لیس فضل المساعدة مع الاخوان باقل من فضل الصوم غیر ان هذا الافطار یحتاج الی
علم فقد یکون الداعی الی ذلک شره النفس صعب وسمعت شیخنا یقول منذ سنین ما اکلت شیئا لشهوة
نفس ابتداء واستدعاء بل یقدم الی الشیء فاری فضل الله ونعمته وفعله فاذا وافق الحق فی فعله وذکر انه
ذات یوم اشتهی طعاما ولم یحضر من عادته تقدیم الطعام الیه قال فتحت باب البیت الذی فیه الطعام
واخذت رمانة لاکلها فدخلت السنور فاخذت دجاجة کان هناک فقلت هذا عقوبة لی علی التصرف
فی اخذ الرمانة ورأیت الشیخ ابا السعود یتناول الطعام فی الیوم مرات ای وقت احضرت الطعام اکل منه
ویری ان تناوله الطعام موافقة الحق لان حاله مع الله کان ترک الاختیار فی ماکوله وملبوسه وجمیع تصاریفه
وکان حاله الوقوف مع فعل الحق وقد کان له فی ذلک بدایة یعز مثلها حتی لعله یبقی ایاما لا یاکل ولا یعلم

احد بحاله ولا یتصرف هو لنفسه و لا ینسب الی تناول شیء وینتظر فعل الحق لسوق الرزق ولا یتغیر بحاله احد
مدة من الزمان ثم ان الله تعالی اظهر حاله و اقام الاصحاب و التلامذة وکانوا یتکلفون الی الاطعمة ویأتون بها
الیه وهو یری فی ذلک فضل الحق والموافقة سمعته یقول اصبح کل یوم احب ما یبالی الصوم وینقض الحق علی
محبتی الصوم بفعله فاذا وافق الحق فی فعله وحکی عن بعض الصادقین من اهل واسط انه صام سنین کثیرة وکان
یفطر کل یوم قبل غروب الشمس الا فی رمضان قال ابو نصر السراج انکر قوم هذا المخالفة العلم وان کان الصوم
تطوعا واستحسنه آخرون لان صاحبه کان یرید بذلک تادیب النفس بالجوع وان لا یتمتع برؤیة الصوم ووقع
ان هذا ان قصد ان لا یتمتع برؤیة الصوم فقد یتمتع برؤیة عدم التمتع برؤیة الصوم وهذا یتسلسل والا لیق بموافقة
العلم وامضاء الصوم قال الله تعالی و لا تبطلوا اعمالکم ولکن اهل الصدق لهم نیات فیما یفعلون فلا یعارضون
والصدق محمود لعینه کیف کان الصادق فهو فی حمایة صدقه کیف تقلب وقال بعضهم اذا رایت الصوفی یصوم
بصوم التطوع فاتهمه فانه قد اجتمع معه شیء من الدنیا وقیل اذا کانوا جماعة متوافقین اشکالا فیهم مرید یحنون
علی الصیام فان لم یساعدوه ولا یتهموا الافطار ولا یتکلفوا رفاقه ولا یحملون حاله علی حالهم وان کانوا
جماعة مع شیخ یصومون لصیامه ویفطرون لافطاره الا من یامره الشیخ بعین ذلک الی ههنا کلامه
پوشیده نماند که در حکایت شیخ جنید قدس سره آنچه مذکور شد که لیس فضل المساعدة مع الاخوان
باقل من فضل الصوم تا آخر معنی آن آنست که فضیلت موافقت با برادران دین کم از فضیلت روزه
نیست مگر آنکه این افطار محتاج بعلم است یعنی بیقین آنکه نفس ایشان مطمئنه شد و در ضمن این مساعدت
کشش نفسانی نیست ولیکن این بجز کاملان را نمی باشد زیرا که گاه باشد که باین بهانه داعی بافطار
شره نفس و شهوت آن میباشد پس معلوم شد که کسانی را که یقین نشد که نفس ایشان مطمئنه شده است و هنوز در
کشاکش نفس و هوا مبتلا اند اصلا روا نباشد روزه کشادن پس این کلام موافق شد بآنچه در کتاب حقایق
مسطور است که بنده روزه دار را میباید بهرچه آرزو کند و بیاید روزه نکشاید و چون از بهر خدای تعالی
نیت کرده باشد از بهر خلق تباه نکند و هیچ معصیت از ان بزرگتر نباشد بلکه برابر شرک خورد باشد زیرا
که در خبر آمده است از پیغمبر صلی الله علیه وسلم ان اخوف ما اخاف علی امتی شیئان ان لا یصبح الرجل صایما
ثم یفطر علی شهوة اعترضته والشرک الاصغر قیل ما الشرک الاصغر یا رسول الله قال الریا معنی خبر آنست
که پیغمبر علیه السلام گفت بدترین و ترسناک ترین و مخوف ترین چیزی که از امت من میترسم دو چیز است
یکے آنکه کسی بنیت روزه کرده باشد و در روزه آرزو پیش آید یا کسی مهمانش برد یا مرد زن خود را
ببیند و شهوتش تقاضا کند از بهر آنکه این آرزو روزه کشاید و هوای نفس را اجابت کند دوم از شرک خورد
گفتند یا رسول الله شرک خورد کدام است گفت ریا و هم دران کتاب است یکے از آداب روزه آنست
که چون روزه دار باشی جائیکه مردمان طعام و شراب میخورانند و یا خواهند خورد بقصد بروی و اگر بی قصد
بیفتی نشاید که روزه کشائی و این سخن مشنو که ترا گویند دل مسلمانان نگاهداشتن فاضلتر زیرا که در خبر است
که ان کنت صایما فصل معنی خبر آنست که اگر جائی افتی که مردمان طعام میخورند و تو روزه دار باشی
پس ایشان را دعا کن تا بخورند فاما دل نگاهداشتن انجا باشد که کسی ترا دعوت کند و مقصود آن دعوت او

باشد و قومی را بطفیل او خورانند و اگر نیت روزه کرده باشد تا تواند نرود و اگر برود باید خورد
و دل آن قوم را غمگین نباید کرد روزه دیگر قضا باید کرد و این انگاه روا باشد که روزه تطوع باشد
اما اگر روزه نذر یا روزه قضای ماه رمضان باشد نشاید کشادن البته زیراکه روزه تو ازان عزیز تراست
که از بهر چیزی توان کشاد و فی العوارف قد ورد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم و اصحابه اکلوا و بلال
صایم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ناکل رزقنا و رزق بلال فی الجنة صدق رسول الله صلی الله
علیه وسلم و علی سایر الانبیاء و آله و اصحابه اجمعین المتن اشارتی بانچه نسبتی دیگر بآنحضرت را کسب کمالات
دیدن بروحانیت حضرت محمد مصطفی است صلی الله علیه وسلم بیواسطه زیراکه در واقعات و منامات صادقه
چنانچه اکثر اوقات مشرف بشرف صحبتش نیز شده ان شاء الله تعالی الی یوم الدین مشرف خواهد بود

المتن

مصطفی را هم مع الاصحاب دیده بارها
زان سبب در مذهب سنیه راسخ تر شده است

الشرح

در مصراع دوم این بیت اشارتست بیک واقعه مخصوصه که آنحضرت در اوایل دیده بودند
و بسبب رسوخ ایشان ابرین مذهب مهذب شده بود چنانکه میفرمودند که در آنوقت ملا باز کشمیری حج
گزارده آمده بود آوازه او در مسامع مردم افتاده که شیخ حاجی آمده است بدیدن او مردم میرفتند من همراه
صوفی رفتم چون در اثنای آمدن تفحص احوال پرسید که چه میخوانی بعضی از رسایل فقه حنفیه را نام بردم
چون وی بمذهب شیعه بود و مرا شعور بر آن نبود و الامیر رفتم ناخوشش آمد گفت این رسایل را مخوان و رساله
امامیه و مانند آنرا خوانده باش که همان بهتر است گفتم که آیا آن رسایل را روافض میخوانند گفت این
نوع گفتگو نباید کرد و نباید شنید پس دلگیر شده از مجلس او بر آمدم و اندیشه کردم که الهی اینچه اختلافست
که در معرفت مذهب میان خلایق افتاده و من هنوز وقوف بر دلایل هر یک ندارم چه دانم که کدام مذهب
برحقست تا بر آن باشم و بفرموده آن عبادت کنم که مقبول یک واقعه میشود و در بدین مسئله رسیدن از مرام
یقین حاصل میشود که اهل هر مذهب بمذهب خود ترغیب میدهند از طریقه دیگران تنفیر و ترتیب میکنند
پس اولی آنست که بگوشه ویرانه بخلوت نشسته ترک خوردن کنم یا آنکه حق تعالی مرا بمذهب حق هدایت
کند یا بگرسنگی جان بدهم که مردن بگرسنگی بزودی آسان تر است و بهتر ترکه از زندگانی و از بر ضلالت
که بموجب هلاک ابدی است پس بدین نیت در مسجدی از مساجد کوه ماران در آمدم و سه روز هیچ نخوردم
در قریب نیمه شب سیوم در خواب دیدم آفتاب بلند بر آمده در بیرون مسجد بر سر راه غوغائی رد ار
مردم بیاد دها پیدا شده من بر خاستم و از روزن مسجد نظر کرده حال پرسیدم گفتند اینک سلطان
انبیا و اولیا سواره می آید چون چشم بر آن جمال با کمال او منور شد در دو گوبان نگران او بودم که ناگاه
پیری معتبر با روی منور در مسجد در آمد و من از هیبت او هراسیده رو بمحراب نشستم او در پیش من
آمده بمن خطاب کرد گفت من ابو بکرم خلیفه نخستین سلطان رسل و هادی سبل اینک بفرموده او ترا نصیحت
میکنم که اگر نجات دنیا و عقبی میخواهی و سعادت اولی و اخری میجوئی میباید که معتقد و محب سید انام و
همه آل کرام و جمیع اصحاب عظام او باشی و ترتیب خلافت خلفای اربعه در افضلیت ایشان قایل گردی و اعتقاد

دعمل بجز موده ایمهٔ اهلسنت وجماعت کنی و تا در دنیا باشی برین مذهب راسخ باشی واز هر که نه برمذهب باشد
دور و بیزار باشی که ایشان شیاطین الانس اند که گمراه و گمراه کننده اند و بعد ازان صاحب وقاری دیگر درآمده گفت
من عمر خطابم خلیفهٔ دوم رسول الله ام بهمین اسلوب تقریر و نصایح کرد باز بزرگی دیگر در پیش آمد گفت من
عثمانم خلیفهٔ سیوم نبی الله وی نیز تقریر و نصایح مناسب حال بدست اشارت با آن عزیزان کرده فرمود
که هر که این دو پیشوا را محب و معتقد نباشد در دنیا خوار و در آخرت از اهل نار خواهد بود بعد ازان امیری دیگر
چست و چالاک در پیش آمده گفت من علی مرتضی ام خلیفهٔ چهارم مصطفی علیه من الصلوة اتمها و من التحیات
اکملها و پس از بیان انواع مواعظ ملایم بجانب من فرمود که هر که این سه یار بهترین یاران سید مختار را
و چهارم ایشان محبت نباشد و بر ترتیب خلافت در فضیلت اعتقاد نکند ازوی بیزارند خدا تعالی و رسول او
واین صاحب ذو المناقب و من و باقی اصحاب و سایر مومنان و همه فرشتگان پس غایب شدند و من بیدار
شدم واز هیبت آن خواب تمام تن من غرق عرق شده بود چندانکه پیراهنی از شال در بر داشتم تمام تر شد
بحدی که چون آستین و دامن شپلیدم قطره ها بر زمین جمع شدند اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه و
ارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه +

المتن

چون مشرف شد بصحبتهای او در واقعات
پس لباس صاحبی او همش در بر شد است

الشرح فی صحیح البخاری من صحب النبی صلی الله علیه وسلم اوراه من المسلمین فهو من اصحابه و فی روضة الاحباب
هر کس که آنسرور را در واقعه ببیند چنانستی که در بیداری دیده چه بصحبت رسیده که آنسرور فرموده من رآنی
فی المنام فقد رآنی فان الشیطان لا یتمثل بی و هر کس که آنسرور را دید امید چنانست که آتش دوزخ نبیند
بدلیل حدیث جابر بن عبد الله انصاری رض که گفت پیغمبر لا تمس النار مسلما رآنی او رای من رآنی پس
بقیاس مرکب از حدیثین صحیحین معلوم شد که اگر کسی بعضی اولیا را که حضرت پیغمبر صلی الله علیه وسلم در واقعا
دیده باشد به نسبت اویسیه ترتیب از روحانیت او علیه السلام یافته باشد و بشرف صحبت صوری و معنوی
مکرر مشرف شده مطلق صاحب یا صاحب معنوی گوید باکی نیست والله اعلم خصوصا در مقام مدح +
بیان اشعار با وجود آنکه ایشان از حضرت پیغمبر باشتیاق تمام برادر و حبیب خود نیز خوانده است چنانکه در
نور المعالی شرح الامالی مسطور است روی الهمدانی فی حدیث الطویل قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا ابا
ذر اتدری غمی و فکری والی ای شیء اشتیاقی فقال الصحابة اخبرنی یا رسول الله بغمک و فکرک ثم قال
آه واشوقا الی لقاء اخوانی یکونون من بعدی شانهم شان الانبیاء وهم عند الله بمنزلة الشهداء یفرون
من الآباء والامهات والاخوان والاخوات ابتغاء لمرضات الله وهم یجمعون فی بیت من بیوت الله
مغمومین محزونین من حب الله قلوبهم الی الله و روحهم من الله وعلمهم لله الحدیث الی قوله یا ابا ذر انی
مشتاق الی لقائهم ثم اطرق رأسه ملیا ثم رفع رأسه و بکی حتی فاضت عیناه فقال واشوقا الی لقاء اخوانی
الحدیث الی قوله علیه السلام واقر عینی بهم یوم القیامة ثم الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا هم یحزنون
وایضا همدرین کتاب در بحث اثبات افضلیت صحابه بر سایر امت مبین شد که فان قیل خیر القرون قرنی

منصوص است بحدیث مثل امتی کمثل المطر لا یدری اولهم خیر ام آخرهم خیر قیل الحدیث الاول بیان فضل الکلی وحدیث الثانی بیان احتمال الجزئی ولا ینافی فضل الکلی کما سبق ذکره فی حق موسیٰ و خضر علیهما السلام لان المقصود من المطر هی المنفعة للخلق وهی تحصل فی غیر الصحابة اکثر منه فی الصحابة کما ان اباحنیفة رح اکثر منفعة للخلق من بعض الصحابة فی استخراج المسائل و بیان المذهب و بیان الحلال والحرام و کما ان رجلا الی الفراض لعالم الحکیم یمکن ان یکون اکثر منفعة للخلق من بعض الصحابة فی الجود والسخاوة والاحسان و غیر ذلک من جزئیات حیث لم یکن فی بعض الصحابة اسباب بعض منها ولان غیر الصحابة یحصل فی نفس الاطاعة بعضهم خیر من بعض الصحابة لان الصحابة راؤا النبی صلی الله علیه وسلم وصادقوا الوحی و عاینوا اعجازه مع هذا بعضهم جادلوا و قاتلوا معه وساعوا فی ایذائه قبل الایمان والاطاعة کما هو المشهور والتواتر بخلاف غیرهم فان البعض آمنوا واطاعوه ولا یرا من ذلک کلها و بذلوا و یبذلون الی الفراض لعالم اموالهم وانفسهم واحبائهم وارواحهم فی حبه واطاعته وکذا امهم قالوا ان سال سائل ایمکن ان یبلغ احد من غیر الصحابة مبلغهم و ینال منالهم و یصل الی درجاتهم یقال یمکن ذلک ولکن لا ینال فضل الصحبة لانه قد فات فمحال نیله والفضل الکلی لهم بفضل الصحبة فلا یبلغ مبلغهم ولا ینال منالهم ولا یصل الی درجاتهم احد من غیرهم لان کل واحد منهم صار بالفضل الصحبة نجوما فی الهدایة فی البروج العلویات فی السماء الدرجات المتعالیات لقوله ع اصحابی کالنجوم بایهم اقتدیتم اهتدیتم وهم علی صواب الامة لقوله ع مثل اصحابی فی امتی کالملح فی الطعام لا یصلح الا بالملح ولهذا قالوا ما ینفع صحبة یوم لا تنفع مجاهدات السنوات و ریاضاتها بدون الصحبة انتهی کلامه ولا یخفی علی العارف باصول الصوفیه انه یمکن ان یقال فی قوله قد فات ای فضل الصحبة المراد به فضل الصحبة الصوریة والمعنویة معا الذی هو المحصل بسبب المعیة والافضل الصحبة المعنویة باق الی یوم الدین و حاصل للتابعین الکاملین کما فی خلاصة المناقب حضرت امیر سید علی همدانی قدس سره فرمود که بدو اول سلوک ها را در هر دینی بحضرت مصطفی صلی الله علیه وسلم صحبت خاصه میبود تا آخر چنانچه در بحث بیان تجلیات تمام این نقل نوشته می شود ان شاء الله تعالی ؎

المتن

چون رسول الله گفتا هر تقی آل من است
شکر کن باغ نبی پیدا یکی نوبر شد است

الشرح

عن انس رض قالوا یا رسول الله من آل محمد قال علیه السلام لقد سالتمونی عن شیء ما ساله المسلمون قبلکم آل محمد کل تقی و نقی و فی روایة کل تقی مجموم القلب و شیخ ابو عبد الله گفته اهل بیت رسالت پناه عبارت است از کسانیکه سالک مسالک ناهج مناهج وی بوده باشند کما قال علیه السلام ولدی من سلک طریقی و ایشان صدیقانند که ببرکت انفاس نفیسه ایشان رفع مکاره از اهل ارض و سما و دفع بلا از کافه وری میشود و سبب ارزاق بندگان ایشان باشند و نظام عالم بواسطه وجود شریف آن عزیزان است چون یکی از ایشان بمیرد حق سبحانه و تعالی دیگری را بجای وی پیدا کند و بعضی از علما گفته اند که آل بر سه نوع است آل صوری یعنی نسبی فقط و آل معنوی یعنی نسبی فقط و آل هم صوری هم معنوی یعنی جامع هر دو فضیلت و فضیلتش اظهر است و آن حدیث در فضائل

معرفت ولایت و محبت آل محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم و تہدید بغض ایشان وارد شدہ تواند
آل دروی شامل ہرسہ نوع باشند کما روی عن مقداد بن الاسود رضی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
معرفۃ آل محمد برائۃ من النار وحب آل محمد جواز علی الصراط والولایۃ لآل محمد امان من العذاب
ومن مات علی حب آل محمد مات مغفورا الا ومن مات علی حب آل محمد فتح فی قبرہ بابا من الجنۃ الا و
من مات علی حب آل محمد یزف الی الجنۃ کما یزف العروس الی بیت زوجہا الا ومن مات علی حب آل
محمد مات علی السنۃ والجماعۃ الا ومن مات علی حب آل محمد جعل اللہ تعالی ازوار قبرہ ملایکۃ الرحمۃ
الا ومن مات علی بغض آل محمد جاء یوم القیامۃ مکتوب بین عینیہ آئس من الرحمۃ الا ومن مات
علی بغض آل محمد لم یشم رایحۃ الجنۃ فی شمایل الاتقیاء معنے اتقا ترسیدن و پرہیزیدن است و معبران
ہر دو معنی را آیات بجلی بیان فرمودند تفسیر موز پرہیزیدن عوام و خواص و اخص متنوع است چہ
متقے شریعت وچہ متقی طریقت و چہ متقی حقیقت المتقے فی الشریعۃ من التقی عن جمیع معاصی الجوارح
وجمہور ذمایم الظاہر والظواہر و فی الطریقۃ المتقے من التقی عن ذمایم البواطن ومن خطرات النفس
والہواجس و فی الحقیقۃ من التقی بدون اللہ ظاہرا وبما سوی اللہ باطنا چہ میان دون و سوا فرق
است دون چیزی اندک وسہل و ادنی باشد چنانچہ حب جاہ دنیا و عقبی و سیر و طیر و مانند این
و سوا چیزی بزرگ کہ غیر حق باشد از بہشت و حور و قصور و محبت و معرفت و امثال آن فی تعبیر
شکلے المتقی من لا یکون رزقہ من کسبہ و عملہ

المتن

عالمان آخرت مر انبیا در رہبری
وارثند او نیز این میراث را در خور شدست

الشرح در خور مستحق و سزاوار و لایق و چون در بیت کہ ترجمہ حدیث مشہور العلماء ورثۃ
الانبیاء واقع شدہ علماء را تعبیر بعالمان آخرت کردہ شد از جہت بیرون کشیدن عالمان
دنیا از وراثت انبیا پس مناسب آنست کہ علم آخرت اینجا در خور رسالہ بیانے کردہ شود تا معلوم
شود کہ متصف این علم آخرت وارث انبیا و آنچہ ورای این علم است علم دنیاست و دانندہ آن
وارث انبیا نیست امام محقق و عالم مدقق حضرت امام محمد غزالی قدس سرہ در تصنیف خود
کتاب احیاء العلوم الدین آوردہ کہ فان قلت فصل لی علم الآخرۃ تفصیلا لا یشیر الی تراجمہ وان لم یکن
استقصار فی تفاصیلہ فاعلم انہ قسمان علم مکاشفۃ و علم معاملۃ فالقسم الاول علم المکاشفۃ
وہو علم الباطن وذلک غایۃ العلوم فقد قال بعض العارفین من لم یکن لہ نصیب من ہذا العلم
اخاف علیہ سوء الخاتمۃ وادنی النصیب منہ التصدیق بہ والتسلیم لاہلہ وقال آخر من کان فیہ خصلتان
لم یفتح لہ بشئ من ہذا العلم بدعۃ او کبر وقیل من کان محبا للدنیا او مصرا علی ہوا لم یحقق بہ وقد
یتحقق لسایر العلوم واقل عقوبۃ من ینکرہ ان لا یرزق منہ شیئا وہو علم الصدیقین والمقربین
اعنی علم المکاشفۃ فہو عبارۃ عن نور یظہر فی القلب عند تطہیرہ وتزکیتہ من صفات المذمومۃ
ینکشف فی ذلک النور امور کان یسمع من قبل اسمائہا و یتوہم لہا معان مجملۃ غیر متضحۃ وتتضح

او ادراک حتى يحصل المعرفة الحقيقية بذات الله وصفاته التامات وبافعاله وبحكمته في خلق الدنيا
والآخرة ووجه ترتيبه الآخرة على الدنيا والمعرفة بمعنى النبوة والنبي ومعرفة الوحي ومعنى لفظ الملائكة
وكيفية معاداة الشياطين للانسان وكيفية ظهور الملك للانبياء وكيفية وصول الوحي اليهم والمعرفة
ملكوت السموات والارض ومعرفة القلب وكيفية تصادم جنود الملائكة والشياطين فيه ومعرفة الفرق
بين لمة الملك ولمة الشيطان ومعرفة الآخرة والجنة والنار وعذاب القبر والصراط والميزان والحساب
ومعنى قوله تعالى كفى بنفسك اليوم عليك حسيبا ومعنى قوله تعالى وان الدار الآخرة لهي الحيوان لو كانوا
يعلمون ومعنى لقاء الله والنظر الى وجهه الكريم ومعنى القرب منه والنزول في جواره ومعنى حصول السعادة
بمرافقة الملأ الاعلى ومقارنة الملائكة والنبيين ومعنى تفاوت درجات اهل الجنان حتى يرى
بعضهم بعضا كما يرى الكوكب الدري في جو السماء الى غير ذلك مما يطول تفصيله اذ الناس في معاني
هذه الامور بعد التصديق باصولها مقامات فبعضهم يرى ان جميع ذلك امثلة الذي اعده لعباده الصالحين
ما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر وانه ليس مع الخلق من الجنة والنار والصفات
والاسماء وبعضهم يرى ان منتهى معرفة الله الاعتراف بالعجز عن معرفته وبعضهم يقول حد معرفة الله عز
وجل ما انتهى اليه اعتقاد جميع العوام وهو انه موجود عالم قادر سميع بصير متكلم فنعني بعلم المكاشفة ان
يرتفع الحجاب حتى تتضح له جلية الحق في هذه الامور اتضاحا يجري مجرى العيان الذي لا يشك فيه
وهذا ممكن في جواهر الانسان لولا ان مرآة القلب قد تراكم صداها وخبثها بقاذورات الدنيا وانما نعني
بعلم طريق الآخرة العلم بكيفية تصقيل هذه المرآة عن هذه الخبائث التي هي الحجاب عن الله وعن معرفة
صفاته وافعاله وانما تصفيته وتطهيره بالكف عن الشهوات والاقتداء بالانبياء في جميع احوالهم
فبقدر ما يتجلى من القلب ويحاذي شطر الحق يتلألأ فيه حقائقه ولا سبيل اليه الا بالرياضات التي ياتي
تفصيلها في موضعه وبالتعلم وهذه هي العلوم التي لا تسطر في الكتب ولا يتحدث بها الا من انعم الله عليه
منها بشيء الا مع اهله وهو المشارك فيه على سبيل المذاكرة وبطريق الاسرار وهذا العلم الخفي هو الذي
اراده النبي بقوله عليه السلام ان من العلم كهيئة المكنون لا يعلمه الا اهل المعرفة بالله فاذا نطقوا به لم يجهله
الا اهل الاغترار بالله فلا تحقروا عالما آتاه الله علما فان الله لم يحقره اذ آتاه العلم واما القسم الثاني
وهو علم المعاملة فهو علم احوال القلب اما ما يحمد منها فكالصبر والشكر والخوف والرجاء والرضا والزهد
والتقوى والقناعة والسخاوة ومعرفة المنة لله في جميع الاحوال والاحسان وحسن الظن وحسن الخلق
وحسن المعاشرة والصدق والاخلاص فمعرفة هذه الاحوال وحدودها واسبابها التي بها تكتسب وثمرتها
وعلاماتها ومعالجة ما ضعف منها حتى يقوى وما زال حتى يعود من علم الآخرة واما ما يذم فخوف الفقر
وسخط المقدور والغل والحسد والحقد والغش وطلب العلو وحب الثناء وحب طول البقاء في الدنيا للتمتع
والكبر والرياء والغضب والانفة والعداوة والبغضاء والطمع والبخل والرغبة والمدح والاشر والبطر
وتعظيم الاغنياء والاستهانة بالفقراء والفخر والخيلاء والتنافس والمباهات والاستكبار عن الحق والخوض
فيما لا يعني وحب كثرة الكلام والصلف والتزين للخلق والمداهنة والتعجب والاشتغال عن عيوب النفس

بعیوب الناس و زوال الحزن من القلب و خروج الخشیة منه و شدة الانتصار للنفس اذا نالها وضعف
الانتصار للحق و اتخاذ اخوان العلانیة علی عداوة السر والامن من مکر الله فی سلب ما اعطی والاتکال علی
الطاعة والمکر والخیانة والمخادعة وطول الامل والقسوة والتلفظ والفرح فی الدنیا والاسف علی فراقها و
الانس بالمخلوقین والوحشة لفراقهم والجفاء والطیش والعجلة وقلة الحیاء وقلة الرحمة فهذا وامثالها من
صفات القلب مغارس الفواحش ومنابت الاعمال المحظورة واضدادها وهی الاخلاق المحمودة منبع الطاعات
والقربات فالعلم بحدود هذه الامور وحقائقها واسبابها وثمراتها وعلاجها هو علم الآخرة هو فرض عین فی
فتوی علماء الآخرة فالمعرض عنه هالک بسطوة ملک الملوک فی الآخرة کما ان المعرض عن الاعمال الظاهرة
هالک بسیف سلاطین الدنیا بحکم فتوی فقهاء الدنیا فنظر الفقهاء فی فروض العیون بالاضافة الی صلاح الدنیا
وهذا بالاضافة الی صلاح الآخرة ولو سئل فقیه عن معنی من هذه المعانی حتی عن الاخلاص مثلا او عن التوکل
او عن وجه احتراز عن الریاء توقف فیه مع انه فرض عینه الذی فی اهماله هلاک فی الآخرة ولو سألته عن
اللعان والظهار والسبق والرمی لسرد علیک مجلدات من التفریعات الدقیقة تنقضی الدهور ولا
یحتاج الی شیء منها وان احتیج لم تخل البلد عمن یقوم بها ویکفیه مؤنة التعب فیها فلا یزال یتعب فیها
لیلا ونهارا فی حفظه ودرسه ویغفل عما هو مهم نفسه فی الدارین انتهی کلامه معلوم باد که نظیر این تقریر
گفته شده است بیتی که در آخر قصیدهٔ متن است یعنی ـ

چارهٔ دفع ریا حرفی نه معمول فقیه — حیلهٔ اخذ ربا صد بار چون فرز شد است

المتن

چون بمعنی صاحب و آل رسول الله اوست
خصم او در رفض و شرع خارج صفت بکفر شد است

الشرح بدانکه رفض و رافضی صفت واحد است و روافض و رفضا صفت جمع چنانکه خارج و خارجی
صفت واحد است و خوارج صفت جماعت و رافض نیز صفت واحد است منسوب باشد بگروه
روافض همچنین است خوارجی و مکفر اسم مفعول از اکفار است که مانند تکفیر که معنی او را کسی را نسبت
کردن بکفر است و یا معنی او یافتن کسی است بر کفر پس اینجا اولی آنست که او را گشته به راکه رافضی
و خارجی است بیان کنیم و احکام ایشان روشن گردانیم تا از اینجا بیان حکم مشبه که خصم شیخ
است خود معلوم شود بدانکه در کتاب صحایف مذکور است که والحق ان کل واحد من الخلفاء
الاربعة مکرم عند الله وموصوف بالفضائل والخصائل الحمیدة ولا یجوز طعنهم لان الطعن فیهم طعن
یوجب الکفر لان النبی صلی الله علیه وسلم مدحهم وفضلهم فمن طعن فیهم فیکون بالحقیقة طاعنا لرسول
الله صلی الله علیه وسلم بدان اعزک الله که بعضی علما گفته اند که رافض مشتق از رفض است و رافض
را بجهت آن رافض گفته اند که ایشان ترک حق کرده اند و اصحاب رسول را منکر شدند
نعوذ بالله من ذلک و ایشان فرق بسیار اند و بعضی از ایشان غلاة اند و از ایشان نیز بعضی کافر اند
و بعضی مبتدع ببدعت متوسط و بعضی مبتدع ببدعت خفیه در خزانة المفتین آورده است
که واجبست اکفار روافض در قایل شدن ایشان برجعت اموات بدنیا و تناسخ ارواح و انتقال

ارواح بایمه و در قایل باشد این ایشان بخروج امام باطن و معطل بودن امر و نهی تا خروج امام باطن و در قایل
شدن ایشان بآنکه حضرت جبرئیل غلط کرده است در وحی نبوی محمد صلی الله علیه وسلم بغیر علی ابن ابی طالب کرم الله
وجهه وهمدران کتاب است که هر که انکار کند امامت ابوبکر را رضی الله عنه و خلافت عمر را رضی الله عنه اصح
آنست که کافر شود فی تحفة السالکین فالکافر من الرفضة کمن سب الشیخین رضی الله عنهما و کمن قال انا لوبیة
علی باسوار فاله الهنا اکبر او الهنا اصغر او قال بنبوته او قال جاء جبرئیل الی محمد غلطاً وکان الحق مجیه الی علی دقال
لحلوله تعالی فی علی و آله و نیز باید دانست که خوارج هم اقوام مختلفه اند که بعضی ایشان مشهور ند آنانید
که در حق حضرت علی رضی الله عنه ظن بد کرده باشند و در حاشیه شرح وقایه آورده است که خوارج کسی
که تکفیر جایز داشته در حق امیر المؤمنین علی و امیر المؤمنین عثمان و حکمین طلحه و زبیر و عایشه و معاویه رضی
الله عنهم و بعضی ایشان تکفیر میکنند تمامی امت را سوای ایشان و هر که تکفیر میکنند صحابهٔ مذکورین
و جمیع امت راوی کافر است کما فی خزانة المفتیین یجب اکفار الخوارج فی الکفار هم جمیع الامه سوائهم
واکفارهم علی ابن ابی طالب و عثمان ابن عفان و طلحه و زبیر و عایشه رضی الله عنهم و در رساله شرف السادات
مذکور است که قذف و شتم ابوبکر و علی و عایشه و حسن و حسین و اولادان ایشان کفر است کذا فی التشریح
والتسفیه و علما گفته اند که اهانت و ایذا حقارت و جفای اولاد رسول الله کفر و کافریست و ایضاً فیها قال
علیه السلام من ابغض اولادی فقد ابغضنی و من ابغضنی فقد ابغض الله تعالی و من ابغض الله تعالی فهو
فی النار والنار ابلغ من جهنم لان جهنم مقام وسیع یمکن ان لا یکون فیها النار بدانکه دشمن سادات دشمن
خداست ازانکه محبوب خداست مخلوق محبوب مصطفی است هر که گوید محبوب مصطفی دوست نمیدارم
کافر شود بحدیکه اگر گوید که مصطفی را کدو دوست داشته است من دوست نمیدارم کافر شود در فتاوی
ظهیری آورده است که هارون رشید با امام ابو یوسف قاضی یکجا طعام میخوردند و کدو در کدو افتاد امام ابو
یوسف گفت مصطفی را کدو دوست میداشت حاجب هارون رشید گفت من دوست نمیدارم
امام ابو یوسف گفت یا امیر بفرما که این حاجب توبه کند و یا گردنش بزنند حاجب تایب شد بدانکه
از نادوست داشتن کفر لازم بود خاصه از نادوستی علویه که احب الاحبا بودند پس محصل معنی بیت
این است که چون از ابیات سابقه برین بیت معلوم شد که آنحضرت مدظله را صاحب معنوی و آل معنوی
حضرت نبوی صلی الله علیه وسلم میتوان گفت پس کسیکه باین حیثیت خصومت او ورزد و ایذای او
رساند مانند رافضی حقیقی که خصم بعضی اصحاب صاحب صواب است آنکس رافضی معنوی باشد همچون خارج
حقیقی که دشمن بعضی آل با کمال است خارجی معنوی گردد تکفیر و اکفار آن خصم نیز بطریق قیاس
همچون اکفار آن دو گشته به او میتوان کرد از روی معنی بطریق قیاس بقدر مشابهت یعنی بر قضیه
قاعده تشبیه کمتر و فروتر از آنکه در گشته به میکنند یعنی کافر حقیقی و کافر مطلق نگویند بلکه کافر معنوی
و تشبیهی و یا کافر لغوی که بمعنی حق پوش است میتوان اطلاق کرد والله اعلم بالصواب و ایضا بر ارباب
الالباب پوشیده نماند که جائیکه از نادوستی کدو کفر لازم داشتند از نادوستی و دشمنی کسیکه درین
لوقات ولایت او ثابت شده باشد میباید که بطریق اولی باشد که کفر لازم آید زیرا که حضرت پیغمبر صلعم

اولیای متاخرین را برادر خوانده است و پیش از ایجاد ایشان بتعلیم خدای واقف بر اوصاف ایشان گشته اظهار اشتیاق بسیار کردن چنانکه بصحت پیوسته که وقتی حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم درمیان یاران نشسته بود فرمود و اشوقاه الی لقاء اخوانی صحابه گفتند که یاران همه حاضر اند رسول ؐ فرمود که بعد چهار صد سال و پانصد سال از هجرت من ایشان در عجم آیند پس کسیکه گوید درین اوقات و درین ولایت کجا باشد باین حدیث منکر شده باشد نعوذ باللہ من ذالک و همچنین است کلام در حدیثیکه بروایت همدانی در شرح ابیات سابقه مسطور شد فتفکر فیه و ایضاً پوشیده نیست که خصومت و گمان بد بردن و ایذای موجب شرع کردن در حق عوام مومنین حرام است پس در صلحا و اولیا حرام اغلظ و اکبر باشد پس مرتکب این کبیره اگر آنرا حلال داند در کفر او شکی نیست و اگر حرام دانسته بران مصر باشد باز خوف کفر است از جهت لازم آوردن آن اصرار و استخفاف گناه را که موجب کفر است چنانچه در صلوة مسعودی مسطور است که مذهب اهلسنت و جماعت آنست که بنده بگناه کافر نمیشود اما بخوار ناداشت گناه کافر شود اما خوار ناداشت گناه آن بود که دروغ گوید و لهو و غیبت کند و حرام خورد و مسلمان را ناحق بیازارد و در دل خود ترسی متقاضی بازگشتی نیابد لیکن ایمان بباد داده باشد و را خبر نبود از اینجاست که ابو حنیفه گفت اکثر ما یسلب الایمان عند النزع بالمعاصی یعنی گفت که بیشتر ایمانها که ربوده شود در وقت نزع پدید آید چنانکه آنوقت بباد دهد اما شومی معصیت ها بباد داده بود و برا آن وقت ظاهر شود که علم الیقین عین الیقین گردد فی الخلاصة المناقب فقیهی با سلطان العارفین عداوت کردی چون در حال نزع شد حاضران مجلس را معلوم شد که تباه رفت نعوذ باللہ من ذالک و چون حاضران مجلس آنحال را مشاهده نموده گفتند که این سوء حال فقیه بسبب مشا ء آلیه بود که حضرت سلطان در زمان گذشته فرموده که عداوت دوستان حق در دل با ایمان جمع نمی آید و اگر آید نمی پاید بعد از ان حال حضرت سلطان فرمود که هیچ کاری در دین مرد دیندار یاری دهنده تر از تعظیم برادران دین نیست و هیچ کاری زیانکار تر از خوارداشت و فروگذاشت حق برادر مسلمان نیست ٭

بیت

منکر است و در رو ایه مردود و ملعون ابد
هر زمان همچون سگان از دور عو عو میکند

و فی ترجمه خلاصة المفاخر حکایت اینجا هم نقلست از شیخ عبد اللہ بن ابی الحسن مخزومی رحمة اللہ علیہ که گفت در شهر سنجار مردی از معارف بود که بر آن دقیقه در اولیای سلف چون وقت وفات او نزدیک شد هر چند میخواهد که کلمه شهادت بر زبان آرد نمیتواند و سخن دیگر میکند و میگوید و چون میخواهد او را میگویند که کلمه لا اله الا اللہ بگو میگوید که مرا گفتن نمیدهند همه حاضران فریاد بر آوردند همچنان فریاد کنان بر شیخ سوید سنجاری رفتند پس شیخ بیامد و نزدیک آنمرد بنشست و سر در مراقبه کرد تا دیری بعد از ان مرد را فرمود که بگو لا اله الا اللہ در حال بگفت و مکرر کرد پس شیخ گفت بسبب آن دقیقه او در اولیای سلف او معاقب بود شفیع او شدم گفتند شفاعت تو قبول کنیم اگر اولیای سلف از و خوشنود شوند در حال در حضرت شریفه در آمده بر خواجه معروف کرخی و سری سقطی و جنید و شبلی و ابو یزید و غیر ایشان رضی اللہ عنهم و گفتم گناه او ببخشند که معذب است ایشان خوشنود شدند در حال زبان او

بگشادو کلمهٔ شهادت بگفت ازو پرسیدم که حال چه بود گفت هرگاه که میخواستم که کلمهٔ شهادت
میگویم چیزی سیاه میجست و زبان مرا میگرفت و ثقیل میکرد چنانکه سخن گفتن ممکن نمیشد و میگفت من
آن دقیقه توام که در اولیا سلف میکردی بعد ازان دیدم نوری بغایت رخشان پیدا شد و آن اسود را
براند و گفت من رضای اولیای خدایم و این زمان می بینم میان آسمان و زمین چندان اسباب از نور
و سواران از نور از هیبت سرافراخته سبّوح قدّوس ربّنا و ربّ الملائکة والروح میگویند که تمام فضای
هوا از ایشان پُر و مالامال گشته است آمرزد همچنان کلمهٔ شهادت بر زبان میراند تا آنکه از جهان سفر کرد
رحمة الله علیه و علی جمیع المومنین و ایضاً بر مخلصان حضرت شیخ ممدوح معلوم باد که این نوع واقعه این فقیر
نیز در ایام خدمت ایشان معاینه کرده چنانکه ملا یوسف نام فقیهی بود که اکثر زبان خود را از غیبت بعضی
صلحا و علما در پرهیز نتوانست داشت چون وقت نزعش رسید غالباً شومیت این نوع جریمه زبان
او در گفتن کلمهٔ شهادت عاجز و ثقیل میشد و کلمات دیگر درست میگفت تا حدی که بیاران و شاگردان
خود حاضر کرده میگفت که شما تکرار کلمهٔ شهادت بحضور من بسیار میکنید که من زبان خود را در گفتن کلمهٔ طیبت قدرت
نمییابم و مرا نسیان همدرین باب مستولی شده غالباً این اثر شومیت قیل و قال نالایقه که در حق علما و صلحای
این شهر از بیجانی صادر شده باشد خواهد بود پس ای یاران دستگیر بید تدبیر این تقصیران کنید که بوکالت
من بخانه رفته به نیازمندی تمام از هر کسی بحلی درخواهید خدمت شیخ الاسلامی و استاذی مولانا
خواجه شمس الدین المرحوم و برادرش خواجه زین العابدین را بقصد توسّل بجناب شیخ ما طلب داشته و در حضور
ایشان بعاجزی تمام و انکسار تمام عرض حال خود تقریر کرده گفت که بخدمت شیخ زبان ازین مقصر
معذور عرضه داشت رسانید که فقیر یکبار شنیده بودم که کسی بمسامع علیهٔ آنحضرت رسانیده که فلان کس
بجناب شما سخنی نالایق گفته و حالانکه من یاد دارم که نگفته بودم و بدان شرمندگی در ایام صحت از شرف
ملازمت محروم ماندم و حالا از خُلق کریمهٔ آن جناب توقع آن دارم که اگر سهواً یا خطاً یا عمداً از کمال غفلت
این جانی در ظاهر یا در باطن جرأتی نسبت بایشان سر بر زده باشد از کمال کرم خود عفو فرمایند و یقین
دانند که اگر خدای تعالی این کمینه را باز صحتی بخشد همچون فلان و فلان مرید ایشان باشم و در حلقهٔ خادمان
ایشان در آمده ملازمت کنم و الّا درین وقت اضطرار بدعا و فاتحه مدد فرمایند و همت عالیهٔ خود
بدرقهٔ این ناتوان سازند تا سرمایهٔ ایمانش از غارت شیطان در امان باشد او در خانهٔ خود درین تقریر
بود که حضرت شیخ ما در مجلس خود بحضور خادمان و حاضران این بیت را

بیت

بنده همان به که ز تقصیر خویش | عذر بدرگاه خدا آورد

تکرار فرمودند فقیر ظاهراً تقریب خواندن این بیت نادیده در تفکر بودم که بعد زمانی ناگاه خدمت
خواجه مذکور و برادر مشارالیه با یکی از وکیلان فقیر مومی الیه در آمدند و همان تقریر معذرت او کرده بحلی
و عفو طلب داشتند و التماس دعا و مدد نمودند آنحضرت توجه باین فقیر کرده فرمودند که تقریب خواندن
آن بیت همین بود که مشاهده کردی که حق تعالی بقدرت خود از بعضی بندگان خود این نوع چیزها روشن
گرداند و مرا نیز درین وقت مجلس معذرت گفتن او معاینه گردانید چنانکه بسمع خود معذرت او شنیدم

واین بیت که مُشعر قبولیت معذرت او بود بر زبان جریان یافت بعد از ان زبان آن فقیه در
خواندن کلمهٔ شهادت گشاده شد و تکرار کلمه بسیار کرد تا دو سه روزے از جهان رفته غفر الله تعالی
ذنبه و ذنوب سایر المومنین و نیز شکر صوفی نام مردی بود خادم اسپ حضرت مخدومی از زبان او بعضی
مسایل ایمان و اسلام و اسوله و اجوبه آن و تکرار کلمه شهادت و عبارت استغفار از وچنان شنیدم
که از کسی نشنیده بودم رحمة الله علیه و علی سایر المومنین نصیب خوانندهٔ این بیان آن است که تا تواند
در سینهٔ خود عداوت هیچکس از آل عظام و اصحاب کرام و اولیا و اتقیا و علمای با احترام راه ندهد تا ایمان او
سلامت ماند و از افتادن در کفر ایمن باشد و باین حدیث صحیح نیز عمل نموده باشد در عوارف باسناد مذکور
شد قال انس بن مالک رض قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم یا بنی ان قدرت ان تصبح وتمسی ولیس فی قلبک
غش لاحد فافعل ثم قال یا بنی وذلک من سنتی ومن احیی سنتی فقد احیانی ومن احیانی کان معی فی
الجنة ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلاً للذین آمنوا ربنا انک رؤف
رحیم * المتن اشارتی است بانکه نسبتی دیگر آنحضرت را بروحانیت حضرت شیخ نجم الدین کبری
نیز هست قدس سره وایمائی بحکم کردن او بمتابعتش قواعد سلوک که بموت ارادی بلفظ حدیث موتوا
قبل ان تموتوا اشار الیه شد و بیان اجتهاد او و اختصار و رود یافته *

رهنمونش شیخ نجم الدین کبری نیز بود
زان در اسرار حقیقت عالم و ماهر شد است

الشرح یعنی آنحضرت روح پر فتوح شیخ نجم الدین کبری را نیز در واقعه دیده است از وی نصایح
پسندیده و حقایق سنجیده شنیده و از روحانیت او تربیت یافته و از تعلیم و ارشاد او براه هدی شتافته
پس از و یعنی از ارشاد و تعلیم مبارکش وی نیز مانند آن معلم مرشد خود عالم بزرگ شده چنانکه معاینه میشود
در چشم عارفان محقق در وقت ارشاد او بمریدان صادق و سالکان لایق و مضمون این بیت معلوم
ما از انجا گشته که آنحضرت فرمودند که روزی در خانقاه بودم در بیداری غیبتی دست داد و حالتی واقع شد
که خود را در دامن کوهی روان دیدم و ریشی سفید و دراز از من بر آمده و حالانکه هنوز در آن ایام بظاهر
امرد بودم و از مقابل ما جماعتی از صلحا پیدا شدند که در میانهٔ ایشان بزرگی بود سفید موی و نورانی
روی پس نزدیک آمده با من ملاقات کرد و بایکدیگر سلام و جواب مودی شد یکی از میانهٔ آن جماعت
گفت که این بزرگ شیخ نجم الدین کبری است که خداوند تعالی شرف ملاقات روح او با تو مقدر کرده
بود اینک درین زمان میمون آن دولت بظهور پیوست پس از وی به نیازمندی تمام نصایح
شنودن غنیمت دار و هر چه از وی شنوی در عمل آر که دران فواید بسیار خواهی دید پس از انچه
از زبان مبارکش شنیدم بتوفیق الله تعالی بکار بردم و در نفحات الانس کنیت شیخ نجم الدین
کبری ابو الجناب است و نام او احمد بن عمر الخیوقی و لقب او کبری گفته اند ویرا کبری از ان لقب کردند
که در اوان جوانی به تحصیل علوم مشغول بود با هر که مناظره و مباحثه کردی بروی غالب آمدی فلقبوه
بهذه السبب الطامة الکبری ثم غلبت علیه ذلک اللقب فحذفت الطامة ولقبوه بالکبری وهذا وجه

صحیح نقل جماعة من اصحابه ممن یوثق بهم و وی را شیخ ولی تراش نیز گفته اند بسبب آنکه در غلبات وجد نظر
مبارکش بر هر که افتادی بمرتبهٔ ولایت رسیدی روزی بازرگانی بر سبیل تفرج بخانقاه شیخ در آمد شیخ را حالتی
قوی نظرش بسر آن بازرگان افتاد در حال بمرتبهٔ ولایت رسید شیخ پرسید که از کدام ملکی گفت از فلان ملک وی را
اجازت ارشاد نوشت تا در ملک خود خلق را بحق ارشاد کند و کان شهادته فی سنه ثمان عشر وستمائة ۞

المتن

محکمش بهر عمارت کردن قصر سلوک
این قواعد ده که در دین وضع آن اعمر شد است

الشرح

اعمر عمارت کننده تر اسم تفضیل عام است که مشتق است از عمارت و تشبیه راه سلوک
بقصر و ذکر وضع با اعمر به بیان قواعد مناسبت آمده یعنی در عمل این ده قواعده که موضوعه حضرت شیخ کبیر بوده
و مقبول و معمول بسیاری از مشایخ آمده شیخ ممدوح نیز به برکت صحبت مبارکه روح پر فتوح اش توفیق یافته
و با خلاص تمام در راه استقامت احکام آن شتافته و آنکه گفته واضع این ده قاعده شیخ نجم الدین کبری
است مستفاد است از رسالهٔ عربیه که آنحضرت در بیان این ده قاعده تصنیف کرده بودند و مولانا عبد الغفور
لاری شرح فارسی نوشته در اول آن آورده که میگوید فقیر قلیل البضاعة و حقیر الاستطاعة عبد الغفور لاری که
این کلمهٔ چند است در ترجمهٔ شرح فارسیاً لة که قدوهٔ اصحاب صفا و قطب ارباب وفا الشیخ الکبیر ابو الجناب نجم الدین
کبری قدسنا الله تعالی بسره ولا حرمنا من جزیل بره در بیان طریق شطاریه نوشته در معنی شرح کلمه از
کلمات جامع صاحب اوتیت جوامع الکلم گشته چه آن طریقه را بیک خبر باز آورده و تعبیر از آن بموت فرموده
و گفته فهذا الطریق المختار مبنی علی الموت بالارادة قال علیه السلام موتوا قبل ان تموتوا یعنی این راه که
اختیار کرده ایم بنا بر مردن باختیار است چنانچه در حدیث باشارت است که فرموده بمیرید پیش از مردن یعنی بمیرید
پیش از موت طبیعی که مفارقت روح است از کالبد جدا شوید از مرادات و مالوفات که از ابتدای خلقت
ما غایت متمکن گشته و مراد حق را بر مراد خود اختیار کرده که نتیجه این مردن حیات حقیقت است در حدیث است
روزی امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی الله عنه نزدیک رسول بود رسول صلی الله علیه وسلم فرمود که اگر کسی خواهد
که مرده بر زمین روان ببیند باید که نظر کند باین شخص و هر آن کسکه بموت طبیعی میرد نه بموت ارادی در حق
او این وعید صادق آید که ویل لمن انتبه بعد الموت بعضی گفته اند که در موت اضطراری روح متعلق شود
ببدنی مانند این بدن و آن بدن را هیچ چیزی حایل نباشد و مراد بمردن اختیاری آنست که بترک
مرادات طبیعی چنان شود که روح متعلق بدان بدن شود و آن بدن را رفتار نیست و شخص را در آن عروج
و رفتار آن بدن منقطع شود در زمانی که نا پیدا گردد و هم در آن شرح است قال قدس سره و هو محصور فی
عشرة اصول یعنی آن طریق بیرون نیست از ده اصول چون آن ده اصل وجود گیرد مردن بارادت بکمال
وجود گیرد اگر کسی پرسد مشایخ گفته اند که طریق مبنی است بر هزار مقام یا بیشتر یا کمتر و هیچکس قایل نشده
بله جواب آن است که طریق موت غیر آن طریق است که مشایخ مبنی بر آن داشته اند یا آنکه تجمیع
مقامات مندرج است درین ده ۞

المتن

توبه و زهد و توکل هم قناعت خلق خوش
کرده و از عزلت از توفیق حق اشکر شد است

الشرح خلق صفتی است محکم شده در نفس که بدان کاری آسان شود پس آن کار اگر پسندیده باشد آنرا خلق میگویند اگر ناپسندیده باشد آنرا خلق بد گویند بعضی گفته اند که تبدیل اخلاق ذمیمه اگرچه واجبست آنرا مطمح نظر ساختن موجب دور افتادن است از جناب خداوندی حق را مطمح نظر ساختن و طلب استهلاک در و با وجود قرب بجناب او متضمن تبدیل اخلاق است بی کلفت مجاهده در ریاضت چنانکه ابن منصور از ابراهیم خواص پرسید که در چه مقام نفس را ریاضت فرمائی گفت سال است که نفس را ریاضت میدهم در مقام توکل ابن منصور گفت عمر خود را فانی ساختی در عمارت باطن و دور افتادی از فانی شدن بخدا تعالی کذا فی شرح تلک القواعد العشرة و قول سلطان ولد قدس سره که مرگ تبدیل اخلاق بد باشد خلق بد غفلت از حد باشد ❊

المتن

در توجه رو نهاده صبر شیر نیش شده
در مراقب ثابت و اندر رضا مشکر شد است

الشرح مشکر جای شکر گفتن اسم مکان است از شکر یعنی از نعمت مقام رضا که قاعدهٔ دهم است نیز حظی بهداشته چنانکه محل گفتن شکر آمده باآنکه او خود بسبب حصول رضا و شادی او شاکر شوند و باید دانست که حضرت امیر سید علی همدانی که از تابعان مشاهیر سلسله نجم الدین کبری است قدس سره رسالهٔ فارسی در بیان این ده قاعده تصنیف کرده مانند ترجمهٔ آن رسالهٔ عربیهٔ شیخ کبیری مینامند اگر شرح این دو بیت میگویمش میشاید پس فقیر اینجا در شرح الفاظ این بیتین به نیت تبرک و یمن همان رسالهٔ امیریه بعینه می نویسم تا بر مطالعه کنندگان این نسخه نیز روشن گردد که بعضی ابیات این قصیده متضمن مضامین بعضی رسایل کبرای است که دانستن و یاد گرفتن و بکار بستن آن در سلوک محتاج الیهاست و سیکه متصف باین ده صفات باشد یکی از کمل اولیاست رسالهٔ موجوده این است ❊ بسم الله الرحمن الرحیم حمد و ثنای نامتناهی مر پروردگاری را که استحکام قواعد اسلام را منجا طالبان سعادت ملکوتی گردانید و احکام تزکیهٔ نفوس را معراج سالکان جبروتی گردانید و اعتصام بجذبات ربانی جناح طایران فضای ساحات لاهوتی گردانید و صلوات بسیار و درود بیشمار بر خلاصه و زبدهٔ عالم و بهتر اولاد آدم سید اصفیا محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم و بر اهلبیت او که مهتران دین و پیشوایان اهل یقین اند اما بعد بدان ای عزیز که راه های طالبان حق بجناب بارگاه احدیت بیشتر از آن است که آنرا حصر توان کرد که الطرق الی الله بعدد انفاس الخلایق اما همگی آن راه ها بسه قسم باز گردد قسم اول راه ارباب معاملات است به بسیار نماز و روزه و تلاوت قرآن و حج و زکوة و غزا و غیر آن از اعمال ظاهره و این راه عامهٔ مسلمانانست او موجب نجات ایشان از عذاب ابدی و لیکن وصول حقیقی از رهگذر این نوع عبادت متعذر است قسم دوم راه اصحاب مجاهدات است بتبدیل اخلاق و تزکیهٔ نفس و تصفیهٔ دل و تجلیهٔ روح و سعی در آنچه تعلق بعمارت باطن دارد و آن راه ابرار است و این قوم نیکان امت

اند واین طایفه را مقتصدان میخوانند و واصلان این گروه اندک باشد قسم سیوم راه سایران حضرت صمدیت است که در فضای مدار ساحات لاهوتی باجنحهٔ جذبات عنایت لایزالی طیران میکنند و وصول این قوم در بدایت امر بیش از دیگران است در نهایت کار و این راه که اشرف طرق است مبنی است بر موت ارادی چنانکه رسول علیه السلام فرمود موتوا قبل ان تموتوا و ظهور آثار سعادت موتوا بر ده قاعده است قاعدهٔ اول توبه است و توبه باز گشتن بود بحضرت خداوندی باختیار چنانکه بمرگ باز گشتن بود بحضرت حق بی اختیار پس توبه بیرون آمدن بود از گناه و هرچه بنده را از حق باز دارد از مراتب دنیا و عقبی که آن عین گناه است و بر طالب واجب است از همه بیرون آمدن تا از هستی خود هم نیز

نظم

گر کلاه فقر خواهی بر سر | از خود و جمله جهان یکسر ببر
چارهٔ این چیست بیرون آمدن | وز وجود خویش بیرون آمدن
این کلاه بی سران است ای پسر | کی دهندت تا تو میناز ی بسر

قاعدهٔ دوم زهد است و حقیقت زهد بیرون آمدن بود از دنیا و آرزوهایکه تعلق بدان دارد از مال و جاه و ناموس باختیار چنانکه بمرگ از همه بیرون خواهد آمد بلکه حقیقت زهد آن است که از طلب درجات عقبی نیز بگذرد چنانکه از طلب لذات دنیای فانی گذشته که الدنیا حرام علی اهل الآخرة والآخرة حرام علی اهل الدنیا و هما حرامان علی اهل الله تعالی

نظم

زهر لذت که در هر دو جهانست | ترا در حضرت او بیش از آن است
چرا ترک دو عالم می نگردی | چو مشتاقان پی آن می نگردی
هر آنکو در نبازد هر دو عالم | نگردد در حریم خاص محرم

قاعدهٔ سیوم توکل است و حقیقت توکل بیرون آمدن بود از رویت وسایط و اسباب بکل اختیار چنانکه بمرگ از همه تعلقات و اسباب خروج خواهد کرد باضطرار اما خروجیکه باختیار بنده بود باعتماد کرم خداوندی موجب رضای خداوند و خروج ضروری بعد از مرگ بود متقرب عذاب و سخط و خشم بود نعوذ بالله منه و قاعدهٔ چهارم قناعت است و اصل قناعت بیرون آمدن بود از لباس آرزوهای نفسانی و تمتعات بهیمی چنانکه بمرگ از همه آرزوها جدا خواهد شد مگر آن مقدار که قوام اصل حیات بر آن است از ماکول و ملبوس و رعایت حد اعتدال در آن

نظم

گر ترا نانی و خرقانی بود | هر سر موئی تو سلطانی بود
آنچه اینجا احتیاج است آن مکن | وانچه آنجا بایدت درمان بکن

قاعدهٔ پنجم عزلت است و معنی عزلت بیرون آمدن بود از آمیزش خلق و خود را بر کناره داشتن از صحبت ایشان باختیار چنانکه بمرگ از همه جدا خواهد شد همچنین که اثر انقطاع اختیاری مالوف وی گردد مگر صحبت پیر کامل که مربی بود و متصرف تصرف در وی همچون تصرف پاک شوی در مرده تا نفس مرید را بآب ولایت از قطرات بیگانگی بشوید و آینهٔ دل وی را از زنگار غیریت پاک گرداند و اصل عزلت معزول کردن حواس است بالجملة یعنی باز داشتن چشم از دیدن و گوش را از شنیدن و زبان را از گفتن

زیرا که هر بدی و آفتی که بروح رسیده است هر حجابیکه ویرا از حضرت صمدیت محجوب کرده است همه آن
از روزنه حواس در آمده پس بواسطهٔ عزلت و بازداشتن حواس مدد نفس از دنیا و شیطان و معاونت هوا
از آرزوهای جسمانی منقطع میشود پس اوردی مسهل میدهد تا اصل مرض دفع میشود بعد زوال مرض حرارت غریزی
قوت میگردد جذب صحت میکند و همچنین پرهیز و تنقیه سالکان از عزلت است و مسهل وی دوام ذکر نظم

زخم خوردم روز و شب عمری دراز — تا بصد زاری در من کرد باز
تو بدین زودی بدین در چون رسی — در نخستین پایه بر سر چون رسی
تا نیاید درد این کارت پدید — قصهٔ این درد نتوانی شنید
در نگیرد دامنت این درد زود — گفتگوئی من ندارد هیچ سود
گر شود این درد دامن گیر تو — بر گشاید سر بسر زنجیر تو

قاعدهٔ ششم ذکر است و معنی ذکر بیرون آمدن بود از یاد غیر حق هر چه باشد باختیار چنانکه بمرگ از وجود
از یاد همه خروج خواهد کرد و حق جل و علا میفرماید واذکر ربک اذا نسیت و ذکر معجون معنویست مرکب از
نفی و اثبات تا بنفی که آن لا اله است مواد فاسده که مقوی نفس اماره است و مربی صفات وی از شهوات
حیوانی و اخلاق ذمیمهٔ نفسانی چون کبر و حقد و حسد و بخل و عجب و حرص و ریا و غیر آن که هر یک از ان
صفات بندی است از بندهای روح و بیماری دل است از خود دور می افکند و هوای میدان فضای دل را
که محل بارگاه کبریا و مطلع آفتاب فردانیت است از غبار حدوث ظلمت پاک گرداند و باثبات الا الله
تحصیل صحت دل و سلامتی وی از رذایل اخلاق و کسب زندگی بحیات طیبه میکند و بسطوات غلبات نور
وحدت ظلمات کثرت حدوث منهزم گردد تا پادشاه روح که خلیفهٔ حق است بر سر القان بشواهد حق
جمال و کمال خود را جلوه میدهد و زمین بدن بنور هدایت آن جمال منور میشود و سر یوم تبدل
الارض غیر الارض مشاهده افتد و رسوم وجود موهوم ذاکر در آفتاب وجود مذکور متلاشی حق گردد
و غبار ادبار وجود ذاکر منهزم شود جمال مذکور در عین ذاکر رو نماید و اشارت و هو معکم اینما کنتم
محقق گردد فاذا ابصرتنی ابصرته واذا ابصرته ابصرتنا

مثنوی

تا که باشد ذکر غیری در حساب — ذکر مولا باشد از تو در حجاب
تا بود یک ذره از هستی بجای — کفر باشد گر نهی در عشق پای
هر کرا آئینه باشد بادشاه — کفر باشد گر کند در خود نگاه
گر همه عالم ثواب تو بود — تا تو باشی آن عذاب تو بود
گر شوی چون خاک در ره پایمال — تا ابد آید بدست آری کمال
تا تو با خویشی عدو بینی همه — چون شوی فانی احد بینی همه

فی کتاب سلسلة الذهب در حث بر انگیختن بر مراقبه که عبارت است از نسیان روية المخلوق بدوام النظر
الی الخالق یا دوام النظر الی الخالق بنسیان روية المخلوق یعنی رونده راه میباید که دایما ناظر جناب
احدیت باشد و رقم نسیان و نیستی و فنا بر ناصیهٔ جمیع مخلوقات کشد

سر مقصود را مراقبه کن | نقد اوقات را محاسبه کن | باش در هر نفس ز اهل شعور
که بغفلت گذشت یا بحضور | هر که جز حق ز لوح دل بتراش | بگذر از خلق و جمله حق را باش
رخت همت بخطهٔ جان کش | بر رخ غیر خط نسیان کش | در همه شغل باش واقف دل
تا نگردی ز شغل خود شاغل | دل تو بیضهٔ الست ناسوتی | حامل شاهباز لاهوتی
گر از و تربیت نگیری باز | آید آن شاهباز در پرواز | ور تو در تربیت کنی تقصیر
گردد از این و آن فساد پذیر | تربیت چیست آنکه بی که و گاه | داریش از نظر بغیر نگاه

بگسلی خویش از هوا و هوس | روی او در خدای داری و بس

حضرت خواجهٔ بزرگ بهاء الحق والدین المعروف بنقشبند قدس سره میفرمودند که دوام مراقبه نادر است ازین طایفه اندکی که کسب کرده اند و بطریق حصول آن زیادتیم مخالفت نفس است سلسله

خواجه نقشبند بند کشای | نقش غیر از دل مرید زدای | گفت راهیکه حقشناس سپرد
پی بمقصود خویش ازان ره برد | دولت ورزش مراقبه بود | که بمقصد رسید ازان ره زود
دیگران کان طریق نسپرند | پی بمقصود دیرتر بردند | باشد آن راه مرد صاحب سر
لیک آمد دوام آن نادر | گر دلت را هوای آن ره خاست | مایهٔ کسب آن خلاف هواست
چون خلاف هوا کنی پیشه | برهی از هزار اندیشه | بر یک اندیشه مستقیم شوی

در حریم وفا مقیم شوی

قاعدهٔ هفتم توجه است و معنی توجه روی آوردن بود بحضرت صمدیت بهمگی خود و بیرون آمدن از جمیع دعاوی که سالک را بغیر حق خواند باختیار چنانکه بمرگ پس علو همت سالک آن اقتضا کند که گوشهٔ نظر بهیچ مطلوب غیر حق التفات نکند اگر مقامات همه پیغمبران بروی عرضه کنند نظر بران جمله نفکند و از حق بدان مشغول نشود سید الطایفه ابو القاسم جنید قدس سره میفرماید لو اقبل صدیق علی الله تعالی الف سنة ثم اعرض عنه لحظة فما فاته اکثر مما ناله فرمود که اگر سالکی صادق هزار سال در راه حق قدم زند پس یک لحظه از آنحضرت غافل ماند آن مقدار سعادت که دران لحظه از وی فوت شود بیشتر ازان بود که دران هزار سال حاصل کرده بود قاعدهٔ هشتم صبر است و حقیقت صبر بیرون آمدن بود از حظوظ نفسانی و حبس کردن نفس در محنت عبادات و ثبوت قدم بر بساط مجاهدات چنانکه بمرگ زیرا که اگر نفس اماره را در بوتهٔ مجاهدات تزکیه حاصل نکند بضرورت بعد از مرگ در بوتهٔ دوزخ بر الوان عذاب تحمل باید کرد پس هر آئینه تحمل بر محنت عبادات و صبر بر انقطاع نفس از مالوفات و محبوبات که موجب تصفیهٔ قلب و تزکیهٔ روح است اولیتر از صبر بر عذاب جاودان قاعدهٔ نهم مراقبه است و مراقبه چشم داشتن بود بحصول مطلوب و حقیقت مراقبه بیرون آمدن بود از حرکات و قوت خود باختیار چنانکه بمرگ و آرام گرفتن بعد از تصفیهٔ دل و تزکیهٔ نفس در انتظار انفتاح ابواب مواهب حضرت الهی و کمین داشتن بر رهگذر نسیم ریاح نفحات الطاف نامتناهی در میدان مودت قدم همت بر سر مرادات رانده در بحر احدیت غوطه ا پروانهٔ هستی بر شمع جلال احدیت زده بامداد قطع منازل کرده کلیم ادبار حجاب انداخته از خود بدر و پرداخته

بساط مجاهدات طی کرده و دلِ مرده را بانوار مشاهدات حی کرده سیئاتِ نفس بحسناتِ روح مبدل گشته از بدوگریخته در حلقهٔ عصمت آویخته انوار آفتاب صحرای قدم دیده از تاریکی تنگنای حدوث رمیده ذلک فضل الله یوتیه من یشآء والله ذو الفضل العظیم ؎

نظم

هر که او با همدمِ خود همسرست　　یکدم از ملک دو عالم خوشترست　　با خدای خویش دایم در حضور

چون شود دل تنگ با آن شمع نور　　گر تو خواهی تا شوی از اهل راز　　تا ابد منگر بسوی هیچ باز

زانکه گر جایی نظر خواهی فکند　　در کنار خویش سر خواهی فکند　　هر کرا آئینه باشد بادشاه

کفر باشد گر کند در خود نگاه　　گر گدای او شوی شاهت کند　　ورنه آگاه آگاهت کند

قاعده دهم رضاست و حقیقت رضا بیرون آمدن بود از رضای خود در رضای محبوب چنانکه مرگ یعنی انسلاخ محبت از صفت خود و ظاهر شدن بصفتِ خاص محبوب و اینمقام اعظم مقامات سالکان است زیراکه هر مطلوب از پس پرده حاصل شود لایق حوصله طالب باشد و سالک مبتدی در مقام مسکنت و حقارت است پس هر چه در طورِ خود خواهد حقیر بود و چون خواستِ خود از میانه بردارد کارِ عظیم باعظیم گزارد عطای نامتناهی یابد و اعطا ما لاعین رأت ولا اذن سمعت جز جناب کبریا را نشاید او من کان میتاً فاحییناه وجعلنا له نوراً یمشی به فی الناس کمن مثله فی الظلمات لیس بخارج منها میفرماید که ایراد این آیت اینجا بمنزلهٔ نتیجه ده گانه است و حاصلش این است آنکه بمیرد از ظلماتِ اوصاف نفسانی و حقارت شهوات حیوانی پس زنده گردانیم اورا بحیات جلالت و اوصاف ربانی و مخصوص گردانیم اورا بنوری از انوار سرادقات جناب قدوسی تا بدان از جناح نور حیات طیران میکند در فضای هوای لاهوتی و خورشید ذات او از مطلع ملکوت بر قبور اجداث مردگان مقبرهٔ غفلت و جهالت میتابد و هر یک را در بند انواع سلاسل و اغلال هموم تصاریف امور وهمی مشاهده کند و بالوانِ عذابِ عقاب حرص و حسد مبتلا بیند چگونه برابر او بود کسی که در تاریکی بیابان غفلت گمشده بود و جوی آب دل را در درخت شجرهٔ انسانی خشک گشته و بر شاخ اخلاص لطافتِ شکوفهٔ ایمان ندیده و از لذاتِ حلاوات و میوهٔ حکمت محروم ماند جعلنا الله و ایاکم ممن سعد بطاعته و فاز بمحبته انه قریبٌ مجیبٌ والحمد لله وحده والسلام علی من اتبع الهدی تمام شد این نسخهٔ متبرکهٔ امیریه و اگر کسی درینباب زیاده ازین توضیحی خواهد باید که شرح مولانا عبد الغفور لاری که برای آن رسالهٔ عربیه شیخ کبیر نوشته مطالعه کند و ایضاً ربع منجیات که در آخر کتاب احیاء العلوم است و متضمن کتاب کیمیاء سعادت است و رکن چهارم که در بیان ده قاعده است و ایضاً از معتمدان شنیده شد که از زمان شیخ جنید تا زمان حضرت شیخ کبیر قدس سرهما این سلسله را جنیدیه میگفتند بعد ازان بملاحظهٔ بزرگی شیخ کبیر کبرویه نام کردند تا زمان حضرت سید علی همدانی بعد ازان الی یومنا بعضے همدانیه میخوانند و بعضی هنوز اسم کبرویه بر و اطلاق میکنند والله اعلم فی خزانة الجلالی خدمت سید السادات نفع الله المسلمین بطول بقائه فرمود که دلی را که بکثرت گناه زنگ گرفته باشد درویشان آنرا بزمین اموات تمثیل کرده اند یعنی زمین را حقیقت موت نیست فاما چون از د کسی را نفع نباشد بمنزلهٔ مرده باشد و چون آبش دهند نباتهای گوناگون در وی روید حیاتی اورا حاصل

شود وہر کس ازان نفع گیرد دل مردم کہ بکثرتِ گناہ زنگ گرفتہ و بلذات وشہوات نفسانی مشغول شدہ و مسکن دیو وساوس گشتہ حکم موت پذیرفتہ حیاتِ او کالممات باشد قال اللہ تعالیٰ اوَمَن کانَ میتاً یعنے بکثرت شغل الدنیا فاحییناہ یعنے بذکر المولیٰ پرشما باد چنانچہ زمین اموات بآب احیا شود دل خویش را باستغفار و تصیقل کلمہ لا الٰہ الا اللہ روشن و زندہ گردانیدہ قال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم لکل شیٔ صقالۃ وصقالۃ القلب ذکر اللہ تعالیٰ محققان گفتہ اند موت بہوای نفس است وحیات بمحبت حق باموت بنکرہ است وحیات بمعرفت در کشف الاسرار آوردہ کہ حیات معرفت دیگر است وحیات بشریت دیگر عالمیان بحیات بشریت زندہ اند ودوستان بحیات معرفت روزی باشد کہ حیات بشریت بسر آید کل نفس ذائقۃ الموت وہرگز حیاتِ معرفت بسر نمی آید کہ فلنحیینہ حیوۃً طیبۃً ازینجاست کہ المومن حیٌّ فی الدارین

نظم

نمیرد ہر کرا جانش تو باشی | خوشا جانیکہ جانانش تو باشی

شاہ کرمانی قدس سرہ این آیت خود اومن کان میتاً فاحییناہ گفت نشان این حیات سہ چیز است از خلق عزلت و با حق خلوت و دوام ذکر بزبان و دل بزرگی ہمین معنے را نظم فرمود

رباعی

بر روی خلایق در صحبت مکشای | میباش بکلی متوجہ بخدای
غافل مشو از ذوق دل و ذکر زبان | تا زندۂ جاوید شوی در دو سرای

المتن اشارتی باجمال باسایر نسبتہای اُویسیہ آنحضرت صاحب کمال

ہمچنین در واقعہ ہر لحظہ از فضل خدا
صحبتش با اولیای اعظم و او قرشہ است

کسب کرد از ہریکی کیفیت ذکر و دعا
در رموز رہبری زین رو دی دانشور شدہ است

الشرح اَوقربا وقارتر کسب کردہ یعنے حاصل کرد این دو بیت مبنی است از انچہ حضرت مخدومی مد ظلہ در بعضی اوقات بہ نیت تحدیث نعمت و تائید عقیدت میفرمودند کہ حق سبحانہ وتعالیٰ بمحض فضل خود این دعاگوی را در اکثر از زمان طفولیت صوریہ ومعنویہ بازالی یومنا در منامات و واقعات بشرف صحبت اولیای سلف و خلف مشرف گردانیدہ تا ایشان گونہ گونہ تلقینات ذکر کردن وکیفیت دعا خواندن آموختند و بتربیت ہای حسنہ ارزانی فرمودند و من نیز بتوفیق حق در عمل کردن آن مبادرت و مداومت می نمودم تا نتایج بعضے ازان دیدم وحالا از شما کسی اہل آن تلقینات نمی بینیم و این چند یاریکہ ہستند از جہۃ کم ملازمت در سبق اولین ذکری و تعلیم نخستین دعای ماندہ اند و ایشان را گفتن آنچہ ہنوز مستعد آن نشدند مصلحت نیست تا ازین وظایف نخستین نتیجہ نہ بردارند و حوالہ و تلقین وظایف دیگر فایدہ نمی کند در شرح قصیدۂ فارضیہ میمیہ آوردہ است کہ مرشد کامل را کہ از بند نفس وہوا جستہ است و از قید حبالہ عجب و ریا باز رستہ میشاید بلکہ میباید کہ بحکم و اما بنعمۃ ربک فحدث با طالبان مستعد و مریدان مسترشد از برای تاکید رابطہ ارادت کہ واسطۂ ہر دولت و سعادت است فضل و کمال خود را عرض کند و حسن و جمال خود را جلوہ نماید بلکہ او خود میداند کہ آن فی الحقیقت کمال و جمال حضرت ذوالجلال والافضال است کہ بر مرآت وجود او تافتہ است و حقیقت خود را

باو متصف یافته پس عدّ آن کمال و عرض آن خیال بحقیقت حد کمال و عرض جمال حضرت حق باشد سبحانه ما اعلی شانه

رُباعی

گاهی که فتد بجانب خود نظرم | تا ظن نبری که من ز خود بهره ورم
در طلعت خود جمال حق می نگرم | و ز نسخهٔ خود کمال حق می شمرم

المتن اشارتی ببعضی اوراد و وظایف ظاہری آنحضرت

وردِ اعظم او که دعوائی است با یاسین بهم
گشته مُلهم کاسم اعظم جمله سرتاسر شدست

الشرح یعنی وردِ اعظم نامِ دعائی است که وِردِ آنحضرت بود و آن وِردیست که دعائی چند با سورهٔ فاتحة الکتاب با بعضی آیاتِ کریمه و اسماءِ عظیمه در چند موضع سورهٔ یاسین امتزاج یافته و مجموع اسم احتمال اسم اعظم داشتند در آن اوراد مراراً کثیراً خوانده میشود و مشایخ طریقت شطار و کبرای حقیقت مدار این را وردِ اعظم نامیدند در رفع درجات و دفع مهمات و قضای سایر حاجات تجربه کردند و باقی فضایل آن در اسناد و تفصیل خاصیات آن مطالعه باید نمود الغرض روزی در وقت خواندن این ورد مجرب البرکات در خاطر حضرت شیخ ممدوح مدظله خطور کرد که الحمد لله که این وردِ اعظم مشتمل بر اسم اعظم است فی الحال الهام شنید که گوینده میگفت چه جای اشتمال بر اسم بلکه سراسر همه اسم اعظم است از روی خاصیت و برکت و این ورد را علی الدوام بی ناغه در آخر شب میخواندند گاهی بعد از نماز صبح و در بعضی اوقات زیاده از یکبار نیز تکرار میفرمایند و این وردِ ایشان را حواله از پیر روشن ضمیر خود بندگی سید جمال الدین البخاری است قدس سره و از بعضی مشایخ شطار و از خواجه خضر علیه السلام نیز رخصت خواندن یافته اند و جمعی از مریدان خود را که آنحضرت حواله فرمودند برکت حوالیت ایشان با وجود اشتغال کثیره در سفر و حضر علی الدوام بر خواندن آن توفیق یافتند و مییابند و بطفیل آنحضرت از ان وردِ کثیر البرکات فایده ها میگیرند و بمدد ایشان از آفات نگهداشته میشوند هر چند که شرایط آن از امر خوردن و پوشیدن در بعضی اوقات مرعی نمی دارند ✦

المتن

قاری این ورد بود و دید با باحید رش
کز دهانش هر نفس پران یکی کبتر شدست

الشرح این بیت مشیر است بآنکه روزی حضرت شیخ بارکت مدظله در خواندن این ورد مشغول بودند باباحیدر ساکن تیله موله که صاحب جذبه و اہل کشف ہست بگوشه نشسته بود چنان میدید که هر نفس از دهان مبارک جناب ایشان می برآید کبوتری میشد و بر آسمان میرفت تا با تمام رسانیدند همین حال بود فقیر چون استفسار این معنی از آنحضرت کردم فرمودند که تفسیر آیهٔ کریمه الیه یصعد الکلم الطیب شنیده و در حدیث مصطفی ندیده که فرموده هر کلمه که در و ثواب است چون بدر آید از دهان بندهٔ مومن حق سبحانه او را مرغی سازد که نام آن مرغ همین کلمه است مثلاً اگر سبحان الله گوید مرغی شود که نام او سبحان الله باشد و آن مرغ همیشه ثنای حق سبحانه میگوید و ثواب آن آن گوینده را باشد

چنانچه در شرح اوراد فتحیه مذکور است که روزی شخصی در دریائی فتاد بسی دست و پای زد و سعی بلیغ
نمود که خود را بکنار دریا رساند نتوانست درآنوقت این کلمه بر زبانش بگذشت ذلک تقدیر العزیز العلیم
این است تقدیر خداوند غالب و قادر چون این کلمه بر زبانش بگذشت فی الحال دید که مرغی رسید و چنگ در وی
زد و او را بر کنار دریا نهاد و خود دور تر نشست آن شخص در آن حال پرسید که تو چه مرغی آن مرغ گفت
ذلک تقدیر العزیز العلیم در نفحات الانس آورده است که شیخ محی الدین عربی رح گفت که روزی بزیارت
فاطمه بنت المثنی رضی الله عنها رفتم در میان آنکه ما پیش وی نشسته بودیم زنی در آمد و شهری را
نام برد که شوهر من انجا رفته و داعیه داشته است که زن دیگر بکند گفتم میخواهی که باز آید گفت آری
روی بفاطمه کردم گفتم ای مادر می شنوی که چه می گوید گفت تو چه میخواهی گفتم قضای حاجت وی و حاجت
وی آنست که شوی این زن بباید گفت سمعاً و طاعةً فاتحة الکتاب میفرستم و ویرا وصیت میکنم که
شوهر این زن بیار فاتحه را خواندن گرفت و من هم با وی خواندم و دانستم که از قرائت سورهٔ فاتحه صورتی چه
انشا کرد و ویرا فرستاد در وقت فرستادن گفت ای فاتحة الکتاب میروی بفلان شهر شوی این زن را
می بینی و برامی گذاری تا می آری شیخ میگوید که از فرستادن فاتحه تا آمدن شوهرش پیش از ان فرصت نشد
که قطع آن مسافت توان کرد والله اعلم کبتر نیز بمعنی کبوتر آمده اگر معلوم کسی نشده باشد باری بزبان
کشمیری مشهور است پس بنا برین ضرورت قافیه همان اختیار کرده شد و فی مفتاح الجنان مردی
بود که پیوسته مسبعات عشر بخواندی وقتی در راهی میرفت طایفهٔ رهزنان بر خاستند تا او را هلاک کنند
درین میان ده سوار پیدا شدند هر ده سر برهنه بودند این مرد از ایشان پرسید که شما کیانید ایشان
گفتند که ما مسبعات عشریم یعنی آن ده دعائیم که هر صباح هفتگان بار میخوانی این مرد گفت سر برهنه
چرائید گفتند در اول آن بسم الله نمیگوئی ٭

المتن

هست فردش هم دعای حرز مونس اولیا
هر نبی و هر ولی از خواندنش موزر شد است

الشرح

موزر تقویت داده شده و مدد کرده شده اسم مفعول است از آزره که در آخر سورهٔ فتح
واقع شد و اخفش گفته که آن افعل است بمعنی قوت پس بدانکه بمصراع دوم اشارتست ببعضی فضایل این دعا
چنانکه در بیان خاصیت آن ذکر کرده اند این دعا بر عمامهٔ خلیل ع و در تعویذ یوسف صدیق ع و در لوح موسی
کلیم الله ع و در مهد عیسی روح الله ع و بر خاتم سلیمان ع و بر مهر محمد مصطفی ص و بر قبضهٔ ذو الفقار امیر المومنین
علی کرم الله وجهه و بر تعویذ حسنین رض بود علماء دین معتقد این دعا بودند و این دعا را حرز مونس اولیا
گویند هر کسیکه چیزی یافت یا بجائی رسید از بسیاری خواندن این دعا بود و باقی خصایل در اسناد
باید دید و این دعا نیز از شیخ ارادت مذکور حواله دارند بعد هر فریضه بعد تهجد و چاشت اگر ضرورت
باشد یکیک بار والا بیشمار میخوانند و میفرمودند که اگر کسی این دعا را مداومت کند رجال الغیب همیشه
مونس و همدم او میباشند والله اعلم ٭

المتن

گشته ورد دوام اوراد حرز حزب البحر هم
گرمی و تاثیر آن مشهور هر شهر شد است

الشرح مشهر جای شهرت اسم مکان است قیاس از شهر شهیر مضموم العین مراد از مشهر اینجا مجالس
مشایخ اهل دعوت و محافل شیوخ ارادت و بیعت است و نسخهای فضایل آن بسیار است در یک نسخه
مسطور است که روایت میکند حضرت امیر المومنین ابو بکر الصدیق رضی الله عنه که روزی حضرت رسالت
در مسجد مدینه نشسته بودند مهتر جبریل امین پیک حضرت رب العالمین شادان و خندان بیامد
حضرت رسول صلعم فرمود که ای اخی جبریل امروز ترا اینک شادان می بینم گفت یا رسول الله خدا تعالی
مر ترا و امتان ترا دعای حزب البحر هدیه فرستاد که هیچ پیغمبر را نفرستاده بود یا محمد هر که از امتان تو این
دعا بخواند مقصود دینی و دنیاوی وی حاصل گردد ابید عا را چهل خاصیت است تا آخر فی رسالة اخری
این حزب البحر را در مراقبه حضرت امیر المومنین علی کرم الله وجهه دریافتند و حضرت شیخ ابو الحسن برا بجهة
رفع صاعقه طوفان آب اجازت فرمودند از این جهت بحزب البحر موسوم شد و فی رسالة اخری بدانکه
مقتدای انام امام عالی مقام موفق بعنایات لایزالی سید ابو الحسن علی الشریف الحسینی المغربی الشاذلی
قدس سره چون در دریای مغرب در کشتی نزول اجلال فرمود کشتی در گرداب مخاطره افتاد و کشتیبانان
و جمعی که با آن بزرگوار بودند قطع امید از حیات خود کردند و غافل گشتند از انکه چنان سفینه نجاتی
در کشتی همجلیس ایشان است که ناگاه بران سید نامدار مبدا فیاض این کلمات تامات کثیر البرکات
فایض شد و این در شهوار را از بحر لطف بر بساط ظهور افکند و آن طایفه را هم تعلیم فرمود و برکات این
حزب البحر ایشان از خلاصی و مناصی روی نمود بدین سبب حزب البحر تسمیه یافت و جمعی کثیر از مشایخ
او را احزاب کبار گویند در قعر این بحر غواصی نمودند لاجرم لآلی شریفه و جواهر لطیفه بدست آوردند
از برای جمیع مهمات دینی و دنیوی مجرب است وصیت کرده اند که از ناجنس مخفی دارند و از اغیار
مختفی معلوم باد که حضرت شیخ ممدوح را اولاً درین دعای بزرگوار رخصت خواندن و اجازت خوانیت
از بعضی خلفای مشایخ چشتیه رسید بود بعد از ان از خانوادهٔ مبارکه گیلانیه و شطاریه خصوصاً
از بعضی تابعان سند اهل دعوت متاخرین حاجی بهاء الدین یزدی نیز یافتند قدس الله تعالی
اسرارهم و افاض علینا برکتهم و برهم +

المتن

چون که با امر مشایخ هست هفت آیات خوان
در حصار آهنین حفظ حق محصر شد است

الشرح محصر باز داشته شده و گرد کرده شده اسم مفعول است از احصار که بمعنی باز داشتن
است و بمصرع دوم اشارت است بآنکه در آداب خواندن آن آیات نوشته اند که آیت هفتم بخواند
و بر هفت اندام خود بدمد و بگوید الٰهی جملگی بدان و بدگویان و بداندیشان و ظالمان و دشمنان در عالم
بستم دست و زبان ایشان بحق لا اله الا الله و مهر کردم بنام محمد الرسول الله و بحق کهیعص و
بحق حمعسق و بحق این آیات کلام مجید و صلی الله علی خیر خلقه محمد و آله و اصحابه اجمعین و دل چنان قوی

گردد که گوئی در هفت حصار آهنین است بتوفیق الله تعالی و مصراع اول که خواننده این آیات
با مر مشایخ است اشارتست بآنکه اگر کسی بهوای نفس خود خواند چندان فایده نکند و اکثر آن است
که توفیق مداومت هم نیابد والله اعلم

المتن

دید جمعی ز اولیا حرز یمانی خوان شبی
هم با یشان خواند و با آن خواندنش از بر شد است

الشرح

از بر یاد این بیت مومی الیه است بآنچه آنحضرت میفرمودند که در اوایل ایام سلوک شبی
در واقعه دیدم که جمعی از اولیاء الله جائی نشسته دعائی میخواندند و مرا هم بشفقت تمام فرمودند که
این دعا حرز یمانی است که آنرا دعای سیفی نیز میگویند در خواندن آن خاصیات بسیار است تو هم
باذن ما هر روز خوانده باش من گفتم من این دعا ناخوانده که نسخه آن هم ندارم چگونه خواهم خواند
ایشان فرمودند که درین مجلس با ما همکلام شده تو نیز بخوان تا بمشیت حق تعالی از تاثیر صحبت ما
در تو یاد ماند و ایضاً علامت صدق واقعه تو آن است که فردا شخصی پیش تو همین دعا خواهد آورد ولیکن
دران چند جا غلط مخالف قرات است که موافق قرات ما مخالف خواهی یافت پس چون هشیار شدم
آن دعا یاد مانده بود و بهمان روز مردی از آشنایان من در حجره در آمد یک جزوی پیش من نهاد گفت
این دعائی است که مارا طاقت و فرصت خواندن نیست شما طالب حقید این نوع چیزها سزاوار خواندن
شماست و رضای من در آن است که این دعا پیش شما باشد پس قبول کردم چون بکشادم همان دعای
شبانه بوده است ما چند غلطی هم شکر خداوند تعالی بجا آوردم و در خواندن مدتی مشغولی نمودم تا حدیکه بعضی
خاصیات آن معاینه شدن گرفت اما چون بعد ازان بشرف ارادت و بیعت حضرت شیخی و مخدومی
و مرشدی بندگی سید جمال الدین قدس سره مشرف شدم ایشان از راه باطن بر آن واقف شده
و بر قصور قرات آن مراد در سلوک اطلاع یافته ازان منع کرده فرمودند که در ذکر بسیاری مشغولی
نمای که ترقی سالک در همین است و چون از ذکر در خود کسالتی یابی این ورد اعظم را که اکثر او آیات
قرآنی است و مارا از مشایخ خود معنعن رسیده و مارا ملک شده بحواله ما خوانده باش که در و برکات بسیار
خواهی دید دیگر در آن وقت دعای شیخ هم میخواندم ازان نیز باز داشتند و فرمودند که اگر هوس
دعائی بعد از هر نماز فریضه باشد دعای مونس اولیا باید خواند و ایضاً چهل اسم هم دران زمان
بسیار میخواندم تا حدی که بعضی اسما ملک شده بودند ازان نیز مانع شده ترغیب بذکر کردند و می
فرمودند که از عزایم و طلسمات خواندن طالب مطلب اعلی را همت پست میشود و بسبب حصول شهرت
مال و جاه دنیوی گردد که همان موجب بعد و خسران اخروست اعاذنا الله من ذلک آری حسنات
الابرار سیات المقربین مبنی از چنین معنی است

المتن

حلقه کرده قاری اوراد فتحیه بشوق
اولیا بسیار مشهودش بشیراسر شد است

الشرح

شیر اسر نام حوض کلانی است که در پای کوهی از کوه های خویه ما واقع شده

وآب آن سفید میباشد در تابستان هوای آن خوش میباشد المقصود حضرت مخدومی مدظله میفرمودند که
در خواندن اوراد فتحیه رخصت عام است خصوصاً کشمیریانرا از برای آنکه چون جامع این اوراد حضرت امیر کبیر
سید علی همدانی اینجا تشریف آورده از بعضی مردم اینجائی راضی شده فرمودند که میباید که این اوراد درین دیار
عام میخوانند ازان باز از خلفای ایشان بیگانگان طریقت را از درآمدن در حلقهٔ اوراد منع معلوم نشد
پس معلوم شد که خواندن آن موقوف بر اذن نیست بلکه بر مجرد اعتقاد مشایخان است معهذا اگر اذنی از محققی
در ظاهر یا اشارتی در باطن باشد نورٌ علی نور خواهد بود الغرض ما نیز بهمین اعتقاد بعد از نماز بامداد در خواندن
این اوراد مداومت مینمودیم تا اتفاقاً وقتیکه بشیر امیر کبیر رفته بودم بعد از ادای نماز بامداد بجماعتی اصحاب
خود مشغول باین اوراد بودیم می بینیم که جماعتی از رجال غیب و ملایک ارض حلقهٔ بی فرجه کرده نشسته باشتیاق
تمام وبسرعت تمام همین اوراد فتحیه را میخوانند بعد فراغ آن توجه بما نموده تبسم کنان فرمودند که در کارهای
بنی آدم این مقدار چه سستی است تا شما یکبار خواندید چند صد بار ادا کردیم غالباً غرض ایشان مکرر خواندن
این اوراد بوده است والله اعلم و یکی از معتقدان همدانیه این اوراد فتحیه را شرحی فارسی نوشته بر سبیل تبرک
از افتتاح شریفش کلمهٔ چند که مبنی از بعضی فضایل آن اوراد و مدح مؤلف و وجه تسمیه اش بفتحیه بود ایراد
کرده میشود ÷ بسم الله الرحمن الرحیم الحمد للفتاح الذی فتح علی المستفتحین ابواب الفتوح وجعل الاوراد
الفتحیة ازواداً للراکبین علی النفس المجموح والصلوٰة والسلام علی محمد سید اهل الارشاد وعلی آله واصحابه الداعین
الی سبیل الرشاد اما بعد میگوید سالک بادیهٔ پریشانی و ساکن زاویهٔ حیرانی محب طریق جنید و سری احقر
عباد جعفری عفی الله عنه که اوراد فتحیه که منسوب است بحضرت قطب الاقطاب و سلطان اولی الالباب و آن
آفتاب آسمان هدایت و آن دُرّ دریای درایت و آن مقتدای حقانی و آن مرشد صمدانی حضرت امیر
سید علی همدانی قدس سره وافاض علینا برّه اورادیست کثیر البرکات عظیم الخاصیات و آیات بینات حضرت
صمدیت و احادیث صحیحه حضرت مصطفویه صلی الله علیه وسلم مشاهدیست صادق و برهانی است
ناطق بر جزالت حال کلمات طیبات او چنانکه وقت تفسیر این کلمات شواهد بینات ذکر کرده آید و دلیل
فضیلت و برهان عظمت او همین بس که بصحت پیوسته که هر کلمه از کلمات زاکیات او سبب فتح پیری
از پیران طریقت بوده قدست اسرارهم که بران مداومت می نموده و فتح خود را دران یافته و وجه تسمیهٔ او
بفتحیه نیز همین است و این ضعیف گوید ÷

نظم

هر که با ذکر خدا انس بگیرد شب و روز — گر بود مردهٔ صد ساله که روحش بخشد
هر که در فاتحهٔ روز بفتحیه شتافت — هیچ شک نیست که فتاح فتوحش بخشد

و این کمینه وقتی حاضر بود که در حلقهٔ اوراد قطب الاقطاب فی الآفاق و آن مقتدای باستحقاق و آن
مقبول ارباب انتباه و آن مقبول اله شیخ عماد الدین فضل الله قدس الله سره العزیز بناگاه از ان مست
بادهٔ عرفانی و محرم اسرار رحمانی صیحهٔ عجیب واقع شد و صاعقهٔ مهیب بوجود آمد چون بعد از اوراد سبب
آن پرسیده شد فرمودند که اینچنین معلوم شد که بجهة هر جماعتی از کلمات این اوراد جمعی از ملایکه
تعیین یافته که چون قاریان اوراد بآن کلمات رسند آن جمع از ملایکه با آن قاریان موافقت کرده

مددگاری کنند چون ملایکه با قاریان خواندن گرفتند حالت عجیب دست داد واین صیحه ازان جهت بود واز جمله اخبار که دال است بر فضیلت ذکر بعد از نماز بامداد تا بر آمدن آفتاب این حدیث است که در سنن ابوداؤد وارد شده وگفت پیغمبر صلی الله علیه وسلم هر آینه بنشینم با جماعتیکه یاد کنند خدایتعالی عز وجل از نماز بامداد تا بر آمدن آفتاب دوست تر است نزد من ازینکه آزاد کنم کسی چهار کس از فرزندان اسمعیل ونیز در سنن ترمذی آمده که گفت پیغمبر صلی الله علیه وسلم که هر که بگذارد نماز بامداد در جماعت بعد ازان بگذارد دو رکعت نماز باشد اورا ثواب حج وعمرہ تامه تامه تامه ودر صحیح مسلم آمده که نشینند با قومیکه یاد کنند خدایرا سبحانه مگر اینکه احاطه کنند ایشانرا ملایکه فرو گیرند برحمت وفرود آید برایشان سکینه یعنے ثبات وقرار دل ویاد کند ایشانرا حق سبحانه در جماعتیکه نزد پروردگارند

المتن

بعد خفتن هم بخوان اوراد فتحیه بصدق
بامریدان زاولیاش این امر هم بکمر شد است

الشرح

درین بیت ایمائی است بآنکه وقتی در مسجد قریهٔ نادل بودیم که آنحضرت بابرکت مد ظله بعد ادای خفتن بحاضران جماعت که بعضے خادمان ساکنان آن دیه بودند فرمودند که بیائید تا اوراد فتحیه باهم بخوانیم که همین ساعت بعضی از اولیاء الله امر کردند که بحاضران بگوئید که بعد از نماز خفتن نیز اوراد فتحیه خوانده باشید آن تمام شب شامل حال ایشان باشد وایشانرا از غافلان ننویسند وخود نیز خوانده باشید فی الحال همه قبول کرده شروع در خواندن نمودند صباح آنحضرت از یاران پرسیدند که امشب هیچکس از شما چیزی دیده است خدمت علی صوفی پیش آمده تقریر کرد که مردی خوان کلانی پر از حلوای پشمک لطیف آورده پیش شما نهاد وشما بحاضران مجلس قسمت کرده دادید فرمودند که صورت معنوی اوراد فتحیه بود که شب بحضار مجلس فرموده آمد +

المتن

بعد هر فرضی بخوان ختم معین از قرآن
از مشایخ بارها این امر را مامور شد است

الشرح

وآن ختم این است که سورهٔ فاتحه یکبار واین آیت ها که در خبر مشهور مسطور میشود وسورهٔ یسین وسورهٔ فتح وسورهٔ تبارک وسورهٔ مزمل وسورهٔ نبا هر یکی یکان بار وچند سوره از قصار مفصل وسورهٔ اخلاص ۳ بار ومعوذتین یکبار وبعد از فجر گاهی مجرد پس یکبار وراے آنچه در ورد اعظم موذی میشود و ۳ بار سورهٔ فجر زیاده کنند وگاهی سورهٔ فتح نیز بعد از ظهر ممزوج واین وظیفه گردانند میخوانند بعد از شام سورهٔ فاتحه وسورهٔ فجر هر یکی یکان بار متلو میفرمایند بعد از نماز صبح وبعد از نماز عصر سبحان عشر خواندن لازم میدارند وآن خبر موعود این است که نقل است از ترجمان الصلوة که در خبر مشهور مے آید که خدایتعالی گفت بعزت وجلال من وبزرگی وشان وبلندی فرمان من که هیچ بنده مومن نیست که سورهٔ فاتحه واین آیت ها را یکان بار بخواند پس هر نماز الا که هفتاد بار هر روز برحمت در و نظر بکنم وهفتاد هزار حاجت او روا کنم در دار الجلال خلد که وعده گاه دیدار است ساکن گردانم با همه گناهان که بر و باشد یعنی چون پنج وقت فرض بشرط آن بگذارد واین آیت ها بخواند

اگرچه او خود را از گناهگاران پندارد و آنهمه از و کفایت شده باشد و آن آیتها این است سورهٔ فاتحه بالتسمیه و آیة الکرسی تا خالدون و آمن الرسول تا آخر سوره و آیهٔ شهد الله انه لا اله الا هو تا عزیز الحکیم و آیهٔ قل اللهم مالک الملک تا قدیر معلوم باد که حضرت شیخی مد ظله چند گاه همین آیات مجرد از اسماء و دعوات که در اوراد شیخ بهاء الدین و در اوراد عصریه امیریه با این القاب یافته میخواندند و در اوایل فقیر نیز در خواندن این آیات بهمین دستور از ایشان مامور بودم بعد از ان وقتی فرمودند که اشارت از مشایخ رسید که این آیات متصل اسمای مبارکه بر موافقت اوراد عصریه امیریه بعد از هر فرض خوانده باشید من بعد همین کیفیت بخوانید و بعضے مخلصان نیز بهمین طریق و فضایل قرائت سوره باقیه مذکورات در کتب احادیث و در فضایل قرآن میتوان یافت اگر کسی را هوس شنودن باشد و مامر اسم مکان است قیاس از امر یامر بضم عین مستقبل یعنی جای فرود آمدن امر مشایخ چنانکه بزرگی گفته کع

مهبط وحی خداست جان محمد

یعنی محل فرود آمدن وحی است جان محمد مصطفے صلے الله علیه وسلم +

المتن

فیضش از چندین نسب هم مخلصانش را از انست

بیشتر فیض و ترقی گر عمل اندر شد است

نور شیخان بیشتر هر چند ره روشنتر است

صادق اینجا شیخ سمنانی بما بشر شد است

الشرح

اندر کمتر و اندک نیز اسم تفضیل است از ندر که بمعنی قلیل نسب جمع نسبت است و این بیت مانند نتیجه است بیان نسبتها را بقید چندین نسب اشارتست به نسبتهای مذکوره ظاهرًا مثل نسبت ارادت و بیعت بعض مشایخ خانوادهٔ قطب عالم حضرت مخدوم جهانیان قدس سره که جامع نسبتهای هر چهار ده خانواده است و باطنًا مثل نسبتهای اویسیه تفصیلاً مثل نسبت خضر و نسبت عیسیٰ و نسبت پیغمبر ما و نسبت شیخ نجم الدین کبری قدس سره و اجمالاً مثل نسبتهای غیر معینه اینهمه صریحًا ذکر یافته اما ضمنًا مثل نسبتهائیکه در ضمن حوالیت و اجازت بعضے ادعیه حاصل شده چنانکه در وقت شرح حرز حزب البحر اشارت رفته به نسبت چشتیه و گیلانیه و شطاریه و غیر ذلک و در خواندن اوراد فتحیه نسبت همدانیه و مانند آن پس محصل معنے بیتین چون فیض و مدد آنحضرت از چندین نسبتهای مذکوره ظاهرًا و باطنًا و تفصیلاً و اجمالاً و صریحًا رسنده است پس از ینجا بواسطهٔ او مخلصان و مریدان او را نیز فیض و ترقی بسیار حاصل است اگرچه بواسطهٔ موانع کثیره عمل ایشان بر فرموده او کمتر واقع است آری اینجا صادق و راست آمده بوجه احسن آنچه شیخ علاء الدوله سمنانی بآن بشارت داده بود که هر چند نور شیخان بیشتر بود راه روشنتر بود چه راه غیب فتح بی نور مشایخ میسر نیست و ایضًا پوشیده نماند که هر شیخی بمقتضای کل حزب بما لدیهم فرحون گفته اند که این طریقه ما اقرب طرق است و آن قولی و اعتقادی و ادعای پیش نیست اما برار باب لباب ظاهر است این باب روشن است که همین قول درین دو بیت ادا گشته ولیکن بوجهی ابلغ و این وجه بیانی مدلل و مبرهن است ... موده

قول شیخ سمنانی آن است که در اقبالیه مذکور است که روزی حضرت شیخ علاء الدوله سمنانی قدس سره اخی علی مصری را فرموده که احوال درویشان که مصاحب تو آمده اند تو به پرست او عرضه میداشت که مرا استعداد آن نیست و عذری میگفت شیخ فرمود که نه واسطه تو در میانجی می باید و این اخی علی مصری شیخی بود در ملک شام و روم مشار الیه و چندین مریدان بر وی جمع شد اما چون مردی منصف بود جمعی مریدان خود را که مستعد بودند گفت اگر شما طالب حقید من نیز طالبم مرشدی نیافتم که پیش او تعلیم سلوک کنم اکنون در واقعه مرا نمودند و در شهادت نیز می شنوم که در خراسان مرشدی مکمل است برخیزید تا برویم و با آنکه مردمان ما را شیخ میدانند خود را خواب خرگوش ندهیم و روزی چند بخدمت آن شیخ قیام نمائیم و سلوک کنیم و در خود چیزی پیدا کنیم از آنچه خلق می پندارند القصه بنا برین قضیه آمد و در حلقه مریدان شیخ داخل شد با جمعی از اصحاب خود شیخ فرمود که آن دولت تو بود بعد از ین ارادت من است واسطه تو در میان ایشان را شود که چه بنزدیک من میان شیخ و حضرت مصطفی صلعم هر چند خرقه بیشتر به رشته تر و سلوک آسان تر بر خلاف اسناد حدیث که آنجا هر چند واسطه کمتر حدیث صحیح تر چه آنجا که خبر است هر چند واسطه بیشتر بود چه راه غیب به فلق بی نور مشایخ میسر نیست و سنت الهی خود این است که در وسایط خاصیتی نهاده است هر چند در تکمیل چیزی واسطه بیشتر آن چیز بکمال تر باشد نمی بینی که درختی که در کوه بیواسطه رسته است میوه او چنان لطیف نیست که درختی که بواسطه باغبان رسته باشد و باز چون واسطه زیاده شود درخت را بر درخت دیگر وصل کنند میوه لذیذ تر و لطیف تر گردد ؛ المتن اشارت تسمیه چند نوع ذکر موظفه آنحضرت و تنبیه بر انواع بسیار آن باجمال ؛

مغز سر از آتش گرمی ذکر چار ضرب
سوختش زان مبتلا اکثر بدرد سر شد است

الشرح

این بیت مشعر بآن است که آنحضرت میفرمودند اینهمه درد سر من که اطبا از معالجه آن عاجزند بواسطه آن تواند بود که در جوانی از کثرت ریاضت و حرارت ذکر مغز سر من گداخته زیرا که اکثر اوقات ذکر چهار ضربی دم گرفته بقوت تمام میکردم باین صفت که گاه بودی که در اثنای ذکر بر کاسه سر چنان زخم رسیدی که در خیال من افتادی که کاسه سر جدا شده بر زمین افتاده باشد و من توجه قطع آن نمیکردم به نیت آنکه اگر درین مجاهده جان سپرده شود شهید خواهم شد چه سعادت بهتر ازین باشد و این یک دو دم از حیات باقی مانده است در همین ذکر و توجه صرف خواهم کرد بعد اتمام وظیفه معهوده چون هشیار میشدم برای تفحص احوال سر دست بر سر میبردم چون آنرا بحال خود میافتم شکر می گفتم که باری باین وسوسه توجه بریده نشد و در وظیفه نقصان نیفتاد در رساله لطیفه غیبیه آورده است که چون مرشد مرید خود را باخود در خلوت بنشاند بگوید تا مربع نشیند و دو دست خود را بدو زانوی خود نهد و بر انگشت پای راست بر رگ کیماس نهد کیماس رگی است که مربوط بباطن قلب است چون قوت بر آن رگ برسد در باطن حرارت پیدا آید

وبالا ذکر رفت که حرارتِ باطن موجب تصفیهٔ قلب است بعد ازان بر حسب استعداد و صلاحیت مرید
ارادهٔ تلقین فرماید پس بچهار ضرب او را ذکر فرماید بدانکه سه ضرب اشارتست بر نفی خواطر ثلثه خطرهٔ شیطانی
و خطرهٔ نفسانی و خطرهٔ ملکی و چهارم ضرب برای اثبات خطرهٔ رحمانی است اینجا باید دانست که سایر البیت
از خواص و عوام بر چهار قسم اند عشاق شطار و زهاد ابرار و صلحای اخیار و فساق اشرار اما فساق اشرار
مولعند بشهوات محرمات و لذاتِ مشروعات که از خطراتِ شیطانی است اما صلحای اخیار طاعات و
عبادات بجا آرند لیکن از حظوظ مباحات فارغ نباشند که آن خطرات نفسانیه است اما زهاد ابرار را کلاً
و جملاً روی بآخرت باشد راهِ راحت بر خود بسته اند و طریق تناول لذات نیل مراداتِ عاجله از
مشروعات و محظوظات مسدود ساخته اند جز بطاعت و عبادت و ریاضت مجاهده کار ندارند که از
خطرات ملکیه است اما عشاق شطار از زهادت پرهیزند و از ریاضت بگریزند و بسلوک و عبور ره برند
و کشف و کرامات بجوی نخرند از گفتار ایشان است ؛

نظم

هر که او از کشف خود گوید سخن | کشف او را کفش کن بر سر بزن
آنکه باشد از کراماتهاش لاف | سگ شمارندش که گوید عاف عاف
وانکه این کس را خریدار است و یار | او خریدار است لیکن خر سوار
هان و هان غافل مباش و باخود آی | چون بخود آئی تو باشی با خدای

اما عبادات موکدات بجا آرند و نوافل ظاهر را اهتمام ننمایند و از رسوم خلق محترز باشند آری
انما تبین الحق عند اضمحلال الرسوم کسے گفته است ؛ رباعی

تا بتکده و مناره ویران نشود | احوال قلندری بسامان نشود
تا ایمان کفر و کفر ایمان نشود | یک بندهٔ حق بحق مسلمان نشود

و بکسوتی معروف و لباسی معهود و غذائی معین مقید نشوند تقیید بچیزی درین مذهب عین ضلالت است
والتفات بتحسین و تقبیح خلق عینِ بطالت است حاصل آنست که مذهب و ملت این طایفه التوجه الی الله
والاعراض عما سوی الله هست و این خطرهٔ سبحانی گویند دایما در پردهٔ نور باشند و غرق دریای
حضور از همه قید ها رهیده اند و از همه بند ها گسسته جز یک قید دیگر نمانده که الله ولا سواه المقصود
هر که بچیزی مقید شد و در جستجوی آن ماند معبود و مقصود و مطلوب وی همان چیز باشد بنابران
گفته اند هر چه در بند آنی بندهٔ آنی چه ابرار و چه اخیار و چه اشرار پس آنکس که ازین هر سه مشرب عبور
کرده باشد و از قید هر خطره وارهیده باشد وی بتحقیق ذکر نفی و اثبات تواند گفتن بضرب
اول که مقابلهٔ دل است بر زانوی چپ اشارت کند بر نفی خطرهٔ شیطانی زیرا که مقر و مقام
شیطانی طرف چپ است و بضرب دوم که بر زانوی راست اشاره کند نفی خطرهٔ نفسانی که همیشه میان
نفس و شیطان مقابله است و بضرب سوم که بدوش راست است که آن مجلس کاتب خیر است
اشارت کند بر نفی خطرهٔ ملکی و چون بضربات ثلثه نفی خطرهٔ ثلثه کرد بضرب چهارم که در دوی نزد
در فضای دل است و مقرون بکلمهٔ اثبات است اشارت کند بر اثبات نسبت آن صفت که در

حالت نفی منفی کرده است بذات قدیم باریتعالی واین چهار ضرب گفتن جز تبلقین مرشد وادامت عمل برحسب تلقین سست نباید بدانکه بعضی کلیات اعمال در قلم آمد وجزئیات تعلق بوقت ارشاد دارد تاکدام زکی القلب طاهر السر مخلص العمل سعید الازل باشد که بصدق توجه واخلاص باطن او موجب افشاء اسرار کرد ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم اگر سایلی سوال کند از کلام سابق چنین مفهوم میشد که هرکسکه از سه مشرب ترقی کرده است او ذکر نفی واثبات تواند گفتن پس مبتدیرا چگونه تلقین کنند جواب گوئیم که بالا ذکر نفی واثبات رفته است که بتحقیق جز منتهی این ذکر نتواند اما مبتدی بتقلید میگوید مرشد او را تلقین میکند که این ذکر را مقصور چندان گوید که در حد تحقیق رسد ومعنی این بروی تجلی کند انگاه که این ذکر بتحقیق گوید اگر سوال کند که مقصود مطلوب هم خطره سبحانی است چون ذاکر در حال نفی خاطر گمارد که بدان ضرب نفی خطره شیطانی میکنم وبدین ضرب نفی خطره نفسانی میکنم وبدین ضرب نفی خطره ملکی انگاه در حال یکبار ذکر گفتن چندین خطرات روی نماید پس مقصود حاصل نباید تشویش در تشویش باشد جواب گوئیم که اصل اوضاع این ذکر اشارت بدان است که تقریر افتاد اما مرشد او را بلفظ کلی تلقین کند که هر خطره یکبارگی منفی شود مثل لا معبود پس این لفظ کلی هر خطره را منفی کند فاعرف اما اینجا سخنی است باید دانست که مبتدی را اینچنین خطرات غیر که بتعلیم معلم حاذق وارشاد مرشد واثق مقرون گشته منافی حال او نیست بل ممد ومقوی خطره سبحانی است ولهذا بعضی مشایخ بعضی مریدان را مدتی مدید جز شغل تصور واسطه دیگر نمیگویند که ممد ومقوی مقصود خواهد بود فافهم ولا تتوهم وآنکه این کلمات مشایخ فرمودند که التوحید شرک وغیر ذلک مبنی بر حال منتهیان است نه مبتدیان ✝

المتن

اوست سلطان تاج ذکر پاس انفاس شده
چار ضربش چار ترک وهر نفس گوهر شده است

الشرح

درین بیت اشعاری است بنوع دوم ذکر آنحضرت که آنرا پاس انفاس گویند واین نوع تکمیل ذکر چهار ضرب است ومعنی پاس انفاس و هوش در دم یکی است یعنی انفاس را در وقت در آمدن وبرآمدن پاسداری باید نمود تا آگاهی ویاد حق مقترن باشد وباتفاق مشایخ ذکر پاس انفاس شرط راه سالکان است چنانکه بزرگی گفته است ✝

رباعی

ترا یک پند بس در هر دو عالم	که از جان برنداری بی خدا دم
اگر تو پاس داری پاس انفاس	بسلطانی رسانندت ازین پاس
گویم سخنی دارم زمن پاس ای دل	کز شرط رهست پاس انفاس ای دل
آنرا که حقشناس ونه حق بین باشد	تا تو آنی مبین وشناس ای دل
هر نفس نه انفاس عمرت گوهریست	سوی حق هر ذره گوئی رهبریست
یکنفس بی او برآوردن خطا است	چه هیچ زد بازمانی بر است

ولیکن بعضی مشایخ از برای مشغول ساختن مبتدیان درین ذکر کیفیتی وضع کرده اند اما شیخ بابرکت ما

فرمودند که سبق اول ذکر پاس انفاس ذکر چهار ضرب است بکیفیت معهوده زیراکه درآنوقت
باختیار نفسهای سنجیده و معدوده کشیده میشود و هوش و پاسداری آن انفاس معدوده در اوایل
آسان می نماید پس چون در خلوت و بیداری بقوت تمام درین شغل ورزش کند و نور آن در اعضا
تاثیر کند و نفس نیز رفتن بروشی که وقت آن شغل بر آید عادت کند بحضور مردمان نیز رعایت پاسداری
آن انفاس آسان میشود و اگر متصل بدان شغل در خواب رود در آن حال نیز حکماً و اگر باشد قیل ان ما
ینزع السلطان ما ینزع القرآن و ما یلتئم باللسان لا یلتئم بالبرهان پس محصل بیت یعنی اوست
سلطان معنوی و تاج معنوی او ذکر پاس انفاس است و همچنین چهار ترکی آن تاج اعتباری چهار
ضرب ذکر تواند بود و گوهری که برای زینت مرصع در تاج باشد هر نفس با آگاهی اوست و فی الرسالة
الفریدیه دل صاف نشود تا پاس انفاس نکند و پاس انفاس آنست که هر نفس که بر آید و در آید ذاکر
باشد کما قال علیه السلام لکل شیء مصقلة و مصقلة القلب ذکر الله اکنون عزیز من پاس انفاس دو
نوع است نوع اول ذکر جلی است دوم خفی مرید را باید که ابتدای حال پاس انفاس خود بذکر جلی کند
و ذکر جلی ذکر زبان است و در گفتن مواظبت نماید تا حضور حاصل شود و حضور آنست که زمان و مکان
و نفس دریابد زمان بر آمدن نفس است و مکان فرود آمدن باید که زمان بر آمدن از ذکر الله خالی
نمیباشد انگاه از کثرت جلی خفی حاصل آید پس سالک راه خدایتعالی آن است که شب و روز بیست و چهار
ساعت است هر ساعتی هزار نفس همه در طاعت گذارد و انگاه سالک راه خدایتعالی باشد فی رسالهٔ سید
علی جعفر حکیم رومی قدس سره ای طالب بدانکه هر فردی بفرمان حضرت باری در شبانروز بیست و چهار
دم است فرو می آید و می بر آید از هر دمی حقتعالی دو سوال میکند بدم اول میگوید که چون خروج میشدی
چه میگفتی و بدم دوم میگوید که چون دخول میشدی چه میکردی بنده جواب دهد خداوندا باسم اعظم خروج
میکردم و مشغول میبودم بعده از حضرت باریتعالی و تقدس خطاب آید که نعم یا عبدی پس یکی از مقربان
واجب الوجود گردد :

بیت

سالکا خوان ذکر قلبی را مدام
تا چو جعفر وصل حق یابی دوام

فرح
بر بیضهٔ دل باش هان مانند مرغی پاسبان
کز بیضهٔ دل زایدت مستی و ذوق و قهقهه

المتن
ورزش دم آنقدر دارد که آغاز عشا
تا زمان صبح ادا ذکرش بیکدم در شد است

الشرح درین بیت ایمائی است بدانچه آنحضرت مد ظله و دام برکاته علینا میفرمودند که
اگر کسی حبس نفس و تنگی دم را چنان ورزش کند که هرگز بی اختیار آن دم بیرون نیاید چه از راه دهان
و چه از راه بینی دران دم اسم بوهم و خیال باطن ذاکر باشد پس بزرگ کاریست در سلوک درین فواید
هاست مثل دفع وساوس شیطانی و نفی خطرات و گداختن پرده های دل و حصول صفا و ظهور کشف
وغیر ذلک که در تقریر و تحریر نتوان آورد آری ناظر باین معنی تواند بود آنچه گفته اند : بیت

نگهدار دم را که عالم دمی است
دمی پیش دانا به از عالمی ست

والیضاً ذکر پاس انفاس در ینوقت بوجه کمال حاصل میشود و بسیاری از مشایخ این را معمول داشتند
واین نکته از عالم اسرار است بنا محرمان نموده اند در رسایل کم نوشتند و مرا از عنایت و هدایت
حقتعالی در جوانی از بعضے مشایخ تلقین اینذکر و تعلیم این مشغولی حاصل شده بود و نیز بحد تمام توفیق
ممارست آن یافته بودم بحدی که هر وقت که خواستمی بکیفیت مخصوصه بی کلفت در یکدم تمام شب
تا صبحدم بسر می بردم و در همان دم بطریق وهم وخیال باطن ذاکر میبودم واگر نه احتیاج ادای نمازهای
فرایض بودی شب و روز در رشته یکدم می کشیدمی و بکرم حق تعالی فواید آن بسیار مشاهده افتاده
در ینوقت فقیر پرسیدم ای رهبر پرنور این قدر از امکان بعقل دور می نماید زیرا که حیوة آدمی
در آمد شد نفس است چون این راه بسته شود چگونه زنده ماند جواب فرمودند که خروج نفس مضر ممنوع
از دهان و بینی است چون این رهگذرش بسته شود حقتعالی برای او رهگذری پیدا تواند کرد که مضر
سالک ذاکر نباشد و آن رهگذر از بالای سر از جای زرمه پیشانی است چنانچه تجربه افتاده
ولیکن موقوف بر ریاضت شاقه است و چون این رهگذر گشاده شود کلفت حبس نفس برخیزد کذا فی
رسالة الفریدیة اکنون طاعت بر دو نوع است ظاهری و باطنی اول حال مرید در طاعت ظاهری در پاس
انفاس بصوم و صلوة و کم خوردن و کم گفتن و کم خفتن و کم رفتن و ذکر زبان گفتن باشد فاما طاعت
باطنی در پاس انفاس ذکر خفی است ساعتی از آن ساعتها نفس را ببندد تا حد تنگی نفس رسد و در وهم ذاکر
باشد چون کار از حد تنگی نفس بگذرد طاقت بشریتی محو شود و از اینچنین اشغال یکی از انفاس باطن یکساعت
که در آن تنگی نفس است مدخل خطرات نیست و این بیست و چهار ساعت بیست و چهار هزار نفس که شمار زده
است در یکساعت در می آیند چنانکه در خبر است که الدنیا ساعة فاجعلها طاعة و این طاعت
باطن در پاس انفاس ذکر خفی است واین بهترین طاعتهاست در خبر دیگر آمده است که قال علیه السلام
تفکر ساعة خیر من عبادة سنة مراد ازین تفکر پاس انفاس است در وهم واین تصفیه دل است و تنگی
نفس سخت تر است از آتش دوزخ مر نفس را و از جهت حرارت تنگی نفس پیه ها که گرد دل است بگدازد
و پردهای که فرو دیست خشک گردد چون سالک بنهایت تنگی نفس رسد زمان و مکان و نفس
دریابد زمان اول ایاد تش بود و مکان آخر هدایت و چون کار از تنگی نفس بگذرد طاقت بشریت
محو شود عمودی از تجلی نور تجلیت حضرت قدس در باطن بنده فرود آید اینجا جذبه ذات حاصل شود
نفس صفت دل گیرد و دل صفت روح و گنج دل که در آن گنج هفت گنج است در هر گنجی گوهر یست
که این نور این گوهرها را جذب میکند و روشن گرداند الخناس و خطرات و جمیع اوصاف ذمیمه رفع
شود حکایة عن الله تعالی یا عبدی انا عند ظنك وانا معك اذا دعوتنی اکنون عزیز من طاعت
باطنی این است اللهم یسر لنا ها

المتن

آنچه دی شد خورده نالایق بذکر آن سوختم
این خطا نے وی ہمن در قریہ بنیر شد است

الشرح قریہ بنیر نام دہی است نزدیک قصبہ بارہ مولہ و سوختم اینجا متعدیست بمعنے

لازم هم آمد چنانکه در ابیات آینده خواهد آمد درین بیت اشارتست بیک خاصیت ذکری و بیک نقلِ
چنانکه در وقتی در اثنای سیر آنحضرت در قصبهٔ باره موله در رباطی نزول فرمودند بعضی مردم آنجائی بدیدن
آمدند ولی آشنائی بود که در آن وقت آنجا داروغه شده بود در ضیافت مبادرت نمود بشرط آنکه در طعام
احتیاط کند و از مال حرام و شبهه چیزی نیاورد ولیکن کما ینبغی رعایت آن شرط ناکرده بعد از نماز پیشین مایده
پیش آورد ما همه گرسنه بودیم آنقدر که می بایست خوردیم امّا بعد از خوردن آن مایده اعضا همه گران شدند
و کاهلی روی داد گمان آن شد که شاید درین طعام شبهه رفته باشد همان داروغه برای شب نیز طعامی
مهیا کرد ولیکن نخوردیم علی الصّباح از ترس آنکه مضیف مذکور طعام شبانه بتکلیف خواهد خورانید بقریهٔ
بنبیر نقل کردیم در آنجا آشنائی بود که کشت و زراعت میکردی فی الحال از وجه حلال چند نانی پخته آورد
و در اعضای من گرانی بود بهمان حال قصد کردم که امروز هیچ چیز نخورم آنحضرت فرمودند بیا بخور که این گرانی
تو اثر آن طعام نالایق است و اثر آن بقدری درین بود ولیکن من در شب بحرارت ذکر آن طعام نالایق
را سوختم و شما از افسردگی خود نتوانستید سوختن این طعام حلال است بخور تا بقوت این آن گرانی و
کسالت برطرف خواهد شد ان شاء الله تعالی چون بامر ایشان آن طعام بخوردم چنانکه فرموده بودند
بظهور پیوست بعد از ان در خانهٔ همان شخص در همان روز بتکرار چیزی خورده آمد هیچ ضرر نکرد و آن قاعدهٔ
موعوده این است در خلاصة المناقب آورده است که چون سلطنت شیطان بدوام ذکر معدوم شود باز نور ذکر
در خانهٔ وجود او افتد قایل انّی انا الله و لا اله غیری گردد پس اگر در خانه هیزم بود بسوزد و آتش گردد
و اگر ظلمت بود روشن گرداند نور بود و اگر نور باشد نورٌ علی نور گردد همه باطلها دور گردد زیرا که
ذکر حق است و صفت حق است پس مُفنی حظوظ و مُبقی حق گردد و این حظوظ اجزای زایدست که از اسرار
حاصل آمده لاجرم آتش ذکر این حاصل را بسوزد و همچنین اجزا که از لقمه های حرام وجود گیرد سلطان ذکر آن
وجود را فانی گرداند و ذاکر و مذکور در خانهٔ دل مصاحب شوند که انا جلیسُ مَن ذکرنی لاجرم بعد از تزکیهٔ
نفس از دواعی شرور و اخلاق ذمیمه بفور تصفیهٔ قلب واجب باشد و قلب صنوبری گوشت پارهٔ صنوبری
شکلی باشد در پهلوی چپ و ایضاً عبارتیکه از رسالهٔ فریدیه بالا منقول شد یعنی از حرارت تنگی نفس
پیه هائیکه گرد دل است بگدازد مبین این معنی است فافهم علی قدر الطاقة

المتن

خاصیت دیده هم از اذکار بسیاری ذکر
باز اندر ذکر جهری حال او اجهر شد است

الشرح بمصراع دوم اشارتست بذکر جهریه که آنحضرت مدّظله میکردند اکثر اوقات ذکر اره
بر موافقت مشایخ یسویه رحمهم الله و گاهی ذکر نفی و اثبات نیز بتبعیت مشایخ خود از سلسلهٔ خود
اجهر شد است یعنی ظاهر شده است از ان روی که همه کس آن را می شنیدند و بمصراع اول اشارتست بانواع
کثیرهٔ ذکر غیر معین آنحضرت بطریق اجمال که موعوده شده بود در عبارت نثر و از جملهٔ احادیثی که
در فضیلت ذکر بلند گفتن بجماعت وارد شده این حدیث است که در صحیح مسلم آمده که پیغمبر صلی الله علیه و سلم
گفت که مر خدای سبحانه فرشتگانند سیر کننده و گردنده که واصلان ملایکه اند می طلبند مجلسهای

ذکر پس هرگاه یافتند مجلسی که در وی ذکر است می نشینند با ایشان و می پیچند بعضی بعضی را ببالهای خود تا که پر سازند میان خود و میان آسمان دنیا هرگاه که پریشان شوند اهل ذکر عروج کنند ملایکه بر آسمان گفت پرسد حق سبحانه از ایشان و حالانکه او داناتر است که از کجا می آیند گویند از پیش بندگان تو که در زمین اند تسبیح میگویند و حمد تو میگویند و از تو چیزی می طلبند گوید چه می طلبند میگویند می طلبند از تو بهشت ترا گوید آیا دیده اند بهشت مرا گویند نی ای پروردگار گوید بطریق تعجب که چون باشد که اگر ببینند بهشت مرا گویند بار خدایا بیشتر بود ایشان و زیاده شود حرص ایشان بر بهشت باز ملایکه گویند که دیگر امان می طلبند از دوزخ گوید آیا دیده اند دوزخ گویند نی گوید چون باشد اگر ببینند دوزخ مرا ملایکه گویند آمرزش میجویند از تو گوید آمرزیدم ایشانرا بدادم آنچه می طلبند و امان دادم ایشانرا از آنچه امان میجویند گویند ملایکه در میان ذاکران فلان بنده که بسیار گنهگار است میگذشت از اینجا پس نشست با ایشان گوید پروردگار آمرزیدم ویرا یعنی این قومی اند ذاکران که بدبخت نمی شود بسبب ایشان که همنشین ایشانرا بخشیدم ٭

نظم

بار خندان باغ را خندان کند	صحبت مردانت از مردان کند
گر تو سنگ خاره و مرمر شوی	چون بصاحبدل رسی گوهر شوی
هر محال از حال ایشان حال شد	نحس انجا رفت و فرخ فال شد

از حضرت شیخ نجم الدین کبری منقول است که فرمودند که ذکر زبان را اگرچه از روی غفلت باشد اثری اگر ظاهر شود بر نور عرش غالب آید فی الخزانة الجلالی سئل عن النبی صلی الله علیه وسلم ای الاعمال افضل قال ان تفارق الدنیا و لسانک رطب من ذکر الله و ذکر اللسان الکامل الذکر الجهری لان الخفی فیه شبهة العدم فی ملفوظ خواجه عبید الله نقشبندی افضل آنست که بزبان و دل ذاکر باشد چنانکه ذکر انبیا و اولیا بود علیهم السلام مخدوم جامیه کسی پیش ایشان می گفت فلان درویش ذکر جهر بسیار می گوید خالی از ریائی نمیباشد فرمودند ای فلان فردای قیامت همان ذکر ریائی او را کفایت است از همان ذکر ریائی او نوری پیدا شود که همه صحرای قیامت را روشن گرداند پس فرمودند که ذکر جهر را خاصیتی است که ذکر خفیه را نیست زیرا که چون نفس متعلق مفهوم ذکر متحقق گشت اولاً متخیله بتخییل لفظ آن متاثر میشود ثانیاً قوة متخیله بار دیگر و همچنین نفس و قوت عقلیه و این حرکتی دوریه موافق حرکت دوریه وجودیه و در طلب تحقق بآن حرکت دوری معنوی تا بان است باین حرکت صوری که صورت آن حرکت معنویست ممد حصول آن فافهم تحقیق است من حاشیه مولانا عصام الدین فی تفسیر قوله تعالی لا یحب الله الجهر بالسوء و یکاد یستفاد من تخصیص نفی المحبة عن الجهر بالقول السوء انه یحب الجهر بالقول الحسن و بالذی هو احسن من ذکر الله فالله یحب الجهر بذکره ٭ رباعی

روشنائی دل از ذکر میسر گردد	لیکن آن نور که با فکر مقرر گردد
ذکر نوریست که چون در دل و جان شعله زند	ظاهر و باطن ازان نور منور گردد

المتن - اشارت بمقام شوق و عشق آنحضرت که نتیجه ذکر است و منتج تجلیات وصل ٭ الشرح

في دستور الجمهور قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حاكياً عن الله اذا كان الغالب على عبدي الاشتغال
لي جعلت همته ولذته في ذكري فاذا جعلت همته ولذته في ذكري عشقني وعشقته ورفعت الحجاب فيما بيني وبينه
لا يسهوا اذا سهى الناس اولئك كلامهم كلام الانبياء واولئك الابدال حقاً اولئك الذين اذا اردت باهل
الارض عقوبة او عذابا ذكرتهم فيه فصرفت بهم عنهم معنے حدیث آن است که رسول صلی الله علیه وسلم
از حق تعالی روایت میکند که گفت چون اشتغال بطاعت بر بندهٔ من غالب شود قصد او را ولذت
او را در ذکر خود نهم چون اینچنین کنم او مرا دوست دارد ومن او را دوست دارم وحجابی که میان من و
او باشد بر دارم تا در مقامیکه سهو کنند مردم او سهو نکند وحاضر باشد واین طایفه را ابدال باشند
هرگاه عذابی نامزد اهل زمین کرده باشم چون ایشان را یاد کنم آن عقوبت از برکت ایشان از اهل آن
زمین بگردانم ✦

بیت

اگر عاشقی دامن او بگیر وگر گویدت جان بده گو بگیر

98

المتن

سال عمرش بس نبد چندان ولی از درد عشق
موش کافوری دُرِ دندانش بیرون برشد است

الشرح در این بیت اشارتیست بدانکه از آنحضرت شنیده یاد دارم که فرمودند که سال عمر من
میان چهل و پنجاه است اینک دندان بر آمده سفید ریش شدم وکسانی که از من از سنین عمر زیادان دارند مثل
فلان وفلان هنوز سیه ریش وتیز دندان اند سبب اینهمه این است که در جوانی بضرب ذکر در بیخ دندان
من خلل افتاده بود وبعروض اندک ضعفی بر دل فتادند وکثرت درد عشق وشدت غم واندوه آخر موجب اینهمه
سفیدی موی شد واین مقرر است که بسیاری اندوه آدمی را زود پیر گرداند چنانکه حق تعالی در صفت
روز قیامت فرموده یوماً یجعل الولدان شیبا یعنے روزیکه هول آن روز میگرداند کودکان را پیر یعنی
موی سر ایشان سفید سازد کذا فی تفسیر الکاشفی ✦

المتن

99

گویا اکثر سوختم از کثرت داغ درون
سینه ام گویا پُر از آتش یکی مجمر شد است

الشرح مجمر انگشت دان در این بیت ایمائی است بدانکه آنحضرت با برکت از سر حالت با دیدهٔ
گریان وسینه بریان در اوقات بسیار این بیت را تکرار میکردند ✦ بیت

سوختم چندانکه بر تن نیست دیگر جای داغ بعد ازین خواهم نهادن داغ بر بالای داغ

وقایل آنرا تحسین میکردند وگاهی این بیت میخواندند ✦ بیت

حاصل عشقش سه سخن بیش نیست سوختم و سوختم و سوختم

و وقتیکه مصراع اخیر را تنها اشارت بسوی سینهٔ مبارک خود کرده مکرر میخواندند چنانکه در اعضای
ایشان اثر لرزیدن ظاهر شدی وقطرات اشک از دیده جریان یافتی همچنین در اسرار الاولیا
آورده که شیخ الاسلام فریدالدین ادام الله برکاته چشمها پُر آب کرده این بیت میگفت ✦ بیت

ای آتش فراقت دلها کباب کرده سیلاب اشتیاقت جانها خراب کرده

فی رسالهٔ سرمد حق تعالی در سرّ مکاشفه وانوار مشاهده با صد هزار لباس ملاحت قدم حسن ازل در دل عشاق خود تجلی کند تا ایشان را گریان ونالان وسوزان وگدازان گرداند ✣

المتن

آری آری سینه اش پر ز آتش عشق است ازان
رنگ آن روی مبارک همچو خاکستر شده است

الشرح

درین بیت اقرار است بصدق قول آنحضرت موکد ومؤید بوجود علامتی از علامتهای درظاهر بر قضیهٔ الظاهر عنوان الباطن وتعیین آنکه سوزش آتش عشق است وآن علامت گونه خاکستری رویست وآن زردیست مایل بکبودی چنانکه گفته اند ✣

رباعی

عاشقانرا از آتش نشان است ای پسر — روی زرد وآه سرد وچشم تر
گر کسی پرسد که سه چیزی دگر — حسرت وجان کندنست وفقر دربدر

ودیگری گفته ✣

قطعه

سه نشان بود دلی را نخست آن بمعنی — که چو روی او به بینی دل تو بدر آید
دوم آنکه در مجالس چو سخن کند ز معنی — همه را ز مستی خود بحدیث میر باید
سیوم آن بود بمعنی ولی اخص عالم — که ز هیچ عضو او را حرکات بد نیاید

والیضا مشهور است ✣ ع

رو کیش نگر ومپرس حالش

فی کتاب مختصر احیاء العلوم آتش محبت آتش کبری است ودل محبان آتشکده وآن آتش آرمیده بود بچون محب محبوب را یاد کند یا سخن او بشنود آتش را فروزد وآنرا اوراد گویند واورا مانند باد است که آتش افروزد اگر دریا این آتش را بریزند همه آتش گردد ✣

المتن

میر سید احمد کرمان که اهل کشف بود
عشق ودرد وسوز او را دیده واخیر شده است

الشرح

درین بیت تنبیهی است بدانچه آنحضرت بابرکت دام برکاته علینا میفرمودند که وقتی میر سید احمد کرمانی علیه الرحمة تشریف در کلبهٔ فقیر آورده بودند بعد تفحص احوال فقیر اظهار آثار رقت کرده فرمودند که در شما عجب حالتی می بینم از عشق ودرد که کسی را اینحالت مقام کند زود بود که استخوان او افسرده گردد وبند بند او بگسلد ودر ایام جوانی پیر وناتوان گردد واز سبب ناتوانی از کسب کمالات باقیه باز ماند خصوصاً کسی را که مانند تو از زاویهٔ خود بیرون نمی آید وبا مردم صحبت کمتر کند پس بطریق تواضع فرمود که اگر اجازت باشد نصیحتی که برای چنین از بزرگان سماع دارم بیان کنم من گفتم سمعاً وطاعةً پس فرمودند که میباید که اکثر اوقات بر جاهای بلند از کوه ها ودر صحرای وسیع رفته باشی وآه های دراز کشی وبخار از سینه بیرون کنی وبهر طرف دور دور نظر کنی ودر آنجا وظیفه که از وظایف خواندنی باشد بخوانی ویا با مصاحبی نیکو صحبت داری تا بدان هوا خوردن استخوان وبدن محکم گردد وملال دفع شود ودل را قوتی حاصل شود که بدان مستعد کمالات دیگر گردد بعد ازان مقرر شد که چون کار بر فرمودهٔ آن عزیز کردم فواید بسیار مشاهده نمودم بهترین اوقات مرا

سوار شده روان می بیند دانسته باشد که غرض اصلی من همان باشد و در ظاهر هم تنها باشد و یقین بباید دانست که مقام درد و سوز مقامیست اعالی جز خاصان درگاه را ندهند چنانکه حضرت شیخ فرید الدین عطار قدس سره در مناجات تمنا خواسته و گفته ❊

نظم

هر کرا خوش نیست دل با درد تو — خوش مبادش زانکه نبود مرد تو
ذرهٔ دردم ده ای درمان من — زانکه بی دردت بمیرد جان من
کفر کافر را و دین دیندار را — ذرهٔ دردت دل عطار را

و حضرت شیخ ممدوح بابرکت مد ظله از برای سرزنش بیدردان این بیت را بسیار میخواندند ❊ بیت

جز درد عشق در دل من هیچ درد نیست — آنرا که درد نیست بدانم که مرد نیست

با ذوق تمام این بیت را گاه گاهی بر زبان جاری میکردند ❊

بیت

قدسیان را عشق هست و درد نیست — درد را جز آدمی در خورد نیست

المتن

چون ز شوق حق کشیده جگرسوز از درون
چشم اهل کشف را مشهود از ان اخگر شد است

الشرح این بیت مشعر است از آنکه روزی خدمت علی صوفی که کشف غطا از حقیقت بعضی اشیا عطا یافته است از من پرسید هر گاهی که حضرت مخدومی آه سوزناک و درد آلود می کشند در چشم من چنان می نماید که بخاری پر از شرارهٔ آتش از دهان مبارک ایشان بیرون میرود آیا این را همه می بینند یا بعضی نمی بینند فقیر تصدیق نمود و بدو گفتم که این حق می بینی زیرا که از زبان مبارک ایشان گاهی لفظ سوختم و وقتی لفظ جگرم می سوزد می شنوم و این سوختن معنوی است که بدیدهٔ باطن اهل کشف دیده می شوند و این نوع چیزها غیر اهل کشف معلوم نمیشود و این نیز مانند آنست که شیخ عطار در مناقب امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی الله عنه آورده ❊

نظم

سر فرو بردی همه شب تا بروز — نیم شب بوی بر آوردی بسوز
بوی او تا چین برفتی مشکبار — مشک گردی خون آهوی تتار
زین سبب گفت آفتاب شرع و دین — علم باید جست از اینجا تا بچین

و در مدح امیر المومنین عمر فاروق رضی الله عنه نیز گفته ❊

نظم

گه ز درد عشق جان می سوختش — گه ز نطق حق زبان می سوختش
چون نبی دیدش که او میسوخت زار — گفت شمع جنت است این نامدار

پوشیده نماند که از ینجا همچنین مفهوم میشود که شمیدن بوی هوا از صدیق و دیدن سوختن فاروق آن سلطان اهل کشف و اصحاب را که مکاشف بودند علیهم الرضوان بحواس معنوی حاصل شده و الله اعلم فی اسرار الاولیا عاشق در محبت معشوق همه وقت در آرزوی لقای دوست در گداز است چنانکه در بوته من تفسیر الزاهدی فی تفسیر سورهٔ یوسف اشتقاق عشق از عشقه است و عشقه نام گیاهی است که چون بدرخت اندر پیچد درخت خشک کند و آبش را بخورد و طراوت و تازگی ببرد و برگهاش را دور کند و قال رسول الله صلی الله

علیه وسلم من عشق وعف وکتم ثم مات مات شهیدا اگر عاشق از سوز دل آهی کشد جهان بسوزد
واگر فرو خورد جگر بسوزد کدام بلا ببلای عشق رسد هر که بر عاشق بر خندید از بی خبریست هر که او را طعنه
زد از بی خردیست ؛ فرد

مرا سوزیست در سینه اگر گویم زبان سوزد وگر دم در کشم ترسم که مغز و استخوان سوزد

نقلست که بعد از وفات صدیق اکبر رض امیر المومنین عمر رض منکوحه ایشانرا در نکاح خود آوردند چون
شب شد آن خاتون تمهید فراش کرد امیر المومنین عمر رض فرمودند مراچه حد و مجال که در بستری که صدیق اکبر رض
بوده باشد پای خود را دراز کنم در آییم مقصود من از نکاح آن بود که اوراد و عبادت ایشانرا معلوم کنم
آن خاتون فرمود که صدیق کثیر الصلوة نبود بعد از نصف شب میخاست واندکی نمازی گزارد متامل
ومتفکر می نشست بعد از ان آهی بر آوردی که از ان آه بوی جگر بریان می شمیدم امیر المومنین عمر رض
مهر ایشان داندو جدا شدند کذا فی ملفوظ خواجه احرار النقشبندی قدس سره واین بیت از محتشم
است موافق این مقال ؛ بیت

آنچه رخشنده عذاریست که از پرتو آن آه انجم شررم شمع هزار انجمن است

المتن

از گلستانهای شوق عشق او گلهای وصل
بر دمید از نو بهار فضل چون اخضر شد است

الشرح

فی مرصاد العباد فصل بستم در بیان وصول بحضرت خداوندی بی اتصال وانفصال وقال
الله تعالی ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی وقوله تعالی وان الی ربک المنتهی وقال النبی
صلی الله علیه وسلم اوحی الله تعالی الی عیسی تجوع ترانی تجرد تصل بی بدانکه وصول بحضرت خداوندی
نه از قبیل وصول جسم بجسم یا عرض بجسم یا علم بمعلوم یا عقل بمعقول یا شی بشی تعالی الله عن ذلک علوا
کبیرا دیگر آنکه وصول بدانحضرت نه از طرف بنده است بلکه از عنایت بی علت تصرفات جذبات
الوهیت است شیخ ابو الحسن خرقانی رح میگوید که راه بحضرت عزت دو است یکی از بنده بحق و یکی
از حق به بنده آن راه که از حق به بنده است همه هدایت در هدایت است وآن راه که از بنده بحق است
همه ضلالت بر ضلالت است قول پیر هروی یعنی حضرت شیخ الاسلام خواجه عبید الله انصاری در الهی نامه
آورده الهی یافت تو آرزوی ماست اما دریافت تو نه ببازوی ماست ؛ بیت

گنجی است وصل دوست جهانی است منتظر این کار دولت است کنون تا کرا رسد

قول خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره که ما فضلیانیم درین راه مارا از در فضل در آوردند اول ما آخر بمیز
بفضل حق مشاهده کردیم فی مرصاد العباد پس هر صاحب دولتی را که در نهایت کار مرجع ومنتهای او
حضرت خداوندی خواهد بود وان الی ربک المنتهی در مبدا اولی وعهد الست بربکم بر طینت روحانیت
ذره انسانیت او خمیر مایه رشاش نور خداوندی نهاده اند که ان الله خلق الخلق فی ظلمة ثم رش علیه من
نوره فمن اصابه ذلک النور فقد اهتدی ومن اخطاه فقد ضل و در تجرع جام الست ذوقی بکام
جان ایشان رسانیده اند که اثر آن هرگز از کام جان ایشان بیرون نشود زندگی آن قوم بدان

ذوق است و متصل صاحب آن نور همیشه بمرکز و معدن خویش است و با این عالم هیچ الفت
نگیرد و یکدم بترک آن شرب مشرب نگوید چنانکه این ضعیف گوید ؛ رُباعی

عشاق تو از الست مست آمده اند | سرمست ز بادهٔ الست آمده اند
می مینوشند و پند می ننیوشند | کایشان ز الست می پرست آمده اند

همچنان که یک قطرهٔ روغن اگر در زیر گل در میان دریا تعبیه فرمایند بتدریج از آن گل جدائی جوید و با آن
آب همه دریا الفت نگیرد و هیچ با آب نیامیزد تا چون فرصت یابد و از گل خلاص یابد بیک ساعت
برروی در آید و جمله آب دریا را در زیر قدم نهد و بدان چندان جواهر که در دریاست التفات نکند
و اگر قطرهٔ دیگر از روغن یابد در حال دست موافقت در گردن مرافقت او آرد و اگر خود دولت وصال
شرر آتشی یابد بی توقف هستی وجود خویش بذل وجود او کند و اگر آنجمله دریا در پیش آتش نهی نه آتش
در دریا آویزد نه آب خود را در آتش آمیزد چندانکه تواند از و بگریزد همچنین نفوس انسانی اگرچه قطره وار
در دریای دنیاست با او زود آمیزد اما ارواح حضرتی روغن صفت اند هرگز در دنیا نیامیزند چون قطرهٔ
روغن آخرت یابند و نعیم بهشت که آن همه روحانیت است در و آمیزند اگر دولت شرر آتشی تجلی
جلال حق یابند بهمگی وجود در و آمیزند و وجود خود بذل وجود او کنند و هستی حقیقی در نیستی وجود مجازی
شمرند چنانکه این ضعیف گوید ؛

غزل

هر کرا این عشقبازی در ازل آموختند | تا ابد در جان او شمعی ز عشق افروختند
پس درین منزل چگونه تاب هجر آرند باز | بیدلانی کاندرین منزل بوصل آموختند
لاجرم چون شمع گاه از هجر او بگداختند | گاه چون پروانه از شمع وصالش سوختند
در خرابات فنا ساقی چو جام اندر فکند | هر چه بود اندر دو عالم شان بمی بفروختند
نجم رازی را مگر رازی ازین معلوم شد | هرچه غم بُد در دو عالم بهر او اندوختند

المتن اشارتی بحصول مقام تجلیات مر آنحضرت را و تحقیق معنی بمقام فقر حقیقی بتقریب آن ؛

المتن

هم تجلیات ذاتی و صفاتی خدا
حاصلش از رأفت بر رؤف و بر شد است

الشرح الرؤف نیک مهربان اَبَر نیکوکار فی مرصاد العباد فصل نوزدهم در بیان تجلی ذات و
صفات خداوندی قال الله تعالی فلما تجلی ربه للجبل جعله دکا و خر موسی صعقا و قال النبی صلی الله
علیه وسلم ان الله خلق آدم فتجلی فیه قال اذا تجلی الله لشیء خضع له بدانکه تجلی عبارت از ظهور
ذات و صفات الوهیت است جل و علا چنانکه شرح آن بیاید ان شاء الله تعالی فی شرح اللمعات
تجلی که کمال ظهوره و وضوح حق است بر متجلی له بجهت تصفیه محل دو گونه است تجلی ذات که انکشاف
وی است بی ملاحظهٔ اسماء و صفات و تجلی اسماء و صفات که انکشاف ذاتست ملتبس باسماء و صفات
و ایضاً فیه لمعهٔ ششم در اشارت بتجلیاتی که ارباب سلوک را واقع شود و بیان آن و بیان احکام آن
و آن سه قسم است کلیات صوری که در صور همه موجودات میباشد و ختم آن بر صورت صاحب

تجلّی میباشد و تجلّیات نوری نیز در صوری داخل است و تجلّیات ذوقی و آن در علوم و اذواق و معارف میباشد و تجلّیاتِ ذاتی اختصاصی برقی که اربابِ نهایت راست محبوب یا در آئینه صورت رو نماید چنانکه در تجلّیات صوری باشد و یا در آئینه معنے چون تجلّی در علوم و لذّاتِ امثالِ آن یا ورای آن صورت و معنے آن تجلّیات ذاتی ترقی اختصاصی است اگر محبوب جمال را نظر بر محبّ که صاحب تجلّی است در کسوتِ صورت جلوه دهد محب از شهود در آن صورت لذت تواند یافت از ملاحظهٔ قوت تواند خورد زیراکه تجلّی در صورت کسوت معنی متجلّی له باشد اینجا سرّ رأیتُ ربّی فی احسن صورة که مشیر دلالت این خبر است بر امکان ظهور حقیقت مقدس از صورت در صورت باوی بگوید فاینما تولوا فثم وجه الله چه وجه دارد زیراکه چون امکان ظهور حقیقت در صور ثابت شده وجه فثم وجه الله آن خواهد بود که آن باعتبار ظهور او است در جمیع صور موجوده در جمیع جهات و برین قیاس است آنکه میگوید الله نور السموات والارض باوی در میان نهد +

فرد

جهانرا بلندی و پستی توئی   ندانم چه هر چه هستی توئی

عاشق چرا گوید + مصرعه   یاری دارم که جسم و جان صورت اوست

همانا که بجسم و جان ابدانِ حیوانات و ارواح متعلقه بآن مراد است لاجرم تعمیم میکند ؎

چه جسم و چه جان هر دو جهان صورت اوست

یعنی نه تنها جسم و جان بلکه باقی جواهر و مقوات لتبع عرض نیز صورت و مظهر اوست هر صورتِ خوب و معنی پاکیزه آنکه از صفاتِ صورت و لوازم آن مبرّا باشد و این تعمیم برای آن است که مظهرِ او خصوصیت هیچ صورت و معنی ندارد کاندر نظرِ تو آید آن صورتِ اوست و اگر جلال او یعنی جلالِ محبوب و قهرِ احدیت او از درون پردهٔ معنے یعنی در لباس معنی بر عالم ارواح زیراکه متجلّی له در تجلّی معنی حقیقت روحانیت سالک است تا ختن آرد محبّ را جان از و یعنی از وجود کونی او بستاند یعنی از وجود کونی نه رسم ماند نه اسم اینجا محبُ من حیث وجود الکونی نه لذّتِ شهود یابد و نه ذوقِ وجود یعنی یافتِ شهود و اگر لذّتی و ذوقی بوی مضاف بود باعتبارِ وجود حقانی و بقاء بعد الفنا تواند بود اینجا فنای عالم یکن که وجود ممکن است و بقای من لم یزل که وجود واجب است باو نماید ظهرت لمن القیت ای القیته بعد فنائه فکان بلا کون لانک کنت ای کنت ایاه فوضع ضمیر المتصل علی غیر المختار یعنی ظاهر شدی مر کسی را که باقی گردانیده او را ابقای خود بعد از فانی شدن وجود کونی پس وی میباشد بی وجود کونی زیراکه تو قایم مقام وجود کونی او شده و اگر محبوب فی حدّ ذاته مجرّد و مبرّا است از تعینات صوری و معنوی حجاب صورت و معنی از پیش جلال و جمال این بشریت بر ترتیب لف است زیراکه جلال که مبنی از بطون است تعلق بمعنی دارد و جمال که مشعر بظهور است نسبت بصورت میباید برافکند و سطوتِ ذاتِ محبوب اینجا با محبّ هم آن گوید +

بیت

در شهر بگوی یا تو باشی یا من   کاشفته بود کار ولایت بدو تن

ولایت حکومت رخت بر بند بصیغهٔ امر است و از مقولهٔ قولیست که اذا جاء نهر الله بطل نهر عیسی

نهر عیسی جوئی است در بغداد که بنای زراعت بسیار مواضع آنجا بر آن است که باران بسیار
آنجا بارد و سیل از هر طرف در دجله و فرات جمع گردد و مزرع آن از آن سیراب گردد و این مثل گویند
پشه نزد سلیمانؑ از باد بفریاد آمد سلیمان گفت خصم خود را حاضر کن گفت اگر مرا طاقت مقاومت
او بودی بفریاد نیامدمے ❊

فرد

خلق را روی کی نماید او　　در کدام آینه در آید او

پوشیده نماند که هر دو قسم آخر فنا بنده باشد در وحدت صرف لیکن ثالث فنا اتم باشد
و بقا مترتب بر آن و اکمل لذت در بقا باشد ولهذا رسول علیه السلام میفرماید که اسالک لذة
النظر الی وجهک ولذت بآن باشد که بعد شهود که معنی است اثر صوری یا معنوی بر آن ترتیب یابد
که صاحب تجلی بآن متلذذ باشد والله اعلم و فی المرصاد بدانکه فرقی سخت دقیق است میان
مشاهده و مکاشفه و تجلی هر کس از سالکان بدان وقوف نیابد پوشیده نماند که درین بیت ایمائی
است بآنکه آنحضرت مدظله بعد یافتن توفیق تصفیه و تصقیل آینه دل از کدورات وجود ماسوی
حضرت رب صقالت پذیرد و صفا بکمال رسد مشرقه آفتاب جلال حضرت گردد و جام جهان نمای
ذات متعال الصفات شود لیکن نه هر کرا دولت صفا دست دهد سعادت تجلے مساعدت نماید
ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم اما بدین سعادت هم دلهای صافی مستعد
شدند چنانکه شیخ عبدالله انصاری فرموده تجلی حق ناگاه آید اما بر دل آگاه آید و از شیخ ابوعلی
یونانی شنودم که از شیخ خویش خواجه ابوبکر روایت میکند که نه هر که بدید گو گرفت اما گو آن گرفت که بدید

المتن

چون شود نار تجلیات عشقش شعله کش
از مزاح و خنده تسکین بخش این آذر شد است

الشرح　بدانکه تشبیه تجلی بنار و آتش شایع است که در شرح بیت سابق از بیت اول مسطور شده
و ذکر یافته است اگر دولت شرر آتش تجلی جلال حق یابند همگی وجود در آویزند و مناسبت عشق نیز
بآتش بسیار واقع شده چنانکه بزرگی گفته ❊

شعر

آه من العشق و حالاته　　احرق قلبی بحراراته

الغرض درین بیت اشارتی است بآنکه آنحضرت مدظله میفرمودند که مرا در اکثر اوقات حالتی از آتش
بعضے تجلیات و نار عشق بر دل وارد میشود که نه در بیان توان آورد نه در عیان مثالی توان نمود
چنانکه نزدیک بود که وجود مرا محو سازد و فانی و گداخته گرداند در همان وقت می خواهم که کسی از هر طرف
حکایات کند و بمزاح و مطایبه مرا در خنده آرد تا آن تجلی راستر آید و این حالت ساکن شود و این
بدن برای کسب تجلیے دیگر قایم ماند والا نه از ترقیات و تجلیات دیگر تمتع ناگرفته از نیجهان خواهد رفت
آری آنچه آنحضرت فرموده حق است و احوال کاملان گذشته نیز چنین بوده است در ترجمه قشیری
آورده است که ستر است و تجلی ستر عوام را عقوبت است که ایشان در تجلی و مشاهده و در خبر است
اذا تجلی الله لشیء خشع له یعنے حقتعالی با هر که تجلی کند او را جمع گرداند و تجلے اگر بر کسی مقام گیرد تا لبوع

سلامت نتواند بود پس وقتی تجلی باشد وقتی ستر و در شمایل الاتقیا ذکر کرده است که حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم فرمود که وانه لیغان علی قلبی حتی استغفر اللہ فی کل یوم سبعین مرة اینجا استغفر اللہ بطلب ستر بود مهتر موسی علیہ السلام در مکاشفه بود فرمان شد وماتلک بیمینک یموسی تا حال مکاشفات را ستر آید همچنین کلامی در مفتاح الجنان دیده شد نیز فی تفسیر الکاشفی ما تجلی اللہ بعبد الا خضع له ؛

نظم
لمعهٔ نور تجلی از قدم — بر حدوث افتد فرو ریزد بهم
پس خضوع اینجا زوال هستی است — آن بلندی موجب این پستی است

بزرگی گفته

رباعی

در عشق نکویان چه فراق و چه وصال — بدحالی عاشقان بود در همه حال
گر وصل بود مدام سوز است و گداز — ور هجر بود تمام رنج است و ملال

المتن
کلمینی یا حمیرا سوی بی بی عایشه
در چنین حالات وارد زان نه فقر افخر شد است

الشرح
درین بیت اعلامی است بآنکه ورود آن حالات عجیبه و تدبیر آن که آنحضرت را بدین حالات دارند همه مبنی است بر کمال متابعت سنت و احوال سید المرسلین و مبنی از وفور موافقت شمهٔ کریمهٔ آن مرشد المرشدین است صلے اللہ علیہ وسلم چنانکه واقف اسرار شیخ فرید الدین عطار در منطق الطیر آورده است ؛

نظم
تا دم آخر که برمیگشت حال — شوق کرد از حضرت عزت سوال
چون دلش بیخود شدی در بحر راز — جوش او میلے برفتی در نماز
چون دل او بود دریای شگرف — جوش بسیارے زند دریای ژرف
در شدن گفتی ارحنا یا بلال — تا برون آییم ازین ضیق محال
باز در بازآمدن آشفته او — کلمینی یا حمیرا گفته او
زان شد آمد گر همیندیشد خرد — می ندانم تا رسد یکجان برد
عقل را در خلوت او راه نیست — علم نیز از وقت او آگاه نیست

ونیز معلوم باد که اینحالت بطفیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متابعان او را نیز میشاید اما بقدر مرتبهٔ شود چنانکه در نفحات الانس در تذکرهٔ شیخ کمال خجندی رح آورده است که وی بسیار بزرگ است و اشتغال وی بشعر و تکلف در آن ستر و تلبیس را بوده باشد بلکه میشاید که برای آن بوده باشد که ظاهر مغلوب باطن نشود و از رعایت صور عبودیت باز نماند چنانکه خود میگوید ؛

بیت
این تکلف های من در شعر من — کلمینی یا حمیرائے من است

در ترجمهٔ خلاصة المفاخر حکایت پنجاه و یکم آورده است نقل است از شیخ ابوالحسن زنجانی رح گفت که مردی از اصحاب شیخ سوید سنجاری رح که او را شیخ فرج بن عبد اللہ جشتی میگفتند نیک صاحب احوال بود وقتی تجلی از تجلیات ربانی بر وی وارد شد وجود او تمام همچو آب جاری گشت این خبر چون بشیخ سوید

رسید بیامد و ساعتی متفکر شد فرمود که عورات صاحب جمال را بگویید تا نزدیک او و آواز بلند سخن گویند و دست در وجود او بزنند تا بخود باز آید و چون باز آیند از کجا بیرون آیند همچنان کردند یکی ازان عورات انگشت دران شیخ فرج کرد تمام انگشت در رفت و چون بخود باز آمد عورات پنهان شدند شیخ را پرسیدند که حال چه بود فرمود که من کبیر خود با تمام ممالک گشتم دیدم که همت او بهیچ چیز متعلق نیست مگر بزنان صاحب جمال خواستم تا نفس او جذب کنند او را بسوی خود تا او بسوی بشریت باز آید و اگر این حال بر و دایم بودی وجود او هلاک شدی راوی میگوید که تا شیخ فرج بزیست علامت انگشت آن عورت دران او پیدا بود شیخ عبد الله یافعی میفرماید که شنیدم از بعضی اکابر شیوخ یمن چون حال بر و غالب شدی خواستی که ساکن شود بر اسپ سوار شدی تا نزدیک زوجهٔ خود رفتی آن حال ساکن شد و حکمت در آن آنست که مستلذات بشری ضد واردات الٰهی است و همدرین بیت تلمیحی است بحدیث مشهور که قال کلمینی یا حمیرا یعنی تکلم بکن و سخن بگوی با من ای زن سرخ و حمیرا التصغیر حمرا است که لقب عائشه رضی الله عنها مراد از عبارت زنان زفقرا فخر شده است حضرت پیغمبر صلی الله علیه وسلم باعتبار آنکه قال الفقر فخری صدق رسول الله صلی الله علیه وسلم ؛

المتن

از فقیران حقیقی زین جهت ضحک و مزاح

هست تسبیح و عبادت قول آن سرور شدست

الشرح در چهل حدیثی که در فضیلت فقیران جمع کرده شده است آورده است که الحدیث الثالث عن ابی ذر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا باذر الفقراء ضحکهم عبادة و مزاحهم تسبیح و نومهم صدقة ینظر الله الیهم کل یوم ثلث مرات فی کیمیای سعادت مجاهد گوید که دوستان خدا با یکدیگر چون خنده کنند گناه ایشان فرو ریزد همچنان که برگ از درختان و فی روضة الاحباب رسول علیه السلام با یاران مزاح بسیار میکرد که عبد الله بن حارث بن جز گفت ندیدم من احدی را که مزاح بیشتر از رسول کرده باشد و لیکن مزاح او همه حق بود چنانکه صحابه یکبار گفتند بدرستیکه تو با ما مزاح بسیار میکنی و حالانکه این طریقه مناسب تو نیست فرمود انی لا اقول الا حقا و عائشه رض گوید که پیغمبر مزاح بسیار میکرد و میگفت ان الله لا یواخذ المزاح الصادق فی مزاحه و از جملهٔ مزاحهای رسول آنکه با انس بن مالک رض فرمود یا ذا الاذنین و یکبار زنی به نزدیک آنحضرت صلی الله علیه وسلم آمد و گفت شوهر من ترا میخواند فرمود شوهر تو کیست آیا آن است که در چشم وی یعنی بیاضی محیط است بحدقه و نوبتی مردی از پیغمبر شتری طلبید که بر آن سواری می کند فرمود ترا ناقه بچه میدهم که بر آن سواری کنی آن مرد که گفت که من ناقه بچه را چه کنم حضرت فرمودند آیا شتری هست که آنرا ناقه نزائیده و مروی است که صفیه بنت عبد المطلب رض به نزد آنسرور صلی الله علیه وسلم آمد و حالانکه پیر شده بود گفت یا رسول الله دعا کن تا ببهشت روم فرمود پیره زنان ببهشت نخواهند رفت صفیه بنت عبد المطلب رض از مجلس بازگشت و می گریست فرمود خبر بدهید او را که ایشان بحال پیری در بهشت نروند الا جوان شده که حق تعالی فرموده انا انشاناهن انشاء فجعلناهن ابکارا پوشیده نماند که

درین بیت بقید حقیقی ازین جهت اشارتست بعلت ورود حدیث که الفقراء ضحکهم عبادة
در شان فقیران بزعم ناظم بطریق قیاس باین بیان که مراد از فقیران حقیقی باشند چنانکه در متن
صریح کرده مثل حضرت پیغمبر صلی الله علیه وسلم و اولیای امت او رضی الله عنهم که ایشان از در مقام تجلیات در
اوقات ورود واردات مهلکه و حالات مضطربه چون احتیاج افتد بتسکین دادن آن ضحک ایشان
عبادت و مزاح ایشان تسبیح است و در آن اوقات وگرنه فقر صوری ضروری را در غیر اوقات
آنقدر رتبه معلوم نیست و اگر مورد این حدیث عام باشد کما یفهم من الظاهر باز در شان فقیران حقیقی
بطریق اولویت صادق می آید و ایضاً معلوم باد که چون ثابت شد که شیخ ممدوح دام برکاته
بسبب فنای او در تجلیات فقر حقیقی است پس چون ضحک و مزاح او برابر تسبیح عبادتست در ثواب
پس در ثواب تسبیح و عبادت او که همیشه کار او همان است چه مقدار درجه است قال علیه السلام
اذ قال الغنی سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر و قال الفقیر مثل ذلک لم یلحق الغنی بالفقیر
وان انفق فیها عشرة آلاف درهم وکذلک الاعمال البر کلها یعنی گفت پیغمبر صلی الله علیه وسلم که توانگران
بگویند سبحان الله والحمد لله الخ و فقیران نیز گویند آن کلمه اگر آن توانگر صدقه ده هزار درهم دهد ثواب
او بثواب درویش رسد و همچنان در عبادتهای دیگر همین است +

المتن

ظاهراً جهال پندارند شان را اغنیا
هم باین عنوان بقرآن وصف آن معشر شدست

الشرح

درین بیت تلمیح است بآیهٔ کریمه للفقراء الذین احصروا فی سبیل الله لا یستطیعون
ضرباً فی الارض یحسبهم الجاهل اغنیاء من التعفف تعرفهم بسیماهم لا یسألون الناس الحافا و در ضمن
این اشارتست باثبات آنکه شیخ ممدوح دام برکاته علینا فقیر عفیف است و اگر جاهلی غنی پندارند آن
مثبت مدعای زیرا که حق سبحانه فقرای اهل عفت را بهمین صفت داشته و در کلام خود این صفت یکی
از خاصیات ایشان شمرده و در ذخیرة الملوک آورده است که عفیف کسی را گویند که حال خود از نظر جاهلان پوشیده
دارد و هر تردامنی را بر حال خود اطلاع ندهد و پیش هر خسیس از فقر و فاقه خود شکایت نکند و پرده تحمل از روی
مروت نگشاید چنانکه حضرت صمدیت از حال این قوم حکایت فرماید که للفقراء الذین احصروا الخ
یعنی میفرماید که این زکوتی که بر ذمه توانگران واجب کردیم حق درویشان است که ایشان نفسهای خود
بجهت طاعت حق محبوس گردانیده اند و بجهت حفظ نفس بر در هر خسیس نروند و آبروی خویش پیش
هر نااهل نریزند چنان فقر و احتیاج خود پوشیده دارند که نادان جاهل ایشان را توانگر تصور میکنند
یکدرم در حق این طایفه صرف کردن به از آنکه صد هزار درم بگدایان بی دیانت صدقه کنند و همدران
کتابست که معطی باید که حق الله بمستحق تسلیم کند که پرهیزگار بود و تارک صلوة نباشد و از
مباشرت بدعت و مناهی محترز بود زیرا که مقصود از وجوب زکوة سد فاقه ارباب قلوب و تحصیل
فراغت اهل الله است که مجموع اوقات خود بر مواظبت انواع طاعات از اذکار و اوراد مصروف
داشته اند و ظاهر و باطن خود مستغرق عبادت کرده اند و در اسباب کسب و تجارات در اختلاط بر خود

بسته که قوله تعالی لا تلهیهم تجارة ولا بیع عن ذکر الله پس حکمتِ ذاتِ متعالیه آن اقتضا کرد
که بجهت فراغت بال و جمیع همم این قوم بر ذمت ارباب اموال و اهل دنیا زکوة واجب گردانید تا بهر از
حق الله بدین قوم رسانند هم ایشان از پریشانی فاقه محفوظ مانند و بجمیع همم و فراغت خاطر بحق
مشغول گردند و اصحاب زکوة در عبادت این قوم شریک نید و آثار مشارکت طاعات و عبادات این مقبولان
سبب نجات آن قوم گردند و ازین جهت بود که رسول علیه السلام فرمود که اطعموا طعامکم الاتقیا یعنی طعام خود
بپرهیزگاران بدهید زیرا که طعام دادن قوت دادن است و هر که شخصی را طعام دهد چندانکه قوت آن طعام
دوست هر عملیکه ازان شخص صادر شود از طاعت و معصیت این طعام دهنده در ثواب و عقاب شریک
است زیرا که طعام دهنده معاون او شده است بقوتِ طعام و در اخبار است که موسی علیه السلام ازین دنیا
هیچ نداشتی و بنی اسرائیل هر روز طعام دادندی روزی موسی علیه السلام ازین حال ملول گشت و گفت
الٰهی ما هذه الذلة اذ للتنی بین عبادک یعذبنی هذا یوماً و یغشنی هذا لیلة فاوحی الله تعالی الیه یا ابن
عمران هکذا افعل باولیائی اتفرق ارزاقهم علی ایدی البطالین لیوجروا فیهم یعنی موسی گفت
که الٰهی اینچه خواری است که مرا خوار گردانیدی در میان بندگان خود این یکی مرا چاشتی میدهد و
آن دیگر مرا شامی دهد حقتعالی وحی کرد که ای پسر عمران ما با دوستان خود همچنین می کنم سنت ما چنین
رفته است که روزی دوستان خود بر دست بطالان و غافلانِ اهل دنیا پراکنده گردانیم تا بطالان
تیره روزگار بسبب رسانیدنِ روزی بدوستانِ ما بسعادت ابدی مشرف گردند و بثواب بی‌شمار بهره‌مند شوند

المتن

محض خیر است این گروه از بهر خیر و شر وی
خصم این معشر برای خویشتن مع شر شد است

الشرح یعنی تمام نیکی است و نافع و نیکخواه این گروه یعنی فقیران حقیقی که کنایت از اولیاء الله
است از بهر زن و مرد و نیک و بد ولیکن خصم و عدو این گروه از جهت ورزیدنِ خصومت و
عداوت ایشان در باطن خود برای خویشتن بابدی است و بنفس خود را بدخواه است بر قضیه و من
اساء فعلیها و نیز برای آنکه ایشان کار و بار خود را در جمیع امور بخداوند تعالی گذاشته خصوصاً
درین باب هر صباح در بعضی اوراد میخوانند حسبنا الله لمن بغی علینا حسبنا الله لمن حسد نا
حسبنا الله لمن کادنا بالسوء پس وکیل ایشان که خداوند ذو الانتقام باشد از اعدای ایشان هر آینه
کینه خواهد کشید خواه ایشان ازا خواهش آن باشد خواه نباشد چنانکه آنحضرت مد ظله میفرمودند که وقتی
فلان خان یعنی شیر علیخان بی جهت با ما عداوت کرده عزم ایذا بلکه قصد جان ما کرده در کمینگاه
انتظار کشیدن گرفت چون آن خبر بما رسید در خاطر ترددی پیدا شد حضرت شیخنا و مخدومنا
سید جمال الدین قدس سره شبِ واقعه این دو بیت خوانده مرا تسکین دادند

قطعه

چراغی را که ایزد بر فروزد — هر آنکو تف زند ریشش بسوزد
هر آن کهتر که با مهتر ستیزد — چنان افتد که هرگز بر نخیزد

این دو بیت مرا از زبان ایشان شنیده یاد ماند بعد ازان در نزدیکی حاکم ولایت او را بگناهی متهم

ساخت در زندان انداخت عاقبت بعد از چندگاه کسانِ میرزا حیدر مغفوری او را کشتند و خانمانش تاراج کردند و این نوع مکافات بعون و عنایت حقتعالی در اعدای دیگر بسیار مجرب شد و ازین جهت گفته اند که مشایخ تیغ برهنه اند و بر عدو خود را میزنند و نیز در خبر است قال علیه السلام حب الفقراء من اخلاق الانبیاء و بغض الفقراء من اخلاق الفراعین و بعضے عقوبت خصومت اولیا بالا در شرح بیت چون بمعنی صاحب آل رسول الله اوست مبین شده ؛

المتن

نیست چون فقر حقیقی را تنافی با حشم
قایل الفقر فخری شاه هر عسکر شد است

الشرح التنافی والمنافات با یکدیگر نفی کردن الحشم والخدم والاتباع یعنی خادمان و تابعان عسکر لشکر و مراد از شاه هر عسکر حضرت پیغمبر است صلے الله علیه وسلم که در زمان خود لشکرها کشید و چهار خلیفه او نیز میران لشکر بودند چنانکه بزرگی گفته ؛

بیت

سلطان من که بود ز فقر افتخار او ... هستم بجان غلام وی و چار یار او

هر پادشاه مسلمان که تا قیامت پیدا شود نیابت آنحضرت صلی الله علیه وسلم دارند درین بیت اشارتی و ایمائی است بجواب سوال مقدر مفروض که اگر کسی در وهم افتد که خدمت شیخ محمد فرح را که در بعضی اوقات ظاهر او با حشم میباشد از ممر لباس و مرکب و خدم فقیر می توان گفت جواب آن است که ما او را فقیر حقیقی گوییم و گفتیم خواه فقیر صوری هم باشد یا نباشد و فقیر حقیقی را منافات و ضدیت با حشمت نیست و لهذا آنکه پادشاه پادشاهان بود با وجود چنین حشمت آن فقر را بخود نسبت نموده بدان افتخار کرد و از لسان صادق بیان خود این حدیث که در بیت مذکور است فرمودند کذا فی ارشاد المریدین ای عزیز بلباس فقر ملتبس گشتن در مذهب طالبان حق و عارفان مستغرق رکن اعظم است ؛ **بیت**

این است لباس فقر پوشی ... در مذهب ما سواد اعظم

و حضرت رسول صلی الله علیه وسلم با وجود کمال ولایت و عظمت بفقر افتخار نمود که الفقر فخری مراد ازین فقر فقر حقیقی است که عبارت از عدم تملک است چنانکه گفته اند الفقیر من لاشئی له پس هر وقت که فقر بمرتبه رسد که او را ملکی نماند حتی الوجود و توابعه او را فقر حاصل شده بود پس او را رسد که بر کاینات فخر کند که رسول با این فقر فخر کرده است نه بفقر صوری اگر چه در مکه معظمه بسی کسان بودند که بحسب صورت از پیغمبر صلی الله علیه وسلم فقیر تر بودند لیکن عدم تملک نداشته اند عدم تملک آن است که فقیر را هیچ چیز نباشد که او را بحسب تملیک بخود نسبت تواند کرد تا غایتی که از وجود خود نیز فانی گردد چنانکه گفته اند وجودک ذنب لایقاس به ذنب و این مقام توحید صرف است چه هرگاه که اضافت ساقط شد توحید ثابت گشت که التوحید اسقاط الاضافة ؛

رباعی

مراد از فقر آن میدان که کرده فخر پیغمبر ... که مستغرق شود در حق و هم مستغنی از کونین
خوش آن سالک که این مضمون ورا در حسب حال آید ... که فخرش گشته الفقر سواد الوجه فی الدارین

و تحقیق این حدیث راجع است بهمان معنے که در بیان حدیث اول گفته شد زیرا که مراد از سواد وجه فنای

سالک است و در داین هر کسکه بچنین فقر متحقق شده باشد سید دنیا و آخرت شده باشد +

المتن
منتهی را مانع از حق کثرت اسباب نیست
هیچ مانع مرخلیل الله بن آزر شد است

الشرح نقلست ان الملایکة لما شاهدوا وفور ابراهیم علیه السلام وکثرة قبولیة الله تعالی له قالوا لابد مع هذا الخیر والبرکة والنعمة والمال والوجاهة والنبوة والملک والکتاب الذی اعطی الله ابراهیم علیه السلام ان یحبه ولیس ذلک بحسب هذه العطایا کثیرا فقال الحق لهو لاء الملایکة جربوه فتجسدوا له فی صورة البشر وذکروا الله بالتنزیه فقالوا سبوح قدوس ربنا ورب الملایکة والروح فلما سمع ابراهیم هذه الکلمات لاخذه الوجد والهیمان فی الله تعالی واستدعی منهم ان یعیدوا علیه الکلمات فطلبوا من ماله اجرا علی اعادة الکلمات فاعطی ثلث ماله فذکروا له الذکر فاستعاد منهم کرة اخری واعطیهم الثلث الثانی فسبحوا له الله بالمذکور من الذکر فطاب وقت ابراهیم وازداد هیمانه فاستعاد الکلمات واعطی ثلث الباقی فاعادوا له فلما تم امتحانهم له ذکروا له انهم ملایکة الله کذا فی نقد النصوص و درین بیت نیز ایمائی است بجواب سوال مقدر که ناشی میشدی از رویت کثرت اسباب شیخ زمانه در بعضے احیان و تقریر جواب نظر بعید منتهی است یعنی فرق است میان مبتدی و منتهی در بعضی احکام چنانکه تجویز کردند بعضی اشیا در منتهیان واهل تمکین که ممنوع بود در مبتدیان و نوساران مانند آنکه ابراهیم خلیل الله که منتهی بود کثرت انعام واموال اورا از محبت حق مانع نیامد و اگر این اسباب در مبتدی بودی هر آینه مانع آن آمدی و اورا واجب بودی هر آینه ازان بیرون آمدن و همچنین حکایتی در نفحات الانس آورده است که عجوزه پیش شیخ عبدالقادر گیلانی رضی الله عنه آمد و پسر خود را همراه گرفته و گفت دل فرزند خود را تعلق بسیار بینم بتو و من ذمه او را از حق خود بری گردانیدم برای خداتعالی شیخ ویرا قبول کرد و بمجاهده و ریاضت فرمود آن عجوزه بعد از چند روز پیش فرزند خود آمد دید که نان جو میخورد و زرد و لاغر شده از کم خوای و بیدای پیش شیخ آمد طبقی دید پر از استخوان های مرغیکه شیخ خورده بود و عجوزه با شیخ گفت یا سیدی تو گوشت مرغ میخوری و پسر من نان جو شیخ دست مبارک خود بر آن استخوان ها نهاد و گفت قومی باذن الله الذی یحیی العظام وهی رمیم آن مرغ زنده شد و بانگ آغاز کرد پس شیخ با عجوزه گفت وقتی که فرزند تو همچنین شود هر چه خواهد گو بخورد و میباید که درین بیت بار ابن بسکون خوانند که مولانا عبدالرحمن جامی در مدح امام زین العابدین رضی الله عنه گفته + ع زین عباد بن حسین علی +

المتن

نیست اندر چشم کامل سیم و زر را اعتبار
کان یکی سنگ سفید و وان دگر احمر شد است

الشرح یعنے وجود و عدم او یکسانست چنانکه فرزند مولوی سلطان ولد فرمود که ولی باشد در دنیا و ولی باشد بصورت درویش ولیکن ولایت عشق است که بنده را با خدا است چندین پیغمبران پادشاه بودند چون داؤد و سلیمان و مصطفے علیهم الصلوة والسلام و چندین پیغمبران درویش بودند

و فقیر زیرا که نبوت و ولایت خداشناسی است و با خدا مشغولی مال و ملک مانع عشق و ولایت نیست
در رسالهٔ اقبالیه آورده است که شیخ حقانی علاء الدوله سمنانی قدس سره فرمود که این مریدها عجب اعتقاد کنند
البته میگویند که درویش میباید گدا و محتاج باشد نمی دانند که حق تعالی هیچ مرشد را محتاج نگذاشته
است بخلق چرا باید که بندگان خدای تعالی جز بخدای محتاج باشند آخر این همه دینار را باین همه نعمت
و به برکت ایشان باقی میدارند تا قیامت بلکه مقصود از آفرینش ایشان اند آخر شیخ مجد الدین بغدادی
قدس سره هر سال خرج سفرهٔ خانقاه دویست هزار دینار از زر سرخ بوده است و من حساب میکنیم پانصد هزار
دینار املاک وقف کرده ام بر صوفیه که بر طریقه ما باشند و متابع خدمت و سنت خواجه لقمان محمود
نقشبندی در یک رسالهٔ خود این سخن شیخ آورده بعد از آن نوشته از این سخن دفع میشود اعتراض
مردمانیکه بر پدر کلان ما خواجه عبید الله نور الله مثواه بملاحظهٔ شهود کثرت اسباب غنا نسبت بغنا
کردند در وصف اوست ؛

بیت

چو فقر اندر لباس شاهی آمد — بتدبیر عبید اللهی آمد

یعنی حق سبحانه بعضی اولیا را در لباس غنا بعضی ها را در لباس فقر و فاقه ماند ولیکن ایشان بدین
هر دو راشد رضا دارند ؛

بیت

درین چمن نکنم سرزنش بخود روئی — چنانکه پرورشم میدهند میرویم

المتن

هست دنیا آنچه مشغولت کند از ذکر حق
گر متاعی پربها یا چیزکی احقر شد است

الشرح ولقد قیل الدنیا ما شغلک عن ذکر الله و فی شمایل الاتقیا افضل الاعمال ترک العلایق والخلایق
هر چه ترا از حق باز دارد دنیاست و علامت ترک دنیا آن است که بدین آیت کار کند لکیلا تأسوا
علی ما فاتکم ولا تفرحوا بما آتاکم و ترک دنیا آن نیست که خود را برهنه کند و لنگوته بندد بنشیند بلکه ترک دنیا آن
است که لباس بپوشند و بخورند و بخورانند و آنچه رسد جمع نکنند و میل بدان نکنند و ایضاً قیل بطنک
دنیاک اگر کمتر خوری از تارکان باشی و اگر سیر بخوری تارک نباشی مقبول شیطان باشی شیطان گوید که سیری
در نماز است من او را معانقه کنم و گرسنه و خفته بود از او بگریزم ؛

المتن

گر بود شاغل ز ذکرت ور بود از بهر جاه
هم ز دنیا درس و حفظ و خرقه و مطهر شد است

الشرح فی الفواید دنیا بچهار صفت موصوفست یکی صورةً دنیاست و معنےً نه آن باهل خود فراهم
آمدن است چون به نیت گذاردن حق او بود دوم صورةً دنیا نیست معنیً هست آن طاعتیکه بریا باشد
سیوم صورةً و معنیً دنیاست و آن آنست که کسب اسباب دنیوی زاید از کفاف باشد چهارم صورةً
و معنیً دنیا نیست و آن طاعتیست که باخلاص کنند فی رسالهٔ بعضی اکابر بعضی ازین طایفه گفتند که
لطیف ترین حجابی این طریقه را صورت افاده و استفاده است که ارباب علم را میباشد میباید که طریق خود
را مستور دارند و از نظر خلق دور چنان معلوم شد که کتب متداوله مطوله طلب داشتن و از تجمل ایشان

بتحصیل و تکمیل علوم میشود نمیتوان گفت تحصیل علوم مکن امّا میباید که بر وجهی باشد که از مقصود حقیقی مانع نباید و از توجه خاطر بآن جانب غافل نگرداند که نفس آخر ناصیه ملک الموت ظاهر گردد علوم معارف مکتسبه از یکدیگر خواهد ریخت و آنچه باقی ماند جز تحقیق سرِ وحدت و محبت مطلوب حقیقی که با حقیقت انسانیه متحده شده باشد نخواهد بود ٭

بیت

ای در طلب کمال در مدرسه چند ‌ ‌ تکمیل اصول و حکمت و هندسه چند
هر فکر که جز ذکرِ خدا وسوسه است ‌ ‌ شرمی ز خدا بدار این وسوسه چند

در رفع حجاب کوش نه در جمع کتب کز جمع کتب نمیشود رفع حجب در طیِ کتب کجا بود نشأ حب طی کن همه را و عد الی الله و تب قال علیه السلام الدنیا ملعونةٌ و ملعونٌ ما فیها الا ذکر الله ٭

نظم

هدفِ لعنتِ خدا آمد ‌ ‌ دنیا و آنچه هست در دنیا
غیر ذکرِ خدا که صاحبِ ذکر ‌ ‌ در دو عالم برحمت اولیٰ

فی سلسلة الذهب فی قوله علیه السلام رُبَّ تالِ القرآنِ ویلعنه القرآن ٭

نظم

رُبَّ تالٍ بغیه بالقرآن ‌ ‌ وهو یغضی به الی الخذلان
خواجه نیست جز تلاوت کار ‌ ‌ لیکن آن طرد و لعنت آرد بار
لعنت است آنکه بهرِ لهجه و صوت ‌ ‌ شود از تو حضور خاطر فوت
فکر حسن غنا برد هوشت ‌ ‌ متکلم شود فراموشت
نشود بر دلِ تو تابنده ‌ ‌ کین کلامِ خداست یا بنده
باده نوشی مدام با او باش ‌ ‌ تا شود صاف حلق تو ز خراش
حلق ماند ز خلطِ بلغم پاک ‌ ‌ گر بود معده پُر حرام چه باک
لعنت است آنکه سازدت بی بیم ‌ ‌ روز و شب با امیر و خواجه ندیم
مجلسِ ناکسان بیارائی ‌ ‌ با بدان یکدو خورده بر بالی
جان شان مزبله است قرآن نور ‌ ‌ دار این نور را ز مزبله دور
شرم بادت که بهرِ مزبله ‌ ‌ سازی از نورِ قدس مشعله
لعنت است اینکه همتِ تو مدام ‌ ‌ گشت مصروف لفظ و حرفِ کلام
نقد عمرت ز فکرتِ مفلج ‌ ‌ خرج شد در رعایتِ مخرج
صرف کردی همه حیات سره ‌ ‌ در قرآت سبعه و عشره
گر شود مدی از ادای تو کم ‌ ‌ حرف غم در دلت شود مدغم
فوت کردی سعادتِ سرمد ‌ ‌ غم نخوردی برابرِ یک مد
همچنین هرچه از کلامِ خدا ‌ ‌ جز خدا قبلهٔ دل است ترا
موجب لعن و مایهٔ طرد است ‌ ‌ حبذا مقبلی کزان فرد است
معنی لعن چیست مردودی ‌ ‌ در مقامات بُعد و مطرودی

هر که ماند از خدا بیکس مو · آمد اندر مقام بعُد فرو
گرچه ملعون نشد زحق مطلق · هست ملعون بقدر بعُد از حق
زانکه اندر مقام یکتائی · نیست مورا مجال گنجائی

در بیان آنکه حکم لعنت مخصوص بتالیان قران نیست بلکه عملیکه ناشی از عجب و ریا و سایر محبطات عمل میشود ازین قبیله است

نظم

حکم لعنت زفعل بی اخلاص · نیست بر تالیان قران خاص
پس مصلّی که در میان نماز · میکند بر خدای عرض نیاز
میکند لعنت آن نماز برو · چون در صدق نیست باز برو
این بود حال سایر قربات · چون صیام و قیام و حج و زکوة
هر چه اخلاص نیست اکسیرش · گر ز ناب کم ز مس گیرش
چیست اخلاص آنکه کسب عمل · پاک سازی ز شوب نفس دغل
نه در آن صاحب عرض باشی · نه از آن طالب عوض باشی
کیسهٔ خود از آن بپردازی · سایهٔ خود بر آن نیندازی
حول خود از میانه برداری · قوت خود تمام بگذاری
حول و قوت ز فضل حق بینی · گل حکمت ز باغ او چینی
بخشش محض بینیش ز خدا · بر تو جاری شده ز وهب و عطا
لیک با اینهمه خجل باشی · فعل ناکرده منفعل باشی
زانکه آن فعل گرچه فضل حق است · مبتنی بر قضای ما سبق است
مظهر آن تو بئی و در ظاهر · سازی احکام مظهرش سا تر
گرچه خالی است فعل حق ز خلل · ناقص آید عمل ز نقص محل
آب باران که فصل فرور دین · آید از آسمان بسوی زمین
بود شیرین ولی بعرصهٔ دشت · شوره شد چون بخاک شوره نشست
بود جانبخش بوی باد شمال · که وزید از مهب لطف و جمال
بر بیابان گرم گرد مرور · یافت اسم سموم و نعت حرور

یقال اقوی حجة للعبد فی مجاهدة العبد تبرئته عن حوله و قوته تفسیر قشیری **قطعه**

هست قرآن خوان بسی در روزگار · میکند قرآن بر و لعنت هزار
گر ریا در خواندنت آید پدید · وانکه در حق تو باشد این وعید

حسن بصری رحمة الله علیه گفته است که کسانیکه پیش از شما بوده اند قدر این نامه بدانستند که از حق بدیشان رسید بشب تامل کردندی و بروز بدان کار و شما درین نامه درس کردید بدان بازنامه دنیا سازید کذا فی تذکرة الاولیا **المتن**

در بدان قیدی بنا شد را دیان کردند نقل
با وجود سلطنت از اولیا سنجر شد است

الشرح یعنے سلطان سنجر ماضی رح چنانکه از وی نقل کردند که یکی از ملازمان خود را وظیفه تعیین کرده بود و جائی جاکی باو داده تا هر روز چون بار عام شدی بآواز بلند در مجمع گفتی که در مملکت ظلمها میرود اگر میدانی مسلمان نهٔ و اگر نمیدانی سلطان نهٔ و او شنیدی و بآن عمل کردی ازینجا معلوم شد که حکمرانی حقانی دینی قیدی وار جاه و ناموس دنیوی پاک بود و از انفاس نفیسه خواجه محمد پارسا نست قدس سره سعادت عظمی و دولت کبری آنست که حضرت حق سبحانه و تعالی صاحب همتی را سلطنت و امارت کرامت فرماید و او را توفیق دهد تا بواسطهٔ ملک عاریتی فانی ملک حقیقی باقی بدست آرد و خود را از ذکر جمیل و ثواب جزیل محروم نگرداند و او را شفقت بر رعیت مانند شفقت پدر بر فرزند بود و میل او دایم بعدل و راستی بود و از متابعت هوا احتراز نماید که متابعت هوا از راه خدا باز ماندن است و مخالفت هوا راه یافتن هم رعایت و هم حقوق جهانداری و عدل گستری بجا آرد و هم حقوق سلوک راه دین نگهدارد و هم حفظ معاملات شرع کند و صورت مملکت بزرگترین وسیلتی است بحضرت عز و جل فکره زیرا که چون شوکت مملکت یار بود تاثیر آن در تقرب بحق سبحانه و تعالی یکی هزار کند دیگری اگر سلوک کند بیک قدم سالک راه حق بود و سلوک ملوک بچندین هزار قدم میسر گردد سهل بن عبدالله تستری رح فرموده است که والی را بمجرد رعایت حقوق و حدود شریعت که مرتبهٔ صالحان است بدرجهٔ صدیقان راه دهند بلکه از مرتبهٔ قطبیت بهره ور گرداند بمجرد رعایت امر شریعت کار او در راه دین بالا گیرد و سلوک طریق یقین تمام گردد ذلک فضل الله یوتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم ماخود در صدد بیان تجلیات بودیم از انجا بمناسبت تعین معنی فقر حقیقی که جزئیات از تجلیات است عنان بیان بتحقیق معنی دنیا کشیده آری چنانکه دنبا دنباله کننده فقیران صابر و تارکان در عیان است در بیان نیز همین معامله کنند الغرض آمدیم بمقصود که بیان تجلیات است بدانکه چون در بیت اول هم تجلیات ذاتی و صفاتی خدا قسمت کرده شد تجلیات را بدو قسم یکی تجلیات ذاتی و دوم تجلی صفاتی چنانکه مبین شد در بیت که تجلیات و عشق ذکر یافته مراد تجلی ذاتی و عشق ذاتی بوده و در بعضی نسخ متن نیز درین مصراع تجلیات ذاتی مرقوم شد باین عبارت چون شود نار تجلیات عشقش الخ پس در آن بیت و ما یتعلق بها ایمائی رفته ببعضی خاصیات و تاثیرات تجلی صفاتی چنانکه مرقوم میگردد ان شاء الله تعالی ✽ **المتن** اشارتی باتباع مقام تجلی صفاتی مر آنحضرت را بدلیل شهود و بعضی علامات و خاصیات و تاثیر آن ✽

حق تجلی باد و وصف السمیع و البصیر
کرد در وی در مغیبات اسمع والبصر شد است

هم تجلی حیات و قدرت و علم و کلام
شد بروی تاثیر آن بسیار مستبصر شد است

هست تاثیر تجلی جمال المرید

این که در غایب مرادش حاصل و محضر شده است

هم تجلیات وصف محیی و وصف ممیت

شد درو تاثیر آن بسیار جا مبهر شده است

الشرح مبهر ظاهر کرده شده اسم مفعول است از ابهار بمعنی اظهار است چنانکه استعمال ظاهر باهر
در یک معنی مشهورست و باید دانست که تحقیق معنی این چند نوع تجلیات صفاتی که درین چند بیت
مذکور شده و تعیین خاصیت هر یک و تبیین امثلهٔ ایشان در نزدیکی هم در متن مشروح شود

المتن

او چو مجلای جمال آمد جلال ذات را

نور و آثار جلالیت ازو ازهر شده است

الشرح مجلا محل تجلی ازهر روشن‌تر و شکوفه‌تر اسم تفضیل زهره بمعنی الزهرات است و آثار جلالیت
و غضبناکی و عدم تواضع و بزرگ منشی است یعنی بعد از تزکیهٔ نفس او چون محل تجلی جمال صفت جلال
باریتعالی است پس هر چه از تندی و غضبناکی در آوان آن تجلی ازو ظاهر گردد همه اثر صفات جلال
خواهد بود والله اعلم بسرائر نور و صفاست و مثبت کمال است اگر همین خاصیت از صاحب نفس اماره
ظاهر شدی موجب نقص و زوال و وبال او بودی و در ضمن این قاعده اشارتی است بدفع اعتراضی
که بعضی مردم بمشاهده این نوع آثار جلالیت بر شیخ ما کرده بودند و ایشان جوابی فرموده بودند
که فقیر آنرا موافق جواب حضرت امیر سید علی همدانی قدس سره یافتم چون ایشان را نیز درین مقام
این اعتراض کرده بودند پس تقریر آن اعتراض و جواب آن از مقامات ایشان که در خلاصة المناقب
است تالیف خلیفهٔ ایشان مولانا نور الدین جعفر المرحوم برای استشهاد و استقرار اینجا تحریر میکنیم فی
خلاصة المناقب خدمت خواجه عبدالله روزی در بدخشان این فقیر را یعنی مؤلف آن مقامات
را اشارت فرمود که از حضرت امیر سوال باید کردن که غضوب چرا باشید باآنکه از مکمل اهل طریقه است
و چون نماز خفتن ادا کرده شد بر عادت مبارک جناب سیادتمآب این فقیر را طلب نمودند سوال خواجه
بخاطرم آمد و چون در حجرهٔ مسجد بصحبت شریف در آمدم و بدو زانوی ادب بنشستم حضرت
سیادتمآب پیشتر از سوال تبسم نمود و فرمود اگرچه ما را غضبی باشد اما غضب ما رحمت است بر
مغضوب علیه زیرا که در اوایل سلوک ما را در دوشنبهی بحضرت مصطفی صلی الله علیه وسلم صحبت خاصه
ے بود و از غضب خود ملالتی در خاطر آمد لاجرم حضرت رسول صلی الله علیه وسلم فرمود که ملول مشو
که غضب تو رحمت است پس غضب ما مستوجب رحمت و ترقی درجه باشد و چون این هدیه
بخدمت خواجه رسانیدم خواجه فرمود که اکنون مرا فرحی حاصل آمد که قیمتش از دو عالم افزون است
و در ایام صحبت شریفش تحقیق شده که بکمسو را آنجناب مجبور است زیرا که غضب او سبب ترقی میشود و
سر این سعادت آنست که حضرت سیادت مجلای جمال جلال ذات آمده بود درین حدیث بآن
سر اشارتست قال النبی صلی الله علیه وسلم خیار امتی احداؤها الذین اذا غضبوا رجعوا و جناب
سیادتمآب در ذخیرة الملوک آورده است که در بعضی اخبار آمده است که کان رسول الله صلی الله علیه وسلم

یغضب حتی تحمر عیناه وجبتاه ویقول اللهم انا بشر اغضب کما یغضب البشر فایما مسلم سببته او لعنته
او ضربته فاجعلها منی صلوة ۞

المتن

کبر او شد محو ظاهر کبریای حق ازو ست
این شعار آن امام الصادقین جعفر شد است

الشرح در این بیت نیز اشارتی است بدفع اعتراضی که بعضی اهل تجلی را اهل غفلت میکنند
مثل امام جعفر صادق رضی الله عنه که در اظهار این جواب بر همه سابق است و سلطان ابوسعید ابوالخیر
و خواجه بهاء الدین نقشبند وغیرهم و حضرت امیر سید علی همدانی چون او نیز این اعتراض کرده بودند
در کتاب ذخیرة الملوک از بهر اشارت بدفع آن اعتراضی تحقیقی بی مثل کرده پس همان تقریر بعینه
بنیت تیمن و تبرک اینجا تحریر میباید قال الله تعالی ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر
الحق در لفظ بغیر الحق اشارت است یعنی کسانیکه بر بساط عبودیت بی کرامت تقوی بزرگی جستند و در
میدان مبارزان طریقت بی قوت معنی کمر بستند و از اینجا بود که امام محقق سابق جعفر صادق را رضی
و علی آبائه الکرام گفتند آن فیک کل فضیلة الا انک متکبر قال لست بمتکبر و لکن کبریاء الحق قام منی
مقام التکبر یعنی طایفه که اخلاق نفسانی را در مقام فنا در بازند و خانه وجود را از صفات بشریت بپردازند
و خاشاک هستی را در زاویه نابود اندازند و هر آینه آن مقبولان را بعد از تجرع مرارت فنا شربت بقا
چشانند در بارگاه لقا بعضی را لباس حیا پوشانند و جمعی را بخلعت تعزز و کبریا مخصوص گردانند
پس چون در مقام صحو آثار آن صفات را در وجود عزیز شان بظهور رسانند عوام کالانعام از ایشان
تکبر دانند اما عارف محقق میداند که آن تعزز بحق و تجلی سلطنت کبریای مطلق است که در ابدان
زاکیه و اجسام طاهره ایشان بظهور رسیده ایشانرا نزد خود مقداری نه بارد و قبول خلق آرامی و
قراری نه در ظهور الصفات اختیاری بل یفعل الله ما یشاء و یحکم ما یرید و آنکه باب مدینه علم و منبع
کرم و حکم شاهباز فضای ازلی امیر المومنین علی کرم الله وجهه فرموده یا احسن تواضع الغنی فی مجلس
الفقراء رغبة فی ثواب الله و احسن من ذلک رتبة الفقراء علی الاغنیاء ثقة بالله تعالی اشارت
بدین معنی است زیرا که تکبر اغنیا بسبب نخوت نفسانیت و عوارض امور فانی که آن بغیر الحق است
و تکبر درویش عارف بالله و لله است و این احسن فقر است چه این معنی دال است بر قوت یقین او
اینجا بدانی که آنچه موجب نقصان غافل است مورث کمال عارفست و نقلست که یحیی معاذ
رازی قدس سره فرمود التکبر علی ذی التکبر بالمال تواضع که تکبر بر کسی که تکبر بسبب مال میکند عین
ثواب است و تواضع است از اینجا تکبر از این عارف حکم عکس میگیرد در اخبار صحیحه آمده است اذا رایتم
المتکبرین فتکبروا علیهم فان ذلک لهم مذلة و اگر تکبر عارف محقق از اطاعت رافعه بودی رسول
علیه السلام بدان امر نفرمودی در مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره که آنحضرت را یکی
بصفت تکبر نسبت کرد فرمودند که کبریای ما از کبریای اوست ۞ بیت

باز تکبر اگرم در سر است
هم ز دم اوست که در من دمید

المتن

شیخ مهنه دربیان این صفت دُرُسفته است
از وقارش سیدِ صوری چو مُستکبر شد است

الشارح

مهنه نام شهریست ومراد از شیخ مهنه شیخ ابوسعید ابوالخیر است که نام وی فضل الدین بن ابی الخیر بود سُلطان وقت بود وجمال اہل طریقت مشرق القلوب و در وقت وی ویرا مشایخ مسخر بودند و در طریقت ابوسعید سرخص است و چون وی برحمت پیوست پیش شیخ ابو العباس در آمد بعد از یکسال همان شیخ گفتش که بمهنه شو تا روزی چندی علم بر در سرای تو زنند او گفت پس ما بحکم اشارت او باز بمهنه آمدیم با هزاران خلعت فتوح کذا فی نفحات الانس الغرض آنچه درین بیت مذکور شده که دربیان این صفت یعنی در محو شدن کبر بشری وظاهر شدن کبریای خدائی چون او را نیز این مقام بود بیانی خوب کرده است وقتی که سیدِ صوری استغناء و استکبار او دیده اندیشهٔ اعتراض کرده بود در مجلس او تقریر آن آمد اعتراض وجواب آنحضرت مولانا عبدالرحمن جامی قدس سره درلباس نظم درسلسلة الذهب جلوه داد فرمود ؛

نظم

شیخ مهنه که در سرای وجود
کس از و به نبود ز اهل شهود

بود صافی ز زنگ کبر و ریا
تافت زو عکس کبریای خدا

پادشاهانه مجلسی میساخت
نزد صحبت بهر کسی میباخت

بر در روزی ز ذوق راه روی
ره بدان جمع سیدِ علوی

شوکت و جاه شیخ را چون دید
شوکت آن شوکتش بسینه خلید

گفت هستم من آل پیغمبر
این بزرگی بود مرا درخور

با چنین رفعت نسب که مراست
این بزرگی نصیب شیخ چراست

هر خیالی که در مقابل شیخ
کرد اندیشه تافت بر دل شیخ

شیخ آئینه است لیک گری
دلش از زنگ احتجاب بری

گشته در مرکز جهان مرکوز
روبروی جهانیان شب و روز

هر چه ظاهر شود ز جمله جهات
منعکس گردد اندران مرآت

پیش این شیخ اگر روی زنهار
خاطر از زشت و خوب خالی دار

کانچه باشد بدان دل تو گرو
بر دل شیخ افکند پرتو

گر بود زشت آه و اویلا
ور بود خوب ساده او لی

ساده به لوح خویش پیش دبیر
تا شود از دبیر نقش پذیر

تا بود لوح تو حریف حروف
کی بتحریر او شود موصوف

گفت القصه شیخ با علوی
کای فروغ چراغ مصطفوی

ز نسب یافت آنچه جد تو یافت
از نسب کس بقرب حق نشتافت

گر نسب ساختی سر از نازش
بولهب نیز بودی انبازش

من هم این از نسب نیافته ام
لیک در پیروی شتافته ام

مصطفےٰ را ز فضل ربّانی — گشته‌ام در متابعت فانی
بره سنتش فرو شده‌ام — تا بجدّی که جمله او شده‌ام
هستیم در وجود او چو رسید — حق بمحبوبی خودم بگزید

درین مصراع اشارت بقول باریتعالی است که قُل ان کنتم تحبّون الله فاتبعونی یحببکم الله فی خلاصة المناقب حضرت امیر سید علی همدانی قدس سره گفت که چون بصحبت شریف شیخ محمود مزدقانی مشرف گشتم فرمودند که یا سیدی اگر برای مخدومی در خانقاه ما آمدی من در خدمت از سر قدم سازم که مریدان ما نباید که در خدمت تقصیر کنند و اگر از برای خادمی آمدی کفش این کنّاس غلام سیاه که او کنّاس خانقاه است پیش باید نهاد تا بمقصود رسی که رسم طلب کی هستی باشد لاجرم زود بصورت ادب قیام نمودم و قبول کردم بعده بشیخ بیعت کردم و ملازم خانقاه می بودم ✣

بلیت

قفل این در شد علائی و کلید آن نیاز — گر نیازی داری اینجا بر سریر ناز شو

فی نفحات الانس یکی ازین طایفه گفته که مدتی پیش شیخ ابو سعید بودم خواستم که ببغداد روم مرا گفت چون ببغداد روی و ترا پرسند که چه دیدی چه فایده گرفتی چه خواهی گفت گفتم بگوی درویشی دیدم گفت تا شیخ چه فرماید شیخ گفت هر که تازی داند این بیت‌ها برو خوان ✣

شعر

قالوا خراسان اخرجت شیئا — لیس له فی جماله ثانی
فقلت لاتنکروا محاسنه — فمطلع الشمس من خراسان

و هر که تازی نداند این رباعی برو خوان ✣

رباعی

آنی که بخلد یادگار از تو برند — هم چینیان نقش و نگار از تو برند
سبزی و بهشت و نو بهار از تو برند — ایران همه فال روزگار از تو برند

معنے رباعی عربی شیخ را از حال خود خبر میدهد ارشاد طالبان را یعنے گفتند که خراسان چیزی بیرون آورده که ویرا در جمال ثانی نیست گفتم این سخن را منکر مشوید خوبیهای آن چیز را اعتقاد کنید آن سخن را زیرا که اکنون طلوع شمس حقیقت از خراسان است کذا فی حاشیته فی مسافرنامه حضرت مخدوم جهانیان قدس سره حکایت تختگاه سلطان ابو سعید در جهان علم موسیقی او پیدا کرد چهل و چهار چنگ بر دست راست و چهل رباب بر دست چپ او بودی بر هفتاد و چند نوع علم موسیقی سبق گفت ایضاً فی نفحات الانس وقتی شیخ سعدی شیرازی قدس با یکی از اکابر سادات واشراف فی الجمله گفتگوئی واقع شد آن شریف حضرت رسالت علیه السلام بخواب دید که ویرا عتاب کرد چون بیدار شد پیش شیخ آمد و عذر خواهی و استرضای وی کرد ✣

المتن

لاتقوموا مصطفے کرد امر پس وی این زمان
ماحی البدعه مقیم امر آن او مرشد است

123

گفت پیغمبر تکبّر بر تکبّر صدقه است
در وقارش سرّ این اخبار هم مضمر شد است

124

الشارح قال علیه السلام التواضع مع المتواضع صدقة والتکبر مع المتکبر صدقة ماحی نابود سازنده
مقیم برپا دارنده امر فرمان ده بهتر اسم تفضیل آمر که بمعنی فرمان کننده است پوشیده نماند که درین
بیت تلمیحی است بیک حدیث صحیح که در مشکوة شریفه آورده است عن ابی امامة رض قال خرج رسول الله
صلی الله علیه وسلم متکیاً علی عصاً فقمنا له فقال لا تقوموا کما تقوم الاعاجم یعظم بعضها بعضاً رواه ابوداود
یعنی روایت کرد ابو امامه که گفت وقتی از اوقات بیرون آمد حضرت پیغمبر صلی الله علیه وسلم تکیه زنان
بر عصای پس ما قیام نمودیم وایستاده شدیم برای تعظیم آنحضرت صلعم فرمود که قایم مشوید و برمخیزید برای
تعظیم چنانکه قیام می کنند مردم غیر عرب وقتیکه تعظیم می کنند بعضی مر بعضی را روایت کرد اینحدیث را
ابوداود و در صحیح خود و اگر کسی گوید که اینچنین قیام را بدعت توان گفت گوئیم در بدعت گفتن آنرا
خلافی نیست لیکن سخن دران است که بدعت ممنوعه است یا غیر ممنوعه و بر قضیه اینحدیث لازم می آید
که بدعت ممنوعه محذوره باشد زیرا که نهی صریح وارد شده در اتیان آن اما شیخ شهاب الدین سهروردی
قدس سره در عوارف آورده که بدعت است اما بدعت ممنوعه محذوره نیست چنانکه گفته انما البدعة
المحذورة الممنوعة منها بدعة تزاحم سنة مامورة بها و مالم یکن هکذا فلا بأس به و هذا کالقیام للداخل
لم یکن وکان من عادة العرب ترک ذلک حتی نقل ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یدخل ولا یقام
له وفی البلاد التی هذا القیام عادتهم اذا اعتمد ذلک لتطییب القلوب والمداراة لا بأس به لان ترکه یوحش
القلوب ویوغر الصدور فیکون ذلک من قبیل العشرة وحسن الصحبة ویکون بدعة لا بأس بها لانها لا تزاحم سنة
مامورة وحضرت خواجه عبید الله احرار قدس سره میفرمودند که اکابر صوفیه فرموده اند که کسیکه پیش جمعی می
آید شاید که برای او نخیزند اگر ازین صورت کسر و تحقیر را نفهمند و نرنجند و ناخواستن را دو شرط است
یکی آنکه باعث کسل نباشد دوم آنکه اگر ناخواستن بسبب تکبر باشد البته تکلف کند و برخیزد و بتکلف
وصف مذموم که کسل است دفع کند و تکبر بمراتب مذموم تر است اهتمام باید کرد که آن نیز نماند پس
بهر تقدیر اهتمام وسعی نماید و برخیزد و اگر باعث خواستن آنست که مردم او را کاهل و متکبر نگویند این
نیز مذموم است دفع کردن چنین باعث لازم است باعث خواستن باید که تعظیم و احترام برادر مومن بود
دلجوئی او و موافقت آنچه منقول است که صحابه و سلف برای یکدیگر نمیخاستند بجهت آن بود که ناخواستن
پیش ایشان سبب رنجش والم نبود ازان صورت تحقیر و تکبیر بخاطر ایشان نمی آمد و کسل و تکبر نیز نبود و ملاحظه
حدیث انا واتقیاء امتی براء من التکلف باعث ترک خواستن بود نقل من ملفوظات الشیخ المذکوره
وفی الرسالة القشیریة سمعت الاستاذ ابا علی یقول فی الخبر من تواضع لغنی لاجل دنیاه ذهب ثلثا
دینه انما ذلک لان المرء بقلبه ولسانه ونفسه اذا تواضع لغنی بنفسه ولسانه ذهب ثلثا دینه فلو اعتقد
فضله بقلبه کما تواضع بلسانه ذهب دینه کله فی المفتاح الجنان وایضاً فی کنز العباد دیگر برادر مسجد تعظیم
ندارد که در خانه خدای عز وجل دیگری را تعظیم نباید داشت قال النبی صلی الله علیه وسلم لا تعظموا فی بیت
ربی جاییکه حضرت رسالت پناهی صلعم این میفرماید باید که در خانه خدا تعظیم نکنید یعنی پیش من برمخیزید
پیش دیگری خاستن کی جایز بود و لهذا سلف چون در مسجد سبق گفتندی شاگردان را وصیت کردندی

که میباید که در مسجد پیش ما مخیزید و ایضاً فیه قوم یقرءون فی المصاحف او یقرأ واحد فدخل علیه
واحد من الاجلّة والاشراف فقام القاری لاجله قالوا ان دخل عالم او ابواه او استاده الذی علمه
العلم جاز له ان یقوم له وما سوی ذلک لا یجوز الغرض اینجا روشن گردد مگر اهی گروهی که این بدعت قیام
را سنت نامیده اند و اینچنین رسم و عادات را عبادت اعتقاد کرده اعتراض کنند بر شیخ ما چرا که برای
تعظیم دنیاداران قیام نمی کند و بر نمی خیزد چون از اینچنین حدیث و روایات صریحه بی خبرند ایشان را
بر حکمتها و مصلحت هایکه مقتضیات احوال و اوقات باطن باشند چگونه اطلاع توان داد آری همچنین هر وقت
و هر جائی مردان خدای باعتراض جاهلان و انکار غافلان مبتلا بوده اند و هم خواهند بود چنانکه کمالات
اکتساب معارف مآب خدمت حاجی حسن خان میفرمودند که شیخ ما خدمت شیخ اسمعیل چشتی و پیر ایشان
شیخ حاجی حسن خان همچنین چند مقتدایان ایشان را بتواتر حق سبحانه و تعالی بنا بر حکمتی غالباً مظهر تجلی
صفت کبریا کرده بر آن داشته بود که در تعظیم آیندگان قیام نمی نمودند و بر نمیخاستند اما شیخ اسمعیل
بفقر و فاقه ساخته بود و متوکل اکثر در مساجد ویرانه ها مقام کردی و گاهی طالب علمان بزیارت ایشان
می آمدند ولی چون نفسهای ایشان را عادت بتکریم و تعظیم عوام شده بود از آنجناب عدم قیام دیده ملول
میشدند و بیرون آمده پیش مریدان شیخ زمان اعتراض میکردند و بعضی از مریدان که عالم بودند باین
دو روایت کنز العباد جواب گفتندی باین تاویل که چون آنجناب همیشه در مسجد میباشد و اوقات او خالی
از تلاوت کم میباشد بدان دو سبب در عدم قیام معذور است ولیکن این حدیث مشکوٰة و عوارف که نص است
در جواز عدم قیام در هر وقت در نظر ایشان نرسیده بود شما نیک یافتید اما شیخ ایشان را از جواب
گفتن منع میکرد و میفرمود که شما جواب همین گوئید فقیرانیم بگوشه نشسته و با ما شرکتی در معامله و در
منصبی ندارند و ما خواهان آمدن ایشان نداریم برای چه می آیند اگر باخلاصی می آیند اعتراض چیست
اگر جای اعتراض است چرا بی فایده می آیند و ما را و خود را دردسر میدهند نعوذ بالله من شر هذا الرجال +

المتن

آن وقار کوه سانش گر چه بر حاسد گرانست
لیک حفظ کشتی ارشاد را لنگر شد است

الشرح بدانکه چون علامات بزرگی و عدم تواضع از صاحب نفس اماره صادر شده بینند آنرا تکبر نامند
و از اخلاق ذمیمه دانند اگر بصاحب نفس مطمئنه نسبت می کنند و یا از صاحبدلی ظاهر شده بینند آنرا
وقار گویند و اخلاق حمیده میشمارند بهمین قیاس اکثر اعمال باعتبار محل حکم دیگر کنند و این وقار از شرائط
ارشاد مرشدین است چنانکه در مرصاد العباد آورده است که شرط [illegible] هم مرشد وقار است باید که بوقار و
حرمت با مریدان زندگی کنند تا مرید گستاخ و دلیر نشوند و تعظیم شیخ و حرمت واقعی او از دل مرید
نرود که موجب خلل ارادت باشد نعوذ بالله من ذلک بزرگان گفته اند که تعظیم شیخ پیش از تعظیم پدر باید

المتن

هم باسم الغنی در وی تجلی کرد حق
زین جهت مستغنی از هر میر و هر داور شد است
پیش آن سلطان دین است از گدائی قدر تر

آنکه در دنیا شهنشه چون جم و نوذر شد است

الشرح پوشیده نماند که درین دو بیت اشارتست باستغنا و بی پروائی که آنحضرت بابرکت ثقة
بالله اظهار میکردند نسبت ببعضی پادشاهان و حاکمان و امیران این ولایت باین نوع که در وقت آمدن
ایشان تفاوت در وضع نشستن خود نمیکردند کجا که برمیخاستند و در کلام با ایشان نیز نرمی مرعی نمیداشتند
و برای خوردنی ایشان هم تکلیفی رعایت نمیکردند اگر ماحضری بودی اذن کردندی و اگرنه برای ایشان تکلیف
چیزی نمیفرمودند زود ایشانرا وداع میکردند روزی فقیر گفتم یا مخدوم این قدر بی پروائی بر نفسهای
ایشان که خوی کرده باتعظیم و تکریم و عادت کرده بر شنیدن چاپلوسی از هر ندیم است بسیار گران میشود
فرمودند که گویا بیایند من خواهان آمدن ایشان نیستم و کار هم بدست من نیست چکنم حق سبحانه و تعالی
ایشانرا از جهت اعلام بربی حاصلی اُخروی ایشان در چشم من با جامه های کهنه دریده شده از گدای بی مقدارتر
ظاهر میگرداند چنانکه اگر شما نیز آنرا میدیدید عار می آمد تانرا نشستن در مجلسی که ایشان حاضر میباشند
و اگر کسی از امیری بکمال نیازمندی و اخلاص بهمین استغنای ایشان در ساخته در ملازمت او مداومت میکرد
بعد از آن بر حال او نیز مشفق و مهربان شده غمخوارگی او هم میکردند وقتی دیگر فرمودند که امروز فلان امیر و فلان
حاکم که آمده بودند حق سبحانه و تعالی از جهت اظهار همت دون ایشان که مایل بزینت دنیا و قاصر بر آن
است بصورت زنان در چشم من ایشانرا می نمود پس چگونه با ایشان انس میگرفتم و مناسب حال این حکایتی
در زاد المسافرین امیر حسینی قدس سره نیز آورده چنانکه گفته + حکایت

این طرفه حکایتی است بنگر — روزی مگر از قضا سکندر — میرفت همه سپاه با او
آن حشمت و ملک و جاه با او — ناگه بخرابهٔ گذر کرد — پیری ز خرابه سر بدر کرد
پیری نه که آفتاب پر نور — در چشم سکندر آمد از دور — پرسید که این چه باشد آخر
وان کیست که می نماید آخر — دیوانه بود و گرنه عاقل — اینجا نکند مقام و منزل
پرسم که چکار دارد اینجا — بینیم که چه می شمارد اینجا — در گوشهٔ این خرابه دلگیر
بیهوده نباشد اینچنین پیر — آمد سوی آن مغاک چون گور — پیر از سر کار خود نشد دور
خود باز نکرد سوی او چشم — پرسید سکندرش بصد خشم — گفت ای شده غول این گذرگاه
غافل چه نشسته درین راه — بهر چه نکردی احترامم — آخر نه سکندر است نامم
دانی که منم بخت فیروز — پشت همه روی عالم امروز — دریادل و آفتاب رایم
فرق فلک است زیر پایم — پیر از سر وقت بانگ بر زد — گفت اینهمه نیم جو نیرزد
ای غول زغافلم درین کوی — هشیارتر از توام بهر روی — چون منتظران درین رهم من
از آخر کار آگهم من — با خلق مرا چه آشنائی است — چون آخر کار ها جدائی است
چون عاقبت از جهان فنا را — ملک ابد از خدا راست — دل در بد و نیک او نه بستم
در کنج خرابه زان نشستم — دیوانه توئی که بهر میشی — مشغول دو روزه عمر خویشی
دانم که کنی دو قطره آبی — آلوده بخاک این خرابی — بی پشت و نه روی عالمی تو

یک قطره ز پشت آدمی تو | دوران فلک که بی شمار است | هر ساعتش از تو صد هزار است
این راحت چند روزه منگر | قسمت ز سعد و نحس اکبر | با من چو برابری کنی تو
چون بندهٔ بندهٔ منی تو | دو بندهٔ من که حرص و آزند | با تو همه عمر سرفرازند
تو بندهٔ این دوئی بمعنی | بشکن سر کبر و پای دعوی | حیران شد ازین سخن سکندر
افکند کلاه شاهی از سر | از خجلت خود نفیر میزد | سر بر کف پای پیر میزد
پیر از سر خود رهی نمودش | کاندر همه وقت یاد بودش | اینک ره آنکه پاکباز است
از غیر خدای بی نیاز است | مردان قفس هوا شکستند | از نیک و بد زمانه رستند
در بحر فنا چو غوطه خوردند | جز حق همه را وداع کردند

و ایضاً معلوم باد که ابوسعید ابوالخیر و شیخ بایزید بسطامی مانند ایشان قدست اسرارهم که وصف سلطان لقب شده بود بنابران تواند بود که ایشان مظهر شده بودند تجلی سلطنت کبریای حق تعالی و الا معلوم شده نه سلطان دنیا و نه سلطان زاده بودند پس لازم که هر که مظهر این تجلی شده باشد یا شود او را نیز مانند ایشان سلطان وقت و دین توان گفت والله اعلم **نصیحت** نصیحت کردن پادشاهان را کسی را مسلم است نه امید زر دارد نه بیم سر

بیت

موحد که در پای ریزی زرش | وگر تیغ هندی نهی بر سرش
امید و هراسش نباشد ز کس | برین است بنیاد توحید بس

128

المتن

هم تجلی کرد بر وی حق باسم الکریم
زین سبب مشفق بحال مخلص و چاکر شد است

الشرح فی نفحات الانس قال حجة الاسلام لقد سمعت شیخی ابا علی الفارمدی قدس الله سره عن شیخه ابی القاسم گرگانی انه قال ان الاسماء تسعة و تسعین تصیر اوصافاً للعبد السالک و هو بعد فی السلوک غیر واصل

129

المتن

سخت و تلخ از بهر اهل کبر و عجب و بدعت است
اهل درد و شوق را شیرین تر از شکر شد است

الشرح مصراع اول مشیر است بر محل ظهور اثر تجلی صفات قهر و جلال و مصراع ثانی مبنی است از مکان بروز تاثیر تجلی اوصاف لطف و جمال مصراع نخستین مشعر است از مضمون آیه عظیمه اشداء علی الکفار و مصراع دوم مومی است بمفهوم کلام کریم رحماء بینهم و در مصراع سابق اشارتست بآن حدیث که در رسالهٔ قشیریه نقل کرده که در خبر است از جمله کسانیکه گرامی اند نزد خدای تعالی کسی است که غضب کند در وقتی که شخصی خلاف حکم حق تعالی بکند چنانکه پلنگ کند چون حمایت نفس خود می نماید و در مصراع لاحق ایمائی است بمضمون آیه کریمه و اخفض جناحک لمن اتبعک من المومنین بدانکه در بیت آینده اشارتیست باثبات مقام تجلیات ذاتی و صفاتی معاً اجمالاً قیاساً علی البعض بما علم من التجلیات بالعلامات بذات حمیدة الصفات آنحضرت زید حالاته و ما یناسب بها

المتن

حاصل آنکه گشت فانی از خود و اوصاف خود
باقی بالله شد اوصافش از مظهر شد است

الشرح

بدانکه چون درین بیت اشارتی رفته است بمجموع تجلیات ذاتی وصفاتی اجمالاً مناسب
آنست که در شرح تفصیل بعضی معانی و علامات همه را بیان کنیم تا از آنجا بعضی الفاظ ابیات سابقه و لاحقه
نیز روشن گردد چون بیان این بحث مشکل تجلیات چنانکه در مرصاد العباد است در هیچ کتابی دیگر دیده
نشد از همان کتاب بنقل می کنم بعون الله وحسن توفیقه فی المرصاد اما تجلی ذات حضرت خداوندی
بر دو نوع است تجلی ذات و تجلی صفات تجلے ذات بر دو نوع است تجلی ربوبیت و تجلی الوهیت
تجلے ربوبیت موسیٰ بوده و کوه طفیل او بود نه او طفیل کوه فلما تجلی ربه للجبل جعله دکاً و خر موسیٰ صعقاً
ازان تجلی نصیب کوه تدکدک بود و نصیب موسیٰ صعقه چون حق تعالی بربوبیت تجلی کرد هستی موسیٰ
و کوه بماند اگرچه کوه پاره پاره شد و موسیٰ بیهوش افتاد و لیکن ربوبیت پرورنده و دارندهٔ او بود وجود
ایشان باقی بماند و بگذاشت و تجلے الوهیت مر محمد را صلی الله علیه وسلم بود تا جملگی هستی محمد
بتاراج داد و عوض وجود محمدی وجودی از ذات الوهیت اثبات فرمود ان الذین یبایعونک انما یبایعون
الله ید الله فوق ایدیهم و کمال این سعادت هیچ کس از انبیا دیگر نداد اما خوشه چینان این خرمن را
بدین تشریف مشرف گردانیدند و ازین خرمن بدین خوشه رسانیدند که لا یزال العبد الی یتقرب بالنوافل
حتی احبه فاذا احببته کنت له سمعاً و بصراً و یداً و لساناً فبی یسمع و بی یبصر و بی یبطش و بی ینطق و این
سعادت از خاصیت تجلی ذات الوهیت است اما تجلی صفات هم بر دو نوع است تجلی صفات جمال
و تجلی صفات جلال و تجلے صفات جمال هم بر دو نوعست تجلی صفات ذاتی تجلی صفات فعلی و تجلی
ذاتی هم بر دو نوع است صفات نفسی و صفات معنوی صفات نفسی آن است که خبر مخبر ازان دلالت
کند بر ذات باری جل جلاله نه بر معنی زیاده بر ذات چنانکه موجودی و واحدی و قایم بنفسه پس اگر بصفت
موجودی متجلی شود آن اقتضا کند که جنید رحمة الله علیه می گفت فی الوجود سوا الله و اگر بصفت واحدی
متجلی شود آن اقتضا کند که ابو سعید ابوالخیر می گفت لیس فی جبتی سوی الله و اگر بصفت قایم بنفسه متجلی
شود آن اقتضا کند که بایزید بسطامی رح میگفت سبحانی ما اعظم شانی و صفات معنوی آن است که
خبر مخبر ازان دلالت میکند بر معنی زیاده بر ذات باری جل و علا چنانکه گوییم او را علم است و قدرت و ارادت
و سمع و بصر و حیات و کلام و بقا پس اگر بصفت عالمی متجلی شود حقایق معلوم بیواسطه پدید آید چنانکه
آدم را علیه السلام و علم آدم الاسماء کلها و نیز چنان بود که خضر ع بود و علمناه من لدنا علماً علوم لدنی
پدید آید و اگر بقدرت متجلی شود چنان بود که محمد را ص بود که بیک مشت خاک لشکری را هزیمت کرد که
و ما رمیت اذ رمیت و لکن الله رمی و باشارت انگشت مبارک او ماه را دو نیمه ساخت و اگر بصفت
مریدی متجلے شود چنان بود که بر عثمان مردی را بود که میگفت سی سال است که ما حق تعالی همه آن
میخواهد که ما میخواهیم و اگر بصفت سمیعی متجلی شود چنان بود که سلیمان را ع بود که از مسافت بعید آواز مور
می شنید که قالت نملة یا ایها النمل ادخلوا مساکنکم و اگر بصفت بصیری متجلی شود چنان بود که این

ضعیف گفته است ؛

بیت

زانروی کنون آیینهٔ روی توام | کز دیدهٔ تو بروی تو می نگرم

وحضرت رسالت صلی الله علیه وسلم این مقام بود آنچنانکه از پیش میدید از پس میدید وبحقیقت بدانکه انسان آیینهٔ ذات وصفات حق است چون آیینه صاف گشت بهر صفت که حضرت عزت بروی تجلی کند بدان صفات دروی تجلی شود و هر تصرف که زاید از آیینه ظاهر گردد تصرف صاحب تجلی بود نه از ان آیینه او زاید بران عکس بیش نیست چون صافی بود سر خلافت این است که او مظهر ذات وصفات خداوندی میباشد پدید آید اگر بصفت حیات متجلی شود چنان بود که خضر والیاس علیهما السلام راست حیات باقی واگر بصفت کلام متجلی شود چنان بود که موسی ع بود که وکلم الله موسی تکلیما واگر بصفت بقا متجلی شود اقتضای رفع انانیت انسانی وثبوت صفات ربانی کند که یمحوا الله ما یشاء ویثبت بایزید حسین منصور از بیجای گفت ؛

شعر

بینی وبینک انی ینازعنی | فارفع بجودک انیتی من البین
هویته منک فی الانیة ابدا | کلی بکلک مشغول بوجهین

اما صفات فعلی چون خالقی ورازقی واحیا وامانت چون بصفت رازقی متجلی شود چنان بود که مریم ع بود وهزی الیک بجذع النخلة تساقط علیک رطبا جنیا وچون بصفت خالقی متجلی شود چنان بود که عیسی ع را بود که اذ تخلق من الطین کهیئة الطیر فتنفخ فیها فتکون طیرا باذن الله وچون بصفت احیا متجلی شود چنان بود که ابراهیم را ع بود که رب ارنی کیف تحی الموتی تا آنجا که فرمود ثم ادعهن یاتینک سعیا وهمچنین عیسی ع را بود واذ تحی الموتی باذنی اگر بصفت امانت متجلی شود چنان بود که مرید ابوتراب نخشبی را افتاد در حال که نظر بایزید قدس سره بروافتاد نعره بزد وجان بداد چنین کس همت بر هر کسکه گمارد هلاکش کند واین صفت اگرچه از صفات فعلی است اما تعلق بصفات جلال دارد وصفات جلالی هم بر دو نوع است صفات ذاتی وصفات فعلی صفات فعلی چنانکه در صفت امانت نموده آمد وصفات ذات هم بر دو نوعست صفات جبروت وصفات عظموت چون بصفات جبروت متجلی شود نوری بی نهایت در غایت هیبت ظاهر شود بی لون وبی صورت وبی کیف ابتدا از ان نور تلالی مشاهد افتد که در حال فنا رصفات انسانیت آشکارا کند ومحو آثار هستی آید گاه بود که شعوری بر فنا نماند پس اگر در جام تجلی ساقی وسقیهم ربهم یکقطره شراب جلال از قوت ولایت سالک زیاده فرا کند سطوت آن شراب بیکبارگی ولایت چنان فروگیرد که شعوری بر وجود وفنا وجود هم رخت برگیرد وصعقه عبارت ازین حالت بود چنانکه گفته اند ؛

شعر

فلما استبان الصبح ادرج ضوءه | بانواره ضوء نور الکواکب
تجرعهم کاسا لو ابتلیت لظی | تجرعه طارت کاسرع ذاهب

ووقتی این ضعیف بیتی مناسب این حال ومعنی گفته بود ؛

رباعی

زان باده نخورده ام که هشیار شوم | وان مست نیم که باز بیدار شوم

یک جامِ تجلی جلال تو بسم | تا از عدم و وجود بیزار شوم

و تجلی صفات عظموت هم بر دو نوع است بصفت حی و قیوم وصفت کبریائی و عظمت و قهاری
و چون بصفت حی و قیوم متجلی شود فناء الفنا پدید آید و بقاء البقا روی نماید و حقیقت آن نور
ظاهر گردد که فرمود یهدی الله لنوره من یشاء ظهوریکه هرگز خفا نپذیرد و طلوعیکه از غروب ایمن گرداندد
تجلی صفات جمال گاه گاه ستر بود و گاه تجلی زیرا که مقام تلوین است اما اینجا که تجلی صفات جلال است مقام
تمکین است دو رنگی برخاسته اگرچه سخت نادر باشد چنانکه وقتی شیخ ابو سعید ابوالخیر در مجلس شیخ
ابو علی دقاق حاضر بود شیخ ابو علی در مقام تجلی سخن میراند شیخ ابو سعید را حالت جوانی بود در غلبات
وقت برخاست گفت ای شیخ اینحدیث بردوام باشد گفتا بنشین که نباشد سیوم بار برخاست گفت ای شیخ
اینحدیث بردوام باشد گفتا بنشین که نباشد اگر باشد نادر باشد ابو سعید نعره بزد و در چرخی که می آمد
می گفت این از ان نادرهاست در نمقام آنچه نهان بود عیان گشت و عیان در عین نهان شد اعتبار
از کفر و ایمان برخاست دو رنگی وصال و هجران نماند این ضعیف گوید + رباعی

باروی تو که کفر و ایمان نه بماند | بانور تجلیت دل و جان نه بماند
چون مای ما زما متجلی بستند | امید وصال و بیم هجران نه بماند

و حقیقت فاعلم انه لا اله الا الله اینجا متجلی شود که بت وجود بکلی از پیش برخیزد و سلطنت الوهیت
ولایت فرو گیرد +

فرد

کے بود ما زما جدا مانده | من و تو رفته و خدا مانده

چون این حقیقت در ولایت محمدی پدید آمد آنحضرت از و این عبارت بیان فرمود فاعلم انه لا اله الا
الله تا این مقام مشاهده نشود علم بحقیقت لا اله الا الله پدید نیاید فاستغفر لذنبک ای لذنب
وجودک و وجودک ذنب لایقاس به ذنب آنچه خواجه علیه السلام میفرمود که وانه لیغان علی قلبی وانی
لاستغفر الله فی کل یوم سبعین مرة یعنے از اختلاط بخلق و تبلیغ رسالت و اشتغال معاملات بشری
هر نفس وجودی میزاید و ابر گرد از پیش آفتاب حقیقی می آید من استغفار نفی آن وجود میکنم روزی
هفتاد بار دیگر چون بصفت عظمت و قهاری تجلی خاص بر ولایت سالک متجلی شود باز آنچه یافته بود
گم کند و دهشت و حیرت قایم مقام آن بنشیند و علم و معرفت بجهل و نکره مبدل گردد این آن
جهل است که بالای علم است و پیوسته میگوید + رباعی

ای درّ که بچنگ آمده در عمر دراز | آورد ترا ز قعر دریا بفراز
غواص نهاده بر کف دست نیاز | غلطید ز دست و پس بدریا شد باز

و خواجه علیه السلام درین مقام بود که بعد از وظیفه قل رب زدنی علما ورد یا دلیل المتحیرین زدنی تحیرا
بر دست گرفت سالک دریا صفت گردد همه وجود مستغرق این حدیث شود از تشنگی جان بلب آمده
باشد +

بیت

بدبخت اگر بر لب دریا باشد | جز با لب خشک همچو ماهی باشد

و دو بیتی این ضعیف بزبانِ حال مے گوید — رُباعی

ای لعل لبت بخون دلها تشنه — چشمِ تو بدیدار تو چون ما تشنه
هردم چشمم بدیدِ تو زنده تر است — وین طرفه که دریا شد و دریا تشنه

واگر بصفتِ عظمت و قهاری تجلی عام کند بر موجودات عبارت ازان روز قیامت کنند که در ظهور آثار تجلی قهاری رقم کل شیئ هالک الا وجهه بر ناصیهٔ موجودات کشند و ندار لمن الملک در دهند بلا داع ولا مجیب تاهم بصفتِ الوهیت مجیب خطاب عزت گردد که لله الواحد القهار +

بیت — تا ز خود بشنود نه از من و تو — لمن الملک واحد القهار

المتن
سایهٔ حق است در عالم پناهِ عالمین
نور بخش مخلصان همچون شهِ خاور شد است
تیز بین باش و مشو اندر غلط زیرا درو
کرده رو پوش از بشر روحی مثال خور شد است

الشرح فی کتاب اللباب سالک را باید که استظلال بسایهٔ عنایت پیر کامل و شیخی مکمل کند که ظل الله پیر است که سلطان عادل و عالم اعتدال است و السلطان العادل ظل الله یاوی الیه کل مظلوم :

مثنوی
سایهٔ یزدان بود بندهٔ خدا — مردهٔ این عالم و زندهٔ خدا
دامن او گیر رو تو بی گمان — تا رسی در دامن آخر زمان
در پناه پیر صاحب رای باش — سر نخواهی گشت رو تو پای باش
سایهٔ رهبر به است از ذکر حق — یک قناعت به که صد توت طبق
چشم بینا بهتر از سیصد عصا — چشم بشناسد گهر را از حصا
دل بدزد از دلربائی روح بخش — که سوارت میکند بر پشتِ رخش
سر بدزد از سر فراز تاج ده — کو زپائی دل کشاید صد گره
سایهٔ او چونکه سایهٔ ایزد است — سایه چه خورشید اوج سرمد است
کیف مد الظل که نور اولیاست — کو دلیل نورِ خورشید خداست
اندرین وادی مرو بی این دلیل — لا احب الآفلین گو چون خلیل
اندر آ در سایهٔ آن امین نشین — از کمین و مکر آن دیو لعین
دست پیر از غائبان کوتاه نیست — دست او جز قبضهٔ الله نیست
غائبان را چون چنین خلعت دهند — پیش مهمان تا چه نعمت ها نهند
در بشر رو پوش کرد است آفتاب — فهم کن والله اعلم بالصواب

خواجه عبید الله نقشبندی میفرمودند که صاحب تعرف از ابو بکر قحطبی نقل کرده است که روح چیزی است که هرگز در تحت دل تکوینی نه در آمده است یعنے حادث نیست چون معلوم کردی که مصراع اول مبنی ازین معنی بود پس بدانکه مصراع دوم شعر ازین بیانست که بعضے محققین در رسالهٔ خود آورده که

ای عزیز حضرت حق ارشاد عالمیان خواهد صاحب وقت بعد فنا فی الله بقا بالله کرامت
فرماید تا او بمدد عنایت ازلی ارشاد طالبان کند و بقدر قابلیت واستعداد هرکس از مشکوة ولایت
کامله آن صاحب دل اقتباس نوری کند بعضی را نوردان بعضی را نوربین بعضی را نوربخش گرداند ای عزیز
بدانکه نور را بسه معنی اطلاق میکنند اول وجود دوم علم سیوم ازین انوارات که گفته شد ضیا مراد است
واین ضیا که قسم سیوم نور است دو نوع است صوری و معنوی صوری چون نور آفتاب و ماهتاب
و کواکب و چراغ و غیره و معنوی چون نور نفسی و قلبی و سری و روحی و خفی و هر طاعتی از طاعات را نوریست
چون نور وضو و نور نماز و نور روزه و زکوة و غیره و هر عضوی از اعضا که از و عبادتی صادر شود آن
عضو را نوری پدید آید و صاحب کشف مشاهده آن نور کند چنانکه اهل حس مشاهده نور احساس می کند
و رویت انوار در عالم مثال باشد که برزخ است میان ملک و ملکوت و جمیع صور معانی در آن عالم
منطبع می شوند چون صورت شخصی در آئینه بتمامه و تشاکله ❊

المتن

نیک بخت است آنکه هر روز از سر اخلاص و شوق
ناظر روی نکوی آن نکو منظر شده است

الشرح

شیخ فرید الدین عطار قدس سره میگوید که من یکروز پیش مجد الدین خوارزمی رحمه الله
او را دیدم که میگریست گفتم چه چیز است گفت زهی سپه سالاران که درین امت بودند بمثابه انبیا
علیهم السلام که گفت پیغمبر صلی الله علیه وسلم علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل پس گفت ازان میگریم
که دوش گفته بودم که خداوندا کار تو بعلت نیست مرا ازین قوم گردان یا از نظاره کنان این قوم گردان
که قسم دیگر را طاقت نداریم میگریم که آیا مستجاب شده باشد ❊

المتن

شد شگفته جان من از دیدن دیدار او
آنچنان کز دیدن خورشید نیلوفر شده است

الشرح

بیت مشهور است ❊

بیت

نیلوفر اگر میان آب است
دل در خوش نه آفتاب است

حدیث جامع الصغیر نظر الرجل الی اخیه علی شوق خیر من اعتکاف سنة فی مسجدی هذا الحکم عن ابن
عمر و فی نفحات الانس شیخ الاسلام قدس سره گفت که دیدار شیخ مهتر نسبتی است مرا این طایفه را
بیش مرتبه که این قوم گویند آن است که فلان پیر را دیده و با فلان شیخ صحبت داشته و گفته که دیدار
مشایخ را غنیمت باید گرفت که دیدار پیران اگر از دست بشود آنرا در نتوان یافت آن همیشه نبود
عرفات همیشه بود دیدار ایشان نبود و آیت آنرا تدارک نبود در نتوان یافت نیز گفت که اگر هزار
سال زندگانی یابی از هر مخلوقی درین باب به ازین نشنوی که همه آسمان و زمین همه صانع خود آشکارا
باز نمودند در هیچ چیز چنان آشکارا نیست که در دیده دوستان خود این حسن دوستان او بعض
زیارت ایشان از بهر این است روا نبود هیچ مرقع پوشی را که روز او شب شود تا این نداند که بدیدار
او روح در تن تو روح بود و بدیدار دوستان او در روح تو روح بود و فی حاشیتها قوله بدیدار او روح

در تن او روح بود و بدیدار دوستان او در روح تو روح بود یعنی روح سبب زندگانی است و زندگانی او بدیدار اوست پس بی دیدار او روح نبود چون دیدار او سبب زندگانی است و سبب زندگانی را روح گویند پس دیدار وی را نسبت باوی روح توان گفت پس دیدار وی روح باشد و چون بقا و حفظ این روح که دیدار اوست بدیدار دوستان اوست که اگر دیدار و صحبت ایشان نبود دیدار وی سبحانه در معرض زوال بود پس دیدار دوستان از روح روح توان گفت و نیز این بیت در چهل اسرار است ؛ بیت

آنکه از سایهٔ لطف تو نشانی یابد | هر که بیند رخ او تازه روانی یابد

المتن

کرد ماری جان فدای دولت دیدار او
چون مشرف از قدومش قریهٔ کنیر شد است

الشرح کنیر نام موضعی است در دامان کوهی از پرگنهٔ کامراج و در انجا چشمهٔ الیست بغایت لطافت روزی آنحضرت مد ظله با جمعی از مخلصان بنظارهٔ آن چشمه رفته بود چون بشرف قدوم آن چشمه را مشرف ساختند ناگاه ماری بزرگ از سوراخی بر آمده متوجه آنحضرت شد ملا نور وز مقری مسجد ریگی پوره سنگی برداشته بجانب آن مار انداخت پس آن مار بهمان یک سنگ زخم خورده کشته شد ولی آنحضرت در عالمی دیگر بودند بدان حال نپرداختند و چون از انجا باز آمدیم خدمت علی صوفی در مسجد نادل نشسته ناگاه دید مردی از کنج دیوار مسجد بر آمده از صوفی مذکور پرسید که از کجای آمده اید صوفی گفت از جانب کامراج که بخدمت حضرت شیخ رفته بودیم پس آن غیبی گفت که بخدمت او می باشید نیکو میکنید ولیکن در کنیر کشتن شما آن مرد صالح راجنی را که باشتیاق بسیار بدیدن دیدار آن شیخ بزرگوار بصورت مار بر آمده بود از روی مروت نالایق بود چون این سخن صوفی را از مشار الیه شنیده بعرض آنحضرت رسانید ایشان اندکی متألم شده فرمودند که بارها بگفتمت که حق سبحانه و تعالی آدمی را چنان شرفی داده است که هرچه در عالم غیب است مثل جن و ملک و غیر ذلک ایشان را تمنای دیدار خواص نوع بشری باشد آری قصهٔ مار غار با یار بزرگوار پیغمبر مختار صلی الله علیه و سلم الی یوم القرار مؤید این معنی است الحاصل آن مرد جنی اگرچه دانسته بود که باین صورت بر آمدن پیش جمعی کثیر محل خطر جان است لیکن از کمال اخلاص و اشتیاق دست از جان شسته دولت دیدار را اختیار کرد پس گویا جان خود را فدای آن دولت کرد جزاه الله عنا خیر الجزا حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمة الله علیه در تفسیر سورهٔ جن آورده که رسول گفت که پریان سه بخش اند بعضے همچو مرغان در هوا با بال و پر ها میپرند بعضے بصورت سگان و ماران بعضے بهر جنسیکه میخواهند میکردند لیلة الجن در مکه بود در موضعیکه او را حجون گویند و حجون گورستانی است در مکهٔ مبارکه همچو بقیع در مدینه و کلانتر آن نفر که استماع کلام کرده بود نام وی عمرو بود عبد الله بن مسعود رض گفت که از قومی شنیدم گفتند در سفر بودیم ماری را دیدیم کشته در خون غلطیده یکی از ما آن مار را در زیر خاک دفن کرد گفتیم عمرو کیست گفتند که مار که شما او را دفن کردید در فلان موضع و او از یاران رسول صلی الله علیه و سلم بود از پریان نام او عمرو بود و استماع قرآن کرده بود

در میان دو قبیله از پریان جنگ شد یکی فریق مسلمان بودند و عمرو از ایشان بود و فریقی دیگر کافر
عمرو را کشتند مرتبهٔ شهادت یافت در خلاصة المناقب آورده که جن بر انواع باشند بعضی کثایف جن
در صورت کلاب بوند بعضی در صورت خمر باشند بعضی در صورت حیات فلاجرم اگر مار پدید آید سه بار بعهد
سلیمان سوگند دهد اگر برود نکشند و اگر نرود بکشند عن عبد الرحمن بن ابی لیلا قال قال ابو لیلا قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا ظهرت الحیة فی المسکن فقولوا لها انا نسألک بعهد نوح و بعهد سلیمان
بن داؤد لا تؤذینا فان عادت فاقتلوها رواه ابو داؤد و الترمذی فی المشکوة الشریفة و در بعضی روایت
است که در کرت اول که پدید آید سوگند دهند و نکشند و اگر بار دیگر پدید آید بکشند و آن جنی که بحضرت
مصطفی صلی الله علیه وسلم آمد و ایمان آورد عبد الرحمن نام داشت هنوز در حیات باشد و هر ملت
که در آدمیان بود در میان جنیان نیز باشد و اگر آدمی از ایشان کسی را بکشد بناحق در دنیا
و در عالم غیب قصاص از و طلب دارند چنانکه شیخ محی الدین رض ذکر کرده است که نفری چند از جن آدمی را
بقتل میبردند گفتم بروی قصاص نباشد بسبب تغیر صورت بصورت دیگر در حدیث چنین است قصاص
نباشد فلاجرم آن آدمی را بگذاشتند مرا دعای خیر کردند و شریران جن را شیاطین خوانند پس شیاطین
دو نوع باشند ظاهری چنانچه آدمیان شریر و باطنی چنانکه ذکر کرده است پیشتر ازین محل المتن
اشارتی ببعض کرامات آنحضرت و برخی جزئیات آن که صلاحیت تمثیل تاثیرات ببعضی تجلیات مذکور دارد ۲۴۵

اول این افقر مریدش از مبارک ذات او
دیده انواع کرامت دایما اشکر شد است

الشرح یعنی اول اولاد وی آن تاثیرات تجلیات و مشاهد آن انواع کرامات که از ذات بابرکاتش ظاهر
شد همین مرید افقر اوست که در ایام صحبت و مدت خدمت بچشم خود دیده و بگوش خود شنیده
هر وقت آن را موجب سکینهٔ دل خود یافته و سبب رسوخ عقیدت خود دانسته شاکرتر شده در مقابلهٔ نعمت
اهتداء خود در اقتداء آنحضرت دام برکاته علینا یا بمقتضای آنکه گفته اند که ظهور احوال از شیخ کرامت
مرید است پس در مقابلهٔ نعمت تخصیص بعضی ظهور احوالش بحضور خود شاکرتر است اما مطلق بیان انواع
کرامات این است که در نفحات الانس آورده است که القول فی انواع الکرامات و انواع خوارق عادات بسیار
است چون ایجاد معدوم و اعدام موجود و اظهار امری مستور و ستر امری ظاهر و استجابت دعا و قطع
مسافت بعیده در مدت اندک و اطلاع بر امور غایبه از حس و اخبار از آن و حاضر شدن در زمان واحد
در امکنهٔ مختلفه و احیاء موتی و اماتت احیاء و سماع کلام حیوانات و جمادات از تسبیح و غیر آن و احضار
طعام و شراب در وقت حاجت بی سبب ظاهر و غیر ذلک من فنون الاعمال الناقضة العادة کالمشی
علی الماء و السیاحة علی الهواء و کالاکل من الکون و تسخیر الحیوانات الوحشیة و کالقوة الظاهرة علی
ابراهیم کالذی اقتلع شجرة برجله من اصلها و هو بیده فی السماع و ضرب الید علی الحایط فیشق و بعضهم
یشیر باصبعه الی شخص لیقع فیقع او یضرب عنق احد بالاشارة فیطیر راس المشار الیه و بالجملة چون حضرت
حق سبحانه و تعالی یکی از دوستان خود را مظهر قدرت کاملهٔ خود گرداند در هیولای عالم هر نوع تصرفیکه

چند تاثیری نوشتم این تجلیات را + گرچه جزئیات هر یک فوق ما یسطر شد است + الشرح

خواهد تواند کرد و بالحقیقة آن تاثیر و تصرف حق است که در وی ظاهر میشود و وی در میان نی و قال
بعض کبراء العارفین و الاصل الذی یجمع هذا کله من خرق عادت فی نفسه مما استمرت علیها نفوس الخلق او نفسه
فان الله یخرق له عادة فی مقابلتها ویسمی کرامة عند العامة و اما الخاصة فالکرامات عندهم العنایة الالهیة
التی وهبتهم التوفیق والقوة حتی خرقوا عوائد انفسهم و تلک الکرامة عندنا و اما هذه التی تسمی فی العموم
کرامة فالرجال اتقوا من ملاحظتها لمشارکة المستدرج الممکور فیها ولکونها معاوضة فیخاف ان یکون
حظ عملهم لان الحظوظ محلها الدار الآخرة فاذا عجل منها بشئ فربما ان یکون حظ عمله و قد وردت فی
ذلک اخبار و انی یصح الخوف مع الکرامة واذا لیست بکرامة عندنا و انما هی خرق عادة فان اقترن
معها البشری بانها زیادة لاتنقص حظا ولاسبقت الحجاب فحینئذ یسمی کرامة فالبشری علی الحقیقة
هی الکرامة و قال ایضا اجل الکرامة و اعظمها التلذذ فی الطاعات فی الخلوات و الجلوات و قال ایضا اجل منها
مراعات الانفاس مع الله و منها حفظ الادب فی تلقی الواردات فی الاوقات و منها الرضاء عن الله تعالی
فی جمیع الحالات و منها البشری بهم من الله بالسعادات الابدیة فی الآخرة و در حاشیهٔ آن کتاب نوشته
قوله وغیر ذلک من فنون الاعمال الناقضة للعادة یعنی غیر آنچه مذکور شد از انواع اعمال که عادت را
مثل رفتن بر آب پریدن در هوا و خوردن از دهر یعنی از هر موجود هر طعامی که جنسهای وی اغذ توان
کردن و خوردن مثلاً سنگ که دست دراز کند تواند که مطلوب خود از وی حاصل کند و مثل تسخیر جانوران
وحشیه چون شیر و مار و مثل ظهور آثار قویه چون کندن بیخ درخت بپای در حال سماع و دست
بردیوار زدن و شکافته شدن وی و اشارت کردن بانگشت بافتادن شخص و افتادن وی و اشارت
بگردن زدن شخص و پریدن سر وی قال بعض کبراء العارفین مراد شیخ محی الدین عربی ست یعنی منشا خرق عادات
آنست که چون کسی ترک کند چیزی را که نفوس با آن معتاد گشته اند یا نفس وی تنها با آن معتاد شده
حق سبحانه در مقابل این خرق عادت نسبت با وی در بعضی اوقات عادتی را خرق کند که عامه آنرا
کرامت نامند مثال این قسم کرامت گذشت و اما نزدیک خاصه کرامت آنست که حق سبحانه توفیق
دهد شخصی را تا خرق کند آنچه نفس با آن معتاد گشته و مانوس شده و آنچه عامه آنرا کرامت گویند رجال الله
از ان سرباز شدند از جهت آنکه این شخص شریک مستدرج است و ممکور به و دیگر آنکه چون خرق عادات
در مقابل عمل این کس است و دار جزاء اعمال آخرتست پس اگر درین نشات جزا مترتب گردد احتمال
دارد که حظ عمل وی باشد و در آخرت از ان بهره نیابد درین باب اخبار است که دلالت میکند
بر بی نصیبی شخص از اعمال بنابر رسیدن وی بر جزای اعمال درین نشات و شک نیست که این احتمال
که مذکور شد مورث خوفست و چیزی که موجب خوف بود مناسب نیست که ویرا کرامت نامند و ما
ویرا کرامت نمیگوئیم و با خرق بشارتی منضم گردد که این زیادتی است بر جزای اخروی علی التحقیق این
بشری که دافع خوفست و وعدهٔ ثواب کرامت بود و هم شیخ گفته که اعظم کرامت مژده یافتن
است از طاعات چه در خلا و چه در ملا و دیگر مراعات انفاس تا بغفلت نگذرد تا آنکه در دخول و خروج
نفس آگاه باشد بحق سبحانه و تعالی و دیگر نگاه داشتن ادبست با حق سبحانه در وقت ارادت فیوض

باین معنی که خود را در میان نه بیند بلکه از وی بیند دیگر خوشنودی حق سبحانه و تعالی در هر حال چه در
خوشحالی و چه در بدحالی دیگر مژده یافتن از حق سبحانه بسعادت ابدیه که عبارتست از لذتِ دائمی
المتن اشارتی بدانچه در کتب سلوک و تصوف مثل شمایل الاتقیا و مرصاد العباد و غیرهما مذکور است
که اگر حق تعالی بر بنده بصفتِ بصیرت متجلی شود که آنچنان بود که حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم
همانقدر که پیش دیدی از عقب و فوق و تحت و جنوب و شمال همانقدر دیدی پس کشف قلب و کشف قبر و سایر
کشوفی که متعلق بمبصرات و فوق عادتِ عامهٔ بشر است چون از سالک مهتدی و مرشد هادی ظاهر شود
تاثیر این تجلی تواند بود **الشارح** قوله چون از سالک مهتدی تا آخر قید احترازیست تا احتراز از واقع
شود از خوارق عاداتیکه غیر معجزه و کرامت باشند یعنی خارق عادات را باعتبار محل اسما و احکام مختلف
است اگر محل آن نبی است معجزه و خاصیت تجلی باشد و اگر مظهر آن ولی است کرامت و خاصیتِ
تجلی نیز توان گفت اگر ماورای این فرقه است طلسمات و نیرنجات و مکر و استدراج همه خارق عادتند
فاما میان هر یکی فرقی هست معجزه بدست نبی آید به دعوی نبوت و تحدی و انکار آن کفر باشد و کرامت
بدست ولی در وجود آید بی دعوی و بمتابعت شریعت با خوف مکر و استدراج و طلسمات و نیرنجات بتاثیر
اشیا و خواص کواکب و شهور باشد و مکر و استدراج آنست که از عوام انسان چیزی خلاف شریعت
در وجود آید و بدان مرادات او بدو دهند و درجه او را العذاب نزدیک کنند و او آنرا کاری داند و سحر
بدستِ کافران و بعضی مسلمانان فاسق در وجود آید چنانچه سحرهٔ فرعون و جز آن انتهی کلامه پوشیده
نماند که صاحب هدایه صابونی محل استدراج عامهٔ انسانی گفت نه عامهٔ مسلمانان پس از اینجا چنان مستفاد
شود که کافران مطلق و اهل بدعت غلیظ باستدراج مخصوص‌اند و نیز باید دانست که قول او که چیزی
که خلاف شریعت از و در وجود آید مراد از آن خلاف شریعتی است که شامل کفر و بدعت محرمه و ما دون
ذلک است و بر قول او آنرا کاری داند مشعر بدان است که معتقد حقیقت و عدم حرمت آن نامشروع
متفق علیه باشد و نیز صدور او مقید باید کرد بوقت هشیاری بقصد آنکه با عدم ندامت بقرینه آنکه
صدور عصیانیکه مقید باینهمه قیود نباشند از اهل ایمان ضد ولایت عامه که ایمان است نیست زیرا
که عقیده اهل سنت و جماعت است که بنده بگناه کافر نمیشود و از ایمان بیرون نمی آید و همچنین منافی
ولایت خاصه هم نیست زیرا که بسیاری از اولیا مغلوبین و غیرهم بحسب ظاهر تقصیر بعضی اوامر و ارتکاب
بعضی معاصی نقل کرده اند و با وجود آن خوارق عاداتیکه از ایشان ظهور یافته کرامت نامیده اند
و در اطلاق استدراج بران جرأت ننموده اند و آن تقصیرات صادره را از جهت حسن ظن محامل و تاویلات
پیدا کرده اند پس متابعت سلف درینوقت نیز اگر از مسلمان سنی که مرتکب اکثر طاعات مؤکده و محترز
از منهیات محرمه باشد و مغلوب جن و مقید بخاصیات ادویه و کواکب نباشد معهذا بعضی آداب
طریقت را بتلقین بزرگی مداومت کرده باشد خارق عاداتی چند صدور یابد کرامت باید گفت
نه مکر و استدراج زیرا که در مکر و استدراج لازم می آید که گمان بد بردن در حق برادر مومن و آن حرام
است و نیز مودی میشود بگمان بد بردن بخداوند منعم بتخلف وعده لنهدینهم و وعید سنستدرجهم من

کافران را گمان بد بردن بخدا تعالی کفر است پس بی ضرورت چرا کسی مرتکب حرام و کفر شود آری
آن کس اگر خود را به نیت دفع عجب از ظهور این صفت خایف باشد او را روا باشد بلکه بهتر باشد
امّا دیگری را حکم کردن باینکه استدراج است و صاحب این خارج از دین است فضولی است موجب
وبال و گستاخی است فاحشه مودی بضلال چنانکه در مقامات حضرت خواجه بهاء الدین نقشبند قدس
سره آورده که عجب از منکران کرامت نیست عجب از اهل سنت و جماعت است که براهین قاطعه
و حجج ساطعه اثبات کرامات اولیا می کنند با وجود آنکه خوارق عادات از ایشان مشاهده می کنند سخنان
بد میگویند و آن سبب اولیاست اعاذنا الله تعالی و ایاکم من تلک الکلمات العوراء هرگز مبادا که
هیچ مومن پاک اعتقاد را در حق اولیاء الله این ظن بد باشد که یا ایها الذین آمنوا اجتنبوا کثیراً
من الظن ان بعض الظن اثم ۞

بیت

ای اولیای حق را از حق جدا شمرده — گر ظن نیک داری با اولیا چه باشد

و اگر چنانچه مثل این سخنان در حق این طایفه بطریق جزم گویند لیکن پیش از وقوف بر احوال ایشان هم نشاید
از جهت آنکه حضرت صمدیت جل جلاله حبیب خود را محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم نهی فرمود قوله تعالی
ولا تقف ما لیس لک به علم ای لا تقل ما لم تعلم یقیناً و علما گفته که چیزی را که بیقین ندانی نگوئی ولنا فیه
اسوة حسنة خصوصاً در نفی کرامت سخن گفتن که بحقیقت نفی معجزه پیغمبر است صلی الله علیه وسلم
اگر بعد از وقوف ظهور آیات ولایت گوید طریق حسد و کتمان حق را گرفته باشد قال الله تعالی ولا تلبسوا
الحق بالباطل و تکتموا الحق و انتم تعلمون و ایضاً قال الله تعالی حسداً من عند انفسهم من بعد ما تبین
لهم الحق و در نفحات الانس آورده است که شیخ الاسلام ابو اسمعیل هروی قدس سره گفته است
که هرگاه از دوست حق یکی با تو نماید و ترا قبول نیفتد و حقیر آید بدتر باشد که بکنی زیرا که آن دلیل
محرومی و حجاب باشد نعوذ بالله من ذلک الخذلان و اگر در نظر غلط افتد و وی نه آن باشد که
ترا قبول افتاده ترا زیان ندارد که قصد تو با آن راست بوده (فی شرح العقاید و کرامة الاولیاء حق
والولی هو العارف بالله و صفاته حسب ما یمکن المواظب علی الطاعات المجتنب عن المعاصی المعرض
عن الانهماک فی اللذات و الشهوات و کرامة ظهور امر خارق للعادة من قبله غیر مقارن الدعوی
النبوة فما لا یکون مقروناً بالایمان و العمل الصالح یکون استدراجاً و ما یکون مقروناً بدعوی النبوة
یکون معجزة و الدلیل علی حقیقة الکرامات ما تواتر من کثیر من الصحابة و من بعدهم بحیث لا یمکن انکار
خصوصاً الامر المشترک و ان کان التفاصیل آحاداً و ایضاً الکتاب ناطق بظهورها من مریم و من صاحب
سلیمان و بعد ثبوت الوقوع لا حاجة الی اثبات الجواز ثم اورد کلاما یشیر الی تفسیر الکرامة
والی تفصیل بعض جزئیات المستبعدة جداً فقال فیظهر الکرامة علی طریق نقض العادة للولی من
قطع المسافة البعیدة فی المدة القلیلة کاتیان صاحب سلیمان و هو آصف بن برخیا علی الاشهر
بعرش بلقیس قبل ارتداد الطرف مع بعد المسافة و ظهور الطعام و الشراب و اللباس عند الحاجة
کما فی حق مریم فانه کلما دخل علیها زکریا المحراب وجد عندها رزقا قال یا مریم انی لک هذا قالت

ہو من عند اللہ والمشی علی الماء کما نقل عن کثیر من الاولیاء والطیران فی الہوا کما نقل عن جعفر
ابن ابی طالبؓ ولقمان السرخسی وغیرہما وکلام الجماد والعجماء واندفاع المتوجہ من البلاء وکفایۃ المہم
من الاعداء وغیر ذلک من الاشیاء مثل رویۃ عمرؓ وہو علی المنبر بالمدینۃ جیشہ بنہاوند حتی
قال لامیر جیشہ یا ساریۃ الجبل الجبل لمکر العدو ہناک وسماع ساریۃ کلامہ مع بعد المسافۃ وکشرب خالدؓ
السم من غیر تضرر بہ وکجریان النیل بکتاب عمرؓ وامثال ہذا اکثر من ان یحصی ولما استدل المعتزلۃ المنکرون
لکرامۃ الاولیاء بانہ لو جاز ظہور خوارق العادات من الاولیاء لاشتبہت بالمعجزۃ فلم یتمیز النبی من غیر النبی
اشار الی الجواب یکون ذلک ای ظہور خوارق العادات من الولی الذی ہو من آحاد الامۃ معجزۃ للرسول
الذی ظہرت ہذہ الکرامۃ لواحد من امتہ لانہ یظہر بہا ای بتلک الکرامۃ انہ ولی ولن یکون ولیا الا ان
یکون محقا فی دیانتہ ودیانتہ الاقرار بالقلب واللسان برسالۃ رسولہ مع الطاعۃ لہ فی اوامرہ ونواہیہ
حتی لو ادعی ہذا الولی الاستقلال بنفسہ وعدم المتابعۃ لم یکن ولیا ولم یظہر ذلک علی یدہ الحاصل
الامر الخارق للعادۃ فہو بالنسبۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم معجزۃ سواء ظہر من قبلہ او من قبل آحاد
امتہ وبالنسبۃ الی الولی کرامۃ لخلوہ عن دعوی نبوۃ من ظہر ذلک من قبلہ فالنبی لا بد لہ من علمہ
بکونہ نبیا ومن قصدہ اظہار خوارق العادات ومن حکمہ قطعا بموجب المعجزات بخلاف الولی ونظیرہای
این در مدعای ما این است ؎

المتن

ذو کرامات از قبیل کشف قلب و کشف قبر
در میان مخلصان ہر لحظہ مستظہر شدہ است
اکثر الاوقات ناظم را ز نوع کشف قلب
کاشف و مخبر زمانی قلبہ دیگر شدہ است

الشرح جزئیات این نوع کرامات کہ فقیر خود از ذات بابرکات آنحضرت مدظلہ مشاہدہ نمودم این
کتاب گنجایش آن ندارد میخواستم کہ جزئی چند بقدر مثال بنویسم باز حیرت و تصویر ترجیح بلا مرجح
مانع آن آمدہ پس بلفظی کلی بدان ایمائی کنم و آن چنان است کہ گاہی در دل خود اندیشہ میکردم کہ فلان جا
بروم و عبادت کنم یا فلان کار کنم یا باینچنین حال باشم تا شاید کہ از بعضی تقصیرات و گستاخی ہای من آنجناب
ملول شدہ باشند چندگاہ درجائی دیگر باشم بی آنکہ از این بکس نگفتم آنحضرت از روی شفقت میفرمودند
کہ در دل تو این نوع خطوات میگذرد بعضی از آن در ظاہر خطرۂ ملکی مینماید در تحت این پوشیدہ
فلان نازش نفسانی و وسوسۂ شیطانی است کہ ترا از جہت ضعف بصیرت بران نفوذ نیست زنہار
واقف باشی و مطاوعت آن خطرات نکنی کہ مبادا از راہِ راست دور افتی پس اقرار کردہ چندگاہ
بقدر طاقت بدان فرمودہ موافقت می نمودم باز نفس یک حیلہ پیدا کردہ وسوسۂ دیگر آغاز کرد
باز آنحضرت عنایت فرمودہ بران اطلاع میدادند و میفرمودند باستغفار مشغول شدہ ہر کار از سر گیر تا
ہمیں دستور رفتہ رفتہ چندین سال اگرچہ چنانچہ ریاضتی کہ بایستی پیش ایشان ازین ناتوان بوجود
نیامدہ و کار و باری کہ خاطرخواہ ہر کس بودی موجود نشدہ لیکن ہر نوع کہ حال بود بدان ساختہ از شرف

ملازمت ایشان دور تر توانستم شد و اقوال بزرگانیکه درینباب شنیده بودم معامله و افعال آنحضرت موافق آن همه یافتم چنانکه حضرت خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره میفرمودند که این طایفه امینانند ذره قطمیریکه بر طالبی گذردمی بینند و از راه تحقیق بادمی نمایند در مقام شفقت فروگذاشت نیست +

بیت اگر بینی که نابینا و چاه است اگر خاموش بنشینی گناه است

گاهی در نظر ایشان گاهی کوهی است و نیز میفرمودند که اولیا را الله اہل کرمند و آموختگان الطاف حضرت لایزالی قصور و خطورات که بر طالبان می گذرد می بینند و در میگذرانند احوال مختلفه است در زمان مشاهده الطاف سبوبیت کوهی کاهی است +

بیت

پیش لطف و عفو بی حد تو شاه توبه کردن از گناه آمد گناه

و در حدیث یا آثار صحابه یا سخنان مشایخ آمده است که ترک الذنب فی ذنب و حضرت مولانا عبد الرحمن جامی در سلسلة الذهب آورده که از خود رستن از عجب و ریا خلاص شدن جز در خدمت پیر صاحب ارشاد دست ندهد

نظم

آن زمان از ریا و عجب رهی که شوی پیر را رهین و رهی
هست در نفس دار و گیر بسی که نداند بغیر پیر کسی
نفس افعی و پیر خضر شمار کو میاز دش غم ز مرد و ار
نفس دیو است و پیر نجم هدی رجم دیو است کار نجم اولی
کیست پیر آنکه نیست یکسرمو سیه از ظلمت وجود درو

پس ماحصل معنی بیت آن است که یکی از آیات ولایت و شواهد کشف قلب آنحضرت آن است که در اوقات بسیار ناظم قصیده را که عبارت از متکلم است از راه کشف قلب از روی شفقت روشن کننده حکمتها و اختیار کننده از انچه در ته دل خود بی آنکه بر زبان آورده بوسوسه نفس تدبیر کرده بود شد است جزاه الله تعالی عنی خیر ما جزی مرشدا مربیا عن مرید مسترشد من امة محمد صلی الله علیه وسلم

المتن هم بمیان نعمت الله صاحب کشف و کمال
بارها بوی زمانی قلبه د ببر شد است +

الشرح و از جمله شواهد ولایت کشف قلب آنحضرت بابرکت مدظل ارشاده یکے آن است که خدمت میان نعمت الله هندی که هم بیره خدمت حسن خان و مرید اعتباری شیخ اسماعیل چشتی بود و بصحبت جمعی از اولیاء الله پرورش یافته بود - اکثر اوقات از سر اخلاص تمام و محبت تام بملازمت آنحضرت آمدے - و همیشه تقریر کلام آنحضرت موافق خطرات و تصویرات قلبی خود یافتے - از شرف صحبت ایشان شاکر بودے - تا اتفاق روزے گرسنه با خطرهٔ طعام آمده بود - و در خانه آنحضرت آنوقت معتاد الاطعام نبود بر خلاف عادت خاص از برائے او فرمودند - که طعام بیارید - و در اثنائے طعام خوردن در دل او خطرهٔ سیر کوه ماران افتاد هنوز چند لقمه از طعام باقی بود آنحضرت فرمودند - که بخور و بجانب کوه ماران سیر کن - پس بسبب ظهور اطلاع آنحضرت بر خطراتش

منفعل شده زود برخاسته روان شد و اظهار آن حال پیش یاران کرد ازین نوع کلام آنچه
از زبان او شنیده شد درین ماده در تحریر نتوان آورد معانی الفاظ بیت مومی اشارت کننده است
مانی قلبه آنچه در دل خود تدبیر میکردمی اندیشید ایضاً در اثنای نظم این قصیده چون قوافی بسیط
تمام شده بود ولیکن معانی در دل موج میزد و میل تکرار قوافی هم نبود این چند قافیه مرکبه عربیه در خاطر
افتاد چند بیت باین اسلوب نیز بر قضیهٔ لِکُلِّ جَدِیدٍ لَذَّةٌ گفته آمد بعد از انکه شبی در خواب دیده
میدیدم که قصد همراهی بعضی یاران سواره کرده اسپی خواستم اسپی آوردند که زینش بس کوته کرده بودند
من از غایت تعجیل بر همان اسپ بهمان و تیره دو ساله سوار شدم و آن اسپ نیز برابر سواران از
جانب پس رفته مسافتی برید چون این رؤیا بعرض آنحضرت رسانیدم تعبیر فرمودند که صورت این چند
قوافی عربیه غریبه غیر معتاد که در دل تو وارد شده بود ترا نمودند فی الحال خاطر نشان من شده زبان
شکرگزاری کشادم الحمد لله علی نعمائه التی لا تحصے المتن

گشته ملا احمد از چاگل روان چون سوی او
واقف احوال او از قریهٔ ایجر شد است

در اوایل از پی اصلاح با خواجه شریف
مانع از اندر نهانی شرب با اسکر شد است

التشیخ ویکی دیگر از شواهد ولایت و دلایل کشف و کرامات و علامات تجلی صفت بصیرت آنحضرت
مد ظله آن است که ملا احمد قریهٔ چاگل که صاحب واقعه بود چون از خانهٔ خود احرام زیارت آنحضرت بسته
روزی روان شد و در اثنای راه چند جای بیخود شده افتاده فریاد میکرد میدید که فوج فوج سواران
می آیند و در رفتن بر او سبقت می کنند پرسید که کجا میروید جواب گفتند که بخدمت حضرت مخدوم شیخ
حمزه میرویم پرسید که کجا است گفتند اینک بالای این کوه بروحانیت خیمه و خرگاه زده با حشمت و جاه نشسته
است ولیکن بظاهر از دهٔ ایجر بر آمده در اثنای راه است چون آنحضرت از قریهٔ ایجر آنروز بر آمده در
گوشهٔ از قصبهٔ بارهموله شرف نزول ارزانی داشتند ملای مذکور باشارت مردم غیبی ناگاه در همانجا
رسید و فریاد کنان بر پای آنحضرت افتاد زمانی بیخود شده بهمان کیفیت افتاده بود چون اندکی بحال
خود بهوش آمد سر برداشت بر روی آنحضرت نظرهای مشتاقانه میکرد و میگریست فقیر استفسار ماجرای
او کردم آنحضرت فرمودند که مرا از صباح از وقت بر آمدن از قریهٔ ایجر نظر بر احوال او بود است و من بر
تمام ماجرای او واقفم مرا احتیاج گفتن او نیست اگر خواهید که بشما گوید بگوید چون او را گفتیم که بگو
سر باز زده گفت اگرچه در ظاهر ایشان اذن کردند ولیکن در باطن روحانیت ایشان مرا منع کرده
از افشا بحضور اینقدر مردم بیگانه ولیکن بعد از آن در خلوت تقریر کرد که بعضے از آن ایمائی کرده آمد
واو و هر دو برادرانش ملا ابراهیم و ملا عزیز که مریدان آنحضرت اند شاهد کرامات و راوی خرق عادات
آنحضرت بسیار اند و در کتاب نمی گنجد ولیکن چنانکه ملای مذکور آنحضرت شیخ را با خیمه و خرگاه در عالم غیب
دیده بعضے مریدان دیگر نیز نقل کردند پس تواند که آنحضرت نیز مثل شیخ ابو سعید ابو الخیر و امثال او

سلطان وقت بوده باشد در عالم باطن والله اعلم ؛

المتن

شب دل خواجه علی طالب هریسائی ازو
خواست نه و دی مرسل وحین اذا اسفر شد است

الشرح دیگر از مثالهای تاثیرات تجلی بصیرت و آیات ولایت آنحضرت با شفقت مدظله یکی آن است که مرید قدیم ایشان خواجه علی مسکین وقتی در خانهٔ خود بیمار شده بود صباحی آنحضرت طالب هریسائی بدست من داده روان کردند که زود بخواجه علی برسان تا بیچاره بخورد چون پیش او رسیدم بحضور کسانیکه بعیادت او آمده بودند به بشاشت تمام شکر گویان تقریر کرد که امشب میل هریسا در خاطرم بسیار بود و هم در آن تمنا بودم که اگر عنایت کرده آنحضرت طالب هریسائی مرسل دارند چه نیکو خواهد بود والحمد لله که آنحضرت از راه بصیرت نافذه وکشف قلب معلوم کرده از کرم و کرامت خود این مسکین را منسی نگذاشت الاسفار بروشنی صبح کردن و فی الحدیث اسفروا بالفجر فانه اعظم للاجر یعنی فرستنده آن وقتیکه روشنائی صبح گشته است یعنی بامداد ؛

المتن

باخبر باشد ز حال مخلصان بحر و بر
زانکه ظاهر باطنش را جمله خشک و تر شد است

در سفر رفته با ذنش خواجه زین الدین اخی
واقف احوالش اکثر حیث ما سافر شد است

الشرح دیگر یکی از مثالهای تاثیر تجلی بصیرت و شواهد ولایت آنحضرت مدظله و دولم برکاته علینا آن است که اکثر اوقات از احوال مخلصان دور و از غایبان نزدیک بمحبت و حضور باخبر باشند چنانکه روزی من فقیر بتعین منزل بسیر رفته بودم بالای کوه زیون بوسین نام جائی است که مکسار و چشمه زار و آنجا نیم روزی رسیدم جائی خلوت بود خوش آمد که اینجا شبی گذرانم ابر بهار در حرکت بود و در خاطر گذشت اگر شبانگاه باران آید چه کنم چه آبادانی دور است آنجا غاری تنگ بود پر از خس و خاشاک برفت و روب آنجائی پاک ساختم بعزم آنکه شب از جهت خوف باران در همانجا در آیم پس از آنجا بیرون آمده نماز هار لب چشمه ادا کردم هوا صاف شده همانجا بخواب رفتم القصه چون بشرف دیدار آنحضرت مشرف شدم پیش از گفتن من فرمودند که آن غار را که رفته بودی چرا شب در آنجا نخفتی من همانجا با تو حاضر و ناظرم و بی تو نتوانستی دید و آن غار رفتن تو شب آنجا بودن تو بسی خوش آمد مرا که تا تو درین منزل عزوز بهمین دستور باید بود و عبرت گیر از ویرانه ها و قبور باید بود و دل از خانمان بر داشته مهیا و عبور باید بود و ایضاً آن سال که من بزیارت روضهٔ منورهٔ قطب عالم حضرت مخدوم جهانیان امیر کبیر سید جلال الدین البخاری قدس سره و زاد لنا برکته و بره در شهر مبارک اُچه رفته بودم در اثنای راه بهمات شدید پدید آمد پناه بولایت آنحضرت در آنوقت میبردم و حق تعالی ببرکت آنحضرت از هر مهم خلاص بخشید و لیکن آنحضرت در آن اوقات بر آن احوال مطلع شده از روی کثرت شفقت پیش حاضران مجلس گریه میکردند که درین روزها فلان کس را در عجز و اضطراب می بینم چه کنم او باختیار خود خویش را درین مهمات انداخته است و ایضاً آن مشهور است که در آن ایام بعضی اعدا خبر مرگ این فقیر در افواه مردم بتواتر انداخته بحدیکه

هر طرف خویشان و محبانِ فقیر یقین کرده قواعدِ ماتم و مراسمِ عزا را مرعی میداشتند آنحضرت همیشه
میفرمودند که اینها همه غلط میگویند او همیشه در نظرِ من حاضر است ان شاء الله درین نزدیکی خواهد رسید
و نیز در آنوقت که بخطیرهٔ منورهٔ قطبِ عالم حضرت مخدوم جهانیانِ جهانگیر قدس سره رسیدم از در درآمده
مراسمِ نیازمندی معروض داشتم و دعا و آرزومندی از ایشان نیز بحضرت آن ارواح مقدسه عرض کردم
و خطراتیکه در آنوقت در خاطرِ من خطور یافته بود بعد حصولِ شرفِ ملاقات بر آن همه اطلاع دادند و فرمودند
که وقتِ درآمدنِ تو در آن خطیرهٔ منوره من و ارواحِ سایر مشایخِ سلسله حاضر شده بودیم بقدرة الله تعالی
و همچنین جزئیاتِ این کرامت در سالهای ملازمت آن مقدار که من فقیر در حقِ خود دیدم چگونه آنرا توانم
نوشت و کذلک هر مخلصی بمقدارِ ملازمت و اخلاص کراماتِ ایشان دیده است و در مصراعِ ثانی اشارت
بآنست که در بعضی اوقات بتقریبِ نصیحت باین مخلص میفرمودند که کارِ سلوک و وصول آسان نیست
شما بنماز و روزهٔ رسمی و باقی عباداتِ عادتی خود را و امثالِ خود را نامِ سالک و اسمِ طالب می نهید زیرا که
حق سبحانه و تعالی بعنایتِ بی علتِ خود این داعی را تمامِ عالم از عرش تا فرش و ما بینهما ذره ذره چون کفِ
دست چند مرتبه روشن گردانیده من ملاحظه میکردم و میدیدم که همه خلایق جز اندکی اولاً در سلوکِ راهِ حق
تعالی درآمدند و در ابتدا طالبِ سلوک شدند تا رفته رفته در راه همه مانده شدند نوبت بنوبت در منزلها
توقف میکردند الا اندکی بلکه از هزاران هزار یکی در آخرِ کار بمقصود میرسید و بمطلوب واصل میگشت و همچنین
در مقاماتِ خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره آورده که خدمتِ خواجه فرمودند من عرف الله
لا یخفی علیه شیءٌ و خلیفهٔ ایشان خدمتِ خواجه علاء الدین چنین میگفتند که مراد ازین کلمهٔ قدسیهٔ
خواجه آنست که ظاهر شدنِ اشیا بر عارف باز بسته بر توجهِ اوست و نیز حضرتِ خواجه میفرمودند
که اولیا را بر اسرار اطلاع دهند اما بی اجازت اظهارِ آن نمی کنند که گفته اند هر که دارد همی پوشد و هر که ندارد
میخروشد اخفاء الاسرار من صنیع الابرار ع سر فاش مکن که خون بریزی بزمین ٭ نیز
میفرمودند که آنچه ما به نسبتِ اظهارِ خواطر و اعمال و احوالِ خلق صادر شود ما در میان نیستیم یا باعلامِ ما را مینمایند
بواسطهٔ آنکه کسی بما میرسانند ٭

المتن

بارها مکشوفش احوالِ قبورِ ریشیان

در مزارِ چرار و هم در عشق و هم پشکر شد است

و دیگر از مثالهای تجلی بصیرت و شواهدِ ولایتِ آنحضرت مدظله آنست که ایشان را کشفِ قبور نیز هست چنانکه
در کشمیر گروهی است از زاهدان که ایشان را ریشی میگویند و مقتدای ایشان شیخ نور الدین ریشی بود که
در قریهٔ چرار آسوده است او وی مردی بود که در آوانِ جوانی جذبه وی نمود بعده تفرید و ریاضتِ اهلِ دعوتِ
اسماء الله مثلِ صیامِ دهر و ترکِ حیواناتِ حلالی و ترکِ گیاه های مستنبته و توسع و تجرید تا آخرِ عمر بر خود
لازم و واجب کرده بود و بمقتضای دع نفسک و تعالی در مخالفتِ نفس بکم خوارگی و بیداری و ذکر و فکر و کم
آزاری اهتمامِ تمام داشت و در عبادات اقتدا بامام ابو حنیفه میکرد و در سلوک در ظاهر به پیری نرسیده بود
و لیکن نقل کردند که او اویسیه بود که تربیت از روحانیتِ بعضی اولیاء الله داشت و الله اعلم و کلامی موزون

بزبان کشمیر در بیان مواعظ و حِکَم و کشف حقایق نیکو دارد و کرامات و خوارق عادات بسیار از و نقل
کردند جمعیکه با و اقتدا کرده اند در ریاضات او موافقت نموده عمر در زوایای دامنهای کوه ها گذرانیده اند مثل
بابا زین الدین که در غار عیش بود در همانجا آسوده است و بابا بام الدین در بومه زوه آسوده است و بابا لدو رینه
که در رشکر بود همانجا آسوده است هر یکی صاحب کرامت و خوارق عادات بودند بعد از مجاهده بقدر رنج
گنج مقصود ایشانرا نیز حاصل شده بود القصه آنحضرت بابرکت مدظله گاه گاه به نیت زیارة القبور جلاء
القلوب بمزارات ایشان میرفتند و چیزی از احوال ایشان بکشف قلبی بران مطلع شده گاه گاه بمصاحبان
اظهار میکردند گاهی بعد ادای ختم معیّن از آیات و دعوات میفرمودند که اینک ارواح ایشان به نیازمندی
تمام التماس تکرار قرائت سوره فاتحه میکنند همه بخوانند و گاهی بعد بر آمدن از مزارات ایشان چند تیر پرتاب
رفته روی گردانیده میفرمودند که اینک ارواح ایشان ببرکت دعواتیکه میخوانیم هنوز از عقب ما رفتند
باز یکبار سوره فاتحه بخوانید تا ایشانرا وداع کنیم بعد تفحص از احوال ایشان چنان خبر دادند که در حصول صفای
ولایت ایشان هیچ شکی نیست اما بواسطه آنکه در ظاهر متابعت بیکی از خلفای خانواده های مشهور
ناکرده و تلقین ذکر و تعلیم مجاهده از ایشان ناگرفته در بعضی ریاضات اقتدای ایشان بحضرت پیغمبر صلی الله علیه
وسلم بر وجه کمال نبود که حالا قصور آن معاینه کرده تاسف میخورند از مشاهده کمالیت مشایخ محققین
در غبطه می افتند و از جهت آمدن ما بزیارت ایشان منت دار شده بجان و دل دعا میگویند و ایضاً
لنگر بوتو که بالای کوهی واقع شده است آنجا از گذشتگان بابا نیکو ریشی نام مردی صالح بوده است
ولیکن گور او در میان قبور ملتبس شده بود چنانکه هر کسی نمیدانست چون آنحضرت اول بار قصد زیارت
قبر او کردند بابا لوز ریشی قائم مقام او بود وی هم قدمی در توکل نیکو داشت اما وقت در آمدن در مزار
برای امتحان کشف قبری ایشان از پس ایستاده از دور میدید که اگر این صفت ایشانرا بتحقیق هست
از ما ناپرسیده گور آنکس شناخته در مقابله او فاتحه خواهند خواند والا ایشان نیز در اشتباه افتاده
از ما خواهند پرسید چون آنحضرت از کس ناپرسیده از میانه قبور بر قبر همان ریشی استاده فاتحه خواندند
ممتحان ملزم شده اقرار بکمالیت آنحضرت کردند در محبت افزودند و ایضاً شنکر ریشی نام مردی
صالح بود چند سال آنحضرت را خدمت کرده بود او را در مزارات کوه ماران دفن کرده بودند بسبب بانقی
بعد چند سال بزیارت او رفتند قبر او نیز از کثرت قبور جدیده در التباس شده بود یاران بر قبری دیگر فاتحه
خواندن آغاز کردند ناگاه آنحضرت اشارت بدست مبارک خود بقبری دیگر کرده فرمودند که ازین قبر او
فریاد می کند که من اینجایم فراز تشریف آرید پس همانجا رفته فاتحه خواندند بعد از آن تحقیق کردند که قبر او
همان بود الغرض مثالی چند نموده آمد و الا جزئیات این نوع کرامت نیز در تحریر نتوان آورد + المتن

کشفش از قبر پدر شد گور تشریف قدوم
فاخر اهل مزار قریهٔ تیجر شد است

الشرح فاخر فخر و مباهات کننده تیجر نام ده است درین بیت اشارتست بمثالی دیگر از امثله
کشف قبر و شواهد ولایت آنحضرت زید قدره چنانکه میفرمودند که چون اول بار بزیارت روضهٔ والد

بزرگوار رفتم چون مقابل قبر او ایستاده دیدم غلغله و زمزمه در میان آن ارواح پیدا شد گویا از خواب
بیدار شده برخاستند و از میانه همه والد مرحوم بحشمت تمام و بشادی تمام فخر کنان بر باقی ارواح
بیان میکرد که اینک نور دیدهٔ من فلان کس بزرگوار بزیارت من آمده است و ما در فاتحه خواندن مشغول شدیم
ایشان همه دست بآمین گفتن برداشتند بعد از آن زمانی نشسته چند سوره ختم فرمودند بعد از آن یکباری
خدمت ملا حیدر همراه بودی هم از عالم کشف قبر معلوم کرده تقریر کرد که روح والد حضرت مخدومی از میان
آنها همه ارواح با قوت دین و با نور ایمان و با کر و سامان ترمی نماید ایضاً یکباری بهمان طرف در مزاریکه
جد ایشان آسوده است آنجا نیز بزیارت او رفتند و از کنار مزار فاتحه خواندند خدمت ملا حیدر
مذکور اشارت کرده بقبر جد ایشان که پیش ازین معلوم او نبود گفت که در آن قبر مردی است که تشکل و شمایل
او بدین اوصاف است از گور خود مشتاق برخاسته تمنا میکرد که ای کاش بر سر قبر من سواره آمده مرا مشرف
ترمیساختند آنحضرت تصدیق او کرده فرمودند که آری حال چنین بود و همچنین یکبارگی دیگر در زیارت والد
مغفور بملاحظهٔ ازدحام کثرت مردم آنجائی از سر راه از اسپ فرود نیامده فاتحه خواندند بیشتر جائی روان
شدند در اثنای راه سبحهٔ قیمتی داشتند گم شد فرمودند که اثر رنجش روح والد بزرگوار را ظاهر شد از برای
آنکه چون ما از سر راه فاتحه خوانده روان شدیم ایشان از دنباله شکایت بسیار آغاز کرده گفتند
که بعد از انتظار بسیار دولت دیدار شما میسر شده بود چه شدی و چه بودی اگر زمانی بر سر قبر ما مشتاقان
نشسته ما را خوشحال تر و مشرف ترمیساختند و برکت زیادتی تلاوتیکه اینجا میفرمودید ما را ثوابی
بیحساب حاصل شدی و شما را هیچ کم نمیشدی معلوم است که بعضی اوقات شما در جایگاه بیگانگان
بیفایده هم میگذرد بعد از آن آنحضرت از آن حال استغفار کردند فی مفتاح الجنان خواجه حسن بصری رح
گفت که افضل زیارات بگور والدین است و ایضاً فیه پیغمبر ع فرمود که هر که زیارت کند گور مادر و پدر را
یا یکی از هر دو را در هر آدینه بیامرزد او را خدا تعالی و بنویسد او را از میان نیکوکاران از مصابیح المسایل
پیغمبر صلی الله علیه و سلم فرمود هر که بخواند در گور مادر و پدر فاتحه یکبار قل هو الله هفت بار نورانی گرداند
خدا تعالی گور مادر و پدر او را بهفتاد نور تا روز قیامت و ایضاً فیه در خبر است که موسی علیه السلام
در مقبره میگذشت در گوری دید که نور از آن گور تا بهوا مانند ستون بود موسی علیه السلام دو رکعت
نماز گذارد و از حق تعالی بخواست تا از حال آن مرده خبر دهد حق تعالی موسی را فرمان داد که برو بسوی گور و
سوال کن از آن میت پس موسی ع بیامد بر سر گور بفرمان خدا تعالی بایستاد و گور از میان بشکافت پس دید آن
میت را و پیش او خوان زر نهاده در وی طعامی از نور و از آن تناول میکرد از وی پرسید که این از کجاست
آن میت گفت بهر آنکه مرا فرزندی است صالح دعا کرده است مرا پس حقتعالی آمرزید مرا موسی گفت مر
بیست ا شما فخر میکنید بفرزند صالح گفت آری یا پیغمبر فخر میکنیم بفرزند صالح چنانکه فخر میکنید شما بنبوت
بر همه خلایق +

الملتمس

کشف صورتهای مسخ معنوی رافضیان

زو معاین همه از ابجد بهم رشد است

الشارح چون معنی این بیت موقوفست بر دانستن چند مقدمه است اول آنرا بیان کنیم فی
تاج المصادر المسخ تحویل صورة الی ما هو اقبح منها یعنی مسخ تغیر صورت است و تبدیل آن را بصورتی زشت تر و فی
مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره که از برکت دعای پیغمبر صلی الله علیه وسلم مسخ صورت ظاهری ازین
امت مرتفع شد اما بحسب معنی باقی

بیت

لیک مسخ دل بود ای ذوالفطن　　اندرین امت نباشد مسخ تن

و فی شواهد النبوة در کتاب فتوحات مکیه مذکور است که طایفه از اولیا هستند که ایشانرا رجبیون میگویند
و ایشان چهل تن میباشند بی زیاده و نقصان و حال ایشان آن است که در اول روز رجب چنان
گران میشوند که گوئیا آسمانرا بر بالای ایشان نهادند بر خود نتوانند جنبید و نه بر پا توانند خاست و نمی
توانند دست و پا زدن بلکه چشم را نمی توانند جنبانید و در اول روز رجب چنین میباشند و روز بروز
چون ماه شعبان می آید سبکبار میشوند از بند خلاص شوند و ایشانرا در رجب کشف بسیار و تجلی های
بیشمار و اطلاع بر مغیبات میباشد و در شعبان آن حال از ایشان مسلوب میشود و گاه باشد که بعضی از احوال را
بر بعضی باقی گذارند در تمام سال و صاحب فتوحات گفته است که من یکی از ایشانرا دیدم بر وی کشف
روافض گشته بود که ایشانرا در صورت خوک میدید گاه بودی که مردی مستور الحال که هیچ کس مذهب او
ندانستی بر وی بگذشتی و مذهب رفض داشتی ویرا در صورت خوک دیدی ویرا طلب داشتی و گفتی
که توبه کن بخدای تعالی باز گرد که تو رافضی آن شخص در تعجب افتادی اگر توبه کردی و در توبه خود صادق بودی
ویرا در صورت انسان دیدی و گفتی راست میگوئی و اگر کاذب بودی ویرا همچنان در صورت خوک دیدی گفتی
دروغ میگوئی و توبه نکردی روزی دو مرد از عدول شافعیه بروی در آمدند که هیچکس هرگز از ایشان رفض فهم
نکرده بود و از جماعت شیعه نیز نبودند که بفکر و نظر خود آن مذهب گرفته بودند و نسبت با ابوبکر و عمر
رضی الله عنهما اعتقاد بد کرده بودند و در شان علی رضی الله عنه غلو داشتند چون این دو عدول بروی
در آمدند فرمود تا ایشانرا بیرون کردند سبب پرسیدند فرمود که من شما را در صورت خوک می بینم و این
علامتی است میان من و خداوند من که رافضیانرا درین صورت بمن مینماید در باطن از مذهب خود توبه
کردند و ایشانرا گفت درین ساعت گردیده زیرا که شما را در صورت انسان می بینم ازین معنی تعجب مے
نمودند و بالکلیه از آن مذهب باطل توبه کردند انتهی کلامه همچنین آنحضرت با برکت در دور مرزا احید مرحوم
روزی در باطن شورشی و بیقراری داشت خواست که بسیر برود شاید که تسکینی حاصل شود فرمود که اسپ را
بر سر دروازه برید تا انجا سوار شده بمزارات کوه ماران بزیارت میرویم خادمان اسپ را زین کرده
بر سر راه ماندند دست مبارک خود بر دست فقیر نهاده تا آنکه از دروازه بهم بر آمدیم در آن ساعت
دو سه مردی برادران یکدیگر که بدوران خویش متهم برفض بودند و لیکن در آن روز مرزای مغفور هیچکس
اظهار آن مذهب و قواعد آن نمی توانست نمود همه سنیان حنفی المذهب کجای بود و من نمیدانستم ایشانرا
و آنحضرت ایشانرا می شناختند از پیش ما گذشتند و آنحضرت سوار شدند و من برکاب ایشان
میرفتم پرسیدند که اینان که حالا از پیش ما رفتند رافضیان بودند فقیر تجاهل کرده گفتم مخدوما ظاهرا

در شانِ ایشان علامتی نادیده چه دانیم که چه مذهب دارند باز فرمودند که صورت رویهای ایشانرا که مسخ بصورتِ خوک شده ندیده گفتم مرا آن چشم کجاست که صورتِ معنی توانم دید پس بسببِ وقوف بر تجاهل من در غضب شده فرمودند که اگر شما نمی بینید مرا درین گفتن دیوانه یا کاذب میگیرید فقیر ترسیده بر تجاهل اقرار کرده بمعذرت پیش آمدم و گفتم مخدوما این نوع اعتقاد ما را در نیناب نمیشود زیرا که ما ایشانرا امید انیم که فلان و فلان نام پسرانِ فلانان مشهور البدعت و معروف الرفض بودند ایشان کجا سُنّی میشوند و لیکن ازجهت اعتراض از ظن سوءِ فقیر تجاهل کرده بودم امیدِ عفو دارم بعد ازان آهی کشیده و مناجات کردند که خداوندا تو حکیمی و قادری نمیدانم که مودن ایشان بچشم من چه حکمت داری ازجهت دیدن ایشان در بر آمدن از خانهٔ خود تاسف میخوردند بعد ازان چون دورِ میرزا حیدر مرحوم تمام شد و نوبت بچگانِ مداهن رسید آن مردان علانیه نسبت تعصب صحابه کردند نعوذ بالله من ذلک و معلوم باد که حق علیم است که بارها در اوقات صحبتِ آنحضرت بهمین دستور بهمین نوع کشفِ معاملهٔ ایشان اہل رفض مستور الحال معاینه افتاده هم این فقیر را و هم سایرِ خادمان را لیکن نامِ ایشان بردن و کیفیت آن مجالس نوشتن مصلحت نیست برای اثباتِ مقام و ایضاح قاعده و تنبیه بر عقوبتِ رفض همین مثال که نوشته آمد بسنده است ؁

بلیت

اگر در سرای سعادت کس است ... زگفتار سعدیش حرفی بس است

المتن

اوست چون سُنّی پاک اندر مشامِ پاکِ او

از نجاست بوی اہل رفض مستقذر شد است

الشرح در ین بیت اشارتست بآنکه چند بار بعضے رافضیان مستور الحال بمجلس شریفِ آنحضرت حاضر شده بودند فی الحال بر حال ایشان اطلاع یافتند بعد تفحص هم برین اجرا ظاهر شد پس فقیر پرسیدم که از چه علامت احوالِ ایشان معلوم شده فرمودند که از بوی گنده باطن ایشان که بشومیتِ رفض پلید شده است بجدی که بمجرد آمدن ایشان آن بوی گنده بمشامِ من رسیده و مرا ملول و پریشان ساخته پوشیده نماند که این نوع کرامت آنحضرت مد ظله کشف حال میکند از حقیقت آنچه در حق رفضه در خبر وارد شده که انهم مشرکون و در شانِ مشرکان در قرآن واقع شده که انما المشرکون نجس فنتیجه هاتین المقدمتین ان الرفضة نجس ای بنجاسة معنویه الحمد لله که بهمین قاعده صدق کشف ایشان بشهادت بعضے آیات و اخبار و صدق بعضی اخبار بتائید کشف ایشان در ایام ملازمت این مخلص بسیار مشاهده افتاد ؁

المتن

گرد چندیرا بوی و صورت دل حکم بر رفض

معترف هر یک از ایشان بعد ما انکر شد است

الشرح یعنے گاه گاه چون چند رافضی مستور الحال منکرِ رفض خواستند که اکثر اوقات در حلقهٔ اہل مجلس بتملق در آمده تجسس احوال کرده باشند آنحضرت مد ظله بکشف صادق خود بر آن حال اطلاع یافته خادمان و مخلصان خود را از صحبت ایشان تحذیر و تنفیر میکردند در میانهٔ اصحاب بعضی از ایشانرا بعلامتِ شمیدن بوی رافض گفتند بعضی را بملاحظهٔ صورتِ ممسوخه بصورتِ خوک بعضی را بصورتِ سگ حکم بر رفض میکردند و جمعی را بمشاهدهٔ سختی دل و قسوت نسبت بر رفض میکردند بعد چندگاه که مانع اظهار مذهبِ ایشان برطرف شده انکار ایشان

باعتراف واقرار وعلانیہ تبدیل یافتہ در ہمان اوقات اعترافیکہ پیش ہمکنان خود میکردند پیش ما واصحاب ما اثبات یافتہ یا بعضے از آنہا کہ بہدایت حق تعالی توفیق توبہ یافتند یا بعضے از آنہا در وقت توبہ باختیار خود اعتراف نمودند ونیز گاہ گاہ میفرمودند کہ شما ملاحظہ کنید ہر چند کافر خود را آرایش کند در نظر مسلمانان صورت او بی آبرو می نماید و در نظر ما صورت اہل بدعت نیز ہمین حال دارد *

المتن

نیست مخفی غور مرتد منافق را چو دید
حالِ کفر دل او قبل ما ظاہر شد است

الشرح در این بیت اشارتیست بآنکہ یک کافری بود ستناسی غوری ساد و نام بود بفتح غین معجمہ در زمان مرزا حیدر مرحوم او را بنوعی از اکراہ مسلمانان ساختہ بودند ونامش صوفی صادق کردہ بودند و بعضے مردم بملاحظہ ریاضات جوگیانہ او معتقد او شدند چند بار کہ آنحضرت او را دیدند بکشف قلب معلوم کردہ باصحاب خود گفتند کہ سیاہی کفر ازین سینہ دل بر نخاستہ است او ہنوز عند نا منافق است ومسلمان صادق نخواہد شد واین نام باحترام در بی محل ضایع کردند وگاہ گاہی در مجلس شریف ذکر او گذشتی تغیر از بنام او لسنش می کردند واین نوع تحقیر بر مردمان کہ غیر مرید بودند بسیار گران میشد ودر جایہای خود در اعتراض وغیبت ایمے افتادند تا بعد چندگاہ کہ حکومت بدست اہل مداہنت افتاد علانیہ مرتد شد واظہار کفر کرد چون این حال معترضان چنین را معلوم شدہ پیش آنحضرت آمدہ اقرار بصدق قول وحقیقت کشف ایشان کردہ واعتراف بغیبت واعتراض خود نمودہ بلسان معذرت تجلی طلبیدند واین قصہ الیست کہ ہمہ را معلوم است *

المتن

ہمچنین ہر رافضی سنی نمائی را چو دید
مخبر از حال دل وقبل ما بجہر شد است

الشرح در این بیت اشارتی است بآنکہ در زمان مرزا حیدر مرحوم اہل رفض وبدعت را بقتل و جلا دادن واخراج از وطن بسیاستی حکم کردہ بودند ہیچکس اظہار این مذہب نتوانست کرد لیکن در باطن ایشان این عقیدہ معقود بود در آن وآرا رافضیان سنی نما بصفت منافقان شدہ بودند کہ قولہ تعالی واذا لقوا الذین آمنوا قالوا آمنا واذا خلوا الی شیاطینہم قالوا انا معکم انما نحن مستہزءون جمعی از رئیس حاکمان خواستند تا این تہمت از ایشان مرتفع میشود پیش مشایخ اہل سنت وجماعت می آمدند مرید شدند وظاہر خود را بایشان دہند ولی بباطن خود بر عقیدہ خود باشند پس بدین نیت مردم بسیار التماس قبولیت از آنحضرت کردند ووعدہ ہدایا وعلات کردند آنحضرت بنور فراست بر احوال دل ایشان مطلع شدہ بیاران خود تدبیر کردہ فرمودند کہ اینہا سنی شدنی نیستند مرا طاقت صحبت این اہل نفاق نیست وتلبیس فریب ایشان نخواہم خورد در مجلس خود ہیچکس را ازین قوم جا ندہم بر احوال خود این بیگانگان دین را بیفایدہ مطلع نسازیم آن مردم ازینجا نومید شدہ پیش شیخان مقلدین الیخانی بیخبر از احوال دلہای ایشان رفتہ مرید شدند وچندگاہ بنفاق چاپلوسی ہا کردند وضیافات وصلات پیش آوردند آخر الامر چون اہل مداہنہ حاکم شدند اظہار مداہنت خود کردند وآن شیخان بیغرضست را ایذای بسیار میرسانیدند ودر بعضے اوقات کہ ضیافات کردہ بودند آنرا رشوت نام کردند اضعافا مضاعفۃ بار طلبیدند بمقابلہ آن چاپلوسیہا

دشنام و ناسزا روبرو گفتند و جمیکه وقوف بر حال این احوال برین منوال یافتند تحسین و استی آنحضرت
کرده در محبت و یقین افزودند ‌ المتن اشارتی بدان قواعده متصوفه که اگر حق تعالی بر کسی بصفت سمیعی تجلی کند
از جمیع جمادات و حیوانات تسبیحی که ایشان میگویند بشنود و سایر مقالات ایشان نیز بشنود و بعضی تاثیرات این
تجلی در حق شیخ ما این چند کرامات او تواند بود

المتن

روزی اللهداد ز اسپ از زدن بیداد کرد
او بفریادش رسید آخر چو در آخور شد است

الشرح درین بیت اشارتست بآنکه یکی از دلایل تاثیر تجلی صفت سمیعی و شواهد ولایت آنحضرت بابرکت
ازل بستر قیا آنست که روزی بندهٔ آزاد کردهٔ ایشان ملا اللهداد است اسپ آنحضرت را وقت دانه خورانیدن
چند گشتی بر روی بی جهت زده غالبا روز دیگر آنحضرت در آخور تشریف آوردند و فقیر و ملا یوسف همراه بودیم
آنحضرت فرمودند که این اسپ از اللهداد شکایت و فریاد میکند که مرا بی جهت بر روی مشت و طپانچه اکثر او تا
میزند راست باشد یا نی آن اللهداد شرمنده شده اقرار و استعذار و استغفار کرد همچنین گاه گاه از زبان
مگس و زنبور عسل چیزهای می شنودند و هم گاه گاه میفرمودند که میپندارید این زمزمهٔ مگس بی معنی است بلکه چیزها
بامعنی میگویند و بندگان خدا تعالی می شنوند و آن کنایت از خود میکردند و گاهی از آن چیزها چیزی
اظهار میکردند که موافق واقع بر آمدی و مجرب گشتی

المتن

از سماع چنگ و نی کاره ز روی منع شرع
گرچه ذکر الله شنو از تار و از مزمر شد است

الشرح درین بیت اشارتست بآنکه اعتقاد آنحضرت در باب سماع چنگ و نی کراهیت و حرمت است
اگرچه از روی کرامت در بعضی اوقات از آواز آن ذکر الله هم شنوده است زیرا که در جایی اتفاقا زمانی
سرود شنوده بودند چون وقت نماز در آمده فرمودند که اگرچه وضو داشتیم لیکن بسبب این نامشروعات که
شنیده شد بایستی که تجدید غسل میکردیم چه جای آنکه تجدید وضو نکنیم پس تجدید وضو کرده نماز ادا کردند و ایضا
چند مرتبه فقیر در خواب مجلس سرود دیده بودم در تعبیر چنان فرمودند که رؤیت این نوع اسباب نامشروعات
در خواب دال است بر صدور اقوال نامرضیه باستماع سخنان نامشروع و مثل این مکروهات دیگر استغفار باید
کرد بعد از آن بقضای آسمانی بی قصد این فقیر این معانی روی می نمود که بسبب استغفار گفتن میشد یکباری
در ضیافتی سرودگویان حاضر بودند اما بموافقت روایت کنز که من دعی الی ولیمة وثمه لعب و غناء یقعد و
یاکل یعنی اگر خوانده شخصی بمهمانی و آنجا بازی و سرود است بنشیند و بخورد و ایشان را هم منع نکند و
کسی دیگر هم نکرد و لیکن بعد شنیدن آن آهسته فرمودند که مرا حق تعالی از آواز او تا ذکر اسم الله می
شنواند و اگر این سخن بدیگری گفته شود چگونه باور کند این سخن را خدمت خواجه حسن خان و فقیر پهلوی
ایشان نشسته بودیم تصدیق کرده گفتیم که ظهور این نوع کرامات بقدرت خدا تعالی از مثل شما عجب
نباشد در بعضی اوقات بعد از شنیدن آواز دهل و سرنای نیز فرمودند که از آواز اینها کلمات اذکار
شنیده میشود پس از اینجا ما را یقین شد که این نوع کرامت ایشان تاثیر تجلی صفت السمیع و مقتضای مقام

بی یسمع است و همچنین در شمایل الاتقیا نقل از رسالهٔ رموز الواصلین آورده است که حضرت شیخ بارکت
ما میفرمودند که وقتی در بارگاهی چنگ می نواختند شیخی و مرشدی و مقتدائی الحاج سید بالیستاد آواز چنگ
بشنید بعده گفت که ای چنگ اگر تو بدانی که چه میگوئی یک یک تار تو بگسلد بمجرد این سخن تارهای چنگ گسست
مریدان پرسیدند که این چنگ چه میگوید شیخ فرمود که یکتار گوید الرحمن و در تار دیگر الرحیم تا اگر یکی حقتعالی
از او تار اذکار بشنواند مزامیر و اوتار او را برای چه حرام باشد منه قال الله تعالی وان من شیء الا
یسبحون بحمده ولکن لا تفقهون تسبیحهم و مزامیر و اوتار داخل اشیاست پس اگر یکی را حق تعالی بعنایت خود تسبیح
آن بشنواند مزامیر و اوتار او برای چه حرام باشد ❊ بیت

یکی را دهند از هزاران باضمار
معانی و اسرار مزمار و اوتار

وهم در شمایل الاتقیا آورده است اگر یکی را شنیدن مزامیر و اوتار میل طبع او سوی حق و لذت عقبی است
او را مستحب باشد اگر بسوی مملوکه و منکوحه خود بود مباح است اگر میل و بهوای نفس و لغو و لهو باشد
حرام بود تقریر خواجه احرار خواجه عبید الله قدس سره نی و رباب و امثال آن از چیزهائیکه مستعمل در
مجلس فساق نیست جایز داشتند که در مجلس ایشان باشد بلکه از مستحسنات شمرده اند بسبب آنکه محبت
حق سبحانه و تعالی در جبلت روح مستکن و پوشیده است و چون ارواح بحسب فطرت با آوازهای خوش و نغمات
موزون مناسبت و شیفتگی بسیار است در وقت شنیدن حجابیکه عارض آن حقیقت است مرفوع میشود و این
محبت که در جبلت روح پوشیده است ظاهر میگردد و مقصود از همه عبادات و ریاضات ظهور این محبت است
پس برای این ملاحظه تربیت بعضی مبتدیان مشایخ ارتکاب نمودند لیکن آنرا شرایط است یکی آنست
که در مجلس ارباب هوا نباشد و جوانان خوبصورت که رویت ایشان سبب فتنه شود نباشند و از شنیدن
آوازهای خوش مقصود هوای نفس نباشد و امام حجة الاسلام فرموده اند که اگر کسی را از کنیزک و منکوحه
خود ملالت و نفرت شده باشد چون الفت و الفت میان منکوحه و مرد شرعاً مطلوب است اگر آوازهای
خوش شنود با این ملاحظه که میان ایشان محبت و ارتباط بیشتر شود مستحسن است و مذهب امام
شافعی رح آنست که از مزامیر آنچه مستعمل در مجلس فساق نیست و از شیم نیست شنیدن آن مباح
است همچو نی و دف و رباب که آنرا شاهین گویند منقولست که شیخ جنید رح شنیدند که یکی از بزرگان
در نواحی شام فوت شد و از وی کنیزکی مغنیه مانده از بغداد بنواحی شام رفتند و آن کنیزک را در نکاح
خود در آوردند و مراجعت نمودند استماع مزامیر پیش اکابر بالتقادم اصلی معتبر بوده است انتهی تقریره فی
مرآت التائبین چنانچه صغیره باصرار کبیره گردد مباح هم بمواظبت صغیره میشود چون مداومت بر ترنم
و غنا و مزاح و لعب و غیره ❊

المتن

از کمال تربیت با خواجه اسحاق حلیم
گشته ملهم مخبر و مانع ز ما اضمر شده است

التشریح ملهم ایراد کرده شد مخبر خبر کننده مانع باز دارنده ز ما اضمر آنچه می پوشید درین بیت
اشاره است بآنکه نظر دیگر تاثیر تجلی صفت السمیع در آن حضرت آن است که الهام غیب شنونده است

وازان اخبار کنندہ چنانکہ خدمت خواجہ اسحاق کہ ہمچو برادر عزیز خود خواجہ حسن قاری بعلم قرأت وحلم ودیانت آراستہ است پیش ازانکہ بشرف صحبت آنحضرت مشرف شدہ صحبت بدرویشی مجذوب کردہ بود وبتقلید او در غایت نہانی ہمیشہ بنگ میخورد وآنرا کاری میدانست وچون باعتقاد درست ہمراہ برادر خود ملازمت این آستانہ ارشاد آشیانہ کردن گرفت آنحضرت بسبب کمال تربیت وغایت توجہیکہ نسبت بزایران مخلصین دارند در شان آن خواجہ مشار الیہ الہام یافتند کہ این خواجہ فلان را بگوئید کہ چرا در نہانی بنگ میخورد وحالانکہ نامشروع وحرام است اگر خواہد کہ او را تربیتی رسد از مشایخ این سلسلہ شریفہ کہ ہمہ آراستہ بشرع بودند باید کہ ازان وغیر آن جمیع مناہی توبہ کند چون ازین مقال آن خواجہ را اخبار کردند خوشحال شدہ اقرار بکرامت آنحضرت کرد ولیکن جرأت نمودہ پرسید کہ فلان کس نیز درویش وی چرا منع نکرد وشما کہ در بزرگی شما شکی نیست بچہ سبب منع می کنید در جواب وی بر زبان مبارک آنحضرت بی اختیار این کلمہ جاری شد بلکہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم منع کردہ است چنانکہ فرمودہ است کل مسکر حرام وکل مسکر خمر پس خواجہ مذکور را تسکینی حاصل شد وازان واز جمیع مناہی توبہ کرد ومرید شد بعد ازان آنحضرت آن خواجہ حلیم را بعد مشاہدہ حسن تسلیم وشغل مستقیم کمال تربیت وغایت شفقت در ظاہر وباطن ارزانی داشتہ امام جماعت خود گردانید تا این تقریب اکثر اوقات بصحبت ہا مشرف شدہ باشد بعد ازان در اوقات صحبت از کرامات ایشان دیدہ آنچہ دیدہ ودر سراج الہدایہ از بندگی قطب عالم کردند کہ بنگ کدام گیاہ را گویند آن سید السادات بزبان مبارک جواب فرمود کہ گیاہی است در اطراف عالم کہ عوام خلق بجہت سکر وبرای خوردن وآشامیدن طعام وآب بسیار خام وپختہ کردہ می خورند فی جامع العلوم اکل البنج حرام مع انہا ماکول غیر مشروب وفی مختار الفتاوای شرب الافیون حرام مع انہا ماکول غیر مشروب لانہ نوع من السم وکذا حلد الخشخاش +

المتن
ملہم از احوال عالم گشتہ گاہ اخبار کرد
شد بتجرب آنکہ واقع عین ما اخبر شد است

الشرح یعنی چند مرتبہ آنحضرت زید حالاتہ گاہ گاہی بکیفیت وقوع احوال عالم شہادت از عالم غیب الہام یافتہ وپیش از وقوع آن در بعضی اوقات بعضی اصحاب اخبار کردہ پس بارہا چنان تجربہ گشتہ کہ واقع موافق آن الہام واخبار ظاہر شدہ وآن الہام واخبار عین واقع بر آمدہ وہیچ مخالفت ومغالطت معلوم نشد وپس ازینجا مخلصان را چون مستفاد شدہ کہ حق تعالی بر وعدہ کریمہ کہ ان اللہ یسمع من یشاء وبر موافقت خبر المتمنی ربی آن بندہ خاص ابشیت خود اسماع اسرار میفرماید والقاء معانی از عالم غیب بسیض بسمع دل او کہ الہام عبارت ازان است می کند پس وی بر قاعدہ بی یسمع استماع آن اسرار میکند وخاصیت تجلی صفت السمیع آن معنی می شنود وفہم می کند پس در میانہ وسایط نیست از انزوی خلف وغلط نیست وشاید کہ نظر باین مقام شیخ ابو یزید بسطامی گفتہ باشد بعضی از علمای اخذتم علمکم میتا عن میت واخذنا علمنا عن الحی الذی لا یموت وہمچنین خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ فرمودند کہ چہل سال است کہ ما آئینہ داری میکنیم ہرگز آئینہ وجود ما غلط نکرد است اشارت بآن است کہ اولیاء اللہ آنچہ می بینند از نور فراستی می بینند کہ حضرت لایزالی کرامت کردہ است ہر آئینہ ہر چہ

از حق تعالی باشد بیشک صواب راست است کذا فی مقاماته وفی احیاء العلوم فاعلم ان ارباب القلوب یکاشفون
باسرار الملکوت تارةً علی سبیل الورود علیهم من حیث لا یعلمون تارة بسبیل الرویا الصادقة وتارة فی الیقظة علی سبیل
کشف المعانی بمشاهدة الامثلة کما یکون فی المنام وهذا اعلی الدرجات وهی درجات النبوة العالیة کما ان الرویا الصادقة
جزء من ستة واربعین جزءً من النبوة فایاک ان یکون خطک من العلم انکار کل ما جاوز حد قصورک ففیه هلک المتحذر
یقین من العلماء والزاعمین انهم احاطوا العلوم المعقول والجهل من العقل یدعوا الی انکار مثل هذه الامور لاولیاء الله
من انکر ذلک لاولیاء لزمه انکار الانبیاء وکان خارجاً عن الدین بالکلیة وفی مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند
قدس سره وهم در نوادر الاصول مذکور است که ان لاهل الیقین حظاً من النبوة الی یری الی قول رسول الله صلی الله
علیه وسلم الاقتصاد والهدی الصالح والسمت الحسن جزء من اربعة وعشرین جزءاً من النبوة یعنے میان رفتن
در دین ورویای صالحه وراست روی یکجزو است از بیست وچهار جزو پیغمبری وفی شرح العقاید الهام مفسر بالقاء
معنی فی القلب بطریق الفیض لیس من اسباب المعرفة ای العالم الظاهر انه اراد ان الهام لیس سببا یحصل به العلم
لعامة الخلق ویصلح الالزام علی الغیر والا فلا شک انه قد یحصل به العلم لعامة الخلق وقد ورد القول به فی الخبر مثل
قوله الهمنی ربی وآنچه بنور فراست روشن گردد غلط وکذب نمیباشد پس ازینجا نیز فرق نوعی پیدا شد میان
کرامت ولی وکهانت کاهن زیرا که در معقولات کاهن اکثر کذب وغلط میباشد چنانکه حق تعالی در کلام مجید
خود ازان خبر داده که هل انبئکم آیا خبر کنم شمارا که همواره علی من تنزل الشیاطین بر کدام کس از مردمان فرود می
آیند دیوان قبل ازین ذکر کرده بود که روا نباشد نزول شیاطین بر محمد علیه السلام بجهت تناسب وتجانس
واینجا بیان میفرماید تنزل علی کل افاک اثیم یلقون السمع فرود می آیند بر هر دروغ گوی بزه کار مثل کاهنان که
ایشان فرا میگیرند اخبار از ایشان اخبار دروغ ودیگر دروغها بآن اضافت میکنند واکثرهم کذبون بیشتر
ایشان دروغگویانند ودر انوار فرموده که بعضے اکثر را بکل تعبیر فرموده اند کذا فی تفسیر الکاشفی ؛ المتن اشارتی
بدان ضابطهٔ اهل سلوک که اگر حق تعالی بر کسی بصفت حیات تجلی کند متجلی شود چون مهتر خضر والیاس علیهما السلام
تا قیامت زنده ماند وآنکه نقل کند آن مرگ صوری باشد نه معنوی کما قال المومنون لا یموتون وفی روایة اولیاء
الله لا یموتون بل ینقلون من دار الی دار اشارتی آن صفت شیخ ممدوح خود را ؛

منبی از تشریف تاثیر تجلے حیات
روزی اندر حالتی لفظی ازو مصدر شد است

الشرح مصدر اسم مفعول است از اصدار که بمعنی باز گردانیدن وجاری ساختن است یعنی جاری
کرده شد بر زبان اوبی اختیار او وآن حیات است که روزی آنحضرت حالتی گرم بود که مارا بقراین آثار
معلوم شد فقیر ومخلص دیگر بعد چند روز بخدمت او حاضر شدیم در پرسش احوال فرمودند که چونید آن مخلص
گفت ببرکت شما خوشیم اما شب وروز زندگانی وسلامتی ذات با برکات شما خواهانیم از روی غیرت بر زبان
آنحضرت جاری شد واصدار یافت که حضرت حق سبحانه وتعالی بکرم خود زنده جاوید گردانید وسلامتی ابدی
بخشید اکنون غم شما میخوریم شما هم غم خود خورده باشید وفرصت غنیمت شمرده در عبادت جهد تمام نمائید
تا شاید که شمارا این دولت نیز عطا شود فقیر چون این کلام شنید معلوم کرد که این انباه کننده از تاثیر تجلے

حیاتست واین وثوق واعتماد بر وعدهٔ آیهٔ کریمهٔ الا ان اولیاء الله لاخوف علیهم ولاهم یحزنون است
وایضاً باید دانست اگرچه این لفظ از زبانِ مبارکش صادر نشدی باز اثبات این صفت بذاتِ آن
مومن کامل وولی صاحبدل ظاهر بود زیراکه ایمان کامل و ولایتِ خاصه حیات ابدی دل لازم است
بلکه ایمان وولایت عینِ حیاتِ دل است چنانکه امامِ قشیری رح در تفسیر آیهٔ که اومن کان میتاً فاحییناه
وجعلناله نوراً یمشی به فی الناس کمن مثله فی الظلمات لیس بخارج منها کذلک زین للکافرین ما کانوا یعملون
آورده است که الایمان عند هؤلاء القوم حیوة القلب بالله واهل الغفلة اذا نبهوا الذکر فقد صاروا احیاء بعد
ما کانوا امواتا وارباب الذکر لو اعراهم نسیان فقد ماتوا بعد الحیوة والذی هو فی انوار القرب وتحت شعاع
العرفان وفی روح الاستبصار لا یدانیه من هو اسیر الظلمات ولا یساویه من هو رهین الآفات واین آیه را
در خاتمهٔ رسالهٔ ده قاعده که بالا مسطور شد نیز بیانی نیکوست و آیهٔ وما یستوی الاحیاء ولا الاموات
نیز مشاهده کنند و ملایم آن نیز در نفحات الانس آورده است که شیخ نجم الدین بن محمد الاصفهانی روزی
همراه جنازهٔ یکی از اولیاء الله بیرون بر آمده بود چون مُلقن که یکی از کبارِ فقها بود بر سر قبر بنشست که تلقین
کند شیخ نجم الدین بخندید یکی از شاگردان سبب خنده پرسید وی را زجر کرد بعد از ان گفت که چون ملقن آغاز
تلقین کرد صاحبِ قبر گفت عجب نکنند از مرده که تلقین زنده می کند و صاحب کتاب شمایل الاتقیا در آن
تمثیل این تجلی حیات چنین آورده است که شخصی در روضهٔ شیخ الاسلام قطب الدین بختیار کاکی بجهتِ
کفایت مهم چله بیست سی ونه روز بزیارت می آمد بخاطرِ او گذشت که از چهل روز یکروز ماند حاجت بر نیاید بعد
تا اکنون از روضهٔ ایشان این بیت شنید ؛

بیت

مرا زنده پندار چون خویشتن | من آیم بجان گر تو آئی بتن

چون بازگشت در خانه رفت آن مهم بکفایت رسیده بود همچنین این ضعیف یعنی صاحب کتاب شمایل
در روضهٔ مقدسهٔ مخدومِ خود رفته بود ونیتِ صوم کرده بود که تا این مهم بکفایت نرسد در مایدهٔ شیخ
طعام نخورم در اثنای مراقبه خدمت شیخ از قبر بیرون آمده فرمود که دست بشو دانستم که شو یانیدن دست
اشارت بافطار است روی بر زمین آوردم و در جماعت خانه رفتم دیدم که مایده کشیده اند پس آن طعام
خوردم و عنقریب آن مهم بکفایت رسید ؛

بیت

مرگِ مردان صورةً زنده بجان قدسی اند | دیگران زنده بصورت لیک معنیً مرده اند

المتن اشارتی بدین قانون عرب اهل حقیقت که اگر حق تعالی بصفت قدرت بر بنده متجلی گردد چنان
بود که اگر حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم باشارت انگشت ماه را دو پاره کرد وبیک مشت خاک
لشکر کفار را هزیمت کنانید کما قال الله تعالی وما رمیت اذ رمیت ولکن الله رمی سر این معنی است
پس سرعتِ خارجه از عادت بشر در خواندن که آنرا طی حرف میگویند وساعت فراخ شدن زمان که آنرا
نشر زمان مینامند وحاضر شدن در زمان واحد در امکنهٔ مختلفه با بدان متمثله که آنرا ابدان برزخیه وابدان
مکتسبهٔ روحانیه تسمیه کنند و قطع مسافت بعید در مدت اندک که آنرا طی مکان میگویند و مانند این از
انواع اعمالی که باطل سازندهٔ عادت باشد چون از سالکی کامل و واصل مقبل ظهور یابد تاثیر این تجلی خواهد بود

چنانکه این ضعیف ناظم و بعضے مخلصان دیگر از ذات بابرکات شیخ ممدوح در ایام صحبت ازین قبیله
کراماتی چند مشاهده کرده اند بنا بر حسن ظن و صدق عقیده منشأ این تاثیر بنداشته والله اعلم بحقیقة الحال
پس ایمائی بدین قاعده در ضمن بیان بعضے امثله تاثیر این تجلی که درین منظومه اندراج یافته در ماده معهوده
این است ❊

المتن

هم کراماتش ز نوع نشر وقت و طی حرف

هم مان مخلصش را تجربه اکثر شدا ست

الشارح در رسالهٔ اقبالیه آورده است که خدمت اخی علی مصری از رکن الدین شیخ علاء الدوله سمنانی
قدس سره سوال کرد که نشر زمان و طی حرف آنچه ازین انواع گفته اند چون است فرمود که همه هست و مرا تحقیق شده است
و با حکما بحث ها افتاده بجهت معراج رسولخدا صلی الله علیه وسلم و ایشان ملزم شدند بعون الله و درین معنی اصل
آنست که بدانی که حق تعالی جوهر ماده را که اصلی اجسام است قابل آفرید چنانکه هر گونه که خواهد و هر چه فرماید
قبول کند جمله اشیا در تصرف حق همچنان منقاد ند بلکه آن انقیاد خود کاملتر است چون آوردن مثال برای
تفهیم خلق نمی بینی که آتش را چون امر کرد چگونه از خاصیت خود باز ایستاد و ابراهیم را علیه السلام نسوخت و
آب را چون امر شد چگونه بجهة موسی علیه السلام ترک اغراق کرد و آهن را بدست داود علیه السلام چگونه نرم شد
و ناقهٔ صالح از کوه بیرون آورد که در سنگ هیچ شگافی و خرق والتیام پیدا نشد و رسول خدا صلی الله
علیه وسلم بآسمانها بر رفت بی خرق والتیام مرا تحقیق شده است که بعضے از امت او هستند که از دیوار
بیرون آیند و باز در میروند بے خرق والتیام و ممکن باشد که توجه کند بکعبه و کعبه را ببیند نزدیک خود چنانکه
دو سه گام بنهد و در حرم رود بی آنکه کعبه از جای خود برود همچنین وقت باشد که نزدیک وقت غروب
توجه کند مرد حق آن ساعت را ممتد و دور و دراز گرداند نماز دیگر را بوقت گزارد بی آنکه در گردش افلاک
تغیر پیدا آید و ما در غیب مشاهده کرده ایم که گاه بوده است که هزار سال در دریا سیر کردیم چنانکه شب و
روز می شمردیم و رمضانها روزه میداشتیم و نماز عید میگزاردیم تا هزار سال تمام شد چون از عالم غیب باز
آمدیم همانقدر بیش نبود بعد از نماز بامداد پیش از بر آمدن آفتاب و در غیب ازین نوع بسیار است و در
کتاب شواهد النبوة آورده است که بروایت صحیحه ثابت شده که چون امیر المومنین علی کرم الله وجهه
پای مبارک بر رکاب مے نهاد افتتاح تلاوت قرآن میکرد چون پای دیگر بر رکاب دیگر میرسید و
بروایتی بر پای ستور راست ایستاد ختم قرآن تمام میکرد و از جمله آنچه دلالت کرد ما را که طی حروف
و نشر زمان آنحضرت را نیز هست یکی آنست که روزی بعد ادای نماز پیشین در مدت آنکه من از ادای
نیمهٔ دوگانهٔ نفل که قرأت آن فاتحه والم نشرح بود فارغ شدم فرمودند که وظیفه که بعد از ادای نماز پیشین
می خواندم ادا کردم و آن وظیفه مقدار دو صد آیت از سورهٔ قرآن و دعای مونس اولیا و ورای آن
چند دعا و چند اذکار بود و نیز از انجمله یکی آنست که وقتی برای نماز تهجد طهارت کرده بهم آمده بودیم
مسافت قریب یک تیر پرتاب پیشتر از من در خانه در آمده بودند من نیز بیدرنگ از عقب در آمدم
و ایشان را نشسته دیدم و بمن فرمودند که تو نماز تهجد بگذار که مرا عجب حالتی دست داد که همین ساعت

نماز تهجد ادا کرده شد و چند چیز دیگر نیز از عجایب مشاهده افتاد و هم از انجمله یکی آنست که یکبار بعد از
نماز دیگر طعامی پیش آوردو من هنوز چند سوره که بعد از عصر وظیفه داشتم نخوانده بودم از ترس فوتِ
وظیفه در خوردن طعام توقفی کردم فرمودند بخور اینچه صوفی گری است که در اثنای طعام خوردن وظیفه
نمی توان خواند بعضی از بندگان خدا تعالی هستند که درین قدر وقت در اثنای طعام ختمِ قرآن میکنند و
در آنوقت از قراین چنان معلوم شد که اشارت بحال باکمالِ خود کردند و همچنین بارها بالفاظ کنایت برین
صفتِ خود بعضی مخلصان را تنبیه میکردند والله اعلم ؛ المتن

هم بنشر وقت از فضلِ خدا حجّی اداش

در دو سالش با ریاضتها ز راهِ رشد است

الشرح درین بیت اشارت است بآنچه آنحضرت زید قدره عند الله بتقریب تقریر عبارت رسالهٔ
اقبالیه که در شرح بیت سابقه تحریر افتاد میفرمودند که مرا نیز از محض فضل و عین عنایت حق تعالی یکبارے
نعمتی دست داد که در عالم دیگر افتادم و در انجا رختِ سفر حج بر بسته براه خشکی همراه قافله متوجه کعبهٔ شریفه
زادها الله تعالی شرفاً شدم بعد از یکسال انجا رسیدم و توفیق رعایت و شرایط آدابِ حج چنانچه لایق بود
یافتم پس بازبوطن خود بهمان حال بعد یکسال رسیدم درین دو سال رفتن و آمدن وصلوة وصیام
باانواع ریاضات بتوفیق الله تعالی بجا آوردم چون هشیار شدم معلوم کردم که از اوقات دنیا ساعتی بیش
نگذشته بود پس بعد سمع این تقریر مارا معتقد شد که آنحضرت را این واقعه در عالمِ نشرِ وقت روی نموده
باشد والله اعلم و ایضاً فرمودند که یکباری آفتاب مقدار یک نیزه بر آمده بود که سوار شدم و از شهر
روان گشتم چند مخلص پیاده همراه گرفته در قصبهٔ بیجباره که از شهر تا انجا بیست کروه راه است نماز چاشت
در وقت خود با مخلصان ادا کردم و هم این واقعه مثالی از طی ازمنه نیز تواند بود والله اعلم ؛ المتن

زایرانِ یثرب و بطحی بمن گم زایرند

او بابدانِ برو زانِ زایران از رشد است

بارها مشهود دیگودارید اخلاص را

از پی حفظ از عدو در شکر سوی پر شد است

الشرح درخلاصة المناقب آورده است که ای دوست حقیقت بروزات از کمل مشهورات است درمیان
صوفیه قدس سرهم اسرارهم در حالِ حیات و ممات که بعضی از مشایخ فرموده اند که ما کرّات از آخرت بدنیا
آمده ایم و از دنیا بآخرت رفته ایم تحقیق مسئلهٔ بروز این است که در مقامِ خود شکلِ صورت جسد او از روحانی
میگذرانند بواسطهٔ غلبهٔ روحانیت و میروند بمقامیکه تعلقِ خاطرِ ایشان باشد ایشانرا با اهلِ آن مقام یا
اهلِ آنمقام را با ایشان نقل است که حضرتِ مولینا جلال الدین رومی در یکشب بهفده مقام طلب کردند
مولانا اجابت نمود خادم متحیر گشت که درین یکشب بهفده مقام چگونه رفتن میسر شود چون حضرتِ
مولانا بنورِ ولایت دریافت که خادم در تشویش است بخانه در آمد و خادم را فرمود که در خانهٔ من از
بیرون زنجیر کن که بهمه بروم و از خانه بیرون نیایم چون بامداد شد از آن هفده جا بهفده غزل نوشته

آوردند وشکرانه قبول نیز آوردند هر یک از اهل آن مقام تقریر کرد که امشب تا بنزدیک صبح در صحبت
شریف مولانا بودیم وحالانکه از خانه بیرون نیامده بودند ودر شریعت این معنی را سندی باشد وآن سند این
است که علمای دیندار وفقهای نامدار در کتب خود ذکر کرده اند که روا باشد که هزار نایم حضرت مصطفی
صلی الله علیه وسلم در یک وقت در خواب بصورت مختلفه ببینند ودر آخرت نیز اگر جمیع اهل جنت را نیز آرزوی
صحبت حضرت مصطفی صلی الله علیه وسلم بود در یک وقت هر آئینه که آنهمه را صحبت میسر شود واین را غلبهٔ
روحانیت است وغلبهٔ روحانیت از عالم قدرت باشد والله علی کل شیئ قدیر ولیکن بدلا را علم باشد
بآن صورت که بدل گذاشته باشند واولیای دیگر را اگرچه آن عوض مثلی باشد اما اطلاع نباشد بر گذاشتن
آن مثل زیرا که کمل اگرچه اطلاع دارند بر جمیع مراتب مرأت وجودیه اما نه بدفعهٔ واحده بل بدفعات فلاجرم
بعضی اشیا بر کمل نیز مخفی باشد بحسب عدم التفات واستغراق و ذوات وصفات انتهی کلامه و همین
بدن برزه را بدن مکتسبه نیز گویند ودر نفحات الانس آورده است که شیخ محی الدین عربی قدس سره در بعضی
رسایل میفرماید که ازین طایفه ما بعضی را دیده ایم که صورت روحانیت ایشان متجسد ومتمثل می شود
بر صورت جسمانیت ایشان وبران صورت متجسده افعال واحوال میگذرانند حاضران می پندارند که آن
بر صور جسمانیت ایشان میگذرد ومیگویند که فلان کس را دیدیم که چنین وچنین میکرد وحالانکه آن کس ازین
مبرا است وما این را بارها از بسیاری این طایفه مشاهده کردیم چنین بود حال عبد الله موصلی که معروفست
بقضیب البان باید که برین انکار نیاری که از خدا یتعالی در عالم افراد وبزرگ بسیارست وبقول وعقل ادراک
غور آن نمی توان کرد شیخ عبد الله یافعی ره گفت که یکی ثقه از اهل علم مرا خبر داد که یکی از فقرا دیدیم
که نماز میگذارد روزی اقامت نماز کردند واو نشسته بود فقیهی از سر انکار او را گفت برخیز ونماز
بجماعت بگذار برخاست وبا ایشان تکبیر نماز بست چون رکعت اول گذارد فقیه بروی نظر کرد
کسی دیگر دید غیر وی نماز میگذارد در رکعت دوم کسی دیگر دید ودر رکعت سیوم کسی دیگر دید غیر آن
دو کس اول که نماز میگذاردند ودر رکعت چهارم دیگری غیر آنها چون سلام دادند دید که همان کس اول
است برجای خود نشسته واز آن کسی که در نماز دید اثر نبود فقیر بفقیه نظر دگفت ای کدام یک
ازان چهار کس شما نماز گذارد شیخ عبد الله یافعی گوید که مثل این قضیه فقیر شنیدم که صادر شد از قضیب
البان رحمة الله علیه با بعضی از فقها چنانکه قاضی موصل را نسبت بوی انکار تمام بود دیگر دز دید
که در یکی از کوچها میگذشت موصل از مقابل وی آمد با خود گفت که وی را می باید گرفت وقصهٔ وی را
بحاکم رفع کرد تا وی را سیاست رساند ناگاه دید که بصورت کردی بر آمد وچون مقداری دیگر پیش آمد
بصورت اعرابی بر آمد چون نزدیکتر شد بصورت یکی از فقها ظاهر شد وچون بقاضی رسید گفت
ای قاضی که قضیب البان را بحاکم بری وسیاست میکنی قاضی از انکار خود توبه کرد ومرید شد پیش شیخ
عبد القادر قدس سره گفتند که قضیب البان نماز نمی گذارد فرمود نگوئید که همیشه سر وی بر در خانه
کعبه در سجود است وهم در نفحات آورده که روزی شخصی ابو المعالی نام در مجلس حضرت شیخ عبد القادر رض
حاضر شد در اثنای مجلس وی را تقاضای عظیم گرفت چنانکه مجال حرکت نماند وبی طاقت شد وبطریق

استیقافه بجانب شیخ نظر کرد شیخ یکبار از سر منبر فرود آمد آن صورت زیاده میشد بر پایهٔ
اول سرے چون پیدا شد و پایهٔ دیگر فرود آمد بآن سر و دوش و سینه ظاهر شد و همچنین از پایه پایه
فرود آمد آن صورت زیاده میشد تا صورتی شد بعینه صورت شیخ و سخن میگفت بآوازی مثل آواز
شیخ و کلامی مثل کلام شیخ و این را غیر آن شخص هیچکس ندید شیخ آمد و بالای سر وی ایستاد و آستین
خود یا مندیل بر سر آن شخص پوشید آن شخص خود را در صحرائی یافت کشاده در انجا جوی آب و بر کنار
جوی درختی دسته کلید همراه داشت بر آن درخت آویخت بقضای حاجت مشغول شد بعد از ان
وضو ساخت دو رکعت نماز گذارد و سلام داد شیخ آستین یا مندیل از سر وی برداشت خود را در مجلس دید
و اعضای وی از آب تر بود و تقاضای او مدفوع شده شیخ بر بالای منبر سخن گویان که گویا هرگز فرود نیامده
خاموش بود با هیچکس نگفت و دسته کلید را طلب کرد با خود نیافت بعد از مدتی ویرا بجانب بلاد عجم عزیمت
افتاد چهارده روزه راه از بغداد رفتند بصحرائی فرود آمدند که انجای جوی آب روان بود و برخاست تا وضو سازد
دید که آن صحرا بآن صحرا میماند که آن روز وضو ساخته بود و آن جوی بآن جوی اندکی رفت بآن موضع رسید که
آن روز وضو ساخته بود و آن درخت یافت دید دسته کلید انجا آویخته چون به بغداد رفت پیش شیخ
تا آن قصه را باز گوید شیخ گوش ویرا گرفت گفت یا ابا المعالی تا ما زنده ایم این را با کسی نگوی و فی دستور
الجمهور نقلست که شیخ ابو الحسن گفت بلال بلخی پیش شیخ بایزید بسطامی رح رسید گفت یا ابا یزید بغفر
تو امسال بمکه دیدم بایزید گفت من آن نبودم گفت تو بودی تا سه بار همچنین می گفت مردمان شنیدند
گفت یا بلال راست گوئی میدانیم و پنج نماز ترا دیده بایزید گفت بو العجب بناید نمود که آن نه چنان بود که
حق تعالی مومن را آن فعلی نداده بود که پنجشنبه اینجا بود و روز آدینه بمکه و لیکن مومن بحق گرامی تراست
از آفتاب قرص آفتاب یکجا بود و لیکن همه عیان می نماید خود میبرد و خود می آورد و بردی که حق تعالے
بنده را کند و آن بنده را در آن چیزی نبود این مناسب آن سخن است که از سلطان بایزید روایت کرده
که گفته است که هر که نزدیک حق تعالی باشد همه چیز و همه جای او را بود زیرا که حق تعالی همه جا یست
و در همه چیزها است معلوم باد که مضمون این بیت فقیر را ازینجا مستفاد گشته که بعضی مریدان آنحضرت
که اهل جذبه بودند و صاحب کشف قبر از ارواح و از بعضے مردان غیب در ایام حج خبرها شنیدند که
حضرت شیخ ممدوح دام برکاته بروحانیت بحج رفته است اگرچه بجسمانیت ظاهرًا اینجاست فقیر از
آنحضرت استفسار معنی کردم که اینها چه میگویند فرمودند که آری بر توجه خاطرم که درین روزها اکثر بدان
طرف وقوفی یافتند و الآن رفتن من بروحانیت بمکهٔ معظمه و مدینهٔ منوره منحصر در روزهای عید
نیست بلکه حضرت قادر بر کمال اکثر اوقات احوال مرا بآن مناسک میبرد و بشرف زیارت حرمین محترمین
مشرف میسازد و باز فقیر پرسیدم که آیا با بعضے مردم انجا ملاقات هم میشود فرمودند که ما همه را می بینیم
و از احوال میوه های باغ و باغات انجائی هم خبردار میباشیم و لیکن غیر کسی که از اهل صفا یا اهل محبت ما
باشند نتوانند دید. و حاجی عثمان قول ما که هنوز در آن ولایت است غالبًا حال مرا دیده است که بر
احوال او اطلاع نیکو یافتم +

المتن

میگذشت اکثر طی بعرفان با ملاقات کوه

کی بیرفت او با آن ببلن شعر شدست

الشرح درین بیت بیان تعریفات و لب پیر رومی است آنحضرت [illegible]

لطیفه چنان [illegible] که [illegible] ظاهر تا [illegible] قدرت [illegible]

[illegible] که صحبت طی بعرفان [illegible] مقصد است [illegible]

مشرف شده اورا [illegible] ملاقات [illegible] اکثر اوقات [illegible]

کرده میگذرد [illegible] انواع عبادت مشغول میباشد [illegible]

[illegible] است [illegible] میرود [illegible] ملاقات [illegible]

[illegible] گفته است که اکثر اوقات [illegible] آنحضرت [illegible]

[illegible]

[illegible] نیز گفته است که روزی من [illegible]

[illegible] چون [illegible] زیارت کرده [illegible]

[illegible] آنحضرت [illegible] گفته است [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

المتن

تاج [illegible] خواجه [illegible]

[illegible] دور [illegible] شده است

الشرح [illegible] شیخ بهاء الدین [illegible]

[illegible] آنحضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آنحضرت [illegible]

شیخ بهاء الدین [illegible] آنحضرت [illegible]

[illegible] شیخ [illegible]

چون بر رعایتِ تعظیم و اخلاص خاص به نیتِ یارانِ ما پختند میباید خورد بهمین دستور خواجه مسطور آنحضرت را چند بار در همان مزار پُر برکت و منور دید و از مصالح خود پرسیده جواب شافی شنید بعد چند گاه هم بفرمانِ آنحضرت بزیارتِ حرمین محترمین رفته است که در شرح بیت سابق نیز مذکور شده که آنحضرت گفته که حاجی عثمان مارا دیده است ❊

المتن

بهر تادیبِ یکی نوکر که اندر شهر بود
مشت زد از نادل و واقع بر آن نوکر شده است

الشرح بیانِ این کرامت که مومی الیه تاثیر تجلّی قدرت آنچنان است که آنحضرت بقریهٔ نادل بکار بنای مسجد مشغول بوده است یکی نوکر خادم اسپ که ملّا اللّهداد نام داشت و فقیر را در شهر مانده بود موسم زمستان بود کاه خشک برای اسپ بر بالای خانه بود وقت رفتن شرط کرده بودند که زنهار بهیچ تقریب چراغ گرفته ببالاخانه نرود بترس آنکه غفلتی واقع شود کاه خشک بسیار است مبادا آتش گیرد چند روزی رعایت شرط کرده آمد ولیکن بی اشعار این فقیر خادم مذکور چراغ گرفته ببالاخانه بر آمد و علف شبانه اسپ فرود آورد چون پیش اسپ علف نهاده ایستاده بود که ناگاه از یک جانب مشتی خورد و لفظی غضبناک بآواز حضرت شیخ شنید ترسیده پیش من آمد بیان حال کرد همدران ساعت خادم دیگر ملّا یوسف در خدمتِ آنحضرت حاضر بود آنحضرت تبسم کنان با او گفتند که درین ساعت اللّهداد را بی ادب مشتی زدم بعد از آن ملّا یوسف مشار الیه بشهر آمده تقریر کرد که در فلان شب از آنحضرت ازین نوع کلمه شنیده شد آیا شمارا بر آن شعوری هست اللّهداد اقرار کرده گفت که پیش از گفتن تو این سخن پیش بعضی یاران اظهار کرده بودم و آن بی ادبی من مخالفت شرط چراغ بود حالا توبه کردم که من بعد نکنم پوشیده نماند که این کرامت از قبیل کرامتِ مشهورهٔ امیر المومنین حضرتِ عمر رضی الله عنه یا ساریة الجبل الجبل گفته واقع شده ❊

المتن

بهرِ امدادِ مُریدان زود حاضر می شود
صورتِ پاکیزه اش هر جا که مصوّر شده است

در رهِ تبت بوقتِ برف اندر دیوه سوی
دستگیر خواجه زینِ حاجی اکبر شده است

یک طبق از خوردنی بگرفته اندر دست دون
وقت خفتن حاضر یک مخلص نوکر شده است

الشرح بدانکه درین بیت اشارتی است یکی از کرامات و صفاتِ مرشدین که ایشان را بسبب خاصیت تجلی صفت قدرتِ حق تعالی حاصل شده باشد و آن کرامت و صفت آنست که چون مریدان صورت ایشان بحضورِ دل تصوّر کنند ایشان بقوتِ روحانیت حاضر توانند شد و هر شخصیکه این مقدار قوت روحانیت نداشته باشد در اقتداء او چندان فائده نیست و اگر شیخ حقانی که این قوتِ روحانیت داشت ولیکن مُرید را در حال توجه و تصوّر او اثری در ظاهر یا در باطن معلوم نشد همین صفت را استعدادِ

کم مناسبتی آن مرید خواهد بود و تاثیر و علامات حضور و روحانیت آنحضرت در وقت توجه تصور صورت
پاکیزه اش مریدان با اخلاص را مجرب گشته در مهمات وغیر ذالک بلکه عین آن بدن بروز آنحضرت دیده اند
چنانکه درین امثله مبیّن گشته و فقیر نیز در یک خلوت بچشم ظاهر آن بدن بروز ایشان را دیده معاینه
کردم پس مخلصان اورا میباید که در هر مهم در یاد آنحضرت تصور و تفکر صورت مبارکه اش بوده طالب مدد
و عون باشند خصوصاً در اوقات ذکر و توجه برای حل مشکلات چنانکه در شمایل الاتقیا نقل از رساله عین
القضات مذکور است که هر که معنی چیزی نداند و خواهد که بداند آنرا دو راه است یکی آنکه بدل خود رجوع کند
تا بتفکر و تدبر معانی آن فهم شود که افلا یتدبرون القرآن برین حالی است قال الله تعالی علم بالقلم علم
الانسان مالم یعلم پس لوح دل شود و میان الله کاتب میان دل و حق حجابی است در تفکر و فکر آن حجاب
برخیزد قلم الله کار کند دوم آنکه مشایخ و محققان را پرسند که فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لاتعلمون چه قلم
الله بر لوح دل شیخ کاتب است و دل مرید را از آن قلم حجاب است اگر تو دل خود را بتفکر و مراقبه شیخ برابر
دار ای شعاع آن بر دل تو افتد آثار قلم الله در تو پیدا آید ازینجا فرموده اند باتفاق جمیع مشایخ
که هیچ عبادتی و عملی افضل از مراقبه شیخ نیست ٭ بیت

باشیخ مراقبه بحق است قرین   این قسم تمثل است سری است عظیم

در رساله غریبه مراقبه با لوازم است نخست مراقبه شیخ بر خود لازم و واجب بیند بدیده دل هم برسیا تکیه
شیخ را در حضور حیات دیده است هر که پیوسته دل خود با دل شیخ مراقب دارد و مدد طلبد فتوحات
غیبی و نفحات ربانی از روزنه دل شیخ نصیب اولی شود من القلوب الی القلوب روزنه سر این معنی آست
چه مرید اول توجه بحضرت عزت نتواند کرد که مرید را حجب بسیار است و خو گرفته عالم شهادت است
با غیب آشنائی ندارد و دل شیخ متوجه حضرت است هر چه از انجا بدل شیخ میرسد بدل مرید هم میرسد
و سقیهم ربهم شراباً طهوراً نخست در جام ولایت شیخ بدو دهند که یسقون فیها کاساً کان مزاجها زنجبیلاً
و بعده در جام نبوت مصطفی صلی الله علیه وسلم بعده از ساقی حق بیواسطه بتو دهند چون این معنی
استقامت یافت اگر هر بار خواهد که شیخ را بچشم ظاهر بیند تواند دید و این سری عجیب و غریب است
بعده مراقبه اسم الله است یعنی نقش ذات اسم ذات را برنگ نور در دل تصور میکند و نظر بران میدارد
و از کثرت مداومت و مواظبت نور این اسم در دل ظاهر گردد بعده مراقبه علم دل است بقرب حق یعنی
دل بداند که حق تعالی مرا می بیند ازین مراقبه هیبتی و عبرتی در دل پیدا آید چنان که پای را دراز کرد
نتواند و سخن غیر حق نتابد الم یعلم بان الله یری در ورد دل او شود بعده مراقبه نفس است یعنی هر نفس که
از مردم بر آید فردا ازین نفس شمارکی و پرسشی خواهد شد برهان این آیت انما نعد لهم عداً و شیخ الاسلام
نظام الحق والدین معنی آیه و اذا الموؤدة سئلت بای ذنب قتلت بدین عبارت فرموده است که هر
نفسی را که بیاد حق بر نیاورده باشد فردای قیامت پرسیده خواهند شد که بکدام گناه نفسهای خود را
کشته بودید تمهیدات خدا را در دل تصور کند و انجا ظاهراً و باطناً قطعاً پیر انجا حاضر آید و مولانا عبد
الرحمن جامی قدس سره در شرح رباعیات خود چنین آورده است ٭ رباعی

بر مسند فقر چون نشینی شاهی | زاسرار حقیقت بیقین آگاهی
گر نقش بلوح دل کنی صورت او | زان نقش بنقشبند یابی راهی

رباعی

سر غم عشق دردمندان دانند | نی خوش منشان و خودپسندان دانند
از نقش توان بسوی بی نقش شدن | این نقش غریب نقشبندان دانند

طریق توجه حضرت خواجه و خلفای ایشان قدس الله اسرارهم پرورش و نسبت باطنی ایشان چنان است که هرگاه که خواهند بدان اشتغال نمایند اولاً صورت آن شخص که این نسبت ازو یافته باشند در خیال آورد تا آن زمان که از حرارت و کیفیت معهوده ایشان پیدا شود پس ملازم آن کیفیت بوده با آن صورت و خیال که آیینه روح مطلق است متوجه بقلب شوند که عبارت از حقیقت جامعه انسانی که مجموعه کائنات از علوی و سفلی مفصل آنست اگرچه آن حلول در اجسام نیز هست چون نسبتی میان او و میان قطعه لحم صنوبری هست پس توجه باین لحم صنوبری باید نمود و چشم و فکر و خیال و همه قوی را بدان باید گماشت و حاضر آن باید بودن و بر در دل نشستن و ما شک نداریم که درین حالت کیفیت غیبت و بیخودی رخ می نماید آن کیفیت را راهی فرض باید کردن و از پی آن رفتن و هر فکری که درآید بتوجه بحقیقت قلب نفی آن کردن و بآن جزوی مشغول نشدن و در محل تجلی درگریختن تا آن نفی شود و زمان کیفیت بیخودی امتداد یابد و از هم نکشد چنانکه گفته اند

بیت

وصل اعدام اگر توانی کرد | کار مردان مرد دانی کرد

و در ترقی حال این کیفیت و زیاده شدن این نسبت مقدمه صفت بیخودی حضرت خواجه ما قدس سره میفرمودند که مرا آن و خود را آن بیخودی ده اگر خاطر تشویش دهد با حضار حضرت مرشد امید است که مندفع شود

المتن

یک شبی تاری بکشتی صوفی الله داد را
نان ده منجی ز هول موج بهاتر شد است

الشرح بهاتر نام دریائی است در کشمیر گاهی که موج زدن گیرد اکثر خطر هلاکت باشد و این چنان است که صوفی الله داد را که ملا الله داد نیز می گفتند جائی برای کار شالی فرستاده بودند از انجا بکشتی سوار شده آمد شبانگاهی میانه آن دریا بادی مخالف پیدا شد و موج هولناک برخاستن گرفت کناره دور بود توجه بآنحضرت کرده استمداد همت کردند و پناه بولایش بردند پاره موج ساکن شد و جزیره ویرانه یافتند و در انجا کشتی بسته شب گذرانیدند و صوفی مذکور روزه دار بود از جهت خوف موج و گرسنگی و نومیدی طعام بسیار ملول و غمگین شده بودند ناگاه آوازی شنیدند موافق آواز آنحضرت که بگیر و بخور غم مخور در دامن خود چند نان یافت بشادی تمام شکر گویان آن نان ها را تناول نمود پوشیده نماند که این کرامت مثال تجلی رازقی نیز تواند بود زیرا که در شمایل الاتقیا آورده است که اگر حق تعالی بصفت رزاقیت متجلی شود همچو مریم بود که هزی الیک تساقط علیک رطبا جنیا و همچنین شیخ الاسلام بختیار

کاکی به مغلان را گرفته بودند عورتی با بچه نیز اسیر بود آخر شب آن بچه گریستن گرفت خدمت شیخ پرسید که این بچه چرا می گرید مادرش گفت این را عادتست که چون بیدار می شود نان کاک طلبد اینجا کاک گرم از کجا یابم حضرت شیخ دست در آستین کردند کاکی گرم کشیدند بدان بچه دادند همبرین قضیه مریدی از مریدان شیخ و این ضعیف یعنی مؤلف کتاب شمایل الاتقیا در روضهٔ شیخ رفته بود بعد چندگاه خواست تا باز گردد مصلائی از خدمت شیخ التماس نمودند خدمت شیخ مصلائی از قبر مبارک بدو داد ؛

المتن

با تن مکتسبه چون یک رشی سیاح بود
رهنمائی روپ رشی بر که اولر شد است

الشرح روپ رشی نامی است از نامهای کشمیریان و رشی بزبان کشمیری زاهد و پرهیزگار را میگویند قصه چنانست که روپ رشی مردی صالح بود از ساکنان دیه اولر بحضرت مخدومی آشنائی نداشت بلکه نام یکدیگر نشنیده بودند وقتی آن رشی مذکور در قریهٔ اولر بالای کوه بخلوت بنشست در کم خوردن استقصا نمود خورش او در آن ایام نوعی از سبزه های تلخ که در کوهستان خود میروید چندروزی بهمین دستور در ریاضت شاقه درگذرانید تا شبی بعد از نماز خفتن از خلوتخانهٔ خود غالباً برای قضای حاجت بر آمده بود ناگاه دید که مردی نورانی بر اسپی سوار شده تنها پیدا شد در دل او چنان افتاد که در اینچنین کوه در اینوقت تنها سواره پیدا شدن مجال آدمی نیست اینکس پیری غیبی است پس مناسب آنست که باخلاص تمام از وی رهبری اخروی و هنوز که مرید حقیقی نیستم اگر قبول کند مرید او شوم پس در پیش رفته سلام گفتش پس آن پیر روشن ضمیر جواب سلام گفته از سر شفقت پرسش بعضی احوال او کرد پس آن رشی مشار الیه در ضمن بیان بعضی احوال خود عرض کرد که هوس مرید شدن دارم اگر بشرف قبولیت مشرف شوم از عنایت بی علت بزرگان عجب نخواهد بود پس آن سوار پرانوار جوابش داد که در خانهٔ ما بیا هرچه گوئیم قبول داریم آن رشی موصی الیه گفت که شما کجا یابم ایشان فرمودند که خانهٔ من در شهر است و درین وقت مرا اکثر مردم ملا حمزه میگویند پرسیده پرسیده بیا پس آن رشی بعد اتمام مدت خلوت پرسان پرسان آمده سلام گفت آنحضرت بعد جواب سلام تبسم نمودند فرمودند که من ترا جائی دیده بودم تو کیستی وی گفت آری یا مخدوم فقیر هم شما را بشناخت چنانکه در فلان شب دیدار مبارک خود نموده باین ارشاد خانه نشان داده بودید پس چون یکدیگر را بشناختند بنای عقیدهٔ آن مخلص محکم شد باخلاص تمام فی الحال توبه کرد و انابت و تلقین ذکر یافت و مشغول بخدا شد همچنین بیدن بروزن تن مکتسبه و شخص روحانیت خود آنحضرت در عالم سیر و طیر یکباری گذر در ولایت سند افتاده در آنجا با چند درویش که یکی را طاهر و دگر را ابراهیم و سیوم ابراهوم نام بود ملاقات افتاده و ایشان بالحاح تمام نام و نشان آنحضرت شنیده بودند بعد فراق از غایت محبت و اشتیاق بیقرار شدند پس پرس پرسان آمده اند آنحضرت را شناختند و آنحضرت نیز ایشان را بشناخت و چندگاه اینجا بوده مقصود ایشان که تلقین و تعلیم و تربیت بود حاصل کردند باز دعاگویان بولایت خود رفتند چنانکه در بیت آینده اشارت است ؛

المتن

چند درویشی ز سندش دیده جویان آمدند
عاقبت مقصودشان حاصل ازین رهبر شدست

اینچنین برهان کزو مشهود ما شد بارها
رتبهٔ بدلالی و سیاحیش اظهر شد است

الشرح در بعضی نسخهٔ معتبر که رتبهٔ ابدالی و سیاحیش نوشته شد آن هم راست است زیرا که در اصطلاحات این قوم لفظ ابدال و بدلا را در یک معنی در بعضی مواضع استعمال میکنند و سیاح جمع سایح است که بمعنی مسافر مشهور است و حرف یا در هر دو لفظ در ابدالی و در سیاحی یاء مصدریست یا نسبتی یعنی چون آنجناب با وجود آنکه در یک شهر ساکن و مقیم است در اطراف عالم با بدان مختلفه شبیه این بدن بر بعضی سلاک خود را نموده و ایشانرا نصایح و ارشاد و عنایت فرموده و چون این نوع واقعات و کرامات که بعضی ازان در ابیات اشارتی رفته از زبان جمعی از معتقدان معتمدین شنیده شد پس کسانی را که وقوف بر اصطلاحات صوفیه است پوشیده نماند که آنجناب هم یکے از ابدال مخصوصه که ایشانرا سیاح و اخیار نیز میگویند هست چنانکه مولانا نور الدین جعفر قدس سره در کتاب خلاصة المناقب که در بیان مقامات پیر خود شیخ حقانی امیر کبیر سید علی همدانی قدس سره جمع کرده است آورده که در بعضی اولیا را اخیار نامند بعدد هفت باشند سیاح نیز خوانند زیرا که خدایتعالی ایشانرا کمال معرفت بخشیده است و در بساط دنیا بسیاحت امر کرده از برای عباد و طلابیکه در اطراف دنیا باشند اهل سیاحت ارشاد می کنند و خدمت شیخ کتانی قدس سره اسبجانی فرموده است که نقبا سیصد است و نجبا هفتاد و بدلا چهل و اخیار هفت و عمد چهار و غوث یکی و مسکن نقبا مغربست و مسکن نجبا مصر و مسکن بدلا شام و اخیار دایم در سیاحت باشند در زمین و عمده در زوایای ارض باشند و مسکن غوث مکهٔ معظمه بود پس چون حاجتی از حاجات عوام خلایق معروض کرده اول نقبا ابتهال نمایند پس نجبا پس بدلا پس اخیار پس عمد فلاجرم اگر اجابت شود فبها و الا غوث ابتهال نماید و تمام نبود مسئله که اجابت نشود و صله و جناب سیادت قدس الله سره در نزد لنا تره از اکابر اهل سیاحت مطلقه است زیرا که جنابش مسافر مقیم و مقیم مسافر است با آنکه در هیچ صفتی و مقامی مقید نباشد چنانکه در نظم فرموده است

بیت

تو کان گوهر کانی و گوهر نونی ‌ ‌ ‌ چه کاف و نون ز کاف و نون تو افزونی

و وقتی فرموده اند که در حالت غیرت که درین روزگار مرا کسی نشناخت و لیکن بعد از فوت من بصد سال اهل لسان پیدا شوند که رسایل من فواید گیرند و قدر من بدانند الی ههنا کلامه و فی کنز العباد فی الصحاح الابدال قوم من الصالحین لا تخلو الدنیا منهم اذا مات واحد ابدل الله مکانه آخر عن انس بن مالک رض البدلاء اربعون رجلا اثنان و عشرون بالشام و ثمانیة عشر بالعراق کلما مات واحد ابدل مکانه آخر فاذا کانت القیامة ماتوا کلهم و فی نفحات الانس بخط یکی از اکابر خراسان یافته اند که در تاریخ سنه ثلث و سبعمائه بسعادت زیارت حرم شریف مکه زادها الله شرفا مشرف شدم در آنوقت شیخ حرم شیخ نجم الدین اصفهانی بود بخدمت وی میرسیدم روزی از من پرسید که این حدیث بتواتر رسیده است که بدلاء امتی اربعون نفرا اثنا عشر فی العراق و ثمانیة و عشرون فی الشام گفتم رسیده است اما مرا مشکل می شود که چون این طایفه همین در شام و عراق باشند شیخ فرمود که حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم جمیع

عالم را دو قسم گردانیده نصفے شرقی نصفے غربی از عراق نصف شرقی خواسته است واز شام
نصف غربی پس عراق وغیر آن چون خراسان و هندوستان و ترکستان وسایر بلاد شرقی در عراق
داخل است و شام وغیر آن چون بلاد مصر و مغرب همه در شام داخل است ناقل نوشته که در یوقت
در خاطر من افتاد که از حال خواجه قطب الدین یحیی حاجی نیشاپوری سوال کنم بی آنکه من سوال کنم که خواجه قطب
الدین یحیی یکی ازان دوازده است که در عراق‌اند انتهی کلامه من جامع این فواید یعنی ناظم این قصیده که ملا احمد جاکگی
که مرید صاحب واقعات حضرت مخدومی است نقل میکرد که من در واقعات اکثر اوقات صورت روحانیت
حضرت مخدوم هر کجا که می بینم یازده پیر نورانی دیگر همراه او باشند که او دوازدهم ایشان میباشد
چون فقیر ازوی این سخن شنیدم در فکر افتادم که الٰهی در تعیین این عدد چه حکمت باشد اگر همراه او واسطه
مے بینند آن یکی است واگر ارواح مشایخ طبقات سلسله می بینند ایشان زیاده ازیازده اند واگر
ارواح مشایخ نسبت اویسیه می بینند ایشان نیز درین عدد انحصار ندارند تا روزی در خاطرم آمد که
آری چون ثابت شد که آنحضرت یکی از ابدال الآن است و ابدال نصف شرقی که کشمیر دران داخل است
همین دوازده تن‌اند پس شاید که این جماعت با شیخ ما همین یازده ابدال اند و او دوازدهم است که چون در صفت
و منصب ولایت شرکت دارند بهم میباشند و فی حاشیه نفحات الانس ابدال درین طریق و در عرف این طایفه
مشترک لفظی است تارة اطلاق می کنند بر جمعیکه تبدیل کرده اند صفات ذمیمه را بحمیده و عدد ایشان منحصر
نیست تارة اطلاق می کنند بر عدد معین بعضی بر چهل شخص اطلاق می کنند بعضی میگویند که عدد ایشان
هفت است و آنان که عدد ایشان هفت میدانند بعضی برین اند که اوتاد از ابدال خارج اند بعضے
میگویند که اوتاد از جملهٔ ابدال اند و دوئی دیگر از ابدال امامان و وزیران قطب اند و دیگری قطب است
واین هفت تن را که ابدال گویند بنابران است که چون یکی از ایشان برود دیگری بحسب مرتبه ازوی
فرود باشد بجای وی نشیند و حفظ مرتبهٔ وی کند و تکمیل سبعه و حفظ مرتبه غایته یکی از اربعین شود
و تکمیل اربعین بثلثمائة و تکمیل ثلثمائة بیکے از عامهٔ مومنان و بعضے میگویند که تسمیهٔ ایشان بابدال ازان
جهت که حق سبحانه ایشان را قوتی داده که چون خواهند که بجائی روند بنابر باعثی خواهند که صورت
ایشان درین موضع بود شخصی مثالی بر صورت خود در آن موضع بگذارند بدل خود اما جماعتیکه
بدل ایشان شخصے مثالی پیدا شود بی ارادهٔ ایشان آنها را ابدال نگویند و بسیاری اولیاء
الله چنین باشند کذا فی خلاصة المناقب کما مرّ فی بیان بدن البرزخیة من قوة و لیکن بدلا را
علم باشد بآن صورت که بدل گذاشته باشند و اولیای دیگر را اگرچه آن بعوض مثلی باشد
اما اطلاق بنا باشد بر گذشتن آن تا آخر + المتن اشارتی بدین شد علمای حقیقت که
اگر حق تعالی بر کسی بصفت عالمی متجلی شود چنان بود که خضر را بود و علمناه من لدنا علما علم لدنی
پدید آید پس تعبیر وقایع و معرفت منکر و معتقد و بوالهوس و صابر و مجد معرفت استعداد مریدان
بر تلقین و ذکر حواله وظایف مختصه که حضرت شیخ ما است چنان که بآن ایمائی رفته اولا در بیت و
پنجم و ششم و ثانیاً در نسبت خضریه و اشاتی نیز بعد ازین می آید تاثیر این تجلی تو اند بود +

بنده را تحقیق با علم لدنی بود دانشش
اکثر اندر باب رؤیا چین ما عبّر شد است

الشارح الرؤیا خواب التعبیر عبارت کردن و جواب گذاردن چین ما عبّر وقت تعبیر کردن او خوابهای را
که عقل عاقلان و علم علمای ظاهر را دران باستقلال مجال نبود یعنی این بندهٔ مخلص آنحضرت شیخ را با علم
لدنی بودن آنحضرت از انجا اکثر تحقیق گشته که چون در ایام ملازمت دیده هرگاهی که آنحضرت در
میدان تعبیر واقعات بعضی مخلصان جولان می نمودند در شرح قیود آن معانی و اشارات غیبیه که بیان می
فرمودند بشهادت موافقت آن بوقایع عالم شهادت بثبوت میرسید و کرات و مرات بعضی تقریرات
وی موافق تقریرات معبران پیشین بر آمده بی آنکه کتب ایشانرا مطالعه کرده بودند پس این احقر
المخلصین بعد از حصول چنین یقین خود را در تیه تردد و تخمین سرگشته ساختن از اصول عقل و قواعد
انصاف ندیده اقرار بعالمیت لدنی آنحضرت کرد و باخلاص تمام در متابعت و خدمت بقدر امکان
سعی نمود اما یکی از دلایل اثبات کننده آنکه علم تعبیر وقایع از علوم لدنی است این قول حضرت
باری علام است حاکیا عن یوسف وعلمتنی من تاویل الاحادیث یعنی بیاموختی مرا از تعبیر خوابها
کذا فی التفسیر الکاشفی و دلیل دیگر این آیه است که ویعلمک من تاویل الاحادیث و مولانا معین
الدین واعظ در تفسیر نقره کار ترجمهٔ این آیت چنین تقریر کرد بیاموزاند ترا پروردگار تو ای یوسف تعبیر
خواب و معانی کلام و آیات و کتب آسمانی و حدیث و نصایح و مواعظ حکما گویند تاویل و
تعبیر بیک معنی است و آن عبارت است از سخن گفتن و اشارت نمودن بسر انجام و عاقبت کار
و فی التفسیر القشیری ویعلمک من تاویل الاحادیث ای تعرف قدر کل واحد وتقف علی مقدار کل قائل
لما تسمع من نطقه وحدیثه فی لحن قوله بجدة فراستک و ایضاً در تفسیر نقره کار در ذیل آیت لا
تقصص رؤیاک علی اخوتک صاحب تفسیر مولانا معین الدین چنین نوشته که بدانکه این آیه دلیل است
بر حقیقت تعبیر و رفعت شان و عظمت برهان او تا اگر خواب صادق تعبیر موافق را نزد ارباب
علم و حکمت اعتباری چندان نبودی یعقوب مر یوسف را از تقریر آن برادران منع نفرمودی
ازینجاست که ابن عباس رض گوید که علم تعبیر عجب ترین علوم است معبر را تا از چند علم ملکه نباشد
تعبیر میسر نگردد اول علم حساب میباید دیگر معرفت اوقات و علم طبایع و حکمت و لغت و علم کتاب و
حدیث و بحلیهٔ تقوی محلی باشد و بعلوم لدنی مزید و بتوفیقات و عنایات موفق تا علم تعبیرش
میسر گردد و این علم اول با آدم صفی الله حواله شد بعد از ان به پیغمبران ع مقرر گشت و از جملهٔ ایشان
یوسف صدیق علیه السلام باین علم از میان انبیا ممتاز آمد و چون نوبت بحضرت رسالت صلی
الله علیه وسلم رسید حقیقت این علم بعهد وقتش گشت و بشرف ملازمتش صحابهٔ کرام رضی الله عنهم
باین علم نیز سرافراز آمدند و فی شرح المشارق عن ابن عباس رض من رای منکم رؤیا فلیقصها عبرها له
کان یقول لاصحابه ش اقتصاص رؤیا عبارت عن روایتها علی وجهها من غیر زیادة ونقصان
وقوله فلیقصها امر فیجوز فیه فتح الصاد وضمها وقوله عبرها بسکون الراء جواب الامر ویجوز فی مثله الرفع

على الاستيناف ايضاً كما فى قوله تعالى فهب لى من لدنك وليا يرثنى قرى بالسكون والرفع يقال
عبرت الرويا اذا ذكرت عاقبة امرها وآخر امرها كما يقال عبرت النهر اذا قطعته حتى بلغت آخر عرضه والتخفيف
هو الذى اعتمده الاثبات وانكروا عبرت بالتشديد والتعبير والمعبر لانه ينقل ما رآه فى النوم الى المعانى الغائبة
ومنه المعبر لان الانسان ينتقل بواسطة من احد طرفى البحر الى الآخر كان النبى صلى الله عليه وسلم يأمر اصحابه
باقتصاص روياهم عليهم السلام ليعبرها وهل كان الامر للايجاب ولغيره فيه بحث يجوز ان يقال ان ذلك
كان واجباً عليهم فى زمانه عليه السلام لانه جاء فى حديث آخر الرويا ثلث رويا من الله ورويا من الشيطان
ورويا مما حدث المرء نفسه وتميز بعضها عن بعض غير جدا وربما كان فى الرويا التى من الله اشارة الى
امر محذور فى الشرع ووقع فيه الرأى من غير معرفة منه وكان النبى صلى الله عليه وسلم مستقلاً بالتاويل
لا تمكن فيه خلل ففى اختصاصه عليه اجتناب عن المحرم وهو واجب وما لا يتم الواجب الا به فهو واجب
واما احكى لك فى ذلك ما اثبته الاثبات فى علم الحديث فى كتبهم مما تيوانس به على ما نحن بصدده وهو
ما روى ان رجلاً من الصلحاء رآى فى المنام انه لطم النبى صلى الله عليه وسلم فانتبه فزعا وهال ما رآى
مع جلالة النبى عم عنده فاتى بعض الشيوخ وقص عليه روياه فقال له الشيخ اعلم ان النبى عم اعظم من ان يكون
لك او لغيرك عليه يد والذى رايته لم يكن النبى عم انما هو شرعه فقد اخللت بحكم من احكام وكون اللطم كان
فى الوجه يدل انك ارتكبت امراً محرماً من الكبائر فافتكر الرجل فى نفسه فلم يذكر انه قدم على محرم من
الكبائر وكان من اهل الدين ولم يتهم الشيخ فى تعبيره فرجع الى بيته كئيباً حزيناً فسألته زوجته عن سبب
حزنه فاخبرها برؤياه وتعبير الشيخ فتعجب لزوجه واظهرت التوبة وقال انا اصدقك كنت حلفت
ان لا ادخل بيت الجيران وان دخلت فانى طالق فعبرت عن ابوابهم فحلفوا على فاستحييت من الحاحهم
فدخلت فخشيت ان اذكر لك ما جرى فكتمت الحال فتاب الرجل واستغفر وتضرع الى الحق واعتدت المرأة
ثم جدد العقد عليها اما بعده صلى الله عليه وسلم فيجوز ان يقال ان العرض على الصحابة مندوب لان اصابة
الحق فيهم ليس بيقين الا يرى الى ما ورد فى تعبير ابى بكر رضى الله عنه الرويا من قوله اصبت بعضاً واخطأت
بعضاً واما بعد الصحابة رض فقد يكون اقتصاصها مباحاً على من كان صاحب علم ودين وحجة فى الآراء
وقد يكون منهياً عنه فانه عليه السلام قال الرويا على رجل طاير ما لم يعبر فاذا عبرت وقعت فلا ينبغى ان يقص
على من يوقعها على ما لا ينبغى ❊

المتن

گر دپیش از گفتنش اظهار رویای شبش
پیش او تا بیب چو ملا احمد اصفر شد است

الشرح اصفر زرد مراد ازان ملا احمد بن ملا داؤد خویه ہامہ است که رنگ وی اومایل بزردی
بوده است درین بیت اشارتست بکمال قوت آنحضرت درباب تعبیر وقایع تا حدیکه اکثر رویای
مریدان پیش از گفتن ایشان معلوم آنحضرت میباشد پس تعبیر کردن خوابهای مبین را چه اشکال باشد
واین نوع کرامت ایشان بارها تجربه مخلصان گشته است چنانکه در بیت آینده اشارتی بدانست
ولیکن از برای ایضاح قصه مضمون این بیت را روشنتر سازیم وآن چنان است که ملا احمد مذکور نقل

میکرد که دران ایام که من نو نیاز بودم التماس قبول توبه و انابت از آنحضرت بسیار میکردم ولیکن ایشان
بنابر حکمتی آن التماس را در تاخیری می انداختند تا آنکه شبی در خواب دیدم که یکجا جوی آبی است و برای گذر
بر بالای آن پلی بلند بسته اند شخصی تعریف میکرد که این پل شیخ حمزه است و چون ازان جوی گذر کرده
پیشتر رفتم دیدم که بر بالای ستونی بلند چبوتره ایست بر بالای آن چبوتره حضرت شیخ ممدوح جامه های سفید
ولطیف پوشیده نشسته است پس رو ببالا کرده سلامی باخلاص گفتم آنحضرت ببشاشت تمام جواب
سلام گفته فرمودند که ای فلان کس بر بالای برآی چون بالا رسیدم میل نشستن دورتر کردم فرمودند
پیشتر نزدیکتر بیا آنکه دو زانوی من بدو زانوی خود چسپانیده مرا پیش خود بنشاندند پس چون صباح شد
امیدوار قبولیت شده متوجه آنحضرت شدم چون بشرف پابوس مشرف شدم نزدیک آنحضرت
مردی نو اخلاص بود بجانب او خطاب کرده فرمودند که ای فلان کس خداوند تعالی بعضی بندگان خود چنان
قوتی عطا کرده است که آنچه دیگران در خواب بینند ایشان ازان باخبری باشند چنانکه این ملا امشب
خوابیکه دیده است من برآن اطلاع دارم اگر خواهد پیش از گفتن او من تقریر کنم پس من گفتم حاجت تقریر
نیست پس فرمودند که دران خواب اشارت بدانست که ترا قبول کردند پس برخیز و غسلی خاص بنیت
توبه و انابت کرده بیا تا ترا تلقین توبه کنم پس هم دران مجلس من مخلص مشرف بشرف توبه و بیعت ارادت
وانابت پیش آنحضرت با برکت شدم متع الله المسلمین بطول بقائه +

المتن

174

همچنین اکثر مریدان از جواب و وقعات
مخبر از رویای هر یک قبل ها قرر شداست

175

افترا کرده یکی رویاش گفت و نه جواب
عند نایا ابلها من بعد لا تفتر شداست

176

آن مصدر زاده خطاط مولانا حسین
یکنظر دیده ز لطفش مست او چون ز رشداست

الشرح یعنی ملای از قریه خویه هامه برای امتحان آنحضرت خوابی افترا کرده و از خود بافته عرض کرد که
این خواب من دیده ام تعبیر آن چیست آنحضرت بالهام غیبی بر افترای او اطلاع یافته در جواب او چنان
فرمودند که اگر خواب افترا کرده پیش امرا و ملوک میگوئی بارے نفع دنیوی تو خواهد رسید واز افترای آن
پیش فقیران چه خواهی زنهار ای ابله بعد ازین افترا مکن پس آن ممتحن در آن مجلس شرمنده شد و بعد
چندگاه بسبب شهود چنین کرامت متواتره باخلاص تمام در حلقه مریدان داخل شد از حق تعالی
توفیق یافت والله ولی التوفیق المتن اشارتی بدین مقام کبرای اهل حقیقت که اگر حق تعالی
بصفت متکلمی مر بنده متجلی شود هر سخنی که گوید از حق گوید چنان که حضرت صلی الله علیه وسلم فرمود
الحق ینطق من لسان عمر کذا بعینه فی شمایل الاتقیا اما در مرصاد العباد باین عبارت مذکور است اگر
بصفت متکلمی متجلی شود چنان بود که موسی علیه السلام بود و کلم الله موسی تکلیما چنانچه بالا در شرح
مسطور شد پس پوشیده نماند که آن تقریر موافق این بیت منزل است که بالاتر گذشته یعنی +

المتن

هم تجلی حیات و قدرت و علم و کلام
شد برو تاثیر آن بسیار مستبصر شد است

الشرح و این تعبیر ملایم این بیت آینده متن است یعنی

المتن

گشته از اقوال و خاطر نشان مخلصانش
هم تجلی تکلم را گهی مظهر شد است

الشرح یعنی چون در اوقات بسیار اقوال کاشف اسرار و سخنان خارق عادات از آنحضرت با برکت صدور یافته و راست و موافق واقع بر آمده بعد از آن حال از مقال ایشان چنان استماع افتاده که مثل این سخنان از من بے اختیار صادر میشود و مرا هم قبل ازین ظهور شعور بر آن نمیباشد پس معلوم مخلصان واقفین بر اصطلاح صوفیه چنان شده که از مثل این تحقق ظهور این نوع کرامت اثر تجلی صفت متکلمی حضرت حق سبحانه و تعالی خواهد بود و الله اعلم چنانکه یکباری عورتی مستورة الحال بحضور آنحضرت از عصمت خود لاف میزد بر زبان مبارک آنحضرت آهسته جاری شد چنانکه آن عورت تنها شنید که اگر معصومه ابد پس خلوت شدن با فلان و فلان در مواضع کذا بچه تقریب بوده است پس عقیدهٔ آن عورت بولایت آنحضرت راسخ شده و اقرار بفسق خود کرده و بتوبه و استغفار شغل نموده بعد از ان آنحضرت توجه بفقیر کرده فرمودند که حق تعالی این عورت را از جهت دروغ گفتن بحضور درویشان رسوا ساخت از برای سرزنش او بر زبان من این نوع کلمات بی شعور و اختیار من جاری شد من نیز بعد ظهور آن از زبان خود بر آن واقف گشتم و از انفعال او منفعل شدم بهمین حال ظهور اقوال موافق احوال مریدان صدیقان صدور کلمات ملایم نیات اهل مخلصان آنحضرت در مجلس شریف ایشان کرات و مرات با مخلصان از تجربه گذشته و معاملهٔ دل ایشان بر قضیهٔ این مقام با مریدان چنانکه در عوارف المعارف در باب آداب مرید با شیخ ذکر کرده شده بعینه معاینه افتاده بارها روشن و مبرهن گشته و آن کلام عوارف اینست و ینبغی ان یکون تطلعه ای تطلع المرید الی مبهم من حاله یستکشف عنه بالسوال من الشیخ علی ان الصادق لا یحتاج الی السوال باللسان فی حضرته بل ساده بما یریده لان الشیخ یکون مستنطقا نطقه بالحق و هو عند حضور الصادقین یرفع قلبه الی الله و یستمطر و یستسقی لهم فیکون لسانه و قلبه فی القول و النطق ماخوذین الی مهم الوقت من احوال الطالبین المحتاجین الی ما یفتح علیه لان الشیخ یعلم تطلع الطالب الی قوله و اعتداده بقوله کالبذر یقع فی الارض فاذا کان البذر فاسدا لم یربع و فساد الکلمة بدخول الهوی فیها فالشیخ یتقی بذر الکلام عن شوب الهوی یسلمه الی الله تعالی و یسال الله المعونة و السداد ثم یقول فیکون کلامه بالحق من الحق للحق فالشیخ للمریدین امین الالهام کما ان جبرئیل امین الوحی فکما لا یخون جبرئیل فی الوحی لا یخون الشیخ فی الالهام و کما ان رسول الله لا ینطق عن الهوی الشیخ یقتدی برسول الله صلی الله علیه و سلم ظاهرا و باطنا لا یتکلم بهواء النفس و هواء النفس فی القول بشیئین احدهما طلب استجلاب القبول و صرف الوجوه الیه و ما هذا من شان الشیوخ و الثانی ظهور النفس باستجلاب الکلام و التعجب فی ذلک خیانة عند المحققین و الشیخ فیما یجری علی لسانه راقد النفس لشغلة مطالعة نعم الحق فی ذلک و اخذ الحظ من فوائدها عن

ظهور النفس باستحلاء والعجب ویکون الشیخ فیما یجری به الحق سبحانه کاحد المستمعین وکان ابوالسعود
یتکلم مع الاصحاب بما یلقی الیه وکان یقول انا فی هذا الکلام مستمع کاحدکم فاشکل ذلک علی بعض الحاضرین
وقال اذا کان القایل هو یعلم ما یقول کیف یکون کمستمع ما یعلم حتی یسمع منه فرجع الی منزله فرای لیلة فی المنام
کان قایلا یقول لیس الغواص یغوص فی البحر لطلب الدرة یجمع الصدف فی مخلاته والدرة قد حصل معه ولکن
لا یراه الا اذا اخرج من البحر ویشارکه فی رویة الدر ممن هو علی الساحل ففهم فی المنام اشارة الشیخ فی ذلک
انتهی کلامه و ایضاً بباید دانست که از تتبع کتب این طایفه چنان معلوم شده که کسی محل تجلی صفت متکلمی
و مظهر کلام تجلی حق تعالی باشد او را المحدث بفتح دال میگویند زیرا که عمر خطاب رض بمقتضای حدیث منطوق
یعنی الحق ینطق علی لسان عمر چنانکه مثل اہل تجلی متکلمی آورده‌اند همچنین بر قضیه حدیث آمده در محل نظیر
محدث نیز داشتند پس معلوم شد که مقصود مآل این لفظین مختلفین بیک مقام است و ماصدق
ایشان یکی میباشد و آن حدیث موعود این است که امام قشیری در تفسیر خود آورده که قال صلی الله علیه
وسلم لقد کان فی الامم محدثون فان یک فی امتی فعمر الحدیث فهذا المحدث مخصوص من الخواص و فی مقامات
خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره در کتاب ختم الوقایع خواجه امام محمد حکیم ترمذی قدس آورده که در آیت
ما من نبی ولا رسول ابن عباس رضی الله عنه ولا محدث نیز میخوانند اشارت بآن است که بعضی اولیاء
حق تعالی که مجذوب باشند چنانکه در دلهای ایشان سخنان میگذرانند و در نوادر الاصول در شان
این صنف از اولیا ذکر کرده است و لما صفیت عقول المحدثین وطهرت قلوبهم وتنزهت من الآفات والشهوات
والعلایق کلموا علی القلوب فاذا کان الکلام علی الارواح فی المنام کان جزءاً من ستة واربعین جزءاً من
النبوة فاذا کان علی القلوب فی الیقظة کان کثیراً فربما کان ثلث النبوة وربما کان نصفها وربما کان اکثر
علی قدر قربا بالقلوب من ربها فتلک المجالس یعنی حضرت حق عزوجل هرگاه سخنان بر ارواح این اولیا در خواب
میگذراند یک جزو باشد از چهل و شش جزو پیغمبری هر آئینه سخنان که بر دلهای ایشان در بیداری گذارند
زیاده باشد بر قدرت قرب دلهای ایشان در آن مجالس و ایضاً بنوع دیگر تقریر این بیت و اثبات این
صفت مر آنحضرت را آنست که چون در مقام قرب نفلی مر قضیه کنت له لساناً فبی ینطق زبان او مظهر
نطق حق شده باشد پس در گفتن آنکه صاحب این مقام مظهر تجلی صفت متکلمی حقتعالی آمد پوشیدگی
نیست چنانکه در لب اللباب آورده است که درین مرتبه یعنی در مرتبه قرب نوافل صفات سالک محو گردیده
شود و آن صفات مر وی را چون آلتی باشد کنت سمعه و بصره و لسانه دیده و گوینده و شنونده جز او
نیست

مصرعه — خود همی گوید و خود می شنود غیر کجاست

و همچنین باعتبار قرب فرایض یا باعتبار مرتبه جمع الجمع و یا بملاحظه مقام احدیت جمع تکمیل کلام متن
و تاویل تقریر بیت بر دانندگان اصطلاح صوفیه آسان تر می نماید پس بحث قرب نوافل و سایر
قربات که واجب العلم و مورث الشوق و باعث السلوک مر سالکان را است بمناسبت الیضاح کلام
اینجا نوشته می شود فی شرح اللمعات مقربات که اعمال و عبادات اند یا از قبیل نوافل اند که حق سبحانه و تعالی
بر بندگان خود ایجاب نکرده است بلکه ایشان آنها را تقرباً الی الله تعالی بخود ارتکاب نموده اند بر خود

لازم گردانیده وچون درین ارتکاب لزام وجود ایشان در میانست فنای ذات و استهلاک
جهتِ خلقتِ آن در جهتِ حقیقت فایده نمی دهد بلکه نتیجهٔ آن همین است که قوی واعضا وجوارح او عین
حق گردد بآن معنی که جهتِ حقیقت بر خلقیت غالب آید وجهتِ خلقیت مغلوب ومقهور گردد این را قرب
نوافل گویند درین قرب بنده سالک فاعل ومدرک باشد وحق سبحانه وتعالی آلتِ وی باشد
واشارت باین مرتبه است حدیثِ کنت سمعه وبصره ولسانه ویده ورجله فبی یسمع وبی یبصر وبی ینطق
وبی یبطش وبی یمشی ویا قبیل فرایضه که حق سبحانه وتعالی آن اعمال وعبادات را بر ایشان ایجاب کرده است
وایشان بنا بر امتثال امر ارتکابِ آن نمودند وچون درین ایجاب وارتکاب وجودِ ایشان در میان نیست
نتیجهٔ آن فنای ذاتِ سالک واستهلاک جهتِ خلقیت آنست در جهتِ حقیقت آنرا قرب فرایض گویند
ودرین قرب حضرت حق سبحانه وتعالی فاعل ومدرک است وسالک با قوی واعضا وجوارح بمنزلهٔ آلت
واشارت باین مرتبه است که انّ الله تعالی قال علی لسان نبیّه وعبده سمع الله لمن حمده وانّ
الحق لینطق علی لسان عمر وچون این را دانستی بدانکه مقرّبان از چهار حال بیرون نیستند یا متحقق
بقرب نوافلند فقط وایشانرا صاحبِ قرب نوافل خوانند یا قرب فرایض فقط ایشانرا صاحبِ قربِ
فرایض گویند ویا بجمع بین القربین بی تقیید باحدهما وبی مناوبه گاهی یکی باشد وگاهی دیگری
بلکه معاً هر دو قرب واحکامِ آن متحقق باشد واین را مرتبه جمع الجمع وقابِ قوسین ومقام کمال خوانند
وآیهٔ انّ الّذین یبایعونک انما یبایعون الله یدُ الله فوق ایدیهم وحدیثِ هذه یدُ الله وهذه یدُ
عثمان اشارت باین مرتبه است ویا بهیچ یک ازین احوال سه گانه مقید نیستند بلکه ایشانرا آنست
که هر یک از قربین ظاهر شود وجمع بینهما بی تقیید بهیچ یک ازین احوال واین مقام قرب احدیت جمیع
ومقام اَو اَدنی خوانند اشارت باین است وما رمیت اذ رمیت ولکن الله رمی واین مقام باصالت خاص
خاتم النبیین است علیه الصلوٰة والسلام وبوراثت وکمال متابعت کُمّل اولیا را ازین حظّی است . المتن
اگر حق تعالی بر کسی بصفتِ احیا متجلّی شود چنان بود که مهتر عیسی علیه السلام واذ تخرج الموتی باذنی .

ازدم او چند مخلص زنده شد زامراض موت
زان یکی خواجه حسین هم والدش یکمر شد است

الشرح یکمر بمعنی یکبار بدانکه یک شمیلهٔ جمیلهٔ آنحضرت مدّ ظله چنان بود که برای بیماران بنا بر حکمتی که مذکور
خواهد شد تعویذ نمی نوشتند وهرگاهی که از مخلصانِ ایشان کسی بیمار شدی قاعده چنان بود که وقتی
که خبر بآنحضرت میرسانیدندی آیتی معینه در نهانی از جهتِ پرهیز از ریا وعجب زان بر نیتِ شفای او
قرأت میفرمودند وایشان در قرأتِ آن آیه با حقتعالی عهدی وعلامتی بوده است که اگر بیمار در نزدیکی
به شدنی بودی در حال قرأتِ آن آیت یافتندی پس در جوابِ آن مخبر الفاظ امیدوارانه
فرمودندی اگر حال بر عکس اینمنوال بودی آن آیت هر چند که وظیفهٔ ایشان بودی در آن وقت یاد نیامدی
بعد از آن هیبتی از حالِ آن بیمار در دل ایشان راه یافتی در جوابِ آن مخبر سخنانِ مخوّفانه گفتی یا از آن حال
تغافل زدی پس اگر بیمار از محبان بودی برای او شب فاقه گذرانیده در درگاه حق تعالی صحت ومزید حیات

اوینحو استی واگر داشتی که تیر دعا بهدف اجابت رسید روز دیگر باشارتی بشارت دادی و بنوعی
از صدقات امر کردی اما چون مرض خواجه حسین یکبار و بیماری پدرش خواجه فیروز باری دیگر مشهور بود
بحدی که اطبا و اقربا از حیات ایشان نومید شده بودند بنا بر اخلاصی و علاقهٔ محبتی که با آنحضرت داشتند
غایت تضرع و زاری در آستانهٔ مبارک آنحضرت کسان ایشان کردند و چون بعد چنین حال دعای آنحضرت
در حق ایشان کارگر آمده بود و همه را معلوم شده بود برای ایضاح قاعده همین مثال اختیار کرده شد
والا آنحضرت طالعمره میفرمودند که ظهور این نوع کرامت از کرم حق تعالی بارها از من ازین روشنتر بظهور
آمده ولیکن چون مصلحت اظهار نبود مردم را بران کم شعوریست چنانکه روزی درخانهٔ یکی صوفی بچه مرغوب
ایشان در ساعتیکه جان داده صوفی مذکور فریاد کنان پیش ما آمده و ما او را در آن وقت برای کاری
طلبیده بودیم و او بدان سبب نیامده بود عذر آن میگفت که آن بچه در حالت نزع بود بدان سبب
درمیان اهل و عیال ما حالتی عجب بود بنا بران اینجا آمدن نتوانستم حالا بی حرکت شده افتاده است
غالبا جان داده باشد مراد در تکفین و تعزیت او باید شد امید است که در آن فرصت در خدمت معذور
باشم و مراد در آنوقت حالت ظهور این تجلی صفت بود و در نهانی زندگانی آن بچه خواسته شد چون معلوم
شد که دعا مستجاب شد برای بهانهٔ استتار حال خود آن صوفی را چیزی در دست داده فرمودند که هنوز
نمرده تو زود برو این دارو در حلقش کن بفرمان خدایتعالی صحت خواهد یافت چون صوفی مذکور چنان کرد جان
در قالبش باز یافت بحرکت در آمده بعنایت حق تعالی ازان بیماری تندرستی یافت والله اعلم و همچنین
صاحب کتاب شمایل الاتقیا در بیان مثالهای تجلی احیا چنان آورده که برادرم خواجه حماد پیش شیخ ما
شیخ برهان الدین غریب قدس سره رفت بمجرد پابوس خدمت شیخ فرمود که مراد در مراقبه گفتند که از عمر تو
و از عمر مادر و برادران تو دو سه روز بیش نمانده است برادرم ازین خبر متحیر گشت باز بخدمت رفت بمجرد
پابوس خدمت شیخ فرمودند که بابا امشب حیات تو و حیات والدهٔ تو و برادران تو از حق تعالی عزیز خواستم
و همچنین بچه بحالت نقل پیش شیخ آوردند بمجردی که پیش شیخ داشتند شیخ دستارچه خود برو
انداختند آن بچه زنده شد باذن الله تعالی والله اعلم + المتن اگر حق تعالی بصفت اماتت بر کسی
تجلی شود و بمجو بایزید بود قدس سره که بر مرید ابو تراب نخشبی نظر کرد آن مرید نعره زد بیفتاد و بمرد +
الشرح انچنین عبارت است در شمایل الاتقیا اما این قصه در کتاب دستور الجمهور چنین آورده که ابو تراب
نخشبی مریدی بود گرم رو و صاحب وجدی عظیم ابو تراب پیوسته گفتی که چنین که تویی ترا بایزید باید
دید روزی آن مرید گفت که کسی هر روزی صد بار خدای بایزید را می بیند چکند ابو تراب گفت
که چون تو خدای تعالی پیش خود بینی بقدر خود بینی و چون پیش بایزید بینی بقدر او بینی میان دیدن تو
و میان بایزید بسیار فرقست نه در حدیث آمده ان الله یتجلی الناس عامة و لابی بکر خاصة یعنی
ظاهر شد امر حق از جهت خلق عموما و ظاهر شد از جهت ابو بکر خاصة این سخن بر دل مرید اثر کرد
و گفت برخیز تا برویم هر دو بیامدند به بسطام در آن زمان که رسیدند شیخ در خانه نبود بآب رفته بود
بدر رفتند و سلطانرا دیدند که می آمد پوستینی در بر و سبوی آب بر دوش و چون مرید را چشم بر گوشهٔ

پوستین سلطان افتاد آہی زد بایزید وبیفتاد و جان داد ابوتراب گفت یا شیخ یکنظر و مرگ فقیر سلطان گفت ای ابوتراب رہا داین جوان سری بود کہ ہنوز وقت کشف آن نبود در مشاہدۂ گوشۂ پوستین بایزید آن سر یکبار کشف شد و او طاقت آن نداشت روحش مفارقت کرد زنان مصر را چیز افتاد کہ طاقت جمال یوسف نداشتند دستہا یکبار قطع کردند و ایشانرا خبر نہ مصرعہ

معشوقہ باش عاشقی کار تو نیست ؎

المتن

گفت مردی را ہنگام تجلی ممیت

من ہلاکت می کنم شب مردہ بر بستر شد است

الشرح آنحضرت مدظلہ میفرمودند کہ مرا پیش ازین مریدی فقیر کدخدا بود وقتی او را با خسر خود مناقشہ افتاد آن خسرش پیش حاکم بردہ بسیار کنانید و آبازار بسیار حیلہ گری در صدد بسیار او بود عدیگر شد پس آن فقیر پیش من آمدہ زار زار میگریست و می گفت من بیچارہ و بیکسم و غیر از شما مشفق بر حال خود کسی نمی بینم اگر شما ہم حمایتی نمی کنید مرا ہلاک خواہند ساخت در آنوقت مرا با مردم شہر آشنائی کم داشت او را گفتم کہ بابا از روی ظاہر من نیز بیکسم و بی مقدارم مرا در دیوان حاکم طاقت حمایت تو نیست بعد از دعا چیزی کہ از من طمع مدار و در مہم خود مشغول باش و پناہ بخدا تعالی گیر چون او را وداع کردم بعد از زمانی خسر با خسر پورہ او در طلب او آمدند من در غضب شدہ بودم او را تہدید بسیار کردم کہ تو او را بیکس خیال مکن اگر تو از جفای او خود را باز نمی گیری بخواست خدا تعالی ترا ہلاک خواہم ساخت پس آن کس در آن شب چون در خانہ خود رفت و خفت او را مردہ از بستر برداشتند چون این خبر بمن رسید مرا یقین شد کہ این لفظ مخصوصہ من او را کارگر آمد و صاحب شمایل الاتقیا بایک نظیر ظہور این تجلی ممیت چنان آوردہ کہ سلطان قطب الدین پسر علاء الدین خلجی با خدمت شیخ الاسلام شیخ نظام الدین گفتہ فرستاد اگر تو در غرۂ ماہ بر من بہ تہنیت پناہی چنین کنم چون ماہ نو دیدند خادم باو گفت و یاد داد شیخ فرمود کہ این گردن بریدہ خانمان خراب از من چہ میخواہد و چہ می طلبید وقت نماز خفتن خبر آوردند کہ سر قطب الدین بریدند و حرم غارت شد المتن اگر حق تعالی بر بندہ بصفت مریدی تجلی کرد چنان بود کہ عثمان حریری بود کہ می گفت کہ سی سال است کہ خدا تعالی ہمہ آن میخواہد کہ ما میخواہیم و ہمچنین شیخ فرید قدس سرہ فرمود کہ ہفتاد سال است کہ آنچہ حق تعالی فرمود بندہ فرید آن کرد و بعدہ آنچہ بندہ فرید فرماید حق تعالی آن می کند پس اینچند کرامات شیخ ممدوح حمل تواند کرد کہ تاثیر ہمین تجلی باشد کذا فی مرصاد العباد و فی شمایل الاتقیا قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ رجالا یرضی برضاہم و یغضب بغضبہم کما یرضون و یغضبون لہ و قولہ تعالی و ما تشاؤن الا ان یشاء اللہ برین حاکی است و فی دستور الجمہور سلطان العارفین گفت کہ شنیدہ ام کہ حقتعالی میگوید کہ ہرگاہ سالک از خلق ببرد و بمن پیوندد او را حیاتی دہم کہ در آن مرگ نباشد و ملکی دہم کہ در آن زوال نباشد و من ہم آن خواہم کہ او خواہد ؎

المتن

از دعای مستجابش به شده بسیار کور
خاصه از کوری بآن فتح الله کاچر شد است

الشرح کاچر بزبان کشمیری کبود چشم را گویند و ویرا چون ناگهان کوری عارض شد بنا بر کمال اعتقادیکه باَنحضرت داشت بالکلیه رجوع بدو کرد حق سبحانه و تعالی ببرکت دعای او باز بینائیش بخشیده و این قصه پیش احبا و اقربای او روشن است همچنین یکی از اقربای خواجه فتح الله مذکور را کودکی کور شده بود بتضرع و زاری استدعا نموده التماس کرده کلاه آنحضرت بنیت تیمن و تبرک برده او را پوشانیدند بینائی باز یافت در قریه لولو نزن جلو صوفی نیز خاصه بدعای آنحضرت از کوری به شده بود چنانکه پیش اهل آن قریه مشهور است و همچنین در حق چندی دیگر نیز معلوم این فقیر بود لیکن از جهت خوف اطناب بسته آن باب کرده بود ❊

المتن

از دعای اویسی تلاشش میشد با نوا
یکدعا ظاهر بدولت سینه تو تر شد است

اهل دولت گشته صحت یافته از سرخ باد
پیش او تا بچو عیدی سینه معبر شد است

صوت قرآن خواندنش هر جا رسید همچو باد
دیو بگریزنده و لرزنده چون عرعر شد است

الشرح عرعر درختی است که اکثر لرزنده میباشد درین بیت اشارت است بآنکه بعضی مجانین و دیوانگان نیز بهیبت آنحضرت بهوش آمدند و از دیو خلاصی یافتند آنحضرت فرمودند که هر جائیکه ما میرسیم و چیزی از وظایف میخوانیم دیوانی که ساکن آنجا میباشند همچو بیدی لرزند و همچو بادی گریزند و نیز میفرمودند که این خصوصیت ما را از دو جهت است یکی آنکه اکثر وظایف ما از سور قرآنی است که ما را از کثرت مواظبت بار یاضت ملکه شده است تا حدیکه کشف بعضی خاصیات آن شده و یکی از خاصیات قرآن دفع دیوان است چنانکه مشهور است ❊ مصرعه دیو بگریزد از آن قوم که قرآن خوانند ❊
دیگر بدان سبب که حضرت مخدوم جهانیان را قدس سره که پیشوای سلسله ماست روح سلیمان پیغمبر علیه السلام خلافت داده است چنان که بدان اشارتی رفت پس اوراد تابعین معتبرین او را دیو و پری دست تصرف نتوانند رسانید بلکه خدمت و فرمان برداری می کنند ❊

المتن

پیش ازین در چند جا دیو و بت و بتخانه بود
این دم از یمن قدومش مسجد و منبر شد است

الشرح یکی از آن جایها در قریه ناد بل در یکجائی دو چشمه بودند و در میان آن درخت بیدی کفره مردم آنجائی را حرمت داشتند رسوم کفر مرعی میداشتند زیرا که آنجا دیوانی چند کافر باک مقام گرفته بودند و مردم را در غرور انداخته بحیثیتی که اگر کسی از وقت غروب باز تا طلوع آفتاب از آنجا گذشتی اکثر چنان بود که آفت زده شدی تا دعوتی بفرموده دیوان بر وفق رسم کفره بر آن چشمه ها نکردی

نشدی پس چون قدم مبارک آنحضرت در آن قریه رسید آن دیوان از ترس آنحضرت فریاد کنان گریختند و آنحضرت در آن قریه چندگاه اقامت کرده آن جای را با صفا ساخت و آن چشمها را پاک کرده ناودان ها مانده چنانکه کسی ایستاده غسل میتواند کرد آب آن چشمه ها لطیف است و در مزاج گوارنده در زمستان گرم و در تابستان سرد و در میان آن دو چشمه درخت را برداشته مسجدی بنا کرد که اکثر بدست خود در آن کار میکردند و مریدان با اخلاص را در آنکار رغبت میدادند پس برکت آنحضرت صوفیان صاحب واقعه در انجا واقعات خوب میدیدند و عبادت در آن مسجد و غسل در آن چشمه به نیت تبرک غنیمت میشمردند بعد چندگاه در انجا چندی از صلحای جن سکونت گرفتند پس در خانهای حوالی آن مسجد اگر کسی خمر در آوردی یا امری غیر مشروع کردی اکثر چنان بود که او را آفت کرده ایذا میرسانیدند و بزبان همان آفت زده گویا شد بتوبه و متابعت شیخ ممدوح و ضیافت مصلیان مسجد ترغیب میکردند پس از چند سال آنحضرت را از جهت کثرت جماعت گشاده ساخته بنای نو فرمودند و برای خطبهٔ جمعه وضع منبر کردند فقیر نیز در ایام اتمام آن بخدمت مشغول شده بودم بر سبیل تهنیت بیتی چند موذی تاریخ آن بنا عرض کردم پس بفرموده آنحضرت بهرام صوفی درود گر آن ابیات بر بالای در بر تخته نقش کاری دیده مانده است آن ابیات این است

تاریخ

مسجدی کرد بنا از سر شوق	حضرت شیخ حمزه در کشمیر
شد مجرب بعبادت و برکات	دروی از همت آن پیر کبیر
هم درین کار بخدمت بودم	مخلص و معتقد غریب فقیر
گفت تاریخ این بنای شریف	مسجدی با برکت باد ای پیر

ایضاً در قریهٔ گر چشمه بود بچه ناگ نام از آبادانی دور و در آن دیوی پر مکر و غرور مقام کرده بود هم در آن جا نیز مردم از گذشتن گاه و بیگاه می ترسیدند و مردم کفره از انواع رسوم کفر بجای آوردند حالا بیمن قدوم مبارکش آن دیو دور شدند و در حوالی آن از مسلمانان دهی معمور شد و مسجدی بنا کرده در انجا نیز ادای نماز جمعه میکنند و دیگر در قریهٔ اُهنه گام درختی بود که آنرا کفره پرستش میکردند و چون آنحضرت در انجا تشریف قدوم ارزانی داشتند آن درخت کفر را از اصل بریدند در آن موضع طرح مسجد جامع افکندند بعد از ان اهل خیرات آن مسجد را باتمام رسانیدند و ایضاً در میان کو قریهٔ آره گام شنگه پال نام جائی است نظرگاه در انجا چند درختی و چشمهٔ خوشگوار است و بران چشمه مردم کفره بتی از سنگ کلانی تراشیده مانده بدان بت و بدان چشمه پرستش میکردند بنام شیاطین انجا گوسفندها می کشتند چون گذر آنحضرت بدانجا افتاد آن بت کلان را باعانت چند مرید غلطانیده از ان کوه فرو انداختند بعد از ان وقتیکه متصرف آن قریات مرید کثیر الاخلاص مولانا عبد الله شد و برا فرمودند تا انجا مسجدی بنا کرد و کافران قریه را تهدید بلیغ نمودند و ضمان گرفت که من بعد برین چشمه ترک رسوم کفر کنند در اثنای آن بنا روزی آنحضرت با برکت جمعی از مریدان خود گرفته در انجا تشریف بردند و بدست مبارک خود کار فرموده صفه کرد آن مسجد هم به نیت مسجد است ساختند فقیر نیز دران کار بقدر قوت خود متابعت

بهرام نجار

سنه ۹۷۲

بودم و ایضاً در قریهٔ آهام گوشهٔ بود در دامن کوه انجا، گذرگاه رجال غیب و صلحای جن بسی بود و صوفیان صاحب واقعه انجا عجایبات میدیدند و آنحضرت در انجا نیز چندگاه اقامت فرمودند مسجدی باخلاص بنا کردند که این فقیر ابیات از بهر تاریخ آن مسجد گفته بودم ؎ تاریخ

مسجدی ساخت در دهِ آهام — شیخ حمزه که شیخ شیخان است
هم عبادتگهِ رجالُ الغیب — هم مطافِ ملایک و جانست
کرده طواف این دو کعبه بجان — هر مریدی که اهل عرفان است
بندهٔ خاکی که از سرِ اخلاص — حضرتِ شیخ را ثناخوانست
گفت تاریخ این عبادتگاه — کعبهٔ ثانیِ مریدان است ٩٦٣

٩٦٣ سنه

در فتاوای فیروزشاهی قال النبی صلی الله علیه وسلم مَن بنی مسجداً لله تعالی مقدار الحصة بنی الله له فی الجنة بیتاً یعنی هر که برای خدا بنا کند مسجدی مقدار آشیانهٔ گنجشک آرد خدای تعالی برای او قصری در بهشت و در شرح الهدایة ملفوظ حضرت مخدوم جهانیان قال النبی صلی الله علیه وسلم اُتی المسجد یوم القیامة کسفن الذهب مکللة بالدر والیاقوت سهامها من یاقوت الاحمر وحالها من لولوء الابیض ملاحها ملایکة الرحمن الائمة علی روسها المؤذنون علی ارجائها والبانی فی وسطها وسایر المومنون الذین یصلون فیها علی حوالی البانی یمرون علی الصراط کالبرق الخاطف یعنی حدیث پیغمبر صلی الله علیه وسلم فرمودند چنان باشد که آورده شوند مسجدهای دنیا بروز عقبی در صحرای قیامت چون کشتی‌ها از زر ساخته مکلل بدر و یاقوت سلکهای مساجد از یاقوت سرخ باشند و رشته‌های مساجد از مروارید سپید باشند و کشتیبانان مساجد فرشتگان رحمن باشند و امامان مساجد بر سر کشتی و موذنان مساجد بکنارها و بناکننده در میان آن کشتی و جملهٔ مومنان که در آن نماز گذارند حوالی بناکننده مسجد باشند بگذرند سوار شوند در کشتی نور بر پل صراط چون برق درخشنده قطب العالم دامت برکاته درین محل فرمودند که هر مومنی که بعد در آمدن نماز در مسجد محله بجهت نماز گزاردن در مسجدی و مقامی دیگر برود فردای قیامت آن جمله مومنان بیارند در زیر آن کشتی محکم به بندند و در زمین محشر بگردانند هفت اعضا و استخوانهای ایشان شپلید شوند سوال کردم از قطب العالم که چون جماعت در مسجد محله جمع نشده باشند مومنی طلب مسجدی دیگر کند یا نی جواب فرمودند که تنها نماز گزاردن در مسجد خود برابر است بجماعت در مسجد دیگر ؎ المتن

به شده مصروع هم ز انفاس پر برکات او
چند جزئیات بشمارم که پر دفتر شد است

الشرح مصروع صاحب بادِ صرع که آنرا مرگی گویند و لفظ چند اینجا برای تکثیر است و همچنین برکت آنحضرت چند کس از بلای بسی خلاص یافتند و چندی را مردی بسته نیز کشوده شد و چند عقیمه زاییده شدند و ترک اظهار نام این جماعت که اکثر ایشان زنده اند بملاحظه کراهیت طبع ایشان ترک کرده شد و لیکن بعضی مخلصان را معلوم است ؎ المتن

یافته هر کس بقدر همت از وی هر چه جست
قبلهٔ حاجات اگر میخوانمش احدر شد است

الشرح احدر یعنی لایق تر اسم تفضیل است من الحدیر شایع است و در کلام عرب قبله آن را گویند که روی بسوی آن آرند در اوقات نماز و دعا و حاجت و وجه تسمیهٔ کعبه بقبله همین است یعنی هر کس از آن قبلهٔ حاجات که محل استجابت دعوات است بقدر همت و متابعت حال آنچه با خلاص طلب کرد بعنایت حق تعالی یافت زیرا که حق تعالی از جهت کرامت آن بندهٔ خود دعای او را در حق ایشان رد نکرد پس هر که عافیت از بلا جست یافت و هر که مراد او حصول مرادات دنیوی بود حاصل گشت و آن کس را که مقصود ثواب اخروی و ترقی درجات سلوک بود آن نیز بحصول پیوست و چون بیت آینده مشیر کرامتی است که مناسب مفهوم این مصراع است پهلوی این بیت ذکر کرده می شود ⁂

المتن

از طوافش یافته چون بنده بشر حاجیان
کعبهٔ صدق و صفائش از خوانم اولیتر شد است

الشرح البشر و البشور و البشر مژدگان دادن فی لب اللباب رشحه در بیان حج و آن دو نوع بود است یکی قصد کوی دوست چنانچه در ظاهر کعبه است قبلهٔ خلق در باطن کعبة البیت منظور نظر حق و آن دل است اگر کعبهٔ گل محل طواف خلایق است کعبهٔ دل مطاف الطاف خالق است آن مقصد زوار است و این مهبط انوار آنجا خانه است و اینجا خداوند خانه و حضرت مولانا قدس سره الاعلی میفرماید ⁂

رباعی

ای قوم بحج رفته کجا ئید کجا ئید — معشوقه هم اینجاست بیائید بیائید
صد بار از آن راه بدان خانه برفتید — یکبار ازین راه بدین خانه درآئید

ای درویش حج خانهٔ خلیل آسان است اما حج خانهٔ حرم جلیل کار مردان است و لکل عمل رجال ⁂

مثنوی

حج زیارت کردن خانه بود — حج رب البیت مردانه بود
کعبه را گر هر دمی عزی فزود — آن ز اخلاصات ابراهیم بود
فضل آن مسجد ز خاک و سنگ نیست — بلکه در بنائش حرص و جنگ نیست
بر در این خانه گستاخی ز چیست — چون همیدانید اندر خانه کیست
جاهلان تعظیم مسجد میکنند — در جفای اهل دل جد میکنند
آن مجاز است این حقیقت ای خران — نیست مسجد جز درون سروران
مسجدی کاندر درون اولیاست — سجده گاه جمله است آنجا خداست
صورتی کو فاخر و عالی بود — او ز بیت الله کجا خالی بود

از خواجه احرار قدس سره نقل کردند که بعضی گفته اند که بیت الله حرم دل است از بندهٔ مومن بعضی گفته اند که دل عارف است که غیر حق سبحانه حرام است در وی گذرد قال النبی صلی الله علیه وسلم بقول حدیث قدسی من الله تعالی من مشی الی فقیر لیزوره کتب الله تعالی الف الف حجة مقبولة مقبولة مقبولة ⁂

حکایت طواف کردن سلطان العارفین گرد حریم حرمت مردی که دلش کعبهٔ حقیقی بود که قلب المومنین بیت الله

منظوم

سوی مکه شیخ امت بایزید — از برای حج و عمره می دوید
او بهر شهری که رفتی از نخست — مر عزیزان را بگردی باز جست
بایزید اندر سفر جستی بسی — تا بیابد خضر وقت خود کسی
دید پیری با قدِ همچون هلال — دید در وی فر و گفتار رجال
پیش او بنشست میپرسید حال — یافتش درویش و هم صاحب عیال
گفت عزم تو کجا ای بایزید — رخت غربت تا کجا خواهی کشید
گفت عزم کعبه دارم از پگه — گفت هین با خود چه داری زاد ره
گفت دارم از درم نقره دویست — نک ببسته سخت بر گوشه ردی است
گفت طوفی کن بگردم هفت بار — وان نکوتر از طواف حج شمار
وان درمها پیش من نه ای جواد — دانکه حج کردی و حاصل شد مراد
عمره کردی عمر باقی یافتی — صاف گشتی بر صفا بشتافتی
حق آن حقی که جانت دیده است — که مرا بر بیت خود بگزیده است
کعبه هر چندی که خانهٔ برّ اوست — این دل من نیز خانهٔ سرّ اوست
تا بکرد آن خانه را در وی نرفت — واندرین خانه بجز آن حی نرفت
چون مرا دیدی خدا را دیده — گرد کعبهٔ صدق بر گردیده
خدمت من طاعت و حمد خداست — تا نپنداری که حق از من جداست
چشم نیکو باز کن در من نگر — تا ببینی نور حق اندر بشر

انتهی کلامه مقصود از آوردن این کلام آنست که در آن ایام آنحضرت با برکت دام برکاته در قریهٔ آهام ساکن شده بود فقیر روزی این بیان را مطالعه کردم در خاطر من چنان افتاد که هیچ شک نیست که این شیخ ما نیز صاحبدل و مظهر احوال سنیه است و چون شیخ بایزید قدس سره بفرموده آن صاحبدل قالب او را طواف کرده همان طواف در حساب طواف دل شمرده و در طواف دل فضیلت بسیار مشهور است پس مناسب آن است که من نیز این بزرگ را طوافی کرده و از آن برکتی گیرم ولیکن از وقار آنحضرت ترسیدم در ظاهر آن را بجا نتوانستم آورد و منتظر آن بودم که اگر وقتی تنها ایشان را در خواب یابم مگر باین دولت مشرف توانم شد اما در آن ایام خدمتی از مهر کلوخ استنجا آوردن و آب وضو حاضر کردن و مدد در غسل دادن در عهدهٔ فقیر بود در شبی نورانی چون آنحضرت در ساعت متبرکهٔ تهجد برای تجدید وضو از عبادتخانهٔ خود قدم بیرون نهادند فقیر بمراسم خدمت خود قیام نمودم و چون آنحضرت در همان خانه در آمده بانواع عبادات مشغول شدند فقیر را در خاطر افتاد که تاخیر آن خطرهٔ خیر چیست تا یافتن وقتی بکیفیت مذکوره صبر باید نماید حالا وقت رحمت است فرصت غنیمت پس همین خانه را که محیط آنحضرت است طوافی کنم امید است

که در حساب طواف ایشان محسوب خواهم شد پس فی الحال غسلی به نیت احرام کردم و جامه پوشیده سر و پا
برهنه کرده در طواف خانه باخلاص تمام مشغول شدم چون از شرط گشتم ناگاه چند دهقانی بتقریب محافظت
غله که در حوالی آن خانه داشتند پیدا شدند و ماهتاب روشن بود از خوف اطلاع ایشان برین حالت باز ایستادم
و در گوشه رفته بنماز تهجد و اوراد موظفه مشغول شدم تا چون صبح دمید آن آفتاب هدایت ازان برج
عبادت طالع شده در طلب جماعت بمسجد روان شدند فقیر را در اثنای راه ملاقات کرده فرمودند که من
درین وقت پیری کثیف اللحیه با وقار تمام دیدم که اشارت بسوی تو کرده می گفت که اگر این مرید شما درین نوع
خدمت مشغول باشد ثوابی که خواجه شمس الدین و برادرش را از حج حاصل است او را ازینجا حاصل میشود و خدمت
خواجه مذکور که استاد من بود و برادرش که هردو مصاحبان شیخ بودند دران آوان بزیارت کعبه معظمه هم
رفته بودند پس فقیر دانستم که این بشارت بخصوصیت ثواب حج مبنی از قبولیت آن طواف است بعد
ازان وقتی بر آنحضرت صریحا هم عرض کردم که در آن شب فقیر اینطور کاری کرده بودم غالبا آن بشارت
بسبب آن خواهد بود پس آنحضرت نیز بواسطه شفقت روشن کرده فرمودند که بلی وقتیکه تو بطواف ما
مشغول بودی حق تعالی آن حال بمن چنان روشن کرد که آن دیوار خانه هیچ مانع نبود گویا که گرد من بواسطه
می گشتی و نیز کسی مرا آگاهانیده ازان حال و ترا آفرین کنان بمن گفت که برین اعتقاد این مخلص دعا
کن او را پس من ترا چنان دعا کردم که خداوندا جزای چنین اعتقاد دادن لایق جناب تست پس بعنایت
خود او را ثواب جزیل و عطای جمیل ارزانی دارد برین عقیده پسندیده و حسن عمل تا آخر عمرش استقامت
کرامت فرمای بمنک و کمال کرمک پس فقیر بعد شنیدن آن تبشر از ادای شکر آن عاجز شده این
بشارت را به نیت تحدث نعمت در قلم آوردم فی دستور الجمهور شیخ ابو اسحاق نزدیک حج میرفت بزیارت
بایزید قدس سره آمد و خدمت شیخ را دریافت و آنچه امراد بود از لطایف اسرار و اخبار استماع کرد
بوقت رفتن ابو موسی خادم را گفت که این زیارت که من کردم از شصت حج پیاده مقبول ندهم ازانکه
ثواب حج را نهایت باشد و این را نهایت نیست این تفضیل شیخ ابو اسحق بنا بر آن است که درین
زیارت نظر او بر دل سلطان بایزید بوده نه بصورت آب و گل +

رباعی

گر حق طلبی و بگذری از باطل — آسایش هر دو کون کردی حاصل
تا بتوانی زیارت دلها کن — کافزون ز هزار کعبه باشد یکدل

ایضا

بگرد کعبه گل هر کجا که دست نهی — چون نیک درنگری سنگ و گل بدست آید
بگرد کعبه دلهای بینوایان گرد — که هر کجا که نهی پای دل بدست آید

و در کتاب جنة الفردوس در باب آداب زیارت قبور آورده است اگر بنده صالح بیاید گرد گرد قبر او
طواف کند و سلام گوید ثواب حج یابد قال النبی صلی الله علیه و سلم قلب المومن افضل من الکعبة لان
الکعبة بناء الخلیل و القلب بناء الجلیل + المتن

این شد از انفاس اولی آنکه تعویذی نوشت
دائماً کُتّابِ تعویذات را اندر رشد است

الشرح یعنی دفعِ این بلیات همه بمحضِ انفاسِ مقبولهٔ آنحضرت شد بی احتیاج بنوشتن تعویذات تا معلوم گردد که این همه کرامت صرفِ آنحضرت است نه خاصیتِ اسمی یا آیتی یا تاثیرِ نقشی یا شکلی و کُتّاب جمع کاتبِ اندر بیم کننده یعنی اکثر تعویذ نویسان را نصیحت و بیم میکردند و میفرمودند که من در اوایل در بابِ تعویذات مهارتی تمام داشتم و نسخ آن بسیار جمع کرده بودم و تاثیراتِ آن در چند جا تجربه نمودم تا ناگاه وقتی در واقعه اشارت بمنعِ آن شد و تهدیدی بلیغ شنیده آمد پس ترکِ آن کردم و از روی غیرت آن مجموعه تعویذات را در آب انداختم تا دیگری بدین عمل نکند و فسادِ این عمل بچند وجه بیان فرمودندی یکی آنکه آیاتِ قرآن و اسماء الله به بیماران دادن که اکثر ایشان با جنابت و حدث و پلیدی باشند بزه الیست ظاهر بعد از ان اکثر چنان باشد که ایشان بعدمِ احتیاج بدان آنرا بی پروائی کنند ناگاه در زیر اقدام آید و بدان سبب هردو فریق آثم شوند ایضاً کسیکه تعویذ می نویسد اکثر اهتمام او صحتِ آن بیمار باشد اگرچه حکمتِ خدای دران بیماری تعذیب او باشد بسبب شومیتِ جریمهٔ صادره از وی پس او بدین اهتمام معارضِ حکمِ خدا تعالی شود پس اگر آن بیمار صحت یافت تعویذ دهنده را شهرتی شود و ریا و سمعه و عجب که از اخلاقِ ذمیمه است مدخل یابد و اگر بسببِ نارعایتِ شرطی آنکس به نشد تعویذ دهنده در دنیا شرمنده شود و کاره قضای کردگار گردد و انکار بر خاصیتِ آیت و بر تاثیراتِ اسماء الله پیدا کند که آن کفر است نعوذ بالله من ذلک و آن مردم نیز بر تعویذ و بروی بی اخلاص شوند و اگر او مقتدای ایشان باشد ایشان از سببِ بی اخلاصی از برکتِ او محروم مانند و دیگر چون درین باب مشهور شود خلایق از هرگونه کسانیکه صحبتِ ایشان در شرع نبایستی گرد رجوع کنند پس اگر تفرقه کند میانِ صالح و طالح این جماعتِ طالحه خصم او شوند و در صددِ ایذای او در دنیا شوند پس چون چندین فساد در تعویذ دادن است ننویسند اگرچه بعضی علمای ظاهر در فتوی آن لا بأس نوشته اند اما تقوی آن است که ننویسند و درمانده را بر قضیهٔ حدیثِ مشهور الصدقة ترد البلاء امر بصدقه کنند و بر مقتضای خبرِ خیر البشر صلی الله علیه وسلم لا یرد القضاء الا الدعاء ترغیب بدعا و استغفار کنند اما اگر با کسی خصوصیتی باشد از برای او در نهانی دعا کنند که بسببِ دعاء الغائب للغائب اسرع الاجابة امیداست که قبول افتد و احتمالِ عروضِ اینهمه فساد نباشد والله اعلم ❊ **المتن**

این همه میشد ولی صد ننگ میداردازین
گوییا او قاسمِ خدایا در چها منتشر شد است

اینقدر صاحب غرضهای رذیله است وچرا
طالبانِ الله بس عالی همم اندر شد است

الشرح منتشر پراکنده شده و افشانده و ریخته شده اسمِ مفعول است از انتشار که بمعنی افشاندن یعنی بود و لیکن اینجا تجرید کرده مستعمل است رذیله ناکس و فرومایه صفتِ صاحب غرضهاست اندرشد نادر یعنی کمیاب معلوم باد که علو الهمة من الایمان حدیثی صحیح است و ان الله یحب معالی الهمم و یبغض اسفلها

قولی مقبول صریحست وگویا درین بیت بدین دو کلمه تلمیح است فتدبر بالانصاف ؛ المتن

ناخوش آید صحبتش زانرو که اخوان الزمان

معترض یا عیب چین یا منکر انکر شد است

الشرح انکر ناخوشتر چنانکه در قرآن مجید آمده است ان انکر الاصوات لصوت الحمیر یعنی ناخوش می آید صحبت خلق اکثر اوقات او را ازبرای آنکه بیشتر برادران اینوقت اہل صحبت نیستند چنانکه در مصراع دوم بیان اہل آن صحبت کرده آید کذا فی العوارف فالقوم یکرہون خدمة الاغیار ویابون مخالطتهم ایضاً فان من لا یحب طریقهم ربما استضر بالنظر الیهم اکثر مما ینتفع فانهم بشر و تبدو منهم امور بمقتضی طبع البشر وینکرها الغیر لقلة علمه بمقاصدهم فیکون اباهم بموضع الشفقة علی الخلق لا من طریق التکبر والترفع علی احد من المسلمین فی مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره اعتراض بر اہل الله مبارک نیست آنچه برایشان می گذرانند مبنی بر حکمت است آنرا عرضه قدح و طعن ساختن بغایت محل خطر است حضرت خواجه ما قدس سره می فرمودند که هر سوداٸیکه نسبت باین طایفه کرده میشود آنرا تدبیری هست الا اعتراض بر ایشان که بی تدبیرست ازبرای آنکه ایشان عذر خواستن میدانند اگر عذر خواهند از ایشان در گذرانند اما صاحب اعتراض از خیر و برکت ایشان بی بهره ماند و هم حضرت ایشان میفرمودند که در صحبت اولیا تمکین محافظت احوال خود نمودن بغایت دشوار است از آنکه سلطان ولایت ایشان بر ایشان مستولی است کسی صفت و حال ایشانرا بخود راه دهند نمی توانند شناخت اگر ازین کس بهیئت ایشان در خاطر یا در ظاهر چیزی گذرد خطر عظیم دارد مثل این همچو آن آتش است که در خاکستر پنهان است در حکمت صلح مکه در آیت ولولا رجال مومنون و نساء مومنات لم تعلموهم فتصیبکم منهم معرة بغیر علم اشارت باین معنی است فی شمایل الاتقیا قول صاحب ترجمه قشیری صحبت بر سه قسم است صحبت زبردستان و آن خدمت کردن بود و ترک اعتراض کردن بود بر ایشان و صحبت زیردستان آن رحمت و شفقت کردن بود بر ایشان و تنبیه و نصیحت بود در باب ایشان و صحبت اکفا و امثال است و این ایثار و انفاق یکدیگر باشد و عیوب مصاحبان پوشیدن است و تحمل جفای ایشان کردن است و بد گفت آنها بتاویل بردن فی رساله خواجه عبد الله انصاری صحبت با کسی شاید که هرچه آید از الله داند نه از تو و چون اینقدر داند از تو نبرد هر که بهنر قبول و بعیب رد کند صحبت را نشاید و فی العوارف سئل ابو حفص عن آداب الفقراء فی الصحبة فقال حفظ حرمات المشایخ و حسن العشرة مع الاخوان والنصیحة للاصاغر و ترک صحبت من لیس فی طبقتهم و ملازمة الایثار و مجانبة الادخار والمعاونة فی الامر الدین پوشیده نماند که معترضان و عیب چینان اینوقت از صحبت مشایخ محققین متابعت بمنافقان عصر اول دارند و مریدان موافقت با مومنان صادقان آن عصر چنانکه آورده اند که چون پیغمبر صلی الله علیه وسلم خطبه خواندی و منافقان را عیب کردی جمعی از اہل نفاق بیرون آمده در مسجد بطریق استهزا از علمای صحابه میپرسیدند که این مرد حالی چه گفت حق سبحانه و تعالی از حال ایشان خبر میدهد و منهم من یستمع الیک یعنی از ایشان یعنی منافقان آنها اند که گوش فرا میدارند بسوی خطبه تو در روز جمعه و غیر آن حتی اذا خرجوا من عندک قالوا للذین اوتوا العلم تا چون بیرون روند از نزدیک تو گویند مر آنرا که دانشی داده شده اند از صحابه

چون عبد الله مسعود و ابو الدرداء و امثال ایشان رض ماذا قال آنفا چه گفت اکنون یعنی ما فهم نکردیم
سخن او را و این بر وجه سخریه می گفتند اولئک الذین طبع الله علی قلوبهم واتبعوا اهواءهم آن
گروه آنانند که بحکم ازل مهر نهاده است خدای تعالی بر دلهای ایشان بنفاق و شک و در پی رفتند هوای
نفس خود را بجهت آن تهاون می کنند کلام سید انام علیه الصلوة والسلام والذین اهتدوا زادهم
هدی وآتاهم تقواهم و آنان که راه یافته اند یعنی مومنان زیاده میگرداند استماع سخن پیغمبر ایشان را
بصیرت و یقین و میدهد ایشان را آنچه مدد کند در ازدیاد تقوی و دوام آن بر آن کذا فی تفسیر الکاشفی ؛

المتن

گر بود مخلص غرض آلوده طالب بو الهوس
گوید اکثر این زمان گمنامی اولیتر شد است

الشرح یعنی میفرماید اگر کسی از زایران باشد معترض و عیب جین و منکر نباشد بلکه اخلاص
حقیقت ما داشته باشد پس زیارت و صحبت او هم خالی از آلایش غرضی از اغراض دنیوی نباشد مانند
دعا خواستن از برای حصول اسباب دنیا و کثرت آن یا برای سلامتی تن و زن و فرزندان یا دفع علتی
و مرضی مزمن یا شفاعت در مهمی پیش حاکمی و مانند این که همه ضایع کننده سرمایه اوقاتند و ایشان
نیز نا اهلان صحبت اند چنانکه در عوارف آورده است و من آدابهم ترک صحبة من همه شیئ من فضول الدنیا
کما قال الله تعالی فاعرض عن من تولی عن ذکرنا ولم یرد الا الحیوة الدنیا و در رساله قشیریه مذکور است
قال الجنید کل محبة کانت لغرض زالت تلک المحبة و اگر کسی خالی ازین اغراض باشد و میگوید که من
طالب حقم و غرض من تعلم آداب طریقت است و چون در بیشتری از جهت طبع بو الهوسانه ایشان
عاقبت عدم استقامت معاینه گشته الا ماشاء الله در صحبت و تربیت نیز نفعی معتد به نمی نماید
پس بحکم حدیث السلامة فی الوحدة تنها بودن اگرچه در هر وقت بهتر بود اما در چنین زمان فتان
واجب تر می نماید چنانچه حجة الاسلام در کتاب منهاج العابدین آورده که عبد الله بن عمر رض گفته است
که در نزدیک رسول الله علیه السلام بودم که ذکر فتنه کرد و فرمود که چون به بینی که مردمان را از عهدهای خود
گذشتند و امانت ها را خیانت کردند گفتم چکنم در آن زمان ای رسول خدا ای جعلنی الله فداک گفت لازم
گیر خانه خود را و نگهدار زبان خود را بگیر آنچه دانی و ترک کن آنچه ندانی بر تو باد بکار خود و ترک گرفتن کار
دیگری و در خبر است که رسول ع فرموده است که آن روزهای حرج است گفتند یا رسول الله روزهای حرج
چه باشد گفت روزهایی که مردم از همنشین خود ایمن نباشند و از ابن مسعود رض در خبر دیگر روایت
کرده اند که رسول علیه السلام گفت مر حارث عمیر را اگر عمر دراز داده شوی زمانی خواهد آمد بر تو که بسیار
باشند در آن زمان خطیبان و اندک باشند عالمان و بسیار باشند سایلان و اندک باشند دهندگان
در آن زمان هوا کننده علم باشند گفتم کی باشد آن روز گفت آن روز که نمازها فوت کنند و رشوتها
قبول کنند و دین را متاعی اندک از دنیا بفروشند و دور باش ای نیکبخت از آن زمان دور باش میگویم
جمیع آنچه در این اخبار روایت کرده اند بچشم خود دیدی در زمان خود و اهل خود پس نیکو نظر کن که ترا
چه باید کرد و جز این سلف صالح رضوان الله علیهم اجمعین اجماع کردند بر دور بودن از زمانه خویش و اهل آن

و عزلت کرده اند و بعزلت امر کرده اند و درین هیچ شکی نیست که ایشان داناتر و بیناتر بودند
و زمانهٔ بعد ایشان بهتر نشده است تباه‌تر شده است از آنکه در وقت ایشان یوسف اسباط
گفت که شنیدم که سفیان ثوری میگفتند بخدائیکه جز وی خدای دیگر نیست عزوبت حلال شد درین
زمان اما میگوئیم که من اگر عزوبت حلال شد در زمان سفیان ثوری و در زمان ما واجب و فریضه گشت
و روایت کرده اند از سفیان ثوری که نوشته اند سوی عباد خواص که بدانکه تو در زمانه آمدی که اصحاب
رسول ؐ پناه می جستند از انکه آن زمان را در یابند و ایشان را علمی بود که ما را نیست پس چگونه باشد حال ما
درین زمان موجود شدن و باندکی صبر و اندکی یاری دهندگان و بسیاری فساد مردمان و عمر
خطاب رضی الله عنه در باب عزلت گفته که عزلت راحت از همنشینان بد سفیان عیینه گفت مر
سفیان ثوری را گفتم که مرا وصیتی کن گفت که معرفت با مردمان کم کن گفتم نه آنکه در خبر است که معرفت
با مردمان بسیار کنید که هر مومنی را شفاعتی است روز قیامت گفت نه پندارم که وقتی که
گمرهی بتو رسیده است مگر از کسیکه با وی معرفت داشتی گفتم آری پس بعد از وفاتش بخواب دیدم
بسالها گفتم مرا وصیتی کن گفت معرفت با مردمان کمتر کن که خلاص از ایشان دشوار است و فضیل عیاض
گفته است که این زمانه ایست که زبان نگهدارند و نیکو نگه باید داشت و در جائی پنهان باید بود و دل را
علاج باید کرد داؤد طائی رحمة الله علیه گفته که روزه گیر در دنیا و افطار کن در آخرت و بگریز از مردمان
همچنان که از شیر و ذئب و عبید ؓ گفته است که هیچ حکیمی را ندیدم مگر آنکه مرا وصیت کرد اگر دوست
داری ترا کسی نشناسد بدانکه نزد خدایتعالی کاری است اما خصلت دوم که موجب عزلت است آن است
که مردمان باطل کنند ترا آنچه از عبادت حاصل آمده بسبب آنکه پیش آید از قبل ایشان از ریا و تزین
راست گفت یحیی معاذ رازی که دیدن مردمان بساط ریاست و زاهدان گذشته همه ترسیده اند
ازین معنی و بکلی ترک ملاقات و زیارت یکدیگر گرفته و روایت کرده اند که حرم بن حیان مر اویس
قرنی را گفت ای اویس بیا تا یکجا باشیم و ملاقات یکدیگر کنیم اویس گفت دعا غیبت بهتر از ملاقات
است از آنکه در زیارت و ملاقات هم ریا و تزین است و مر سلیمان خواص را گفته اند که ابراهیم
ادهم آمده است چرا بزیارت او نرفتی گفت با شیطان ملاقات کنم دوست تر دارم که با او این سخن را
از و عجب پنداشتند گفت که چون من ابراهیم ادهم را به بینم ریا کنم و شیطان را به بینم از وی پرهیزم
و شیخ من با یکی از عارفان ملاقات کرد در مجلس دراز نشستند و در آخر مجلس چون دعا کردند و
بخاستند شیخ من گفت نه پندارم که مجلسی امید وار تر ازین مجلس که نشسته بودم عارف گفت
اما نه پندارم که مجلسی ازین خائف تر که نشسته بودم نه آنکه تو احادیث و علوم غریبه یاد میکردی پیش
من اظهار میکردی و من نیز همچنان پس در میان ما ریا افتاد ازین سخن شیخ بسیار بگریست تا آنکه
بیهوش شده افتاد این است حال زهد و ریاضت در ملاقات پس چگونه باشد حال اهل رغبت و
بطالت بلکه حال اهل شر و جهالت زمانه بکلی باطل شده است و مردمان بکلی تباه شده و ترا ایذای
از عبادت باز دارند که اصلا نتوانی که عبادت بکنی و اگر چیزی کرده باشی بر تو باطل کنند پس واجب است

بر تو عزلت گزیدن و جدا شدن از مردمان و پناه طلبیدن از خدای تعالی از تباهی این زمانه و از
اهل او و الله الحافظ بفضله و رحمته * **سوال** اگر گوئی چیست حکم عزلت و جدا شدن حالانکه این کار
واجب است **جواب** بدانکه درین کار مردمان بر دو نوع‌اند یکی آنکه مردی است که خلق را اصلا بدو حاجت
نیست بر بیان علمی و حکمی پس اینمرد بدان خلاص یابد که از مردمان بکلّی جدا شود و اصلا مخالطت نکند مگر در جمعه
و در جماعت و یا عیدین و حج و مجلس عالم نافع و یا حاجات لابدّیه و خود را پنهان دارد از مردم چنانکه
نه او را کسی شناسد و نه او کسی را شناسد اما اگر خواهد که مردی از مردمان بکلّی قطع کند و اصلا در دین و دنیا برای جمعه
و جماعت و غیر آن اختلاط نکند بسبب مصلحتیکه در آن می بیند روا نیست او را مگر آنکه یکی از دو کار کند یا آنکه
جائی رود و ساکن شود جائیکه بر و جمعه و جماعت واجب نباشد چنانکه کوه‌ها و جزیره‌ها و غیر آن شاید که
یک سبب این است امر عابدان را که از مردمان دور رفته‌اند و در مثل این مواضع سکونت کرده و یا آنکه حقیقة بداند که
مضرتی که او را از مخالطت مردمان حاصل خواهد شد بسبب حضور در جمعه و جماعت اثم بیشتر از ثوابی است
که در جمعه و جماعت حاصل خواهد شد پس چون اثم بیشتر باشد از ثواب هر آئینه او را روا باشد که ترک
جمعه و جماعت گیرد در مکه دیدم یکی از مشایخ کبار که از اهل علم بود در مسجد حرام برای جمعه و جماعت حاضر نمی شد
و هیچ مانعی نداشت من در آن روز باستقامت این معنی از وی پرسیدم گفت اثمی که بجهت مخالطت
مردمان حاصل می شود بیشتر از ثوابی است که از جمعه و جماعت حاصل می آید گفتم حاصل ثواب او راست که عذری
دارد بر و عتاب نیست و خدای سبحانه و تعالی عالم است بر نیات و عذر هر یکی را نیکو میداند فی کتاب
المعارف فصل بیست و ششم در بیان این حدیث که قال النبی صلی الله علیه وسلم من سکن فی القری یوما
تحمّق شهرا و من سکن شهرا احمق دهرا اگر مقصود این حدیث آن است که در قری سکونت عقل را ازیان
دارد پس انبیا چرا در قری ساکن بودند مهتر شعیب و مهتر زکریا و مهتر یحیی و چهارده هزار پیغمبر در ملک شام
در قری ساکن بودند و اگر احتیاط از ان است که در قری علم و قرآن حاصل نمیشود و در قری مردمان
هستند که قرآن میدانند و بانواع علوم آراسته هستند و اگر گویند که در قری حضور با خدا حاصل نمی شود
خدای تعالی در همه جا حاضر است و حضور و عبودیت بیشتر در قری دست دهد بسبب آنکه در قری فراغت
بیشتر است و ارزان تر و اینجمله ذکر رفت بتاویل اینحدیث هیچ وجه نسبت ندارد تاویل این حدیث دیگر
است تاویل این حدیث را در نظیری باز نمائیم تا معلوم گردد ان شاء الله تعالی **حکایت** در شهر بصره
پادشاهی بود و آن پادشاه را دو پسر بودند نام یکی حجاج نام دیگری منهاج چون اجلش فراز آمد
آن پادشاه از دار فنا بدار بقا پیوست در میان اهل بصره خلف و کشاکش افتاد بعضی می گفتند پادشاهی
را حجاج سزاوار است بعضی گفتند منهاج و در آن کشاکش خونریزی‌های بسیار رفت عاقلی برخاست گفت
شما در تعصب چرا کوشید بر دو پاره کاغذ دو لفظ بنوشت در یکی لفظ مقبول و در دوم لفظ
مردود هر دو برادر را پیش خوانید و بگوئید هر یکی ازین کاغذ یکی بردارد هر کرا کاغذ مقبول بدست آید
او نصب کرده خدا باشد هر کرا کاغذ مردود بدست آید مردود کرده خدا باشد خلق بر آن سبیل
راضی شدند و خصومت را از میان برداشتند همچنان آن دو پادشاهزاده را نشاندند و گفتند هر یکی در

دلِ خود با خدا عہدے کنید کہ با بندگان خدا چگونہ زندگانی خواہید کرد منہاج در دل خود گفت اگر پادشاہی مرا رسد من آفریدۂ نگذارم کہ شب و روز راحت گیرند چون کاغذ قرعہ را برداشتند کاغذ قبول در دستِ حجّاج افتاد حجّاج شاہ بصرہ شد و ظلم و تعدّی را بجائی رسانید کہ مرغان در ہوا از حجّاج لرزان بودند غرض ازین نظیر آنست کہ حجّاج اگرچہ علامۂ عالم بود عالم با زبان بود و جاہل قلب با سببِ جہالتِ قلب بی الضافی و بی راہی را رَوا میداشت ہر کہ در صحبتِ او بود بر فرش او ہمنشین شد صحبتِ او با او اثر کرد بسبب آنکہ صحبت را اثرہاست ؛ بیت

ہمچنین فرمود شاہِ انبیا	مصطفیٰ آن پیشوائی مجتبیٰ

الصّحبۃ تؤثر ہر کہ با او یکروز ہمنشین شد جہل و حماقت در ذاتِ او مستقیم شد ؛ مثنوی

آنچہ فرمودست من سکن القریٰ	یک نمودم با تو آن تاویل را
دِہ کہ باشد جاہل عالم زبان	جہل با ہمکنان دارد زیان

اَیاکم من کلّ جاہل علیم قیل یا رسول اللّٰہ من الجاہل العلیم قال العالم باللّسان والجاہل بالقلب ؛ مثنوی

دعوت عالم چو بود در صلاح	پیش او ہمنشین مجوازوی نجاح
نقل این است از رسول مجتبیٰ	نقل را من وا نمایم با شما

قال علیہ السلام لا تجلسوا عند کلّ عالمٍ الّا الّذی یدعوکم من الخمس الی الخمس من الشکّ الی الیقین ومن التکبر الی التواضع ومن العداوۃ الی النصیحۃ ومن الرّیا الی الاخلاص ومن محبّۃ الدّنیا الی ترک الدنیا بذلک الشک و تکبر و عداوت و ریا در نہادِ مردم ازان سبب ہست کہ در خاطر مردمان عشق دنیا غالب ست و دُنیا دارِ غرورست و محبت دنیا و شک و تکبر و عداوت و ریا در نہادِ مردم ازان سبب حاصل آید امّا در حقیقت میدانیم کہ بیشکے آفرینندہ ایست و تکبر نامحمودست و عداوت سفاہ است و نادانی است و ریا ناپسندیدہ است و محبت و لذتِ دنیا کہ آن چرب و شیرین خوردنست و در ارغنون تنعّم کردن و صرفہ نان ریزہ کردن بر مردم حملہا و خشم و غضب کردن و از اجل سر بر گریختن فائدہ نخواہد بودن پس اینچنین افعالہای ناپسندیدہ اجتناب باید کردن و طریق عدل درین کار آنست کہ در جمعہ و جماعت و خیرات دیگر با مردمان مخالطت و در خر این از ایشان بکلّی قطع کند اگر خواہد کہ بر طریق دوم عمل کند بد انچہ از مردمان بکلّی قطع کند در جمعہ و جماعت حاضر نشود طریق اول آنست کہ جائی ساکن شود کہ بر وی مثل این فرائض متوجہ نگردد از آنکہ طریق سیوم یعنے آنکہ ساکن باشد در شہر و در جمعہ و جماعت حاضر نشود محتاج است بنظر دقیق و در و خطر و غلط است پس دو طریق اول اسلم اند سوال اگر گوئی کہ رسول صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فرمودہ است کہ بر شما باد بر جماعت کہ دستی خدایتعالیٰ بر جماعت است و شیطان گرگ آدمی است گیرندۂ مر تنہا را و گفت رسول اللّٰہ کہ شیطان با تنہایان و از دو تن دُور است جواب بدانکہ اگرچہ رسول ع این گفتہ است این نیز گفتہ است اِلزَم بیتک یعنے خانۂ خود را لازم گیر و امر کردہ است بعزلت و دُور بودن از مردمان در زمانہ تباہ و در قولِ رسول صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم تناقض نیست و وجہ تطبیق میانِ ہر دو بگیریم امّا این گفت کہ بر شما باد بر جماعت احتمال سہ چیز دارد یکی آنکہ یعنی بر شما باد در دین حکم

شرع بجماعت از آنکه این امت اجتماع بر ضلالت نکند پس خلاف کردن اجماع و حکم کردن
آنچه بر خلاف آنچه جملهٔ ائمه بر آن اجماع کردند باطل است و گمراهی است واما آنکه از مردمان جدا شود
برای صلاح دین آن جایز است وجه دوم بر شما باد بجماعت یعنی جدا مشوید از ایشان در جمعه و جماعت
و مثل این که در آن قوت دین و جمال اسلام است و در خشم آوردن با کافران و ملحدان است و از برکات
خالی نیست و ما نیز میگوئیم که حق گوشه نشین آن است که با مردمان در جمیع خیرات شریک شود و
از صحبت و مزاح کردن از مردمان در همه کارها احتراز کند بسبب آفاتیکه در آن است وجه سیوم
بر شما باد در جماعت در غیر زمانه فتنه گفته است مر کسی را که او ضعیف باشد در کار دین و اما مرد قوی
صاحب بصیرت در کار دین چون زمانهٔ فتنه را مشاهده کند خلوت گیرد چنانچه امت خود را حذر کردن فرموده
است عزلت کردن او را اولیتر چنانچه در غیر جمعه و جماعت بیرون نیاید اگر خواهد که بکلی قطع کند در کوهی
یا در جزیرهٔ ساکن شود بسبب صلاحی که درین کار دیده گفتم من مثل این مرد هر جا که باشد خدای تعالی او را
میسر گرداند که در جمعه و جماعت و خیرات حاضر شود تا ازین ثواب نیز محروم نماند که ثواب در جماعت بسیار است
اگرچه مردمان باطل شده اند از حال ابدالان چنین روایت کرده اند که ایشان در جمعه و جماعت حاضر میباشند
و بر روی زمین هر جا که خواهند در ساعت بروند و زمین برای ایشان طی میکنند گوارا باد مر ایشان را
آنچه ظفر یافتند بر آن انتهی کلامه اما بعد میگویم من جامع این فواید که خدمت علی صوفی که بالا
ذکر او رفته نقل میکرد که در آن ایام که حضرت شیخ ما در قریهٔ آهن گام در خانهٔ مخلصی سکونت کرده بودند
در آن قریه مسجد جامعی بود که بانی و امام و مقری مسجد در رفض و بدعت شهرتی داشتند آنحضرت آن مسجد را
شبیه مسجد ضرار خیال کرده از آن متنفر بودند و برای نماز جمعه هم نمیرفتند و نمازها بر صفه که حوالی
آن مسکن بنیت مسجد راست کرده بودند بجماعت باذان و اقامت می گذاردند و بعضی مردم الجائی اعتراض می
کردند که چرا نگزاردن نماز جمعه نمی آید و آنحضرت بنا بر غالبیت رفضه که در آن وقت بودند دفع اعتراض ایشان
بران میکردند که بعضی شرایط جمعه و بعضی شرایط آن درین ده موجود نیست پس از روی تحقیق این نماز جمعه
که شما میگزارید نماز جمعه نیست بلکه نمازی است مشابه بنماز جمعه پس ما برای همچنین وجه نماز چهارگانه نماز پیشین
که فرضیت فرض وقت و جماعت که آن سنت موکد است ترک نمی توانیم کرد اتفاقا روزی آن معترضان
از من نیز همین سوال بطریق ملامت کردند که شیخ شما برای چه در مسجد نماز جمعه گذاردن نمی آید طاقت بحث
ایشان نداشتم هیچ جواب نگفتم روزی در مسجد جامع شهر بنماز گذاردن در آمدم مرا چندی از مردمان
غیب پیش آمده گفتند که چون ترا آن جاهلان اعتراض کردند برای چه در جواب ایشان خاموش شدی
و چرا نگفتی که شیخ من بقوتیکه حق تعالی او را داده دایم نماز جمعه در مسجد جامع شهر ادا میکند همراه ما بیا
تا بنمایم ترا چون پیشتر رفتم در صف اول آنحضرت ایستاده در نماز دیدم و حالانکه هنوز آنحضرت در شهر
نیامده بودند از آن ده تا بشهر قریب بیست و پنج کروه راه بود چون آن صوفی راستگوی صادق الواقعات
پیش فقیر بدین نوع تقریر کرد مرا دلیلی دیگر روشن پیدا شد بر ابدال بودن آنحضرت والله اعلم فی جامع
الصغیر قال النبی صلی الله علیه وسلم خیر الناس من اخذ بعنان فرسه خلف اعداء الله یخیفهم و یخیفونه

او رجل معتزل فی بادیة یودی حق الله الذی علیه در بیان آنکه چون پیری غالب یا یاری طالب یافته نشود عزلت بهتر از صحبت نماید چنانکه درین روزگار اختیار عزلت و ترک صحبت باید کرد ٭ نظم

کل من کان لو ثر العزلة ... حصل العزلة بلا مهلة
عزلت آمد کلید گنج شهود ... عزلت آمد علاج رنج وجود
اندرو عزلت که متصل است ... آن لبت نفس عز جان و دل است
عینش از علم و زی ز زهد شناس ... یعنی او راست علم و زهد اساس
نیست بی عین علم جز علت ... نیست بی زا ز زهد جز علت
یافت عز دو حرف عزلت تو ... نیست بی این دو حرف جز لت تو
عزلت سالکان بود بجسد ... عزلت عارفان بهوش و خرد
آن بود عزلت جسد که تمام ... بگسلی از همه چه خاص و چه عام

مالک دینار گفته است هرکه حدیث گفتن با مردمان دوست دارد نه با خدای مناجات کرد علم وی اندک است و دلش نابینا و عمرش ضایع کذا فی تذکرة الاولیا و مولوی جامی فرماید ٭ بیت

کبک از ان دارد که دور از خلق بر کوه و درست ... راه عزلت پوی و خرم زی که چندین قهقهه

ایضاً فی تذکره حارث محاسبی قدس سره گفت که چون کسی در نماز بیند او بدان شاد شود متوقف بودم تا نماز او باطل شود و یا فی غالب ظن من آنست که باطل شود حمد این معنی است آنچه منقول است که مردی نیم شب بیدار شد دو رکعت نماز تهجد گزارد مردی نزدیک او گذشت این مصلی را در خاطر خوش آمد که این مرد مرا در خدمت مولی دید نماز تمام کرد و در خواب شد خواب دید که او را میگوید که این دو رکعت نماز تو کردی شایان حضرت ما نیست شایان حضرت ما اعمالی است که خالی و خالص باشد از ریا فی تذکرة الاولیا فضیل عیاض میگوید که میخواهم که بیمار شوم تا نماز جماعت نباید رفت و خلق مرا نباید دید وگفت اگر توانید بجائی ساکن شوید که کسی شما نه بیند وگفت منت عظیم قبول کنم اگر کسی بر من گذرد مرا سلام نکند و چون بیمار شوم بعیادت نیاید و چون شب در آید شاد شوم که مرا خلوتی شود بی تفرقه و چون صبح شود اندوهگین شوم از کراهیت دیدار خلق نباید که در آیند و مرا تشویش دهند وگفت هرکه سخن از عمل خود گوید سخنش اندک باشد مگر آنکه آنچه او را بکار آید وگفت هرکرا بتنهائی وحشت وبخلق انس بود از سلامت دور ماند وگفت هرکه از حق ترسد زبان او گنگ شود وگفت چون حق تعالی بنده دوست دارد اندوه بسیارش دهد و چون دشمن دارد دنیا بروی فراخ گرداند اگر کسی گوید گوشه نشینی از مردمان جدا باشد و فضیلت نماز جماعت که بیست و هفت درجه است گاه گاه از وی فوت شود کما قال علیه الصلوة والسلام صلوة الجماعة تفضل صلوة المنفرد بسبع وعشرین درجة کذا فی احیاء العلوم جواب آنست که نیت عزلت او که تبدیل اخلاق کند و تورع و حضور قلبی در عبادت حاصل کند ثواب آن بیشتر از ثواب جماعت است چنانچه در خزانة الجلالی آورده است که از فواید سفر یکی تضعیف اعمال است که دو رکعت مسافر را بچهار رکعت مقیمان قبول میکنند و این نصیب مسافر

قالب است، تا نصیب مسافر قلب آن لنست که دو رکعت او را بر هزار رکعت مقیم قبول کند قال النبی صلی الله علیه
وسلم رکعتان من رجل اورع افضل عند الله تعالی من الف رکعة من رجل مخلط ایضاً فی تذکره نقلست
که پیش شیخ حسن بصری رح گفتند که مرویست که بیست ساله است که بنماز جماعت نیامده است و با کس
اختلاط نکرده است حسن پیش او رفت و گفت چرا بنماز جماعت نیائی و اختلاط نکنی گفت معذورم دار که مشغولم
گفت بچه مشغولی گفت هیچ نفس از من بر نمی آید که نعمتی بمن میرسد و نه معصیتی از من برود و لشکر آن
مشغولم فی کتاب الاحیا قال النبی صلی الله علیه وسلم من صلی رکعتین فی خلاء لا یراه احدٌ الا الله و ملائکته
کانت له براءة من النار فی کتاب وسیلة الطالبین نوافل در خلوتخانه بگذارد که سلامتی دین و جمعیت
دل درین است و پیغمبر صلی الله علیه وسلم فرموده است من عبد الله فی خلوة قضی الله حوائجه بالخطرات
فی خزانة الجلالی خدمت سید السادات مد الله ظله فرمود که در حدیث وارد است که دو رکعت حلال خوار
موازی هزار رکعت حرام خوار است فی الاقبالیة حضرت مصطفی صلی الله علیه وسلم شش ساله بوده است
که از دنیا و خلق اعراض فرمود و بسلوک مشغول شد و چهارده ساله سلوک کرده است روز هفته هفته ماه
ماه در کوه حرا در خلوت نشسته تا آنگاه که سلوک تمام شد و نبوت باو آمد فی نوادر الفتاوی هر که از مصر
بیرون شود بروی نماز جمعه نبود نقلست که پیش خواجه احرار خواجه عبید الله نقشبندی قدس سره
گفتند که بعضی از اصحاب بجماعت حاضر نمی شوند و نماز تنها گذارند فرمودند که تسهیل میکنند باید که
بجماعت حاضر شوند منقولست که امیر المومنین علی کرم الله وجهه بموضعی رسید که نماز جمعه میگذارند حالانکه
شرائط جمعه آنجا موجود نبود ایشان نیز موافقت کردند و نماز گذاردند کسی پرسید که اینجا شرائط
جمعه موجود نبود چرا موافقت کردید ایشان فرمودند که ایاک و ما تسبق الی الفهم انکاره وان کان عندک
اعتذاره فلیس کل بیان یسع مکر التطبیق ان تسمعه عذرا العذر از گذاردن نماز شرائط بیان فرمودند نقل کرده
شد از ملفوظ خواجه مذکور بر عاقل ذو فهم پوشیده نماند که خواجه مذکور درین جواب قصور دنیوی
که آن انکار منکران است بیان کردند نه قصور دینی فی بستان فقیه ابو اللیث الصلوة فی رحله عند
المطر قال الفقیه اذا کان الرجل منزله بعیدا من المسجد فخاف علی نفسه المطر بالخروج الی المسجد و یخاف
ثیابه الفساد فلا باس بان یصلی فی بیته وقد جاء فی ذلک رخصة وهو ما روی عن النبی صلی الله علیه
وسلم انه قال اذا ابتلت النعال فالصلوة فی الرحال وانما رخص لهم فی ذلک لان نعالهم کانت جریدة
فلو خرجوا فی المطر الی المسجد فسدت نعالهم وکانت فی ثیابهم قلة فربما یوذیهم البرد فرخص لهم فی الصلوة
فی البیوت وروی عن عائشة رض وابن عباس رض انه موذنه کان یوذن فی الصلوة یوم المطر فقال اله
قل فی اذانک الصلوة فی الرحال فجعل الناس ینظرون الیه فقال هکذا فعل رسول الله صلی الله علیه وسلم
وروی عن نافع عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان اذا وجد البرد الشدید فی السفر صلی
فی رحله وامر الموذن ان یوذن بالصلوة ویقول فی الآخر الصلوة فی الرحال فی لیلة المطر والله اعلم
المتن اشارت بانچه بعضی کرامات آنحضرت رض در ضمن اثبات محققیت او را و تحقیق آنکه وعظ و حقائق
گفتن یکسان در مجلس عوام و مردم را طلبیده آورده مرید ساختن و هر یکی را بالحق اخلاص و استعداد

آداب طریقت آموختن و تلقین و ذکر و حوالهٔ وظایف کردن آداب مرشدین محققین نیست بلکه روش مقلدین مضلین است و فرق میان پیر محقق و مقلد +

این محقق پیش پیران مقلد سرفراز
درمیان روبهان مانند شیر نر شداست

الشرح التحقیق حقیقت کردن و بدانستن و التقلید در گردن قلاده انداختن بعضی از محققان گفته اند که مقلد آنست که خبر از شنیده میگوید محقق آنکه سخن از یافته و دیده میگوید + مثنوی

منه دل بر سخنهای شنیده
شنیده کی بود مانند دیده

بعضی از عارفان گفته اند که جائی در قرآن مجید لایستوی الاعمی والبصیر واقع شده است اشارت بحال بحق محقق و مقلد واقع است فی لب اللباب + مثنوی

از محقق تا مقلد فرقهاست
هست صورت یک ولی معنی جداست

آن یکی از روی او شد سوی دوست
وان دگر از روی او خود سوی اوست

روی هر یک می نگر میدار پاس
بو که گردی تو زخدمت رو شناس

چون بسی ابلیس آدم روی هست
پس بهر دستی نباید داد دست

در بیان آنکه مقلدان با اهل تحقیق تشبیه میکنند از روی صورت اگرچه در معنی بوئی ازین گلستان نشمیده اند + مثنوی

ای بسا شیرین که چون شکر بود
لیک زهر اندر شکر مضمر بود

نقش صوفی نیک در انبست جان
صوفیان بدنام هم زین صوفیان

حرف درویشان بدزدیده بسی
تا گمان آید که هست او خود کسی

خورده گیرد در سخن بر بایزید
ننگ دارد از درون او یزید

ای بسا زراق گول بی وقوف
از ره مردان ندیده غیر صوف

ای سگ گرگین زشت از حرص و جوش
پوستین شیر را بر خود مپوش

چون محک دیدی سیه گشتی چو قلب
نقش شیری رفت و پیدا گشت کلب

بوشنا سانند حاذق در مصاف
تو بجلدی های و هو کم کن گذاف

تو رعیت باش چون سلطان نه
خود مران کشتی چون کشتیبان نه

چون نه کامل دکان تنها مگیر
دست خوش میباش تا گردی خمیر

المتن اوست عارف دیگران زاهد بتقلیدی شده
درمیان فرق از سما تا مرکز اغبر شداست

الشرح مرکز اغبر زمین است فی لب اللباب + مثنوی

لاجرم عارف بدین پر میپرد
در دمی از نه فلک در بگذرد

جمله در زنجیر بیم و ابتلا +
میروند این ره بغیر اولیا

سیرِ زاہد ہر یکی یکروزہ راہ | سیرِ عارف ہر زمان تا تختِ شاہ
گرچہ زاہد را بود روزے شگرف | کی بود یکروز او سیصد الف
قدر ہر روزے زعمرِ فرد کار | باشد از سالِ جہان پنجہ ہزار
عقلہا زینسر بود بیرونِ در | زہرہ وہم ار بدرد گو بدر

جامی فرماید بلبیت

منکہ خدمت کردہ ام رندانِ دردآشام را | کی شمارم پختہ وضع زاہدانِ خام را

وله ایضاً بلبیت

بازاہد فسردہ مگوئید سرِ عشق | از نکتہ ہای خاص مکن پیش عام بحث

فی التفسیر القشیری الزاہدون انفقوا فی طریقۃ متابعۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہواہم فاثروا رضاء اللہ تعالی علی مناہم والعابدون انفقوا فی سبیلہ وسعہم وقواہم فلازموا سراً وعلناً تقویہم والمریدون انفقوا ما شغلہم عن ذکر مولیہم فلم یلتفتوا الی شئی من دنیاہم وعقبہم والعارفون انفقوا فی سبیل اللہ ما ہو سوی مولیہم فقربوا بالحق واہوا ہم وبحکم الافرادیۃ لقاہم

المتن

اوست چون عارف بمقدار عقولِ مردمان
پس بوفقِ کلموا الناس سخن گستر شد است

الشرح قیل کلموا الناس علی قدر عقولہم وفی الاحیاء وقد قال علیہ السلام کلموا الناس بما یعرفون ودعوا ما ینکرون اتریدوا ان یکذب اللہ وہذا فیما یفہم صاحبہ ولا یبلغہ عقل المستمع فکیف فیما لا یفہم قایلہ فان کان یفہم القایل دون السامع فلا یحل ذکرہ

المتن

پیر محجوب مقلد ہست چون بی معرفت
عاقل و دیوانہ را کورانہ افسونگر شد است

الشرح درین بیت اشارتست بآنچہ مولانا روم قدس سرہ فرمود بلبیت

حرفِ درویشان بدزدد مردِ دون | تا بخواند بر سلیمی آن فسون
کارِ مردان روشنی و گرمی است | کارِ دونان حیلہ و بی شرمی است

یعنی طالب و غیر طالب و اہل و نا اہل را نشناختہ نصیحت یکسان میکند و اگر این مقلد دعوی تحقیق و ولایت میکند درین وعید داخل گردد کذا فی الاحیاء یقال من الذنوب ذنوب عقوبتہا سوء الخاتمۃ نعوذ باللہ من ذلک وقیل ہی عقوبۃ دعوی الولایۃ والکرامۃ بالافتراء

المتن

علم با نا اہل گفتن تخم ضایع کردن است
در زمین شورہ کزوی نی امید بر شد است

الشرح فی الاحیاء قال عیسی علیہ السلام لا تضع الحکمۃ عند غیر اہلہا فتظلموہا ولا تمنعوا اہلہا فتظلموہم کونوا کالطبیب الرفیق یضع الدواء فی موضع الداء وفی لفظ آخر من وضع الحکمۃ فی غیر اہلہا جہل ومن منعہا اہلہا ظلم ان للحکمۃ حقا وان لہا اہلا فاعط کل ذی حق حقہ فی سراج الہدایۃ قال علیہ الصلوۃ والسلام لا تعلقوا الجواہر

فی اعناق الخنازیر معنی حدیث چنان باشد که میاموزانید ناکسانرا علم مگر مقداریکه احکام شریعت ونماز وصوم بدانند فحسب و قال النبی صلی الله علیه وسلم لاتطرحوا الدرر فی افواه الکلاب یعنی میندازید گوهر را در دهان سگان یعنی نااهل را جز علم مقصود تعلیم نکنید تا از حد خویش نگذرند واهانت اشراف واسلاف نکنند ۰ فی لب اللباب از آداب معنوی کتمان سر پیراست و با نامحرم لب نگشادن ونقد آشنایان را بدست بیگانگان نادادن ۰

نظم

گفت پیغمبر هر آنکو سر نهفت	زود گردد با مراد خویش جفت
دانه ها چون در زمین پنهان شود	سر شان سر سبزه وبستان شود
زر ونقره گر نبودندی نهان	پرورش کی یافتندی زیر کان
بشنو الفاظ حکیم برده	سر همانجا نه که باده خورده
گوش آنکس نوشد اسرار جلال	از خسان محفوظ تر از لعل کان
چون به بینی محرمی گو سر جان	گل به بینی نعره زن چون بلبلان
چون به بینی مشک پر مکر ومجاز	لب ببند وخویش را اعمی بساز
چه عجب گر سر ز بد پنهان کنی	این عجب گر سر ز خود پنهان کنی
کار پنهان کن تو از چشمان خود	تا بود کارت سلیم از چشم بد
تا نگوئی سر سلطان را بکس	تا نریزی قند را پیش مگس
در خور دریا نشد جز مرغ آب	فهم کن والله اعلم بالصواب

المتن هست نااهل طریقت غیر سالک هر که هست
همت دونش بچیزی دون حق مقصر شد است

همت کوته بران دون گشته ولیس گوش دل
از سخنهای سلوک راه حقش گر شد است

الشرح دون اول فرومایه وپست است دون دوم بمعنی غیر است مقصر باز مانده شده وکوتاه کرده شده اسم مفعول است از اقصار بمعنی باز ایستادن است از کاری بانوانائی وکوتاه کردن است یعنی غیر سالک طریقت یعنی هر که باشد طریق خدای نااهل طریقت است خواه بعقل معاش ماهر وبعلوم دیگر متبحر باشد زیراکه چون همت وفهم وارادت او مشغول ماسوی الله باشد وحصر کرده شده در اغراض دنیای دون است پس استماع وتفهیم او علم طریقت وحقیقت دشوار واز فایده بیرون است بلکه از قبیل افشای اسرار بیش اغیار است پس مادام که تارک دنیا وطالب مولی نشوند ترک تعلیم وتلقین ایشان خاصیت محققان است وخصلت ابرار است چنانکه شیخ حقانی شیخ امیر کبیر سید علی همدانی قدس سره در مرآت التائبین آورده است که اکابر اولیا واهل عرفان عاجز اند از تفهیم معقل ان قاصر وعالم نادان فاخر وازین جهة رسول علیه السلام فرمود که ارحموا ثلثة عالماً بین الجهال وعزیز قوم ذل وغنی افتقر سعدی فرموده ۰

قطعه

فهم سخن گر نکند مستمع / قوت طبع از متکلم مجوی
فسحت میدان ارادت بیار / تا بزند مرد سخنگوی گوی

باب لب اللباب در بیان آنکه سخن را گوش صدق میباید اگر مستمع قابل نباشد سخن را نسبت با و فایده نباشد وتعیها اذن واعیه وشک نیست در آنکه حرارت قایل در ارادت سامع است ✦ نظم

گرچه ناصح را بود صد داعیه / پند را اذنی بباید واعیه
تو بصد تلطیف پندش میدهی / او ز پندت میکند پهلو تهی
یک کس نامستمع ز استیزه ورد / صد کس گوینده را عاجز کند
گر نبودی گوشهای غیب گیر / وحی ناوردی ز گردون یک بشیر
ور نبودی چشمهای صنع بین / نی فلک گشتی نه خندیدی زمین
از کجا این قوم و پیغام از کجا / از جمادی جان کرا باشد رجا
گر تو پیغام زنی آری و زر / پیش تو بنهند جمله سیم و زر
که فلانجا شاهدی میخواندت / عاشق آید بر تو و میداندت
ور تو پیغام خدا آری چو شهد / که بیا تو سوی من ای نیک عهد
زین جهان مرگ سوی برگ رو / چون بقا ممکن بود فانی مشو
قصد خون تو کنند و قصد سر / نی برای حمیت و دین و هنر
بلکه از حقند کی از خانمان / تلخشان آید شنیدن این بیان
گر بیاید باز سلطانی ز راه / صد خبر آرد بر چندان ز شاه
شرح دار الملک و باغستان و جو / پس بر او افسوس دارد هر عدو
گرچه باز آورد افسانه کهن / از گزاف و لاف میگوید سخن
کهنه ایشانند و بس پوسیده اند / ورنه آیندم کهنه را نو می کنند
مردگان کهنه را جان میدهد / تاج و عقل و نور ایمان میدهد
باکه گوییم در همه ده زنده کو / سوی آب زندگی پوینده کو
مستمع چون تشنه و جوینده شد / واعظ ار مرده بود گوینده شد
مستمع چون آمد از اهل ملال / صد زبان وعظ گردد گنگ و لال
چونکه نامحرم درآید از درم / پرده در پنهان شوند اهل حرم
ور درآید محرمی دور از گزند / برگشایند آن ستیران روی بند
هرچه را خوب و خوش و زیبا کنند / از برای دیده بینا کنند
کی بود آواز چنگ و زیر و بم / از برای گوش بی حس و اصم

قوله تعالی وتعیها اذن واعیه و تا گیرد این گوشهای گشتی نوح گوش ما گیرنده چون این آیت آمد رسول علیه السلام گفت با علی ع یا علی از خدا خواستم تا گوش ترا چنین گرداند که هیچ چیز را فراموش نکنی بعد او

هیچ چیز فراموش نکرد و فی التفسیر القشیری قال الله تعالی ان الذین کفروا سواءٌ علیهم ءَانذرتهم الآیه من کان فی غطاء وصفه محجوباً عن شهود حقه فالاشارة لنعته انه سبحان عنده قوله من دله علی الحق وقوله من اعانة علی الاستجلاب الحظ بل هو الی دواعی الغفلة امیل و فی الاصغاء الیه ارغب وقوله تعالی صمٌّ بکمٌ عمیٌ فهم لا یرجعون آے صمّ عن سماع دواعی الحق باذان قلوبهم بکم عن مناجات الحق بالسنة اسرارهم وہی عن شهود جریان المقادیر یعیون بصایرهم فهم لا یرجعون عن تمادیهم فی نهیتکم اقتضاحهم ولا یرتدعون عن انهماکهم فی ضلالتهم ✤

المتن

نیست در محفل حقایق گفتن اکثر خصلتش
از حقایق پُر اگر چون لُجّه از خر شد است

الشرح محفل انجمن حقایق جمع حقیقت است که بمعنی ماهیت است لجّه دریا از خر موج دهنده تر اسم تفضیل است از زاخر یعنے اگر چه آنحضرت در علم حقایق وکشف دقایق چون بحر موّاج است اما قیل وقال ماهیات اشیاء وگفتگوی مسایل تصوّف وقواعد سلوک در مجلسی که در و مردم مختلف المراد ویا سالکان متفاوت المقام باشند خاصیت وداب او نیست از جهت چند حکمت که یکی ازان خوف اظهار اسرار پیش بعضی اغیار است چنانکه در رسالۂ قشیری آورده است که وربما یقع السکوت علی المتکلم المعنے فی الحاضرین وهو انه یکون هناک من لیس باهل السماع ذلک الکلام من الجن والانس اذ لا یخلوا مجالس القوم منهم فیصون الله لسان المتکلم غیرة وصیانة لذلک من غیر اهله وهمچنین در نفحات الانس آورده که عارف نبود آنکه معرفت پیش ابنای دنیا گوید حکمت دوم ملاحظه اندکی فایده تکلم در طریق ما قیل وقال عادت سالکان طالب احوال نشود چنانکه هم در رسالۂ قشیریه آورده که قال الجنید ما اخذنا التصوف عن القیل والقال ولکن عن الجوع وترک الدنیا وقطع المألوف وحکمت سیوم پرهیز کردن از دخول هوای نفس وعجب در نطق وکلام که بر قضیه حسنات الابرار سیئات المقربین گناه مشایخ محققین است چنانکه در کلام عوارف که در بحث متکلمی نوشته شده مذکور است وکما ان رسول الله لا ینطق عن الهوی الشیخ یقتدی برسول الله ظاهراً وباطناً لا یتکلم بهوی النفس وهوی النفس فی القول لشیئین احدهما طلب استجلاب القلوب وصرف الوجوه الیه وما هذا من شان الشیوخ والثانی ظهور النفس باستحلاء الکلام والعجب وذلک خیانة عند المحققین وحکمت چهارم عمل کردن بآن وصیت بزرگان فرموده اند که با مریدان تکلم در صاف ترین اوقات کنند وظاهر است که یافتن چنین وقت بحضور جماعتی نادر باشد چنانکه در عوارف آورده که سمعت شیخنا ابا النجیب السهروردی یوصی بعض اصحابه ویقول لا تکلم احداً من الفقراء الا فی اصفیا اوقاتک وهذه وصیة نافعة لان الکلمة تقع فی سمع المرید الصادق کالحبة تقع فی الارض وقد ذکرنا ان الحبة المغسودة تهلک وتضیع وفساد حبة الکلام بالهوی وقطرة من الهوی تکدر بحراً من العلم فعند الکلام مع اهل الصدق والارادة ینبغی ان یستمد القلب من الله کما یستمد اللسان من القلب وکما ان اللسان ترجمان القلب یکون قلبه ترجمان الحق عند العبد فیکون ناظراً الی الله مصغیاً الیه متلقیاً ما یرد علیه مودیاً للامانة فیه وحکمت پنجم قصد استتار احوال خود وحکمت ششم پرهیز کردن از ریا وسمعه ✤

المتن

ندر اخذِ هر مرید و نیز در تلقین ذکر
یا مُجاز از روح پیران یا ز پیغمبر شده است

استخاره کرده از بهرِ بجد آیندگان
زود مُلهم بهرِ مَن یُقبِل و مَن یُدبِر شده است

الشارح اخذ گرفتن مُجاز اجازت یافته شده استخاره خیریت خواستن از خدا جِد کوشش
مُلهم الهام کرده شده یعنی بهرِ قبولیت کسیکه مقبول و صاحبِ اقبال باشد و مَن یُدبِر یعنی بهرِ مردود
و راندن کسیکه از اهلِ ادبار و لایق پس شدن باشد فعلِ مجهول است یا از دُبور یا از ادبار بدانکه درین
بیت اشارتست بیک قاعدهٔ محققانهٔ آنحضرت که تا اول ضدِ اعتقاد و جد و جهد مرید را بعد صحبتهای مکرره
معلوم نمی کردند چندان بدو نمیپرداختند و بعد اطلاع بر بعضی احوالِ او برای قبولیتِ او استخاره کرده اجازتی
از ارواح مشایخ سلسله نیز می طلبیدند و بسبب قوتِ صفای خود و کثرتِ مناسبت که با ارواح مشایخ داشتند زود
مُلهم میشدند گاهی فی الحال خیری در آن باب میشنیدند و اکثر چنان بود که در شب بعد استخاره الهام مییافتند
پس هر کرا بشارت بقبولیت او مییافتند او را بعد از آن مقرب میگردانیدند و بیعت می کنانیدند و سایرِ وظایف
و حُسنِ تربیت در حق او ارزانی میداشتند و هر که نعوذ بالله اشارت نا قبولیتِ او میدیدند بی اظهارِ
این احوال بر او در آشنائی او چنان تغافل میزدند که رفته رفته خطرهٔ مرید شدن از دلِ او بدر میرفت و این
قاعده و روشِ ایشان موافقِ روشِ حضرتِ خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره واقع شده است چنانکه در
مقاماتِ ایشان مذکور است که نقل کرد دانشمندی که دران زمان که داعیهٔ ارادت در من پیدا شد مدتی درین
داعیه ملازمتِ صحبت شریفِ ایشان نمودم تا روزی فرمودند که امشب برای تو منتظرم تا از ارواحِ مشایخ
اشارت برد میشود یا بقبولِ آن تا عمل کنیم که ما مأموریم والمأمور معذور بعد از ادای فرض بامداد در خلوت
او را فرمودند که مبارک باد که ترا قبول کردند و فرمودند ما هر کسی را قبول نمی کنیم و اگر کنیم زود قبول نمی کنیم
تا ما چون آید و وقت چون باشد و همچنین در نفحات آورده است که مولانا یعقوب چرخی که خلیفهٔ آنحضرت
خواجه بود میفرمودند که اول بار که بصحبت شریفِ حضرتِ خواجه قدس سره رسیدم فرمودند که ما بخود کاری
نمی کنیم امشب ببینیم اگر ترا قبول کنند ما نیز قبول کنیم مولانا فرمودند که هرگز شبی بر من سخت تر از آن شب
نگذشته بود که در فکرِ آن بودم که این در بر من قبول بکشایند یا رد کنند چون بامداد پیش ایشان
رفتم فرمودند که قبول کردند هذا و همچنین معلوم که در آن ایام که این فقیر پر تقصیر را داعیهٔ انابت و آرزوی
مرید شدنِ آنحضرت در باطن پیدا شده بود بهمین نیت چندگاه ملازمتِ آستانهٔ ارشاد خانهٔ ایشان
کردم تا روزی از کمالِ شفقت کلاهِ کرپاسی با برکت خود باین مخلص عطا کرده فرمودند که این کلاه بر سر
نهاده امشب به نیتِ شروع کردن در طریقهٔ ما استخاره کن فلان چیز خوانده در خواب شو تا چه خواهی
دید و خود نیز در همان شب برای مقبولیتِ این مخلص استخاره کردند تا در آن شب چنان دیدم که
گویا صباح از خواب بیدار شده بقصد نماز فجر از خانه بر آمده ام ناگاه می بینم که آفتاب از مشرق طلوع
کرده است و شعاع او بر ما افتاده و من از جهتِ تاخیر نماز فجر متحیر و مستغفر شدم چون این رؤیا بعرض آنحضرت

رسانیدم آثار بشاشت از بشرهٔ مبارکهٔ ایشان مشاهده افتاد فرمود که دمیدن صبح اشارت بدمیدن صبح دولت است و طلوع آفتاب بشارت نوربنی و حصول هر مقصود زیرا که آفتاب نور است و این را تاویل های توان کرد و بمعانی مختلفه رجوع توان داد چنانکه نور شهود و نور ایمان و نور ارادت و نور ولایت شیخ و نور عبادات و طاعات و مقامات و مانند آن و نور الله نیز فی الجمله بحسب هر تاویل نیکوست و قیود دیگر را نیز بر معانی حسنه حل فرموده تاویل ساخته اند بعد از آن توبه و بیعت کنانیده روزی تلقین ذکر فرموده اند و بعضی وظایف و اوراد نیز حواله نموده اند بعد از آن وقتی از کمال خصوصیت از استخارهٔ خود نیز این فقیر را بشارت داده فرمودند که در آن روز ترا کلاه پوشانیده امر باستخاره کرده بودم من نیز برای تو مستخیر مستجیز از روحانیت مشایخ بودم تا در شب چنان دیدم که حضرت پیغمبر صلی الله علیه وسلم با بزرگ دیگر از نخلستانی بر آمده این بیت می خواندم ✤ بلیت

قلم گفتا که من شاه جهانم
بکاتب عاقبت دولت رسانم

و مصراع اخیر را تکرار میکرد پس در دل من چنان شد که کاتب توئی زیرا که در صنعت کتابت یک شهرتی داری و برای هم چند مرتبه کتابت کردی بشارت بدولت عجب مژده ایست خصوصاً در حق تو که مسمی نیز باسم دولت هستی مناسب تر است الحاصل از فضل حق تعالی امیدواری هاست و ایضاً این فقیر را از تتبع کتب ایضاً چنان معلوم شده که کاتب شیخ آنرا گویند که بعضی مقامات و کرامات شیخ در انشا می آرد چنانکه در نفحات مذکور است که امیر حسن دهلوی کاتب و مرید شیخ نظام الدین اولیا قدس سره بود امام یافعی میگوید از کمال اعتقادی که امیر حسن را بشیخ نظام الدین بود انفاس متبرکهٔ شیخ را که در مجالس صحبت شیخ شنیده بود در چند جلد جمع کرده است آنرا فواید الفواد نام نهاده درین روزگار در هندیار دستور ارباب اهل ارادت شده تا اینجا کلام نفحات الانس است الغرض مقصود آنست که چون فقیر بعد از چند روز توفیق نظم این قصیده که مشتمل بر بعضی مقامات و کرامات و کلمات آنحضرت است یافتم بیقین دانستم که در ضمن لفظ کاتب آن بیت بشارت بمعنی اصطلاح اینقوم بتخصیص ظهور اینکار ازین فقیر بمقدار از میانهٔ سایر مریدان آن بزرگوار بوده است والله اعلم و فی راحة القلوب حضرت شیخ فرید قدس سره فرماید که زهی سعادت آن مرید که هر چه از زبان پیر خود بشنود هوش و گوش او بدان متعلق بود و آنرا بنویسد ثواب بی نهایت باشد زیرا چه در آثار اولیا نوشته اند که چون مرید هر چه از زبان پیر خود بشنود و آنرا بنویسد بعد هر حرفیکه در قلم آرد ثواب طاعت هزار ساله در نامهٔ او ثبت فرمایند بعد مردن جای او در علیین باشد ✤

المتن

طالبانرا تخم ذکر آنگاه می کارد بدل
چون ز ترس و شوق الله نرم آن مبذر شده است

الشرح مبذر جای تخم ریختن بدانکه درین بیت ایمائی است بیک صفت متکلمانه آنحضرت که آن تلقین ذکر است طالبان لایق را در وقت معینه چنانکه میفرمودند که ذکر چون تخم است و دل سالک حق و طالب خدا چون زمین می باید که ملاحظه کردن حال زمین و موسم ریختن تا آن تخم سرسبز شود و بیاید و الا ضایع نشود نعوذ بالله منها و نیز میفرمودند که نرمی زمین دل بیکی از دو چیز حاصل شود یا از کثرت ترس احوال آخرت یا از ترس مطالعه صفات قهاری حقتعالی یا از غالب شدن شوق و عشق او سبحانه

ونیز میفرمودند که دل بی ترس و شوق در قساوت و سختی همچو سنگ است بلکه از سنگ بدتر که ثم قست
قلوبکم من بعد ذلک فهی کالحجارة او اشد قسوة پس اگر کسی تخم لطیف ذکر در دل بدتر از سنگ بریزد چگونه
بروید و سبز شود پس بر مطالعه کنندگان این مجموعه پوشیده نماند که قوت معرفت احوال دل مریدان
و شناختن استعدادات ایشان و فرق کردن میان لایق و نالایق و دانستن اوقات تلقین ذکر که آنحضرت
دارند چنانکه مصاحبان ایشان بارها تجربه شده یکی از کرامات ظاهر و علامت حقانیت باهرهٔ آنحضرت
و کذا الکلام فی المرصاد فصل در بیان احتیاج مرید تلقین ذکر از شیخ و خاصیت آن قال الله تعالی
یا ایها الذین آمنوا اتقوا الله و قولوا قولا سدیدا یعنی قول لا اله الا الله و قال النبی صلی الله علیه وسلم
یا ایها الناس قولوا لا اله الا الله تفلحوا بدانکه ذکر تقلیدی دیگر است و ذکر تحقیقی دیگر آنچه از راه گوش
بر سمع صورتی در آید آن ذکر تقلیدی باشد چندان کارگر نیاید همچنانکه تخم نارسیده ناپرورده
که در زمین اندازند بروید و ذکر تحقیقی آن است که بتصرف تلقین صاحب ولایت تلقین کند ثمرهٔ شجرهٔ
ولایت است که او هم تلقین ذکر بتلقین صاحب ولایتان گرفته است و در زمین دل آب مدد همت
شیخ پرورش داده تا آن تخم برسیده است و بتدریج بمقام شجرگی ولایت رسد ثمرهٔ ذکر از شکوفه
اذکرکم پدید آورده پس در کمال پختگی شیخی رسیده تخمی در دل مریدی اندازد و چون تخم ذکر پرورده
ولایت باشد در زمین دل همواره سیران کرده ارادت بود از گیاه طبیعت بداس طریقت پاک کرده
و از آفتاب اخلاص و آب همت شیخ مدد یابد سبزهٔ ایمان حقیقی زودی بروید که لا اله الا الله ینبت الایمان
فی القلب کما ینبت الماء البقلة روز بروز در تزاید باشد تا عرش احسان گردد ۞

المتن

هر یکی را ورد فرماید بقدر حوصله
چون بر استعداد تقدیری شان انظر شد است

الشرح در این بیت اشارتی است بیکی از خاصیتهائی که آنحضرت راست و آن آنست که بعد از انکه
دل مرید را بعد از توبه و انابت مشاهده نوعی نرمی میکند و موسم ریختن تخم کلمهٔ نصیحت و حکمت میدانند
پس شغلی از عبادات او را میفرمایند بمقدار حوصلهٔ استعداد و براندازه گنجایش طاقت او پس بعضی عوام
ملازمت فرایض و سنن مؤکده و پرهیز از مناهی و رعایت حدود شرع در معاملات امر میکنند و بس و جماعتی
را بر سر آن نماز تهجد گزاردن و چاشت گزاردن و تلاوت قرآن کردن میفرمایند و فرقه را با وجود
آن نوعی از صیام نافله و ملازمت بعضی اسماء الله و دعوت بعضی ادعیه حواله میفرمایند و قومی از خواص
را تلقین ذکر فرموده و قواعد خلوت تعلیم کرده شب و روز به اشتغال گوناگونه مشغول میدارند و همچنین
از امر طعام و لباس و کسب و ترک آن بمناسبت مزاج بهر یک حکمی علیحده می کنند و این معامله کردن
ایشان در این طوایف بواسطهٔ نور فراست و علم لدنی و علامات قیافت و اشارات استخاره
و مانند آن والحمد لله که این احوال ایشان همه موافق آنچه شیخ شیوخ و در عوارف از شرایط و لطایف
مشایخ محققین شمرده اند موافق بر آمده است چنانکه گفته است و ینبغی للشیخ ان یعتبر حال المرید
و یتفرس فیه نور الایمان و قوة العلم والمعرفة ما یاتی منه و من صلاحیته و استعداده ثمن المرید من

یصلح للتعبد المحض و اعمال القلوب و المعاملات السنة و لکل من الابرار و المقربین مبادی و نهایات فیکون الشیخ صاحب الاشراف علی البواطن یعرف کل شخص و مایصلح له والعجب ان الصحراوی یعرف الارض والغروس و یعلم کل غرس و ارض و کل صاحب صنعة یعلم منافعة صنعته و مضارها حتی المرأة تعلم قطنها و ما یتاتی منه من الغزل و دقته و غلظه و لا یعلم الشیخ حال المرید و مایصلح له و کان رسول اللہ صلے اللہ علیه وسلم یکلم الناس علی قدر عقولهم و یأمر کل شخص بما یصلح له فمنهم من کان یامره بالانفاق و منهم من امره بالامساک و منهم من امره بالکسب و منهم من قرره علی ترک الکسب کاصحاب الصفة و کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یعرف اوضاع الناس و مایصلح لکل احد فاما فی رتبة الدعوة لانه مبعوث لاثبات الحجة و ابصلاح الحجة تدعوا علی الاطلاق و لا تخصیص بالدعوة من تتفرس فیه الهدایة دون غیره والله اعلم ؛

المتن

بوالهوس هر چند کرد الحاح و نمودش ادب
چون به بی توفیقیِ تقدیرش انظر شد است

الشرح بوالهوس صاحب هوسها یعنی کسیکه از پراکنده دلی بر یک کار استقامت نتواند کرد و هر وقت هوس کار دیگری میکند الحاح مبالغه نمودن و در خواستن و مراد از ادب اینجا ادب طریقت و آن عبارت است از تلقین ذکر بکیفیت مخصوصه ملقنه از مشایخ معنعن و انظر ناظر تر یعنی چون بر بی توفیقی مقدره وی در استقامت آئین شغل اطلاع یافته بالهام یا بسببی از اسباب معرفت مذکوره در شرح بیت سابق پس از روی غیرت آن نامحرم بی حاصل را برین سر وقوف نداده و این تخم پاکیزه را در شوره زمین دل وی ضایع ساختن روا نداشتم ؛

بیت

زمین شوره سنبل بر نیارد در و تخم امل ضایع مگردان

واین معامله از آنحضرت در موادِ کثیره معاینه افتاده چنانکه یکبار یحسن گنائی نام شخصی لوند و بیباک بود نوکر امیر سید میرزا چندگاه از امیر خود بے التفاتی دید و جامهای سیاه پوشیده پیش آنحضرت آمده که من ترک دنیا کرده ام و مرا هیچ هوسی بغیر عبادت حقتعالی نیست پس مرا تلقین ذکر کنید و آداب خلوت بیاموزید تا همیشه اوقات خود صرف بر ذکر و فکر حق تعالی کنم و هر چند پی در پی چندماه بملازمت نموده الحاح بسیار میکرد ولیکن آنحضرت بر بی توفیقی او وقوف یافته ابا نمودند و از التماس او تغافل زدند متجاهل شدند تا بعد چند گاه چون نوبت هوس آخرش بسر آمد و هوس لذات دنیاش غالب شده چاکر امیری ظالم شد و مسلمانان از بسیار ایذا رسانید در ارتکاب انواع فسق و فجور مشهور شد چون بعضی مخلصان این حال معلوم شد آفرین بر بصارت آنحضرت کرده در اخلاص افزودند ؛

المتن

هر که بود از جذبهٔ حقیقه صاحب واقعه
دیده احوالش مرید از جان و فرمانبر شد است

الشرح یعنی هر آنکس از عنایت حق تعالی بجذبه است و شوق خدائی صاحب و اتعات صادقه بود مثل علی صوفی و ملا ابراهیم امام خانقاه و ملا احمد جاجگلی و غیرهم جمعی از مخلصین چون برای متابعت و تفحص احوال و حقانیت آنحضرت استخاره کردند هر یک و اقعات مشعر بکمالیت آنحضرت و ترغیب دهنده

بمتابعت او دیدند بدان سبب یقین ایشان محکم شد پس بجان و دل مرید شدند و وظایف فرمودهٔ او با خلاص تمام مداومت میکنند بسبب آن یقین کامل همیشه از جویبار ارشاد و تربیتش فیض میگرفتند و اشارت بانچنین یقین است آنچه در مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره مذکور است که سلوک این راه موقوف بر حصول یقین است از اهل الله

بیت

تا تو نه بینی جمال عشق نگیرد کمال　　　می شنوی وصف یار راست نباید شنید

المتن

بود با با هر درویشی تابع پیران غیب
با همه صحبت آخر از تبعیتش افخر شد است

سالکان را میکند اجلاس خلوت جا بجا
پس بحل واقعات هر یکی اعبر شد است

الشرح　اجلاس نشاندن و حل واکشادن اعبر تعبیر کننده تر اسم تفضیل است از عابر بمعنی گذرنده است یا شد با بمعنی مستقیم است یعنی در میدان حل واقعات نیک گذرنده است و از جهت فراست کامله که دارد درنگ نمیکند درین بیت اشارت است ببعضی از اوصاف مرشدانه آنحضرت که آن اجلاس خلوت است مر سالکان را و حل واقعات ایشان کردن چنانکه در کیمیای سعادت علیه آورده است چنانکه ریاضت کردن بکار است و ریاضت دادن و تادیب کردن دیگر از اهم از ارکان دین است و این با عزلت راست نیاید بلکه شیخ را از مخالطت مریدان چاره نباشد و عزلت و کمی از ایشان شرط نبود و تقیید جا بجا اشارت بدان است که همه مریدان را به نزدیک خود بخلوت نمی نشاند و خانقاهی برای اجتماع ایشان هم ندارند از برای احتراز از آفت شهرت و نیز برای آنکه اگر ایشان را نزدیک خود جای دهد کثرتی دیگر پیدا شود که نفس عزلت نگردد و علایق و عوایق زیادتی گیرد تا حدیکه مستوحش اوقات شریف او شود و از استفادهٔ خلوت معطل ماند و این قصور در تابعان پیر سرایت کند بلکه ایشان را بقدر ضرورت تلقین و تعلیم و تعبیر صحبت کرده وداع میکند و میگوید که جاییکه خاطر شما قرار گیرد بروید و تا توانید در عزلت و خلوت یاد کرد مشغول باشید هرگاه چیزی مشکل شود بیائید بعنایت حق تعالی حل آن کرده آید و نیز بعضی را میفرمایند که اگر هم در خلوت صبر کرده در توجه روحانیت مشایخ و تصور این دعاگوی سعی می نمایید امید است که هم در انجا حل خواهد شد و ایضاً بسیاری از مریدان اکثر اوقات مگر کسانی را که در خدمت مرشد در یه مشغولند میفرمایند که در جایهای خود بعبادت مشغول باشید و دایم اینجا میائید بلکه زر غباً تزدد حباً کار فرموده در محبت و شوق زیادتی نمائید که حصول فوائد کلی وابسته بر محبت است آری همچنین در مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره آورده است که آنحضرت میفرمودند که سخن ابو سعید ابو الخیر است که غباب الزیارة مع حضور القلب خیر من دوامها بلا حضور حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم مر ابو هریره را گفت یا رسول الله بیش ازین طاقت ندارم اگرچه ابا هریره اظهار کمال محبت خود کرد فاما اگر متابعت امر کردی بهتر بودی چنانکه گفته اند

بیت

هجر یکه بود مراد دلبر　　　از وصل هزار بار خوشتر

سوال اگر کسی گوید که چون خدمت شیخ مرید از پیش خود جای مینهد پس آن کلام کیمیای سعادت
که شیخ را از مخالطت مریدان چاره نبود تا آخر معنی چیست **جواب** گوئیم که معنی آن آنست که از نوع
مخالطتی در وقتی از اوقات چاره نبود عزلت او از مریدان بحیثیتی که مطلقاً با ایشان صحبت نکند شرط نبود
بلکه میباید که بحیثیتی باشد که از اوقات شب و روز یکدو وقتیکه بخلوت خاص در مناجات بگذراند و
همچنین اگر تواند از ایام ماه چندروزی و از سالهای صرف خلوت کند تا برکات اوقات آن خلوت در صحبت
او شود هرچه از صحبت قصور عارض شده باشد مجبور گردد چنانکه در عوارف آورده و من آداب الشیخ ان یکون
له خلوة خاصة و وقت خاص لا یسعه فیه معاملات الخلق حتی یفیض علی جلوته فایدة خلوته و لا تدعی لنفسه قوة
ظنا منها ان استدامة المخالطة مع الخلق و الکلام معهم لا یضره و لا یاخذ منه و انه غیر محتاج الخلوة فان رسول
الله صلی الله علیه وسلم مع کمال حاله کان له قیام اللیل و صلوة یصلیها و یدوم علیها و اوقات یخلو فیها فطبع
البشر لا یستغنی عن السیآت قل ذلک او کثر لطف ذلک او کثف و کم مغرور قانع بالیسیر من طیبة
القلب اتخذ رأس ماله و اغتر بطیبة قلبه و استرسل فی الممازجة و المخالطة و جعل نفسه مناخاً للبطالین بلقمة
توکل عنده و یرفق یوجد منه فیقصده من لیس قصده الدین و لا یعنیه سلوک طریق المتقین فافتتن و فتن
و بقی فی حظة القصور و وقع فی دایرة الفتور فما یستغنی الشیخ من الاستمداد من الله و التضرع بین یدی الله
بقلبه و ان لم یقالبه و قلبه فیکون له فی کل کلمة الی الله رجوع و فی کل حرکة بین یدی الله تعالی خضوع فانما
دخلت الفتنة علی المغرورین المدعین للقوة و الاسترسال فی الکلام و المخالطة لقلة معرفتهم بصفات
النفس و اغترارهم بیسیر من الموهبة و قلة تادبهم بالشیوخ کان الجنید یقول لاصحابه لو علمت ان
صلوة رکعتین لی افضل من جلوسی معکم ما جلست عندکم فاذا رأی الفضل فی الخلوة یخلو و اذا رأی الجلوة
مع الاصحاب فیکون خلوته فی حمایة جلوته و خلوته مزید الجلوة و ایضاً فی العوارف فی باب آداب المریدین
مع الشیخ سمعت ان الشیخ عبد القادر رضی الله عنه کان اذا جاء الیه فقیر زایر الخیر بالفقیر فیخرج و یفتح
جاب الباب لیصافح الفقیر و یسلم علیه و لا یجلس معه و یرجع الی خلوته و اذا جاء احد ممن لیس فی زمرة الفقراء
یخرج و یجلس معه فخطر لبعض الفقراء نوع الانکار لترک الخروج الی الفقیر و خروج لغیر الفقیر فانهی ما خطر
للفقیر الی الشیخ فقال البطنا مع رابطة قلبیة و هو اهل و لیس عنده اجنبیة فنکتفی معه بموافقة القلوب
و نقنع بملاقات الظاهر بهذا القدر و اما من هو من غیر جنس الفقراء فهو واقف مع العادات الظاهر
فمتی لم نوف حقه من الظاهر استوحش فحق المرید عمارة الظاهر و الباطن بالادب مع الشیخ و فی
مرصاد العباد بدانکه کشف وقایع را در نظر سالک سه فایده است اول آنکه بر احوال خویش از زیادت و
نقصان سیر و وقفه و فترت و جدت شوق و فسردگی و بازماندگی و رسیدگی اطلاع افتد دوم آنکه از
منازل و مقامات راه و درجات و درکات علو و سفل باخبر باشد زیرا که این هر یک را خیال نقشبند
مناسبه بکند تا سالک را توقف افتد بر جمله وقایع حیوانی و نفسانی و شیطانی و سبعی و ملکی و دلی و
روحی و رحمانی تا اگر صفات ذمیمهٔ نفسانی بروی غالب بود از حرص و حسد و شره و بخل و حقد و کبر و غضب
و شهوت و غیر آن خیال آنرا در صورت حیوانی که آن صفت بروی غالب بود نقشبندی کند چنانکه

حرص را در صورتِ موش و مور بنماید و دیگر حیوانات حریص را و اگر صفتِ کبر غالب بود در صورتِ پلنگ
بنماید و اگر صفتِ شره غالب شود در صفتِ خوک و خرس و یوز ببیند و اگر صفتِ بخل غالب بود در صورتِ مار
بنماید و اگر صفتِ شهوت غالب بود در صورتِ درازگوش بنماید و اگر صفتِ بهیمی غالب بود در صورتِ گوسفند
بنماید و اگر صفتِ سبعی غالب بود از هر نوعی سباع در نظر آید اگر صفتِ شیطنت غالب بود در صورتِ
شیاطین بنماید و اگر صفتِ مکر و حیله و غدر غالب بود در صورتِ روباه و خرگوش در نظر آید اگر اینها را
بر خود مستولی ببیند داند که از این صفات عبور میکند اگر اینها را می بیند و میکشد و قهر میکند
تا خلاص می یابد اگر صورتهای این می بیند که تغیری میکند و مبدل شود بصورتهای دیگر داند که تبدیل
این صفات دست دهد و اگر می بیند که با اینها در منازعت و مخاصمت داند که در معاندت و مکابره
است غافل نشود و این بنا شد و اگر آبهای روان و صافی ببیند و دریای و غدیر و حوضهای
و سبزه های خوش و روضه ها و بستانها و قصرها و ستاره آسمان این جمله صفاتِ دل است و اگر انوارهای بی نهایت
و عالمهای نامتناهی و طیران و طلب معارج و بیرنگی و بیچونی و طی زمین و کشف معانی و علوم لدنی و ادراک
بی آلات این جمله مقاماتِ روحانیت و اگر مطالعه ملکوت و مشاهده ملایک و هوا و فضا و ارض و افلاک
و بهشت و دوزخ و انجم و عرش و کرسی ببیند در سلوک صفاتِ ملکی است و حصول صفاتِ حمیده و اگر مشاهداتِ
انوار غیب افتد مکاشفاتِ صفات الوهیت و الهامات و وحی ها و تجلیاتِ صفاتِ الوهیت در مقام
فنا و بقا و وصول تخلق است به اخلاق رحمانی از هر نوع شمه نموده آید و باقی هم برین قیاس میکند فایده
دوم آنکه وقایع دلی و روحی و ملکی نیک با ذوق بود و شوقی پدید آید که بدان ذوق و شوق انس از خلق
و مألوفاتِ طبع و مستلذاتِ شهادتی و مشتهیاتِ جسمانی باطل کند با مغیباتِ عالم روحانی و لطایف
معانی و اسرار و حقایق انس پدید می آید و بکلی متوجه عالم طلب شود و مشرب او هم عالم غیب
گردد قد علم کل اناس مشربهم و بحقیقت اطفال طریقت را بدایت جذبه شر وقایع غیبی نتواند پرورد و
غذای جان طالب از صورت و معنی وقایع نتوان بود چنانکه شخصی در خدمتِ خواجه امام ابو الحسن یوسف
همدانی ره باز میگفت تعجب کرد که در خدمتِ شیخ احمد غزالی ره بودم بر صفه خانقاه با اصحاب طعام میخورد
و در میانه از خود غایب شد یک ساعتی بود چون با خود آمد گفت این ساعت پیغمبر صلی الله علیه وسلم دیدم
که آمد و لقمه در دهان من نهاد خواجه امام ابو یوسف فرمود ملک خیالات تربی بها اطفال الطریقة یعنی
آن تماشیها باشد که اطفال طریقت را بدان پرورند فایده سیوم آنکه از بعضی مقامات این راه
جز بتصرف وقایع غیبی عبور نتوان کرد و رکن اعظم او احتیاج به پیغمبر و شیخ از بهر این است که تا سالک
سیر بعد وجود خویش نکند و سلوک او در صفاتِ نفس و روح و دل بود ممکن است که بغیری حاجت نیفتد
و لیکن چون بسر حد روحانیت رسید بخودی خود از آن مقام نتواند گذشت از بهر آنکه هر تصرف
که از سالک بر خیزد هستی دیگر پدید آید بعد از آن که برستی است و رستی بتصرف غیر تواند پس وقایع
که از فیض ولایت شیخ آید یا از حضرتِ نبوت یا از تجلی های صفاتِ خداوندی نجات بخشی بود تا فنای
حقیقی حاصل نشود و بقای حقیقی که مطلوب و مقصود از سلوک آنست نرسد والله اعلم بعد از این طرفی از وقایع

که بکشف و مشاهدات و تجلی بوصول تعلق دارد هر یک در فصل آن بجای خویش گفته آید ان شاء الله تعالی ؛

المتن

اندران خلوت زیمن همت و ارشاد او
واردات و واقعات سالکان الیسر شد است

الشرح الیمن مبارک الایسر آسان تر اسم تفضیل است از تیسیر و فی القشیریة الورد لا یرد علی القلوب من الخواطر المحمودة و یختص بنوع الخطاب او ما یتضمن معناه والواردات یکون وارد سرور و وارد خوف و وارد قبض و وارد بسط الی غیر ذلک من المعانی و سمعت الاستاذ اباعلی یقول الواردات من جهة الاوراد فمن لا ورد له فی ظاهره لا وارد له فی سرایره فی المرصاد فصل شانزدهم در بیان بعضی از وقایع غیبی و فرق میان خواب و واقعه قال الله تعالی انی رأیت احد عشر کوکبا و الشمس و القمر رأیتهم لی ساجدین و قال النبی صلی الله علیه وسلم الرؤیا الصالحة جزء من ستة و اربعین جزءا من النبوة بدانکه سالک چون در مجاهده و ریاضت نفس و تصفیهٔ دل شروع کند او را بر ملک و ملکوت عبور و سلوک پدید آید در هر مقام مناسب حال او وقایع کشف افتد گاه بود در صورت خوابی صالح باشد و گاه بود که واقعهٔ غیبی بود و فرق میان خواب و واقعه بنزدیک این طایفه از دو وجه است یکی از صورت دوم از معنی اما از راه صورت چنانکه واقعه آن باشد که از حجاب خیال بیرون آمده باشد و غیبی صرف شده که روح در مقام تجرد از صفات بشری مدرک آن شود و واقعه روحانی بود مطلق و گاه بود که نظر روح موید شود بنور الهیت واقعه ربانی بود که المومن ینظر بنور الله و خواب آن باشد که حواس بکلی از کار افتاده و خیال بر کار آمده در غلبات نوم چیزی در نظر آید و آن بر دو نوع بود یکی اضغاث احلام است و آن خوابی بود که نفس بواسطه آلت خیال ادراک کند از وساوس شیطانی و هواجس نفسانی که القای نفس و شیطان باشد و خیال آنرا نقشبندی مناسب بکند و در نظر نفس آرد آنرا تعبیری نباشد و خوابهای پریشان و آشفته بود از آن استعاذه واجب بود و با کس حکایت نباید کرد دوم خواب نیک است که آنرا رؤیای صالحه گویند خواجه علیه السلام فرمود الرؤیا الصالحة جزء من ستة و اربعین جزءا من النبوة بعضی ایمه آنرا تفسیر کرده اند که مدت نبوت خواجه ؑ بیست و سه سال بود و از الجمله ابتدای نبوت شش ماه وحی بخواب می آمد پس خواب صالح بدین حساب یک جزو باشد و از چهل و شش جزو نبوت و بسیار انبیا که وحی ایشان جمله در خواب بود بعضی بود که وحی ایشان گاه در بیداری و گاه در خواب چنانکه ابراهیم ؑ در خواب وحی آمد که فرزند بکش گفت انی اری فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تری دلیل بر آنکه وحی گفت فرزندش گفت یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی و خواجه علیه السلام میفرماید که نوم الانبیاء وحی و در بیداری بر او وحی آمد که فخذ اربعة من الطیر فصرهن الیک و خواب صالح هم دو قسم است یکی آنکه هر چه بیند بتاویل و تعبیر حاجت نیفتد همچنان بعینه ظاهر شود چنانکه خواب ابراهیم ؑ صریح بود انی اری فی المنام انی اذبحک دوم آنکه بعضی بتاویل حاجت بود و بعضی همچنان بازخوانند چنانکه خواب یوسف ؑ بود انی رأیت احد عشر کوکبا یازده ستاره آفتاب و ماهتاب محتاج بود بتاویل به یازده برادر و پدر

و مادر را ما سجده و بعینه ظاهر شد بتاویل حاجت نیامد که خرّوا له سجداً و سیوم محتاج باشد بتمام
چنانکه خواب ملک بود که انی اری سبع بقرات سمان یاکلهن سبع عجاف الخ جمله محتاج بتاویل بود و همچنانکه
خواب زندانیان که محتاج بتاویل بود یا صاحبی السجن اما احدکما فیسقی ربه خمراً و اما الآخر فیصلب فتاکل
الطیر من رأسه و تحقیقت رؤیای صالح آن است که آنرا تاویلی راست باشد مطلقاً و اثر آن ظاهر گردد
که خواب هم مومن را بود هم کافر را چنانکه ملک مصر و زندانیان دیدند و آن از نظر دل بود بتایید روح بی تایید
نور الهی فاما آنچه موید بود بنور الهی جز مومن یا ولی یا نبی نه بیند یا رؤیای صالح بود که جزو باشد از نبوت
و کافر را هیچ جزو نباشد از نبوت تاقید این معنی آن است که خواجه علیه السلام فرمود لم یبق من النبوة
الا المبشرات یراها المومن او یری له پس این ضعیف رؤیای صالحه رؤیای صادق صالح آن باشد
که مومن یا ولی یا نبی بیند راست باز خوانند یا تاویلی راست دارد و آن نمایش حق بود و راست باز
خوانند و باشد که بعینه ظاهر شود اما از نمایش روح بود این نوع کافر و مومن را همچنین واقعه بر دو نوع
می نهد یکی آنکه محتمل هست که رهابین و فلاسفه و براهمه را بود از کثرت ریاضت و تزکیه نفس و تصفیه
دل و تربیت روح تا وقت باشد که ایشان را بعضی مغیبات کشف افتد و وقایع میان خواب و بیداری
مطلق پدید آید و گاه بود که از کثرت ریاضات و غلبات روحانیت پدید آید آنچه عوام آنرا هم غیبا
پندارند کشف افتد چنانچه از بعضی احوال خلق واقف شوند و از بعضی کارهای دنیاوی و نیز وقایع
میان خواب و بیداری پدید آید و محو بیشتر صفات حیوانی و بهیمی کند و روح ایشان از حجب خیال قدری
خلاص یابد و روح در تجلی آید و انوار روح بر نظر ایشان مکشوف گردد اما ایشان را بدان قربت و قبولی
نباید و سبب نجات ایشان نشود بلکه سبب علو و متابعت ایشان گردد و در کفر و ضلال و واسطه
استدراج شود و هر زمان بود که بواسطه غرور و پندار در درکی دیگر فرود میرود چنانکه فرمود سنستدرجهم
من حیث لا یعلمون الخ دوم واقعه آنست که حق تعالی در آینه دان انفس و آفاق جمال آیات بینات
در نظر موحدان در آورد که سنریهم آیاتنا فی الآفاق و فی انفسهم حتی یتبین لهم الحق موحد از اسبب
ظهور حق شود و بالهام ربانی که در معرفت فجور و تقوی نفس بدل سالک میرسد و در حالت مغلوبی
حواس نظر دل یا روح بر صورت آن الهامات افتد که خیال آنرا نقشبندی کرده باشد یا بواسطه تصرف
خیال بر حقیقت آن الهامات نظر می افتد تا سالک را بر صلاح و فساد نفس و ترقی و نقصان
خویش اطلاع افتد و پدید می آید چنانکه فرمود و نفس و ما سویها فالهمها فجورها و تقویها چنانکه اینجا
مشرک را سبب استدراج بود و زیادتی کفر و اینجا موحد را سبب کرامات گردد و زیادت یقین هو الذی
انزل السکینة فی قلوب المومنین لیزدادوا ایمانا مع ایمانهم و فرق میان واقعه مشرک و واقعه موحد
در حجب شرک انانیت باز مانده است هر که از مشاهده انوار و صفت احدیت خبر نیابد و از هستی
انسانیت بیرون نیاید این معنی بعد از علم الیقین از احوال لسبی مدعیان طریق و ملل مشاهده افتاده ا
و با ایشان بجهنم رفته است و احوال ایشان محقق نگشته که الله ولی الذین آمنوا یخرجهم من
الظلمات الی النور موحد بنور وحدانیت از حجب شرک خلاص یابد و هستی انسانیت و انانیت در تجلی

انوار صفاتِ احدیت محو کند و از شرکِ ما و منی خلاص یابد و در ظهور عالم وحدانیت برخوردار از مقام وحدت گردد ؎

بیت

من و تو رفته و خدا مانده ‌ ‌ ‌ ‌ کی بود یار ما جدا مانده

المتن ‌ ‌ ذکر شیرینی ذ زود از تلقین او محفوظ
خدمت خواجه حسن قاری بلدیمر شد است

الشرح ‌ ‌ بلدیمر نام محلہ ایست در عین شہر کشمیر کہ مولد و مسکن خواجہ مشار الیہ است بلقب قاری مشہور از ان جہت است کہ در قرأتِ قرآن وقوفی و ادای نیکو داشت در قرات امام عاصم بروایتین حفص و بکر پیش خلیفہ از خلفای حافظ عبد الملک قاری خواندہ سند و رخصت و تعلیم گرفتہ بود مردم را بتیة فی اللہ درس میگفت جمعی کثیر از مردم شہر شاگرد او بودند تا وقتی موافقتاً قول شیخ جنید بغدادی کہ اقطع القارئین وصل للصوفیین یعنی ببر رشتہ محبت و صحبت و متابعت از قاری کہ باسم مشغول دارد و بپیوند کن بصوفی کہ بمسمی مشغول است کہ از استادان قرأت عزلت گردیدہ زیارتِ آن آستانۂ ارشاد آشیانہ ملازمت کردن گرفت و بشرف ارادت و بیعت مشرف شد بصدق تمام تلقین ذکر چہار ضرب از آنحضرت با برکت گرفت در اکثر اوقات در آن مشغولی مینمود تا آنکہ روزی آمدہ تقریر کرد کہ مرا ببرکت این تلقینِ مبارک حضرتِ شیخ حق تعالی سکینہ بخشیدہ است و آن چنان است کہ چون در زاویہ خلوت بہ کیفیت ملقنہ بذکر مشغول شوم در باطن من سروری وارد میشود چنانکہ ہرگز خوشش نمی آید کہ کاری بغیر ذکر کنم و در دہان من لذتی از نوع شیرینی پیدا میشود کہ بیان آن نمی تواند کرد آنحضرت با برکت شاد شدند و فرمودند کہ مبارکت باد کہ بعضے آثار طریقت از تو ظاہر شدن گرفت و این علامت رسیدن بحقیقت ذکر است و این حالت را چشیدن عسل سلوک نیز گویند و یا فتن حلاوت ذکر بچنین حالت اشارت میکنند و کنایت ازین مقام کردہ اند آنچہ گفتہ اند کہ تا نچشند ندانند ‌ ‌ ع ‌ ‌ ذوقی است درین بادہ کہ مستان دانند ؎

و مبنی ازین مقام است آن رباعی کہ مولانا عبد الرحمن جامی ؎ ‌ ‌ رباعی

ای بلبل جان مست ز یاد تو مرا ‌ ‌ ‌ ‌ وی پایۂ غم پست ز یاد تو مرا
لذات جہان را ہمہ در پای فکند ‌ ‌ ‌ ‌ ذوقیکہ دہد دست ز یادِ تو مرا

این مقامی است کہ متمنای ذاکران و مریدان است و نیز میفرمودند کہ چون من از عنایت حق تعالی بانیمقام رسیدہ بودم اشتغالی کہ ورای ذکر بود چون سبق علم خواندن و وظیفۂ قرأت قرآن ادا کردن از ہمہ پرداختم و شب و روز بعد ادای فرایض و ادای سنن مؤکدہ و نماز تہجد و چاشت ہمین نوع ذکر میساختم تا بعنایت حق تعالی و بمدد مقتدایان و ببرکتِ استقامت اینذکر بمقاماتِ عالیہ تاختم فی شمایل الاتقیا چون ذاکر بحقیقت ذکر رسد در حالتِ ذکر حلاوتی از دندان او شیرین تر از شہد بکلی پیدا شود چنانچہ از ان حالت دندانہای او بیکدیگر بچسپند و بدشواری کشانید چون در ذکر متلذذ شود قوت او ہمان شیرینی باشد در حالت مرگ افتد از خلوت نگریزد با خلق بپیوندد

ذوق این حلاوت دل داند نه تن قول خواجه ابو سعید چون حق تعالی خواهد کسی را صاحب ولایت گرداند اولا در ذکر بروی کشاید چون در ذکر متلذذ شود در قوت بروکشاید پس او را در مجلس انس بر کرسی توحید نشاند بعده حجاب از پیش او بردارد در سرای فردانیت آرد و عظمت و جلال خود برو کشف کند اینجا در لقای حق فانی گردد ✤

المتن

غنچهٔ دل هر که پهلوی دلش این خواجه وش
ماند نو د آن از دمش شگفته و ازهر شد است

الشرح فی تاج الاسامی آزهر سپید و روشن و مرد سرخ و سپید الازهران الشمس و القمر یعنی هر ذاکری که دل چون غنچهٔ خود را بفکر و مراقبه دل آنحضرت مانند اینخواجه حسن قاری ماند در نزدیکی از دم مبارک آنحضرت بر شفقت غنچهٔ دل او شگفته روشن شده است درین بیت اشارت است بدان که آنحضرت روزی خدمت خواجه مشار الیه بعد ظهور حال بر آن منوال بحضور خود در خلوت ذکر کنانید چون سبق او این ذکر او را حل کرده یافته کیفیتی و ادبی چند نیز او را تعلیم فرموده بعد ازان روزی بتقریری از زبان مبارک آنحضرت شنیدم که میفرمودند که چون خواجه حسن در آخر هر ذکر دم گرفته بهوش و با حضور خیال شیخ توجه بدل میکرد من نظر بر دل او انداختم دل چنان دیدم که گویا شگوفه ایست پخته که شگفتن و روشن شدن گرفت است الحاصل روشن سازنده این کلمه نامه را که در ضمن این بیت مذکور شد در سبحة الابرار بیانی است که اینجا بقصد توضیح نوشته می شود و فی سبحة الابرار عقدهٔ اول در پرده کشائی از کشادگی دل و بیان آنکه در پهلوی رهستان بوی توان رسید و محروم ماند هر که در پهلوی چپش طلبید ✤

سبحه

ای بپهلوی تو در پرده — سر ازین پرده برون ناورده
دل که هر سو بود آورده او — دل در پرده بود پردهٔ او
یکدم از پردهٔ غفلت بدر آی — باشد این راز شود پرده کشای
نیست این پیکر مخروطی دل — بلکه هست این قفس طوطی دل
گر تو طوطی ز قفس نشناسی — بخدا ازاس نه نشناسی
دل شه خرگهی و این خرگاه — نام خرگه که نهد کس بر شاه
شه دگر باشد و خرگاه دگر — ترک خرگه کن و بر شاه نگر
گلبن جان چو نشانند بگل — بود مقصود ازان غنچهٔ دل
غنچهٔ دل چو شگفتن گیرد — دروی آفاق نهفتن گیرد
عالم و عالمیان در وی گم — همچو یک قطرهٔ نم در قلزم
چرخ یکغنچه ز بستان دل است — نطق یک نغمه ز دستان دل است
عنصر ان ز باغش وردی — تودهٔ خاک ز راهش گردی
یکنفس باد هوا از سحرش — هفت دریا صدف یک گهرش

نه فلک پیش درش دهلیزی — پیش چیزیش جهان ناچیزی
زیردست ادبش خاتم دین — آسمان کهنش نقش و نگین
گنج پنهان ازل را گنجور — نشر احسان ابد را منشور
میوه زار کرمش نامقطوع — میوه خوار حرمش ناممنوع
کوی او دست خوش ما و تو نیست — رشته اش مهره کش ما و تو نیست
بلکه ما در کف او دست خوشیم — بسته رشته او مهره وشیم
اوست چون باد صبا ما چو غبار — اوست چون ابر چمن ما چو بهار
گرد مسکین ز زمین چون خیزد — گر نه بر دامن باد آویزد
کی کشد سبزه سر از خاک چمن — رشته ابر نیفکنده رسن
هست از و بخشش و بخشایش ما — هست از و کاهش و افزایش ما
آن بجان زنده و جان زنده بدل — هست هر جانور از زنده بدل
زنده بودن بدل از محرمی است — این هنر خاصیت آدمی است
بی دل زنده چه مردار چه تو — زین شرف مانده چه دیوار چه تو
دل بتدبیر خرد نتوان یافت — بگذر از خود که بخود نتوان یافت
اینکه در پهلوی چپ میبینی — به ازین پهلو اگر در چینی
راستی جوی که در پهلویش — دل و جان زنده شود از بویش
سالها خون جگر باید خورد — خاک ره کحل بصر باید کرد
بو که از زنده دلی یابی بوی — بره زنده دلی آری روی
دل شود زنده ز بی خویشتنی — نه ز هر علمی و بسیار فنی
به اگر حاصل خود را سوزی — که بتحصیل چراغ افروزی
رو به بی خویشتنی آوردن — بهتر از دود چراغت خوردن
گر تو از خود نشینی بفراغ — روشنائی ندهد دود چراغ
بچراغی چه شوی روی براه — که کند دود دلت خانه سیاه
چو چراغیکه نباشد دودش — رهنما سازد سوی مقصودش
پرتو نور دل پیر است آن — که چو خورشید جهانگیر است آن
دیده می بند از آن نور فراز — هستی خویش در آن نور بباز
همچو خود گر بخود آتش نزنی — کی شوی صبح دم خوش بزنی

حکایت عین القضات همدانی که از همه دانی موی می شکافت هر چند چون موی بر خود تافت تا بصحبت احمد غزالی نشتافت سر رشته این کار را نیافت ❊

سبحه

مردم دیده روشن خردان — بجز بینش همه بین و همه دان

بسکه در مدرسه ها رنج علوم ‌‌ ‌ برد و شد حاصل او گنج علوم

لیک از آن رنج بجز گنج ندید ‌ ‌ ‌ بوی از سر حقیقت نشنید

روی همت بصفا کیشان کرد ‌ ‌ ‌ کسب علم از کتب ایشان کرد

گرچه عمری بسر آن راه سپرد ‌ ‌ ‌ راه از آن نیز بمقصود نبرد

هر که در راه نشد صاحبدل ‌ ‌ ‌ گوهر دل نشد او را حاصل

ناگهان نیر اقبال بتافت ‌ ‌ ‌ ره سوی احمد غزالی یافت

رشتهٔ عهد بغزالی بست ‌ ‌ ‌ سر این رشته اش افتاد بدست

بود در صحبت او روزی بیست ‌ ‌ ‌ پس همه عمر به روزی بیست

یافت بینا بصری از روشش ‌ ‌ ‌ برد روشندلی از پهلویش

از قفس طایر روحش سر زد ‌ ‌ ‌ وز دلش نور بصر سر بر زد

ما رأیت شیئا الا و رای ‌ ‌ ‌ فیه نور الله فی ظل سوا

از خدا کون و مکان را پر یافت ‌ ‌ ‌ وز یکی هر دو جهان را پر یافت

دید یک واجب و ممکن برقع ‌ ‌ ‌ نور او طالع و ممکن مطلع

ظلمت خویش در آن نور بباخت ‌ ‌ ‌ بلکه خود را همگی نور شناخت

المتن

همچنین بعضی مریدان را که گشت این ذکر حل
گاه ذکر از کام پیدا منبع سکر شده است
شکر کاین بیچاره ناظم هم بخلوت از زبانش
از حصول بوی ذکر و انس مشکبیز شده است

الشرح

منبع سرچشمهٔ سکر شکر در این بیت اشارت است بدانکه چون آنحضرت با برکت بعضی مریدان را در اظهار واقعات خود پیش این فقیر رخصت کرده بودند من فقیر ورای خواجهٔ مذکور از چند کسی دیگر نیز شنیده بودم که مادام ببرکت تلقین مبارک آنحضرت در وقت ادای وظیفهٔ ذکر بکیفیت معینه دهان شیرین می شود بحیثیتی که گویا پر از شکر کردند و از چندی دیگر برکت آنحضرت حصول فیضی و واردی بنوعی دیگر استماع افتاده ولیکن چون شان درویشان پنهان ساختن احوال است مصلحت اظهار اسمای ایشان اینجا نبود اکتفا بر ذکر بعضی از مشهورین کرده آمد عصمهم الله تعالی من العین و ایضاً معلوم باد که مولانا نورالدین جعفر قدس سره در مقام شکرگزاری و افتخار از شیخ مربی خود حضرت امیر سید علی همدانی قدسنا الله تعالی بسره در خلاصة المناقب نوشته که این فقیر که خوشه چین آنجناب است چون بعضی درویشان را در عزلت در مدت سه ماه تربیت کرده است از همه اجزای مسکن و اجزای بدن ایشان آواز ذکر شنیده است بوی عطر و مشک شمیده از تنگ زندان خود عمل سلوک چشیده و اینهمه آثار فروغ آنجناب است که باین گدایان خوشه چین رسیده است فکیف آثار و صولة التی رسخت فی وجوده المبارکة انتهی کلامه پوشیده نماند

که ازین عبارت ظاهرا چنان مفهوم شده که مولانای مذکور از اجزای بدن مریدان خود آواز ذکر شنیده و بوی عطر شمیده و از تنگ دندان خود عسل سلوک چشیده و با آنکه وی از مرشدین مشاهیر بوده از مشاهدهٔ این آثار در عربت سما مه این مقدار تفاخر نموده و زبان شکرگزاری مربی خود کشوده و نیز ظهور اینهمه عطیات حوالهٔ پیر خود کرده و خود را در میان ندیده پس مریدانیکه بانیوقت باین عطیات بطفیل آنحضرت بابرکت مدظله در اندک مدت بکم مشغولی در غیر عزلت نیز مشرف شده اند چگونه ادای شکرگزاری توانند کرد ؎ رباعی

من بی تو دمی قرار نتوانم کرد	احسان ترا شمار نتوانم کرد
گر بر تن من زبان شود هر موئی	یک شکر تو از هزار نتوانم کرد

المتن مولوی فیروز از فیروزی تلقین او
زود از انتاج نورِ ذکر فرخ فرشد است

الشرح انتاج نتیجه دادن فرخ فرمبارک حال مولانا فیروز نام طالب علمی جوان بود شرح شمسه را مطالعه میکرد چون ذکر جمیل آنحضرت از بعضی مریدان ایشان شنید ملازمت آستانهٔ شریفهٔ آنحضرت کردن گرفت در ایام ملازمت بسبب شهود بعضے کرامات ایشان چون دل او بر اعتقاد و یقین قرار گرفت التماس خصوصیت میکرد بعد از استخاره از هر دو جانب بشرف انابت و بیعت مشرف شده آداب طریقت تلقین یافت پس دامن صحبت از همسبقان و همکنان و همنشینان خود کشید عزلت و خلوت اختیار میکرد و در ادای وظایف ذکر و دعوات مشغولی مینمود تا بعد چند گاه آمد بر زبان شکرگزاری چنان جاری ساخت که مرا از مبارکی تلقین آنحضرت بعضی از نتایج ذکر ظهور شدن گرفت چنانکه در اثنای ادای وظایف و ذکر نوری در خلوت نوری مشاهده میشود به حیثیتی که زاویه تارک بدان روشن می نماید بعد از ان بعد از چند سال هم بفرمودهٔ آنحضرت بقصد زیارت حرمین محترمین مسافر شد است یسّر الله تعالی ماتمنّاه فی مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره همه اعمال سالک میباید که بر سبیل طریق گذرد تا نتیجه بظهور آید و معرفت تفصیلے که منتهای مقاصد طالبان است بحصول پیوندد زیراکه از حسن عقیدهٔ طالب بنسبت حقیقت اهل الله چندان حاصلے نیست زیراکه اعتقاد او باندک چیزی مبدل میشود نعوذ بالله من ذالک فی خلاصة المناقب چون ذاکر مداومت شرایط مذکوره اقبال نماید انوار کثیره ساطعه مرئی گردد در باطن آن و اوایل آن انوار چون بروق ظاهر شود و زود ناپدید گردد آنرا لوایح نامند بعد ازان درنگ کننده نوری پدید آید که یک وقت و دو وقت و سه وقت پا بنده باشد این انوار را لوامع خوانند بعد ازان درنگ کننده انواری پدید آید و بیشتر باشد این را طوالع گویند ؎ رباعی

از ذکر همی نور فزاید مه را	در راه حقیقت آورد گمره را
هر صبح و نماز شام در دخود ساز	خوش گفتن لا اله الا الله را

المتن گردد بهرام رینه صحبتش تاثیر زود
نفس نحس شوم را قتال چون خنجر شد است

الشرح خواجه بهرام رینه نام بازرگانی بود که در بعضی علوم خط و سوادی وقوفی داشت اما میل

ماکولات در میانهٔ اقربا مشهور بود چون چندگاه بملازمت آنحضرت آمد و از صحبت شریف ایشان
چنان متاثر شد که صیام دهر بر خود واجب گردانید و ترک سوداگری نمود و زن را طلاق داد و خانمان
بوارثان گذاشت بعد مرید شدن از آنحضرت تلقین ذکر و حوالهٔ وظایف گرفته بدیهی رفته چند سال
بعزلت گزرانید با وجود صیام دهر در زش طی کردن گرفت یکبار تا پانزده روز طی رسانید و ورای
این بعضی خوارق از و نقل کرده اند واللہ اعلم ؁

المتن

یکنظر بر خواجه عثمان قول از لطفش فتاد
حاصل او زو دکشف حال هر مقبر شداست

آن مصدزادهٔ خطاط مولینا حسین
یکنظر دیده زلطفش مس او چون زر شداست

شیخ سلطان پور آن سید محمد زاهل کشف
رفعت و قدرش چو دیدهٔ بس ثناگستر شداست

نیز از وی مفخر السادات سید شمس میر
پرتو نور ولایت ز آفتاب اظهر شداست

کرده چون ز اتباع او تاثیر ارشادش ظهور
پس ولایت بودن متعدیش اشهر شداست

الشرح یعنی خواجه عثمان که لقب او قول بود چنانکه بالا مذکور شد خواجه زاده بود مانند اقران
خود اهل بدنیا و اوقات خود در معاملات غفلت انگیز میگذرانید و باداى صلوة مفروضه چندان قیدی
نداشت تا روزی از عنایت حق تعالی او را جذبه واقعشد بیخود شده زمانی افتاد در همان بیخودی
آنحضرت را بخواب دید که تهدید بسیار میکرد باین مضمون که اگر همچنین غافل باشی و پیش من آمده توبه
و انابت نکنی در دنیا مبتلا ببلایی دوانی خواهی شد چنانچه پیش اهل روزگار رسوا خواهی شد چون
بخود آمد در باطن خود آثار جذبه یافت و میل باسباب دنیا کم شده دید بعد از آن پیش آنحضرت آمده
مرید شد چون نظر مبارک آنحضرت بشفقت بر و افتاد بعد از اندک فرصت کشف قبر او را کرامت شد
چنانکه در هر مزاری که میرفت از احوال قبور آن مزار بعضی یاران خبر میداد بطریقی که خاطر ایشان
میشد و واقعات صادقه نیز در هر باب میدید بعد از آن او هم باشارت آنحضرت مشرف بشرف
زیارت حرمین شریفین شد القصه غرض از آوردن اینچند کرامات مریدان آن است که تا ثابت شود
که ولایت آنحضرت متعدیست یعنی بدیگران رسنده است زیرا که در خلاصة المناقب آورده است
که ای دوست بدانکه ولایت بعضی متعدی باشد تا ارشاد کنند و ولایت بعضی متعدی نباشد
بلکه عقیم بود و ایضاً ظهور کرامت از مرید نیز کرامت شیخ است و شاهد حقیقت دلیل مکملیت
اوست بلکه بحیثیتی که معجزهٔ پیغمبر است زیرا که ظهور اثر و نتیجه در تابع دلیل صادقیست متبوع است
چنانکه در مقامات خواجه بهاءالدین نقشبند قدس سره آورده است که ظهور کرامت ولی در عهد
حضرت رسالت صلی اللہ علیه وسلم مصدق او بود بعد از عصر او نیز مصدق اوست پس هر که منکر
است بکرامت اولیا در حقیقت منکر معجزات حضرت رسالت است و کفی به ضلالاً ؁

المتن

بہر دل پیر محقق چون طبیب حاذق است
کش بہر علت مجرب داروئی دیگر شدہ است

الشرح حاذق آن کہ در کار خود استاد باشد درین بیت اشارت است بدانکہ پیر محقق آن است کہ ہمچون طبیب حاذق کہ متصرف ابدان است وی در تصرف قلوب حاذق است تا اولا مرض دل ہر سالک بشناختہ بریاضتی قاطع مواد آن مرض باشد معالجہ چنانکہ بزرگی گفتہ است ؎ بیت

تن اگر بیمار شد بر سر بیمار یدم طبیب ای طبیبان کار تن سہلست فکر دل کنید

ونیز ایمائی است بدفع توہم وکسانیکہ میگویند کہ عالم ظاہری را در سلوک براہ خدا تعالی احتیاج بہ پیر محقق نیست واین محض غلط است زیراکہ در مرصاد العباد مذکور است اگر کسی خواہد کہ خود را پرورش بنظر عقل و علم خویش دہد ہرگز بجائی نرسد وخطر آن باشد کہ در ورطۂ ہلاک در وادی مذلات افتد وخوف زوال ایمان باشد کہ بغرور و پندار عشوۂ نفس خود را در وادی مہالک این راہ بی پایان اندازد اگر کسی را نفس وشیطان غرور دہد کہ دلیل این راہ پیغمبر علیہ السلام ولطف حق تعالی بس است وقرآن وعلم شریعت جملہ بیان راہ خداست جواب او آن است کہ شک نیست کہ دلیل این راہ پیغمبر است ولطف حق تعالی وقرآن وعلم شریعت ولیکن مثال این ہمچنین است کہ پیغمبران اطبای حاذق آمدند والہام حق تعالی ایشان را مدد داد تا بعمرہای دراز رنجہا بردند وسعی ہا نمودند وانواع امراض وعلل را بشناختند وبرخواص ادویہ اطلاع یافتند ومعاجین واشربہ ساختند ودر کتب شرح ہر یک بدادند وتصانیف در علوم طب علمی وعملی بنہادند بعدہ جمعی شاگردان ازان اطبای حاذق آن علوم را درآموختند ودر خدمت ایشان ممارست معالجہ کردند بمباشرت آن شغل نمودند وتجربہا حاصل کردند وبرقانون استادان بطبیبی مشغول شدند وجمعی دیگر را کہ استعداد تحصیل آن علوم داشتند تربیت کردند درین کار بکمال رسانیدند وہمچنین قرنا بعد قرن از ہر طایفہ شاگردان میخاستند تا بدین وقت اگر کسی را درین روزگار بیماری باشد وآرزوی صحت وداعیہ معالجت او پدید آید چہ کند اگر بغیر اطبا در کتب ایشان رجوع کند در معاجین ساختہ کہ در دار وخانہ ہاست بنظر عقل خویش تصرف کند وباطبا التفات نکند وبی تجربتی معرفتی در طب خود را بنظر عقل خود معالجہ کند یقین کہ بر وکفایت نخواہد کرد پس میباید کہ باطبا رجوع کند واصحاب تجارت آن علم خدمت کند وخود را بدیشان تسلیم کند ہر معجون کہ ایشان آمیزند وہر شربت کہ ایشان دہند اگر تلخ است واگر شیرین نوش کند بہوای خود در خود تصرف نکند کہ مبادا جان کہ بباد دہد ہمچنین در قرآن مجید جملہ علوم طب دینی کہ در معالجت بیماری فی قلوبہم مرض تعلق دارد حاصل است وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمومنین بلکہ این قرآن دار وخانہ ایست کہ جملہ معاجین واشربہ درو جمع کہ ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین وخواجہ علیہ السلام طبیب حاذق بود در دین کہ ہر بیماری را بشناخت ومعالجہ ہر یک بصواب فرماید وانک لتہدی الی صراط مستقیم وصحابہ شاگردان کافی کہ علم طب ازان حضرت حاصل کردہ اند در معالجت ہر یک خود را بکمال رسانند اگر اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم وہمچنین قرنا

بعد قرن تابعین از صحابه این علوم بگرفتند و تبع تابعین الی یومنا هذا هر یک را درین علم نظرها می بخشیدند و خداوند تعالی در هر وقت مزاج آن قوم می شناخت و از قانون قرآن استخراج استنباط معالجت بصواب میکردند که کل مجتهد مصیب و کتب فراوان در علوم طب دینی که شریعت است علمی و عملی ساختند ولیکن بیماری صاحب واقعه را پدید آید معالجه خود را از کتاب بتصرف نظر عقل خود نتواند کرد اگرچه درین علم یکجان باشد که گفته اند رای العلیل علیل او را طبیبی حاذق صاحب تجربه باید که هم علم معرفت امزجه مختلفه دارد و هم قانون طب علمی و عملی اطلاع تمام یافته باشد تا در هر بیماری معالجه خاص بودند فرمودند اگرچه یک نوع بیماری باشد اما پیر را معالجه دیگر باشد و جوان را دیگر و طفل را دیگر و مزاج طفل مراهق و شاب و کهل و شیخ تفاوت بسیار دارد و باشخاص معین نیز تفاوت بکند چنانکه اگر ده طفل باشند هر یک را در نبض و مزاج و ضعف قوت تفاوت ها باشد در هر شهر و در هر هوا در هر موسم هم تفاوت باشد طبیب حاذق باید که آنهمه بشناسد و رعایت آن دقایق بکند تا بر قضیه تداووا فان الذی انزل الداء انزل الدواء مرض زایل شود و صحت روی نماید معهذا اگر طبیب حاذق را بیماری پدید آید معالجه خود نشاید که کند نظر او به بیماری تفاوت کرده باشد او را هم طبیب سلیم النظر صحیح البدن باید که معالجه او باو مفید بود و اگر نه از طبیب بیمار معالجه بصواب نیاید ✤

ع طبیبٌ یداوی والطبیب مریض ✤

بیت

عالمی خفته است و تو خفته · خفته را خفته کی کند بیدار

و چون این معنی محقق گشت باید که هیچکس بغرور شیطان و هوای نفس مغرور نشود و بر خویشتن و علم خویشتن اعتماد نکند انتهی کلامه ✤

المتن

طفل راه آمد مقلد کم رسد یاری ازو

در هزیمت افتد آن لشکر که طفلش سر شد است

الشرح یعنی مقلد که از بیوقوفی و بی تدبیری سلوک درگاه حضرت اله مانند طفلی است اگر با وجود چنین حال پیر و پیشوای جماعتی شود هم گمراهی اوست که خود از کسب کمال باز ماند از جهت مغرور شدن مریدانش از و در وبال افتد و هم گمراهی تابعان او که عاقبت از مطلوب محروم شوند زیرا که طلب آن در غیر محلش کردند و کذا فی المثنوی المولوی ✤

مثنوی

طفل راه فقر چون پیری گرفت · پیروان را غول و پیری گرفت

که بیا تا ماه بنمایم ترا · ماه را هرگز ندیده مغترا

چون نمائی چون ندیدستی بعمر · عکس مه در خواب هم ای خام عمر

المتن

راه بنماینده اهل حق بره جوئی بصدق

کردن اعلام مریدان پیش شان منکر شد است

الشرح یعنی روش اهل حق که عبارت از مشایخ محققین است چنان است که چون حق تعالی در دل بنده خار خار طلب و ارادت باقیات اخروی انداز دو دل او از تعلقات و تلذذات فانیات

دنیا سر و سازد پس چنین کس بصدق طلب ارادت شیخی را بدانی رهبری جوید و بدرقه گی طلب کند
پس بران شیخ لازم باشد که بعد تفحص صدق طلب ارادت باستخاره و استجازت اگر در ارشاد او مرخص
شود سوال او را امیدوار دارد و چیزی از قواعد سلوک و آداب طریقت فراخور استعداد تلقین و تعلیم فرماید
و وصیت استقامت آن کند و اگر در ارشاد مرخص نشود حرص بر آن نکند که این همه از روی ظاهر
در متابعان من داخل باشد اگرچه او را در طلب صادق صادق میبیند زیرا که درین ضرر هر دو است
و بسا مشایخ محقق طالبان صادق را بعد وجدان صدق طلب ایشان چون وقوف بر آن یافتند
که این طالب را نعمت هدایت و برکت از جانب ما النصیب نیست از دست گذاشتند چنانکه مشهور است
که چون شیخ بهاء الدین زکریا و شیخ فرید الدین شکر گنج قدس سرهما در اثنای طلب هر دو بهم پیش شیخ شهاب
الدین سهروردی قدس سره رسیدند شیخ بهاء الدین را بمریدی قبول کرد و خلافت داد و شیخ فرید الدین را
در شهر دهلی پیش خواجه قطب الدین رح فرستاد و بشارت داد که ترا خلافت از و نصیب ست اما اینکه حالا
بعضے مدعیان مردم را اعلام کرده خواه در باطن ایشان طلبی و ارادتی باشد یا نه و بعلانیه دعوی راهبری هر
نوع که خلق را کنند و آدابیکه بکثرت عمل خود آن را انکر دند دیگران تلقین کنند منکر طریقت است
پیش اهل حق نهی منکر و امر معروف واجب است اما منکر بودن آن برای آن است که در طریقت سند متمسک
پیر و مریدی دو چیز است یکی از قرآن که آن قصهٔ خضر و موسی ست چنانکه حق تعالی باعتبار حکایت از قال و
حال موسی فرمود که هل اتبعک علی ان تعلمن مما علمت رشدا پس خضر در قبولیت آن درنگ کرده جواب
داد که انک لن تستطیع معی صبرا تا باستماع تکرار التماس و تحقیق صدق ارادت او نگر در خصت مصاحبتش
نداد و این قصه بالا در مناسبت خضر به تفصیل مذکور گشته و سند دیگر از حدیث چنانکه در ارشاد المریدین
آورده است که در خبر صحیح است که حضرت امیر المومنین علی کرم الله وجهه چون آئینهٔ دل از پرتو نور علم
روشن گشت داعیهٔ طلب حق در باطن او پیدا شد روزی فرمود که یا رسول الله علمنی علما یوصلنی
الی الرب یعنے بیاموزان مرا علمیکه رساند مرا بحضرت پروردگار رسول ع خوشوقت شد فرمود که بسی
وقت بود که میخواستم که این علم با تو بیاموزانم اما موقوف به آن بودم که این داعیه از باطن تو ظاهر گردد
تا این علم بیبرکت نبود و بر اصل تر باشد بعد از ان حضرت رسول ع علی کرم الله وجهه روی بقبله بنشاند
و ذکر لا اله الا الله تلقین و تعلیم فرمود آن نسبت از ایشان بهمین دستور معنعن مسلسل تا مشایخ اینوقت
رسیده است پس معلوم باد که درین هر دو سند اول طلب از جانب مرید بود در مقامات خواجه بهاء الدین
نقشبند قدس سره آورده است که فرمودند بعد از انکه همه موجودات از آسمانها و زمینها و عرش و فرش
واپس گذاشتی و از بند رسیدن و نارسیدن خود برخاستی و از توقع دیدن و نادیدن پاک شدی
و از همه بلاها و آفت هارستی و گفتی هیچ بلائے ترا درین راه از وجود خود نیست هیچ زهری قاتل از طمع مریدان
نیست از همه باید خاست +

بیت

تا در زنی بهرچه داری آتش | هرگز نشود حقیقت وقت تو خوش

در زاد المسافرین آورده +

نظم

شرط است که چون امام گردد — اورحمت خاص و عام گردد
خیزد ز طلب مرید نبود — در آرزوی مرید نبود
آن پیر که طالب مرید است — در مذهب اولیا مرید است
هشدار که دیو را کمین هاست — زنّار طریقت اینچنین هاست

پس اعلام کنند مریدان بی تفحص حریص بر متابعت ایشان مر او را اگر محقق است چون درین مسئله طریقت مخالفت کتاب و سنت و آثار کبرا ست کرده است بعد شنیدن این بیان واجب است او را توبه و استغفار کردن در راه متابعت سلف پیش گرفتن و اگر محقق نیست دعوی تحقیق میکند صفت و حال او این است که در تفسیر امام قشیری در سورهٔ یونس آورده است که قال الله تعالی فمن اظلم ممن افتری علی الله الکذب الآیه الکذب بالشرع قبیح واذا کان علی الله فهو اقبح ومن المفترین علی الله الذین یظهرون من الاحوال مالیسوا فیها صادقین وجزاهم ان یحرموا ذلک ابداً فلا یصلون الی ذلک و همدرین تفسیر در سورهٔ آل عمران آورده است که قال الله تعالی وان منهم لفریقاً یلوٗن السنتهم بالکتاب الآیه الاشارة من هذه الآیة الی المبطلین فی الدعاوی فی هذه الطریقة یزینون العبارات ویطلقون السنتهم بما لا خبر لقلوبهم منه ولا لهم بذلک تحقیق ما یقولون بالسنتهم قال الله تعالی فی صفة هؤلاء لتحسبوه من الکتاب وما هو من الکتاب کذلک ارباب التلبیس والتدلیس یروّن قالبهم علی المستضعفین فاما اهل الحقایق فاسرارهم عندهم مکشوفة قال الله تعالی فی صفتهٖ ویقولون علی الله الکذب وهم یعلمون ای یعلمون انهم کاذبون کذلک اهل الباطن والتلبیس فی هذه الطریقة یتکلمون عن قلوب حزبة واسرار محجوبة نعوذ بالله من استحقاق المقت فی سورہ عنکبوت ومن اظلم ممن افتری علی الله کذباً او کذب بالحق لما جاءه ما تکذیب قرانزا یا رسول الله آن هنگام که آمد الافتری دروغ گفتن و پوستین پوشیدن فی آخر سوره انعام فمن اظلم ممن افتری علی الله کذباً فیضل الناس بغیر علم ان الله لا یهدی القوم الظالمین فی سوره شعرا ام یقولون افتری علی الله کذباً یعنی بلکه میگویند کافران که می بافد محمد بر می بندد بر خدا تعالی دروغ بدعوی نبوت و نزول قرآن ❊

المتن

اهل حق اندر حق پیر مقلّد گفته اند
گمره و گم کن چو دجّال بد اعور شد است

الشرح فی ارشاد المریدین طالب باید که در اول طلب و گرمی احتیاط ملاحظه نماید و بظاهر شیخ سورتان ❊

فرد

از پیر و مریدشان چه پرسی — دجال و خر ند بعرش و کرسی

فریفته نشود و خود را معتقد دام ایشان نسازد که ایشان ضایع کنندگان و راهزنان دین و اخوان شیاطین اند و منتظر باشد تا تخم ارادت از کدام صاحب دولت در مزرعهٔ باطن او افتد فی التفسیر القشیری فی سوره هود قال الله تعالی الذین یصدون عن سبیل الله ویبغونها عوجاً وهم بالآخرة کافرون هذا من جملة صفات المفترین علی الله الکذب ومن صدّهم عن سبیله ان یظهروا من انفسهم احوال الاستیة ثم یخلون باحکام الشریعة ولا یرون ذلک کبیرة فی الطریقة فیوهمون للمستضعفین من اهل اغترارهم

فی ذلک رخصة فیضلوا ویضلون ومن جملة صدهم الناس عن السبیل تغریرهم الناس وایقاعهم فی الغلط من یرتفقون بشیٔ مما فی ایدیهم من حطام الدنیا فیمدحون غیر اهله ویسبحون من لا یستوجبه لاخذ شیٔ منهم بغیر وجهه ویداهنون فی دین الله ٭

المتن

شیخ کو اذنِ شفاعت از خدا حاصل نکرد
گر مرید از او دهد دست از هوا مغترّ شد است

الشرح مغتر فریفته شد و صاحب غرور اسم مفعول است از اغترار یعنی چون شیوخیت بوجهی شفاعت است و خواستن عفوِ گناهانِ گذشته مریدان چنانکه از آیه فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول و از آیه فبایعهن واستغفر لهن الله مستفاد گشته پس اگر آن شیخ را اذنی و شفاعتی از درگاهِ حق تعالی بر قضیهٔ ما من شفیع الا من بعد اذنه حاصل نشده باشد و مرید از او دست بیعت دهد تا شفاعت کند او و مریدان او در غرور افتند و حصول این اذن از درگاه حق تعالی بزبانِ شیخ حقانی که در حق فانی باشد ظاهر شود یا بالهام غیب یا باشارت واقعه و یا بایمای رؤیای صالحه و مانند آن هویدا گردد و استخاره و استجازه محققان در وقت گرفتن مر مرید را همین است و همچنین در عوارف آورده است که اهم الآداب ان لا یتعرض الصادق المتقدم علی قوم ولا یتعرض لاستجلاب بواطنهم بلطف الرفق وحسن الکلام محبة للاستتباع فاذا اری ان الله تعالی یبعث الیه المریدین والمسترشدین بحسن الظن وصدق الارادة ان یکون ذلک ابتلاء واختبارا عن الله تعالی والنفوس مجبولة علی محبة الخلق والشهرة وفی المخمولة السلامة فاذا بلغ الکتاب اجله وتمکن العبد من حاله وعلم بتعریف الله ایاه انه مراد بالارشاد والتعلیم للمریدین فیتکلم فی کلام الناصح الشفیق الوالد لولده بما ینفعه فی دینه ودنیاه وکل مرید ومسترشد ساقه الله الیه براجع الله تعالی فی معناه ویکثر الجاء الیه ان یتولاه فیه وفی القول فیه وفی القول معه ولا یتکلم مع المرید الا وقلبه ناظر الی الله مستعین به فی الهدایة للصواب المتن اشارتی ببعضے مقامات آنحضرت مثل عزلتِ عامه و خاصه و وحدت و رضا و ملامت و فقر و خوف و مانند آن

المتن

معتکف در خانقه بوده قریب بیست سال
معشر العشرین بعیش قربِ حق اعشر شد است

الشرح بدانکه اعتکاف در لغت مقام احتباس است یعنی وا داشتن و وا داشته شدن کما قال الله تعالی سواءً ن العاکف فیه والباد و در عرف فقها عبارت است از مقام کردن در مسجد بشرط نیت و روزه و غیر آن چنانکه در کتب فقه مبین است در تفسیر کاشفی آورده است که نزد محققان اعتکاف نگاهداشتن نفس است در دایرهٔ امر و نواهی شیخ ابوبکر واسطی قدس سره فرموده که اعتکاف حبس نفس است و حفظ جوارح و مراعات وقت و چون این شرط بجا آری هر جا خواهی معتکف توانی شد و عزیزی بدیری در آمد خادم را گفت که مرا بقعهٔ پاک نشان ده تا نماز گزارم گفت دلِ خود را از ماسوی پاک کن و هر جا که خواهی نماز گزار ٭

بیت

ازان محرابِ ابرو دل مگردان
اگر در مسجدی گر در خرابات

مقصود آن است که آنحضرت نزدیک به بیست سال در یک عبادتخانه یعنی در خانقاه ملک شمس حاجب
که برای درویشان مولانا اسمعیل بنا کرده بودند بریاضات شاقه گذرانید و میفرمودند که در آن آوان اقامت
آن مکان از صحبت خلایق بقدر امکان محترز میبودم تا آنکه وقتی اشارتی رسید که چون از عنایت حق تعالی
نسبت جمعیت باطن تو چنان قوی شد که صحبت مردم در تو تصرف نمی توان کرد و دیگران را صحبت تو
بسیار نافع است باری بعضی کسانرا که باخلاص می آیند در صحبت خود راه ده تا از برکات تو منتفع گردند
پس از ان خانقاه بنابر حکمتی رخت اقامت کشیده شد از ان باز تا اینوقت بحکم آن اشارت با بعضے
مخلصان همصحبتے واقع میشود چنانکه بیت آینده مشیر بدان است اما معنے مصراع دویم چنان است که معشر العشرین
یعنی کسیکه تا بیست سال باختیار خود در عسرت و مجاهده و تنگی روزگار دارنده نفس اماره بود پس
بر قضیه وعده من اختار المجاهدة فله المشاهدة در عیش قرب حق و مشاهده خداوند مطلق اعشر شده است
یعنی عشرت کننده تر اسم تفضیل است اسمی است از عشرت بمعنی رخوت چنانکه شیخ عطار فرموده است

فرد: از پی این عیش و عشرت ساختن　　صد هزاران جان بباید باختن

و حضرت شیخ شهاب الدین سهروردی قدس سره در عوارف المعارف از خانقاه و مانند آن جائیکه
در آن بعضے درویشان بقصد عبادت حق تعالی مجتمع شده مقام کرده باشند برباط تعمیر کرده و
ایشان را ساکنان رباطها خوانده در چند باب بیان فضیلت ایشان و بیان مشابهت ایشان
باهل صفه و بیان بعضے خاصیات و آداب ایشان ذکر کرده که اول مبحث او این است الباب الثالث عشر فی
فضیلة سکان الرباط قال الله تعالی فی بیوت اذن الله ان ترفع ویذکر فیها اسمه یسبح له فیها بالغدو
والآصال رجال لا تلهیهم تجارة ولا بیع عن ذکر الله واقام الصلوة وایتاء الزکوة یخافون یوما تتقلب
فیه القلوب والابصار وقیل ان هذه البیوت هی المساجد وقیل بیوت المدینة وقیل بیوت النبی صلی الله علیه
وسلم وقیل لما نزلت هذه الآیة قام ابوبکر رض وقال یا رسول الله هذه البیوت منها بیت علی و فاطمة رض
قال علیه السلام نعم افضلها وقال الحسن هی بقاع الارض کلها جعلت مسجد الرسول ع فعلی هذا الاعتبار
بالرجال الذاکرین لا بصور البقاع وای بقعة حوت رجالا بهذا الوصف هی البیوت التی اذن الله ان
ترفع روی انس بن مالک رض قال ما من صباح ولا رواح الا و بقاع الارض ینادی بعضها بعضا هل
مر بک الیوم احد صلی علیک او ذکر الله علیک فمن قایلة لا فاذا قالت نعم علمت ان لها علیها بذلک
فضلا وما من عبد ذکر الله تعالی علی بقعة من الارض او صلی لله تعالی علیها الا شهدت له بذلک عند ربه
وبکت علیه یوم یموت پس بعد شنیدن این بیان بر تو پوشیده نماند که چون همیشه همت آنحضرت
بر دوام عبودیت و استمرار عبادت است و نفس او هم در آن اطمینان گرفته پس این زمان هر جا که
مقام میکند آنجا حکم مسجد و خانقاه میگردد در ثواب و شرف اگرچه از روی ظاهر مسجد عامه بنا شده او
در زمره معتکفان مساجد داخل باشد بلکه اولیتر از ایشان زیرا که در نشستن ایشان در مسجد جوامع
خوف آفت شهرت و ریاست دارد و در موضع خود بر کناره از ان در عصمت خداوند است و مشغول عبادت حق
جل و علا است ⁂

المتن

این زمان بر وحدت و تفویض بعض راضی بر قضا
همنشین با نیک و بد لیک از همه مجتز شد است

الشرح مراد از وحدت ضد کثرت است بالا در شرح بیت عارفست و کاین و باین رهبر وحدتش مشروح گشته و مراد از تفویض تسلیم و توکل است یعنی سپردن کارها بخدای تعالی و مجتز مزه گشنده اسم فاعلست از اجترار که بمعنی کشیدن مزه است یعنی این زمان که عارف کامل گشته همه را باین ملاحظه که مخلوقات و مظاهر خداوند حکیم اند ملاحظه کرده با قطع نظر از اعمال ایشان در بعضی اوقات صحبت کردن جایز بیداند بعد از انکه در باب صحبت نیز کار خود با خداوند تعالی گذاشته راضی بر تصرفات مقتضای او میباشد اگرچه در بعضی احیان صحبت با اضداد و بیگان واقع می شود چنانکه بزرگی گفته وکلت الی المحبوب امری کله فان شاء احیانی وان شاء اتلفانی یعنی باز گذاشتم همه کارهای خود را بمحبوب پس اگر خواهد زنده گرداند مرا و اگر خواهد تلف و نابود سازد با وجود این سبب کمالیتی که دارد صحبت هم بحکم خذ ما صفا دع ما کدر فایده گیر و زایده گزار شده است و اگر کسی باشد که ظاهراً هیچ فایده دیده نمی شود باری بنظر عبرت از حال او هم فایده ایست و امیرحسین در زاد المسافرین در صفت سالکان طریق آورده ✦ نظم

در صحبت هر کسی نشینند	ره پیش برند و پس نه بینند
چون آب روند بی علایق	آمیخته همه خلایق
با حق جمع و زخود پریشان	لا یعرفهم شعار ایشان

با مزه کشنده شد است از صحبت همه باین معنی که مولانا سعد الدین کاشغری ره نقل میکردند و میفرمودند که فیض الهی بهمه موجودات فایض است هر کسی را بقدر قابلیت فیض میرسد از آنکه غافلند در رسید و گذشت ✦

بیت

دوست هر لحظه در تو نظر میکند	چون تو از وی غافلی از تو گذر میکند

پاکان حق سبحانه ازین جهت در بازارها می درآیند تا هر فیض که بر مردم فایض میشود ایشان آن فیض را میگیرند و از انفاس متبرکه خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره که اهل قند بار خلق برای آن می کشند که خلق ایشان مهذب شود تا دلی دریابند از برای آنکه هیچ دلی نیست که حضرت حق را با و نظری نیست خواه صاحب آن دل واقف باشد یا نباشد هر که آن دل را دریابد از نظر الهی فیض باورسند است ✦

بیت

صد سفره دشمن بکند طالب مقصود	باشد که یکی دوست بیاید بضیافت

و نیز از اقوال خواجه است که اگر بعیب یار نظر کنیم بی یار مانیم هیچکس نیست که از صفت حسنی خالی بود بیت

حاصل دریا نه همه دُر بود	یک هنر از هر که بود پُر بود

و هم در مقامات ایشان آورده است که دیوانه این بیت را میخواند ✦ بیت

نیکوان را دوست دارد هر که باشد در جهان	گر بدان را دوست داری گوی بردی در میان

حضرت خواجه میفرمودند که ما ازین سخن سبق گرفتیم در لشتا فرمودند که این بیت را یا دگیرید تا شنید نمانند که

که سخن خواجه بدان متوجه است که غیر گناه کبیره مرجو التکفیر است فی تفسیر الزاهدی واختلفوا فی الکبایر قال ابن عباس رض کل شیء سمی الله تعالی فیه النار لمن عمل به او نزل فیه حد فی الدنیا فهو کبیر نقلست که خواجه احرار قدس سره میفرمودند که آنچه از مردم صادر است اگر در شریعت آن را حدی و تعزیری نیست از آن نمی باید رنجید زیرا که آنکه باقتدار و تمکین و خلق حقتعالی موجودات بدیدهٔ قضا و قدر میباید دید و ایشان را معذور میباید داشت و نیز نقل است که پیش خواجهٔ مذکور جمعی مردم از بگ برسم نیازمندی آمده بودند پیش ایشان طعام آوردند و وقت طعام خوردن بنسبت آن جماعت عنایت و الطاف فرمودند همه موالی اصحاب حاضر بودند فرمودند که نظر دو است یکی نظر شریعت دیگر نظر ربوبیت بندگان حق را نظر کردن طریقت است مشهور است که بیگانه مهمان خلیل الله صلوة الله علیه شد ایشان پرسیدند که توچه مردی او گفت من گبر ایشان گفتند که برو تو ضیافت و مهمانی مرا نشائی از حق تعالی بر ایشان عتاب آمد کسی را که هفتاد سال پروردم تو یکروز نان ندادی رد کردی از آنکه گرده بوی دهی چنانکه گفته است

سعدی

سروش آمد از کردگار جلیل | بهیبت ملامت کنان کای خلیل
منش داده صد ساله روزی و جان | ترا نفرت آمد از و یکزمان
گر او میبرد پیش آتش سجود | تو واپس چرا میبری دست جود

فی تذکرة الاولیا شیخ معروف کرخی قدس سره چون وفات کرد از غایت خلق و تواضع او بود که اهل همه ادیان در و دعوی کردند جهودان و ترسایان و مومنان هر یک گروه گفتند که وی از ماست خادم گفت کا او گفته است هر که جنازهٔ من از زمین تواند برداشت من از آن قوم ترسایان بیامدند نتوانستند و جهودان نیز و اهل اسلام بیامدند و برداشتند و نماز کردند باز همانجا در آنجا دفن کردند و ایضاً معروف را قدس سره مسافری رسید و قبله نمیدانست و روی بسوی دیگر کرده نماز گزارد چون وقت نماز در آمد اصحاب روی بسوی قبله کردند و نماز گزاردند مسافر خجل شد و گفت نه آخر مرا خبر کردید شیخ گفت ما درویشیم درویش را با تصرف چکار و آن مسافر را چندان مراعات کرد که صفت نتوان کرد و فی دستور الجمهور نقل است که سری سقطی رح گفته است که برادرم بایزید گفتی که کسی از راه علم و شرع تخلق نکرد افعال ایشان بیند او در خود اگریزد با خلق بنامیزد و نشیند و نخورد و همه عیبهای ایشان مشاهده کند و هر که بچشم حقیقت نگاه کند همه را معذور دارد در روز قیامت شفیع ایشان باشد این سخن سلطان بایزید رح بنا بر آن است که مأمورٌ به دیگر است و محکوم به دیگر مأمور به در حق بوجهل و فرعون ایمان بود محکوم به عصیان فعل بندها را باشد که خلاف مأمورٌ به واقع شود آماره و ابنا باشد که خلاف محکوم به واقع شود و همه حجتها که خیزد از عالم امر خیزد چنانکه در حق ابلیس فرمود که ما منعک ان لا تسجد اذ امرتک و همه عذرها که خیزد از عالم حکم خیزد چنانکه در حق آدم فرمود و لقد عهدنا الی آدم فنسی و لم نجد له عزما امر همه بلاست و عنف و حکم همه عطاست و لطف +

بیت

ای پسر صبر کن و باش قضا را خورسند | هرچه آید بتو از قسمت یزدان بپسند

فی کیمیای سعادت بدانکه رضا بقای حق تعالی بلند ترین مقامانست که هیچ مقامی ورای آن نیست
چه محبت مقام بهترین است و رضا بهر چه خدایتعالی کند ثمرهٔ محبت است نه ثمرهٔ هر محبتی بلکه ثمرهٔ محبتی
که بر کمال بود و ازین گفت پیغمبر صلی الله علیه وسلم الرضاء بالقضاء باب الله الاعظم گفت درگاه مهین حق
تعالی رضا بقضاست و محققان گفته اند قضا تعین اشیاست در علم ازلی و قدر آفرینش اشیاست بر طبق
تعین ✦

المتن

جو نما گندم فروش و مر ملامت مشتری
در لباس اغنیا بر فقر خود استر شداست

الشرح استر پوشنده تر اسم تفضیل است از ساتر باین عبارت که گندم نما و جو فروش مثلی مشهور است
که اهل رزق را گویند در هر باب که باشند زیرا که ایشان اول از بهر زیب خریدار متاع سره می نمایند
لیکن در وقت سپردن کاسد و ناسره میدهند یعنی چون آنحضرت از بصیرت نافذهٔ خود ملاحظه کردند
که خوی و عادت اکثر اهل زمانه چنان است که بعضی از دی رزاقی گندم نما و جو فروشند و از همت
دنی خود در خریدن جاه و ناموس دنیای فانی میکوشند و بقصد سمعه و ریا به نیت سوال ملبس بتعریض
براغنیا لباس فقرا میپوشند و بشومیت این افعال رشحهٔ از کاس محبت نمی نوشند پس از کمال
عقل و فتوت و علو همت این همه عادات را ترک داده در راه ملامت که طریق محبان و عاشقان لقای خداوند
رحمان است قدم صدق و اخلاص نهاده و لهذا در بعضی اوقات لباس محتشمانه پوشیده چنانکه در کشف المحجوب
آورده که از نوادر حکایات شیخ ابو صالح حمدون رض که از سادات طریقهٔ اهل ملامت بود یکی آنست که میگفت
روزی اندر جوی مار حیرهٔ نیشاپور میرفتم نوح نام عیاری بود بفتوت معروف و جمله عیاران نیشاپور اندر حکم
وی بودند و یرا اندر راه بدیدم گفتم ای نوح جوانمردی چه چیز است گفت جوانمردی من خواهی یا از آن
تو گفتم هر دو بگو گفت جوانمردی من آنست که من قبا بیرون کنم و مرقع بپوشم و معاملات آن برم تا صوفی
شوم و از خلق اندران جامه از معصیت بپرهیزم و جوانمردی تو آنکه مرقع بیرون کنی تا تو بخلق و خلق بتو فریفته
و فتنه نگردند پس جوانمردی من حفظ شریعت بود باظهار از آن تو حفظ حقیقت بر اسرار و این اصلی سخت
قوی است والله اعلم بالصواب فی منهاج العابدین روایت کرده اند که فرقد سنجی بر حسن بصری آمده
گلیمی پوشیده و حسن حله پوشیده بود فرقد حلهٔ حسن را تفاخر کردن گرفت حسن گفت چه می بینی بجامهٔ
من که جامهٔ اهل بهشت است و جامهٔ تو جامهٔ اهل دوزخ است مرا رسیده است که بیشتری اهل دوزخ
اصحاب گلیم باشند پس گفت زهد در جامه ها نهاده اند و کبر در سینه ها بخدا که کبر شما بیشتر از کبر کسی است
که پوشش او از جامهٔ ابریشم هست باعلم و فی زاد المسافرین ✦

نظم

ای روز و شب از برای ناموس — در خویش کشیده دلق سالوس
این ره نه بخرقه و گلیم است — اول قدمش دل سلیم است
آنرا که هوای رنگ و بوی است — درویش مخوان گدای کوی است

المتن گویا عشق و ملامت توأمان زائیده اند
زانکه حق را هر که عاشق شد ملامت خر شده است

شیخی از اهل ملامت پهلوان محمود نام
بوده و از بهر این معنی بهر مفخر شده است

الشرح بیت ملامت از دل سعدی فرو نشوید عشق
سیاهی از حبشی چون رود که خود رنگ است

فی کشف المحجوب اندر حقیقت دوستی هیچ چیز خوشتر از ملامت نیست از آنچه ملامت دوست را بر دل دوست اثر نباشد و دوست را جز بر کوی دوست گذر نباشد و اغیار را بر دل دوست خطر نباشد لان الملامة روضة العاشقین و نزهة المحبین و راحة المشتاقین و سرور المریدین و مخصوصند این طایفه از ثقلین اختیار کردن ملامت تن برای سلامتی دل هیچکس را از مقربان و کروبیان و روحانیان این درجه نبوده است و از امم پیشین نیز از عباد و زهاد و از اعیان حق که بوده اند این مرتبه بجز گروهی را ازین امت که سالکان انقطاع دل باشند و فی خلاصة المناقب ای دوست بدانکه افاضل اولیا آنانند که صوفیه قدس سرهم ایشان را از اهل ملامت نامند شیخ محی الدین عربی قدس سره در وصف کمال ایشان فرموده است و هم اعلی الطایفة و ملامتی را دو تعریف کرده اند یکی آنست که ملامتی مُستِر احوال خود و مُظهِر عجز باشد الا عند الضرورة بآنکه هر یکی از اهل ملامت را حق تعالی هزار و دویست قوت روحانیه بخشیده است و اگر یکی از آن قوت ها بر دنیا و عقبی تسلط کنند همه را فانی گرداند و یکی قوت از آن قوت ها ستیر احوال خود می کنند تا اظهار عجز باشد دوم شیخ محی الدین عربی فرموده و نبینا و ابوبکر و عمر صلوات الله علیهم منهم و تعریف دوم آنکه ملامتی آن است که در مواضع شرور عبور کند از برای مشاهده قضا و قدر اما با اهل شرور موافقت نکند و برین تقدیر افضلیت جمیع ملامتی لازم نیاید بر جمیع چنانچه نقلست که خدمت پهلوان محمود گاه گاه در خرابات آمدی و زنان را فرمود که ساق را برهنه کنید و چون برهنه کردند نظرها کردی و خدا را ثنا گفتی و پرسیدی بچند کرت لذت می یابید و چون بیان کردندی و گفتندی که ازچندین کرت زیاده لذت می یابیم خدمت پهلوان گاه بودی که بگریستی و اهل خرابات نیز بگریستند و بیشتر اهل خرابات آن روز در ستر و عفت بودندی تا روز دیگر و اهل ملامت از محجوبانند و افضل ایشان قطب بمرتبه قطبیت رسد الا محجوب و فی التفسیر القشیری و لقد کان رسول الله صلی الله علیه وسلم قبل النبوة حمید الشان عند القوم جمیل الذکر ممدوح الاسم بکل احد و یسمونه محمد الامین فلما وقع فی هذه الحالة بدلوا اسمه و حرفوا وصفه و هجنوا ذکره فواحد کان یقول ساحر و آخر یقول کاهن و ثالث یقول کاذب و رابع یقول شاعر

شعر

اشاعوا لنا فی الحی اشنع قصة　　و کانوا لنا سلما فصاروا لنا حربا

و هکذا حدیث المحبة لا ینفک عن الملامة و لکن اخذ الملامة فی هواک لذیذة حبا لذکرک فلیلمنی اللوم و ماذا علیه من قبح حالتهم و الحق سبحانه یقول قوله تعالی و لقد نعلم انک یضیق صدرک بما یقولون فسبح

بحمد ربک ای استرح من الہم مایقافیک بحسن الثناء علینا فی سورۃ الحجرات انا کفیناک
المستہزئین الذین یجعلون مع اللہ الٰہا آخر فسوف یعلمون ولقد نعلم انک یضیق صدرک بما یقولون
فسبح بحمد ربک وکن من الساجدین واعبد ربک حتی یاتیک الیقین فی سورۃ السبا قل انما اعظکم
بواحدۃ ان تقوموا للہ مثنی وفرادی ثم تتفکروا ما بصاحبکم من جنۃ ان ہو الا نذیر لکم بین یدی عذاب
شدید فی سورۃ الاحقاف قال اللہ تعالیٰ قل ما کنت بدعا من الرسل وما ادری ما یفعل بی ولا بکم ان
اتبع الا ما یوحی الی وما انا الا نذیر مبین وسنت الٰہی چنان رفتہ است کہ بیشتر انبیا و اولیا کہ بانکار جہال
ومعاندہ وحجۃ اہل ضلال مبتلا باشند کہ ابتلا موکل علی الانبیاء ثم الامثل فالامثل وندر باشد کہ ولی
کامل از محنت ابتلاء خلق سلامت ماند واغلب اکثر اہل تحقیق وارباب قلوب را انکار بر مشایخ اولیا
انار اللہ برہانہم در ہر عصر بضروب ایذا واشرار وانواع بلا از عداوت وانکار ومحاربہ اخراج از بلاد
وجلاء اوطان وسعایت نزد اہل سلاطین ونسبت بکفر وزندقہ والحاد مبتلا بودند وآنرا سعادت روزگار
خود دانستہ اند کہ محبت ومحنت ہمزاد اند وہر کہ بر درگاہ عزت لاف محبت زند بضرورت در بوتہ محنتش
باید گداخت وہر کہ طمع وصل سلطان کند گاو نفس را قربان راہ باید ساخت ؛ بیت

کار ایشان نیست با درگاہ او | خاک میباید شدن در راہ او

رباعی

پرسید ز من یکی کہ آن قوم کہ بودند | کز خلق جہان گوی حقیقت بربودند
دیدند ونہ دیدند وشنیدند ونہ گفتند | کردار خود از خلق ہمہ عیب نمودند

فی تذکرۃ الاولیا معروف ترین طریقی کہ در طریقت مشہور ترین مذہبی مذہب جنید است در وقت او
مرجع مشایخ او بود واورا تصانیف عالی است در اشارات وحقایق ومعانی اول کسیکہ علم اشارت
منتشر کرد اوست با چنین روزگار بارہا دشمنان وحاسدان بکفر وزندقہ او گواہی دادند وصحبت
بکسیبی یافتہ بود خواہرزادہ سری ومرید او روزی از سری پرسیدند کہ ہیچ مرید را درجہ از درجہ پیر
بلندتر است گفت ہست برہان آن ظاہر است کہ جنید را درجہ بالاتر از من است ؛ المتن

خامش وگویا وساہر نایم وصایم بخورد
مست وہشیار است ازان احوال واضمر شدست

الشرح ساہر بیدار نایم خواب کنندہ وصایم روزہ دار اضمر پوشیدہ تر یعنی از کثرت مجاہدہ
نفس آنحضرت مطمئنہ گشتہ وولایت شہر بدن دل را مسلم شدہ وصدور اعمال واحوال او ند تعالے
بفرمودہ حاکم دل بصحبت پیوستہ ومیل نفس او بگفتن وخواب کردن وخوردن وباقی اعمال بقصد
حظ وراحت نماندہ پس آنچہ در بعضی اوقات بظاہر دیدہ میشود کہ بحکم عادت در گفتگو میباشد
ویا بہ نیت قوام تن گاہ گاہ بنوم شغل مینماید ویا بورزش قدیم معاملہ ہشیارانہ می کند بیقین باید دانست
کہ او فی الحقیقت ساکت وساہر وصایم سکران است زیرا کہ درشان این قوم وارد گشتہ کہ ساکت
نظار وغیب حضار وملوک تحت اضمار یعنی خاموشان سخن گویند وغایبان حاضرند وپادشاہان گلیم

پوشنده همچنین در صفت سالکان طریق در زاد المسافر آورده ؛

نظم

این راه روان بی خرد بار ‌ ‌ ‌ ‌ گویا و خموش و مست و هشیار

در بحر وجود خویش غرقند ‌ ‌ ‌ ‌ فارغ ز قبول و رد خلقند

نی در غم دوزخ و بهشتند ‌ ‌ ‌ ‌ این طایفه را چنین سرشتند

و فی دستور الجمهور یکی از مریدان شیخ ذو النون مصری می‌خواست که پیش سلطان بایزید قدس سره همی آید ذو النون گفت که چون پیش بایزید برسی این پیغام من بدو رسان که تا چند بخسپی و براحت مشغول باشی که قافله گذشت آن مرید بیامد و پیغام رسانید سلطان بایزید گفت که ذو النون را بگوی الرجل الذی هو نیام کل اللیل و یبلغ المنزل قبل قدوم القافلة یعنی مرد آن است که همه شب بخسپد و صباح که برخیزد چنان برود که پیش از قافله بمنزل رسد ذو النون چون این سخن بشنید و بگریست و گفت که مبارکش باد که احوال ما بدین درجه نرسیده است پوشیده نماند که اتصاف آنحضرت بدین اوصاف این داعی را بعضی را در ایام ملازمت بقرائن اعمال بعضی باقوال آنحضرت معلوم شده بود لیکن ایراد آن اینجا از جهة خوف املال مطالعه کنندگان لایق ندید ؛

المتن

ظاهرش خندان و لی ترسان دلش از بیم حق

همچو برگ بید کولرزنده از صرصر شد است

الشرح

فی الاحیاء فی الخبر ان من خیار امتی قوما یضحکون جهرا من سعة رحمة الله و یبکون سرا من خوف عذابه ابدانهم فی الارض و قلوبهم فی السماء ارواحهم فی الدنیا و عقولهم فی الآخرة یمشون بالسکینة و یتقربون بالوسیلة فی زاد المسافر ؛

نظم

هر دل که در وی درگشادند ‌ ‌ ‌ ‌ توقیع ولایتش بدادند

در کار خودش تکلفی نیست ‌ ‌ ‌ ‌ با نیک و بدش تصرفی نیست

خندان شده با دل پر از درد ‌ ‌ ‌ ‌ این است نشان آن جوانمرد

در کار سبک و لی گران سنگ ‌ ‌ ‌ ‌ در خشم گران و لی سبک جنگ

با خلق همیشه در تک و پوی ‌ ‌ ‌ ‌ بیگانه ولست و آشنا روی

و فی المرصاد طریق زاهدان در تهذیب اخلاق ظاهر و ترتیب احوال و اعمال و ترقی درجات مشغول باشند بخواهند که از اعمال و اوراد ایشان چیزی ناقص شود و اگر وقت ایشان غارت شود قوی ملتفت اما عاشقان در خرابی ظاهر و آبادی باطن کوشند باطن را مشغول و محجوب ندارند[۱۴] فی شواهد النبوة از ابن عباس رضی الله عنهما آورده اند که نام و صفت پیغمبر ما در توریت این است که احمد الضحوک القتال یرکب البعیر و یلبس الشملة فی الآخره ضحوک آن است که همیشه خندان باشد و نفس کریم وی با آنچه پیش آید منقبض نگردد و گاه بودی که چندان بخندیدی که دندان های آخرین وی ظاهر شدی و وی گفته است که مزاح کنم و لی بجز خبر راست چیزی نمی گویم روزی عجوزه را گفت که عجایز در بهشت نیایند آن عجوزه بگریست فرمود که عجایز دختران باکره شوند انگاه بهشت در آیند و همانا که اشارت بمثل این معنی است که قوله تعالی

۱۴ [illegible]

فبما رحمة من الله لنت لهم ولو كنت فظاً غليظ القلب لانفضوا من حولك و معنی قتال آنست که حریص
بود بر جهاد با اعداء الله المتن اشارتی به بیان مقام توکل و تفویض آنحضرت در خوردن و پوشیدن و اثبات
محفوظیت او دران و بیان بعضی ریاضات و کرامات او در ضمن آن *

بر توکل خوردن و پوشیدنش بوده ولی
چون رسیدی نذر با شبهه ازان منذر شدست

الشرح في تاج المصادر الانذار الابلاغ ولا يكون الا في التخويف ويعدى الى المفعولين پس این منذر اسم
مفعول است از همین مصدر یعنی در احوال کار خود به خدایتعالی انداخته تا در خوردن و پوشیدن نیز ترک تدبیر
اسباب کرده اوقات خود بفتوح و نذور میگذرانید و معهذا اگر مالی شبه و وجه حرام نذری رسیدی از حفظ و عنایت
حق تعالی در صرف کردن آن در حوایج نفس خود تهدیدی دیدی باین طریق که در خواب اشارتی بدان دیدی
و یا از عالم غیب یا از الهام دل تعریف آن شنیدی یا بقرینه آن شنیدی یا بقرینه عروض عارضه در وقت
تصرف دران یا بغیر ذلک من المعاملات بر آن واقف شدی پس بی اظهار این حال بر اغیار آن نذر با شبهه
را در محلی مناسب صرف کردی و میفرمودی که آنچه طیب باشد برای خوردن نگاه باید داشت و آنچه فروتر از آن
باشد در لباس باید صرف کرد و آنچه ازان غلیظ تر بود بمحتاجان مناسبین باید داد فی کیمیا سعادت اصل همه
در توحید و توکل است بدانکه توکل از جمله مقامات مقربان است درجه وی بزرگ است و حق تعالی همه را
بتوکل فرموده است و آنرا از شرط ایمان کرده و گفته و علی الله فليتوكل المؤمنون و چنین آیات بسیار است و گفته ان
الله يحب المتوكلين پیغمبر ص گفت هر که پناه با خدا دهد حق تعالی مؤنت های وی کفایت کند و روزی
وی رساند از جاییکه نیندیشد هر که پناه با دنیا دهد حق تعالی وی را با دنیا گذارد و در تفسیر است که رزق کریم
آن است که در خانه نشسته روزی رساند و فی الاحیاء العبید کلهم فی رزق الله لکن بعضهم یاکل بذل السؤال
و بعضهم بتعب و انتظار کالتجار و بعضهم بامتهان کالصناع و بعضهم بعز کالصوفیة یشهدون العزیز فیاخذون
من یده ولا یرون الواسطة و فی العوارف عن عمر ابن الخطاب رض قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
یعطینی العطاء فاقول اعطه یا رسول الله افقر الیه منی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم خذه فتموله او تصدق
به و ما جاءك من هذا المال وانت غير متشوق ولا سائل فخذه و ما لا فلا تتبعه نفسك قال سالم فمن اجل ذلك
کان ابن عمر رض لا یسأل احدا شیئا و لا یرد شیئا فی بعض کتب القضاء قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
من رد الفتوح ابتلی بالسوال و عنه علیه السلام اذا اوتیت بغیر مسألة فکل و تصدق و فی الاحیاء و قد کان
السری السقطی رح یوصل الی احمد بن حنبل شیئا فیرده قال السری السقطی یا احمد احذر آفة الرد فانها اشد
من آفة الاخذ فقال له احمد اعد علی ما حملت فاعاده فقال احمد ما رددت علیک الا لان عندی قوة شهر
فاحبسه لی عندک فاذا کان بعد شهر فانفذه الی و فی نفحات الانس شیخ ما ابو مدین در غرب بود ترک کرده
خرقه و صنعت را و نشسته بود با خدایتعالی و آنچه خدای میکشاید از روزی درین نشستن بر طریقه عجیب
بود که رد نمیکرد آنچه بوی آوردند چنانکه عبد القادر جیلی رضی الله عنه نیز باین وصف می بود و ایشان
باهم درین وصف مساوی بودند مگر آنکه شیخ عبد القادر را ایستادگی بیشتر می نمودند بتکلفات ظاهری

وآنچه موجب عزّ و شرف است قول پیر ہری تو دست مجنبان تا کاہل نشوی و روزی از خدا دان تا کافر نشوی مراد از جنبانیدن دست آن است کہ در شب تاریک از بستر نرم برخیزی و وضو سازی و نماز کنی و دست برداری و از حق تعالی حاجت بخواہی و فی رسالۃ مولانا عبد الغفور توکّل اعتراف بعجز است و اعتماد دل بخدای و اضطراب ناکردن در زمان نقد اسبابیکہ نفس می کند در زمان تحصیل مطالب درجہ اول توکل آنست کہ با وجود اعتماد بحق باز گذاشتن مہمات با طلب اند کی نزرکنند بقصد آنکہ نفس را مشغول سازد بچیزی کہ بیاید چہ عادت نفس است کہ اگر او را مشغول نسازد او شخص را مشغول سازد در ین طلب نفع غیر پیر ملاحظہ کند درجہ دیگر از توکل آنست کہ ترک طلب کنند و چشم از اسباب بپوشانند و نظر بمسبب الاسباب بینداز د و گاہی از جہت تصحیح مرتبہ توکل باشد و گاہی از برای حفظ واجبات طریق مثل مراقبہ و حضور و تعین اوقات باعمال سنیہ و فی الاحیاء ان قلت الافضل ان یقعد فی بیتہ او یخرج و یکتسب فاعلم انہ ان کان یتفرغ بترک الکسب لفکر و ذکر و اخلاص و استغراق وقت بالعبادۃ و کان الکسب یشوش علیہ ذلک وہو مع ہذا لا یستشرف نفسہ الی الناس فی انتظار من یدخل فیحمل الیہ بل یکون قوی القلب فی الصبر و الاتکال علی اللہ فالقعود لہ اولی لان استشراف القلب الی الناس سوال بالقلب و ترکہ اہم من ترک الکسب و ما کان المتوکلون یاخذون ما تستشرف الیہ نفوسہم و فیہ ایضا و ہذا شرط توکل من یخوض البوادی بلا زاد او یقعد فی الامصار و ہو حال فاما الذی لہ ذکر بالعبادۃ و العلم فاذا قنع فی الیوم و اللیلۃ بالطعام مرۃ واحدۃ کیف کان و ان لم یکن من اللذائذ و ثوب خشن یلیق فہذا یاتیہ من حیث یحتسب و من حیث لا یحتسب علی الدوام بل یاتیہ اضعافا فترکہ التوکل و اہتمامہ بالرزق غایۃ الضعف و القصور فان اشتہارہ سبب ظاہر یجلب الرزق الیہ اقوی من دخول الامصار فی حق الخامل مع الاکتساب فالاہتمام بالرزق قبیح بذوی الدین و ہو من العلماء اقبح لان شرطہم القناعۃ و العالم القانع یاتیہ رزقہ و رزق جماعۃ کثیرۃ و انکا نوا معہ الا اذا اراد ان لا یاخذ من ایدی الناس و یاکل من کسبہ فذلک لہ وجہ لایق بالعالم الذی سلوکہ بظاہر العلم و العمل و لم یکن لہ سیر بالباطن فان الکسب یمنع من السیر بالفکر بالباطن فاشتغالہ بالسلوک مع الاخذ من ید من یتقرب الی اللہ بما یعطیہ اولی لانہ یتفرغ الی اللہ و اعانۃ للمعطی علی نیل الثواب ٭

المتن

مورد استفت قلبک حل شد از حالش مرا

کز دل اکثر مسایل ملہم و مشعر شد است

الشرح فی تاج المصادر الاستفتا فتوی خواستن ملہم الہام کردہ شدہ و مشعر اشعار کردہ شدہ فی الاحیاء خرج العباد و الزہاد من الدنیا و قلوبہم مقفلۃ و لم یفتح الا قلوب الصدیقین و الشہداء ثم تلا قولہ تعالی و عندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو و لو ان ادرک قلب من لہ قلب بالنور الباطن لما قال النبی صلی اللہ علیہ و سلم استفت قلبک و ان افتاک و افتوک و قال علیہ السلام فیما یروی عن ربہ لا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ فاذا احببتہ کنت لہ سمعا و بصرا الحدیث فکم من معانی دقیقۃ من اسرار القرآن یخطر علی القلب المتجرد للذکر و الفکر تخلو عنہا کتب التفاسیر و لا یطلع علیہا افاضل المفسرین و ایضا فیہ و کان ابو سلیمان الدارانی یقول لا ینبغی لمن الہم شیئا من الخیر ان یعملہ حتی یسمع بہ فی الاثر فیحمد اللہ تعالی اذ

او نوق ما فی نفسہ و انما قال ہذہ الآن ما بدع من الآراء قد قرع الاسماع و غلق بالقلوب فربما یشوش صفاء القلب فیتخیل بسببہ الباطل حقاً فیحتاط فیہ بالاستظہار بشہادت الآثار و فی تفسیر القشیری قال اللہ تعالی انا انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس بما اراک اللہ لم یامرک بالحکم بینہم علی عمیاء و لکن بما اراک ای کاشفک بہ من انوار البصیرۃ حتی وقفنا علیہ بتعریفنا ایاک و لتسدیدنا لک و کذلک من یحکم بالحق من امتک فی سراج الہدایۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما رآہ المومنون حسناً فہو عند اللہ حسن، پوشیدہ نماند کہ درین بیت اشعاریست بہ بیان مصراع دوم بیت اول اشارتی است بجواز حکم کردن و فتوی دادن اہل کشف بعد توجہ بمقتضای کشف دل خود در بعضی جزئیات امور کہ پیش مے آید مر ایشانرا و بر محکمان ایشان و عبارت کتب بدان وافی بنا شد و لہذا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما قیل لہ کیف نفعل اذا جاءنا امر لم نجدہ فی کتاب و لا سنۃ فقال سلوا الصالحین و اجعلوا الشوری بینہم پس محصل معنی بیت چنین است کہ جای ورود حدیث استفت قلبک و ان افتاک و افتوک مراد از قراین احوال او معلوم شدہ زیرا کہ چون اکثر احیان در آوان خدمت از زبان مبارک ایشان دران حالت ترجمان قلب منور و دل باخبر خود میکردند تمیز خطرات تابعان و تعبیر وقایع ایشان و تعین مصالح ترقی ہر یک ازینان و بعضی بیان مسایل مشکلہ استماع افتاد ہنوز از مطالعہ کتب چہ در نظر ایشان چہ در نظر فقیر نیامدہ بود خصوصاً حکمی کہ بر قضیہ الہام قلب در بعضی نذور و صدقات و ہدایا فتوحات معینہ بحلت و حرمت و شبہ بودن کردند بعد تفحص آن بقدر امکان حال آنکہ محکوم فیہ موافق فرمودۂ ایشان برآمدہ پس چنان یقین شدہ کہ ورود این حدیث در شان اینچنین صاحبدلان اہل کشف است و عمل کردن بدین خبر لایق حال ایشان است کہ از اکثر اوقات از مفتی دل الہام و اشعار و خطاب جواب توانند فہمید و الا کسیکہ ہنوز از بندگی نفس و ہوا بیرون نیامدہ و بصیرت دل پیدا نکردہ و صاحبدل روشن نشدہ روا نباشد او را کہ و رای فتوی دادہ مفتیان فقہ و یا مخالف فرمودۂ اہل کشفے بوسوسہ نفس راہی اختیار کند و گوید کہ این فتوی دل است پس در ضلالت صریحہ می افتد نعوذ باللہ من ذلک و کذا فی افتتاح رسالہ بعضے المشایخ شیخ حاجی علی پرسید کہ در حلال و حرام چون اقاویل علمای اسلام و ز عوم خواص و عوام متفاوت است طایفہ کہ طریق قبول شدہ کمل مرشد شعار ایشان است چگونہ معاش کنند فرمود کہ از حرام اجتناب نمایند و بریا و سمعہ مبتلا نشوند بدان ای سالک راہ مقرب درگاہ کہ مذاہب صلحا و اتقیا و مشارب اولیا و اصفیا بحسب ازمنہ و امکنہ و اقتضاے اوقات و احوال در غایت حد اعتدال درین معنی متنوع است اما در جمیع احوال بنای کار اینطایفہ بر دو اصل است یکی ظاہر شریعت مصطفوی دوم باطن طریقت مرتضوی کہ کشف و الہام است و اشارات معنوی عبارت ازان است بنا برین معنی ہر کہ بغیر قول فقہای اسلام و بغیر اشارات معنوی عمل میکند ہوای نفس است کہ وی را حد اعتدال باز دارد و در رعونت و خودنمائی میکوشد بدان ای سالک راہ آنچہ در کتب فقہ مذکور است و مسطور عوام و خواص را دستور است کہ قال علیہ السلام کہ الحلال بین و الحرام بین و ما بینہما شبہات حدیث صحیح است شبہات دانستن طریقہ اولیا و علما است

امّا حلال را حرام دانستن رسم اہلِ ریاست و حرام را حرام دانستن آئین مُباحیان و اشقیاست و شُبہات را علی العُمیا حرام یا حلال پنداشتن شیوۂ جہلاست ہرکدام را بجای خود باید دانست کہ طریقۂ اعتدال اہلِ کمال و اہلِ حال این است کہ ہرچہ علمای جمیع مذاہب حلال داشتہ اند حلال داند و آنچہ حرام داشتہ اند حلال داند و آنچہ در حلیت و حُرمت مختلفٌ فیہ است شبہ داند و بی ضرورت طعام شبہ نخورد امّا چنانچہ از حرام اجتناب نماید از شبہات آنقدر مبالغہ ننماید تا ریا و تصنّع لازم نیاید ای سالک راہ آنچہ جہال میگویند کہ مالِ امرا و ملوک و سپاہیان مطلق حرام است از فرطِ ریا و خودنمائی میگویند نظر اہلِ حق بر حلال است مال ہرکہ باشد اجتناب نمودن از حرام واجبست متصرّف ہرکہ باشد مستِ شراب لایزالی شیخ بایزید خلخالی کودکی را دید کہ طبقے حلوا داشت مستی رسید چون بران کودک نزد و سہ پارۂ حلوا ستد بوی داد وی خواست کہ بصاحبِ حلوا رد کند از عالمِ علوی ندا شنید کہ بخور بنابران اشارتِ الٰہی بخورد و تفحّص نمود کہ اینچہ حلوا بود کودک گفتہ پدرم فرستادہ است کہ بمسجد بروم و بفقرا صرف کنم شما حق خود خوردید نوبتِ دیگر یکی از زاہدان رسمی ویرا بمہمانی برد و طعام آورد و خواست کہ نانی بشکند از ملاءِ اعلیٰ ندا برآمد کہ طعام این خبیث دُزد کہ گندم یتیمی دُزدیدہ است نخورد دست باز کشید و پرسید بعینہ چنین بود ازینجا معلوم شد کہ حُلیت و حُرمت باشخاص تعلق ندارد چنانکہ زعم جہّال است و تمیز حلال از حرام ظاہر بفقہ و حدیث و کلام اللہ و باطن بالہام و کشفِ اللہ باید نمود یاَیّہا الذین آمنوا لا تحرّموا طیّباتِ ما احلّ اللہ لکم ولا تعتدوا انّ اللہ لا یحبّ المعتدین ؛ دلیل صریح است مردم جہو دصفت و اہلِ ریا حلال را حرام پنداشتند و این رعونت نفس را کمال ورع و تقوی پنداشتہ سالکان را باید کہ نظر بر سخنِ عوام ندارند و ماسوی اللہ را معدوم صرف پندارند تا از مہلکۂ ریا و سُمعہ توانند رہید و بکمالِ اخلاص کہ مقام خاص کُمّلِ اولیاست توانند رسید قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم لایزال اہل الرّیا رجع لیس علی وجوہہم نورٌ ولا بہاءٌ ولا رزقہم برکۃٌ وہم عند اللہ انتن من جیفۃ ولیس فی النار قومًا اشدّ عذابًا من اہل الرّیاء چون غلبہ است کہ در جحیم مشرک و کافر و ظالم و فاجر باشند ہیچ یک را از ایشان عذاب اقوی و اشد جز اہلِ ریا نباشد از ریا اجتناب نمودن بیشتر از صفات ذمیمہ و اعمال سیّئہ بر ذمۂ اہل ہمت واجب و لازم باشد کہ ریا شرکی است پنہانی ریا مار سیست سمّانی ریا حرفہ متصفالنست ریا کمندِ شیطان است طایفہ از ابرار اولیا حذرًا عن الرّیا طریق ملامت اختیار کردہ مانند شیخ یوسف بن حسین رازی وغیرہم قدّس اللہ اسرارہم نوبتی در نیشاپور تاجری بود کنیزکی جمیلہ داشت جہت عفت و صلاح بخانۂ شیخ عثمان ابوحری فرستاد نظر وی بر آن جمیلہ بی اختیار افتاد و تعلق خاطر شد چون پریشانی خاطری او را شد بعرض شیخ خود ابی حفص قدّس سرّہ رسانید وی فرمود کہ برو یوسف بن حسین را دریاب و ابو عثمان بروی برفت و منزل یوسف طلب نمود از ہرکہ پرسید ہمہ ملامت و فضیحت کردند کہ چنین صالحی با چنان زندیقی چکار دارد ویرا ندیدہ شرمندہ بطریق نیشاپور مراجعت نمودہ باز آمد و صورتِ حال باز نمود باز شیخ فرمود کہ بصحبت یوسف باز باید رفت چون چارہ ندید بری و برفت و

بملامت خلق التفات نموده پرسیده بمحلهٔ او رسیده و خرابات خانهٔ ویرا دریافت در آمد سلام گفت
و یوسف جواب داد و ابو یوسف برخاست و ابو عثمان دریافت و تعظیم و تکریم نمود و در معارف و حقایق
بکشود و بیان حالاتِ عالیهٔ و مقاماتِ رفیعه فرمود در آن حال پسری صاحب جمال پیشِ او نشسته و قرابه
پیشِ خود نهاده بود چون یوسف از مقاماتِ عالی خبر داد ابو عثمان پرسید باوجود این کلمات و کمالاتِ حالات
اینچه حال است یوسف گفت ظالمی درین مملکت پیدا شد و این محله را خراب ساخت و این خانه ماوای من
گذشته است و این پسر فرزند صلبی من است و این قرابه آبخوارهٔ من است ابو عثمان دید آب بود گفت
دانستم که درین صحبت نامشروع نیست امّا چرا خود را در مقام تهمت دارید فرمود از بهر آنکه تا مردمان
مرا زاهد و امین ندانند و کنیزک نسپارند و مرا تعلّق نشود ابو عثمان این سخن که بیان حال او بود شنود
در خاک افتاد و بگریست و دانست که خود نمائی پسندیده نیست و چگونه باید زیست مقصود از فرد
او بروی آن بود که حدِ اعتدال بداند و خود را از خلق براند و زاهدی بفروشد و در خمول کوشد چنانکه
حضرتِ ولایت مآب کرم الله وجهه فرمود که کُن عند الله خیر الناس و عند النفس شر الناس اکابر اولیا
در سترِ احوال کوشیده اند و عبادات نافله از نظرِ خلق پوشیده اند امّا متصفان مرائی همیشه در خودنمائی
و خوش آمدِ عوام دینِ خود را بباد داده و آن را ورع و زهد و تقوی نام نهاده اند یکی از مرائیان زبان
باغی داشته میراثی درختان آن باغ را فرمود برکندن و نهال آن نو نشاندن یعنی نهال آن باغ
معلوم نیست از کجا آورده اند که حرام باشد باوجود آنکه پدران مرائی که باغ ساختند رئیس و کریم
و سپاهی بودند ظاهرِ شرع مرعی داشتند و چنین امری که ریای صرف و اسراف محض است درباره
آن بطّال سبب زیادتی اعتقاد جهّالِ اہل خیال گشت اکنون ببین که اولیاء الله احوال و اعمال خود
چگونه پوشیده اند و اہلِ ریا در تلبیس و شیطنت چه مقدار کوشیده اند فاعتبروا یا اولی الابصار ایضًا
فیها چو دانستی که حلال و حرام محرّر است و از بهر خواص بکشف و الهام مقرر است اگر زاهدی بسبب تنهائی
و بی مرشدی یا وسوسهٔ شیطان و یا خوش آمد مردمان از حلال اجتناب نماید و گوید که آن فتوی
است بدانکه صراطِ مستقیم را گذاشته است و خوش آمد نفسی را ورع پنداشته بسبب افراط بندگان
خدا را سرگردان ساخته و دین باخته است من لا شیخ له فشیخه الشیطان محقق میدان و از لوح دل
حدیث لا افراط و لا تفریط فی الاسلام پیوسته میخوان و مخالفت نفس که مخالفت عوام در آن
داخل است بر خود فرض عین شناس و بعلم الیقین و عین الیقین کار کن نه بظن و قیاس حضرت
آدم ع میفرماید که او با شرک در نصِ قرآن صحیح است در آیهٔ انّ الله لا یغفر ان یشرک به و یغفر ما دون
ذلک لمن یشاء تا آنکه صاحب شرک مغفور نگردد زنهار خود را از شرک نگهدارد و در اجتناب نمود
از حرام بظاهر شریعت و اقوال علمای اسلام راضی باش مگر از عالم معنی اشارتی رسد که فلان طعام حرام
است هرچند که بظاهر حرمتِ آن طعام معلوم نباشد از آن اجتناب نزد سالکان در باب طریقت
فرض است امّا کسیکه بر حرمتِ آن طعام معلوم نباشد و ندارد آن طعام میخورد نشاید گفت که حرام
میخورد لا یکلف الله نفسًا الا وسعها +

المتن

او بتفویض حق و پس حق که بهتر حافظے است
حافظ او ز انچه نا مرضیه و مقهر شدا ست

الشرح حافظ نگهدارنده نا مرضیه در آن رضای حق تعالی نباشد مقهر جای فرود آمدن قهر یعنی چیزی که سزاوار قهر و غضب حق سبحانه باشد مراد اینجا از نا مرضیه و مقهر خوردن و پوشیدن از وجوه حرام و شبه مانند آن است یا رد حلالی بقصد سمعه و ریا و عجب که از صفات مهلکه اند یعنی بعد از توکل و تفویض مطلق از حفظ حق تعالی چنان شان ایشان محقق شد که تحف و هدایا و نذر و صدقات از وجوه حرام کم رسید آنرا نیز از جهت پرهیز از آفات ردمی کردند و فی الحال از اشارات غیبیه بران مطلع شده در مصارف مناسبه صرف میکردند و این نوع معامله را در کتاب عوارف در زهد نامیده کما قال روی زید بن خالد رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من جاء من اخیه معروف من غیر مسألة ولا اشراق نفس فلیقبله فانما هو رزق ساقه الله الیه وهذا العبد الواقف مع فعل الله فی قبول ما ساق الحق الیه اما من یخشی علی من یردلان من یرد لا یأمن دخول النفس علیه ان یری بعین الزهد اخذه اسقاط نظر الخلق تحققا بالصدق والاخلاص فی اخراجه الی الغیر اثبات حقیقة الزهد فلا یزال فی کلا الحالین زاهد اراه الغیر بعین الرغبة تقلة العلم بحاله و فی هذا المقام تحقیق الزهد و فی رسالة بعض المحققین بدانکه مقربان درگاه در کمال اخلاص و ترک ریا سعی بسیار مینمایند و طایفه زاهد در لقمه اهتمام تمام دارد چنانکه سلطان العارفین بایزید بسطامی قدس سره میفرمایند الزاهد هو همه ما یاکل و العارف همه ما یاکل بعضے دیگر از مقربان جمیع امور خود را بر حضرت حق مفوض کردند و حضرت حق ایشانرا محفوظ میدارد بنا برین معنی شیخ بلخی قدس سره میفرمایند و اکل ما اصبت والبس ما وجدت وارض ما قضی الله علیک چون در مقام تفویض و توکل اند حضرت قادر مختار خلق ایشانرا از هرچه نه لایق است نگاه میدارد فالله خیر حافظا و هو ارحم الراحمین نوبتی حضرت مرشد حقانی قدس سره خواجه اسحاق ختلانی ببازار ولی نزول فرمود هر کس از مریدان و غیرهم فواکه هر نوع آوردند طرفیکه نزدیکتر بود از انجا انگوری برداشت بلب رسانید هنوز در دهان نرسیده بود زنبوری بر لب آنحضرت زخم زد آن انگور بهمان طرف نهاد پرسیدند که این انگور چه کس آورده تفحص از بازار بها خریده گرفته آورده بود و او را نصیحت کردند که چنین چیزی پیش این طایفه نباید آورد از ینصورت بکرات واقع شد که همه دلیل محفوظیت آنحضرت بود از حرام و شبه و از هرچه لایق این طایفه نباشد بنا برین معنی حضرت شیخ نور الدین عبد الرحمن رح که در اسفراین مولود و در بغداد مدفون است در آن حین که اسباب معاش نداشته اند هرچه ملوک و امرا بر سبیل تحفه میفرستادند قبول می نمودند و این معنی سنت است و چون حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم هدیه پادشاه حبشه قبول فرمود و امام شافعی هدیه خلیفه بغداد قبول نمود بلکه لایق نادیده تصدق نمود این طایفه باید که تحفه هدیه از ملوک و امرا رسد قبول نماید تا رد یا لازم نیاید و مسکینے بیاساید و ایضا فیها ای عزیز حکم فقرا دیگر است و حکم اغنیا دیگر ای بسا طعام که بر اغنیا حرام و بر فقرا حلال باشد مانند صدقات و زکوة و غیرها و نزد علماء صلحا فتوی بر آن است که اگر مخلوط از حلال و حرام بوارثی منتقل شود و رد مظالم و تمیز نتوان نمود مال بفقرا باید داد اگر

همچنین که بر آن وارث حرام است بر فقرا حرام بودے و بر فقرا اعطای آن جایز نبودی و ازینجا معلوم شد
که حلیت و حرمت آن از امور نسبتی است و آن مضایقه که با اغنیاست با فقرا نیست یکی از فواید و تجرید فقر صوری
این است که حُبُّ الدنیا رأسُ کلِّ خطیئة و ترک الدنیا رأس کل عبادة حدیث صحیح است که از محبت دنیا حرص و بخل
متولد میشود بلکه جمیع صفات ذمیمه بنا برین معنی ترک دنیا مُهلک صفات ذمیمه و مشیح تزکیهٔ نفس و تصفیهٔ قلب و
حضور سر و خاطر است و وقتی سالک تارک دنیا باشد در تجرید و تفرید باطن اجتهاد نماید و در جمع دراهم و دینار نکوشد
بحضرت علام الغیوب اعتماد دارد و بفرموده حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم نموده لو کانت الدنیا دماً عبیطاً
غلیظاً لم یاکل المومن الا حلالاً که هرچه نوشد حلال نوشد و هرچه پوشد حلال پوشد الخبیثات للخبیثین والخبیثون
للخبیثات والطیبات للطیبین والطیبون للطیبات نص صریح کلام الله است ان الله ملکاً یسوق الاهل
الی الاهل حدیث صحیح است چون سالک متوجه باشد و تفویض امور بحق کرده و مرتکب حرام نگردد +

بیت
گر همه عالم شود خون مال مال — کی خورد مرد خدا الا حلال

چنانکه کرات و مرات تجربه نمودیم نوبتی معاندی دو گوسفند یکے کشته یکی خود مرده بریان ساخته بصحبت سلطان
ابوسعید ابوالخیر رح فرستاد تا بیازماید که از حرام اجتناب نماید یا نی در راه ظالمی رسید و یک گوسفند بریان را
ربود و آن گوسفند مرده بود و بریان پاک بصحبت او آوردند دانستند که حضرت حق این طایفه را از هرچه لایق
حال ایشان نیست محفوظ میدارد بنابر اعتماد که این طایفه بر حضرت حق تفویض مطلق دارند در همه احوال و همه امور
خود را بحضرت هویت سپارند و بارها آموزند و وثوق کلی نمودند که حضرت حکیم علی الاطلاق دوستان خود را
از هرچه نه لایق دوستان باشد محفوظ میدارد مولانا جلال الدین رومی قدس سره که از افراد اولیاست میفرماید +

بیت
اگر بجد رسیده خون پدر حلال دان — ورنه حرام باشدت شیر حلال مادری

فی القشیریة قال ابوعلی الدقاق التوکل صفة المومنین والتسلیم صفة الاولیاء والتفویض صفة الموحدین و
التوکل صفة العوام والتسلیم صفة الخواص والتفویض صفة خواص الخاص +

المتن

مُحضَر ار شد شبهه و یا صاحبش منت نه است
گاه اکل از حفظ حقش عقده بر خنجر شده است

الشرح محضر حاضر کرده شده اکل خوردن حفظ نگاهداشتن عقده گره خنجر گلو یعنے از علامات شناختن خوردنی
نالایق که حضرت رحیم مطلق کریم برحق آن بندهٔ خاص خود را عطی فرموده و کرامت نموده است آنست که در وقت
قصد خوردن طعام نالایق چنان گرهی واقع مے شد که طعام فرو بردن نتوانستند یا در بواطن ایشان وقت
احضار آن طعام نفرتی پیدا شدی هرچند که پیش از آن گرسنه می بودند پس اکثر بدین سبب بر نالایقی
آن طعام متنبه شده بنابر مصلحتے بهانه ترک خوردن آن طعام میکردند همچنین گره در حلق ایشان زده میشود
وقتیکه صاحب دعوت را بنسبت آنحضرت اعتقاد صاف نمی بود یا آن طعام را دسیسهٔ غرضی از اغراض دنیوی
میکرد یا آن مضیف بقصد ناموس و ریا ضیافت میکرد اتفاقاً اگر بمکاسه آنحضرت مردی بیگانه بر خوردن واقع میشد
چنانکه بعضی از ان در ابیات آینده اشارتی میرود پس در همواضع هرچند که طعام از حلال طیب مے بود
ولیکن آنحضرت لایق حال باکمال خود ندیده ترک آن میکرد و همچنین منقول است که بزرگے از درگاه حق تعالی

علامت شناختن طعام نالایق جنبیدن رگی یافته بود چنانکه اگر طعام از ناوجه پیش او آوردند آن رگ جنبیدن گرفت پس از آن پرهیزی کردند و فی احیاء العلوم ملخص ہذا ینبغی ان ملاحظة الفقیر فیما جاء ثلثة امور نفس المال و غرض المعطی و غرض فی الاخذ علی نفس المال فینبغی ان یکون حلالاً خالیاً عن الشبہات کلہا فان کان فیہ شبہة فلیتحذر عن اخذہ و قد ذکرنا فی کتاب الحلال و الحرام درجات الشبہة و ما یجب اجتنابہا و ما یستحب و اما غرض المعطی فلا اما ان یکون بطیب قلبہ و طیب محبتہ و ہو الہدیة فلا باس لقبولہا فان قبولہا سنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم و لکن ینبغی ان لا یکون فیہ منة فالاولی ترکہا و ان علم ان بعضہا بعضہم فیہ المنة فلیرد و البعض دون البعض اہدی الی النبی صلی اللہ علیہ و سلم سمن و اقط و کبش فقبل السمن و الاقط و رد الکبش و کان صلی اللہ علیہ و سلم یقبل من بعض الناس و یرد علی بعض و الثانی ان یکون غرضہ الثواب المجرد و ذلک صدقة و زکوة و الثالث ان یکون غرضہ الشہرة و الریاء و السمعة فینبغی ان یرد علیہ ؛

المتن

اینت حالش صاحب دعوت چو شد بی اعتقاد
ہمچنین ہمکاسہ اش ناگاہ اگر فجر شد است

ناگہی گر خوردہ شد بی اختیار اورا لقمی
در زمان از معدہ پاکش برون بر شد است

الشرح افجر فاجر تر درین بیت اشارتی بدان است روزی شوکوبٹ ہندو را یکی از حاکمان با کراہ مسلمان ساختہ بود وی بنفاق از ترس حاکمان نماز ہا بمسجد ادا میکرد و لیکن در خلوت رسوم کفر نیز بجای آورد اتفاقاً روزی بعد از نماز خادمان مایدہ از وجہ حلال پیش انحضرت آوردہ اند آن منافق نیز از ترس آنکہ اگر نخورد مردم بر نفاق او اطلاع یابند بپہلوی انحضرت نشستہ بہمکاسگی او طعام می خورد فی الحال چون از طعام خوردن فارغ شدند انحضرت با برکت آن طعام قی کردند بحدی کہ مایۂ کہ در معدہ از خوردنی ہای چند روزہ حاصل شدہ بود آن نیز بزحمت تمام بیرون آمد پس بحکم آنکہ فرمودہ بزرگان است اگر در قدم درویش خاری خلد میباید کہ شناسد کہ از کجاست انحضرت در اثنای آن زحمت مناجات کرد و گفت خداوندا از من امروز کدام جریمہ در وجود آمدہ کہ مستوجب اینہمہ عقوبت شدم از الہام غیب آوازی شنید کہ رنجیدہ مشو حق تعالی معدۂ پاک ترا از طعامی کہ آلایش دست پلید فلان منافق ہندی بدان رسیدہ بعنایت خود پاک میسازد باز گفت الہی او کہ ہر وقت بمسجد ادای نماز ہا میکند چہ میدانستم کہ او ہندو ست جواب شنید کہ در باطن سیاہی تصدیق او نظر کن و از حال خانۂ او تفحص کن چون تفحص کردند بعضے مردم گواہی دادند کہ زن او کافرہ مطلقہ است و ہر دو در نہانی بت را میپرستند ہمچنین وری برادر خدمت ملا حسن قاضی پرگنۂ کہاور پارہ بتقلید برادر خود طعامی پیش آورد کہ نیت او در آن خالص نبود چون وقت چاشتگاہ چیزی از ان بنفرت طبع تناول کردند فی الحال زحمتی شدند آخر شبانگاہ آنہمہ را درست قی کردند و ایضاً یکبارگی خدمت مولانا عبداللہ در اوایل آشنائی باشتباہ طعامی با شبہہ انحضرت خوراندہ بود آنرا نیز قی کردند و نزد ارباب دانش پوشیدہ نماند کہ این نوع کرامات ہمہ دلیل محفوظیت انحضرتست از خوردنی ہای نالایقہ و برین قیاس از سایر ناشایستنی ہا نیز بعنایت حق تعالی عن کل

المتن

ور نه عارض زحمتی شد با ثواب صبر آن

یا باستغفار آن نقصان بدم مجبر شد است

الشرح مُجبر شکسته وار دربسته شده یعنے بسبب آن زحمت با برکت نقصان او مجبور گشته الا استغفار آمرزش خواستن فی زاد الارواح قال النبی صلی الله علیه وسلم لاصحابه اصحابی اذا مرضتم فلا تطلبوا العافیة فان المرض هدیة الله علی عبده المومن وایضاً قال علیه السلام حمی لیلة کفارة سنة وفی فتاوی فیروزشاهی قال النبی صلی الله علیه وسلم لکل داءٍ دواء و دواء الذنوب الاستغفار وفی شرح اوراد الفتحیه اما فضیلت استغفار آنست که حضرت حق سبحانه فرموده در کلام مجید خود هرکه گناه کند آمرزش جوید البته گناه او را بیامرزد چنانکه فرموده ومن یعمل سوءًا او یظلم نفسه ثم یستغفر الله یجد الله غفورًا رحیمًا یعنے هرکه ازو واقع شود گناه صغیره یا ظلمی کند بر نفس خود بگناه کبیره بعد ازان آمرزش جوید از حق سبحانه می یابد خدا را آمرزنده و رحمت کننده و رحمت حق سبحانه عبارتست از انعام او پس درین قول که یجد الله غفورًا رحیمًا یعنے چون استغفار کند بآن اکتفا نکنم که گناه او را بیامرزیم بلکه بران آمرزش که مطلوب وست بیفزائیم وانعام واکرام نمائیم چنانکه پادشاهی گناه زندانی بنجشد وخلعت نیز پوشاند فی التفسیر القشیری یجد الله غفورًا رحیمًا الوجود غایة الحدیث فالعاصی لایطلب غیر الغفران ولکن الله سبحانه یوصله الی النهایة بفضله اذا شاء سنته تحقیق مافوق المامول لمن رجاه ؛

المتن

روز و شب از بهر خویش واز برای مخلصان

بازبان و با دل استغفار او مُکثر شد است

الشرح مُکثر بسیار گردانیده شده اسم مفعولست از اکثار یعنے آنکه مشایخ محقق بمتابعت حضرت پیغمبر صلی الله علیه وسلم مامورند باستغفار و دعای قوم و مریدان و مخلصان خود چنانکه آنحضرت مامور بود به استغفار امت کما قال الله تعالی فاعف عنهم واستغفر لهم وایضاً قال الله تعالی صل علیهم ان صلوتك سکن لهم وایضاً قال سبحانه واستغفر لهن الله وفی التفسیر القشیری قال الله تعالی فاعف عنهم ای تجاوز عنهم فی حقوقك ولاتکتف بذلك مالم یستغفر لهم اکمالا للکرام ولهذا کان یقول اللهم اغفر لقومی فانهم لایعلمون وفی العوارف ومن آدابهم الاستغفار للاخوان بظهر الغیب والاهتمام لهم مع الله تعالی فی دفع المکاره عنهم پس معلوم باد که یکی از فواید مرید شدن و نیازمندی کردن پیش بزرگان آن است که دولت دعای مستجاب و شرف استغفار با ثواب ایشان بطاعت خود زیاده یابند تا بدان جبر نقصان های خود توانند کرد و اوقات زلات و مهمات دستگیری توانند یافت والحمد لله علی نعمائه ؛

المتن

خوردنش زین واقعات اکثر بوقت مخمصه است

شاهد قولم تنش بنگر که چون لاغر شد است

الشرح یعنی از جهت مشروط شدن خوردنی که لایق آنحضرت باشد به شرایط کثیره که در ابیات سابقه مبین گشته یعنی اول آنکه حلال باشد دوم آنکه صاحب آن با اعتقاد و اخلاص باشد بدان طعام منت ننهد سیوم آنکه قصد او شهره ناموس نبود و آنرا وسیله غرضی از اغراض دنیوی نسازد

چهارم آنکه همکاسه از محبان صالحین باشد و چون اکثر اوقات اینچنین طعام کمیافت میشد
بنابر ضرورت اکتفا میکردند چنانکه وقتی نهمی افتاده تا قریب نیم ماهی طعامیکه جمع شرایط بودے
پیدا نشد اکثر باب خوردن شغل نمودند و هرگونه در مجلس هر نوع حاضر گردند ولیکن آنحضرت از ان
اندکی بتاویل می نمودند و همه را مصاحبان ایثار میکردند و اثر آن هم در رنگ روی و هم لاغری تن و
ضعف بدن بیشتر از اوقات دران وقت روشن بود تا روزی هم بزبان مبارک خود فرمودند که در
قرب این دو هفته بجمای یکک سه طعامی در معدهٔ من رفته باشد والله اعلم فی فتاوی فیروز شاهی قال النبی
صلی الله علیه وسلم ان الله تعالی یبغض السمین وفی التفسیر الکاشفی قال الله تعالی فمن اضطر پس هرکه بیچاره
ماند فی مخمصة در گرسنگی و نایافت طعام ازین محرمات که مذکور شد یعنی مثل مردار و گوشت خوک
و مذبوح کافران که بنام بتان می کشند که مانند آن غیر متجانف لاثم درحالتیکه مایل نباشند بسوی
گناهی یعنی بتلذذ نخورد و زیاده از سد رمق تناول نکند فان الله غفور رحیم پس بدرستیکه خدایتعالی
آمرزگارست مراورا درین گناه مهربان برو باکل این مقدار برخصت داده وفی رسالة بعض المشایخ
ارباب ریاضت بعضی هرچه میخوردند تا هرچه خورند حلال خورده باشند سالک راه باید که طریق اعتدال درجمیع
احوال مرعی دارد و از فوق الکفایت در معاش اجتناب نماید و بموجب اشاره و ثیابک فطهر دامن همت
بجیفهٔ دنیا نیالاید و از مشارکت کلام بموافقت قایل ترکت الدنیا لحسنة شرکائها عار دارد بلکه بحکم
الدنیا حرام علی الآخرة والآخرة حرام علی اهل الدنیا و هما حرامان علی اهل الله جیفهٔ دنیا را بکلاب دیدهٔ عقبی
را بذباب باز گذارد و در مجلس شهود که مقام محمود غیر آن نتواند بود مستغرق جمال یزدان گشته از جمیع
رسوم و عادات بشری بکلی منسلخ گردد تا بنور ولایت و قوت کرامت شراب در دست وی شربت
شود وانگاه از حرام تام خلاص یافته باشد حضرت الله تعالی سالکان راه و طالبان لقاء الله از لقمهٔ
حرام و سمعهٔ عوام محفوظ دارد بحرمة کل اولیائه من الاقطاب والافراد ؛

المتن

هیچگه فوق الشبع اصلا طعام و نان نخورد
گر ادامش مرغ بریان کرده یا سعتر شده است

الشرح درین بیت اشارتیست باستقامت صفت کمخواری آنحضرت که در همه حال خواه نان خورش
از لذایذ بودی یا برعکس هرگز زیاده از مقدار معهوده نمی خوردند کجا که سیر یا زده بر سیری میخوردند هرچند
میزبانان و همطبقان الحاح میکردند در جواب ایشان میفرمودند که خاموش باشید که سیر خوردن عبادتی
نیست قوت بباید کرد اکثر این بیت را می خوردند ؛ بلیت

خوردن برای زیستن و شکر کردنست
تو معتقد که زیستن از بهر خوردنست

شبع هر چیزیکه سیر کند از طعام فوق الشبع بالای سیری ادام نان خورش سعتر تره سبز کما قیل بقلة الانبیاء
سعترة یعنی تحفهٔ پیغمبران سعتره است کذا فی بیت خواجه سلمان فارسی ؛ بلیت

مائیم آب دیده ز سبزهٔ سپهر
یعنی بسفرهٔ فقر ا تلخ و سعتر است

مشله فی نظم امیر خسرو ؛ بلیت

نفس را بند از گلو کن گر زنان سعتری — فارغ است آن کس که قوت او ز نان سعتر است

و فی نفحات الانس از مولانا جلال الدین رومی سؤ پرسیدند درویش گناه کند گفت مگر طعام بی اشتها خوردن درویش را گناه عظیم است و فی حاشیته‌ها یعنی با صفت درویشی گناهی که متصور است طعام است بی اشتها خوردن روایت مختصر وقایه الاکل فرض ان دفع به الهلاک ماجور علیه ان امکنه صلوته قائما و من صومه و مباح الی الشبع لیزید قوته و حرام فوق الشبع الا لقصد صوم الغد و کیلا یستحی ضیفه و فی الاحیاء و کان لبسر الحاج فی الوارعین فقیل من این تاکل قال من حیث تاکلون و لکن لیس من یاکل و هو یبکی کمن یاکل و هو یضحک قال اقصر من یدی و لقمة اصغر من لقمة ❊

المتن

حال او در ملبس از حفظ خدای است اینچنین
تا گهی ملبس نه ناخوش اگر در بر شده است

الشرح ملبس پوشش یعنی چون آنجناب در تفویض و توکل است حضرت حق سبحانه و تعالی از کمال رعایت و حفظ خود چنانکه درون او را از مطعم نالایق نگاه میداشت بیرون او را از ملبس نامرضیه محفوظ گردانید باین معنی که اکثر توفیق پوشیدن لایقش میداد اگر ناگاهی لباسی نامناسب حال او از وجه شبهه یا بغیر خوشدلی فرستنده یا بمنت و غرض آلوده و مانند این میرسید از اشارات غیبیه ان متنبه شدی یا در طبع او مکروه مینمود بی آنکه خاصیتی فاحش ظاهر بودی یا بعد پوشیدن آن در پوست مبارک خود خارشی میپافتند بی آنکه درو کیک و شپش میبود یا اعضای ایشان گران میشد یا عقوبتی دیگر مشاهده میکردند چنانکه روزی بازرگانی از ریا پرهیز نداشت جامه دوخته نذر فرستاده بود آنرا پوشیده بود غالباً بطهارت خانه رفته بودند در راه از لغزش پای زخمی خوردند فی الحال دریافته فرمودند که این زلت از شومیت این جامه ناوجه است بعد از آن آن جامه بدیگری ایثار کردند و نادر بودی که اینچنین جامه را از جهت نایافتن جامه دیگر استغفار کنان چند روزی می پوشیدند و چون جامه دیگر موجود شدی فی الحال ترک پوشیدن آن کرده بمستحق دیگر میدادند و الله اعلم ❊

المتن

شد یقین محفوظی او پیش با احوال او
چون مجرب اینچنین بی مرد پیش از کر شد است

انبیا معصوم بودند اولیا محفوظ هم
معنی این حکمین را این نوع مستفسر شد است

الشرح مراد از حکم اینجا صله است استفسار تغییر کردن خواستن یعنی معنی این دو مسئله را بعد تغییر خواستن از محققان چنین تحقیق کرده آمده است که حق انبیا و اولیا را با آنکه توفیق صدور عصیان ندهد اگر مقدر باشد بقصد ایشان واقع نشود تا دران نیز نوع معذوریتی باشد بعد وقوع هم توفیق توبه و استغفار و عدم اصرار کرامت فرماید تا آن عصیان ناچیز شود چون ناکرده گردد و فی نفحات الانس و من شرط الولی ان یکون محفوظا کما ان من شرط النبی ان یکون معصوما فکل من کان فی الشرع علیه اعتراض فهو مغرور و مخادع و فی حاشیته نگاهداشتن ولی از گناه نگاهداشتن اوست از اصرار بر گناه زیرا که تواند

کہ از ولی گناہ صادر شود و فی الاقبالیہ رکن الدین شیخ علاء الدولہ سمنانی قدس سرہ فرمود کہ مردم
عجب اعتقادہا کردہ اند و می پندارند کہ ہر کسی کہ ولی شد از وی بیش گناہ نیاید و از بشریت خلاصی پیدا
یافت ہر چند گمان نیک بد نباشد اما فساد آن است کہ چون گمان او مطابق واقعی نیست و ہیچ ولی را
این مرتبہ حاصل نشدہ بلکہ بعضے انبیا را نیز و چون انبیا بر خلاف گمان خود را از بندگان حرکتی ببینند باز
اعتقاد بد کنند بلکہ مادام کہ از بندگان این صفت جسم دارد بصحبت ایشان مشرف نتواند شد
اینجا حکایتی کہ محی الدین عربی رہ در رسالۂ خود آوردہ مناسب است و آن حکایت آن است کہ فرمود کہ یکی
از مشایخ را مریدی بود در حالتی دید کہ از و کبیرہ واقع شد چون شیخ را بر آن اطلاع مرید وقوف افتاد
گفت این مرید من بعد بی ارادت شود چون چند روز برین بر آمد در ارادت آن مرید ہیچ فتوری
و تقصیری پیدا نشد نہ در صورت نہ در معنی شیخ او را بخلوت بخواند و گفت تو فلان روز از من آن
فعل مشاہدہ کردی چون است کہ در ارادت تو ہیچ نقصان پیدا نشد گفت من ترا بخدائی نہ گرفتہ ام
و نہ بہ پیغمبری بلکہ ترا بشیخی گرفتم و میدانم کہ راہی رفتہ او میدانی تا آن راہ بمن بنمائی و این کہ من از تو
چشم عصمت دارم محال است بعد از ان شیخ بر وی تحسین کرد آوردہ اند کہ آن مرید یکی از مشایخ گشت
اما آنچہ انبیا را معصوم گویند و اولیا را محفوظ معنی آن این است کہ از ایشان ہیچ خطائی نیاید آخر
خود در آیت کلام اللہ لقد کرمنا بنی و عصی آدم ربہ فغوی و قولہ جل شانہ فاستغفر ربہ و خر
راکعا و اناب در قصۂ داؤد او را بار مطالعہ نکر دید قولہ عز من قایل عفی اللہ عنک لم اذنت لھم در حق
حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نشنیدہ اند محفوظی و معصومی آن است کہ انبیا معصوم اند
بقصد گناہ نکنند و آنچہ ایشان را افتد بسہو و نسیان افتد و بر ایشان ننویسند و اولیا محفوظ اند از آنکہ
مصر باشند و گناہ بر گناہ جمع کنند چہ حالی کہ از ایشان گناہ صادر شود حق تعالی ایشان را توفیق دہد بتوبہ و
عذر خواستن و آن را از جریدۂ اعمال ایشان محو گرداند و ہمبرین نسق باشند مادام کہ در عالم کون و فساد
باشند چون قیامت قایم گردد زلات انبیا و اولیا بر ایشان ننوشتہ باشند معصوم و محفوظ بر انگیختہ
شوند دیگر معنی آن کہ فرمودہ است کہ شیطان را بر بندگان مخلص سلطنت نباشد این نیست کہ ترا در ایشان
ہیچ تصرف نیست و با ایشان سخن نتوانی گفت بلکہ معنی این باشد کہ نتوانی ایشان را متابع خود گردانید
و بکمند بوسوسۂ تو کاری کہ زیانی در قیامت با ایشان لاحق گردد پس آنچہ مقصود شیطان است از
بندگان مخلص حاصل نشود و او را بر ایشان سلطنت نباشد و مقصود شیطان آن است کہ ایشان را بدوزخ
برد و بندگان مخلص کہ یسمعون حسیسہا پس بر ایشان دست نیافتہ باشد آخر قصۂ آدم علیہ السلام
صریحست در قرآن قولہ تعالی ثم اجتباہ ربہ فتاب علیہ و در قصۂ یوشع روشن است و اما ینسینک
الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین و ما ارسلنا من قبلک من نبی و لا نبی الا اذا تمنی القی
الشیطان فی امنیتہ فینسخ اللہ ما یلقی الشیطان نہ خطاب با حضرت محمد است صلی اللہ علیہ وسلم
کہ سید و مفخر مخلصان است پس مردم میباید کہ غلو نکنند غلو نیز نقصان است ہمچنانکہ ولی را
اعتقاد بولایت باید کرد و نبی را بنبوت نہ بالوہیت تا در ہلاک نیفتند ؛

المتن

باوجودِ آنکه محبوبیتش ہم مثبت است
ہست امید عفو اگر چیزی ازو مصدر شدہ است

الشرح اثبات محبوبیت آنحضرت بالا مُبیّن گشته در شرح بیت مانشان سیر محبوبی الخ امّا حکمِ محبوبیت و محبت فی فتاوی فیروز شاہی صحبت باریتعالی با بنده عفو آرد و انعام برد و عصمت از معاصی و توفیق بر طاعت و محبت بنده با حق جل جلاله فرمانبرداری وی کردن و آنچه نهی کرده است ازان باز ماندن و رضا بقضای او دادن و بوقت اصابت بلا صابر ماندن و فی الاقبالیه در شیخی سوال کرد که این حدیث اذا احب الله عبدلم یضره ذنب ہست شیخ فرمود که ہست و مرا التحقیق و معلوم شد و مشاہده کردم و معنی این آنست که ہر کرا حقتعالی دوست گرفت گناه او را زیان نکند یعنی عفو کند و توبه دہد نه آن است که او را گناه نباشد امّا چون توبه کرد عفو شد ازو ضرری باو نرسد امّا ہرگز ہیچ مُرشدی را باین صفت نداشته که گناه کند و باز خواست نباشد و اکراه نه ببیند چه مرشدی باید که از ذنوب محترز باشد متابعت او روا باشد ہر چند که معصوم نباشد و فی خلاصة المناقب شیخ علاء الدوله سمنانی قدس سره فرمود که علی دوستی قدس سره از محبوبان است اگر ہر روز او ہزار نفس را قتل کند روز محشر مسئول نباشد ✤ بیت

گر بجدا رسیده خون پدر حلال دان | ورنه حرام باشدت شیر حلال مادری

مثنوی

او بدل گشته بدل شد کار او | صاف گشت و نور شد ہر نار او
او اگر زہری خورد شہدے بود | تو اگر شہدی خوری زہری بود
کاملی گر خاک گیرد زر شود | ناقصی گر زر بگیرد خر شود
ہر چه گیرد علتی علت شود | کفر گیرد کاملی ملت شود

و فی شمایل الاتقیا در باب کشف یزدوری المومن حین یرتکب المعظمی من ذنوب لله احب لله مما سواه یعنی بنده مومن ہنگامی که گناه عظیم کند حق تعالی دوست تراست او از ہرچه دُونِ خداست صحیح و حدیث قحط المضیف بعلامة الصحیح فینبغی ان یکون ہذین سطرین من الکتب والله اعلم ✤ المتن

بود شیخی نذر سلطان گیرُنی زاخوان گفت
اکثر اخوان است منت خ ازان منکر شده است

الشرح مراد شیخ مخلد بن حسن است قدس سره که از طبقهٔ اولی بود چنانکه مذکور خواہد شد درین بیت اشارتی است بتعلیم ادبی مر مرید از اکه چون بزرگی شیخی بعلامات و کرامات واقف شوند میباید که در ظاہر تصرفات او چه در باب ردّ و قبول نذر و ردّ و ہدایا و چه در غیر آن بعقل کوته بین خود خوض نکند که گفته اند ✤ بیت

ہر چه خوبان کنند خوب آید | کل شیٔ من الظریف ظریف

وکذا فی الرسالة القشیریة تمام کلام سعادت انجام راجع بحدیث مبارک انما الاعمال بالنیات است سمعت فاطمة اُخت علی الرودباری یقول سمعت اخی یقول کان اربعة فی زمانہم واحدا کان لا یقبل من الاخوان

ولا من السلطان وہو یوسف بن اسباط وورث سبعین الف درہم لم یاخذ شیئاً وکان
یعمل الخوص بیدہ وآخر کان یقبل من الاخوان بنفقۃ فینفقہ فی المستورین الذین لایتحرکون والذی یاخذ
من السلطان کان یخرجہ من اہل طرطوس والثالث کان یاخذ من الاخوان ولا یاخذ من السلطان
وہو عبد اللہ بن المبارک یاخذ من الاخوان ویکافی علیہ والرابع وہو مخلد بن الحسین کان یاخذ من السلطان
ولا یاخذ من الاخوان وکان یقول السلطان لایمن والاخوان یمنون فی فتاوی فیروزشاہی قرآن
خوانی اگر زید بر عمرو ہدیہ فرستاد ویا عمرو را مہمان داشت وغالب مال زید حرام است وکسی عمرو را خبر نکرد
کہ این طعام کہ آوردہ است شرعاً عمرو را شاید کہ این ہدیہ قبول کند یا نی آن طعام بخورد یا نی واللہ
اعلم فی فتاوی خلاصہ لو اہدی الانسان او اضافہ انکان غالب مال المہتدی من حرام لاینبغی لہ ان
یقبل ویاکلہ من طعامہا لم یخبرہ ان ذلک مال الحرام ورثہ او استقرضہ واما قولہم اگر غالب مال زید از
حلال تا مادام کہ پیدا نشود کہ از حرام است عمرو را شاید کہ قبول کند وبخورد یا نی شاید واللہ اعلم
وفیہا ایضاً وان کان غالب مالہ من حلال لابأس لہ مالم یتبین عندہ انہ حرام لان اموال الناس لاتخلوا
عن قلیل حرام فیعتبر الغالب ومثلہ فی الفتاوی الخلاصۃ بلا دلیل فی شمائل الاتقیا حضرت محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ وامامان مذہب بجای عوام سہولت کردہ اند تا بر ایشان حرج نرود
وبرای خواص جہت آنکہ تا نظر شان بر رعونت پرہیزگاری خود نیفتد چہ حضرت رسالت صلی اللہ
علیہ وسلم از مطہرہ مشرکی آب شدہ طہارت کرد وامیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ از سبوی ترسا آب
خورد وطہارت کرد اگرچہ دستہای ایشان ہمی خوردن ملوث بودی ولی چون پلید ندیدندے وندانستہ
بپاکی میگرفتند مشایخ ما بمتابعت رسول اللہ وصحابہ بدین عمل می کنند اگرچہ در لقمہ وآب وجامہ
از روی تقوی واحتیاط شرط است ولی مبالغہ نکنند تا در وسوسہ نیفتند ❊

المتن

مال مخلص مال شیخ است نہ آنکہ شیخ رودبار
قفل شکستہ بہ بیت مخلصی اندر شد است

الشرح

مراد از شیخ رودبار شیخ عبد اللہ رودباری است قدس سرہ چنانچہ در رسالہ قشیریہ در بحث
جواز تصرف شیخ در مال اصحاب خود ہر طور کہ خواہد آوردہ کہ دخل عبد اللہ الرودباری دار بعض اصحابہ فوجدہ
غائباً باب بیت لہ مقفل فقال صوفی ولہ باب بیتہ مغلق اکسروا القفل فکسر وامرہ بجمیع ما وجدوہ فی
الدار والبیت وانفذوہ الی السوق وباعوہ واصلحوا وقتاً من الثمن وتعدوا فی الدار فدخل صاحب المنزل
ولم یمکنہ ان یقول شیئاً قد دخلت امرأتہ بعدہم الدار وعلیہا کساء فدخلت بیتاً ورمت بالکساء
وقالت یا اصحابنا ہذہ ایضاً من جملۃ المتاع فقال الزوج لہا لم تکلفت ہذا باختیارک فقال اسکت مثل
الشیخ یباسطنا ویحکم جلساً وتبقی لنا شیء تدخرہ عنہ نصیب ادب آموزان اہل ارادت ازین بیت آن است
کہ اگر گاہی چنین بزرگی از سر شفقت وخصوصیت در بعضی اشیای ایشان بصرف آورد ومنت دار
شوند وآنرا از انواع بلا وتعدی ندانستہ بلکہ میباید کہ اینقبیل تصرف در مال خود شناسند تا ثواب اشیا در
کہ ملاک در راہ خدا یابند انشاء اللہ تعالی ❊

المتن

میکند ایثار بر ہر مخلص خود ما یلیق
چون با یثار فتوحات از خدا موثر شد است

الشرح موثر ایثار کرده شده وبخشیده شد فی سراج الهدایة سوال کردم از بندگی قطب عالم دامت برکاته که اگر از عالم غیب مالی واسبابی بیاید بستانند یا نی بکرم جواب فرمودند که در ترغیب الصلوة مذکور است که من وجه الیه شیئ من الفتوح بغیر مسالة وطلب فلیاخذ منها ولیوسع رزقه انکان فقیراً وان کان غنیاً فلیوجه من کان احوج منه فی کشف المحجوب خداوند گفت عزوجل ویوثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة ایثار کنند اگرچه بدان حاجتمند باشند وفی الاحیار قال علیه السلام ان الله ثلثمائة خلق من تقرب الیه بواحد منها دخل الجنة واحبها الیه السخا وفی القشیریة عن عائشة رض قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم السخی قریب من الله وقریب من الناس وقریب من الجنة وبعید من النار والبخیل بعید من الله وبعید من الناس وبعید من الجنة وقریب من النار چنان بوده که هر یکی را برحسب حال او چیزی میدادند مثلاً اگر اسپی فتوح برسید بودی آنرا بکسی ایثار میکردند که اورا مؤنت نگاهداشتن وعادت سواری بودی وآنرا تبرک نگاهداشتی نه بکسی دادند که از جهت عدم طاقت فی الحال آنرا فروختی یا ضایع ساختی واگر جامهٔ فاخره بودی آنرا بچنان کسی دادند که پوشیدن لباس معتاد او بودی اگر خرقه یا جامه درشت وماننداین چیزی بودی آنرا نیز بمستحقان ولایقان چنین اشیا ایثار میکردند پوشیده نماند که معنی جود نیز چنین است چنانکه مولانا سعدالدین در شرح شمه آورده است الجود صفة هی مبدا افاضة ماینبغی لا لعوض فلو وهب الکتاب لمن لا یلیق ما وهب شیئاً لیتعوض ولو مدحا وثنا رکم من جود

المتن

هم بمایحتاج این داعی کفایت او کند
زانکه اسم کافی الله را مظهر شد است

الشرح مظهر بمعنی مظهر چنانکه باهر بمعنی ظاهر است وکفایت کردن آنحضرت در رسالها خدمت و صحبت هر نوع محتاج الیه این داعی ناظم ومرید بصحبت ملازم را پیش هر آشنا پوشیده نیست وفضیلت این خصلت در رسالهٔ والدیه آورده است که معاونت کردن برادران مومن بدست وسایر جوارح در چیزی که ایشان محتاج باشند بآن چیز همه نور وصفا ست علی الخصوص معاونت طایفه که ایشانرا حضرت حق سبحانه وتعالی از برای محبت خود ظاهر گردانیده است ودوست میدارد که ایشانرا علی الدوام توجه بجناب او باشد چراکه درین حال دل ایشان آئینهٔ جمال نمای اوست وایشانرا بواسطه بشریت توجهی باکل وشرب ومسکن ولباس واقع میشود وبقدر غبار از شهود آن جمال دور می افتد و هر آن صاحبدولتی راکه حضرت حق سبحانه توفیق آن دهد که محتاج الیه ایشانرا کفایت کند واورا از معانی ایشان نصیب تمام از برای آنکه چو محتاج الیه ایشانرا بدست می آید دل ایشان برجوع بجمال خود می شود پس گوئیا همچنان است که او دل ایشانرا متوجه بحق گردانید وازین بهتر در تحقیق این سخن آن است که این مرد کفایت کند محتاج الیه ایشان مظهر اسم الکافی گشته است بشرط آنکه از جهت

صدور این صفت شاکر باشد چراکه شکر درینحال دلیل است بدانکه او خود را درمیان ندیده است
و در حدیث وارد است هر که متخلق یکی از اخلاق خداوند شود آتش دوزخ را باوی کاری نیست ؛

المتن

گفت از یاران طلب گاهی بنا بر حکمتی است
ورنه گاهی میل سوای خاطرم مخطر شداست

الشرح مخطر جای خطور اسم مکان است از خطر یخطر یعنی آنحضرت میفرمودند که از عنایت حق تعالی
مدتی است که نفس من چنان مطمئنه گشته که خطرهٔ اشیای دنیا در خاطر من از میل و هوا و حظ نفس
خود یا از ره گذر محبت و آرزوی دل خطور نکرده است اما بطریق عادت گاهی بنا بر حکمتی از بعضی یاران که
ایشان تمام اشیای خود تسلیم تصرف خود کرده باشند چیزی خواسته میشود تا نفس ما را از صفت
دوام ناخواستن ذمایم عجب و ریا و سمعه پیدا نشود و تا باری ایشان را نیز باین تقریب چیزی از دست
نباید که در دنیا سبب عافیت ایشان از بلا در آخرت هم مر ایشان موجب حصول ثواب جزیل و وسیله
رضای حق تعالی خواهد شد و چون این طلب از جانب ما بقصد این حکمتهاست امید است که ما را ضرری
نخواهد شد و کذا الکلام فی العوارف و احسن ما حکی فی هذا ان بعضهم رای النوری یده یسأل الناس
قال فاستعظمت ذلک و استقبحته فاتیته والجنید فاخبرته فقال لا تعظم هذا علیک فان النوری
لا یسأل الناس الا لیعطیهم ما سألتهم لتبقیتهم فی الآخرة فیوجرون من حیث لا یضره و قول الجنید
یعطیهم کقول بعضهم الید العلیا ید الآخذ لانه یعطی الثواب و فی کشف المحجوب از گروهی گویند که روا باشد
درویش را که از خلق سوال کند که خدایتعالی همی گوید لا یسألون الناس الحافا میگوید که سوال کنند
و اندران الحاح نکنند و رسول صلی الله علیه و سلم نیز سوال کرد مر ساختن کارهای اصحاب را بهر رباعی

مبر حاجت بنزد یک ترش روی　　که از خوی بدش فرسوده گردی
وگر حاجت بری نزد کسی بر　　که از روی خوشش نقد آسوده گردی

اطلبوا الحوائج عند حسان الوجوه و مشایخ بعلت سوال کردن روا داشته اند یکی مر فراغت دل را
کرلابد باشد و گفته اند ما دو گروه را آن قیمت ننهیم که روز و شب اندر انتظار آن گذاریم و جز آن
حاجتی بناشد مر بخداوند اندر حال اضطرار از آنکه هیچ مشغولی چون شغل طعام نیست و ازان بود که چه
بایزید مرید شقیق را پرسید در آن حال که بزیارت او آمده بود از حال شقیق مرید گفت او از خلق فارغ
شده است و بر حکم توکل نشسته بویزید گفت چون باز گردی بگوی او را که نگر که تا خدای را بدو
گرده بیازمائی چون گرسنه گردی دو گرده از همجنسی از آن خود بخواه باز نامه توکل بگیو نه تا آن
شهر و ولایت از شومی معاملت تو بزمین فرو نشوند و دیگر مر ریاضت نفس را سوال کردند تا ذل آن کشند
و رنج بر دل خود بنهند و قیمت خود بدانند که ایشان مر هر کسی را بچه ارزند و تکبر نکنند ندیدی که چون
شبلی بجنید آمد جنید گفت یا با بکر ترا نخوت آن اندر سر است که من پسر حاجب الحجاب خلیفه ام
و امیر شام از تو هیچ کار نیاید تا بازار نشوی و از هر که بینی سوال نکنی تا قیمت خود بدانی چنان کرد هر روز
بازارش سست تر بودی تا سال بدرجه برسید که اندر همه بازار بگشت و کسی چیزی نداش باز آمد

با جنید گفت جنید فرمود اکنون قیمت خود بدان که خلق را. هیچ چیز از زی دل اندر ایشان
مبند و ایشان هیچ چیز بر مگیر و این مر ریاضت را بود نه کسب را و از ذوالنون مصری روایت آورده‌اند که گفت
من رفیقی داشتم موافق خداوند تعالی او را پیش خواست و از محنت دنیا بنعمت عقبی رسید او را بخواب
دیدم و پرسیدم که خدا با تو چه کرد گفت مرا بیامرزید گفت بچه خصلت گفت مرا بر پای کرد گفت
بندهٔ من بسیار ذل و رنج سفلگان و بخیلان کشیدی و دست پیش ایشان دراز کردن و اندر آن
صبر کردن ترا بدان بخشیدم و دیگر مرحمت حق را از خلق سوال کردند همه مال از آن وی بدهند
و همه خلق و کیلان وی‌اند چیزی که بنصیب نفس ایشان باز گشت از وی نخواستند و سخن خود با وی بگفتند
و اندر شاهد بابیست خود بنده بر وکیل عرضه کند بحرمت طاعت نزد دیگر از آن که بر خداوند پس سوال
شان بر غیر علامت حضور بود بحق نه اعراض از حق و فی العوارف روی ان عوف بن عبد الله
المسعودی کان له ثلثمائة وستین صدیقا وکان یکون عند کل واحد یوما وآخر کان له سبعة اخوان فکان
کل یوم من الاسبوع عند واحد فکان اخوانهم معلومهم والمعلوم اذا اقامه الحق للناظر الی الله الکامل
توحیده یکون نعمة هنیئة جاء رجل الی الشیخ ابی سعید قدس سره وکان ارباب الاحوال البینة
والواقفین فی الاشیاء مع فعل الله متمکنا فی حالة تارکا لاختیاره لعله سبق کثیر من المتقدمین
فی ترک الاختیار راسا منه وشاهدنا احوالا صحیحة عن قوة وتمکن فقال له الرجل اریدا عین شیئا
کلیوم من الخیر واصله الیک ولکنی قلت الصوفیة یقولون المعلوم شوم قال نحن ما نقول المعلوم شوم فان
الحق یصطفی لنا وفعله نری فکلما یقیمه لنا نراه مبارکا ولا نراه شوما وفی الاحیاء اعلم ان تفصیل الحلال و
الحرام انما یتولی بیانه کتب الفقه ویستغنی المرید عن تطویله بان یکون له لقمة معلومة معینة یعرف بالفتوی
حلها وکان لا یاکل من غیره فاما من یتوسع فی الاکل من وجوه متفرقة فیفتقر الی علم الحلال والحرام کما
فصلته فی الکتب الفقه وایضا فیه فی کتاب آداب الکسب افضل الاربعة عابد مشتغل بالعبادات
البدنیة او رجل له سیر بالباطن وعمل القلب فی علوم الاحوال والمکاشفات وعالم یشتغل بتربیة علم
الظاهر مما ینفع الناس فی دینهم کالمفتی والمفسر والمحدث امثالهم او رجل مشتغل بمصالح المسلمین
وقد تکفل امورهم کالسلطان والقاضی والشاهد فهؤلاء اذا کانوا یکفون مع الاحوال المرصدة
للمصالح والاوقات المسبلة علی الفقراء والعلماء فاقبالهم علی ما هم فیه افضل من الاشتغال با
لکسب ولهذا اوحی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان سبح بحمد ربک وکن من الساجدین ولم
یوح الیه ان کن من التاجرین لانه کان جامعا لهذا المعانی الاربعة الی زیادات لا یحیط بها الوصف
ولهذا اشار الصحابة علی ابی بکر رض بترک التجارة لما ولی الخلافة انه کان ذلک تشغله من المصالح وکان
یاخذ کفایته عند ترک الکسب من مال المصالح وراء ذلک اولی فلما توفی اوصی برده الی بیت المال
ولکنه رآه فی الابتداء اولی ولهؤلاء الاربعة حالتان احدهما ان یکون کفایتهم عند ترک الکسب من
ایدی الناس وما یتصدق به علیهم من زکوة او صدقة من غیر حاجة الی سوال فترک الکسب واشتغال بما هم
فیه اولی ان فیه اعانة الناس علی الخیرات وقبول لما هو حق علیهم او فضل لهم وحالة الثانیة الحاجة الی

السوال وہذا فی محل النظر ولتشدیدات التی رویناہا فی السوال وذمتہ یدل ظاہرا علی ان التعفف عن السوال اولی واطلاق القول فیہ من غیر ملاحظۃ الاحوال والاشخاص عسیر بل ہو ماکول علی اجتہاد العبد ونظرہ لنفسہ بان یقابل ما یلقی فی السوال من المذمۃ وہتک المروہ والحاجۃ الی التثقیل والحلاح بما یحصل من اشتغالہ بالعلم والعمل من الفایدۃ لہ ولغیرہ فرب شخص بکثرۃ فایدۃ الخلق وفایدۃ بالاشتغال فی العلم والعمل اہون علیہ بادنی تعریض فی السوال تحصیل وربما یکون بالعکس وربما یتقابل المطلوب والمحذور فینبغی ان یستفتی المرید فیہ وان افتاہ المفتون فان الفتاوی لا یحیط بتفاصیل الصور والدقایق الاحوال ولقد کان فی السلف من لہ ثلثمائۃ وستین صدیقا ینزل علی کل واحد فی لیلۃ ومن لہ ثلاثون وکانوا یشغلون بالعبادۃ لعلمہم بان المتکلفین ہم یتقلدون منہ لبراتہم من قبولہم لخیراتہم فکان قبولہم لخیراتہم خیرا مضافا لہم الی عباداتہم فینبغی ان یدقق النظر فی ہذہ الامور فان اجر الآخذ کاجر المعطی مہما کان الآخذ یستعین بہ علی الدین والمعطی یعطیہ عن طیبۃ قلب ومن اطلع علی ہذا المعانی امکنہ ان یتعرف حال نفسہ ویستوضح من قلبہ ما ہو الافضل لہ بالاضافۃ الی حالہ ووقتہ واللہ سبحانہ اعلم ❊

المتن

گفت مسنون بی تکلف بودن اندر ما اصاب
ہست ورنہ قصد من نی ازرق و احمر شد است

الشرح

التکلف رنج چیزی کشیدن واز خود چیزی نمودن الاصابت رسیدن ما اصاب آنچہ میرسد یا میرسید یعنی این ملفوظ مبارک آنحضرت است واقع شد در جواب کسیکہ از بی وقوفی خود در بی قیدی ایشان در پوشیدن لباسی مخصوص اعتراض میکرد پس آنحضرت میفرمودند کہ بحکم آنکہ گفتہ اند کہ آنکہ در بند آنی بندۂ آنی مقید بلباسی معہود شدن مبارک و سنت نیست بلکہ آنچہ ما مور ومسنون آنست کہ بی تکلف باید بود در پوشیدن لباس رسیدہ از غیب ہر وضع وہر رنگ کہ باشد چون از حریر صرف و برنگ زعفران نباشد میباید پوشید وما نیز بمتابعت سنت آنچہ میرسد می پوشیم وگرنہ قصد قلب و ہوس نفسانی بارنگی مخصوص و بوضعی معہود برای تکبر و یا تفاخر برین نیست چنانکہ در روضۃ الاحباب آوردہ است کہ عادت کریمۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در لباس تکلف نبود بلکہ ہرچہ میسر شد از پیراہن و سراویل وردا و ازار وجامہ معلم وسادہ وقبا و پوستین وموزہ ونعلین می پوشید وصحابۂ اخیار نیز ہمین طریقہ مرعی میداشتند وگاہ لبس جامہ ہای فاخرہ گران بہا اختیار کردی خصوصا در روزہای عید وآمدن وفود ونوبتی یکی از عظما حلہ کہ بسی و سہ شتر خریدہ بود برای آنحضرت ہدیہ فرستاد یکبار آنرا پوشید ونوبتی حلہ بہ بیست و نہ شتر و بروایتی آنکہ حلہ بہ بیست اوقیہ خریدہ وگاہی میفرمود تا جامہ برای من میبافند ودر کتاب زبدۃ الفقہ نقل از فتاوی خلاصہ آوردہ است کہ اگر کسی جامہ ہای نفیس خوب میپوشد باکی نیست اگر از تکبر واضاعت فرایض ومنع حقوق اللہ نکند ودر ذخیرہ آوردہ است کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم حلہ سرخ پوشیدہ برآمد وفی الاحیا قالت عائشۃ رض اجتمع قوم بباب

رسول الله صلی الله علیه وسلم فخرج الیهم فرأیته یطلع فی الجب یسوی من رأسه ولحیته فقلت او تفعل
ذلک یا رسول الله فقال نعم ان الله یحب من عبده ان یتجمل لاخوانه اذا خرج الیهم والجاهل ربما یظن
ان ذلک من حب التزین للناس قیاسا علی اخلاق غیره وتشبیها للملئکة بالحداد من مات وقد کان
علیه السلام مامورا بالدعوة وکان من وظائفه ان یسعی فی تعظیم امر نفسه فی قلوبهم کی لاتزدریه نفوسهم
وتحسین صورته فی اعینهم کیلا یستصغره اعینهم فینفرهم ذلک وینطلق المنافقون بذلک فی تنفیرهم
وهذا القصد واجب علی کل عالم قصدی لدعوة الخلق الی الله وهو ان یراعی من ظاهره ومالا یوجب نفرة
الناس عنه والاعتماد فی مثل هذه الامور علی النیة فانها اعمال فی نفسها تکتسب الاوصاف من
المقصودة فالتزین علی هذا القصد محبوب وترک الشعث فی اللحیة اظهار لزهد وقلة المبالات بالنفس
محذور وترکه شغلا بما هو اهم منه محبوب او واحوال باطنة بین العبد وبین الله وفی نفحات الانس شیخ
ابو مسعود قدس سره هرچه از حق بوی رسیدی رد نکردی واز کسی چیزی نخواستی طعام مکلف
خوردی ولباس مکلف پوشیدی روزی یکی پیش وی در آمد دستاری دید بر سروی که بدویست دینار
می ارزید با خود میگفت که اینچه اسراف که دستاریکه ازان دو لیست جامه توان دوخت یک درویش
چرا بر سر بندد ابو سعود باشراف خاطر دریافت وگفت ای فلان ما این دستار را نه خود بر سر بسته ایم
اگر تو میخواهی ببر وبفروش واز برای درویشان سفره بیاور آن کس رفت ودستار را بفروخت و
سفره مکلف راست کرد و نماز دیگر بیامد چون در آمد همان دستار را بر سر شیخ دید متعجب شد شیخ
ابو سعود گفت چه تعجب میکنی از فلان خواجه پرس که این دستار را از کجا آورده است پرسیدم آن
خواجه جواب گفت پار سال در کشتی بودیم وباد مخالف برخاست نذر کردیم واگر بسلامت بیرون آوریم
دستاری خوب بجهت شیخ هدیه بریم واکنون شش ماه است که در بغداد می طلبیم دستاری چنانچه
دل من میخواست نمی یافتیم که بسلام شیخ آیم تا امروز بدر فلان دوکان دیدم گفتم این دستار
لایق شیخ است بخریدم وبیاوردم بعد ازان گفت دیدی که دستاری دیگر بر سر ما بندد ازین
نوع ازان شیخ روایت های بسیار است نقل است که سفیان ثوری رحمة الله علیه گفتی زهد در
دنیا نه پلاس پوشیدن است ونان جوین خوردن ولیکن دل بدنیا نابستن است وامل کوتاه کردن

المتن

گفت معذورم من وناچار باید مرکبی
فخر وحظی نی مرا پیدا ازین جو در شد است

الشرح معلوم باد که درین اوقات که این ابیات گفته شد واین لفظ مبارک از ایشان صدور
یافت آنحضرت اسپی خوش رفتار داشتند که نام آن جو در بوده است ومعذوریت ایشان بسبب
پیچیدگی یکپای بود که در طفلی برایشان عارض شده بود میفرمودند که بعد استقامت
در انزوا وانقطاع بنا بر حکمتی چون مامور شدم بصحبت اهل ارادت وبسفر اطراف اینولایت در
بعضی اوقات بقصد عبرت گرفتن بحکم سیروا فی الارض فانظروا از خرابی عمارات وزیارت
کردن بعضی مزارات اهل عبادات وملاقات کردن رجال غیبی در آن نواحات پس بنا بر معذوریت

ماذون شدم بسواری مرا کب پس مناجات کردم که خداوندا مانند این بیچاره اسپ از کجا حاضر شود و مونت آن از کجا بدست آید پس الهام می شنیدم که عجب مپسندار کرم حق تعالی پیش تو اسپان و مونت آن چندان فتوح میرسد که دیگران از تو بهره مند خواهند شد پس میگویم من ناظم قصیده که در صحبت سنین آنحضرت صدق آن وعده الهامی چنان مشاهده کردم که بعضے کسان که خروش بخشیدن از ایشان دشوار برای آنحضرت هدیه فرستادن اسپ و جامه خوب آسان شدی پس آنحضرت هر سال همچنان که نوبت بنوبت عددی از اسپان جدید می یافتند دفعه دفعه هم چندین اسپان بر محبان ایثار میفرمودند و نیز بحکم حدیث حقے بر ما ثابت می کنند اینچوان فرسنگها بر پشت من برد و بر جا که خاطر می کشد میرساند حق او چگونه توانیم ادا کرد و شکر گذاری او چگونه توانیم بجا آورد و در مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره آورده است که چو دوستی بمنزل ایشان میرسیدے بحکم حدیث هم المومن دابته در ترکیب مرکب او مبالغه مینمودند تا خاطر آن دوست از طرف آن مرکب فارغ گشتی و صحبت بی شوایب مزاحمت اغیار توانستی بود و خدمت ایشان از حضرت عزیزان نیز نقل میکردند که اول بخدمت و تربیت مرکب دوست اشتغال می نمودند و میفرمودند که این جانور سست شده است که این دوست تشریف قدوم فرموده است +

المتن

گفت نی میل مریدان دارم اما چون کنم

از برای رد سایل منع لاتنهر شده است

الشرح فی تفسیر الکاشفی قال الله تعالی و اما السایل فلا تنهر و فی جامع الصغیر قال النبی صلی الله علیه وسلم دعوا الناس یصیب بعضهم من بعض فاذا استفتح احدکم اخاه فلینصحه و فی الرسالة المسمی باللطیفة الغیبیة عارف محققے را چون سری مکشوف شد و حقیقتے معلوم گشت اگر از ان اخبار معلوم میکند هیچکس با ورندارد از انکه دست ادراک هر کس بر فتراک آن نمیرسد و اگر اخبار نمی کند تارک امر می شود و قال الله تعالی یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک و قال الله تعالی فلولا نفر من کل فرقة طایفة لیتفقهوا فی الدین ولینذروا قومهم اذا رجعوا الیهم لعلهم یحذرون بضرورت از مقام خود منزل باید کرد و خود را در زمره عوام باید آورد همت بر دستگیری ایشان باید نهاد و تنها خوراکی از باب مروت نباشد که آن شر الناس من اکل وحده و ضرب عبده بیچاره بنده کمر خدمت بسته ایستاده تا ریزه نان از خوان برچیند از مروت نباشد که مولی جهال بر سرش زند و بدر فرستد و مقصود آنست که عالم را جاهل باید شد عالم گرد کفر شیخ و ایمان مرید همین معنی دارد و فی الاقتباسیه هر چند که بر مرشد واجب نیست که گوید من مرشدم و خلق را بر خود دعوت کند و ارشاد که لازم پیغمبران است ایشان فرض است که گویند ما پیغمبریم اما چون کسی بیاید و خدایتعالی باطن او را بنور ارادت منور گرداند و خود را تسلیم مرشد کند آنگاه بر مرشد واجب باشد که بجان و دل خدمت الطاف کند و هر چه پیش افتاد نفع او در آن آید دران کوشد و هر چه او را در آنحضرت است در طریق او از ان باز دارد و نیک و بد او بگوید بر وجهی که مصلحت او در آن بیند اگر درین تقصیر کند عند الله مواخذ باشد بعد از انکه آنچه بر مرشد واجب است بر مرشد بجای آورده باشد و اخذ نباشد باقی سعادت و شقاوت بدست مرشد نیست بید قدرت حقتعالی باز بسته انک لا تهدی من احببت

نص قرآن است و همین بیش نیست که هر کس از انکه معمور است ازو آن می خواهند که بدان مشغول
میباید شد و امید سعادت میباید داشت ❊ المتن

حالتی دارم که نتوانم نهفت و نیز گفت
می ندانم لقمه شیرین است یا خود مر شد است

الشرح فی تاج الاسامی الُمر تلخ درین بیت اشارت است بیک لفظ آنحضرت که در بعضی حالات بیخودی
از ایشان صدور یافته و مبنے از یک نوع کرامت ایشان گشته و آن آنست که در بعضی اوقات از حظوظ
بشریت خلاصی یافته فرق میان لذات ماکولات نمی کردند و شیرین و تلخ از یکدگر تمیز کردن بواسطه مغلوبیتی
که داشتند نمیتوانستند همچنین در مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره آورده است که خواجه علاء الدین
طیب الله تربته که از برکت نظر حضرت خواجه ما در اندک فرصتی درویشان حضرت ایشانرا احوال چنان
میشد که از حظوظ بشری و نفسے بالکلیه خلاص گشتند بمثابه که اگر طعامی خوردندی طعم آن طعام را معلوم
نمیکردندی از ترشی و شیرینی و تلخی می آرند که درویشی طعام غیر معهود میخورد او را پرسیدند اینچه طعام
است گفت طعم حال من دارد زیراکه حالات قبض را طعمی دیگر است و حالت بسط را طعمی دیگر ❊ المتن

میخورم حیف آنکه از احوال دیگر گون من
دوزخی در بدگمانی مردم اکثر شد است

الشرح این بیت نیز مشتمل بعضی احوال الفاظ مبارک آنحضرت است در آن هنگام که بسامع
عالیه ایشان رسانیدند که بعضے از منکران در حق شما گمانی بد برده بهتانی افترا کرده اند در بعضے مجالس
بقیل و قال آن خوض می نمایند فرمودند که آرے مرا در واقعه می نمودند که مردم بسیار در نوعی از عذاب
گرفتار ند پرسیدم که اینها چه کسانند گفتند که بهتان گویان تو اند ازان باز من حیف میخورم که چرا
بسبب من مردم آثم می شوند قال الله تعالی یا ایها الذین آمنوا اجتنبوا کثیراً من الظن ان بعض الظن
اثم الآیه بدانکه در کتب فقه آورده است که گمان بد بردن در حق مومن حرام است و همچنین غیبت و بهتان
مومن گفتنی نیز کبیره است پس اصرار برین آثام و استحلال این حرام موجب کفر است و کفر
سبب دخول دوزخ است بے هیچ شکی نعوذ بالله من ذلک ❊ المتن

من کجا شرح کرامات و مقامات از کجا
باز در نظم قصیده کاضیق و اخصر شد است

الشرح اضیق تنگتر و اخصر کوتاه تر و این بیت مقبول قول ناظم دلالت کننده است بر اقرار بعجز
در شرح کرامات و مقامات آنحضرت زید حالته و شیرت بدان که آنچه اینجا باجمال ذکر کرده شده همچو
نمونه ایست از بعضے کرامات و مقامات چنانکه نوبتی در مقام شکر گزاری فرموده اند که مرا از عنایت
حقتعالی حالتی و مرتبه ایست که ذکر اینچنین اوصاف عبارت نسبت بآن رتبه اما از انرو که این مخلص کوصله
خود اظهار اخلاص کرده است و این قصیده او مشتمل مسایل لابدیه اهل سلوک افتاده من آنرا پسند کرده ام
والآحد که باشد که احاطه باوصاف و اسرار من تواند کرد پوشیده نماند که بدین کلمات اشارت

بمقامی کرده باشد که ایشان را بوراثت قابل لی مع الله وقت لا یسعنی فیه ملک مقرب ولا نبی
مرسل حاصل شده باشد والله اعلم ؛

المتن

بارک الله من مقامات مشایخ خوانده ام
حال او با حال ایشان مستوی یکسر شد است

الشرح

بارک الله کلمهٔ تعجب است متضمن دعا یعنی برکت دهاد خدا تعالی باین احوال نیکوئی او که موافق
احوال بعضی مشایخ محقق برآمده چنانکه من مخلص بعد از آنکه در چند سال در صحبت شریف آنحضرت
راه یافتم و بعضی کرامات و مقامات ایشان معاینه کردم در آن اثنا بکتب مقامات مشایخ
متقدمین قدست اسرارهم مثل مقامات شیخ بایزید بسطامی که مسمی بدستور الجمهور است و مقامات حضرت
امیر کبیر سید علی الهمدانی که موسومه بخلاصة المناقب است و مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند و ملفوظ شیخ
علاء الدوله سمنانی که معروف بالقبالیه است و تذکرة الاولیا و نفحات الانس که باجماع جامع مقامات
اولیای کثیره است و مثنوی مولوی وغیر ذلک مطالعه کرده ام و احوال هر یک را بدیگری و احوال
او را با ایشان ملاحظه نمودم همه را بمقتضای الفقر کنفس واحدة باین یک صفت که همه مظهر عنایت و
قدرت حق تعالی اند متصف یافتم در ادای شکر نعمت صحبت شریف خود را عاجز شناختم اما چون
در بعضی مقامات چنان دیدم که آن مؤلفان بعضی کرامات از زبان راویان و ناقلان شنیده در کتاب
آورده بودند در خاطر من چنان خطوری کرد که اگر من چیزی از کرامات شیخ خود نویسم همه بچشم خود دیده
و بگوش خود شنیده خواهم نوشت تا وقتیکه از عنایت حقتعالی توفیق گفتن این قصیده یافتم و نمونه
از کرامات و مقامات او در آن مندرج دیدم بواسطهٔ اشغال دیگر درین بیت باجمال تنبیهی بر آن
کردم که مریدان آنحضرت را میباید که بشهادت این داعی آنحضرت را نیز مانند بعضی مشایخ وقوف یابند
که هنوز ظهور مثل این از ذات بابرکاتش نشنیده باشد اعتقاد چنان کنند که ظهور این نوع کرامات نیز ازو
بالقوه ممکن است اگرچه بنا بر حکمتی تا این وقت بالفعل موجود نشده چنانکه در مثنوی سلطان ولد
قدس سره آورده که هر نبی و ولی بر همه معجزات و کرامات قادر اند اگرچه هر یکی معجزه و کرامتی ظاهر کرد
الا بر تمامت قادر بود بحسب اقتضای هر دور یکی شق قمر کرده و یکی مرده زنده کرد همچنان الی ما لا نهایه
چنانکه طبیب هر رنجور را دوائی دیگر کند لایق رنجش نه از آن است که همان قدر میداند اما دران محل میباید
نظر این بسیار است چون انبیا و اولیا علیهم السلام مظهر و آلات حق اند هر چه آلت کند در حقیقت صانع
کرده باشد همچنان که قلم در دست نویسنده مختار نیست اختیار در دست کاتب است پس چون
از صورت ایشان معجزات و کرامات کفر است ؛

نظم

هر ولی جملهٔ کرامت داشت — گرچه هر یک یکی دو زان افراشت
هر یکی را هزار چندان بود — اندکی گر ز بهر خلق نمود
انبیا برگزیده تا آدم — مثل موسی و عیسی مریم
معجزه هر یکی دگرگون بود — هر یکی سوی حق رهی بنمود

هر یکی بود بر همه قادر — گرچه جمله یکی نشد ظاهر
قدرت این معجزات از حق خواست — کی بود عجز آن طرف که خداست
انبیا آلت اند حق پرگار — همه بی اختیار و او مختار
آب گرچه شود ز لولو روان — نبود اصل آب لولو دان
اصل آن آب باشد از دریا — گرچه از لولوها شود پیدا
تن چو لولو است قدرت حق آب — در سبب منگر گذر ز اسباب

المتن اشارت بمذمت و نکوهش منکران ولی پیران و اجوبهٔ وساوس ایشان متضمن آداب و فواید فراوان ؛

المتن

منکر ار باور ندارد این کرامت دور نیست
کی بو جهل سیه دل معجزه باور شد است

الشرح مراد از لفظ این کرامت اینجا جنس است یا اشارت بدان مجموعهٔ کرامات کثیرهٔ مذکوره میتوان کرد یا اشارت باعتبار کل واحد است یا مراد اصل کرامت است که ظهور عجایبات مذکوره فروع و آثار آنست قریب باین مضمون مولانا عبد الرحمن جامی در قصیدهٔ لجة الابرار این بیت گفته است ؛

بیت منکر از واردات اولیا نبود قبول — کافر از معجزات انبیا کی باور است

در مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره آورده است که مذهب اهل حق آنست که هرچه کرامت ولی است معجزهٔ نبی اوست و ثبوت ولایت بظهور کرامت است که مقارن بود باستقامت و متابعت سنت چنانکه در عقاید مسطور است که کل ما هو کرامة الولی یکون معجزة للرسل فان بظهورها یعلم انه ولی و ان یکون ولیا و لن یکون محققا فی دیانته یعنی نهج الشریعة فی سیرته و در تعرف فی علم التصوف مذکور است واجمعوا علی اثبات کرامات الاولیاء وان کانت تدخل فی المعجزات کالمشی علی الماء و کلام البهائم و طی الارض و ظهور الشیء فی غیر موضعه و وقته فقهای امت را از اهل سنت و جماعت و معرفت را اجماع است بر اثبات کرامت اولیا هرچند که در باب معجزات داخل گردد چون بر آب رفتن و سخن گفتن بهایم و طی زمین و پدید آمدن چیزی در زمان و مکان غیر معهود که از جملهٔ کرامات اولیاست و قصهٔ هر یکی در اخبار و آثار و نقل صحیح آمده است و بلسان تنزیل با آن ناطق است فی نفحات الانس فی کتاب اعلام الهدی وعقیدة ارباب التقی للشیخ الامام قطب الانام شهاب الدین ابی عبد الله عمر بن المهدی السهروردی قدس سره و نعتقد ان الاولیاء من امة محمد صلی الله علیه وسلم کرامات و اجابات و هکذا کان فی زمن کل رسول کان لهم اتباع ظهرت لهم کرامات و مخرقات العادات والکرامات للاولیاء من تتمة معجزات الانبیاء ومن ظهر له علی یده من المخرقات وهو علی غیر الالتزام باحکام الشریعة نعتقد انه زندیق وان الذین ظهر له مکر و استدراج ؛

المتن

نفرت ناقص ز عز صحبتش از نقص اوست
آری آری وحش دد از آدمی منفر شد است

الشرح مُنفر رمیده شده اسم مفعول است از انفار که بمعنی رمانیدن است واز تقریرات سلطان ولداست قدس سره که مُنکرِ شیخ مُنکرِ شیخ نیست شیخ ازو مُنکراست وآنکه نزد شیخ نمی آید رد شیخ ست وآنکه کرامت از شیخ نمی بیند این نیست که شیخ را کرامت نیست شیخ از سرتا پا همه کرامت است الّا چون آن مُرید رانمی خواهد خوبی وکرامتِ خود را ازو پنهان میدارد که انّ الله جمیل یحبّ الجمال پوشیده نماند که در صحبت مناسبت شرط است ولهذا بزرگی گفته است ؛ **بیت**

جناب یار بلند است ومن بسے پستم ازان بدامنِ وصلش نمیرسد دستم

المتن

مُنکرا انکارِ حالش سوی کفرت میکشد

کوز خود فانی است واوصافِ حق مظهر شده است

الشرح در مصراع ثانی اشارتیست بتعریفِ ولایتِ خاصه چنانکه در نقد النصوص آورده است که ولایت ماخوذ است از ولی که قربست وآن منقسم می شود بدو قسم عامه وخاصه عامه شامل باشد جمیع مومنان را بحسب مراتبِ ایشان وولایت خاصه شامل نباشد الّا واصلان را از سالکان پس آن عبارت باشد از فانی شدنِ بنده درحق آن معنی که افعالِ خود را در افعالِ حق وصفات خود را در صفات حق وذاتِ خود را در ذاتِ حق فانی یابد **مصراع** نامی است زوی بروی وباقی همه اوست ؛ قالوا هو الفانی والباقی به الظاهر باسمائه وصفاته وفی مقاماتِ خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره ناقلاً من قوت القلوب فی معاملة المحبوب هر که مقامی از مقامات اهل الیقین را یا طریقی در طرق عارفان را منکر شود اخسّ حالِ او ضعف یقین است وبدترین احوالِ او کفر بضعفِ ایمان وکمینه عقوبتِ او حرمان وجد وفقدان شهود وفی تفسیر القشیری قال الله تعالی انّ الذین کفروا بآیاتنا سوف نصلیهم نارًا کلما نضجت جلودهم بدلناهم الآیه اشارة منه الی الجاحدین لآیات الاولیاء یقیمهم فی وحشة الانکار بقلوبهم شئ من هذا القصة جرهم انکارهم الی ترک الایمان والاقرار باهلها علی وجه الاستبعاد فهم موبد عقوبتهم پوشیده نماند که در تسویفِ لفظ سوی کفر میکشد اشارت بدان است که اگرچه بعضی علمای ظاهر شرع منکر کرامت اورا تکفیر نمی کنند ولیکن این سخن مجمع علیه است که بشومیت اصرار این گناه در وقتِ مردن بیم زوالِ ایمان باشد چنانکه بالا در شرح بیت چون بمعنی صاحب وآلِ رسول الله اوست مبیّن شد ؛

المتن

مُنکرِ فضلِ ولایت از زمان وجان مشو

فضلِ خود را حق بهر جا هر زمان اقدر شده است

الشرح درین بیت اشارتست بمضمونِ آیهٔ ذلک فضل الله یوتیه من یشاء والله ذوالفضل العظیم یعنی دولتِ توفیق هدایت وسعادت تشریف نبوت وولایت وشیوخیت فضل وعنایت حق تعالی است وعطا می کند هر کسی را که میخواهد وظاهر میسازد وی فضل خود را بهر موضع که مشیت او متعلق می شود پس درین تقریر ایمائی است بر اعتقاد فاسد بعضے جاهلان بعد مشاهده امارات ولایت از بعضے عزیزان نظر بوقت وجای واستبعاد ولایت ایشان می کنند واز گرفتن فواید از ایشان محروم می مانند وهمچنین در ارشاد المریدین آورده است در هر زمانی اهل آن زمان از کمالِ غفلت چنین گمان میبرند

که مثل اولیای ماسبق در زمان ایشان کی باشند واز دریافت صحبت این طایفه محروم می مانند
ومرکب حیات را در حجرهٔ غفلت میرانند واین محض خطا وشقاوت است زیرا که غافلند از انکه ایشان هرچه
یافتند از متابعت پیغمبر صلی الله علیه وسلم یافتند راه متابعت هرگز منقطع نیست واسما وصفات الٰهی
هرگز معطل نخواهد ماند وحق تعالی در زمانی از ازمنه بندهٔ مخصوص را بتربیت ذات وصفات خود گردانیده
خلعت نیابت در وپوشانیده مظهر هدایت میگرداند وهمان حالات وخاصیات ومقاصد که از اولیای
ماسبق بظهور آمد ونیز بظهور می آید پس همه آدمیان را واجب است که اینچنین کس را در زمان خود طلبند
زیرا که پیغمبر صلی الله علیه وسلم فرموده است که من لم یعرف امام زمانه فقد مات میتة جاهلیة وچون او را بیابند
دست ارادت بدامن او زنند تا از فواید طریقت ونتایج حقیقت برخوردار گردند ودر روز قیامت
در آتش ندامت نسوزند وفی تفسیر القشیری قال الله تعالی وذروا الذین یلحدون فی اسمائه الآیة
الالحاد هو المیل عن القصد وذلک علی وجهین بالزیادة ونقصان فاهل التمثیل زادوا فالحدوا واهل التعطیل
نقصوا فالحدوا ٭

المتن

در تعز من تشاء تخصیص وقت وجا نیست
پس عزیز حق چرا پیش تو مستقر شد است

الشرح وفی رسالة القشیریة قال الله تعالی تعز من تشاء یعنی حقتعالی عزیز می کند بدادن ایمان
وصلاحیت وولایت وقرب خود هرکرا خواهد در هر جای وهر وقت که باشد ولهذا در شرح بیت آن
بخاری نسبت تا آخر منقول گشته که گفته اند رجال غیب همه از اتراک وهنود باشند در کتاب نفحات الانس
آورده است فی کتاب کشف المحجوب خداوند سبحانه وتعالی برهان نبوی را باقی گردانیده است واولیا را سبب اظهار آن کرده
تا پیوسته آیات وحجت صدق محمد صلی الله علیه وسلم ظاهر می باشد ومر ایشان را والیان عالم گردانید
تا مجرد مر حدیث وی را گشته اند وراه متابعت نفس را در نوشته از آسمان باران ببرکات اقدام ایشان
می آید واز زمین نبات بصفای احوال ایشان میروید بر کافران مسلمانان نصرت بهمت ایشان یابند
وایشان چهار هزار اند که مکتوم مانند ومر یکدیگر را نشناسند وجمال حال خود ندانند واندر کل احوال از خود وخلق
مستور باشند واخبار بدین وارد است وسخن اولیا بدین ناطق ومرا خود اندرین معنی بحمد الله خبر عیان گشته
وفی حاشیته قوله از آسمان باران ببرکت ایشان می آید یعنی بی آنکه ایشان تصرفی دران وشعوری بدان
بود وقیل لمحمد بن الفضل ما علامة الشقاوة فقال ثلثة اشیاء یرزق العلم ویحرم العمل نعوذ بالله منها وفیها
ایضا سمعت الاستاذ ابا علی یقول وصف سهل بن عبد الله رجلا بالولایة رجلا جنازة بالبصرة فسمع رجل
من اصحاب سهل ذلک فاشتاق الیه فخرج الیه فاتی حانوت الجنازة فراه یجبر ویثقب بمحاسبه علی عادة الجنازة
فقال فی نفسه لو کان هذا ولیا لم یحترق شعره بغیر نقاب ثم انه سلم علیه وساله شیئا فقال الرجل انک
استصغرته فلا تشتغل بکلامی والی ان الکلمة سمعت عبد الله الرازی ان ابا عثمان الحیری یصف محمد بن
الفضل البلخی ویمدحه فاشتاق الیه فخرج الی زیارته فلم یقع لقلبه من محمد بن الفضل بما اعتقد فیه
فرجع الی ابی عثمان فساله فقال کیف وجدت فقال لم اجده کما ظننت فقال لانک استصغرته

وما استصغر احدا واحدا الاخرج فایده ارجع الیه بالحرمة فرجع الیه عبد الله وانتفع بزیارته ذکر فی العوارف العزة تشبه بالکبر من حیث الصورة وتختلف من حیث الحقیقة کاشتباه التواضع بالضعة فالتواضع محمود والضعة مذموم والکبر مذموم والعزة محمودة قال الله تعالی ولله العزة ولرسوله وللمؤمنین والعزة غیر الکبر ولا یحل لمؤمن ان یذل نفسه فالعزة معرفة الانسان بحقیقة نفسه واکرامها ان لا یضعها لاقسام عاجلة دنیاویة کما ان الکبر جهل الانسان بنفسه وانزاله فوق منزلتها قال بعضهم للحسن ما اعظمک فی نفسک قال لست بعظیم ولکنی عزیز ولما کانت العزة غیر مذمومة وفیها مشاکلة للکبر قال الله تعالی یتکبرون فی الارض بغیر الحق فیه اشارة خفیة لاثبات العزة بالحق واین آیه ازین بالا مبین شد در شرح بیت رکبر او شد محو آنخ میباید که این دو بیان را هم در نظر آرند تا مقصود روشن گردد ٭ المتن

هم یهدی من یشاء مطلقا تقیید نیست

از چه در انکار نفست سخت چون مرمر شدست

الشرح بدانکه یهدی من یشاء در کلام مجید در مواضع بسیار واقع شده یعنی حقتعالی راه می نماید بایمان و معرفت وقرب محبت خود هر کسی را که خواهد خواه آن کس در شهرهای اسلام یا در دهای گمنام باشند یا بعصر سید انام علیه الصلوة والسلام یا قریب وقت او علیه السلام بود یا از بیرون او بعد العوام الی یوم القیام ظاهر گردد پس معلوم باد که درین چند بیت اشارتی به بیان دلایل اطلاق جواز ولایت از روی زمان و مکان و عدم تقیید آن امکان مؤمی گشته بر قصد نکوهش منکرانی که بعد مشاهده امارات ولایت از بعضی اولیای وقت بدین بهانه فاسد که درچنین وقت وچنین جای ولی صاحب کرامت چگونه ممکن باشد در انکار شدت می نمایند و بتعلیم و تشنیع این عقیده ناپسندیده می اندازند نعوذ بالله من شرهم و مشابهت نفس سخت و دل قاسی منکر از اد بسنگ مرمر در عدم تاثیر اقوال ناصحان در فرقان حمید نیز واقع شده کما قال الله تعالی ثم قست قلوبکم من بعد ذلک فهی کالحجارة او اشد قسوة الآیة و نیز پوشیده نماند که درین بیت صنعت مقابله بلفظین اطلاق و تقیید نیکو مرعی گشته ٭ المتن

آیت لاتیئسوا را خوانده ای بد گمان

پس بنومیدی چرا نفس تو مستحجر شده است

الشرح درین بیت اشارتست بدلیل دیگر جواز اطلاق ولایت که بعضی مشایخ درین مدعا بدان تمسک کرده اند قال الله تعالی لاتیئسوا من روح الله انه لا ییئس من روح الله الا القوم الکفرون یعنی نومید مباشید از فضل و رحمت حق بدرستیکه نومید نشوند از رحمت و روح خدایتعالی مگر ناگرویدگان و ایضا قال الله تعالی والذین کفروا بآیات الله ولقایه اولئک یئسوا من رحمتی واولئک لهم عذاب الیم یعنی آن کسانیکه کافر شدند بحجتهای خدایتعالی و بدیدار وی ایشانند که نومید شدند از رحمت من و ایشانرا عذابی است دردناک و بعید مگمان اشارتست بآیه یظنون بالله ظن السوء که در شان منکران وارد شده است فی تاج المصادر الاستحجار سخت شدن گل چون سنگ ٭

المتن

اینقدر از وی کرامت دیده و بشنیده شد
از چه بدبختیت چشم و گوش کور و کر شد است

الشرح در مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره آورده است که در نفی کرامت سخن گفتن بحقیقت نفی معجزهٔ پیغمبر است اگر بعد از وقوف ظهور آثار ولایت گوید طریق حسد و کتمان حق را گرفته باشد و لا تلبسوا الحق بالباطل و تکتموا الحق و انتم تعلمون حسداً من عند انفسهم من بعد ما تبین لهم الحق و در دستور الجمهور آورده است که محمد اعمی از حسن تربیت شیخ بایزید قدس سره بدرجهٔ بزرگ رسیده بود دایما ذکر کرامات و مقامات شیخ با همه کس تقریر می کرد ؛ بیت

مرا لطف یاد تو زنده میدارد — وگرنه آتش شوق تو سوختی جانم

و چون طبایع و اعتقادات خلق متفاوت است بعضی مردم آن سخن را انکار کردند آن انکار مردم تا شیخ رسید شیخ فرمود که اسرار افشا می کنی باری با شتران گوی که ایشان اهل ترند از منکران انتهی کلامه پوشیده نماند که این کلام حسب حال بعضی مرائیان حضرت شیخ ممدوح است خصوصاً ناظم قصیده را آری ؛ ع

تا بود چنین بود چنین خواهد بود

و در اثبات کوری و کری منافقان منکران در کلام مجید آیات بسیار واقع شده است کما قال الله تعالی صم بکم عمی فهم لا یبصرون و اذا تتلی علیهم آیاتنا ولی مستکبراً کان لم یسمعها کان فی اذنیه وقراً فبشره بعذاب الیم ؛

المتن

کار ابدالان حق را رو قیاس از خود مگیر
نفس شان با دل بدل شد حکم شان دیگر شد است

الشرح فی کتاب سیر الطالبین العزیز بدانکه رونده تا کمال گردش حاصل نکند بعالم دل نرسد نسبت او با دم درست نگردد چون بعالم دل رسید گردش تمام شد و آغاز روش پیدا آمد درینحال هرچه باو رسد او نیز مکرر رود و آنکه گویند بردست فلان شراب شربت شد درین مقام است این کس را شاید که در مال سلطان تصرف کند و اگر این را در شرع مثالی خواهی این است که در خبر است که روزی جوانی پیش حضرت رسول صلی الله علیه وسلم آمد و پرسید که روا باشد که در رمضان تقبیل زوجهٔ خود کنم فرمود نی پس پیری آمد و همین عرض کرد رخصت فرمود اعتماداً بر ضعف شهوت وی اینجا معلوم شد احکام شرع بحسب احوال اشخاص تغیر می پذیرد و این چنان است که کسے بر قوت کرامت بر آب تواند رفت اگر دیگری بر پی او رود غرق گردد و آنکه رسول ع فرمود اذا احب الله عبداً لم یضره ذنب درین مقام بود که معاصی عام در مقام ایشان حکم مباح گیرد زیرا که قیود تکالیف در مقام نفس صاحب اینحال در مقام دل است و چون صاحب دل متمکن شد نتایج حال در جمله اعضا و جوارح اثر کند و همه وجود را حکم دل گیرد و باشد که نتیجهٔ این حال در دل باشد و باشد که نتیجهٔ این حال در جامه اثر نکند و در مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره آورده است که میفرمودند اذا اردت مقام الابدال فعلیک بتبدیل الاحوال اشارت بمخالفت نفس است و ترک هوا و طبیعت و تبدیل و تغیر اوصاف نفسانی از اینجا حاصل

می آید تا بعنایاتِ مرشدِ علی الاطلاق جلّ انعامه ❊

مثنوی

کیست ابدال آنکه او مبدل شود خمرش از تخلیلِ یزدان خل شود

وَفی لبُ اللباب در بیان آنکه هر که پیر از اعیب کند آن عیب بد و باز گردد هر که انفعالِ مردانِ خدا خواهد تا آخر خود منفعل شود و بدولت رسد ❊

مثنوی

آن یکی یک شیخ را تهمت نهاد که بدست و نیست در راهِ رشاد

شاربِ خمر است و سالوس و خبیث مر مرید از اکجا باشد مغیث

آن یکی گفتش ادب را گوش دار خورد نبود اینچنین ظن بر کبار

اینچنین بهتان مبر بر اهلِ حق آن خیالِ تست برگردان ورق

این نباشد ور بود ای مرغِ پاک بحرِ قلزم را ز مرداری چه باک

نیست حوضی کو گران دارد چو ما تیره گردد از ز مرداری شما

لیک خود را تو مزن بر تیغ تیز هین مکن تو با شه و سلطان ستیز

حوض با دریا اگر پهلو زند خویش را از هستیٔ خود بر کند

در رخِ مه عیب بینی میکنی در بهشتی خار چینی می کنی

می بپوشی آفتابی در گِلی رخنه می جوئی ز بدرِ کاملی

آن حسودک گفت همچون مفلسی که منش دیدم میانِ مجلسی

ورکه باورنیستت خیز از میان تا ببینی فسق شیخت را عیان

دید شیشه در کفِ آن پیرِ پُر گفت شیخا مر ترا هم هست عذر

شیخ گفت این خود نه جام است و نه می هین برا ای منکرا بنگر بوی

آمد و دید انگبینِ خاص بود خوار شد آن دشمن کور و کبود

گفت پیر آندم مرید خویش را رو برای من بجو می ای کیا

که مرا رنج است و مضطر گشته ام من ز رنج از مخمصه بگذشته ام

در ضرورت هست هر مُردار پاک بر سرِ منکر ز لعنت باد خاک

گرد میخانه بر آمد آن مرید بهرِ شیخ از هر خمی مَی می چشید

در همه خمی نهان او می ندید گشته پُر از عسل و خم و می ندید

گفت ای رِندان چه حال است اینچه کار هیچ خمی در نمی بینم عقار

جمله رندان نزد آن شیخ آمدند چشم گریان دست بر سر میزدند

در خرابات آمدی شیخ اجل جمله می ها از قدومت شد عسل

هان و هان ترکِ حسد کن با شهان ورنه ابلیسی شوی اندر جهان

کو اگر زهری خورد شهدی شود تو اگر شهدی خوری زهری شود

او بدل گشت و بدل شد کار او لطف گشت و نور شد هر نار او

و فی کنز العباد فی الصحاح الابدال قوم من الصالحین لا تخلو الدنیا منهم اذا مات واحدا ابدل الله مکانه آخر معلوم باد که سخن در اثبات مقام ابدالیت مر آنحضرت را بالا گذشته و تا اینجا یکی از احکام ابدالان مذکور شد و الله اعلم ؛

المتن

مست می در شرع چون معذور قول و فعل شد
با طریق اولویت مست عشق اعذر شد است

وقت مغلوبیت عاشق چو زایل گشت عقل
نیست تکلیفش ز سوال امری از وی گر شد است

الشرح فی المثنوی المعنوی ؛ نظم

آنکه مرداری خورد یعنی پلید — شرع او را سوی معذوران کشید
مست و بنگی را طلاق و بیع نیست — همچو طفلست و معاف و معفی است
مستی که آید ز بوی شاه فرد — صد خم می در سر و مغز آن گرد
پس برو تکلیف باشد چون روا — آب ساقط گشت شد بی دست و پا
عاقلا مجنون حقم بقرار — در چنین بی خویشیم معذور دار

در رسالهٔ خواجه ابو سعید ابو الخیر رض ان الله لا یؤاخذ العاشق بما یصدر عنهم از جهت آنکه هر که هست هر چه کند باختیار کند فاما عاشق را اختیار نیست مصالح او بر بستهٔ اختیار معشوق است و چون اہل عشق با خود نباشند بد آنچه از ایشان در وجود آید پس بحقیقت مصاحبت و مقارنت ایشان مردم را سعادت ابدی و دولت سرمدی بود و آنچه خواجه سنائی میفرماید ؛ رباعی

با عاشقان نشین و تو ہم عاشقی گزین — با ہر که نیست عاشق و کم کن قرین نیش
باشد که عاشقان چو ببینند وی دوست — تو نیز در میانهٔ ایشان به بینیش

سر این معنی است و کذا فی شمایل الاتقیا و فی نور المعالی شرح الامالی ؛ شعر

ولم یحکم بکفر حال سکر — بما یہدی و یلغوا بارتحال

الارتحال القول بالبدیہۃ قال اہل السنۃ و الجماعۃ السکر من المحظور کالسکر من کل شراب لا ینافی الخطاب لقوله تعالی یا ایہا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوۃ و انتم سکاری و لا یجوز ردته السکران استحسانا لما روی ان واحدا من الصحابۃ رض قرأ فی صلوته و هو سکران یا ایہا الکفرون و قرأ انا عابد ما عبدتم فنزل قوله تعالی یا ایہا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوۃ و انتم سکاری حتی تعلموا ما تقولون کذا قیل و ذکر فی بحر الفواد شرح المناد لا یصح استحسانا حتی اذا تکلم بکلمۃ الکفر لم یحکم بکفره و لم تبین امراته لان الردة تبتنی علی القصد و الاعتقاد و نحن نعلم ان السکران غیر معتقد لما یقول بدلیل انه لا یذکر بعد الصحو و فی القیاس و هو قول ابی یوسف تبین منه امراته لانه مخاطب کالصاحی فی اعتبار اقواله و افعاله ما روی من قول بعض اہل المعرفۃ فی بعض غلباته و سکر حاله و شطحیات عند ظاہر المذہب کما نقل من سلطان العارفین قدس الله روحه فانه قال سبحانی ما اعظم شانی و لوائی اعظم من لواء

ــــ قول سبحانی ما اعظم الخ عن شیخ بایزید بسطامی ؒ

محمد الرسول الله صلے الله علیه وسلم ویکون جمیع الاولیاء تحت لوائی یوم القیامة ونقل من قتیل
الله المنصور الحلاج قدس سره فان قال انا الحق ومن سید محی الدین عبد القادر الجیلانی قدس الله روحه
فانه قال قدمی هذه علی رقبة کل الاولیاء ومن عاشق الفانی الهمدانی قدس الله روحه فانه قال قم باذنی
ومن بعضهم لیس فی جبتی سوی الله وغیر ذلک وحکمه فی المذهب الظاهر انه لا رد لانه صدر من اهل الحق و
نقل من ذلک کثیرا منهم فلعل فیه معنی لا یطلع علیه غیرهم فکان رده حینئذ رد حق فلا یرد ولا قبول لانه
یخالف الاعتقاد فی الظاهر فانهم غیر معصومین فلعل ذلک وقع منهم فلا یوجب القبول فی الظاهر وانا فی
الحق والحقیقة فانه مقبول منی الاحوال لانهم ارتفعوا فی ذلک الوقت من الوجود وهبطوا فی البحر الموجود
الذی لا وجود لدونه فقال الله تعالی فی لسانهم کما قال الله تعالی فی الشجرة قوله تعالی ومن الشجرة ان
یموسی انی انا الله رب العالمین کما قال الفارسیة + بلیت

خدا بود گویا حقیقت بدان　　نمانده ز طیفور نام ونشان

المتن

پیر ما مغلوب ومسکورست از ان واکملست
زانکه از بهر عبادت هوش ایا ورشد است

هیچو شیطان گشت مدبر هرکه با خاصان حق
چشم سر پوشید بیننده بچشم سر شد است

گر بظاهر بینی ازوی نا پسندی دم مزن
کو ولی حق شد ایش قبه وچادر شد است

حق زغیرت اولیا پنهان کند زیر حجاب
تا نه بیند غیر کاندر دوستی اغیر شد است

الشرح　فی کتاب فصل الخطاب در کتاب کشف المحجوب ست که اهل معرفت چنین گفته اند که جمع بر دو گونه باشد
یکی جمع تکسر و جمع سلامت نه آن باشد که ترا قبول افتاد ترا زیان ندارد که قصد تو آن راست بوده است

المتن

مردن بی پیر با زندیق وکافر شد شبیه
نیستت پروای موتت در چه ملت در شد است

الشرح　در کتاب های اهل سلوک مذکور است که قال علیه السلام من مات ولم یعرف امام زمانه
فقد مات میتة جاهلیة وایضا قال علیه السلام علیکم بالسمع والطاعة وان کان عبدا حبشیا یعنی لازم
گیرید وسخن شنوید وفرمان بردارید اگرچه امام بنده حبشی باشد وفی شرح المشارق عن ابی هریرة رضی الله عنه
من خرج من الطاعة وفارق الجماعة مات میتة جاهلیة الخروج من الطاعة هو البغی لان البغاة قوم من
المسلمین غلبوا علی بلد وخرجوا من طاعة الامام فیجوز ان یکون المراد بمفارقة الجماعة وترک الصلوة بجماعة المسلمین
کالروافض التی تزعم عصمة الامام ولا یصلے مع جماعة المسلمین وانما کان میتة البغاة میتة جاهلیة
لانهم لم یکونوا متمسکین بطاعة امیر ویعدون ذلک سفاهة وذعارة لا جرم کان القوی یاکل الضعیف
منهم وکان موتهم مشتبها بموت هولاء واما مة الروافض فلان ذلک الدعوی جهل منهم لان عصمة الانبیاء

سوال اگر کسی گوید که چون مرید شدن و اعتقاد و ارادت شیخان کامل آوردن اینقدر اهم است پس
چرا امامانِ مذهب و مجتهدانِ شریعت و مصنفانِ کتب فقه در کتابهای خود مثل محیط و هدایه و کنز دقایق و وقایه
بابی علیحده در بیانِ آن هم نیاوردند ٭ **جواب** میتوان گفت که لازم نیست که امامانِ مذهب
در همه علم اجتهاد کرده باشند و همه چیز مهم را در کتب فروعات مسایل نمی بینی که در علم و توحید و عقیده
که اهم مهمات است امامِ ابو حنیفه و صاحبیه و امامِ شافعی و غیرهم رحمهم الله چندان تصرف و اجتهاد در ان
بعقلِ خود نکردند بلکه آن را بمتکلمین ماتریدیه و اشاعره حواله کرده تقلید ایشان اختیار نمودند و همچنین امامان و
مجتهدان علمِ قرأت و رای ایشان قرای سبعه اند و کذا ایمهٔ حدیث دیگر اند و مانند آن بدانکه امامانِ
علم طریقت و مجتهدان مسایل سلوک و تصوف و علمِ تعبیر دیگر مثل حسن بصری و بعضی ائمه اثنا عشر مثل
امامِ جعفر صادق و غیره رضی الله عنهم و بعضی مشایخ محققین مثل جنید بغدادی و امامِ ابو القاسم قشیری
و مانند ایشان که این علم را بتائید کشف و الهام با موافقتِ آیات و اخبار سید انام بیان فرموده
قواعدی وضع کرده اند که بعضی در کتب این طایفه مثل تفاسیر و اشارات و کتاب طبقاتِ صوفیه و نفحات الانس
و تصنیفاتِ امامِ قشیری و کشف المحجوب و عوارف المعارف و تذکرة الاولیا و غیر ذلک میتوان بود پس
در تفحص این مسئله علمِ طریقت بدین کتب رجوع باید نمود بمحیط و کنز و هدایه و وقایه درین همه کتب تصوف
چنان ثابت کرده که ارادت بشیخ کامل آوردن و تصرفاتِ او بودن و از پیری با حذر بودن از اهم مهمات است
در سلوک طریقت کما لا یخفی باز اگر کسی گوید که آیا امامانِ مذهب مثل امامِ ابو حنیفه و امامِ شافعی و غیرهم در
طریقت مرید کسی بوده اند یا نه باز **جوابِ** آن نیز میتوان گفت آری از روایات چنان معلوم شد
که ایشان نیز دست بعضی اهل الله داشتند زیرا که مقرر گشته که ایشان بفضل اهل دل و بزرگی مشایخ اهل
طریقت و علمای باطن قایل بودند باین اعتقاد بعضی از ایشان را که دریافتند صحبت و خدمت کردند
چنانکه از ان عباراتیکه از احیاء العلوم بالا در شرح بیت چون خدا اعلم لدنی الخ مستفاد گشته تا آنکه در اول
افاده و استفادهٔ این علم اکثر از راه مجرد صحبت باخلاص بوده است بعد از زمان تا شیخ جنید بغدادی بعضی قواعد
و وظایف مختصه صوفیه را شهرت داده است مثل مرید شدن و خرقه و کلاه پوشیدن و جلوس و اجلاس
خلوت با دابِ معینه و غیر آن و لهذا او را مجتهد طریقت میگویند پس چنان معلوم میشود که ائمه مذکورین
از غایت تقوی و کمال استعداد خود کتب فواید طریقت و نتایج حقیقت از مشایخ صوفیه بمجرد صحبت
با خلاص ایشان کرده باشند و الله اعلم چنانکه در کشف المحجوب آورده است که ابراهیم ادهم نزدیک امام
ابو حنیفه رحمه الله در آمد با مرقعه از صوف و اصحاب وی را بچشم تصغیر نگریستند ابو حنیفه گفت سیدنا
ابراهیم آمد اصحاب گفتند بر زبان امام هزلی نرود وی این سعادت بچه یافت گفت بخدمت بر دوام
که وی بخدمت خداوند مشغول شد و ما بخدمت تنهائی خود تا وی سیدما گشت در کشف المحجوب است که وی
یعنی امام ابو حنیفه استادِ بسیار کس از مشایخ بوده چون ابراهیم ادهم و فضیل عیاض و داود طائی و بشر حافی
و غیر ایشان پس اینجا معلوم شد که وی اینهمه مشایخ را دریافته است با ایشان صحبت کرده پس غالبا
چنانکه افادهٔ علمِ ظاهر بدیشان و استفادهٔ علمِ باطن از ایشان کرده باشد و الله اعلم بحقیقة الامر

چنانکه در عوارف آورده است که قال ابویزید البسطامی صحبتُ اباعلی السندی فکنتُ القنه ما یقیم به فرضه وکان یعلمنی التوحید والحقایق صرفاً ایضاً رفتن امام تابصره ازجهت پرسیدن تعبیر خواب خود از شیخ محمد ابن سیرین وتصدیق اونمودن نیز بمعنے از اعتقاد او بمشایخ اہل تعبیر است ومشعر از انصاف وعدم عُجب اوست بعلم ظاہر خود وتفصیل آنخواب وتعبیر آن بالا در ذکر امام مسطور است واینجا شہرت آن مسئله انصاف بالای طاعت است ہمچنین در منطق الطیر ؎

نظم

گفت انصافست سلطانِ نجات ۔ ہرکہ منصف شد برست از تُرّہات
از تو گر انصاف آید در وجود ۔ بہ ز عمری در رکوع و در سجود
خود نباشد ہیچ کار اندر جہان ۔ برتر از انصاف در داد عارفان
وانکہ در انصاف ندہد اینت کار ۔ از ریا خالی وکم از حصر دار
احمدِ حنبل امام عصر بود ۔ شرح فضل او برون از حصر بود
چونکہ او از درس صافی آمدی ۔ زود پیش بشر حافی آمدی
ہرکہ اندر پیش بشرش یافتی ۔ در ملامت کردنش بشتافتی
گفتی آخر تو امام عالمی ۔ از تو دانا تر نخیزد آدمی
ہرچہ میگوید سخن می بشنوی ۔ پیش آن سر پا برہنہ میروی
احمدِ حنبل چنین گفتی کہ من ۔ گوی بُردم در احادیث وسُنن
علم از و بہ من بدانم نیک نیک ۔ او خدا را بہ ز من داند ولیک
ای ز بے انصافئے خود بیخبر ۔ یکزمان انصاف رہ دانان نگر

وفی الرسالة القشیریه لیس انتساب الصوفی الی مذہب المختلفین سوی طریق الصوفیة الی نتیجة جہلہم بمذاہب اہل ہذہ الطریقة فان ہؤلاء حجتہم فی مسایلہم اظہر من حجج کل احد وقواعد مذاہبہم اقوی من قواعد کل مذہب والناس اما اصحاب النقل والاثر واما ارباب العقل والفکر وشیوخ ہذہ الطایفة ارتقوا ہذہ الجملة فالذی للناس غیب فہم ظہور والذی فی الخلق فی المعارف مقصود فلہم من الحق سبحانه وجود فہم اہل الوصال والناس اہل الاستدلال وہم کما قال القایل ؎

اشعر

لیلی بوجہک مشرق وظلامه للناس سار ۔ فالناس فی سدف الظلام ونحن فی ضوء النہار

فی مدة الاسلام الا وفیه شیخ من شیوخ ہذہ الطایفة ممن ہو علوم التوحید والامامة القوم مسلم له فی ذالک الوقت والعلماء استسلموا الذالک الشیخ وتواضعوا وتبرکوا الامزیه وخصوصیة لہم لکان الامر بالعکس ہذا احمد بن حنبل کان عند الشافعی فجاء شیبان الراعی فقال احمد بن حنبل اریدیا ابا عبد اللہ ان انبه ہذا النقصان علمه لیشتغل بتحصیل بعض العلوم فقال الشافعی لاتفعل ولم یقنع احمد فقال یا شیبان ما تقول فیمن ہی صلوة من خمس صلوة فی الیوم واللیلة ولایدری ای صلوة نسیہا ما الواجب علیه یا شیبان فقال شیبان یا احمد ہذا قلب غافل عن اللہ تعالی فالواجب ان یودب حتی لایغفل عن مولاہ بعدہ فغشی علی احمد فلما افاق قال له الشافعی الم اقل لک لاتحرک ہذا وشیبان الراعی کان اُمّیاً من القوم

فاذا کان محل الامی منهم ہکذا فما الظن بما منتہم وقد حکی ان فقیہا من اکابر الفقہاء کان خلیفۃ الشبلی فی جامع منصور ویقال لذلک الفقیہ ابو عمران وکان یتعطل علیہم حلقہم بکلام الشبلی فسال اصحاب ابی عمران یوما شبلی عن مسئلۃ فی الحیض وقصدوا خجالتہ وذکر مقالات الناس فی تلک المسئلۃ والخلاف فیہا فقام ابو عمران وقبل رأس الشبلی وقال یا ابا بکر استفادت فی ہذہ المسئلۃ عشرۃ مقالات لم اسمعہا وکان عندی جملۃ ما قلت ثلثۃ اقاویل وقیل الاختیار جمع کردن ابو العباس ابن شریح الفقیہ بمجلس جنید فسمع کلامہ فقیل لہ ما تقول فی ہذا فقال لا ادری ما یقول ولکن اری لہذا الکلام صولۃ لیس بصولۃ مبطل ؂

المتن

عیب پیران ہر کہ از کوری بیشتر مے گزید
در دو عالم رو سیاہ و زار و حال ابتر شد است

الشرح فی لب اللباب از ادب ارادت دیدہ عیب و زبان طعن فرو بستن است از کردار پیر زیرا کہ ہر چہ او کند اگر چہ بظاہر زشت نماید بمعنی نیک باشد و قصور از طرف طاعن بود و فردا بطاعن بحق اللعن

مثنوی
چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد — میلش اندر طعنہ پاکان کند
چون خدا خواہد کہ پوشد عیب کس — کم زند در حق معیوبان نفس
عیب ہا از عیب پیران عیب شد — غیب ہا از غیب پیران غیب شد

و فی ذخیرۃ الملوک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ ؂ المتن

بدگمانی را رہا کن از فضولی توبہ کن
کز فضولی رافضی مردود و دستنگر شد است

الشرح فی کیمیای سعادت در خبر است کہ مومن ہمہ عذر جوید و منافق ہمہ عیب جوید و باید کہ بیک نیکوئی دہ تقصیر بپوشد کہ رسول اللہ علیہ السلام گفت بخدا یتعالی پناہید از یاری بد کہ چون شری بیند آشکارا کند و خیری بیند بپوشد و باید کہ ہر عذری را کہ عذری توان نہاد و بر وجہ نیکو ترین عمل کند و گمان بد نبرد کہ گمان بد بردن حرام است و رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود خدایتعالی از مومن چہار چیز حرام کردہ است مال و خون و عرض و آنکہ بوی گمان بد برند و شیخ عطار در منطق الطیر در مذمت رافضی فضولی این چند بیت آوردہ است ؂

نظم
نیست در شرعت سخن تنہا قبول — چہ سخن گوئی ز یاران رسول
در فضولی رو مکن دیوان سیاہ — گوی بردی گر زبان داری نگاہ
تو درین رہ نی خدائی نی رسول — دست کوتہ کن ازین رد و قبول

المتن

پیش ہر درویش رو خذ ما صفا دع ما کدر
ورنہ ہر عیب بینی ہر کہ رفت ابتر شد است

و فی لب اللباب ای عزیز چون دانستی کہ اولیا پنہانند پس در شخص حقیر خلقت خلقان بنظر حقارت منگر کہ شاید یکی از اولیا باشد و بویرانی صورت آزا بادانی معنی او غافل مشو کہ گنج در ویرانی باشد

وچون دانستی که گنجی هست اگر طالب آنی در هر ویرانی بطلب تا باشد که جائی بیابی ؛ نظم

چونکه گنجی هست در عالم مرنج | هیچ ویرانی مدان خالی ز گنج
قصد هر درویش میکن از گزاف | چون نشان یابی بجد میکن طواف
چون ترا آن چشم باطن خود نبود | گنج می پندار اندر هر وجود
تو بدلق پاره پاره کم نگر | که سیه کردند از بیرون زر
از برای چشم بد مردود شد | وز برون آن لعل دود آلود شد
گنجها بی مار وگل بی خار نیست | شادئی بی غم درین بازار نیست
گنج آدم چون بویران شد دفین | گشت طینش چشم بند آن لعین
او نظر میکرد در طین سست سست | جان همی گفتش که طینم سد تست
هر که ویران دید غافل شد ز گنج | او چو ابلیس است دارد رنج رنج

المتن

پردگی بین وکمن با پرده هرگز التفات
پردهٔ احوال او این جامه و بستر شده است

بهر تادیب آن کلام تند لطف آمیز او
مخلصا از نوش بهر منکران نشتر شده است

ذات او صاف از همه اوصاف چون آیینه است
هست آن نیک و بد رائی کز و مبصر شده است

چون تو بی پیری درین گمراهیت شیطان کند
پیر بی پیراست شیطان از نبی مخبر شده است

چون رسول الله گفتا پیر مانند نبی است
کی بود مومن کسی کز وی بی منکر شده است

الشرح

وایضا نیه ای درویش رعایت صاحبدلان کن ؛ نظم

پیش اهل دل ادب بر باطن است | زانکه ایشان بر سرایر فاطن است
تو بعکسی بهر کوران پیش جاه | باادب آئی نشینی پیشگاه
پیش بینایان کنی ترک ادب | نار شهوت را از آن گشتی حطب
چون نداری فطرت و نور هدی | بهر کوران روی را میزن جلا
بی ادب گفتن سخن با خاصان حق | دل بمیراند سیه دارد ورق
آن دهان کژ کرد از تسخر بخواند | مر محمد را دهانش کژ بماند
باز آمد کای محمد عفو کن | ای ترا اسرار علم من لدن
من ترا افسوس میکردم بجهل | خود بدم افسوس را منسوب و اهل

المتن
تو کجا دانستن احوالِ دریشان کجا
همچو موسی بین ز حالِ برخ چون اخیر شد است

الشرح درین بیت اشارت است بدان قصه که در ذخیرة الملوک آورده است که در اخبار آمده است که در زمان موسی علیه السلام موسی با بنی اسرائیل باستسقا چند نوبت بیرون رفت واجابت نشد بنی اسرائیل شماتت میکردند موسیؑ مناجات کرد گفت الٰهی چه حکمت است که دعای بندگان مستجاب نگردانی حق سبحانه وحی کرد که ای موسی چگونه اجابت کنم دعای قومیکه ابدانِ خود را بالوانِ معاصی آلوده اند و زبانرا بگندگی دروغ وغیبت نجس کرده اند و دست ها بنا بایسته فرازکشیده و شکمها محل حرام گردانیده ولی مارا بنده ایست اگر مؤمن انفاس او را وسیلهٔ دعا گردانند شمارا ازین سختی فرج دهیم گفت الٰهی چه نام دارد آن بنده وصفتِ او چگونه است خطاب رسید که نامِ او برخ است بنده سیاه است با جامهٔ کهنه و موی ژولیده و روی گرد آلوده موسی علیه السلام روزی در صحرا میگذشت شخصی را بدید و بشناخت پیشِ او رفت وگفت ای بندهٔ خدا چه نام داری گفت برخ موسی علیه السلام گفت ماترا می خواهیم گفت ای کلیمِ خدا چه حاجت داری گفت دعا کن باشد که حق تعالی خلایق را ازین سختی باز رهاند گفت ای کلیم خدا تو دور شو از میانهٔ من تا من پروردگارِ خود را سخنی گویم موسی بر یکطرف بایستاد وروی سوی آسمان کرد گفت مگر خزانهٔ تو خالی شده است یا بادها مخالفتِ تو کرده اند یا ابر از فرمانِ تو بیرون رفته است تا ترسیدی که فرصتِ عقوبت فوت شود تعجیل کردی در عقوبت بندگان چون ازینهمه منزّهی روزی بندگان بفرست در حال ابر آمد و باران بارید وبیکروز گیاه های سبز تا زانو رسید موسی علیه السلام متحیّر و متغیّر می شد ✤

المتن
عیب پوشی خرقه پوشی مر علی را شرط کرد
آنکه او مبعوث بهر اسود و احمر شد است

الشرح بدانکه اسود و احمر کنایت است از تمام خلایق عالم باعتبارِ رنگِ پوست ایشان چنانکه حبشی و غیر حبشی و مبعوث بدیشان همه حضرت پیغمبر ما محمد صلی الله علیه وسلم چنانکه گفته اند ✤ بیت
نیست مبعوث پیشِ شرع شناس غیر احمد کسی بکافهٔ ناس
و نیز میتوان گفت مشار الیه باسود آدمی باشند باعتبارِ کثافت مادهٔ خاک و مراد از احمر جن بود بنظر بمادهٔ ناری او کما قال الله تعالی خلق الانسان من صلصال کالفخار وخلق الجآن من مارج من نار. درین بیت تلمیحی است بحدیثی که در شمایل الاتقیا نقل کرده که شیخ الاسلام نظام الدین قدس سره فرموده که چون حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم از معراج بازگشت بر درِ بهشت ایستاده کردند خلعتی در بر رسولؐ پوشانیدند در خاطر رسولؐ گذشت که امتان مرا ازین نصیبی باشد چه خوب بود جبرئیلؑ آمد وگفت یا محمد ازین خلعت امتانِ ترا نیز نصیب باشد بشرط آن شرط تعین کرد چون رسولؐ آمد فرمود نمیدانم که از شما که باشد که آن شرط بجا آرد تا من آن خلعت بدو بدهم امیرالمومنین ابوبکر صدیق رضی الله عنه عرضداشت کرد که یا رسول الله بمن ارزانی دارید رسولؐ فرمود اگر بتو بدهم

چه کنی او گفت سخاوت و صدق و زهد و تقوی و کتم فرمود بنشین امیر المومنین عمر رضی الله عنه برخاست او نیز از عدل و جز آن گفت همین جواب شنید و امیر المومنین عثمان رضی الله عنه نیز مشغولی های بزل و عطا گفت همین جواب شنید و امیر المومنین کرم الله وجهه برخاست رسول پرسید تو چه میکنی گفت راست به بندگان خدای سازم و عیب بندگان خود بپوشم حضرت رسالت فرمود شرط همین بود خرقه با میر المومنین علی رض داد بعد از وی بحسن بصری رض رسید و از انجا معنعن بمشایخ رسید الی یومنا بعد ازین تقریر خدمت خواجه در گریه شد و گفت درویشی همین عیب پوشی است ✦ بیت

گر بد باشی بد نگوئی نیکی　　ور پر عیبی عیب نجوئی نیکی

پوشیده نماند که مقصود ازین بیت سرزنش قومی است که خرقهٔ مشایخ پوشیده از رعایت شرط آن غافل شوند و در تجسس عیب خلایق خصوصًا در حق مشایخ افشاء آن می کوشند کجا که آزا می پوشند نعوذ بالله من ذلک ✦ المتن خطاب سرزنش منکران معجب بعلوم قالی و از ورع و معرفت خالی ✦

روز حفظ چند قول بعمل چندین مناز
در کلام الله نه بینی نسبت باخر شد است

الشرح　درین بیت ایمائی است بمضمون آیتی بر زبان اهل اشارت و آن آیه این است که قال الله تعالی تعالی مثل الذین حملوا التورىة ثم لم یحملوها کمثل الحمار یحمل اسفارا بئس مثل القوم الذین کذبوا بآیات الله والله لا یهدی القوم الظالمین و فی لب اللباب در بیان علم لدنی که علم اهل دل است و اهل تن از حقیقت این حال غافلند ✦ نظم

علمهای اهل دل حمال شان　　علمهای اهل تن احمال شان
گفت ایزد یحمل اسفاره　　بار باشد علم کان نبود زهو
علم کان نبود زهو بی واسطه　　آن نپاید همچو رنگ ماشطه
لیک چون این بار را نیکو کشی　　بار برگیرند بخشندت خوشی
هین بکش بهر خدا آن بار علم　　تا به بینی در درون ایثار علم
همچو موسی نور کی تابد ز جیب　　سخرهٔ استاد و شاگرد کتیب
خویش را صافی کن از استاد خود　　تا به بینی ذات پاک صاف خود
بینی اندر دل علوم انبیا　　بی کتاب و بی معید و اوستا
بی صحیحین و احادیث رُوات　　بلکه اندر مشرب آب حیات
در شمالی خواهی از علم نهان　　قصه خوان از رومیان و چینیان

المتن

از بنی آدم هر آنکو معرفت حاصل نکرد
در حقیقت کمتر از گاو و خر و استر شد است

الشرح　فی ذخیرة الملوک بعضی مردم اگرچه بصورت آدمی اما بحقیقت سگ یا خوک یا مور و موش باشند

وحقیقت بر عامهٔ خلایق یوم تبلی السرائر آشکارا شود اما ارباب قلوب این معانی هم در دنیا در شخص موصوف بصفت آن بنور فراست مشاهده کنند چه معرفت شهود اینقوم از قید ماضی رسته است ودر فضای احدیت پیوسته این طایفه را استکشاف اسرار احتیاج بقیام قیامت نیست لو کشف الغطاء ما ازددت یقیناً ؛

رُباعی

حال خلد و جحیم دانستیم	بیقین آن چنان که می باید
گر حجاب از میانه بر خیزد	زان یقین ذرهٔ نیفزاید

وفی الحاشیة نقد النصوص انما قید الانسان بالکامل لان اسم الانسان قد یطلق علی المشبه فی الصورة کما یقال فی زید انه انسان وفی عمرو انه انسان وان کان زید قد ظهر فیه الحقایق الالٰهیة وما ظهرت فی عمرو فعمرو فی الحقیقة حیوان فی صورة الانسان اشبهت الکرة بالفلکة فی الاستدارة واین کمال الفلک من الکرة ومولانا عارفی در جواهر الاسلام میفرماید ؛ نظم

قدر انسان بمعرفت باشد	بلکه انسان بدین صفت باشد
هر که جز معرفت نورزی هیچ	زانکه بی معرفت نیرزی هیچ

المتن

فتوی ودرس وقضا فی نفسه خوبست لیک

فتنه گردد چون بدست مرد بد گوهر شد است

الشرح مرد بدگوهر بد ذات است وهمچنین در لب اللباب آورده است که در مذمت باک نیکه علوم رسمی سرمایهٔ جاه ومنصب سازند ودر آن حال از بدگوهری لوای غدر ومکر برافرازند ودر میدان هوای نفس ومتابعت شیطان مرکب امل بتازند ؛

مثنوی

بدگهر را علم وفن آموختن	دادن تیغی بدست راهزن
تیغ دادن برکف زنگی مست	به که آید علم ناکس را بدست
علم ومال منصب وجاه وقران	فتنه آمد درکف بدگوهران
واستان از دست دیوانه سلاح	تا ز تو راضی شود عدل وصلاح
چون سلاحش هست عقل او ببند	دست او را ورنه آرد صد گزند
آنچه منصب میکند با جاهلان	از فضیحت کی کند صد ارسلان
عیب او مخفی است چون آلت بیافت	مارش از سوراخ در صحرا شتافت
جمله صحرا مار وکژدم پر شود	چون که ناکس اهل حکم مر شود
مال ومنصب ناکسی آرد بدست	طالب رسوای خود خود بدست
حکم چون در دست گمره اوفتاد	جاه پنداریدو در چاه اوفتاد
چون قلم در دست غداری بود	لاجرم منصور برداری بود
زیرکان مجلس آخر زمان	برفزوده خویش بر پیشینیان

حیلۂ اوزان جگر ہا سوختہ — فعلہا و مکر ہا آموختہ
ای لبا علم و ذکا ہا و فطن — گشتہ ہٖ رہ را چو غول و راہزن
ای لسان الطیر علم آموختند — طمطراق و سروری اندوختند
صورت آواز مرغ است این کلام — غافلست از حال مرغان مرد خام
کو سلیمانی کہ داند حال طیر — دیو اگرچہ ملک گیرد ہست غیر

المتن

چارۂ دفع بلا حرفی نہ ہمو لی فقیہ
حیلۂ اخذ رہ با صد باب چون فرفرشدست

الشرح فی الاحیا فی بیان ما یُبدل فی الفاظ العلوم اعلم ان منشأ التباس العلوم ارادہ السلف الصالح والفرق الاول وہی خمسۃ الفاظ الفقہ والعلم والتوحید والتذکیر وحکمۃ فہذہ اسامی محمودۃ والمتصفون بہا ارباب المناصب فی الدین ولکنہا نقلت الآن الی معانی مذمومۃ وصارت القلوب تنفر عن مذمۃ من یتصف بمعانیہا لشیوع اطلاق ہذہ الاسامی علیہم اللفظ الاول الفقہ فقد تصرفوا فیہ بالتخصیص لا بالنقل والتحویل اذ اخصوہ بمعرفۃ الفروع الغریبۃ فی الفتاوی والوقوف علی دقایق عللہا واستکثار الکلام فیہا وحفظ المقالات المتعلقۃ بہا من کان اشد تعمقا فیہا واکثر اشتغالاً بہا یقال ہو الافقہ ولقد قال اسم الفقیہ فی العصر الاول مطلقا علی علم الآخرۃ ومعرفتہ ودقایق آفات النفوس ومفسدات الاعمال وقوت الاحاطۃ بحقارۃ الدنیا وشدت التطلع الی نعیم الآخرۃ واستیلاء الخوف علی القلب ویدلک علیہ قولہ تعالی لیتفقہوا فی الدین ولینذروا قومہم اذا رجعوا الیہم ومابہ الانذار والتخویف ہو ہذا الفقہ دون تعریفات الطلاق واللعان والسلم والاجارۃ فذلک لایحصل بہ انذار وتخویف بل تجردلہ علی الدوام یقسی القلب وینزع الخشیۃ منہ کما یشاہد المتجردین وقال اللہ تعالی لہم قلوب لایفقہون بہا واراد بہ معنی الایمان دون الفتاوی وایضاً فیہ ولقد صدق ابن مسعود رض حیث قال انتم الیوم فی زمان الہوی فیہ تاج المعلم وسیاتی علیکم زمان یکون العلم فیہ تابعاً للہوی پوشیدہ نماند کہ درین کلام اشارتی بدان است کہ ارتکاب حیلۂ شرع اگرچہ در فتوی یعنی علم و دنیا و آخرت در شرح بیت عالمان آخرت غیر محمود است کما لایخفی وبعضے سخنان مناسب این بیت معنی تحقیق علم دنیا و آخرت مرانبیا در رہبری تا آخر نوشتہ شدہ اگر بہم این کلام در مطالعہ آرند نوعی از تحقیق حاصل خواہد شد ؂

المتن

نیست عالم آنکہ بہر رشوت و الزام خلق
حیلہ ہای نادرش محفوظ و مستحضر شدست

الشرح فی العوارف قال سفیان بن عتبہ اجل الناس من ترک العلم بما یعلم واعلم الناس من عمل بما متصدقہ وافضل الناس اخشیہم اللہ وہذا قول صحیح بحکم ان العامل اذا لم یعمل بعلم فلیس بعالم لا یغرنک تشدقہ واستطالتہ وحذاقتہ وقوتہ فی المناظرۃ والمجادلۃ فانہ جاہل ولیس بعالم الا ان یتوب اللہ علیہ ببرکۃ العلم فان العلم فی الاسلام لایضیع اہلہ یرجا عودالعالم ببرکۃ العلم وفی احیاء العلوم

قال بعض العارفين انما ينقطع الابدال فی اطراف الارض واستتروا عن عين الجمهور لانهم لا يطيقون النظر الى علماء الوقت لانهم عندهم جهال وهم عند انفسهم وعند الجاهلين علماء قال عبد اللہ التستری ان من اعظم المعاصی الجهل بالجاهل والنظر الى العامة واستماع كلام اهل الغفلة + المتن

نیست عالم آنکہ گشتہ غافل از روز حساب

طالب و طامع باو قاف و زر و زیور شداست

الشرح فی الاحیاء کل عالم خاض فی الدنیا فلا ینبغی ان یصغی الی یسمع قوله بل ینبغی ان یتهم فی کل ما یقول لان کل انسان یخوض فیما احب ویدفع مالا یوافق محبوبه ولذلک قال اللہ تعالی ولا تطع من اغفلنا قلبه عن ذکرنا واتبع هواه وکان امره فرطا والعوام العصات اسعد حالا من الجهال بطریق الدین المعتقدین ایهم من العلماء لان العاصی معترف بتقصیره فیستغفر ویتوب وهذا الجاهل الظان انه عالم وانما هو مشتغل من العلوم التی هی وسیلة الی الدنیا من سلوک طریق الدین لا یتوب ولا یستغفر بل لا یزال مستمرا علیه الی الموت واذا غلب هذا علی اکثر الناس الامن عصمه اللہ انقطع الطمع من اصلاحهم ما لا سلم الدین المحتاط العزلة والانفراد عنهم کما سیأتی فی کتاب العزلة بیانه وکذلک کتب یوسف بن اسباط الی حذیفة المرعشی ما ظنک بمن بقی لا یجد احدا یذکر اللہ معه الا کان آثما وکان مذاکرته معصیة وذلک لانه لا یجد اهله ولقد صدق فان مخالطة الناس لا ینفعک او عن غیبته او سماع وعن سکوت عن منکر واحسن احواله ان یفید علما ولو تامل علم ان المستفید انما یرید ان یجعل ذلک آلة فی طلب الدنیا ووسیلة الی الشرف فیکون هو معینا له وردا وظهیرا ومهیا لاسبابه کالذی یبیع السیف من قطاع الطریق فالعلم کالسیف وصلاحیة للخیر کصلاح السیف للغزو اذ ذلک لا یرخص فی البیع ممن یعلم بالقرائن احواله انه یرید به الاستعانة علی قطع الطریق +

المتن

عالم است او و مریدانش کہ دایم می کنند

از عملہا آنچہ کار آیندہ در حشر شداست

الشرح فی کنز العباد فی الزاهدی فی سورة النبأ عالم آنرا دانی کہ ترس گار بود واگر کسی صد ہزار مسئلہ داند و ترسگار نبود بقول خدا عالم نبود حمال علم بود واگر یک مسئلہ داند و ترسگار بود عالم است وحشر او با علما بود و فی ملفوظ خواجہ احرار نقشبندی گفتند کہ اکابر طریقت بود کسی را کہ متخلق است با خلاق نبی عالم میگویند اگرچہ از علم ظاہری ہیچ ندانند وآن کس را کہ متخلق نیست با خلاق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عامی می گویند اگرچہ از جمیع علوم ظاہر بر وجہ کمال حاصل کردہ باشد ومن الحکایات المشہورة عیسی پیغمبر علیہ السلام شبانی دید گفت ای شبان چرا علم نیاموزی تا بخدا آشنا شوی شبان گفت ای نبی اللہ از علم پنج کلمہ میدانم عیسی گفت آن پنج کلمہ کہ میدانی بگو گفت تا طاعت توان کرد چرا معصیت باید کرد وتا راست توان گفت چرا دروغ باید گفت تا حلال توان یافت چرا حرام باید خورد وتا بعیب خود توان دید چرا عیب دیگران بہ بینند تا یاد خالق در میان باشد چرا دریاد خلق مشغول باشیم عیسی گفت ای مرد شبان این پنج کلمہ کہ تو میدانی ترا ہمہ عالمیان کفایت بود

المتن وبزیادت حاجت نیست بمنه وکمال کرمه

چون خدائی عالمینِ اکبر واصغر شناخت
بی نیاز از اصطلاح اصغر واکبر شد است

الشرح بدانکه مطلق عالم مجموع ماسوی الله را گویند باعتبار آنکه سبب علم بموجود بموجب حصول معرفت اوست پس آن بر دو نوع است عالم اصغر و عالم اکبر می گویند و باقی را عالم اصغر واصطلاح صورت حکما بر عکس است این قول امیر المومنین علی کرم الله وجهه متصوفه است چنانچه فرمود شعر

دوائک فیه و ماتشعر وذاک منک وماتبصر
وتزعم انک جرم صغیر وفیک انطوی العالم الاکبر

وکذا فی المثنوی المعنوی نظم

از نفوسِ پاکِ اختر وشش مدد سوی اخترهای گردون میرسد
ظاهر آن اختر قوام ما باطنِ ماگشته قوامِ شما
پس بصورت عالم اصغر توئی پس بمعنی عالمِ اکبر توئی

معنی بیت چنانست که چون معرفت آفریننده عالمین که واجب و مقصود از آفرینش بود آنحضر بطریق گشت ووجدان حاصل شد هیچ احتیاجی نماند اورا بتعلیم اصطلاحات متکلمین و قوانین منطقیین که بزعم ایشان موقوف علیه معرفت است قول خواجه احرار طریق مجادله درین طریقه شوم ونامبارک است احتراز ازان بابلغ وجوه از ضرورات است تحصیل این سعادت بطریق ذکر بسیار مبارکست پس اگر کسی گوید که خواندن کلام وتعلم قوانین آن با قطع نظر از زعم متکلمین در تحقیق چون است جواب میگوییم که صاحب زبدة الفقه در کلام کتاب خود نقل از کتاب نوازل آورده است که ابو بکر را از تعلم علم کلام پرسیدند گفت تعلم آن نباید کرد وابو المکارم در شرح مختصر وقایه آورده است که کره تعلیم الکلام والمناظرة فیه وراء قدر الحاجة اما در کتاب احیاء العلوم آورده است که فان قلت تعلم الجدل والکلام مذموم بل هو مباح او مندوب فاعلم ان للناس فی هذا غلوا واسرافا ذهب الکلام فیه اطرافا فمن قایل انه بدعة وحرام وان العبد اذا القی الله بکل ذنب سوی الشرک خیر له من ان یلقاه بالکلام ومن قایل انه واجب او فرض اما علی الکفایة او علی الاعیان وانه من افضل الاعمال واعلی القربات فانه تحقیق لعلم التوحید ونقال عن دین الله والی التحریم ذهب الشافعی ومالک واحمد بن حنبل وسفیان وجمیع اهل الحدیث من السلف وقال ابو عبید الاعلی سمعت الشافعی یوم ناظر حفص الفرد وکان من المتکلمین المعتزلة لان یلقی الله عز وجل العبد بکل ذنب ماخلا الشرک خیر من ان یلقاه بشئ من الکلام ولقد سمعت من حفص کلاما فیه لا اقدر ما عدک خیر له من ان ینظر فی الکلام وحکی الکرخی ان الشافعی سئل عن شئ من الکلام فغضب فقال سل هذا حفص الفرد واصحابه واخزاهم الله ولما مرض الشافعی دخل علیه حفص الفرد فقال من انت فقال حفص الفرد قال لا حفظک الله ولا رعاک حتی تتوب مما انت فیه وقال ایضا لو علم الناس ما فی الکلام من الاهواء لفروا منه فرارهم من الاسد وقال ایضا اذا سمعت الرجل یقول الاسم هو المسمی او غیر المسمی فاشهد بانه من اهل الکلام ولا دین له

وقال الزعفران ان قال حکمہ فی اہل الکلام ان یضربوا بالحدید ویطاف بہم فی العشایر والقبایل ویقال جزاء من ترک الکتاب السنۃ واخذ فی الکلام وقال احمد بن حنبل لا یفلح صاحب الکلام ابدًا ولیکا دیری احد نظر فی الکلام الا وفی قلبہ دخل وبالغ فیہ ہجرت الحارث المحاسبی مع زہد وورعہ بسبب تصنیفہ کتابًا فی الرد علی المبتدعۃ وقال یحک الست تحکی بدعتہم اولا ثم ترد علیہم الست تحمل الناس بتصنیفک علی المطالعۃ البدعۃ والتفکر فی تلک الشبہات فیدعوا الہم ذلک الی الرای والبحث وقال الاحمد علماء الکلام زنادق وہنود در حرمت کلام بعد ازان در وجوب آن سخنی بسیط است در احیاء العلوم ہر کہ تفصیل آن خواہد گو در کتاب قواعد العقاید احیاء مطالعہ کند +

المتن

رُوح رامرفوع ونفس تن را مجرور ساخت
چیست غم گر عاری از تعریف رفع وجر شد است

الشرح پوشیدہ نماند کہ دربیت سابق تعریض منکر منطقے بود درین بیت کنایہ متعرض نحویست کہ الفاظ اصطلاح او رفع وجر ومرفوع ومجرور است ووی معجب ومغرور است یعنی چون حضرت شیخ مدوح مدظلہ رفع وجر را در محل مناسب داشتہ چنانچہ بسبب تحصیل کمال ایمان وعلم لدنی وعرفان بمقتضاء یرفع اللہ الذین منکم والذین اوتوا العلم درجات روح او را مرفوع ساخت ونفس سرکش الجکم دع نفسک وتعال بریاضات شاقہ مکسور گردانیدہ پس اگر تعریف رفع وجر نحوی نیاموختہ عند اللہ او را چہ قصور تواند بود وہمچنین اگر بواسطہ کثرت اشتغال وبذکر وفکر حقتعالی از خوردی بود باز مشغول بممارست اصطلاحات غیر ضروریہ علوم دیگر نکردہ عاقبت کار او چہ عیب وعار روی تواند نمود کما فی المثنوی المولوی

مثنوی
اہل صیقل رستہ اند از بو ورنگ ہر زمان بینند خوبی بید رنگ
نقش وقشر علم را بگذاشتند لیک محو وفقر را برداشتند

وکذا فی تحفۃ الاحرار +

نظم
علم کثیر آمد وعمرت قصیر آنچہ ضروری است بدان شغل گیر
ہر چہ ضروریست چو حاصل کنی بہ کہ عمارت گری دل کنی
آنست عمارتگری دل کہ دل وا کشی از کشمکش آب وگل
پای بدامن کشی وسر بجیب تن بشہادت دہی وجان بغیب
یاد خدا پردگی ہش کنی ہر بجز اوست فراموش کنی

المتن

ابرہ دراعہ عالم بود زیبا ولی
لبس صوفی را ز ابرہ پر بہا استر شد است

الشرح مراد از عالم اینجا شخصی است کہ ہمت او بر آراستن ظاہر آداب مندوبات شرع مقصود باشد بدین سبب در چشم کوتاہ بینان مقبول ومشہور بود وبلفظ صوفی مومی الیہ کسی است کہ با وجود رعایت مؤکد است شرع باطنش بصفای حقیقی متحقق شدہ باشد ولیکن ضرر قبولیت خلق معاینہ

گروه در ستر احوال خود سعی می نماید حضرت شیخ شهاب الدین قدس سره در باب ششم عوارف
در بیان وجه تسمیه این گروه بصوفیه آورده است والله تعالی ذکر فی القرآن طوایف الخیر والصلاح فسمی
قوما ابرارا وآخرین مقربین ومنهم الصابرون والصادقون والذاکرون والمحبون واسم الصوفی یشتمل
جمیع المتفرقة فی هذه الاسماء المذکورة وهذه الاسم لم یکن فی زمن رسول الله صلی الله علیه وسلم
وقیل کان فی زمن التابعین ونقل عن الحسن البصری انه قال رأیت صوفیا فی الطواف فاعطیته
شیئا فلم یاخذ وقال معی اربعة دوانیق یکفینی مامعی ویشید هذا ما روی عن سفیان انه قال لولا
ابو هاشم الصوفی ما عرفت دقیق الریا وهذا یدل علی ان هذا الاسم کان یعرف قدیما ودر نفحات الانس
آورده است که القول فی انه متی سمیت الصوفیة صوفیة قال الامام القشیری اعلموا رحمکم الله ان المسلمین
بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یتسم افاضلهم فی عصرهم بتسمیة علم سوی صحبة الرسول صلی الله علیه
وسلم اولا فضیلة فوقها فقیل لهم الصحابة فلما ادرکهم اهل العصر الثانی سمی من صحب الصحابة التابعین
ورأوا ذلک اشرف سمة ثم قیل لمن بعدهم اتباع التابعین ثم اختلف الناس وتباینت المراتب
فقیل لخواص الناس ممن لهم شدة عنایة لامر الدین الزهاد والعباد ثم ظهرت البدعة وحصل التداعی
بین الفرق ادعوا ان فیهم زهادا فانفرد خواص اهل السنة والجماعة مراعون انفاسهم مع الله الحافظین
قلوبهم عن طوارق الغفلة باسم التصوف واشتهر هذا الاسم لهولاء والاکابر قبل المائتین من الهجرة المتن
اشارت بنصیحت مالداران وجاه جویان وترغیب ایشان بتوبه وانابت وسلوک ارادت ؛

حب دنیا رأس هر جرم است قول مصطفی است
ترک دنیا هر عبادت را مثال سرشد است

الشرح
فی کتاب الحقایق کلمه چند بگویم تا بدانی که حقیقت پارسائی چیست بمجرد نماز روزه پارسائی
نباشد که از جمله آنها یکی چیز این است که حب الدنیا رأس کل خطیئة واین خبر معروف است یعنی
دوستی دنیا سر همه معصیت هاست اگر کسی را یک سخن از شریعت بس نکند اگر همه علم بادی بگوئی بس
نکند اما آن کس که سخن شنواست ونصیحت پذیر او را گفت حاجت نباید اما کسیکه بداند که دوستی
دنیا سر همه معصیت هاست او را در بر گرفته باشد و با دشمن خدای عزوجل عشق می بازد او بنماز
وروزه پارسا نگردد درخت دنیا را در دل سرد باید کرد اگر چیزی دنیاوی دارد آنرا خوار باید داشت
بباید داد وچندان قدر بباید نهاد چنانکه بر کسی منت نهی واگر دنیاوی نباشد طلب نشاید کردن
اگر طلب کنی باری بوجهی طلب کن که در شریعت روا باشد واز بهر دنیا دین نباید داد هر که بنانی
خشک وگه گه بنان خورشی وپیراهنی آبنده کند او بر دین آسیبی نرسد واگر کسی نتواند کرد
باری خود را پارسا نباید داشت این خبر را بسمع حقیقت باید شنید که یوتی برجل یوم القیامة
وله اعمال مثل الصوم والصلوة والزکوة والحج وله خط من الیل ثم یامر الله تعالی ان یلقوه فی النار
ویقول انه کان عبد کان لذا رای شیئا من الدنیا وثب الیها معنی خبر آن است که پیغمبر صلی الله علیه
وسلم فرمود بیارند روز قیامت مردی را که او را در دنیا طاعتهای بسیار باشد چون روزه ونماز وزکوة

و حج و نماز بشبهها نیز گزارده باشد پس ایزد تعالی بفرماید تا او را در دوزخ اندازند و گویند این بنده لیست که در دنیا طاعتها می کردی اما چون جائی پاره دنیا دیدی بجان افتادی و حلال و حرام ننگرستی تا بدانی که دوستی دنیا سر همه معصیتها است و ازین جهت حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم در دعا میفرمود اللّهم من احبّنی فقلّل ماله و ولده و من ابغضنی فاکثر ماله و ولده یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرمود دعا می کرد که یا رب هر که مرا دوست دارد مال و فرزندش کم کن و هر که مرا دشمن دارد مال و فرزندش زیاده کن و فی کیمیای سعادت یکی ابو درداء رضی اللہ عنہ برنجانید گفت بار خدایا تندرستی و عمر دراز و مال بسیارش ارزانی دار و این بدترین دعاست که هر را این دادند لابد بطر و غفلت وی را ازان غافل بکند و هلاک شود ‡

المتن

حبّ دنیا هست شرک و پس محبش مشرک است
این سخن مروی هم از یک عارفی آخر شد است

الشرح آخر بفتح خاست یعنی دیگر و مراد از عارف عام تر است از انکه نبی یا ولی یا کامل العقل باشد چنانکه در کیمیای سعادت آورده است که عیسی علیہ السلام فرمود که دنیا را بخدائی مگیرید تا شما را به بندگی نگیرد و هم در آن کتاب است که رسول صلی اللہ علیہ وسلم گفت که دوستی مال و جاه نفاق را اندر دل چنان رویاند که آب تره رویاند گفتند یا رسول اللہ بدترین مردمان که اند گفت پس از من قومی پدید آیند که طعامهای خوش و گوناگون و جامه های گوناگون و زنان نیکوروی و اسپان گرانمایه همیدارند و شکم ایشان باید که سیر نشود به بسیاری و نیز قناعت نکنند همه همت ایشان دنیا باشد و دنیا را بخدائی گرفته باشند هر چه کنند برای دنیا کنند عزیمت است از من که محمدم هر که ایشان را دریابد از فرزندان شما که بر ایشان سلام نکنند و بیماران ایشان را نپرسند و از پس جنازهٔ ایشان فرا نشوند و بزرگان ایشان را حرمت ندارند هر که کند یاور باشد بر ویران کردن مسلمانی و در کشف المحجوب آورده است که از حضرت امام محمد باقر رض روایت می آرند که وی اندر تفسیر قول خدای عز و جل که فمن یکفر بالطاغوت و یؤمن باللہ که کل ما شغلک عن مطالعة الحق فهو طاغوتک یعنی هر چه باز دارنده تو از مطالعه حق طاغوت تست و هم در آن کتاب است که جنید قدس سره گوید که اساس الکفر قیامک علی مراد نفسک یعنی بنای کفر قیام بنده باشد بر مراد تن خود ایضاً در ارادت حرث دنیا بی نصیبی از حرث آخرت بنص قرآن ثابت شده کما قال اللہ تعالی من کان یرید حرث الآخرة نزد له فی حرثه و من کان یرید حرث الدنیا نؤته منها و ما له فی الآخرة من نصیب و ایضاً از کثرت محبت دنیا خصلت بخل پیدا گردد و خصلت بخل باصالت منسوب بکافر است چنانکه بزرگی فرموده ‡

رباعی

از بخل بتر در همه عالم نبود کار
آنکس که بخیل است نگونست و نگونسار

پیغمبر مختار کذا قال فی المختار
البخل من الکافر و الکافر فی النار

و ایضاً در اخبار مشهور آمده است که خصلتان لا یجتمعان فی مومن البخل و سوء الخلق ‡

رباعی

بذل کن مال و خوی نیکو ورز
راه ایمان اگر همی پوئی

زانکه در هیچ مومنی باهم
نشود جمع بخل و بدخوئی

ونیز حضرت شیخ عطار فرموده : بیت

حُب دنیا ذوق ایمانت برد / آرزو و آز تو جانت برد

المتن

حب دینداران و دین فرض و کلید جنت است
حب اموال است مار و حب جاه اژدر شدست

الشرح این بیت مُشیر است بدان که مولانا نور الدین جعفر در خلاصة المناقب آورده که ای دوست بدانکه محبت دین حق و محبت اهل دین که همیشه باقی خواهد بود فرض عین است بر هر عاقل بالغ قال الله تعالی وَمَن يبتغ غير الاسلام دينًا فلن يقبل منه وهو فی الآخرة من الخاسرين و قال النبی صلی الله علیه وسلم لا یومن احدکم حتی اکون احب الیه من والده و ولده والناس اجمعین قال عمر انت احب یا رسول الله الی من والدی و ولدی والناس اجمعین الا نفسی فقال لا حتی اکون احب الیک من نفسک فقال عمر انت الآن احب الی من والدی و ولدی و نفسی والناس اجمعین فقال الآن یا عمر تم ایمانک ولیکن اول حق را بشناس تا اهل حق را بتوان بشناسی قال علی کرم الله وجهه لا تعرف الحق بالرجال اعرف الحق تعرف اهله و همچنین در کتاب شمایل الاتقیا نقل از رساله شمسیه آورده است که برای محبت شیخ در دل جا باید تا از ان محبت حق زود تر میسر گردد و محبة الشیخ محبة الله برین حاکی است و ایضا بلفظ کلید جنت اشارت است بیک حدیث مشهود که قال علیه السلام لکل شیء مفاتح و مفتاح الجنة حب الفقراء الصابرين هم جُلساء الله تعالی یوم القیامة و در کلام عارفان تشبیه حقیقت مال با مار و نسبت ماهیت جاه با اژدر بسیار وارد است چنانکه مولانا روم فرموده

نظم

مال چون مار است وان جاه اژدها / سایه مردان زمرد این دو را
زان زمرد مار را دیده جهد / کور گردد مار و رهرو زو رهد
مر اسیر از لقب کردند شاه / عکس شد کافور را نام سیاه

امّا اینجا اطلاق آن بر محبت آن از قبیل مجاز است زیرا که همان محبت آنست که سبب تعذیب بمار و اژدر در آخرت می شود نستوقی من الله من العذاب ذلک و امّا در بعضی نسخ متن که دشمن ایشان خود رای آتشین اژدر شدست " مسطور شده بود ناظر بکلام شیخ عطار است چنانکه فرموده : بیت

حب درویشان کلید جنت است / دشمن ایشان سزای لعنت است

و مرعی المناسبة بین المتقابلین است و نسخه اولین مراعی تناسب ابیات تحتین است و همچنین در مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره مذکور است که ثمره محبت اولیاء الله سعادت بی پایان است و دشمن ایشان سبب خسران : نظم

گر تو مار ا دوست داری بر دوام / زود از دنیا بر آرمیت تمام
ور تو مار ا دشمنی نی دوستدار / زود از دینت بر آریم این کار

المتن

یحشر المرء علی دین خلیله مُخبر است
هم خطاب انت مع من جانب بو در شدست

الشرح و این بیت مشعر است بدان کلام که مولانا نور الدین جعفر در خلاصة المناقب آورده است

که وقتی این فقیر از جناب سیادت مآب قدس سره پرسید که در اطراف ختلان وغیر آن از اماکن صادقان
می باشند که با شما محبت عظیم دارند اما بصحبت شما آمدن نتوانند بواسطهٔ مانعی پس احوال ایشان چگونه
باشد جواب فرمود که در آخرت با ما باشند زیرا که حضرت پیغمبر صلی الله علیه وسلم فرمود یحشر المرء علی دین
خلیله فلینظر احدکم من یخالل وفرمود که انت مع من احببت یا اباذر و وقتی دیگر فرمود که اگر نیک باشی با ما
باشی واگر بد باشی ترا بر ما بخشند وبلفظ جمع نیز فرموده است که اگر نیک باشید با ما باشید واگر بد باشید
شما را بما بخشند انتهی کلامه پوشیده نماند که اگرچه بدین نوع کلمات این فقیر را نیز از زبان مبارک
شیخ خود امیدوار ساخته است ولیکن کلام خلاصة المناقب برای استناد واستشهاد نوشته شد
فی سورة الزخرف قال الله تعالی الاخلاء الاحباء یومئذ بعضهم لبعض عدو ای یتعادون یومئذ لانقطاع
العلق لظهور ما کانوا یتخالون له سببا للعذاب الا المتقین فان خلتهم لما کان فی الله تبقی نافعة ابد الآباد
یا عباد لا خوف علیکم ولا انتم تحزنون حکایة لما ینادی به المتقون المتحابون فی الله یومئذ الذین آمنوا بآیاتنا
صفة للمنادی وکانوا مسلمین حال من الواو ای الذین آمنوا مخلصین غیر ان العبارة یومئذ در ان روز
بعضهم لبعض عدو بعضی از ایشان مر بعضی را دشمن باشند الا المتقین مگر پرهیزگاران از اهل ایمان یعنی
کافران که دوستی ایشان برای معاونت بوده بر کفر ومعصیت باهم دشمن شوند که یلعن بعضهم بعضا
ومومنان که محبت ایشان برای خدا ودوستی ایشان بجان باشند تا یکدیگر را شفاعت کنند در تاویلات
کاشفی مذکور است که خلت چهار نوع است خلت تامه حقیقی که محبت روحانیه است و آن مستند
بود به تناسب ارواح وتعارف آن چون محبت انبیا واولیا وشهدا واصفیا با یکدیگر دوم محبت قلبیه
واستناد آن بتناسب اوصاف کامله واخلاق فاضله است چون محبت صلحا وابرار باهم ودوستی امم
با انبیا وارادت مریدان با مشایخ واین دو نوع از محبت خلل پذیر نیست نه در دنیا ونه در آخرت
ومثمر فواید ونتایج صوری ومعنوی است سیوم محبت عقلیه است که مستند است بتحصیل اسباب
وبیشتر مصالح دنیویه چون محبت تجار وصناع ودوستی خدام با مخدوم وارباب حاجات با اغنیا
چهارم محبت نفسانیه است واستناد آن بلذات جسمیه ومشتهیات نفسانیه است پس در قیامت
که اسباب هر دو نوع از محبت فانی وزایل باشد آن محبت نیز زوال پذیرد بلکه چون متمنی وجود نگیرد
وغرض وحاجت بحصول نه پیوندد آن دوستی بدشمنی مبدل شود ؛ نظم

دوستی کان غرض آمیز شد — دوستیش دشمنی انگیز شد
مهر که از هر جهتی گشت پاک — راست چو خورشید بود تابناک

المتن

سرو آزاد از زد آمد ایمان سرزهست
زود از شومیت زد ابتر آن عبهر شد است

شد گرد دل حرص ملت خارش آن جستجوی
مستمر تا وقت مرگت خارش این گر شد است

الشرح من احادیث المشهورة قال علیه السلام یشیب ابن آدم وتشب فیه خصلتان الحرص وطول الامل +

قطعه

آدمی را نه پیری افزاید | هر زمان در بنای عمر خلل
لیک در وی جوان شود دو صفت | حرص بر جمع مال و طول امل

المتن

نیست عاقل آنکه عمری در غرور و غافلی
بوده و غافل ز توبه تا دم غرغر شد است

الشرح فی تاج المصادر الغرغر گردیدن جان در گلو ومنه مالم یغرغر وفی کتاب کیمیای سعادت بدانکه توبه وبازگشتن بحقتعالی اول قدم مریدان است و هدایت راه سالکان است هیچ آدمی را ازین چاره نیست چه پاک بودن از گناه از اول آفرینش تا بآخر کار فرستگانست و مستغرق بودن بمعصیت ومخالفت همه عمر پیشهٔ شیطان است وباز گشتن از راه معصیت بار اه طاعت بحکم توبه وندامت کار آدم و آدمیان است هر که بتوبه گذشته را تدارک کرد نسبت خویش را بآدم درست کرد و ایضاً فیه پیغمبر علیه السلام گفت حق تعالی توبهٔ بنده فرا پذیرد پیش از آنکه جان بحلق رسد واندر غرغره افتد وفی التفسیر القشیری قوله تعالی الآن وقد عصیت قبل الآیة بعد طول الامهال والاصرار علی ذمیم الافعال والرکون فی میدان الاغترار وانقضاء وقت الاعتذار هیهات هیهات لقد استوجب ان یرد لی وجهک فلا یقدرک قبول ولا لک الی ماترد مدة وصول فی کتاب سبحة الابرار + نظم

دولت نیک سرانجامی را | گرم کن ز آتش خود جامی را
در دلش ز آتش آن شعله فروز | هر چه غیر تو بود جمله بسوز
بو که بی دردسر خامی چند | پا ز سر کرده رود گامی چند
ره بسر منزل مقصود برد | پی به بی غولهٔ نابود برد
در زند ز آتش هستی تابی | ریز داز توبه بر آتش آبی
ای رقم کردهٔ تو حرف گناه | نامهٔ عمرت ازین حرف سیاه
گر نه خامهٔ سیه کاری چند | بهر هر حرف نگونساری چند
وای اگر عهد بقا پشت دهد | مرگ بر حرف تو انگشت نهد
گسترد دست اجل مهد فراق | در نزع ساق تو پیچد بر ساق
دوستان نغمهٔ غم ساز کنند | دشمنان خرمی آغاز کنند
وارثان حلقه بگرد سر تو | حلقه کوبان ز طمع بر در تو
از برون سو بتو بگریان نگرند | در درون خرم و خندان گذرند
هیچ تن را سر سودای تو نی | هیچکس را غم فردای تو نی
پیش از آن کاید ت این واقعه پیش | به که از توبه کنی چارهٔ خویش

دامن از نفس و هوا در چینی | پس زانوی وفا بنشینی
هر چه بد باشی ازان باز آئی | عقد اصرار ز دل بگشائی
زانچه بگذشت پشیمان باشی | اشک اندوه ز چشمان پاشی
ره بسر حد خطا کم سپری | سوی اقلیم جفا کم گذری
گل این باغ همه یکرنگ است | بانگ مرغانش بیک آهنگ است
میوه کامسال ز شاخش چینی | بر همان صورت بازش بینی
بوی او هست همان رنگ همان | بکمال خودش آهنگ همان
یار خود بود ز چشم و دل تو | چیست امسال ازان حاصل تو
باش اندر نظر نکته شناس | سال دیگر بهمین طرز و قیاس
هست در کار ز تکرار مزه | لیکن آن می برد از کار مزه
چند باشی ز معاصی مزه کش | توبه هم بی مزه اینست بچش
ملک از وصمت عصیان پاک است | دیو کافرمنش و بیباک است
نکند طبع ملک میل گناه | ماند از توبه گری دیو براه
خاصهٔ آدمی آمد توبه | مایهٔ محرمی آمد توبه
گر نه از نسبت آدم نه اباست | ربنا گوی ظلمنات کجاست
چهره پر گرد کن از خاک نیاز | مژه از خون جگر رنگین ساز
جامهٔ خود چو فلک زن در نیل | بدرون شعله فکن چون قندیل
دیده را سرمه به بیداری کش | رخت در زاویهٔ خواری کش
فرش آن زاویه خاکستر کن | چادر و با دل چون اخگر کن
سینه از ناخن حسرت بخراش | حرف میل گنه از دل بتراش
دست بردار بدرگاه خدای | کای خطابخش و عطا کر بخشای
گریه و زاری و خواریم نگر | بر جگر ناوک کاریم نگر
آتش افکنده بدل آوخ من | بس بود آتش دل دوزخ من
ز آتش دل شده ام گرم نفس | در گنه سوزیم این آتش بس
زین قبیل گرد تواضع می تن | در زاری و تضرع میزن
بو که در دل کند اینت اثری | واشود بر رخت از توبه دری
ورنه در یوزه کنان از زن و مرد | بر در هرکس و ناکس میگرد
درد دل میکن و همت میخواه | تا ازین ورطه برون آری راه
ای بسا شیر ز عجز آمده تنگ | کش شود صیدنما روبه لنگ
ای بسا مرد فرد مانده بجای | کش کشد پیره زنی خار ز پای

حکایت

میشد اندر حشم و حشمت و جاه | پادشه وار وزیری در راه
گرد او حلقهٔ مرصع کمران | موکبش ناظم عالی گهران
دیدن حشمت او باده اثر | چشم نظارگیان مست نظر
هر که آن دولت و حشمت نگریست | بانگ برداشت که این کیست که کیست
بوده چابک بخنی انجا حاضر | گفت تا چند که این کیست آخر
رانده از حرم قرب خدای | کرده در کوکبهٔ دوران جای
خورده از شعبدهٔ دهر فریب | مبتلا گشته باین زینت و زیب
زیر این دایره پرخم و پیچ | مانده از همه محروم بهیچ
آمد آن زمزمه در گوشش وزیر | داشت در سینه ولی پندپذیر
بر هدف کارگر آمد تیرش | صید شد کوه سپر نخچیرش
همه اسباب وزارت بگذاشت | بحرم راه زیارت برداشت
بود تا بود در آن پاک حریم | همچو پاکان بدل پاک مقیم
ای خوش آن جذبه که ناگاه رسد | زخم آن بر دل آگاه رسد
صاحب جذبه ز خود باز رهد | وز بد و نیک خرد باز رهد
جای در کعبهٔ امید کند | روی در قبلهٔ جاوید کند

مناجات

ای ز هر سوی ره در روی بتو | روی هر ذره ز هر سوی بتو
کار ما چیست گنه ورزیدن | عادت تو گنه آمرزیدن
توبه از بنده بود سست نهاد | توبه آنست کش از تست کشاد
بار بر بار فگن هر دو توئی | توبه ده توبه شکن هر دو توئی
هر که شد گم شده در تیه گناه | جز بتو پی نشود روی براه
جامی گم شده را بخش نجات | توبه روزی کن و بر توبه ثبات
نخوت توبه برون بر ز سرش | دیدن توبه بپوش از نظرش
دیدن توبه گناه دگر است | پیش آن دیده که صاحب نظر است
میزند این همه از هستی سر | کس نخورد از شجر هستی بر
از ورع هر که زبردستی یافت | پنجهٔ زور ز بی هستی یافت

المتن

شد گرفتار پشیمانی اکبر تا ابد
هر که در پیش گناه خویش مستصغر شد است

الشرح مستصغر خورد و خوار پنداشته شده اسم مفعول است از استصغار بمعنی خوار و خورد
شده شمردن است و حجة الاسلام امام محمد غزالی در کیمیای سعادت آورده است هر که بصغیره مبتلا شود باید
که استغفار کند و پشیمانی هم خورد و عزم همی کند که نیز نکند تا که گفته اند که کبیره هم با استغفار صغیره است
و آنکه خورد دارد و بچشم حقارت در وی نگرد بدین بزرگ شود چون گناه را عظیم دارد خورد گردد و عظیم داشتن از
ایمان و خوف خیزد تا این دل را حمیت کند از ظلمت گناه تا پس اثری نکند و خورد داشتن از غفلت و
الفت گرفتن بود از گناه و این دلیل آن کند که با دل مناسبت گرفته است و مقصود از همه دل است
و هر چه در دل اثر بیش کند عظیم تر است و اندر خبر است که مومن گناه خویش چون کوهی بیند که بر زبر وی
باشد و همی ترسد که بروی افتد و منافق چون مگس بیند بر نباتی بنشیند و بپرد و هم در آن
کتاب است که بو طالب مکی که قوت القلوب تصنیف کرده است همی گوید که از جمله اخبار و اقوال صحابه جمع
کردم که هفده کبیره است چهار اندر دل یکی کفر دوم عزم اصرار کردن بر معصیت اگر چه صغیره بود چنانکه
کسی کار بد همی کند و اندر دل ندارد که هرگز توبه کند سیوم نومیدی از رحمت که آنرا قنوط گویند چهارم
ایمنی از مکر خدایتعالی چنانکه ساکن شود که من خود ایمن شده ام و چهار اندر زبان یکی گواهی زور
که حقی اندران باطل شود دوم قذف صریح که حد اندران واجب آید سیوم سوگند دروغ که بدان مال
ناحق از کسی میبرد چهارم جادوئی که آن نیز بعضی بر زبان رود و سه اندر شکم یکی خوردن هر چه
مستی آورد دوم مال یتیم خوردن سیوم ربا خوردن و دادن و دو اندر فرج یکی زنا دوم لواطه
و دو اندر دست یکی کشتن دوم دزدی کردن بر وجهی که حد واجب آید و یکی در پای و آن گریختن
است از صف کافر چنانکه یکی از دو و ده از بیست اما چون زیاده شوند گریختن روا بود و یکی اندر جمله
تن و آن عقوق والدین است و در تصنیف بعضی فقها مذکور است که استحلال و استخفاف و استهانت
گناهیکه بدلیل قطعی ثابت شده باشد کفر است ؛

المتن

از گنه گشته پشیمان هر که استغفار کرد
پیش پیران آن گناه اکبرش اصغر شد است

الشرح بدان که درین بیت اشارتی است بدان حدیث که در کیمیای سعادت آورده که عایشه رض
گفت که رسول علیه السلام فرمود که حق تعالی هیچ بنده را پشیمانی ندارد بر گناهی که نه ویرا بیامرزد
پیش ازان که آمرزش خواهد که رسول صلی الله علیه وسلم فرمود الندم توبة و در رسالهٔ لطیفه غیبیه
آورده است که توبه از آینده بود و استغفار از گذشته زیرا که توبه عبارت است از رجوع
گناه است و رجوع از گناه آنست که عزم کند از پس گناه نکند اما آنچه کرده است ناکرده نخواهد
شد پس امکان ندارد که توبه را با زمان سابق تعلق دارد پس چنانچه توبه با زمان گذشته تعلق
ندارد استغفار نیز با زمان آینده تعلق ندارد زیراچه استغفار عبارتست که از طلب ترک
مواخذه و آن لامحال از جریم سابق باشد و معلوم باد که درین بیت بقید پیش پیران اشارت
بدان است که تائب را می باید که توبه و انابت پیش یکی از پیران طریقت کند و او را گواه بر توبه خود

سازد و برای جبر نقصان گذشته از وی شفاعت و استغفار درخواهد برای اثبات و استقامت در توبه و قهرِ نفسِ خود از وی مدد و دعا التماس کند زیرا که ایشان خلفای حضرت پیغمبر اند ؑ چنانکه در محلِ خود مبین خواهد شد و ایشان بمتابعتِ آنحضرت بمقامِ اذنِ شفاعت و استغفار تا بجان و اطلاع بر قبولیت توبه و انابت و سایرِ عباداتِ ایشان و شهادتِ آن مشرف شده باشند کما یستفاد من قوله تعالی وکذلک جعلنکم امة وسطاً لتکونوا شهداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شهیدا و ایضاً از فحوای آیهٔ کریمه ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤک فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحیماً چنین مستفاد گشته که قبولیت توبه و رحمتِ حق تعالی مرتب بر دو استغفار است از دو محل و کذا و از مفهوم آیهٔ کریمهٔ فبایعهن واستغفر لهن الله همچنین معلوم شده که بیعتِ مقتدائی و استغفار او شرط قبولیت توبه است و در قرنِ اول خود آنحضرت صلی الله علیه وسلم مقتدای عالم بوده بعد از ان خلفای آنحضرت ؑ الی یومنا متصلاً و متسلسلاً بوده اند همچنین ببرکت آنحضرت تا قیام قیامت خواهند بود ان شاء الله تعالی پس کسانیکه این شرط توبه ایشان موجود نیست حال ایشان بر خطر است و شرط اول توبه که پشیمانی است می باید که بجدی باشد که حلاوت گناه بالکلیه از دل رفته باشد زیرا که در کیمیای سعادت آورده است که یکی از انبیا شفاعت کرد اندر قبولِ توبه یکی از بنی اسرائیل وحی آمد که بعزت من اگر اهل آسمان اندر حق وی شفاعت کنند نپذیرم تا حلاوت آن گناه اندر دل وی همی ماند در روضة الاحباب آورده است که چون کفرهٔ بنو قریظه از محاصرهٔ لشکر اسلام حصن ایشان را بعد محاربات تنگ آمدند کسی فرستادند پیش رسول صلی الله علیه وسلم که ابو لبابه بن عبد المنذر اوسی را برای ما بفرست تا با وی مشورت نمائیم و حالانکه ایشان همسوگندان وی بودند حضرت ؑ ابو لبابه را نزد ایشان روانه کرد چون در حصن در آمد وی را استقبال کردند و زنان و کودکان پیش وی جمع آمدند و از شدت محاصره و پریشانی حال در گریه شدند چنانچه ابو لبابه را بر ایشان رحم آمد گفتند چون می بینی بر حکمِ محمد ؐ فرود آئیم گفت آری و بدست اشارت بحلق کرد یعنی چون فرود آئید شما را بکشند ابو لبابه گوید بخدا سوگند که قدم از موضع خویش بر نداشته بودم هنوز دانستم که در کار خدا و رسول خیانت کردم آنگاه ابو لبابه از حصار فرود آمد و از غایتِ شرمندگی نزدِ پیغمبر صلی الله علیه وسلم نیامد و یکسر بمدینه رفت و خود را بر ستونِ مسجد رسول صلی الله علیه وسلم ببست و گفت مرا هیچکس باز نکند در غیر وقتِ نماز تا زمانیکه توبهٔ من قبول شود حضرت چون قصهٔ او معلوم فرمود گفت اگر پیش من آمدی برای او استغفار کردمی اکنون وی را بگذاشتیم تا زمانیکه خدایتعالی توبهٔ او را بپذیرد گویند پانزده شبانروز همچنان بسته بود دختر او می آمد خرما در دهن او می نهاد تا می خورد بعد از پانزده شبانروز سحرگاهی بود که قبول توبهٔ او نازل شد اُمّ سلمه رضی الله عنها گفت در آن وقت سحر دیدم که پیغمبر صلی الله علیه وسلم خندان شد گفتم اضحک الله سنک یعنی خندان گرداند خدایتعالی دندان تر سبب ضحک چیست فرمود جبرئیل آمد و خبر قبول توبه ابو لبابه رسانید گفتم ای ابو لبابه بشارت با دمر ترا که حق تعالی توبهٔ تو قبول کرد جمعیکه در مسجد بودند خواستند که وی را بگشایند گفت بگذارید تا رسول صلی الله علیه وسلم مرا بدستِ مبارک

بگشاید گفتم وی را بشارت دهم فرمود توانی برفتم تا بدر مسجد که در پهلوی حجرهٔ من بود

خود بائد حضرت چون بنماز صبح بیرون رفت وی را از ستون باز کرد الغرض ازین قصه چنان معلوم شد که برای استغفار گناهان گذشته یا ریاضتی شاقه اختیار باید کرد یا بعجز و زاری توسل بدامن شفاعت و استغفار شیخی مستجاب الدعوات و ماذون الشفاعت باید نمود یا دریوزهٔ ثواب ختم سورهٔ فاتحه و بعضی سُوَرِ قرآن از صالحان برای جبرآن نقصان باید کرد چنانکه در فصل الخطاب آورده است که روزی مُسافری از راهِ دُور بحضرت خواجه جهان خواجه عبدالخالق غجدوانی قدس سره آمد و دید که جوانی پیش آنحضرت آمد و سلام گفته ایستاد و دعائی درخواست خواجه دعا فرمودند آنجوان از پیش ایشان ناپدید شد خواجه فرمودند که آن جوان فرشته بود که مقام او در آسمان چارم بود بسبب تقصیری که ازو در وجود آمد او را از مقام او دُور کرده بودند بآسمان دنیا فرستاده بافرشتگان دیگر گفت چکار کنم که حق تعالی مرا باز بهمان مقام رساند فرشتگان او را باینجا نشان دادند بآن نشان آمد و از ما دُعا درخواست ما نیز دعا گفتیم حق تعالی دعای ما را در حق او اجابت فرمود و او را بمقام خود باز رسانید آن مسافر گفت مرا بدعای ایمان مدد کنید تا باشد که ازین دامگاه بلا جان ایمان بسلامت برم خواجه فرمودند وعدهٔ الٰهی این است که هر که بعد از فرایض هر دعائیکه گوید مستجاب شود تو بر کار باش و ما را بعد از فرایض بدعا یاد کن و ما ترا نیز یاد کنیم باشد که درین میان اثر اجابت ظاهر شود هم در حق تو هم در حق ما *

المتن

توبه مقبول آن باشد که باذکرِ گناه
غافر الذنب از زبانِ شیخ مستغفر شد است

الشرح غافر الذنب آمرزندهٔ گناهان بدین لفظ تلمیحی است بآیهٔ غافر الذنب و قابل التوب شدید العقاب ذی الطَّوْل مستغفر بفتح فا کسی که از وی طلب غفران و آمرزش کنند اسم مفعول است ماخوذ از استغفر الله فهو مستغفر درین بیت اشارت است بدو قاعدهٔ مشایخ محقق برای قبولیت توبه مریدان از روی احتیاط یکی آنکه تایب باید که برای عفو گناهان خود از زبان شیخ طلب استغفار کنند و بیان آن در شرح بیت سابق مسطور شد دوم آنکه هر معصیت که ازو در وجود آمده باشد پیش شیخی حقانی در نهانی بتفصیل اظهار کند برای هر یک بخصوصه طلب استغفار کند تا بسبب آن اقرار ندامت او زیاده شود و تصدیق او بر علم علام الغیوب و بر کشف شیخ ظاهر گردد و برکت آن در حال او مزید شود این قاعده ایست که غالباً از راه علم لدنی معلوم کرده بعضی تایبان صادق را در وقت توبه و بیعت بزبان تعریض تعلیم میفرمودند بعضی که از ذکاوت فهم فهمیدند و از کمال صدق بر همه قصورات خود آنحضرت را واقف گردانیدند بشارت بقبولیت توبه ایشان می دادند و بعضی که در بنابِ خیانتی ورزیدند در قبولیت توبهٔ ایشان متردد می بودند و وقتی در حق یک غایبی درین امر فرمودند که من فلان کس را امشب در واقعه دیدم که در بدن او چند جای جراحت داغها به ناشده ظاهر بود غالباً از شومیت خیانت او در اظهار چند جنایت وقت توبه و ناخواستن استغفار باستقلال برای عفو هر یک قصورات آنها در و باقی است پس چون آن کس این تقریر

شنید معترف و مستغفر شد همچنین یکبار عورتی در آوان توبه پیش آنحضرت اظهار عصمت خود کرد
بآهستگی چنانکه وی شنیده پس بر زبان مبارک آنحضرت جاری شد که اگر تو معصومه آن صحبتها
با فلان مرد چه بوده است آن عورت ملزم شده اقرار کرد و استغفار طلب نمود حالانکه از وقت صدور این جرمیه
از و قریب ده سالی گذشته بود این نوع معامله ایشان در مواد کثیره واقع شده اما استعمال این قاعده
بر بعضی آشنایان ما از عجائبات نموده برای سکینهٔ خاطر خود ازین فقیر طلب سندی و روایتی
از کتب معتبرهٔ اهل سلوک نمودند پس آنچه در اثنای مطالعه از بعضی کتب معتبره در نظر آمده بود اینجا می نویسیم
و فی المشکوٰة الحدیث قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب الله علیه متفق
علیه و فی التفسیر الکاشفی قال الله تعالی و آخرون اعترفوا بذنوبهم و قومی دیگر که غیر منافقان اند
نزد پیغمبر صلی الله علیه وسلم اعتراف نمودند بگناهان خود و مقر شدند بدان خلطوا عملاً صالحاً بیامیختند
کردار نیک را یعنی غزوه ها که باتفاق پیغمبر ص از ایشان بوجود آمده بود و آخر سیئاً بعمل دیگر بد که آن
تخلف غزوهٔ تبوک است عسی الله ان یتوب علیهم شاید که خدای توبهٔ ایشان در پذیرد ان الله غفور
بدرستیکه خدای آمرزنده است مر تایب را رحیم و مهربان است بتفضل بر وی در تاویلات کاشی مذکور است
که اعتراف بذنب از جهت بقای نور استعداد است و عدم رسوخ بر خطیئات و بدان استدلال
توان کرد بر آنکه معترف را دیدهٔ بصیرت گشاده شد و قباحت گناه بروی مشهود گشت چه اگر ظلمت غفلت
متراکم گردد و حب و ایل در طبیعت راسخ شود مجرم هیچ گناه را زشت نه بیند بلکه بسبب مناسبت آنرا نیک بیند
و در عذاب خذلان بماند حکیم سنائی فرموده :

نظم

چون بدی گناه را دانی	کشدت جانب پشیمانی
ورنه ندانی گناه را که بدست	آن نشان شقاوت ابدست

و من رسالة القشیریة و لو کتم نفساً من انفاسه عن شیخه فقد خانه فی حق صحبته و حقه و لو وقع له
مخالفة فیما اشار علیه شیخه فیجب ان یقر بین یدیه فی الوقت ثم یستسلم لما یحکم به علیه شیخه عقوبة
له علی خیانته و مخالفته اما بسفر بکلفة او امر مایراه و لا یصح للشیخ التجاوز عن زلات المریدین لانه تضییع
لحقوق الله و ایضاً منها روی عبد الله الرازی فی المنام بعد موته فقیل له ما فعل الله بک فقال وقفنی و غفرلی
کل ذنب اقررت به فی الدنیا الا واحداً استحییت ان اقر به فوقفنی فی العرق حتی سقط لحم وجهی فقیل له و ما ذاک
قال نظرت الی شخص جمیل فاستحییت ان اذکره و من رسالة بعض المشایخ و لا یجوز للمرید ان یظهر علی
ظاهره شیئاً الا بعد تخصیصه فی قلبه بالصدق و الاخلاص و بها یصل الی الصدیقیة و هو ان یظهر جمیع
ما یخطر بقلبه من حسنة و قبیح لشیخه او صدیق حافظ علی اسراره و لهذا قیل لیس من شرط الشیخ
ان یطلع علی باطن المرید و لکن من شرط المرید ان یظهر لشیخه جمیع ما یخطر بباله و ان لم یظهر کان خائناً
و قد قال الله تعالی فی کتابه العزیز ان الله لا یحب الخائنین و من مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند قدس
سره صاحب قصور باید که اول آنچه بر وی گذشته است پیدا کند و آنگاه بعذر و انابت بصفت تضرع
و درماندگی مشغول گردد تا مقصود موجود گردد و مامول بحصول موصول شود و من العوارف فی باب آداب

الصحبة والاخوة نند ومن ادبهم الاستغفار للاخوان بظهر الغيب فی الاہتمام لهم مع الله تعالی فی دفع المكاره عنهم حكی ان اخوين ابتلی احدهما بهوی فاظهر عليه اخاه فقال انی ابتليت بهوی فان شئت ان لا تعقد علی محبتی لله فافعل فقال ما كنت لاحل عقدة اخائك لاجل خطيئتك وعقد بينه وبين الله ان لا ياكل و لا يشرب حتی يعافيه الله تعالی من هواه فطوی اربعين يوما كلما يساله عن هواه فيقول ما زال فبعد الاربعين اخبره ان الهوی قد زال فاكل وشرب ؁

المتن

از معاصی پاک شد با توبهٔ پاکِ نصوح

هر که بعد از توبه همچون میت مقبر شد است

الشرح المعصية نافرمانی وجمعه المعاصی النصوح توبهٔ استوار که عزم ندارد که پیش بدان باز گردد الاقبار گور کردن ومنه المقبر اسم مفعول بدین تشبیه اشارتی است بدانکه بشارت حدیث التایب من الذنب كمن لا ذنب له در شان کسانی است که بعد از توبه وانابت بر قضیهٔ موتوا قبل ان تموتوا همچون میت گور کرده شده باشند در استقامت توبه و عدم میل رجوع بر معاصی وایضاً درین بیت ایمائی است بمضمون آیهٔ یا ایها الذین آمنوا توبوا الی الله توبةً نصوحاً عسی ربکم ان یکفر عنکم سیاتکم ویدخلکم جنات تجری من تحتها الانهار یعنے آن کسانیکه ایمان آورده اید توبه کنید توبهٔ نصوح و بخدا یتعالی باز گردید توبهٔ نصوح آن است که در معصیت باز نگردد ابن عباس رض گفت توبهٔ نصوح آن است که بدل پشیمان شود و بزبان آمرزش خواهد و بتن روی از گناه بگرداند و بدل نیت کند که پیش گناه نکند هر آینه بپوشد خدای از شما گناهان و در آرد شما در بوستانها که میرود از زیر آن جویهای روان کذا فی بعض التفاسیر وایضاً مشهور است که نصوح نام مردی بود شهوانی که بصورت زنان شده در حمام دلاکی زنان کردی بدین بهانه دست بر ایشان یافتی آخر الامر توفیق توبهٔ پاک یافت و دران استقامت ورزید تا حدی که قصهٔ او برای توبهٔ مقبول در عالم مثل شد واین قصه بنظمی بسیط در مثنوی مولوی مذکور است فی مرآة التائبین چون شرایط توبه معلوم کردی اکنون بدانکه اگر کسی بر محافظت جمیع شرایط قیام نتواند نمود بدان سبب همه روا نباید داشت مثلاً ترک معصیت یک واجب است واقامت طاعت بجای آن معصیت واجبی دیگر اگر نفس مساعدت ننماید بترک معصیت بواسطهٔ غلبهٔ شهوات باید که اتیان حسنه در مقابل آن غنیمت داند تا ازین جمله بود که ویدرؤن بالحسنة السيئة باید که سیئهٔ هر عضوی بحسنه که در تعلق آن عضو بود تدارک کند و بیقین داند که هیچ ذره از خیر و شر از اثری خالی نیست فمن یعمل مثقال ذرة خیراً یره ومن یعمل مثقال ذرة شراً یره بلکه اجسام عالم بالتتابع آن از ذرات مجتمعه حاصل گشته است پس اگرچه استغفار زبانی ندامت قلبی تردد که استغفار کامل که آن مجموع قول و ندم تاسف است قدری نیست ولی چون توفیق مساعد نباشد وتحصیل مرتبهٔ اعلا بکمال اگر نرسد مرتبهٔ ادنی که استغفار زبان است هم از اثری خالی نیست شخصی از غفلت دل بخدمت شیخ عثمان مغربی رح شکایت کرد که مدتی است که بر ذکر زبان مداومت می نمایم و در دل خود از ان هیچ اثری نمی یابم شیخ فرمود

شکر کن که یک عضو را از اعضای تو بذکر خدا مشغول گردانیدند واز کید شیطان یکی این است که
چون طالب را حضور دل میسر نشود وی را تسویلات باطل از ذکر زبان هم محروم گرداند که چون در ذکر یا
خیر نیت زحمت بیفایده کشیدن از حماقت است وخلق درین کید بر سه قسم اند ظالم و مقتصد و
وسابق ظالم آن است که ذکر زبان که ادنی مراتب ذکر است تخلف کند بدان سبب که مرتبهٔ اعلی میسر
نگردد و از ادنی هم محروم ماند و دوم مقتصد است که در حالت تسویل شیطان بتامل معلوم کند که ذکر مجرد
زبان اگرچه بنسبت با حضور دل نقصان است اما به نسبت با سکوت و فضول کمال است پس این کمال را
غنیمت دارد و بزخارف تسویلات شیطانی التفات نمی کند سیوم سابق است که چون بر تسویل
شیطانی شعور یابد بدانکه این سخن راست ولی کلمهٔ حق است که بباطل می کشد آتش غیرت در باطن او
مشتعل گردد حرکت دل با حرکت زبان منضم شود نمک نمکین بر جراحت دیو لعین ریخته گردد نقله الشامی
و در کیمیای سعادت آورده است که خلاف کرده اند اندران که اگر کسی از بعضی گناهان توبه کند نه از همه
درست بود یا نه گروهی گفته اند که محال بود که کسی از زنا توبه کند و از خمر نکند که توبه از آن برای آن همی کند
که آن معصیت است این نیز معصیت است پس چنانکه محال بود که از یک خم شراب توبه کند و از دیگر
نکند که هر دو برابرند آن معصیت نیز همین معصیت باشد و درست آن است که ممکن بود که اینچنین
توبه باشد بدانکه زنا صعب تر از خمر است از صعبترین توبه کند یا بدان که خمر شوم تر از زنا است
که هم اندر زنا افکند و هم اندر کارهای دیگر و باشد که مثلاً از غیبت توبه کند و از خمر نکند گوید که این
بخلق تعلق دارد و خطر این بیشتر بود بلکه روا بود که از بسیار خوردن خمر توبه کند نه از اصل و گوید
هرچند بیش خوری عقوبت زیاده بود و من در اصل با شهوت خویش بر نیایم و اندر زیادتی با خوردن
همی بر آیم و شرط نیست که چون شیطان مرا عاجز آورد اندر کاری اندران نیز که عاجز نباشم موافقت
میکنم اینهمه ممکن است اما آمده است که التائب حبیب الله و ان الله یحب التوابین و یحب
المتطهرین و طاهر از همه پاک بود این درجهٔ محبت کسی را بود که از همه معاصی توبه کند و آنکه همی گوید که
از بعضی درست نیاید مگر این همی گوید الا صغیره که از آن توبه نکند فرایض کفارت آن صغیره شود آن
چون نابود گردد توبه بیکبار از معاصی دشوار بود پیشتر آن بود که بتدریج بود بدان قدر که میسر شود
ثواب یابد والله اعلم در ارشاد المریدین آورده است که مرید باید که خوردنی و پوشیدنی از وجه حلال
ساخته حد وسطه را در خوردن و پوشیدن مرعی دارد بریاضت و مجاهده بقدر طاقت خود سعی نماید که لا یکلف
الله نفساً الا وسعها و رد مظالم کردن واجب داند اگر ممکن بود و الا باامید رفع آن از حضرت حق در توبه
و طریق مستقیم باشد تا خدای تعالی خصم او راضی گرداند و با وجود کثرت گناه از رحمت حق نومید
نباشد و در قبولیت توبه ثابت قدم باشد که ان الله هو التواب الرحیم بلکه خیارکم فی الجاهلیة
خیارکم فی الاسلام گفته حضرت است صلی الله علیه وسلم ✦ المتن

این تن آلوده غر پرید او را که چون
فر ارشادش ز غر شوینده چون فر غر شدست

الشرح مراد از غز غفلت و غرور و فریب شیطان است و معنی فرزیب است و فرغز آب دریا بطیب
اشارتی است بدان قاعده که در لب اللباب آورده است یعنی که آب رحمت اولیا مطهر ادناس خلایق است
و مطهر آن آب باز رحمت حضرت وهاب است چنانکه آب همه پلیدی ها پاک می کند و خدایتعالی باز آب را از
پلیدی ها پاک کند وهو القدوس ؛

مثنوی

آب بهر این ببارید از سماک | تا پلیدان را کند از خبث پاک
آب چون این کار کرد و شد نجس | تا چنان شد کآب را رد کرد حس
حق ببردش باز در بحر صواب | تا بشستش از کرم آن آب آب
سال دیگر آمد و دامن کشان | هی کجا بودی بدریای خوشان
هین بیائید ای پلیدان سوی من | که گرفت از خوی یزدان خوی من
در پذیرم جمله زشتیت را | چون ملک پاکی دهیم عفریت را
چون روم آلوده باز آنجا روم | سوی اصل اصل پاکیها بدم
دلق چرکین برکنم آنجا ز سر | خلعت پاکم دهد بار دگر
کار او این است کار من همین | عالم آرای است رب العالمین
گر نبودی این پلیدیهای ما | کی بدی این بارنامه آب را
چون بماند مایه اش تیره شود | همچو ما اندر زمین خیره شود
ناله از باطن برآرد کای خدا | آنچه دادی دادم و ماندم گدا
ریختم سرمایه با پاک و پلید | ای شده سرمایه هل من مزید
لطف را گوید بر جای خودش | هم تو خورشیدی ببالا برکشش
راه های مختلف میراندش | تا رساند سوی بحر بیحدش
خود غرض این آب جان اولیاست | کو غسول تیرگیهای شماست
مظهر غفران اویند اولیا | رحمت اهل خصوصند اولیا
از خدا گیرند رحمت دمبدم | تا فرو شویند ما را از الم

و روشن کننده این معنی رویای صالحه فضایل آبی کمالات اکتسابی خدمت مولانا احمد گنابی حاجی است
که چون وی بعزم انابت و بیعت استخاره هم بفرموده آنحضرت کرده بود چنان دید که بدن او بانواع
پلیدی ها آلوده شده از غایت تنافر ازان بتعجیل خواست که در پهلوی خانقاه حضرت امیر سید
علی همدانی قدس سره برلب دریا رفته تن خود را ازان پلیدی ها پاک سازد شخصی بدان طرف نگذاشت
غالباً دیگری او را گفت که بخانه شیخ حمزه برو که وی ترا ازین پلیدی ها خواهد شست پس بعد بیداری
چون روز روشن شد بخوشی تمام و اخلاص تمام آمده بشرف بیعت آنحضرت مشرف شد ؛

المتن

جفت ارشاد و ارادت را ولایت زاده شد
ورنه هرگز هیچ زن زائیده بی شوهر شد است

الشرح درین بیت اشارتست بدفع توہمی کہ بعضے متوہمان ناشی شدہ است و آن آن است کہ چون کسی را بر امید ثواب بہشت بحسب فرمودۂ کتاب و سنت فراخور طاقت خود عمل صالح کند و از ترس عذاب دوزخ از منہیات پرہیز کند چہ حاجت است او را کہ طالب ارشاد از مرشدی کامل شود و مرید او گردد جواب آنست اگرچہ در عبادت و اعمال صالحہ اہل تقلید ثواب بسیار است ولیکن مرتبۂ ولایت خاصہ قرب حق تعالی و مقام فنا فی اللہ اعلی تر است چنانکہ بزرگی گفتہ ؂ بیت

گر ہمہ عالم ثوابے بود
تا تو باشی آن عذاب تو بود

و سنت الٰہی چنان رفتہ جائیکہ ارادت مرید جامعہ شرایط ارادت و ارشاد مرشد با شرایط خود موجود شود ولایت خاصہ تولد کند بمشیۃ اللہ تعالی و اگر یکی ازینہا یا ہر دو مفقود بود نتیجہ ناموجود بود و لہذا بعضی صالحان کہ ارادت داشتند و مرشدی کامل نیافتند ولی نشدند ہمچنین بعضی پسران مرشد ازانچون ارادت لایقہ موجود نشد بسعی و ارشاد پدران بمرتبۂ ولایت کم رسیدند واللہ اعلم ؂ المتن

ہر کہ خود را کرد تسلیم چنین پیری بصدق
در امان از مکر نفس ظالم اکثر شد است

الشرح و این بیت مشیر است بدان مسئلۂ سلوک کہ در کتاب لب الباب بہ بیانی روشن مبین شد است و آن این است یعنی از مکر نفس نتوان رست مگر بمدد دبیر کامل کہ کمینگاہ او را می شناسد و از علت ہای او ایمن نتوان نشست مگر بمعالجہ طبیب معنوی کہ ہمان شیخ است ؂ مثنوی

ہیچ نکشد نفس را جز ظل پیر
دامن آن نفس کش را سخت گیر

چون بگیری سخت آن توفیق ہوست
در تو ہر قوت کہ آید جذب اوست

این ہوا ہا رانگشت اندر جہان
ہیچ چیزی ہمچو سایہ ہمرہان

عقل گاہی غالب آید در شکار
بر سگ نفست کہ باشد پیر یار

چون بنزد یک ولی اللہ شود
آن زبان صد گزش کوتہ شود

صد زبان و ہر زبانش صد لغت
زرق و دستانش نیاید در صفت

شہر را بغزید الا شاہ را
رہ نتاند زد شہ آگاہ را

نفس را تسبیح و مصحف در یمین
خنجر و شمشیر اندر آستین

مصحف سالوس او باور مکن
خویش با او ہمسر و ہمبر مکن

سوی حوضت آورد بہر وضو
اندر اندازد ترا در قعر جو

مکر نفس و تن نداند عام شہر
او نداند جز بوحی القلب مہر

ہر کہ جنس اوست یار او شود
جز مگر مردی کہ آن شیخت بود

کو مبدل گشت و جنس تن نماند
ہر کرا حق در مقام خود نشاند

خلق جملہ علتی اند ز کمین
یار علت مے شود علت یقین

از ہموم نفس چون با علتے
ہر چہ گیری تو مرض را آلتے

دفع علت کن چو علت خو شود — هر حدیث کهنه پیشت نو شود

ما طبیبانیم و شاگردان حق — بحر قلزم دید ما را فانفلق

آن طبیبان طبیعی دیگرند — که بدل از راه نبضی پی برند

ما بدل بیواسطه خوش بنگریم — کز فراست ما بعالی منظریم

ما طبیبان فعالیم و مقال — ملهم ما پرتو نور جلال

آن طبیبان را بود بولی دلیل — این دلیل ما بود وحی جلیل

دست مزدی می نخواهیم از کسی — دست مزد ما رسد از حق بسی

این طبیبان را بجان بنده شوید — تا بمشک و عنبر آگنده شوید

معلوم باد که موافق بعضی مضمون ابیات این بیان بالا بیتی با شرح مسطور شده است یعنی "بهر دل پیر محقق چون طبیبی حاذق است" تا آخر که این دو بیت را باهم در مطالعه آرند ایضاحی زیاده در اثبات احتیاج بشیخ روی خواهد نمود نقلست فی تذکرة الاولیا که زاهدی بود از جملهٔ بزرگان صاحب طبع و صاحب قبول و از حلقهٔ بایزید غایب نبودی تا روزی گفت ای شیخ سی سال است تا صایم الدهر و قایم اللیل ام در خود ازین که تو میگوئی اثری نمی یابم و تصدیق می کنم و دوست میدارم شیخ گفت اگر سیصد سال بروزه باشی و نماز کنی ذرهٔ بوی این حدیث نیابی گفت چرا گفت از آنکه محجوبی بنفس گفت دوائی هست شیخ گفت هست من بگویم اما تو نکنی گفت قبول کنم سالهاست که طالبم شیخ گفت برو سر و ریش تراش و این جامه که داری بیرون کنی و ازاری از گلیم بر میان بند و بر سر آن محله که بهتر دانند بنشین و توبره جوز پیش خود بنه و کودکان را جمع کن و بگو هر که مرا یک سنگی زند یک جوز بدهم و در شهر گرد تا کودکان سیلی بر گردنت زنند علاج تو این است آن مرد گفت سبحان الله لا اله الا الله شیخ گفت اگر کافری این کلمه گوید مسلمان شود تو باین کلمه مشرک شدی گفت چرا شیخ گفت از آنکه خود را بزرگ تر شمردی از آنکه این توان کرد بزرگی نفس خود را این کلمه گفتی نه برای تعظیم حق را آن مرد گفت این نتوانم کرد دیگر فرمای شیخ گفت علاج تو این است که گفتم تو کنی و ایضاً در تفسیر مولانا یعقوب چرخی قدس سره مذکور است که قال الله تعالی واما من خاف مقام ربه اما آنکه ترسید جای ایستادن از برای حساب پروردگار ونهی النفس عن الهوی و باز داشت تن خود را از هوا یعنی رو گردانید از میل کردن بآنچه نفس میخواهد یعنی مراد نفس که بی حکم شرع باشد فان الجنة هی المأوی خواجه ابوبکر وراق قدس سره گفت که حق تعالی را در دنیا و آخرت هیچ چیز خبیث تر از هوا نیست چون مخالف حق باشد و پیش اهل طریقت مرد وقتی بالغ شود که از هوای نفس خلاصی یابد ؛

نظم

خلق اطفالند جز مست خدا — نیست بالغ جز رهیده از هوا

و ظاهر آیه عام است که در حق کافران و مومنان قال النبی صلی الله علیه وسلم بئس العبد عبد هوی یضله یعنی چه بد بنده ایست بندهٔ هوا که گمراه کننده است و خواجه علی حکیم ترمذی گفته است که هوای مضل ترک حق است در کارها و عبادتها و این فقیر میگوید یعنی صاحب تفسیر در بخارا بودم در خود کدورتی و تیرگی

مشاهده کردم گفتم چند روزی روزه دارم تا باشد که این تیره گی دور شود روزه نیت کردم و بخدمت شیخ خود خواجه بهاء الدین قدس سره رفتم چون حضرت شیخ نقشبند مرا دید فرمود تا طعام آوردند و گفتند این ضعیف را که طعام خورد و این حدیث را خواندند بئس العبد الخ و معنی وی را تقریر کردند و گفتند ما تجربه کرده ایم خوردن اولی است یعنی از روزه که بهوای نفس داشته شود گفتند عمر دوباره می بایست تا بنده یکبار تجربه کند و بار دیگر عمل کند ازین ارشاد فهم شد که در عبادت نافله نیز هوا میرود می گفتند که در عبادت نفل باید که اذن شیخ فانی فی الله باشد که وی از هوا اخلاص شده است بهوا رد کرده نمی شود که اَلْفَانِیْ لَایُرَدُّ میگفتم که اگر همچنین شیخ یافت نمی شود چکنیم می گفتند که هر عبادتیکه کنید بعد از ان استغفار کنید حضرت خلیفه ما خواجه علاء الدین عطار قدس سره این فقیر را فرموده بودند که بعد از هر نمازی بیست بار استغفار کن و بگو استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم و اتوب الیه تا همه صد بار می شود و قال النبی صلی الله علیه وسلم انی لیغان علی قلبی فاستغفر الله فی کل یوم مائة مرة یعنے در دل من پرده پیدا میشود همچون ابر تنک پس هر روز استغفار میکنم صد بار ؛ المتن

اشارتی آنکه سبب قوی ترقی سالک محبت و عشق پیر است و موجب اعظم حصول آن دولت صحبت و خدمت اوست با خلوص نیت و صفای طویت و با رعایت آداب ظاهرًا و باطنًا و طلب صحبت مخلصان او و دور بودن از صحبت اغیار اگر چه بعضی باشند شیخوخیت دثار خصوصًا از صحبت منکران و معاندان بدکردار.

المتن

هر سعیدی را که عشق و شوق حق در سر فتاد
عشق پیرش گو که بهر عشق حق قنطره شد است

الشرح طویت اندیشه و نیت دثار جامه که زیر جامهٔ دیگر پوشند المعاندة والعناد با کسی ستیزیدن و برابری کردن و منه المعاند الانکار ناشناختن و جحود کردن و منه المنکر قنطره گذاره بدانکه عشق بر دو نوع است عشق حقیقی که عشق حق تعالی است و عشق مجازی که عشق ما سوی الله است و سخن مشهور المجاز قنطرة الحقیقة مولانا عبد الرحمن جامی قدس سره بدان شرح کرده که مراد ازین مجاز عشق جوانان است باعتبار مظهریت ایشان و جمعیت هموم کثیره بهم واحد و بعضی متاخران آنرا اعتراض کرده و گفته که عشق پیران محقق بهمین اعتبار وسیله عشق حقیقی است نه عشق جوانان که فتنه انگیز است و صاحب مرصاد العباد درین کتاب خود بدان تصریح کرده چنانکه گفته تا مرید بر جمال و لایت شیخ عاشق نشود از تسلیم تصرف ارادت و اختیار خویش بیرون نتواند آمد و در تصرف و ارادت شیخ نتواند رفت که عبارت از مرید آنست که مراد شیخ بود نه مرید مراد خویشتن پس وظیفهٔ او این رباعی شود ؛

رباعی

ای دل اگرت رضای دلبر باید — آن باید گفت و کرد کو فرماید
ور گوید خون گری مگو کز چه سبب — ور گوید جان بده مگو کی باید

المتن

همدمی پیر خویش و صحبت همپیرگان
نافع آمد صحبت اغیار پس با ضرر شد است

الشرح اکثر بدی و در بعضی از مصنفات سلطان ولد است قدس سره که بی جهدی و عملی
در حضور شیخ کار مرید گذارده می شود و بمقصود میرسد چنانکه کسی در کشتی فارغ خفته باشد ناگاه
سر بولایتی برزند که اگر بخشکی رفتی ماهها بحجاز رسیدی و شیخ صلاح الدین عظم الله ذکره من ولد را فرمود
که بجز من شیخی را نظر مکن که شیخ راستین منم که صحبت شیخان دیگر زیان مند است زیرا که نظر ما
آفتاب و مرید سنگ لابد که سنگ قابل نظر آفتاب لعل شود و نظر غیر ایشان سایه است چون
سنگ قابل از نظر آفتاب در سایه و دلعل نشود و در مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره آورده
است که بیضهٔ قابلیت که بواسطهٔ صحبت های فاسده کار او دشوار است جز بصحبت اهل تدبیر
که کبریت احمر است بصلاح نمی آید ✦ **رباعی**

جز صحبت عاشقان و مستان مپسند — در دل هوس قوم فرومایه مبند
هر طایفهٔ ات بجانب خویش کشد — جغدت سوی ویرانه و طوطی سوی قند

و در نفحات الانس مذکور است که مولانا جلال الدین رومی قدس سره فرموده است که صحبت عزیز است
لا تصحبوا غیر ابناء الجنس که طبیعت دزد است از راه نهانی چیزها میبرد و شخص ازان غافل و نیز گفته
که درین معنی حضرت خداوندم شمس الدین تبریزی قدس سره فرموده که علامت مرید قبول یافته
آنست که اصلا با مردم بیگانه صحبت نتواند داشتن واگر ناگاه در صحبت بیگانه افتد چنان نشیند که
منافق در مسجد و کودک در مکتب و اسیر در زندان و خواجه احرار قدس سره میفرمودند که تجربه معلوم
شده و همه اکابر نیز تصریح میفرمودند که مجالست و همنشینی با کسانیکه اتحاد نسبتی ندارند سبب
فقدان نسبت است و فقدان نسبت ممات و نیز از خواجه نقشبند قدس سره منقولست که
میفرمودند که لی لبے باید اول مدتی بیاران ما صحبت دارد تا او را قابلیت صحبت ما پیدا شود یعنی
وقت گفتن مرد حکاک لب گردان دهد در خطرناک ✦ **بیت**

صحبت سالکان همیره — صاف و روشن کند دل تیره

در تفسیر سورهٔ مدثر در ذیل بیان آنکه ولید بن مغیره بسخن کافران اقرار حقیقت قران بانکار
بدل کرد مولانا یعقوب چرخی قدس سره آورده که نصیب تو این است که از دشمنان اولیای
حق تعالی دور باشی و با ایشان صحبت نداری تا از شومی ایشان اقرار تو بزبان نبرد ✦ **رباعی**

با بدان کم نشین که صحبت بد — گرچه پاکی ترا پلید کند
آفتابی بدین بزرگی را — ذرهٔ ابر ناپدید کند

و در لب اللباب آورده است قول در بیان صحبت نیکان و پیوستن بدیشان بدان که سالک را
هیچ شربت بعد از توبه سازگارتر از صحبت پاکان نیست و از جماعتیکه ابنای جنس نباشند فرار
نمودن چه ایشان شیاطین الانس اند و بوسوسهٔ ایشان و باز دغدغه وخیالات فاسد روی
می نماید نعوذ بالله من الحور بعد الکور ✦ **مثنوی**

هر که خواهد همنشینی با خدا — گو نشیند اندر حضور اولیا

از حضور اولیا گر بگسلی | تو هلاکی زانکه جزوی نه کلی
چون شوی دور از حضور اولیا | در حقیقت گشته دور از خدا
ای دل اشجار و که با تو روشنند | در بلاها مر ترا چون جوشنند
در میان جان ایشان خانه گیر | در فلک خانه کند بدر منیر
هر که باشد همنشین دوستان | هست در گلخن میان بوستان
هر که با دشمن نشیند در زمن | هست او در بوستان در گولخن
رواشداء علی الکفار باش | خاک بر دلداری اغیار باش
بر سر اغیار چون شمشیر باش | هین مکن روباه بازی شیر باش
تا ز غیرت از تو یاران نگسلند | زانکه آن خاران عدو این گلند
ای خوش آن مردی که از خود رسته شد | در وجود زنده پیوسته شد
وای آن زنده که با مرده نشست | مرده گشت و زندگی از وی بجست
مهر پاکان در میان جان نشان | دل مده الا بمهر دلخوشان

سخنان بزرگان در فضیلت همدمی پیران و فواید صحبت ایشان در اوایل در شرح بیت مخلصانرا صحبت او موجب جمعیت است مسطور شده ❊

المتن

312/

هفت روزه صحبت پیر محقق در ثواب
مر عبادتهای هفصد ساله را همبر شد است

الشرح ۴ در کتاب اسرار الاولیا آورده است هر که هفت روز خدمت مشایخ کند حق تعالی ثواب هفصد ساله عبادت در نامهٔ اعمال او بنویسد و هر قدمیکه برگیرد ثواب حج و عمره اورا بدهند انگاه شیخ الاسلام فرمود که تا خدمت درویشان نکنی هرگز بمقامی نرسی انگاه فرمود اید روش شیخ معین الدین سنجری قدس سره بیست سال جامهٔ پیر خود بر سر کرده برابر در حج رفت انگاه این نعمت یافته است که نصیب جملهٔ جهانیان شد انگاه فرمود ای درویش از بزرگی شنیدم که یکروز با صدق خدمت پیر کردن بهتر است از عبادت بی صدق هزار سال ❊)

المتن

313/

چله گر مرترکند بی پیر را گفتند ازین
کار یک صحبت به پیر از چل چله بهتر شد است

الشرح (درین بیت اشارت است بدان که در رسالهٔ لطیفهٔ غیبیه آورده است که مرید صادق را یک صحبت پیر بهتر است از چهل چله آری پیر تواند که بیک لحظه مرید را بخدا رساند اما مرید که چهل چله از سر هوای خود کشد باشد که گمراه مطلق گردد این نوع بسیار واقع شده است پس صحبت مرشد غنیمت پندارند هر مشکلی که در راه واقع گردد بر مرشد عرض نماید تا کشف حال او کند بسیاران سند ارشاد از مرشد گرفتند و در غفلیت مرشد کار کردند ایشانرا غلط در غلط افتاد باز محتاج تلقین شدند و کار از سر کردند ❊)

المتن

ا۔ ہفت روزہ صحبت پیر محقق در ثواب

پیر چون خواندت جوابش گو بقطع نافله
زانکه اینـدم در جواب او ثواب او فرض داست

الشرح مضمون این بیت ماخوذ است ازان کلام که در کتاب اسرار الاولیا مسطور است یعنی در مجلس شیخ فرید الدین عطار قدس سره سخن در عقیده میرفت گفتند برکسیکه عقیده نیست او خودمرید نیست تا انگاه که شیخ فرمود که ای درویش وقتی امیر المومنین عمر خطاب و عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم در نماز نفل بودند که رسول علیه السلام برای مصالح کار ایشانرا آواز داد چون ایشان در نماز بودند جواب نگفتند چون از نماز فارغ شدند بخدمت رسول علیه السلام آمدند گفت من شمارا آواز دادم نشنید ند گفتند یارسول اللہ ما در نماز بودیم از سبب آن جواب ندادیم رسول علیه السلام فرمود که ای یاران من آنزمان که رسول خدای شمارا آواز دهد اگرچه در نماز باشید ترک نماز نفل دهید و در جواب آن مشغول شوید که آن جواب فاضلتر از نماز نفل شماست انگاه فرمود ای درویش وقتی دعاگو بخدمت شیخ قطب الدین بختیار حاضر بود شیخ علی سنجری نام درویشی بود نماز میگزارد و خدمت شیخ علیه الرحمه اورا آواز داد شیخ علی ترک نماز گرفت برفور گفت لبیک شیخ فرمود که چرا بعد از ادای نماز جواب نگفتی واز سبب جواب نماز ترک دادی گفت آری گفت ای مخدوم من جواب او فاضلتر از نماز نوافل مے بینم و میدانم زیراچه در کتب سلوک است که چون پیر مرید را آواز کند مرید برفور باید که جواب دهد که آن جواب بجای عبادت یکساله آن مرید نویسند ای مخدوم چرا بود که بدین جواب ناگفتن خودرا ازین سعادت باز ندارم ؛

المتن

هرکه با اخلاص جان و دل رعایت کرد ادب
در حضور شیخ زود از صحبتش برخورد است

الشرح فی لب اللباب اید رویش رعایت ادب باخاصان خدا نشانه ادب است الٰہی هر عنوان الباطن ؛

مثنوی

دل نگهداریدای بی حاصلان ـ در حضور حضرت صاحبدلان
پیش اهل دل ادب در باطن است ـ زانکه ایشان بر سرایر فاطن است
تو بعکسی پیش کوران بهر جاه ـ با حضور آئی نشینی پایگاه
پیش بینایان کنی ترک ادب ـ نار شقوت را ازان گشتی حطب
بی ادب گفتن سخن باخاص حق ـ دل بمیراند سیه دارد ورق
آن دهان کج کرد از تسخر بخواند ـ مر محمد را دهانش کج بماند
باز آمد کای محمد عفو کن ـ مر ترا اسرار علم من لدن
من ترا افسوس می کردم بجهل ـ خود بدم افسوس را منسوب اهل

و فی شمایل الاتقیا مریدی بحضرت شیخ خود رفت از در تا انجاکه شیخ نشسته بود هفتاد ادب نگاهداشت چون بشرف پابوس مشرف شد شیخ فرمود بیا ای مرید باادب و بی ادب باادب سبب آنکه

هفتاد ادب بجا آوردی بی ادب جهت آنکه ترا هیچ مهابت من مانع نیامد که یکی از این هفتاد ادب
فراموش می کردی و فی مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره حقیقة الادب ترک الادب اولیاء
الله را بر اوقات زمانی است در صحبت ایشان بی ادبی عین ادب است و زمانی است که ادب
عین بی ادبی است و قبول نفس حقیقت ادب است و فی رسالة القشیریة الناس فی الادب علی ثلث طبقات
اهل الدنیا واهل الدین واهل الخصوص اما اهل الدنیا فاکثر آدابهم فی الفصاحة والبلاغة والعلوم
واسمار الملوک واشعار العرب اما اهل الدین فاکثر آدابهم فی ریاضة النفس وتادیب الجوارح وحفظ الحدود
وترک الشهوات واما اهل الخصوص فاکثر آدابهم فی طهارة القلوب ومراعات الاسرار والوفاء بالعهود
وحفظ الوقت وقلة الالتفات الی الخواطر وحسن الادب فی مواقف الطلب واوقات الحضور ومقامات
القرب وفیها ایضا ولما دخل ابو حفص البغداد قال له الجنید لقد ادبت اصحابک ادب السلاطین فقال
ابو حفص حسن الادب فی الظاهر عنوان حسن الادب فی الباطن وسمعت ابا منصور المغربی یقول قیل لبعضهم
یا صبی الادب فقال لست بصبی الادب فقیل له من ادبک فقال ادبنی الصوفیة وفی ارشاد المریدین
جزو اعظم در سلوک اهل تصوف رعایت آداب است که التصوف کله آداب باید دانست که ادب
با حضرت حق نسبت بحال هر مردم متفاوت است عوام را فرمانبرداری بود و خدایتعالی را واقف و حاضر
دانستن در جمیع امور و خواص را جمیع امور بدو مفوض داشتن و پیوسته متوجه او بودن و هر چه رسد
دانستن و بدان خوشوقت بودن و خود را در و فانی ساختن و ادب بحضرت رسالت صلی الله علیه و
سلم در جمیع احوال متضرع و نیازمندی از روحانیت آنحضرت مدد طلبیدن و بجمیع سنت های او
عمل نمودن است و ادب با مشایخ طریقت آنست که چون داعیه طلب و محبت در دل او پیدا شود بواسطه
صحبت با درویشان یا بمطالعه و استماع سخنان ایشان یا بواسطه اینها باطن خود را از اعتراض و
انکار پاک گرداند و واجب داند آن طلب و محبت مدد کردن تا دمبدم زیاده گردد که حضرت پروردگار
این گوهر را بجز در مخزن دل خاصان نمی اندازد و بنور اخلاص آئینه ضمیر خود را از کدورات انکار شیخ
تجلیه فرماید تا عکس صور اعمال ظاهره شیخ در وی غلط ننماید آنچه طیران طایر قوت مدرکه او بآن نرسد آنرا
بحکمت حواله فرماید و عدم ادراک آن حکمت را بنقصان خود حمل نماید و الا شیطان از این دروازه
در آید در شهرستان دل او هر لحظه زمزمه انکار بیفزاید و سوی بادیه هذا فراق بینی وبینک راهش
نماید دیگر آنکه مبتدی را بخدمت ها اقدام باید نمود و در دلیری از مصاحبت شیخ بر خود نباید گشود
تا عظمت شیخ در دل او متمکن گردد که بآن هیبت با شیطان محاربه تواند نمود و بصدق تمام در
مددگاری درویشان اهتمام کند و جمیع جوارح خود را از ناشایست نگاهداشتن التزام کند و هر چه
بخاطرش رسد زود زود نگوید تا دلیر نگردد و چون شیخ از وی سخن پرسد برخیزد و جواب گوید مگر وقتیکه
شیخ گوید برمخیز و در حضور شیخ باختیار مراقبه نکند و چشم بر هم ننهد زیرا که مبتدی هر چه بیند
بهتر از صورت شیخ نیست پیوسته در دل مصور دارد و در صحبت دایم متوجه دل شیخ باشد و در حضور
شیخ نخندد و بد و سخت نگوید و نوافل موردة نگذارد از پس چراغ در آفتاب نباید گذشت چنانکه

سایهٔ او بر شیخ افتد و نیز چنان نکند که سایهٔ شیخ بر وی افتد و اگر مشکلات خود را خواهد که از شیخ
بپرسد اول از باطن شیخ اجازت طلبد در وقتیکه مردم نباشند و شیخ در مقام انبساط باشد و برخیزد
و چنین گوید که اگر درویشی را چنین مشکل شود از ان چون گذرد و هیچ چیز نسبت نکند تا بخود پرستی مبتلا
نگردد و هرچه شیخ گوید دران الحاح نکند و از تکلف دور در بی تکلفی حدِ وسط رعایت کند و همیشه سعی
کند تا باعمال و افعال مقبول طبع شیخ گردد و در مجلس درویشان و غیره از بالانشینی دور باشد و خیال
مهتری و اندیشهٔ شیخی نکند که زود شش این اندیشه در اسفل السافلین رساند در موضعیکه شیخ نشسته
بود پا برانجا ننهد و بی وضو دست بر جامه و مصلای شیخ ننهد و جائیکه پشتِ او بطرف شیخ شود هر چند
شیخ حاضر نباشد ننشیند و تواضع و نیازمندی با همه کس شعار خود سازد و در وقت مصافحه و بغل
گرفتن با شیخ و با درویشان غالب دستها بر پهلوی خود نهاده بر تهٔ بغل ایشان درآید در وقت
وداع زود روی از شیخ و درویشان نگرداند و قدمی چند باز پس گونه رود و در لفظ سلام گوید
و هر واقعه و خواب که بیند از شیخ خود پنهان ندارد که معیار حال مریدان واقعهٔ اوست و شیخ خود چون
و چرا نگوید که سخنِ اکابر دین است که المرید اذا قال مع شیخه لِمَ لایفلح ابدا و در وقتیکه بصحبت یا بخلوت
یا خانقاه درآید پای آهسته بر زمین نهد با احتیاط باز فراز کند بتخصیص در وقتیکه درویش را ذوقی
یا توجهی دست دهد از تنحنح و غیره از حرکاتیکه وقتِ او بر هم زده شود خود را نگاهدارد که اگر ملاحظهٔ آن
نکند نعوذ بالله بیم آن باشد که هرچه عزیز تر او بود بباد رود +

المتن

با طهارت گرده تو خاص از پیِ دیدارِ پیر
زانکه رویش یادِ حق را بهترین مذکر شد است

الشرح

مذکر جای یاد کردن پوشیده نماند که بمصراع اول این بیت اشارت است بیکی از آداب
مهم ترینِ زیارت بزرگان است که آن تجدید طهارت خاص بر نیتِ تعظیم دیدار ایشان که این خصلت
خصلت بعنوان سنت و نیت شهرت یافته والله اعلم در نفحات الانس آورده است که شیخ ابو علی دقاق
گفت که هرگز پیش پیر خود نرفتم تا که غسل نکردم و میگویم من فقیر مؤلف این مجموعه روزی ملا احمد جاگلی
مرید شیخ ما بقصدِ زیارتِ آنحضرت از خانهٔ خود آمده بود در اثنای راه چون قریب هفت گروهی مسافت
از و تا شیخ مانده بود آوازی شنید که چون بزیارتِ چنان شیخی روی با وجود چندین آب چرا تجدید
غسل نمی کنی پس فی الحال عمل بدان نمود و ایضاً شبی فقیر همراه ملای مذکور بزیارت قبور رفته بودم وی
از نزدیک روضهٔ مبارکه شیخ بهاء الدین کشمیری چنان شنید که چون قصدِ زیارتِ ما کردید چرا تجدید
غسل نکردید و خوشبوئی بکار نبردید و چیزی هدیهٔ روح ما برای فقرای فُجا و رین نیاوردید و ایضاً
درین باب شیخ ما وصیت کرد با صحاب سفر مودند که چون خواهید بزیارتِ عزیزی روید اگر توانید
تجدید غسل کنید و اگرنه اکتفا بر تجدید وضو نمائید تا عمل نسبت کرده آید و برکتِ او در شما زیاده سرایت
کند و بمصراع دوم اشارتیست با وجه تعظیم دیدار پیران و علامت ولایت ایشان چنانکه در مقامات
خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره آورده است که نقل صحیح است از ابن عباس رضی الله عنهم که گفت

از حضرت خواجه انام علیه الصلوٰة والسلام سوال کرده شد که من اولیاء الله تعالی یعنی چه کسانند
دوستان حق تعالی پیغمبر صلی الله علیه وسلم فرمود که الذین اذا رآه ذکر الله سبحانه یعنی آنانند دوست
خدای عز وجل که هرگاه ایشانرا بینی ترا از حق یاد آید امام العارفین خواجه محمد حکیم ترمذی در شرح این حدیث
در کتاب نوادر الاصول فی احادیث الرسول ذکر کرده است که اول دل ولی معدن انوار جلال الٰهی است و هیبت کبریا
وبهار قربت اوست و تازگی و نور روی ولی از دل اوست پس چون دل بندهٔ مومن بحیات طیبه آن نور
زنده گردد عکس آن بر سیمای او ظاهر گردد و در صفحهٔ جبین او لایح تا هر که در روی آن ولی محبوب نظر
کند او را از حق تعالی یاد آید و حضرت خواجه میفرمودند ؛

قطعه

نشان بود ولی را از نخست آن بمعنی — که چو روی او به بینی دل تو بدو گراید
دوم آنکه در مجلس چو سخن کند ز معنی — همه را ز هستی خود بحدیث می رباید
سیوم آن بود بمعنی ولی اخص عالم — که ز هیچ عضو او را حرکات بد نیاید

و در آن حدیث اذا وجدت قلب عبدی خالیاً من الدنیا والآخرة ملاته حبی واذا ملاته قبضت
علیه فکان فی قبضتی کنت سمعه وبصره ویده ورجله ولسانه وفواده فبی یسمع وبی یبصر وبی یبطش وبی یمشی
وبی ینطق وبی یعقل اشارتی است غامضه باین علامات زیرا که چون بنده بحق گوید و بحق بیند
و بحق شنود الی آخر الصفات هر آئینه جمیع حرکات او در غایت حسن و قبول بود ؛ هر که او را بیند
یا سخن او شنود شیفتهٔ جمال او و ربودهٔ حال او گردد و منقولست یکی در روی مبارک خواجهٔ ما قدس الله
تعالی روحه نظر بسیار کرده است فرمودند در ما منظر مکن تا دل بباد ندهی ؛

بیت

دیوانه شود کسیکه بیند رخ ما — کم گرد بگرد ما چو دیوانه نه

المتن

متصف ملحوظ کن ذاتش باوصاف کمال
پس یقین کن که فیضش سوی تو منجر شده است

الشرح یعنی ای زایر در وقت زیارت و صحبت بدیدهٔ باطن ملاحظه کن و متصور گردان ذات
با برکات شیخ را موصوف بصفات کمال مرشدانه متغافل از مقتضیات بشریت او پس چون چنین
کنی یقین کن که فیض و برکت او سوی حقیقت تو کشیده شده است اگرچه فی الحال از ضعف بصیرت
در نمی یابی چنانکه در نفحات الانس آورده است که شیخ شهاب الدین سهروردی قدس سره گفت که روزی
عم من بزیارت شیخ عبدالقادر الجیلانی قدس سره و افاض علینا بره رفت و من با وی بودم مرا گفت
که حاضر باش که بر مردی در می آئیم که دل وی از خدای تعالی خبر میدهد و منتظر باش برکت دیدار
وی را در رساله قشیریه آورده است که و من شرط المرید اذا زار شیخاً ان یدخل بالحرمة وینظر الیه
بالحشمة فان امره الشیخ بشیء من الخدمة عد ذلک من جزیل النعمة قال ممشاد ادب المرید فی التزام
حرمات المشایخ وخدمة الاخوان والخروج من الاسباب وحفظ آداب الشرع علی نفسه وقال ما دخلت
قط علی احد من شیوخی الا وانا خالی من جمیع ما لی انتظر برکات ما یرد علی من رؤیته ومجالسته وکلامه

المتن

پیر را این ریش و سر دیدن ز ضعف بینش است
اکثر این طور اعتقاد جاهل چون خر شد است

الشرح

در این بیت اشارت است بدان که پیر را بچشم باطن باید دید نه بچشم ظاهر و بیان آن
بالا در شرح بیت "همچو شیطان گشت مُدبر هر که با خاصان حق" مسطور شد و نیز مستفاد است
این بیت از محصل تحقیقی و تدقیقی که در کلام مرصاد العباد دیده شده بود پس بر واقفان آن کلام مشیر
بدان کلام و مذکر مضمون آن تواند بود و آن کلام این است که چون مرید صادق عاشق جمال ولایت شیخ
گشت شایستگی قبول تصرف ولایت شیخ درو پدید آید در این حال مُرید بر مثال بیضه بود در بیضگی انانیت
و بشریت خویش بند شده و از مرتبه مرغی که عبدیت خاص عبارت از آن است باز مانده چون توفیق
تسلیم تصرف شیخش کرامت کردند بیضه صفت شیخ او را در تصرف پر و بال ولایت خویش گیرد و همت
عالی خویش برو گمارد و مراقب حال او گردد تا بتدریج همچنانکه تصرف مرغ در بیضه پدید می آید و بیضه را از وجود
بیضگی تغیر میدهد بوجود مرغی مبدل می کند تصرف کیمیای همت شیخ وجود بیضه صفت مرید را مُبدل
کند بوجود مرغی عبدیت خاص ولیکن مرغ صورتی از راه قشر بیضه بعالم دنیا بیرون می آید که او را
از بهر دنیا آفریده اند اما مرغ معنوی از راه اندرون بدریچهٔ ملکوت بیرون میرود زیرا که او را از بهر آن
عالم آفریده اند و چون مرغ صورتی در عالم دنیا بود و آن مرغ که در بیضه تعبیه بود در ملکوت بیضه مستور بود بتصرف
آن مرغ از ملکوت بیضه بصورت دنیا آمد اینجا مرغ ولایت شیخ در عالم دنیا نیست زیرا که شیخ نه آن سر و ریش
است که خلق می بینند شیخ آن معنی است که در مقام عبدیت عندیت در مقعد صدق در زیر قبهٔ غنایت
حق است که اولیائی تحت قبائی لا یعرفهم غیری نظر اغیار برو نیفتد چنانکه این ضعیف میگوید ؎ رباعی

مردان رهش نه بجان دگرند　　مرغان هوایش ز آشیان دگرند
منگر تو بدین دیده بدیشان کایشان　　بیرون ز دو کون در جهان دگرند

پس مرغ وجود مرید را که در ملکوت بیضه انانیت مستور و مودع است تصرف همت شیخ او را هم از
دریچهٔ ملکوت بفضای هوای هویت آورد و از صلب ولایت و رحم ارادت در مقام عبدیت فی مقعد صدق
عند ملیک مقتدر مرغی بزاید تا اکنون اگر بیضه انانیت دنیاوی بود حالا مرغ عبدیت خاص حضرتی
گشت خواجه علیه السلام تا بیضه انانیت از مرغ عبدالله بوجود دنیا مانده بود احمد میخواند که یاتی من بعدی
اسمه احمد چون بیضه بوجود آمد در تصرف پر و بال جبریل پرورش نبوت و رسالت می یافت محمدش خواند
و ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل چون پرورش بکمال رسید و از بیضگی تمام بمرغی پیوست و در مقام
قاب قوسین پرواز کردن گرفت عبدش خواند سبحان الذی اسری بعبده لیلا تا بدانی که مرغی مقام
عبدیت خاص است تا اینجا کلام مرصاد است ؎ معلوم باد که این تقریریست که قبل از انکه فقیر آن کتاب را
مطالعه کردم از زبان حقایق بیان حضرت شیخ خود بارها شنیدم بی آنکه ایشان آن کتاب را مطالعه کرده باشند
بلکه از لدنی محض و کشف حقایق صرف و ایضاً در ضمن این کلام وجه احتیاج بشیخ کامل التصرف مرغ خصلت
و مشروطیت تسلیم مرید بیضه صفت معلوم گشته و ایضاً یکباری در رؤیای صالحه فقیر را چنان نمودند

که بیضه چند در آوندی پیش آوردند آنحضرت تعبیر مریدان نورسیده فرمودند پس در نزدیکی همچنان
مجرب باشد والله اعلم فی خزانة الجلالی صاحب رباط باید که تجسس حال مسکینان کند و مسافران که در رباط
در آیند بکند و گوید که از کجا رسید و از کجا آمده اید هر که رسد و هر گونه که باشد بآنچه تواند تفقد حال ایشان
بکند تا بود که صاحبدلی در چنگ افتد که بواسطهٔ شرف ملاقات یک لحظهٔ او سعادت دارین حاصل شود که در دولت
یمین در اثنای راه با بزرگی ملاقات شد بعد مصافحهٔ آن بزرگ فرمود طیب خاطرک تحصیل تک فابتغنی یا سیدی
پرسیدم ایش تبتغی قال اذا التقی الفقیران یبتغی کل واحد من الآخر ما یبتغی من الفقراء باز پرسیدم ایش
یبتغی من الفقراء فرمود التقرب الی الله تعالی قوله تعالی وابتغوا الیه الوسیلة قال بعض اهل التفسیر المراد
من الوسیلة تقرب الی الفقراء و نیز فرمود خاصیتی است باخه را که بیضه را در خشکی کنارهٔ آب
فرود می آرد و خود در میانهٔ آب نظر در آن بیضه میدارد بفرمان باریتعالی از تاثیر نظر باخه غیر مکرم جوزه
در بیضه بکمال میرسد که اگر در نظر آدمی که مکرم است شخصی پرورش یابد و ترقی درجهٔ او شود عجب نباشد
چنانچه درین معنی ملک الشعرا نظامی فرموده است +

بیت

راهروانیکه ملایک پی اند — در رهٔ کشف از کشفی کم نیند

ولهذا آورده اند که شیخ کبیر مرشد بهاء الحق والدین قدس الله سره العزیز حسن افغان را کرات وقت
مشغولی فرموده است که در عقب من نشین شیخ کبیر هر نظر که بر حسن افغان می کرد ترقی درجهٔ او می شد
کار حسن افغان بمقامی رسید که نقلست که شیخ کبیر فرمود که اگر از حضرت عزت جل جلاله فرمان شود
که از تحفهٔ دنیا در حضرت ما چه آورده بگویم که حسن افغان قال المشایخ من لم ینفع لحظه لم ینفع لفظه و نیز
خدمت مخدوم مد الله ظله فرمود که بعضی مشایخ مرید از بازی شطرنج ارشاد کرده اند + المتن

پیرمی بین شمع سان نوری بفانوس بدن
کز پی ارشاد خلق از لطف حق مقدر شداست (نـ معشر شداست)

باتن مکتبه بر کنگره چرخش مسیر
یک تنش با خلق و با دیگر بران کنگر شداست

الشرح معشر دیده و رگردانیده شده یعنی بابصیرت اسم مفعول است از اعشار و در بعضی نسخ
مقدر نوشته شده بود معنی آن قادر گردانیده شده است و تعریف تن مکتبه در شرح امثلهٔ تاثیرات
تجلی صفت قدرت مسطور شد و نیز اثبات اولیاء الله باتن مکتبه در عالم علوی در شرح بود مرغ
روح او را منظر عرش آشیان مبین گشت و در لب اللباب در اثبات این صفت مر قطب را کلامی
است اینجا برای ایضاح این معنی نوشته می شود تا بقیاس آن در اولیای دیگر که درین صفت با و
مشارکت دارند واضح گردد با آنکه دران کلام نیز لفظ قطب احتمالی دارد که شامل قطب حقیقی و قطب اضافی
و مجازی باشد زیرا که در بعضی اوقات بر هر ولی باعتبار آنکه فی الجمله واسطهٔ فیض است از مبدأ
فیاض لفظ قطب اطلاق کرده می شود و آن کلام لب اللباب این است ای درویش ظاهر قطب
با خلق است بجهت افاده و باطن با حق است بجهت استفاده و چون ظاهر بنگری انما انا بشر مثلکم و چون

باطن را ملاحظه کنی لی مع الله وقتٌ لایسعنی فیه ملکٌ مقربٌ ولا نبیٌ مرسلٌ ؛ **نظم**

قطب آن باشد که گرد خود تند — گردش افلاک گرد او بود
آن یکی نقشش نشسته در جهان — وان دگر نقشش چو مه بر آسمان
این دهانش نکته گویان با جلیس — وان دگر با حق بگفتار و انیس
گوش ظاهر ضبط این افسانه کن — گوش باطن جانب اسرار کن
پای ظاهر در صف مسجد صواف — پای معنی فرق گردون در طواف
جزو جزوش را تو بشمر همچنین — آن درون وقت وین بیرون زحین
خلوت و چله برو لازم نماند — هیچ غیمی مر ورا غایم نماند
علت و پرهیز شد بحران نماند — کفر او ایمان شد و ایمان نماند
چون الف از استقامت شد به پیش — او ندارد هیچ از اوصاف خویش
خلعتی پوشید از اوصاف شاه — بر پرید از چاه بر ایوان و جاه
مهدی هادی ویست ای راه جو — هم نهان و هم نشسته پیش رو
وان کزین قندیل هم مشکوة ماست — نور او در مرتبه تدبیرهاست
زانکه هفصد پرده دارد نور حق — پرده های نور دان چندین طبق
از پس هر پرده قومی را مقام — صف صفند این پرده ها تا امام

المتن

از خدا و از رسول الله خلافت یافته
دست پا کش مریدُ الله نایب و مظهر شده است

الشرح بدانکه در مصراع اول اشارت است بدان حدیث که در سراج الهدایه آورده است که قال علیه السلام من امر بالمعروف ونهی عن المنکر فهو خلیفة الله فی الارض وخلیفة رسوله وهمچنین در مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره آورده است که در نوادر الاصول بنقل صحیح از پیغمبر صلی الله علیه وسلم ذکر کرده است که صدیقان امت مرا مرتبه خلافت انبیا است ودر دستور الجمهور مذکور است فان امیر المومنین علیاً کرم الله وجهه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اللهم ارحم خلفائی من بعدی قالوا وما خلفاؤک یارسول الله قال قوم یاتون من بعدی یطلبون احادیثی وسنتی ویعلمونها الناس معنے حدیث آن است که خداوندا رحمت کن بر خلفای من که بعد از من باشند گفتند یارسول الله خلفا تو چگونه طایفه باشند که بیایند بعد از من احادیث مرا وسنتهای مرا طلب کنند و بدانند و بدیگران آموزند در شمایل الاتقیا از رساله رموز الواهین آورده است که معنی خلیفه یکی را بجای خود از جهت خود نصب کردن است چنانچه اگر در نماز امام را حدث رسد بجای خود مقتدی را خلیفه گیرد و خود برای وضو رود وفا اما خلافت حقیقی با آدم علیه السلام مخصوص بود کما قال الله تعالی انی جاعلٌ فی الارض خلیفة بعده بمهتر داؤد رسید که یا داؤد انا جعلناک خلیفةً فی الارض فاحکم بین الناس بدین حاکی است بعده بحضرت رسالت

321

صلی اللہ علیہ وسلم رسید کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام انا خلیفۃ اللہ بعدہ بامیر المومنین ابوبکر الصدیق
رضی اللہ عنہ کما قال علیہ السلام یا ابابکر انا خلیفۃ اللہ وانت خلیفتی من بعدی بعدہ بصحابہ دیگر رسید
کما قال علیہ السلام الخلافۃ من بعدی ثلثین سنۃ انبیای دیگر بخلعت نبوت و معجزات موصوف بودند
نہ بخلافت بعدہ آن خلافت بر دو نوع شد یکی خلافت ظاہر کہ بسلاطین و ولات و قضات رسید
کہ السلاطین خلفاء خاتم النبیین والولاۃ والقضاۃ خلفاء السلاطین دوم خلافت ظاہر و باطن
کہ بمشایخ برحق و مرشدان مطلق رسید تا بندگان خدا تعالی بسوی خدا ہدایت و ارشاد کنند
کما قال اللہ تعالی لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم یعنی مشایخ نیز خلیفہ گیرند
چنانچہ خلیفہ گرفتہ اند خلفای اربعہ یکدیگر را بعدہ تابعین و تبع تابعین الی ہہنا و مشایخ و مرشدان
تا قیامت محیی سنن سنیہ مصطفویہ خواہند بود کما قال علیہ التحیۃ والثنا من احیی سنتی فہو خلیفتی
و خلیفۃ الانبیاء من قبلی وہم دران کتاب نقل از تمہیدات عین القضات آوردہ است کہ اطاعت
خلفای حضرت رسالت مطاوعت نمودن رسول است و عصیان ورزیدن و با خلفاش بیفرمانی
کردن محمد الرسول اللہ است کما قال علیہ السلام من اطاع خلیفتی فقد اطاعنی و من عصی خلیفتی فقد عصانی و
شیخ را نیز واجب بود خلافت قبول کردن برای تربیت مریدان کما قال اللہ تعالی وہو الذی جعلکم خلائف
فی الارض و رفع بعضکم فوق بعض درجات در آن وقت کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سوی حضرت
رب العزت رحلت کردن فرمود گفت الٰہی حال امتان من بعد از من چگونہ خواہد بود فرمان شد انا خلیفتک
من بعد موتک لامتک ٭

بیت

زہی احسان و لطف حق کہ شد در حق این امت ‖ خلیفہ خواند خود را حق زبہر حفظ این زمرہ

وہم در شمایل الاتقیاست کہ یکی از شرایط خلافت آن است کہ آنکس کہ خلافت بکسی خواہد داد باید کہ اولاً
او مجاز و خلیفہ برحق باشد تا خلافت دادہ او شرعاً و طریقتاً جایز و برسند بود دیگر آنست ہر کرا شیخ
برحق خلافت دہد مصلا و عصا و سجادہ بدو تسلیم کند و بعد خرج مایدہ پیش او شکر اللہ گفتن فرماید و او را
علم سجادہ تعلیم کند تا سزاوار نشستن سجادہ تواند بود دیگر می باید کہ او را شیخ خلافت نامہ با نشای خود نوشتہ
میدہد بدین مضمون کہ متوکل باشی و ادراری و دہی قبول نکنی و بزراعت و تجارت مشغول نشوی و تعیین
از کسی چیزی نستانی و بر در ملوک و سلاطین بی طلب نروی و ہر چہ از غیب رسد آنرا ذخیرہ نکنی و بندگان
خدا و رسول را ارشاد نمائی تا اینجا کلام شمایل الاتقیاست عمل کردن حضرت شیخ مدظلہ موجب
مضمون این خلافت نامہ در اکثر اوقات بر محبان و مخلصان او پوشیدہ نیست ولیکن در آن سال
کہ فقیر بزیارات مزارات متبرکہ ولایت ملتان و اچہ و پتن وغیر ذلک مشرف شدم در قریہ خنکن کہ
از نواحی ملتان است ببعضے از خلفای شیخ مسعود ملتانی قدس سرہ ملاقات شدم ایشان از غایت
شفقت بحال فقیر خلافت نامہ کہ پیر ایشان را از شیخ خود حاصل شدہ بود بمن نمودند آن خلافت نامہ
یک رسالہ بود بعبارت عربیہ مرعیۃ النکات در غایت لطافت مشتمل بعضی شرایط و آداب پیر کامل
و مرید قابل فقیر بجہت آنکہ بعضی از آنچہ در رسالہ مسطور بود قبل ازین در مجلس منیف حضرت شیخ خود در لہا

مرعی دیده بودم وآنرا چون حسب حال نسبت خود یافتم فی الحال نسخهٔ آنرا نوشته گرفتم پس همان
نسخه بهمین نیت بدین تقریب اینجا می نویسم ✤ بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله الذی شرح صدور
عباده بمقتضی الجود ونور قلوب خواصه بانوار الشهود والصلوٰة علی محمد خص بالمقام المحمود محمد قام بوجوده کل
موجود صلی الله علیه وعلی آله واصحابه الی یوم الموعود وبعد فان ممن ادرک العنایة الالٰیة والهدایة
السرمدیة الولد الاعز الامجد والمؤدب والاسعد ذو الخصال الرضیة والاخلاق المرضیة المخصوص بفیضان
الانوار السبحانی مولانا کمال الدین مسعود الملتانی ثبته الله علی سواء الطریق واذاقه فی سلوک الطریق حلاوة
التحقیق قد صاحبنی کثیرًا من الازمنة ولازمنی فی الاسفار والاحضار والامکنة فتفرست منه آثار الفوز و
الفلاح ورایت منه انوار الورع والصلاح فلما شهدت حسن استعداده زدت فی وداده فاستخرت
الله تعالی واخذت یده وتوبته ولقنته الذکر المعنعن المسلسل وعلمته السلوک والعمل فهده الله تعالی الی
الاحوال السنیة ورقاه الی المقالات العلیة فلما رایت منه آثار الاستقامة علی الطریق القویم وشاهد
منه الاستدامة علی الصراط المستقیم اجلسته علی السجادة بعد تقدیم الاستخارة وعینته لقبول
الارادة عند تبیین الاستشارة فاجزته ان یهدی عباد الله الی الله ویرشدهم الی الصدق والاخلاص
فی عبادة الله ویتوبهم ویلقنهم الذکر ویخلیهم الخلوة ویعلمهم الجلوة من کان اهلاً لذالک فاذا عرض علیه
فقیر حاله وواقعة واقعة لایتبادر الی الاظهار بل یتامل ویتوجه الی ارواح المشایخ بواسطتی وینظر الی
حاله فان کان مستحسنًا لایستحسنه بحیث یجعله مغرورًا وان کان مستنکرًا لایغیره بحیث یجعله خایبًا
مایوسًا ویعلمهم فی طریق عرض الواقعة ان لایاکوا الجواب یعرضون واقعتهم وحالهم یسکتون فان
کان مصلحتهم وترقی احوالهم فی الجواب یجیب والا فیحرضهم علی ملازمة الذکر ومداومة التوجه الی اجزته زید
توفیقه ان یروی عن جمیع مسموعاتی بشرط البراءة من التصحیف والتغییر والتبدیل واجزته بالمصافحة
المعنعنة المعمریة الموعودة بدخول الجنة والنجاة من النار لمن کان اهلاً لها ثم انی اوصیته بتقوی
الله وطاعته ومتابعة امر الشرع وقطع النظر عن الخلق والتوجه الدایم الی الحق وبکتمان الاسرار عن
الاغیار ومجانبة الادخار وملازمة الایثار ثم اوصیته ان یشرکنی فی دعواته فی مظان الاجابة واوقاته
الخاصة بخاتمة الخیر بالایمان الکامل والعرفان الشامل یدعو لی ولسایر المشایخ والاخوان وسایر المؤمنین
واسال الله تعالی ان یزید توفیقه وتحقیقه ویحشرنا وایاه وسایر اصحابنا واولادنا تحت لواء سید
المرسلین آمین یارب العالمین صدر هذه الاجازة عنی وانا خادم الفقراء والمساکین صوفی علی هروی
ونسبته هذا الفقیر بشیخ الاقطاب زین الحق والدین ابی بکر الخوافی ونسبته بشیخ نور الدین عبد
الرحمن القریشی المصری ونسبته بشیخ جمال الدین یوسف کورانی المصری ونسبته بشیخ حسام الدین
حسن شمشری ونسبته بشیخ نور الدین عبد الصمد نطنزی ونسبته بشیخ نجیب الدین علی برغش
شیرازی ونسبته بشیخ شهاب الدین سهروردی والنسبة الباقیة مشهورة نسبت باقیه اگرچه
تمامها در آن خط سلسلاً بتفصیل مذکور بود ولیکن فقیر از جهت شهرت آن باخوف املال وامعان
بر طریق اجمال اکتفا نمود قال الله تعالی ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینهون عن

المنکر و اولئک هم المفلحون یعنی هر آئینه باید که باشند از شما گروهی که ایشان بخوانند مردمان را
به نیکوئی یعنی بدین اسلام یا ایتلاف مومنان با یکدیگر و جمعی بر آنند که این داعیان موذنانند که خلق
را بعبادت خدای می خوانند و گفته اند که ائمه مشایخ نیز درین آیت داخل اند و بفرمایند به نیکوئی و باز دارند
از منکر معروف آن است که موافق کتاب و سنت باشد و منکر آنکه مخالف قرآن و حدیث بود و نزد
بعضی معروف خدمت حق است و منکر صحبت نفس و آن گروه که داعی خیر و آمر معروف و ناهی منکر اند ایشانرا
رستگاری است کذا فی التفسیر الکاشفی و فی تفسیر القشیری هذه اشارة الی اقوامٍ قاموا بالله ولله لا یأخذهم
لومة لائمٍ ولم یقطعهم عن الله استنامة الی علة وقفوا احملتهم علی دلالات امره وقصروا انفاسهم و
استغرقوا عمرهم علی تحصیل رضاه علموا الله ونصحوا الدین لله ودعوا خلق الله فربحت تجارتهم
وما خسرت سفقتهم وقال تعالی کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنکر وتؤمنون
بالله یعنی شما اید بهترین امتان بیرون آورده شده ید مردمان را میفرمائید بمعروف یعنی بایمان و
قرآن و باز میدارید از منکر یعنی از کفر و معصیت و بر گردش خدای اثبات کنند تامرون بالمعروف ای
بالایمان بمحمد علیه السلام والقرآن و جمیع الطاعات وتنهون عن المنکر یعنی عن الکبر وسایر المعاصی کذا
فی التفسیر الزاهدی وفی التفسیر القشیری المعروف خدمة الحق والمنکر صحبة النفس المعروف ایثار الحق
والمنکر اختیار حظ النفس المعروف مایزلفک الیه والمنکر مایحجبک عنه وشرط الآمر بالمعروف انیکون
متصفاً بالمعروف وحق الناهی عن المنکر انیکون منصرفا عن المنکر فی رسالة بعض المشایخ المحققین دیگر
خلافت کرا دهند و مستحق این کیست و کی میشود درین باب بزرگان چه فرموده چون سالک از علایق و عوایق
ترک گیرد از عالم تجرید حاصل کند و از خود تفرید این علامت یکی علامت معرفت است و نشان محبت
که از هر جانب گسسته روی بجانب حق آورد اینچنین کسی را جامه دهند و بعضی فرموده اند که چون
سالک را این مقدار الیقین شده باشد که فاعل حقیقی حق تعالی است و قبول و رد و خیر و شر مرادی
و نامرادی قهر و لطف و قبض و بسط و عزت و ذلت و فراخی و تنگی همه از دست بی او متصرفی نیست و
اعبد ربک حتی یاتیک الیقین باو رسیده باشد کفی یکفینی الله یکفینی فیکفی بسم الله الرحمن الرحیم داشته
باشد او را خرقه خلافت ایضاً بعضی مشایخ فرموده اند چون کسی از لهو و لعب و کینه و حسد و بغض
و پندار و شکایت و کنایت و دغا و خداع و غیبت و رمز و اشارت و عبارت ازین چیزها گذشته
باشد و پنج وقت نماز با تهجد ناغه نکند بحضور دل بگذارد آنکس مستحق خلافت است از حضرت مخدوم
جهانیان قطب عالم نقل کرده اند و در خزانه زاهدی میران سید زاهد و در خزانة الروایه این ذکر افتاده است
والله اعلم و در رسالهٔ اقبالیه مسطور است درویشی پرسید که مشایخ تعیین کرده اند و دانسته که قایم مقام
ایشان که خواهد بود فرمود که لازم نیست حق تعالی هر کرا که خواسته باشد که قایم مقام شود باو رسد
و هم در آن رساله آورده است که روزی از خدمت شیخ قدس سره سوال رفت که از مشایخ اشارتی بود
که شما را دلالت کند بر آنکه این کار بشما حواله خواهد شد گفت آری روزی شیخ بخانقاه در آمد چون
بجای کفشها رسید کفش مرا برداشت و در بغل نهاد اکنون مرا سرّ آن معلوم شد و شیخ احمد را نیز شیخ

علے در آخر کار این گفته هر که با خاموشی احمد ما در سازد آنچه از جنید و شبلی یافته اند بیابد و بعضے
این اشارت کرده اند و بعضی صریح گفته اند و امّا آنکه اجازت نامه مید هند بر آن اعتماد کلی نیست و شیخ سعد الدین
حموی بجوز بان رسید و شیخ احمد مذکور را طلب کرد شیخ نیت عزلت کرده بود باز کس فرستاد که می باید آمد که
مرا اشارتی رسیده است که چون از جهت تو شیخ علی اجازت نامه ننوشته من بنویسم شیخ احمد جواب فرستاد
که من خدا تعالی را با جازت نامه نخواهم پرستید و این سخن مرا از وی بغایت خوش آمده است تا اینجا کلام
اقبالیه است امّا قصهٔ اجازت یافتن شیخ ما مدظلّه از مرشد خود مفصّل در شرح بیت او بار شاد در شیخ
المشایخ قطب حق تا آخر مذکور شد و معلوم باد که در مصراع دوم اشارتست بمضمون آیهٔ ید الله فوق
ایدیهم بلسان اہل تصوّف و اثباتِ نیابتِ این مقام بمشایخ طریقت چنانکه مولانای روم قدس سره
در مثنوی آورده که ❊

مثنوی

دستِ پیر از غایبان کوتاه نیست	دست او جز قبضهٔ الله نیست
آنکه جان بخشد اگر بکشد رواست	نایب است و دستِ او دستِ خداست

المتن

امتحانِ پیر جستن عصمت و طاعت از و
شوم باشد گر مرید را لبَر این سر شداست

الشرح الامتحان بیازمودن الشوم نقیض الیمن سَر اول بمعنی عضوِ شریف است که آنرا بلغت عرب
رأس میگویند و سِر دوم بمعنی هوس است درین بیت سه ادب اہل ارادت ادا شده یکی آنکه امتحان پیر ان
نباید کرد دوم آنکه پیر را اعتقاد معصومیت از هر گناه بناید کرد سیوم اینکه هر عضو ظاهر پیر نیز
بعبادات مشغول یا بد هم مناسب نیست زیرا که این هر سه چیز نامبارک مریدند بیان ادب اول بدانکه
امتحان بر دو نوع است نوع اول آنکه بی اذن پیر استخاره یا توجهی کند و میخواهد که من از احوال باطن شیخ
خبردار شوم و نامناسبیت این بدیهی است زیرا که این صورت بدان ماند که کسی بزور خود میخواهد که برقع از
روی نامحرمی برداشته نظر کند بیشک این معامله آن روپوش را گران می آید اگر خواهد برقع خود محکم گیرد
چنانکه آن کس نومید باز گردد چنانکه حاجی الله داد نام درویشی بود صاحب واقعه در مجلس شریف حضرت شیخ ما
مدظلّه با این نیت چند مرتبه توجه کرد و هیچ ندیده آخر الامر بعد ادای خدمات چون نظر کشف آنحضرت بر وی افتاد
یکبار چیزی آنرا احوال مشاهده کرده بر کمال بزرگی آنحضرت اقرار نمود و از امتحانات پیشین پشیمان شد
استغفار می کرد همچنین در لب اللباب آورده است که یکی از آداب ارادت امتحان ناکردن مرید است مر پیر را
چه امتحان تصرف است و ناقص را در کامل تصرف نرسد ❊

مثنوی

شیخ را که پیشوا و رهبر است	گر مریدی امتحان کرد او خر است
امتحانش گر کنی در راه دین	هم تو گردی ممتحن ای بی یقین
امتحان همچون تصرف دان در و	تو تصرف در چنان شاهی مجو

در این معنی سخنان شاه ولایت است علیه افضل التحایا فی الغدایا والعشایا ❊

حکایت

مرتضی را گفت روزی یک عنود — کو ز تعظیم خدا آگه نبود
بر سر بامی و قصری بس بلند — حفظ حق را واقفی ای هوشمند
گفت آری او حفیظ است و غنی — هستی ما را ز طفلی و منی
گفت او را هین فکن اندر ز بام — اعتمادی کن ز حفظ حق تمام
تا یقین گردد مرا ایقان تو — اعتقاد خوب با برهان تو
پس امیرش گفت خامش کن برو — تا نگردد جانت زین جرأت گرو
کی رسد مر بنده را که با خدا — آزمایش پیش آرد ز ابتلا
بنده را کی زهره باشد که فضول — امتحان حق کند ای گیج و گول
آن خدا را میرسد کو امتحان — پیش آرد هر دمی با بندگان
تا بما ما را نماید آشکار — گرچه داریم از عقیده در سرار
هآنکه او افراشت سقف آسمان — تو چه دانی کردن او را امتحان
چه تصرف کرد خواهد نقشها — برچنان نقاش بهر ابتلا
ای ندانسته تو شر و خیر را — امتحان خود کن آنگه غیر را
امتحان خود چو کردی ای فلان — فارغ آئی ز امتحان دیگران

نوع دوم آنکه در خاطر گرفته چیزی رود که اگر این کس ولایت است فلان چیز بمن دهد یا فلان سخن گوید زیرا که اورا چه لازم است که هر که پیش او آید تجسس خطرات ایشان کند یا اگر دریابد چه واجب است که بهر کس اظهار ولایت خود کند پس چون آن زایر موافق وسوسهٔ خود ازو چیزی نمی بیند آن وسوسه اش نعوذ بالله منها بسوی انکار کشد و زیانکار گردد دلیل همچنین بی ادبانه آزمایش بزرگان نارفتن بهتر است بلکه واجب این نصیحتی است که آنحضرت از روی شفقت در اوایل ملازمت بعد قبولیت فقیر را و برادرم مولانا زین الدین حاجی المرحوم را فرموده ادب زیارت را آموزانیده بودند ایضاً روزی استا علی سرتراش قدیم آنحضرت بیمار شده بود برادر خود را نایب ساخته برای خدمت فرستاد و حال آنکه این برادر او را در آن روزها فرزندی زائیده بود در دل خود کرده آمد که ای کاش حضرت شیخ از ولایت خود دانسته امروز کلاهی برای فرزندم را لطف نماید آنحضرت از اشراف باطن بر خطرهٔ او واقف شده در غضب شده زود او را رخصت دادند تا نزدیک دروازه رسید هم بعقب کلاه از سر فرود آورده خادمی را دادند که بدان سرتراش زاده و شکایت آن حال بفقیر کرده فرمودند که این عجب مردمان بی ادب اند چرا مطلوب خود بصراحت نمی طلبند با این امتحانات مرا کاهن وار مشهور می سازند می خواستم که امروز این توقع او را مبذول میدارم تا او بدگمان نمی شود من بعد مرا اعتقادات ولایت نکند که دران نفع ماست اما خدمت مرا یاد آمده اجرهٔ خدمت او ادا کردم همچنین در مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره آورده است که نقل کردند از بابا صاحب سمرقندی که گفت چون قصد زیارت حضرت خواجه کردم در خاطر من گذشت که چون بحضرت خواجه رسم می باید که اول سر شیر دهند و کسی با من شریک نباشد چون بشرف صحبت مشرف شدم آنحضرت قرصی و سر شیری پیش من نهادند و نزدیک من نشستند فرمودند

که بجز نصیبهٔ تست کسی را با تو شرکت نیست و آهسته با من گفتند که خاطر عزیزان باینمقدار نباید رنجانید و
و هم در آن مقامات است که دیگری ما بعد رسانیدن خواسته خاطر او فرمودند که از درویشان اینچنین خواستها
نیک نیست باین واسطه ما ازان عالم باین عالم آمدیم و از جهت کفایت کار تو گوشهٔ خاطر مشغول کردیم و اما آداب
دویم و سیوم مستفاد ازینجاست که در شمایل الاتقیا از تمهیدات نقل آورده که یکی ادب مرید آن است که از
پیر معصومی و عبادت بسیار نجوید و پیر را بصورت و عبادت نه بیند بچشم سر ننگرد بچشم دل بیند و همچنین در رسالهٔ
قشیریه آورده است که لا ینبغی للمرید ان یعتقد فی المشایخ العصمة بل الواجب ان یذرهم و احوالهم فیحسن بهم الظن
و یراعی مع الله حده فیما یتوجه علیه من الامر و هم درین رسالهٔ قشیریه آورده است که هل یکون الولی معصوما قیل اما
وجوبا کما یقال فی الانبیاء فلا و اما ان یکون محفوظا حتی لا یصر علی الذنوب ان حصلت هنات او آفات
او زلات فلا یمتنع ذلک فی وصفهم و لقد قیل للجنید العارف یزنی یا ابا القاسم فاطرق ملیا ثم رأسه و قال کان
قدر الله مقدورا و این قول را صاحب نفحات الانس در کتاب خود آورده و مولانا عبد الغفور لاری در حاشیهٔ
آن نوشته که قوله و لقد قیل الخ بعضی از شیخ جنید ره پرسیدند که ولی زنا کند ایشان یک درنگ سر
در پیش انداختند بعد ازان سر برداشتند و فرمودند که کار حق سبحانه و تعالی اندازه است که در ازل کرده و در
تحت قدرت ویست پس توانند که آن مقدر بروی اجرا کنند و هم درین معنی امیر حسینی در زاد المسافرین حکایت
منظومه آورده ؛

حکایت

گویند مگر یکی ز اوتاد ... ناگه بکبیرهٔ در افتاد
دانست مرید و غم نمی خورد ... در خدمت خویش کم نمیکرد
در حلقهٔ علم و استفادت ... میگشت حضور او زیادت
استاد ز صدق او عجب ماند ... یکروز ز درون خلوتش خواند
گفت ای قدمت ورای افلاک ... از شایبهٔ ریا دلت پاک
چون بود کزان خطا که کردم ... آن تیر قضا که سخت خوردم
دیدی لصواب و در گذشتی ... از خط ارادتم نگشتی
گفت ای نظرت کمال دینم ... خورشید توئی و من زمینم
سرمایهٔ من عنایت تست ... پیرایهٔ من حمایت تست
من طالب راهم و تو رهبر ... خود با تو کجا شوم برابر
در چشم من ار بدی نمودی ... صد بار بهی ازانکه بودی
تو مردم دیدهٔ یقینی ... در چشم من آی تا تو بینی
بر گوهر اگر غبار بنشست ... عیبی نبود بهاش نشکست
دارم ز ولایت تو معلوم ... دانم که نه نبی معصوم
چون دست تو شد کلید عرفان ... لغزیدن پای را چه نقصان
در عالم خویش کامرانی ... افتادن و خواستن تو دانی

افتاده منم اگر دهی دست
باشد که بلند گردد این پست

زافتادن خویشتن گذر کن
افتادهٔ خویش را نظر کن

رُوئیکه درو مثال خوبی است
خال سیهش کمال خوبی است

خوئی بد اگر چه بد بناشد
از روی نکو گنه بناشد

طالب چو بیابد این سعادت
یعنے برسد بدین ارادت

در دیدهٔ او ز راه تصدیق
پیر آئینه شود بتحقیق

عکسی که در آینه بتابد
باید که برون حق نیابد

هر چند که عیب بیش بیند
نقصان همه سوی خویش بیند

چون حال مرید این صفت شد
فرزانهٔ کوی معرفت شد

از همت پیر بر خورد زود
سرمایهٔ صحبتش دهد سود

در خلوت عشق محرم آید
با اهل حضور همدم آید

ای طالب اگر درین مقامی
در عالم فقر نیکنامی

این مرتبه را چو در خور آئی
میدان که تو نیز مقتدائی

این است نهایت مریدی
اینجا بمراد خود رسیدی

اینجاست کمال تو یقین است
تخمیکه درخت گردد این است

آنرا که بلند شد نهالش
آب از سر وقت یافت حالش

افزون شود و دگر نکاهد
پس میوه دهد بهر که خواهد

امّا اگر کسی گوید که مولانا سعد الدین در شرح عقاید ولی را تعریفی کرده که بحسب ظاهر مخالف این بیان است زیراکه بر اینچنین ولی که ازو کبیره صادر شده باشد یا در بعضی طاعات تقصیری واقع شده باشد صادق نمی آید و آن تعریف این است الولی هو العارف بالله و صفاته حسب ما یمکن المواظب علی الطاعات المجتنب عن المعاصی المعرض عن الانهماک فی اللذات والشهوات جواب این است که میتوان گفت این تعریف صحیح نیست مگر بتقدیر و تاویل و بعید از برای آنکه میگویم که اگر از اجتناب معاصی میخواهد چه صغیره و چه کبیره چه ظاهره و چه باطنه چه بقصد و چه بسهو چه باختیار چه باکراه و اضطرار چه در ابتدا و چه در انتها حصول اینچنین اجتناب هیچ ولی را معلوم نیست زیراکه وی خود در همان کتاب آورده که ولا یشترط فی الامام ان یکون معصومًا لما مرّ من الدلیل علی امامة ابی بکر مع عدم القطع بعصمته و نیز در حدیث مشهوری که بالا مسطور شد ظاهرًا مخالفت این معنی است زیراکه حضرت پیغمبر صلی الله علیه وسلم فرموده که انّی لیغان علی قلبی فاستغفر الله فی کل یوم مائة مرّة و همچنین در حاشیهٔ نفحات الانس آورده است که قوله ان تغفر اللهم الخ یعنے اگر فتحباب مغفرت کردی خدایا همه را بیامرز زیراکه کدام بنده است که بروی گناهی نرسیده است و قوله نزدیک این بیچاره الخ یعنے اگر کسی بے گناه بودی خود را بے گناه توانستی داشت لیکن نمی توان داشت زیراکه خود را بی گناه داشتن بدترین گناهان است

واگر برای صحت تعریف اجتناب بعض معاصی یا اجتناب اکثر معاصی میخواهد مخالف بیان مذکور نیست ولیکن در نخواهش نیز جای سخن است امّا از روی تحقیق معنی اجتناب ولی اجتناب و در غیر اوقات مغلوبیت از قصد معاصی است واحتراز از اصرار بر معاصی و مجانبت او از عدم ندامت و توبه از معاصی چنانکه از تتبع کتب محققین معلوم شده و سخنی چند دال برین معنی در شرح بیت "انبیا معصوم بودند اولیا محفوظ هم" نیز مسطور شده است و همچنین از مواظبت بر طاعات که درین تعریف واقع شده واگر مواظبت جمیع طاعات مقبوله در جمیع اوقات قلباً و قالباً میخواهد عدم صحت آن بدیهی است زیراکه این مُشعِر حَرَج و تکلیف مالا یطاق است و آن در دین ما نیست قال الله تعالی لا یکلّف الله نفساً الا وسعها و ایضاً قال الله تعالی علِمَ اَن لن تحصوه فتاب علیکم و ایضاً قال علیه السلام لا احصی ثناءً علیک قول ملایک ما عبدناک حق عبادتک مشهور است واگر میخواهد مواظبت اکثری بر بعضی طاعات یا بر اکثر ان موافق بیان مذکور است و ایضاً می توان گفت که این تعریف بحسب مانعیت نیز صحیح نیست از جهت صدق آن بر زاهد مقلّد که هنوز معرفت کشفی حالی او را حاصل نشده باشد زیراکه بر و صادق می آید که عارف بذات و صفاتِ حق تعالی است بتقلید بقدر امکان حوصله خود و مواظب بر اکثر طاعات است و مجتنب از اکثر معاصی است و حالانکه او را ولی بولایت خاصه نمیگویند پس از برای صحت تعریف در لفظ عارف نیز قیدی می باید کرد مثل عارف بمعرفت کشفی و وجدانی و هم می توان گفت که این تعریف بحسب جامعیت نیز منقوض است زیراکه بر اولیای مغلوبین و معذورین صادق نمی آید با آنکه ایشان را نیز اهل تحقیق از زمرهٔ اولیا شمرده کرامات ایشان را در کتاب آورده چنانکه در فصل الخطاب و نفحات الانس و غیرهما بسیار است اظهار آنست و کذا در باقی قیود تعریف نیز جای سخن است پس چون از برای صحت این تعریف احتیاج بارتکاب چندین تکلفات است پس احسن تعریفات ولی آنست که در مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره آورده است یعنی ولایت عبارت از نوریست بحکم واشرقت الارض بنور ربها از مشرق عنایت حق جلّ و علا بر دل بنده طلوع کند و انشراح صدر و انفتاح قلب او را بحاصل آید و اسلام حقیقی در لباس نور یقین جمال بنماید افمن شرح الله صدره للاسلام فهو علی نور من ربه بتشرف قربت و محبت و کرامت حق عزّ و جلّ مخصوص گردد آنچه از و در هر محلی ظهور کند پر تو آن نور باشد و اثر قربت و محبت و کرامت بود اگر در وی شان ظاهر آن را کرامت گویند سوال اگر کسی گوید که بعضی مصنّفان در کتب خود آورده اند که شیخ بایزید بسطامی قدس سره بدیدن عدم رعایت یک ادب از آنکه به اعتقاد و ولایت بزیارت او رفته بود منکر ولایت او شده پس چگونه صدور معصیت از ولی جایز باشد؛ جواب میتوان گفت که بعضی مصنّفان این قصه را در کتب خود برای آن می آرند تا مستندیان باختیار خود بر ترک آداب لیر نشوند واگر نه این قصه را احتمال آنست یکی آنکه احتمال دارد شیخ بایزید را این امر در ابتدای کار پیش آمد و حقیقت آن ولی را ندانسته از جهت نو نیازی و حرارت طلب ترک بی ادبی از و چون کبیره دیده برگشته رفته دوم آنکه توانند که هر دو ولی بوده باشند امّا لازم نیست که ولی هر ولی را بمجرد دیدن شناسد سیوم آنکه شاید که شیخ بایزید در همان ساعت بر عدم ولایت وی الهامی شنیده و مصلحت اظهار آن ندیده و دیدن اهمال آن یک ادب بهانه گرفتن

از و گردانیده واللہ اعلم ؀

المتن

منتهی را گهی ترک ریاضت نافع است
مبتدی بی امر ش ار تارک شد از غرشد است

الشرح بدانکه مضمون این بیت مستفاد است ازان کلام که در لب اللباب آورده است یعنی مبتدی باید که تقلید منتهی از غفلت نکند در ترک ریاضات و مجاهدات که این را سود میدارد و آنرا زیان ؀

مثنوی

صاحب دل را ندارد آن زیان ‌‌ ‌‌ گر خورد او زهر قاتل در عیان
زانکه صحت یافت وز پرهیز رست ‌‌ ‌‌ طالب مسکین میان تب درست
در تو نمرودیست در آتش مرو ‌‌ ‌‌ رفت خواهی اول ابراهیم شو
کاملی گر خاک گیرد زر شود ‌‌ ‌‌ ناقص ار زر برد خاکستر شود
چون قبول حق بود آن مرد راست ‌‌ ‌‌ دست او در کارها دست خداست
دست ناقص دست شیطانست و دیو ‌‌ ‌‌ زانکه اندر دام تزویرست و ریو
هرچه گیرد علتی علت شود ‌‌ ‌‌ کفر گیرد کاملی ملت شود
لقمه و نکته است کامل را حلال ‌‌ ‌‌ تو نهٔ کامل مخور میباش لال
زلت او به ز طاعتهای خلق ‌‌ ‌‌ پیش کفرش جمله ایمان های خلق
هر دمی او را یکی معراج خاص ‌‌ ‌‌ بر سر تاجش نهد صد تاج خاص
صورتش بر خاک و جان در لامکان ‌‌ ‌‌ لامکانی فوق وهم سالکان
جهل آید پیش او دانش شود ‌‌ ‌‌ کفر آید پیش او بکیش شود
در حق او خورد نان و شهد و شیر ‌‌ ‌‌ به ز چله و برده روزه صد فقیر

پوشیده نماند که ازینجا چنان معلوم شده که مبتدیرا تقلید منتهی در ترک ریاضت نباید کرد اما اگر پیر وقتی مصلحت دیده ترک ریاضتی فرماید از عالم فرمان او در آن روا است چنان ازین بیت بتقلید بی امرش اشارت بدان رفته و همچنین در مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره آورده است که عبادت انس می شود و انس طبیعت ترک نوافل عبادت سالک را گاه گاهی رواست تا با عبادت او را انس نشود و در قصیدهٔ برده آورده است ؀

شعر

وراعها وهی فی الاعمال سائمة ‌‌ ‌‌ وان هی استحلت المرعی فلا تسم

ترجمه

نفس را مقهور کن چون در عمل جولان کند ‌‌ ‌‌ ور بچیزی انس گیرد باز دارش از ستم

یعنی رعایت نیک کن نفس خود را و از احوال او باخبر باش در حالیکه نفس تو در اعمال صالحه چریده باشد و اگر نفس تو چراگاه و مرغزار اعمال را شیرین یابد و را ازان خوش آید پس در آن حال تو نفس خود را باعمال مشغول مدار یعنی هرگاه نفس تو بریاضت و مجاهده مشغول گردد بنور ریاضت منور گردد و خود را بدین

معنی آراسته باید دید اعمال در وی پیدا شود و ازین جهت لذتی با وی رسد تو در آن وقت ترک
ریاضت و مجاهده کن تا نفس تو از ورطهٔ دید اعمال و استحسان ریاضت بیرون آید که آن آفتی عظیم است فی
تذکرة الاولیا نقل است که ذوالنون مصری را مریدی بود که چهل چله داشته بود و چهل موقف ایستاده و چهل سال
بپاسبانی دل نشسته روزی پیش شیخ آمد و گفت چنین و چنان کردم تا همه دوست این با ما سخن نمیگوید و نظر
نمی کند و بچیزی نمی گیرد و هیچ از عالم غیب مکشوف نمیشود و اینکه میگویم خود را نمی شناسم شرح حال خود بدهم
که هر بیچارگی که در وسع من بود بجا آوردم و از حق شکایت نکنم و نه از ان میگویم که دلم از طاعت گردن
بگرفت یک میترسم از عمر باقی که اگر همچنین خواهد بود عمری بامیدی حلقه بر در زدم که آوازی بشنوم بر من سخت
می آید کنون تو طبیب غمناکی و معالجه دانی بیچارگی مرا تدبیر کن ذوالنون گفت برو امشب سیر بخور و نماز مکن
و همه شب بخسپ باشد که اگر دوست بلطف نیاید بعتاب آید اگر برحمت در تو نظر نکند بعنف کند پس درویش آنچنان
کرد اما دلش نداد که نماز خفتن نکند نماز بگذارد و بخفت مصطفی را علیه السلام در خواب دید گفت دوستت
سلام میرساند و میگوید مخنث نامرد باشد آنکس که بدرگاه ما آید و زود سیر شود که اصل در کار استقامت است و
ترک ملامت حقتعالی فرمود مراد چهل ساله در کنار تو نهم و هرچه امید داری بر تو رسانم اما سلام من بدان راهزن
و مدعی ذوالنون برسان و بگوی ای مدعی دروغ زن اگر ترا رسوای عالم نکنم خداوند تو نباشم تا پیش عاشقان
فرومانده‌گان درگاه ما مکر نکنی مرید بیدار شد و گریه افتاد برخاست پیش شیخ آمد حال باز گفت چون
ذوالنون بشنید که رسول علیه السلام مرا سلام حق تعالی رسانیده است و مدعی و دروغ زن خوانده بهای های
بگریست از شادی اگر کسی گوید که روا باشد که شیخ گوید نماز مکن و بخسپ گوئیم ایشان طبیب اند طبیب
وقتی باشد بر هر کس علاج فرماید چون دانست که گشایش کار او درین است بدین فرمود و دانست که محفوظ
است نتواند که نماز نکند چنانکه حق تعالی خلیل را علیه السلام فرمود که پسر قربان کن و او دانست بکند و چیزهاست
در طریقت که بظاهر شریعت راست نماید چنانکه غلام کشتن خضر را روا نبود و خواست که کند هر که بدین مقام
نارسیده قدم آنجا نهد زندیق باشد مگر هرچه کند بفرمان شرع و فی الرسالة اقبالیه شیخ علاء الدوله سمنانی
فرمود که بعد از آمدن مرا بسمنان پسری بود نوح نام چهار ساله بود من هرگز نمی گذاشتم که او را بر من آرند
ناگاه بتقریبی می آوردند و من در و نظر کردم چون نزدیک من رسید سر فرو برد و سلام کرد مرا چیزی در خاطر
آمد او را بگرفتم و بوسه دادم آن شب در واقعه می بینم که در موضعی نشسته ام برهنه نجاست از من میرود
و خلقی گرد من ایستاده اند و من بر نمی توانم خاست و جامهٔ خود را چندانکه جهد می کردم فرو کشیده نمیشود
که عورت من بپوشد با خود میگویم خداوندا اینچه حالت است که این جامهٔ خود را فرو نمی توانم کشید آوازی
می شنوم که میگویند پسر را بگوی تا جامه فرو کشد و عورت ترا بپوشد من دانستم که اینچه عذاب است
چون باز آمدم استغفار کردم و در ابتدا چنین بود که اندک التفاتی حجاب شد و عتاب میرسید اکنون
وقتست که فرزند ابو اسیفی در نماز ده نوبت بر مصلی بر روی مصلی میگذرد و گستاخی می کند با او شفقت
کنم اکنون می باید که درویش کاری خواهد کرد اعتقاد حال مرا فرا گیرد اما سلوک را بجا هده از ابتدا فرا گیرد چه هر
مبتدی که بعمل منتهی اقتدا کند کم روی نتواند کرد و اگر در اعتقاد بمبتدی اقتدا کند هلاک گردد ❊

المتن

کار و بار واصل بنیا بهر طوری سزا است
لایق طالب نیاز و ترک کرّ و فر شد است

الشرح — درین بیت اشارتی است آن بیان که در مثنوی سلطان ولد آورده است که در بیان آنکه فسق و بدی اولیا به از طاعت خلقانست ازین رو پیغمبر صلی الله علیه وسلم فرمود حسنات الابرار سیآت المقربین ❊

مثنوی

نیکئ اخیار پیش او بد است — جید نیکان در آن دکان رد است
هر حسن کاید ز ابرار شگرف — سیآت است آنطرف بکشای ظرف
نیکئ اشرار را زین کن قیاس — تا چه باشد پیش آن ای حق شناس
همت شاهان چو آنجا دون بود — همت مشت گدایان چون بود
چو محجوبند نادان صادقان — کی رسد با منکران پس فهم آن
دور دورند این عوام از حال شان — زان گذشت از حد و عد اہمال شان

خواجه حافظ راست

بیت

زاهد ظاهر پرست از حال ما آگاه نیست — در حق ما هر چه گوید جای هیچ اکراه نیست

المتن

بودن خالی ولی مطلق ز اوصاف بشر
نیست ممکن سجن جان تا آدمی پیکر شد است

الشرح — مضمون این بیت مستفاد است ازان کلام که در اقتباسیه آورده است یعنی حقتعالی بشر را بچنان آفریده که او هرگز مرتبهٔ بشری قدم ببالا ننهد و اینکه بشر در عالم کون و فساد پاک و بی عیب تواند بود ممکن نیست که آن صفت خداوند است عزّ و جل ازین معنی گفته اند ❊

بیت

نکو بین باش اگر عقلت بجا ایست — اگر بی عیب میجوئی خدا ایست

المتن

آن نبی کو احسن الخلق از همه مخلوق بود
گاه گاهی در غضب خشمان او محمر شد است

موجب لطف آن غضب بودی بمغضوب علیه
همچنین ز اتباع او دان گر کسش مظهر شد است

الشرح — محمّر سرخ شده گر کسش اگر کسی را غضب بجای ظهور شد است و مضمون این دو بیت مستفاد است ازان حدیث که حضرت امیر سیّد علی همدانی قدس سره در ذخیرة الملوک آورده و گفته که در اخبار است که کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یغضب حتی تحمر عیناه و وجناه و کان یقول اللّهم انی بشر فایما مسلم سببته او لعنته او ضربته فاجعلها منّی صلوةً یعنی رسول علیه السلام چنان خشم گرفتی که رخساره مبارکش سرخ گشتی و گفتی خدایا من آدمم خشم می گیرم چنانکه مردم دیگر میگیرند پس بر هر مسلمانیکه در حالت خشم او را دشنام دهم یا لعنت کنم یا بزنم آنرا از من سبب عرض شد او گردان

وعن علی کرم الله وجهه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یغضب لدنیا فاذا اغضب غضب للحق لم یعرفه احدٌ ولم یقم لغضبه شیٔ حتی ینتصر له امیر المومنین علیؓ روایت کرد که رسول صلی الله علیه وسلم بجهت حظوظ دنیوی غضب نکردی اما چون چیزی دیدی که آن مخالف حق بودی چنان غضب کردی که کسی او را نشناختی و هیچ مقاومت غضب او نتوانستی کرد تا آن باطل را دفع کردی و هم دران کتابست که حضرت رسالت صلی الله علیه وسلم میفرماید که خیارُ امتی احداءُ ها الذین اذا غضبوا رجعوا یعنے بهترین امت من تیز طبعانند آنها که زود غضب کنند و زود باز آیند و باقی بیان این دو بیت و غرض ذکر آن اینجا مذکور شده در شرح بیت اوچو مجلای جمال آمد جلال ذات را آلخ پس آن بحث را نظر کن و اوقات فواید غضب و عقوبات آن و فضیلت آن در ذخیرة الملوک بتفصیل مذکور شده هر کرا هوس وقوف بر آن باشد کو باب دهم آنرا مطالعه کن +

المتن

قول تلخ پیر جان زاصد شفا بخش آمده است

در مذاق نفس تلخ ار مثل عاقر قرحا است

الشرح عاقر قرحا نام داروئیست که تلخی مشهور است مضمون این بیت مناسب معانی ابیات مثنوی مولوی است رحمة الله علیه +

مثنوی

گر بیک خواری گریزانی ز عشق — تو بجز نامی چه میدانی ز عشق

عشق را صد بار و استکبار هست — عشق با صد بار می آید بدست

مر ترا سیلی و دشنام شهان — بهتر آمد از ثنای گمرهان

گر بسوزد باغ انگورت دهد — در میان ماتمی سورت دهد

ایندم ابدال باشد زان بهار — در دل و جان روید از وی سبزه زار

فعل باران بهاری بر درخت — آید از انفاس شان در نیکبخت

گفت پیغمبر ز سرمای بهار — تن مپوشانید یاران زینهار

زانکه با جانِ شما آن میکند — کان بهاران بر درختان میکند

لیک بگریزید از سردی خزان — کان کند که کرد با باغ و رزان

راویان این رابظاهر برده اند — هم بر آن صورت قناعت کرده اند

آن خزان نزد خدا نفس و هواست — عقل و جان عین بهار است و بقاست

پس بتاویل این بود کانفاس پاک — چون بهار است و حیات برگ و تاک

از حدیث اولیا نرم و درشت — تن مپوشان زانکه دینت راپشت

گرم گوید سرد گوید خوش بگیر — تا ز گرم و سرد بجهی در سعیر

گرم و سردش نو بهار زندگی است

مایهٔ صدق و یقین و بندگی است

المتن

مار را آواز شیرین است اما مهلک است
لطف و خیر است آب اگر آوازهٔ شر شد است

اعظم الارکان ارادت را فنا فی الشیخ هست
هر کرا این نیست جز مشکن که او مُدبِر شد است

الشرح مُدبَر اسم مکان و زمان است از ادبار که ضدِ اقبال است یعنی پشت دادن و پس رفتن یعنی هر کرا فنا فی الشیخ نیست جای ادبار است و سزاوار اقبال نیست چنانکه در رسالهٔ لطیفهٔ غیبیه آورده است که مرید صادق را باید که فنا فی الشیخ حاصل کند چون فنا فی الشیخ حاصل کرده باشد از برکت آن فنا فی الله نیز حاصل شود و در جمله احوال و اقوال و افعال ظاهرًا و باطنًا ترک اعتراض بر شیخ کند اگر چیزی وسواس در خاطر مزاحمت دهد که این قول یا فعل شیخ بر مطابق شرع نیست مهما امکن تاویل کند و اگر ممکن التاویل نباشد بر قصور فهم خود حمل کند ای برادر اینجا اصلی کلی است اگر مرید را قاعدهٔ صدق اعتقاد بر شیخ بناشد نیک را نیک بیند و عکس را عکس پندارد و راه وسواس بروی مسدود نگردد لابد که بتاویل و تحمیل محتاج گردد اگر سلسلهٔ صدق و اخلاص در میان بود و واسطهٔ محبت استوار باشد هیچ فعلی و قولی بر عکس ننماید و در محلیکه معتقد را بتاویل تکلیف افتد محب را تفسیر آن نقد وقت باشد والله یرزق من یشاء و در مقامات خواجه بهاء الدین نقشبند قدس سره آورده است که اگر طالب را در کار مقتدا مشکلی پیدا شود باید که مقدار طاقت خود صبر کند و بی اعتقاد نشود باشد که حکمت آن بر و ظاهر شود اگر او را طاقت صبر نباشد و مبتدی بود از مقتدا سوال کند که او را رواست و اگر متوسط الحال بود گفته اند که سوال نکند ❖

المتن

هست مُرتَدِ طریقت نا قبول هر ولی
هر که از فرمانِ شیخ را ستین مُنفر شد است

الشرح مُنفَر رمیده شده اسم مفعول است از انفار مراد از راستین شیخ حقانی است و بیان این بیت آن است که در ارشاد المریدین آورده است که ای عزیز بدانکه فقرای فقر حقیقی ازین دولت بمقام یکتائی رسند که الفقراء کنفسٍ واحدةٍ پس ازین است که مقبول یکی ازین طایفه مقبولِ همه است و مردودِ یکی مردودِ همه است ایچنین مردود را مُرتَدِ طریقت خوانند نعوذ بالله من ذلک آن کس بعمل ثقلین مقبول نگردد و بتدارک جمیع انبیا و اولیا اصلاح نپذیرد مگر آنکه باز رجوع کند بمخرج اول که آن دل شیخ اوست و به نیاز و تضرع تمام عذرِ تقصیرات خود بخواهد چون باز مقبولِ دلِ شیخ گردد همه او را مقبول کنند پس وظیفهٔ مریدی آنست که بمقراض لاقطع اعتراض کرده در تحت فرمانِ پیر بلا ارادت گردد چنانچه ارادتِ خود را در ارادتِ شیخ محو ساخته باشد همچون میت در دستِ غسّال تا شیخ او را بشرایط مُریدی و آداب سلوک مزیّن ساخته در بحر شریعت غسلی داده عطر مجاهده بجهیز طریقتش پاشیده بسر حدِ حقیقتش رساند تا نفحهٔ از نفحات گلزار مکاشفه و روحی از روایح بُستان مشاهده بمشام جانِ او رسد انگاه حیاتِ ابدی یافته بعین معاینه بینا گردد ❖

نظم

ز من ای دوست این یک نکته بپذیر   برو فتراک صاحب دولتی گیر
که قطره تا صدف را در نیابد   نگردد گوهر روشن نتابد
اساس کار وقتی محکم افتاد   که موسی را خضر میگشت استاد

و در لب اللباب آورده است که گریختن از امر بندگان خدای است نه بی قابلیتی گریزنده است و گرنه قایل خود نگریزد و اگر گریزد در وگریزد نه از وجه میداند که آتش نفس او را جز آب رحمت شیخ نکشد ❊ مثنوی

گر همی خواهی که دفع شر نار   ابر رحمت بر دل آتش گمار
چشمه آن آب رحمت مومن است   آبحیوان روح پاک محسن است
پس گریزان است نفس تو ازو   زانکه تو از آتشی او آب جو
آتش از آبش گریزان می شود   کآتشش از آب ویران می شود
حس و فکر تو همه از آتش است   حس شیخ و فکر او نور خوش است
آب نور او چو بر آتش چکد   چکچک از آتش بر آید بر جهد
چون کند چکچک تو گویش مرگ و درد   تا شود این دوزخ نفس تو سرد
تا نسوزد او گلستان ترا   تا نسوزد عدل و احسان ترا
بعد از آن چیزی که کاری بر دهد   لاله و نسرین و سنبل بر دهد
سرکشی از بندگان ذو الجلال   زانکه دارند از وجود تو ملال
کهربا دارند چون پیدا کنند   کاه هستی ترا شیدا کنند
پیر آئینه است جانرا در حزن   در رخ آئینه ای جان دم مزن
آئینه آهن برای قشرهاست   آئینه سیمای جان خود یار ماست
آئینه جان نیست الا روی یار   روی آن یاری که باشد زان دیار
یار چشم تست ای مرد شکار   از خس و خاشاک او را پاک دار
گفت آئینه گناه از من نبود   جرم او را نه که روی من نزدود
او مرا غماز کرد و راستگو   تا بگویم زشت گو و خوب گو

المتن

گور بر دو هم رساله خوان و هم شیخ آزما
بی رهند جز آنکه در فرمان شیخ اصبر شده است

الشرح اصبر صبر کننده تر معلوم باد که در سلک این نظم بیت کشیده شد آن کلمهٔ درر صفت که از زبان درربار شیخ نورالدین طرفانی در صدف گوش ما افتاده بود باین عبارت که مقرر مشایخ است که کس سلوک راه خدایتعالی بر وجه صواب نتوانند کرد بمقصود حقیقی نتوانند رسید یکی گور بر دو یعنی دوندهٔ برگورهای اولیا بر امید رهبری ایشان بی آنکه مرید شیخی زنده باشد دوم رساله خوان یعنی خوانندهٔ رساله‌های تصوف بتوهم آنکه بمجرد دانستن قواعد علم تصوف ره بحقیقة الحقایق برد سیوم شیخ آزما یعنی آزمایش کنندهٔ

مشایخ و مرید کسی نا شده تا آخر عمر و چهارم که از ایشان مستثنی است و امید راه یافتن دارد همان کس است که مرید شیخی کامل شده و بر موجب فرموده او کار کرده و تسویلات نفس و وساوس شیطان و جن و انس نشنیده و احتمال جفاهای او کرده و بی صبری ننموده صاحب لب اللباب در نصیحت مریدان بی صبر این کلام آورده که بیان حال جماعتیکه بر رنج استاد صبر نکنند و خواهند که بمرتبه استادی رسند

مثنوی

چون گزیدی پیر نازک دل مباش — سست و ریزیده چو آب و گل مباش

ور بهر زخمی تو پر کینه شوی — پس کجا بی صیقل آئینه شوی

این حکایت بشنو از صاحب بیان — در طریق و عادت قزوینیان

بر تن و دست و کتفها بی گزند — از سر سوزن کبودیها زنند

گفت چه صورت زنم ای پهلوان — گفت بر زن صورت شیر ژیان

طالعم شیرست نقش شیر زن — جهد کن رنگ کبود شیر زن

گفت بر چه موضعت صورت زنم — گفت بر شانه گهم زن این رقم

تا شود پشتم قوی در روز رزم — با چنین شیر ژیان در عزم جزم

چونکه او سوزن فرو بردن گرفت — درد او در شانه مسکن گرفت

پهلوان در ناله آمد کای سنی — مر مرا کشتی چه صورت میزنی

گفت آخر شیر فرمودی مرا — گفت از چه عضو کردی ابتدا

گفت از دمگاه آغازیده ام — گفت بگذار ای دو دیده ام

از دم و دمگاه شیرم دم گرفت — دم که او دمگهم محکم گرفت

شیر بی دم باش گو ای شیر ساز — که دلم سستی گرفت از زخم گاز

جانب دیگر گرفت آن شخص زخم — بی محابا بی مواسائی رحم

بانگ کرد او کینچه اندام است ازو — گفت این گوش است ای مرد نکو

گفت تا گوشش نباشد ای حکیم — گوش را بگذار و کوته کن گلیم

کین سیوم جانب چه اندام است نیز — گفت این است اشکم ایمرد عزیز

گفت تا اشکم نباشد شیر را — گشت افزون درد کم کن زخمها

خیره شد دلاک بس حیران بماند — تا بدیر انگشت در دندان بماند

بر زمین زد سوزن از خشم اوستاد — گفت در عالم کسی این را فتاد

شیر خواهد بی دم و گوش و اشکم — می کند فریاد بیش و صبر کم

شیر بی گوش و دم و اشکم که دید — اینچنین شیری خدا خود نافرید

ای برادر صبر کن در درد نیش — تا رهی از زخم نفس گبریش

آن گروهی که رمیدند از وجود — چرخ و مهر و ماه شان آرد سجود

ورنداری طاقت سوزن زدن ‌‌ ‌ از چنین شیر ژیان تو دم مزن
پس برو خاموش باش از انقیاد ‌ ‌ زیر ظل امر شیخ و اوستاد
ورنه گرچه مستعد و قابلی ‌ ‌ مسخ کردی تو زلاف کاملی
هم ز استعداد دامانی دگر ‌ ‌ سرکشی ز استاد ماتی بی خبر
صبر کن در موزه دوزی تو هنوز ‌ ‌ ور بدی بی صبر گردی پاره دوز
کهنه دوزان گر بُدی‌شان صبر و حلم ‌ ‌ جمله نو دوزان شدندی هم بعلم

المتن اشارتی بحسب حال خود و شاد بودن بسبب آنجناب باحوال خود واظهار اخلاص و عقیدهٔ بال خود

شکر لله کان ظهیر الدین پناه و پشت ماست
توتِ مستظهر از پشتی مستظهر شده است

الشرح الظهیر یاری گر و هم پشت مستظهر یاری خواهنده اسم فاعل و مستظهر یاری خواسته شده اسم مفعول از و غالباً در اصل مستظهر به می باید زیرا که در تاج المصادر آورده که الاستظهار یاری خواستن بکسی و یُعدی بالباء و از بر کردن ✦

المتن

کاش قربانم کند هستم چو در تسلیم او
همچو اسمعیل کورا والده هاجر شده است

الشرح این بیت مشیر است بدان مضمون که در مثنوی مولوی در بیان تسلیم مرید با شیخ مذکور شده مثنوی ✦ همچو اسمعیل پیشش سر بنه ‌ ‌ پیش تیغش شاد و خندان جان بده
و همچنین در کیمیای سعادت آورده است که بدانکه هیچ چیز دوستی را تباه نکند و مناظره کردن و خلاف کردن در حدیثی و معنی رد کردن سخن آن بود که ورا جاهل احمق گرفته باشی و خویشتن عاقل و فاضل و بروی تکبر کرده باشی و بچشم حقارت در وی نگریسته و این بدشمنی نزدیکتر بود که بدوستی رسول صلی الله علیه وسلم می گوید که برادر خویش را در آنچه گوید خلاف مکن و بزرگان همین گفته اند که چون گوید ترا برادر برخیز گوئی تا کجا وی صحبت را نشاید بلکه باید که برخیزد و نپرسد ✦

المتن

شکر لله گشت پیدا در من انواع فرح
تا دی از محض کرم غمخوار این غمخور شده است

الشرح فرح شادی غمخوار آنکه بسبب دلسوزی غم دیگری خورد و غمخور آنکه غم خود خورد بسبب نوعی درماندگی سوال اگر کسی گوید که اخلاص و اعتقاد بال هم محتاج باظهار زبان است گوئیم آری هست زیرا که در کیمیای سعادت آورده است که حق پنجم دوستی آنست که بزبان دوستی و شفقت اظهار کند که رسول صلی الله علیه وسلم گفت اذا احب احدکم اخاه فلیخبره هرگاه که کسی را دوست دارید وی را خبر دهید و برای آن گفت تا دوستی در دل آنکس نیز پدید آید انگاه از دیگر جانب دوستی زیاده شود پس باید که از همه احوال وی بزبان بپرسد و در شادی و اندوه فرانماید که با وی شریک است و اندوه و شادی وی چون اندوه و شادی خود داند ✦

المتن

333 334 335 336

غزلیات خواجه ... (handwritten marginal notes)

خاکِ پایش چشمِ ما را بهتر است از توتیا
گردِ راهش در دماغِ ما به از عنبر شد است

الشرح مصراعِ اول ناظر است بدان بیت حضرتِ امیر سیّد علی همدانی قدس سره + بیت

خاکِ راهی که سگِ کوی تو بروی گذرد توتیائی زند دیدهٔ بینا ببینند

و مصراعِ دوم مناسبِ این بیتِ آنحضرت است که + بیت

ریاضِ عالمِ جان مشکبوی گردانی نسیمی از دمِ لطفش چو در سحر یابی

المتن پا برهنه چون زشوق اندر رکابش میدوم
خار و خاشاکِ طریقم بهتر از گلبر شد است

الشرح همچنین در مقاماتِ حضرتِ خواجه بایزید بسطامی قدس سره مذکور است که چون ابو موسی خادمِ خاص آنحضرت وقت خوش گشتی این رباعی می گفتی + رباعی

آنرا که چو تو نگار دلبر باشد شاخِ طربش همیشه پربر باشد
گر خدمتِ این رهیت در خور باشد آنجا که ترا پای مرا سر باشد

و ایضاً سنّت آنکه وقتِ سواری بزرگان در زیرِ رکابِ ایشان رفتن و ازین نوع باقی خدماتِ ایشان بجا آوردن از عباداتِ مقرّبانست این حکایت است که در ترجمهٔ خلاصة المفاخر آورده که شیخ بقا و شیخ علی بن هیتی و شیخ ابو سعید قیلوی رضی الله عنهم بر درِ شیخ عبد القادر گیلانی رضی الله عنه جاروب میدادند و آب میزدند و در نمی آمدند و در نمی نشستند مگر باذنِ او و می گفتند که ما را امان باشد پس شیخ فرمودی و لکم الامان پس می نشستند بادبِ تمام و هر که حاضر بودی از ایشان وقتِ سواری شیخ غاشیه او برگرفتی و چند گام برفتی و شیخ ازین منع کردی ایشان و می گفتند بمثل هذا نتقرب الی الله عزّ و جلّ و فی الرسالة العشریة عن انس بن مالک رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم ما اکرم شابٌ شیخاً لسنّه الا قیض الله له من یکرمه عند سنّه + بیت

هر که پیشِ صالحان خدمت کند ایزدش با عزّت و نعمت کند

المتن التماسِ دعا از آنجنابِ مستجاب الدعوات مدّظلّه +

یک نظر بر حالِ زارِ خاکیِ بیچاره کن
زان نظرها که خاکِ تیره زان چون زر شد است

الشرح خاکی تخلص این فقیر بود و هم درین معنی خواجه حافظ شیرازی رحمة الله علیه فرموده است + بیت

آنانکه خاک را بنظر کیمیا کنند آیا بود که گوشهٔ چشمی بما کنند

و حضرتِ شیخ عطار قدس سره در فضیلتِ نظرِ پیران بلسانِ استعاره کنایه در منطق الطیر آورده است که سوال سائل اول از هدهد که بمنزلهٔ پیرِ طیور بوده + نظم

سائلی گفتش که ای برده سبق تو چرا از ما سبق بردی بحق
چون تو جوئی ما و ما جوئی تو راست در میان ما تفاوت از چه خاست
چه گناه آمد ز جان و جسمِ ما قسمِ تو صافی و دُردی قسمِ ما

گفت ای سایل سلیمان زا همی / چشم افتاد است بر ما یکدمی
بی بسیم این یافتم من نی بزر / هست این دولت همه زان یک نظر
کی بطاعت این بدست آرد کسی / زانکه کرد ابلیس این طاعت بسی
ور کسی گوید نباید طاعتی / لعنتی بارد برو هر ساعتی
تو مکن در یک نفس طاعت رها / بس مکن طاعت چو گردی پر بها
تو بطاعت عمر خود میبر بسر / تا سلیمان بر تو اندازد نظر
چون تو مقبول سلیمان آمدی / هرچه گویم بیشتر زان آمدی
گفت روزی شاه محمود از قضا / اوفتاده بود از لشکر جدا
بادپا میراند تنها بی تگی / دید بر دریا نشسته کودکی
کودکی اندوهگین بنشسته بود / هم دلش آغشته هم جان خسته بود
گفت ای کودک چرائی غمزده / من ندیدم چون تو یک ماتمزده
کودکش گفت ای امیر پر هنر / هفت طفلم این زمان من بی پدر
مادری داریم برجا مانده / سخت درویشیم و تنها مانده
از برای ماهی هر روز دام / اندر اندازم کنم تا شب مقام
چون بگیرم ماهئی با صد زحیر / قوت ما این است هر شب ای امیر
شاه گفتا خواهی ای طفل دژم / تا کنم انبازئی با تو بهم
گشت راضی کودک و انباز شد / شاه اندر بحر شست انداز شد
شست او چون پرتو شاهی گرفت / از قضا آن روز صد ماهی گرفت
آنهمه ماهی چو کودک دید پیش / گفت این دولت عجب دارم ز خویش
دولتی دارم بغایت ای غلام / کاینهمه ماهی در افتادت بدام
شاه گفتا کم بناشی ای پسر / گر ز ماهی گیر خود یابی خبر
دولت تست از من است این جایگاه / زانکه ماهی گیر تو شد پادشاه
این بگفت و گشت بر مرکب سوار / طفل گفتا قسم خود نه در کنار
گفت امروز این رهم نکنم جدا / آنچه فردا صید افتد آن مرا
صید ما فردا تو خواهی بود و بس / لاجرم من صید خود ندهم بکس
روز دیگر چون بایوان باز رفت / خاطر شه از پی انباز رفت
رفت سرهنگی و کودک را بخواند / شه بانباز خویش بر مسند نشاند
هر کسی می گفت شاها او گداست / شاه گفتا هرچه هست انباز ماست
چون پذیرفتیم رد نتوانش کرد / این بگفت و همچو خود سلطانش کرد
کرد از کودک طلبگاری سوال / کز کجا آوردی آخر این کمال

گفت شادی آمد و شیون گذشت زانکه صاحب دولتی بر من گذشت

واضح باد که در ضمن این بیت این کودک طریقت طالب ایچنین نظر از ان پادشاه مسند حقیقت است حصل الله تعالی بمنه وافضاله بحرمة النبی وآله ❊

المتن

جیب و دامانِ دلش پُر شوق حق سازای کریم
چون گدائی درگهت این مفلس افقر شد است

لطف فرما از کرم یک جرعهٔ این تشنه را
چون ز جُلّاب محبت پُر تر اساغر شد است

الشرح جُلّاب نام شربتی مخصوص است و در ضمن این دو بیت ایمائی است بدانکه در مناجات محبت و شوق و عشق حقتعالی می باید طلبید نه مراتب دُنیویّه یا اُخرویّه چنانکه در دعای ماثور وارد گشته که اللّهم ارزقنا حُبّک وحُبّ من یحبّک وحُبّ عمل یُقرّبنا الی حُبّک یا ذا الجلال والاکرام ❊ المتن اشارتست بتسمیهٔ رساله و تاریخ آن ❊

مع شیخ این نظم من وِردُ المریدین نام یافت
زانکه وِردش ساختن بر هر مُرید اَجدر شد است

الشرح اَجدَر لایق تر اسم تفضیل است از جدیر بمعنی سزاوار تر است و وجه تسمیهٔ این نظم بدین اسم لایقیهٔ آن بورد ساختن است واما وجه الیقیت آن بورد ساختن آن است که این نظم مشتمل است بر عباراتِ ایمان واسلام و مذهب وارادت وغیر ذلک ممّا لابدّ للمُرید بحیثیتی که این چیزها بوقت خواندن ان منسوب بقاری شود و تجدیدِ این نسبتهای وی گردد یعنی بصیغهٔ متکلّم موافق قول آمنّا و صدّقنا چنانکه در یکجا است "مومنیم وامرِ حق را گردن از جان داده ایم" و جای دیگر است "مومنٔ بر نزد ما ذات و صفاتِ الله است" الخ و جای دیگر "مهر ورز مصطفے و چار یار یم وبما" بعد ازان است "ما محبّ ال بیتیم و بجانِ محبوبِ ما" و در یکجا است "سنّیانیم" تا آخر و در موضع دیگر "نیک امامِ مذهب ما بوحنیفه است" و مثل ذلک و بعضی از محققان چون شیخ علاء الدوله سمنانی قدس سره وغیره بصراحت فرموده اند که مومن باید هر بامداد و شبانگاه تجدید ایمان کند و نیز حضرت امیر سیّد علی همدانی اوراد فتحیه را متضمن بعضی ازین معانی گردانیده و صاحب خلاصة الاسلام در کتاب خود نقل از تمهیدات ابوشکور سلمی آورده که بدان ای عزیز اسعدک الله فی الدارین که بزرگان دین هم از برای این معنی یعنی از جهتِ کثیر شدن فرقه های نار ازین امّت ورای اهلسنّت و جماعت چند کلمات جمع کرده اند و وِردِ خود ساخته و وصیت کرده اند تا بعد از نمازِ بامداد و نمازِ شام بخوانند و در دل بدارند و بدان اعتقاد کنند تا از مذهب بدملّتان و جهودان و ترسایان که هفتاد و دو گروه اند بیزار شده باشند زیرا که هر یکے ازین هفتاد و دو گروه ازین مجموع منکر اند امّا بسبب آن ایشان را کافر میگوییم آن کلمات این است ❊ بسم الله الرحمن الرحیم مرحبًا بالنهارِ الجدید و اگر نماز شام باشد مرحبًا باللیل الجدید وبالملکین الکاتبین الشاهدین اکتبنا فی صحیفتی انی رضیتُ بالله ربًّا وبالاسلام دینًا

وبمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیاً ورسولاً وبالقرآن اماماً وبالکعبۃ قبلۃ وبالمومنین اخواناً وبجلال اللہ حساباً وبحرام اللہ عذاباً وعقاباً وانی اشہد ان لاالٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ واشہد ان الجنۃ حق والنار حق والموت حق والقبر حق والسوال حق والحساب حق والبعث حق والمیزان حق والصراط حق والمرور علی الصراط حق والحوض حق والشفاعۃ حق ورؤیۃ اللہ من الجنۃ للمومنین حق وجمیع اوامر اللہ تعالی ونواہیہ حق والخیر والشر کلہ بقضاء اللہ تعالی وارادتہ وان الساعۃ آتیۃ لاریب فیہا وان اللہ یبعث من فی القبور وصلی اللہ علی محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین واجب است بر جملہ مردان وزنان مسلمانان کہ این مقدار بدانند واعتقاد ثابت کنند تا مسلمان سُنّی ومومن حقیقی گردند ودر خواندن این کلمات در صبح وشام غفلت نمایند چراکہ چون فرشتگان روز بوقت بامداد بیایند اول در نامۂ اعمال ہمین کلمات نویسند وفرشتگان شب نیز اوّل در نامۂ او ہمین کلمات نویسند ہرچہ در میانہ از گفتار بد وکردار زشت بران بندہ گذشتہ باشد خدایتعالی ببرکت این بیامرزد واللہ اعلم تا اینجا کلامِ خلاصۃ الاحکام است پس بر ناظران ومطالعہ کنندگانِ باانصاف واضح باد کہ مضمون این کلمات درین نظم مُندرج است با زیادتی اعتقادات وتحقیقات دیگر ونیز سہولتِ حفظ ووضوحِ معانی بیارہے وذکر مقاماتِ سلوک ووصول این نظم را ترجیح دہندہ است پس ازین جہت سزاوار بہ وِردِ المریدین شدہ خصوصاً مریدانِ آنحضرت بابرکت را ازانرو کہ متضمن مدح واقرار بولایتِ اوست وِرد ساختن آن مؤکد تر است کما لا یخفے ؟

المتن

هم بود ناشِ سزا بحر الحکم کز فیض او
میوہ زارِ اعتقادِ ہر مُرید النضر شد است

الشرح النضر تازہ تر وبانضارت کثیرہ اسم تفضیل است از ناضر درین بیت ایمائی است بیک بشارت آنحضرت فقیر را در گفتن این قصیدہ چنانکہ یکباری در ماہِ رمضانی بحکمِ آنحضرت چند روزی بخلوت نشستہ بودم ہمدران خلوت فکر نظمِ این قصیدہ بر دل وارد شد ہرچند سعی در دفع آن خطرہ کردم از خوف آنکہ در وظیفۂ ذکر وتلاوت قصور شود ہرگز میسّر نشد پس در اندک فرصت قریب چہل بیت قصیدہ نوشتہ بگوشہ ماندم واستغفار کردہ بشغل معہود مشغول شدم بعد پانزدہ روز حضرتِ شیخ فقیر را در زاویۂ خود طلبیدہ بردند بعد ادای وظایفِ خدمات شکایتِ آن فکر کنان آن مُسوّدہ را بالعرض رسانیدم آنحضرت بتحسین بلیغ سرفراز ساختہ فرمودند کہ قبل ازین در رنزدیکی من ترا در واقعہ دیدم کہ در باغی ترتیب بعضی درختان نوزشاندہ میکردی وزمین تہِ اصل ایشانرا نرم ساختی وگاہی آب میدادی من در فکر تعبیر آن بودم کہ اکثر ہمچنین درختان عبارت از سالکان ومریدان می باشد اما کدام کار از دستِ او آید کہ سبب ترقی ایشان گردد حالا در دل من افتاد کہ این نظمِ تو ترقی بخشِ مریدان ومحکم سازندۂ عقیدۂ ایشان خواہد بود ان شاء اللہ تعالی درین نظم برکت است ہم ترا وہم سایر مریدان را زنہار بقدرِ امکان در زیادتِ آن کوشش کن ومریدان را فرمودند کہ شما ہمہ بنویسید ویاد گیرید ودایم بخوانید وہمدران خلوت فقیر خوابی دیدہ بودم کہ در مجلسی سیدی بزرگ باحشمت ووقار

تمام بر پهلو تکیه زده نشسته است من به نیازمندی تمام پیش او رفتیم نزد و سرمه دانی کلان پُر از سرمه داده وداع فرموده آنحضرت در تعبیر این خواب چنان دانا نیده شدند که بتمثّل آن سید باحشمت روح حضرت امیر المومنین علی کرّم الله وجهه دیده است و ببرکت صحبت روحانی اعطای آنحضرت سرمهٔ معنوی او را بصیرت او تیز شد و لهذا این نوع معانی و حکم او را روی نموده والله اعلم ٭

المتن

چارصد با چهل و چند ابیات گوهروار او
بهر هر صوفی بمعنی سبحهٔ گوهر شد است

بهر این نظمیکه قاری را بمرشد رهبرست
فهم کن تاریخ سالش مُرشدی رهبر شد است

وصف شیخانست اندر ضمن مدح شیخنا
شیخنا تاریخ او شیخان همین دیگر شد است

فیضناکست از برای قاریان و سامعان
فیضناکش گر کنم تاریخ هم مرشد است

روح پیران در دل من باز تاریخی نکند
مفخرما کوش چون او بهر ما مفخر شد است

خواستم تاریخ دیگر از پی این مدح شیخ
بعد سالی لفظ مدح شیخ هم موفر شد است

الشرح موفر تمام کرده شده اسم مفعول است از ایفار پوشیده نماند که در عدد لفظ شیخ نسبت بوقت انتظام قصیده یکی زیاده بود پس تقید بعد یکسالی اشارت بدان رفته که این تمام و برابر وقت نظام وقتی واقع شود که اگر بعد یکسالی شمار کنند و الا یکی زیاده دارد و نیز مخفی نماند که در تسمیه و تاریخ قصیده و صفت آن رعایت قاعده بعضی شعراست ایشان چون دانند که شعری مقبول واقع شود آنرا اسمی و مورّخ ممدوح گردانند چنانکه مولانا عبد الرحمن جامی در جواب قصیدهٔ امیر خسرو که مسمّی بدریای ابرار بود قصیدهٔ صد بیت گفته در آخر آن از برای رعایت قاعدهٔ مذکوره این ابیات آورده ٭

ابیات

لجّة الاسرار اگر سازم لقب آنرا سزاست — زانکه از اسرار دین بحری لبالب گوهرست
حجّة الاحرار اگر با آن کنم ضم هم رواست — زانکه بر مطلوب هر آزاده حجّت گسترست
سال تاریخش اگر فرخ نویسم دور نیست — زانکه سال از دولت تاریخ او فرخ فراست

اشارت بفضیلت مدح مشایخ و ثواب کتابت و قرأت و استماع آن و سند اظهار مقامات و کرامات ایشان و ایمائی بمجموع محصّل آنچه مذکور است درین رساله والتماس دعا از قاریان با انصاف و رفیقان حمیدة الاوصاف ٭

المتن

مدح شیخان است طاعت زان بمولانا ردم
مدح پیر خویشتن مقصودش دفتر شد است

الشرح مولانای روم مرید شیخ شمس الدین تبریزی بود و شش دفتر نام کتاب مثنوی بیک وزن
در مدح اولیای پیشین و بیان احوال ایشان تالیف نمود و در حاشیه نوشته که مقصود من ازین تصنیف
بیان احوال شیخ خود بود ولیکن بنابر حکمتی بر سبیل کنایت گفته آمد ✝ بیت

خوشتر آن باشد حدیث دلبران — گفته آید در لباس دیگران

المتن

هم زفرزند و مرید مولوی سلطان ولد
اندرین معنی کلام بی شمار شهره شد است

الشرح چنانچه در بعضی مصنفات خود تصریح نموده بدان که مدح اولیا میکردم شیطان از سر رهزنی
که خلق اوست گفت از مدح دیگران ترا چه فایده و خواست که مرا از ان طاعت باز دارد همچنانکه شخصی دایم
یارب می گفتی گفت چند یارب میگوئی چون ترا لبیک جواب نمیرسد بدین طریق آن رهرو را از راه برد
تا سالها از ذکر و طاعت بماند بعد از مدتها از حق تعالی خطاب رسید که ترک یارب گفتن چرا کردی گفت از انکه
لبیک جواب نمیرسد حقتعالی گفت یارب گفتن تو عین لبیک گفتن من است آخر من ترا بدان میدارم
که یارب میگوئی و اگر چنین نیست دیگران چرا نمیگویند پس بخود آمد و دانست که آن منع شیطان است
باز بر سر رشته افتاده و به یارب گفتن مشغول شد و ایضاً ولد مذکور قدس سره در افتتاح یک کتاب خود
این نوشته که سبب انشای مثنوی ولدی در بیان اسرار احدی آن بود که حضرت والدم و استادم
و شیخم سلطان العلماء العارفین جلال الحق والدین محمد بن محمد بن الحسین البلخی قدسنا الله بسره العزیز
در مثنوی قصه های اولیای گذشته را ذکر کرده است و کرامات و مقامات ایشان بیان فرموده و غرض
از قصه های ایشان اظهار کرامات و مقامات خود بوده و از ان اولیائیکه همدل و همنشین او بودند مثل سلطان
الواصلین سید برهان الدین محقق ترمذی و سلطان المحبوبین والمعشوقین شمس الدین تبریزی و قطب الاقطاب
صلاح الدین زرکوب قونوی و زبدة الاولیاء السالکین چلبی حسام الدین ولد اخی ترک قونوی عظمنا الله بذکرهم
احوال خود را و احوال ایشان را بواسطه قصه های پیشینیان درانجا درج کرد چنانکه فرموده ✝ مثنوی

خوشتر آن باشد که سر دلبران — گفته آید در حدیث دیگران

لیکن چون بعضی را از ان فطانت و زیرکی نبود که مقصود قصه حال را فهم کنند و غرض او را بدانند درین مثنوی مقامات
و کرامات حضرتش و از ان مصاحبش را که همدم او بودند ✝ نظم

مقصود ز عالم آدم آمد — مقصود ز آدم آن دم آمد

شرح کرده شد تا مطالعه کنندگان و مستمعان را معلوم شود که آن همه احوال او و احوال مصاحبانش
بوده است تا شبهه و گمان از ایشان برود زیرا که چون فهم کنند که این اوصاف همان اوصافست
که در قصه های ایشان فرموده معلوم کنند که مقصودش احوال او و مصاحبانش بود تا اینجا کلام
اوست لیکن پوشیده نماند که سند ذکر مقامات مشایخ هم در حالت زندگی بوده ولیکن از انرو
که در کلام سلطان ولد آنرا بصراحت طاعت نامیده طبع میل کرد باستشهاد او و ایضاً جامع اوراد
حضرت مخدوم جهانیان امیر سید جلال الدین البخاری قدس سره در آخر اوراد ذکر کرده که یک باعث

برجمع این اوراد بابرکت و مشغولیهای باثمرت آن بوده است که روزی حضرت مخدوم جهانیان ادام الله بقاره میفرمودند که مولانا بهاء الدین یعقوب را در واقعه از احوال او پرسیدم گفت مرا الملفوظ بخشیدند مولانای مذکور جامع ملفوظ آنحضرت بوده هم در زندگی والله اعلم

المتن

بنده زین شعر که فیض صحبت فیاض اوست
باپشارتها ز ملک غیب مستبشر شد است

الشرح مستبشر بشارت داده شده بعضی ازان بشارتها از زبان شیخ بوده و بعضی از زبان برادران طریقت مسموع افتاده

المتن

کاتب و قاری و سامع هم بشارت یافتند
زانکه رحمت بر سر این هر سه مستمطر شد است

الشرح مستمطر بارید شده معلوم باد که مضمون این بیت مستفاد از انجا گشته روزی بعضی مخلصان در مجلس شریف و در محفل منیف آنحضرت در صدد کتابت و قرأت این قصیده مشغول بودند بعضی آنرا باشتیاق تمام گوش میداشتند آنحضرت فرمودند که زنهار این مشغولی نوعی از طاعت انگاشته باشید زیراکه درینوقت مراچنین نموده میشود که بر شما بسبب این شغل رحمت میبارد چه بر قاری و چه بر کاتب و چه بر سامع بعد ازان فقیر این لفظ مبارک او را نیز موزون گردانیده به نیت تبرک در رشتهٔ این نظم کشید و این صورت که آنحضرت را بسبیل کشف از عالم غیب روی نموده موافق معنی عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة یعنی نزدیک یاد کردن صالحان رحمت می شود زیراکه درین قصیده ذکر صالحان کثیره از بعضی صالحان و اولیا واقع شده بلکه این نظم بشرف ذکر ذات و صفات باری تعالی نیز هست و فضیلت و ثواب آن اظهر من الشمس است و ایضاً این لفظ مذکور ملایم مضمون حدیث انا ضامن لقائلها و سامعها و کاتبها و حافظها بدخول الجنة که بعد شنیدن قصیده کعب بن زهیر رض که متضمن مدح حضرت پیغمبر صلی الله علیه وسلم بوده از آنحضرت صدور یافته بود نیز برآمده زیراکه این قصیده نیز مشتمل بر حمد و ثنای باریتعالی و بر مدح آنحضرت و صفت اهلبیت و وصف اصحاب و خلفای اوست کما لایخفی و قصهٔ شعر کعب بن زهیر در شمایل الاتقیا آورده است از تفسیر کشاف بروایت خلیل احمد که کان الشعر احب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم من الکلام الکثیر من النثر و لهذا کعب بن زهیر قصیده گفت در مدح حضرت رسالت صلعم با صفت لعضاء سعاد محبوبه خود که آنرا غزل گویند و در اشعار پارسی و عربی معتاد و مالوفست که اول چند بیت غزل نویسند بعده در مدح ممدوح در آیند چنانچه کعب بن زهیر و ابیات در آن این بود

شعر

بانت سعاد فقلبی الیوم متبول ... متیم اثرها لم یفد مکبول

بعده صفت گرانی سرین و باریکی کمر و پشت دادن محبوب میکند

شعر

هیفاء مقبلة عجزاء مدبرة ... لایشتکی قصر منها و لاطول
تجلو عوارض ذی ظلم اذا ابتسمت ... کانه منهل بالراح معلول

بعده تخلص بمدایح حضرت رسالت صلعم می کند

شعر

انبئت ان رسول الله اوعدنی ... والعفو عند رسول الله مامول

ان الرسول لسیف یستضاء بہ   مہند من سیوف اللہ مسلول

حضرت رسالت رصلی اللہ علیہ وسلم بعد شنیدن این قصیدہ ہزتی پیدا آمد چنانکہ ردا مبارک بفتاد و یاران آنرا پارہ پارہ کردہ ستدند بعدہ فرمودہ انا ضامن لقائلہا وسامعہا وکاتبہا وحافظہا بدخول الجنۃ + المتن

354/ اندرین وقت اینچنین شعری مبارک کس نگفت
گرچہ از ابنای جنسم ہر یکی اشعر شد است

355/ شعر من اندر بیان اصل فرع شرع شد + زان زمین رضی خدا و روح پیغمبر شد است
ہم شریعت ہم طریقت ہم حقیقت اندرو + شد مبین فہم آنرا منصفے کافر شد است

356/ ہم مقامات سلوک و ہم مقالات اصول
گفتم اینجا در تصوف حالکش اماہر شد است

357/

358/ ہست اکثر معنے آیات و مضمون حدیث
یا اثر یا وصف آن صاحبدل مہتر شد است

359/ با تدبر ہر کہ خواندش رہ بہر مقصود برد
کز محقق ہای دین مروی تدبر تر شد است

360/ قاریا ار منصفے فانظر الی ما قال خوان
قول لا تنظر الی من قال ہم ابہر شد است

الشرح ابہر روشنتر اسم تفضیل است از باہر چنانچہ اظہر از ظاہر این بیت متضمن لفظ و معنی و کلمہ یازدہم از صد کلمہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ وہی ہذہ لا تنظر الی من قال وانظر الی ما قال منگر بدان کہ گفت یعنی در گوینده سخن منگر کہ شریف است یا غیر شریف یا عالم است یا جاہل در نفس سخن بنگر کہ چہ گفت اگر نیک باشد نگہدار و اگر نیک نباشد بگذار +

نظم

شرف قایل و خساست او   در سخن کی کنند ہیچ اثر
تو سخن را نگر کہ حالش چیست   در گذارندہ سخن منگر
قاریا بر من مکن قہر و عتاب   گر خطائی رفتہ باشد در کتاب
آن خطائی رفتہ را تصحیح کن   از کرم واللہ اعلم بالصواب

المتن

361/ بعد این ورد مبارک فاتحہ ختمی کنید
ای عزیزان بہر این ناظم کہ بس مضطر شد است

الشرح الحمد للہ علی التوفیق واستغفر اللہ من التقصیر ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا استغفر اللہ من جمیع ما کرہ اللہ قولاً و فعلاً و خاطراً ۵۵۵

اللہم اغفر لکاتبہ ولوالدیہ بحرمۃ النبی وآلہ آمین یا رب العالمین

تمام شد کتاب دستور السالکین فی شرح ورد المریدین بتاریخ ۲۹ رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۶ ہجری المقدس
بقلم فقیر الحقیر قاضی نظام الدین عفی عنہ

مثمن از ملا محمد حسن کشمیری عرف نهگیر در منقبت حضرت محبوب العالم قدس الله سره الاکرم بترتیب حروف تهجی که آخر هر بند است بر بیت و هشت حروف بیست و هشت بند دلپسند سوای بند اول

دوش وقت صبح این دلگیر مستبشر شداست / یکسرم از هر دو عالم مژده جان پرور شداست
عشرت اندوز ابد سه روح و چار عنصر شداست / این حواس خمسه ام در ششجهت گوهر شداست
از شرف خاک وجودم نو هفت اختر شداست / هشت خلد و نه فلک ده گز تم چاکر شداست

شکر لله حال من هر لحظه نیکوتر شداست
شیخ شیخان شیخ حمزه تا مرا رهبر شداست

حرفِ الف — حرف الف

اوست سلطانی که باشد خاک راهش از صفا / آبروی خاک ره ماه و مهر را نور و ضیا
حور عین آید بچشم از عین عجز و التجا / چشم دارد زان غبار نور افزا توتیا
هست حجاب ترا بر عرش اعلی اعتلا / عارض درگه قدر فرمان بر حکمش قضا

ربع مسکون را بود از وی پس فرمانروا
اینچنین حکم خدای خالق اکبر شداست

حرفِ بے — (حرفِ ب)

ای برفعت از زمین بوسان درگه آفتاب / چون سلیمان زیر حکمت نار و خاک و باد و آب
انس و جان مور و ملخ دارد بدرگاهت مآب / دفتر ایجاد را باشد وجودت انتخاب
عرش از قدر تو با لوح و قلم گیرد حساب / از ابو الآبا محمد آمدت ابن خطاب

دست بوبکر و عمر عثمان و حیدر دادش آب
تا ز گلزار جهان زینگونه سروی بر شداست

(حرف تے) — (حرف ت)

روح پاکت طایر قدسی قدوسی سمات / مستنیر از مطلع پیشانیت انوار ذات
همچو آب خضر می بخشد روان لعلت حیات / بحر و کان را از کف جودت زر و گوهر زکوٰة
ای بت از خط سبزت داده برعیسی برات / رخ بمن آورده پیل چرخ نیلی بهر مات

بر سم اسپیت شها زا جبهه از بهر نجات
عرصه بند غم چرا این ذرّه احقر شداست

(حرفِ ثے) — (حرف ث)

در بهاران باغ عمر من خزان شد الغیاث / خاک گشتم گرد من بر آسمان شد الغیاث
مخزن عمر عزیزم رایگان شد الغیاث / دیر زیان من زبان آور زبان شد الغیاث
زال چرخم گشت و حالم داستان شد الغیاث / بهر قتلم مهربان نامهربان شد الغیاث

وز جفای دهر دل از من نهان شد الغیاث
تا مگر بیداد گویان پیش آن داور شداست

(حرف جیم) — (حرف ج)

عرشیانرا خاک درگاه تو زیب تخت و تاج / فرشیانرا از تو در بازار قرب الله رواج
ظلمت آباد جهانرا جبهه ات شمع و سراج / تاجداران خاک ساهت را دهند از عجز باج
از شکر افشان لعلت قند کو تلخ اجاج / هست مداح جنابت امرؤ القیس و عجاج

بهر احیای دلم بکشا لب عیسی مزاج
مرده جان جسم و توان چون کوره آذر شداست

(حرف حی) — (حرف ح)

ذره سان خورشید سرگردان کویت هر صباح / وز جنابت ماه تابان مشعل افروز رواح

وجههٔ اذلاح للعشاق قد نالو الفلاح | خاک راهت زینت پیشانی زهد و صلاح
اسم پاکت بهر دفع مکر ابلیسان سلاح | ای زپی دلخستگان عالیجناب تو مزاح
از حوادث روزگار آورده بر فرقم رماح

(حرف خی) (حرف خ)

غم ندارم چون مرا آن شاه دین یاور شده است

آسمان در مطبخ جود تو در هنگام طبخ | گفته با مریخ تا ثور و حمل را کرده سلخ
از دبیرانت عطارد کاتب اثبات و نسخ | هست بر کیوان مریدان ترا ایوان شمخ
صیت اکرامت بروم و شام و هندوستان و بلخ | دشمن بدگوهرت را کرده قهر دهر مسخ
اینچنین حکم قضا رفته است و دروی نیست نسخ

(حرف دال) (حرف د)

این سخن در علم و فکر نکته دانان باور شده است

بر درت افتاده ام با اشک سرخ و روی زرد | با تن چون برگ کاه خشک بر دل کوه درد
هر نفس از سرکشی ها پای در ظلم فشرد | خرمنم را کرد چون ترکان یغما دستبرد
پادشاها من چگویم آسمان با من چه کرد | ساخت از کین خاک و از خاکم برون آورد گرد
هر چه کردی از کجی های فلک زان بر مگرد

(حرف ذال) (حرف ذ)

زانکه از حال من آگه آن شه داور شده است

آستانت برج بهر راستان دارد معاذ | در جنابت گردش دور زمان دارد معاذ
خاک درگاه رفیعت آسمان دارد معاذ | چون سلیمانی و اینجا انس و جان دارد معاذ
بر کف جودت ضمیر بحر و کان دارد معاذ | واندرین درگه سر کون و مکان دارد معاذ
مدحتت را ذکر و فکر نکته دان دارد معاذ

(حرف رے) (حرف ر)

زانکه از مداحیت هر مشکلی الیسر شده است

آسمان با اخترانت بندهٔ خدمتگذار | مهر و مریخت بود ای خسرو گردون مدار
آن یکی طباخ خاص و آن دگر خنجر گذار | مشتری را با عبادت خود فروشی اختیار
از دبیرانت عطارد زهره موسیقار وار | نعل رخشت را درخشان ماه شد آیینه دار
از زحل بد اختری رفت و نحوست شد زکار

(حرف زے) (حرف ز)

با جبین عجز او بر درگهت اغبر شده است

این کهن گرگ فلک دندان بخونم کرده تیز | هم سگان دهر را با من سر جنگ و ستیز
بر سرم سرمای پیری تا شده کافور ریز | خوشهٔ انگور من در غورگی گشته مویز
طالع وارون من دربند کج دادم مریز | قصه کوته سینه ام شد محشر صد رستخیز
جز نوای کهف الامان نبود مرا جای گریز

(حرف سین) (حرف س)

از کرم بگشا کف جودت که آب از سر شده است

در دو عالم مقصد جانم همان کوی است و بس | جز سگانت کی سرو کارم بود با هیچ کس
دور باش از آه سازم ناله گیرم جرس | پیش آن سلطان روم با شکر غم پیش و پس
بی محابا در حریم رافتش تازم فرس | واگشایم قفل خاموشی و دربند نفس
گویمش ای سلطان دین پرور بفریادم برس

(حرف شین) (حرف ش)

گرچه رو بر من زمین دانم و فلک چنبر شده است

مانده ام در چنگ دوران از بد اعمال خویش | کرده زشتیهای ایامم نکو پامال خویش

کاذبم گر صدق بندم تهمت اقوال خویش — برنگشتم هیچگه از صورت منوال خویش
کو حکیمی تا برو خوانم یکایک حال خویش — تا باد بارم کند تاثیری از اقبال خویش

کس ندیدم در جهان کش گویم از احوال خویش
غیر آن شاه دو عالم کو گدا پرور شده است

(حرف صاد) (حرف ص)

در تصوف هست نقش خامت شرح فصوص — بر کمالات کرامات بود نقد النصوص
زر خالص گردد آنکو آید اینجا از خلوص — کرده طوفان غمم بر سینهٔ سوزان قلوص
از سگان خاص او تا گشتم از راه خصوص — ایمنم از شر ابلیسان و قطاع و لصوص

چشم دارم از عنایات تو اتمام نقوص
تیره خاک از گردش چشمت زر احمر شده است

(حرف ضاد) (حرف ض)

ای طواف کعبهٔ کویت بعینه گشته فرض — نافه از خاک رهت آهو همت برده قرض
رفع بخشد نصب تو جز ما دهد کسر تو خفض — در براهین کمالت نیست کس را جای نقض
اعتباری نیست بمعنی کلام اهل رفض — در دل خفاش از کوریست با خورشید بغض

من فدای درگهت از لطف کن اصغای عرض
کین طریق سروران معدلت گستر شده است

(حرف طی) (حرف ط)

شاه من در خط مشو گر مدعی گوید غلط — من بخدمت مدتی شد داده ام از صدق خط
دشمن آهن دلم را زن بشمشیر سخط — بدگمان تو از قهر الهی مختبط
از خدا خواهم بزاری بر نگردم زین نمط — هم دران کو باسگان شاه باشم مرتبط

لعنت او در نهاده بر رخ شان صد نقط
زانکه ذاتت خاص حق و خاص پیغمبر شده است

(حرف ظی) (حرف ظ)

ای خوشا حالیکه یکسان شد بچشمش نوم و یقظ — کی خلل آرد بحالش قیل و قال صمت و لفظ
ایزدت در صدرگاه قرب عزت کرده حفظ — مرده دل را زنده چون عیسی است سازد بوعظ
غم ندارم گر غم دوران چو کوهی شد بغلظ — سازم از سرپای و آیم سربسر گردید ر کظ

چشم دارم کان غم چون کوه کم گردد بلحظ
چون عنایات تو مارا جوشن و مغفر شده است

(حرف عین) (حرف ع)

از وجود تست چشمهٔ خورشید تابان یک شعاع — ماه از آئینه دارانت ببرج ارتفاع
نیست در ایقاع تو کس را مجال انتزاع — شمس بد اختر چو پرده خورد ضرب اندفاع
در بسیط تحتی علم گردید در شرا ابتقاع — واجب الطوعی دران امکان ندارد امتناع

ای خداوند خداوندان و مخدوم و مطاع
بر سرم پای عنایت نه که خاک در شده است

(حرف غین) (حرف غ)

از فراقت بر دل خون گشته ام چون لاله داغ — در سواد عشق از سودا تنم چون پر زاغ
اضطرابم گشت کو فرصت کجا باشد فراغ — خانه ام زندان همی سازد دیدن گلگشت باغ
روی زردم یافت از خون دلم رنگ صباغ — همنفس اشتوای نسیم صبح سوزیدم دماغ

از بلاغت عرضه در حضرتش هذا بلاغ
رحم بر صیدی که در دام غمت لاغر شده است

(حرف فی) (حرف ف)

آستانت را سنان را داستانی از سلف — پایه های نردبانت مایهٔ عز و شرف

کوه ماران گوهر یکتای این خضر اصدف — هست هر سنگی از آن تابنده ماهی بی کلف
مهر جودت پرتو انداز تیغش هر طرف — مرحبا خاص خداوند و پیمبر را خلف

اولیا و اتقیا بر درگه تو بسته صف
هر یکی محو جمال آن نکو منظر شد است

(حرف قاف) (حرف ق)

مردم و انجم بساط خاک و سقف هفت طاق — بنده و خدمتگذار مرقد خاص و رواق
روضهٔ رضوان و سجین شقاوت انطباق — مخلصان را وقف و اعدای ترا در اشتیاق
ای فراق درگه خاص تو بر عشاق شاق — طاقتم شد طاق از طوق غم مالا یطاق

دل بجان از رنج میگوید بتن هذا فراق
دستگیری کن که حال این گدا ابتر شد است

(حرف کیف) (حرف ك)

از سمک سمکت تصاعد کرد و بر شد از سماک — روح ما روح ترا ارواح در روحی فداک
مالک ملکی و املاک ملوکت در ملاک — بر درت آمد گدای بینوای سینه چاک
بادو رود حسرت آمود و دو چشم دردناک — از دل پر درد و روی زرد در گرد هلاک

زار میگوید نهاده روی دل بر روی خاک
لب گشا کانفاس روح الله در و مضمر شد است

(حرف لام) (حرف ل)

گلشن فردوس سقف روضهٔ گردون مثال — آفتاب نیم روز از شمسه اش رو در زوال
گر شود فانوس صورت نه بند دین خیال — در بلندی قبه ات با عرشیان دارد مثال
از امام و خلف مسجد و ز یمین و از شمال — اولیا و اتقیا و اصفیا و اهل حال

سرو را افتاده در راست گدای پایمال
سرفرازش کن که در کوی تو خاکش سر شد است

(حرف میم) (حرف م)

گرچه خاکم لیکن از گردون دون برتر منم — بی سر و پایم سر شاهان با افسر منم
آنکه سازد خاک راهش سرمه هفت اختر منم — بر سر تاجداری شاه با گوهر منم
حکمران بر کیقباد و خسرو و قیصر منم — تا بنا میز دسگان شاه را کمتر منم

از ثنای خاک درگاهش زبان آور منم
این حقیقت در زمین و آسمان اظهر شد است

(حرف نون) (حرف ن)

از کمالات چگویم ایشه دنیا و دین — از ذبابی کی سزد در وصف سیمرغی طنین
غوث وقتی قطب دهری جاکم ملک یقین — باخت بر گنج قدومت نقد جان را سمین
کشتی از طوفان رماندی چو فشاندی آستین — نوجوانا زاشده زن چون چین بر جبین

ز آتش عشق تو سر زد لختی از آه حزین
آب تابش داده گل زان چشم مستمطر شد است

(حرف واو) (حرف و)

چون کواکب حلقهٔ یارانت کرده ماه نو — در اضاءت هر یکی از مهر و مه برده گرو
کشت شان سرسبز و بی زیب ضایع نیم جو — چرخ اخضر خرمن هر یک بهنگام درو
ایدل غم دیده جز در حضرت ایشان مرو — در قفای هر سگی چون سگ لبصد خواری مدو

فتحباب انجاست گفتم بر در شان خاک شو
کز هوای آن سر کو خاک را عنبر شد است

تم تم — تم

تاریخِ کشمیر

حضرتِ خواجہ اعظم دیدہ مریؒ

ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوگا کہ ہمارے اسلاف یعنی خاص کشمیریوں نے نہ صرف کشمیر پر بلکہ دیگر ممالک پر بھی صدیوں حکومت کی جس کی تعریف میں تمام ایشیا کے مؤرخ کیا بلکہ یورپ کے مشہور مؤرخ بھی رطب اللسان ہیں تاریخ اسبات کی شاہد ہے کہ اکبر اعظم جیسا جلیل القدر فرمانروا کشمیریوں کے مقابلہ کی تاب نہ لا سکتا تھا۔ اس کے قشون قاہرہ کے پاؤں کشمیریوں کے مقابلہ میں اکھڑ گئے۔ اقوام کشمیر ڈار، ماگرے، راتھر، رینہ، لون، بٹ، نایک کے جنگی کارنامے کشمیریوں کی ذہانت شجاعت، سیاست اور عدل و انصاف تاریخ ملاحظہ کرنے سے معلوم ہوگی۔ زندہ قوموں کا اولین کارنامہ اپنے اسلاف کی تاریخ سے باخبر رہنا ہے۔ لہٰذا ہر کشمیری کا فرض ہے کہ اپنی قومی روایات اور خودداری کو مدنظر رکھنے کیلئے تاریخ کشمیر حضرت خواجہ اعظم دیدہ مریؒ کا ملاحظہ کرے، جسمیں عہد بہ عہد کے بادشاہوں اور اولیاء کرام، سادات، علماء، فضلا، شعرا کے سوانح حیات بالتفصیل درج ہیں جسکی قیمت دو روپیہ ہے۔ ایکجاے دو روپیہ کے صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ رکھی گئی ہے امید ہے کہ آپ اس رعایت سے فائدہ اٹھا کر آج ہی تاریخ کشمیر خرید کریں گے۔ کیونکہ تاریخ سے بڑھکر انقلاب اور عبرت کی کوئی اور صحیح تصویر نہیں ہے۔ اس کے علاوہ کشمیر کا مشہور ترین تاریخ تاریخ حسن بھی زیر طبع ہے

غلام محمد نور محمد

تاجران کتب

مہاراج بازار گنجبازار سرینگر کشمیر اور مائیسمہ بازار امیرا کدل سرینگر کشمیر

شرح دردالمریدین یعنی مجموعۃ الفوائد نسخہ قلمی درکتب خانہ ہمچو من (حال در نیشنل میوزیم دہلی)

نوٹ ہائے ضروری :-

مصنف کا اصلی نام: ص ۱ و ص ۲۰۳ دولت عرف داؤد بن حسن تخلص خاکی ص ۱۸۷ و ص ۲۰۳

شرح یعنی کتاب ہذا کا نام :- مجموعۃ الفوائد ص ۳ و ۶۰۳ و ص ۶۶۶

قصیدہ ہذا کے پہلے حصے کا نام :- رسالۂ غوریہ ص ۹ و ص ۱۰ و ص ۲۰۳ -

دوسرے حصے کا نام بحر الحکم ص ۵ و ص ۱۰ و ص ۲۰۳ و ص ۲۱۴ و ص ۸۷۳ و ص ۸۷۵

سارے حصے کا مجموعی نام :- آپس میں تو بھی تعلق رکھتے ہیں اور رسالۂ غوریہ اور قصیدہ دردالمریدین ہم قافیہ مسلسل اور اصل میں ایک ہی تصنیف ہیں -

مضامین قصائد :- ان قصائد میں مذہب شریعت اسلام اور تصوف وغیرہ کے مضامین درج ہیں ص ۸۸۵ و ص ۹ و ص ۱۰

حضرت مخدوم کے متعلق خاص حوالہ جات :- ص ۱ و ص ۲۰۳ و ص ۲۰۷ و ص ۲۰۹

قصیدہ لکھتے وقت چارسو چالیس اور چند شعر کی تعداد درج ہے لیکن شرح لکھتے وقت یہ تعداد ۵۰۰ تک پہنچ چکی تھی -

حضرت خاکی نے اپنے مرشد جناب حضرت مخدوم کو اس رسالہ کے اشعار سنایا کرتے تھے اور اس وقت تعداد اشعار صرف چالیس کے قریب تھی

زمانہ شروع و اختتام تصنیف ہذا :- کتاب ہذا میں ۹۵۵ھ سے ۹۷۵ھ تک کے حوالہ جات ملتے ہیں ص ۸۶۸ و ص ۵۶۶ و ص ۵۶۴ و ۳۱۵ و ص ۳۲۸ و ص ۳۲۶

نوٹ: اگر صفحہ نمبر ۸۶۸ کے شعر نمبر 325 کو بادشاہ وقت کی طرف اشارہ تسلیم کیا جائے تو یہ زمانہ زمانۂ تصنیف کم از کم ۹۸۰ھ تک ہے -

عالم عربی کا المیہ	=	18.00
دستور حیات	=	22.00
مذہب و تمدن	=	12.00
مسلم ممالک میں اسلامیت اور مغربیت کی کشمکش	=	26.00
انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر	=	35.00
معرکہ ایمان و مادیت	=	15.00
تزکیہ و احسان یا تصوف و سلوک	=	17.00
مطالعہ قرآن اور اس کے اصول و مبادی	=	12.00
		157.00
خطبات یورپ از [illegible]	=	18.00
[illegible]	=	30.00
		205.00

38 39 40 41 42 43 44 45 46 47